UNIVERSAL
LIBRARY
OU-234663
UNIVERSAL
LIBRARY

الجزء السابع عشر

پارہ سترہواں

بسم الله الرحمن الرحيم

النصف الثاني

شروع ہوا دوسرا نصف سنن ابی داؤد کا

والربع الثالث

ربع تیسرا

باب في الاسير يكره على الكفر جو قیدی کافر ہونے پر زبردستی کیا جاوے **عن** خباب قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو متوسد بردة في ظل الكعبة فشكونا اليه فقلنا الا تستنصر لنا الا تدعو الله لنا فجلس محمرا وجهه فقال قد كان من قبلكم يؤخذ الرجل فيحفر له في الارض ثم يؤتى بالمنشار فيجعل على راسه فيجعل فرقتين ما يصرفه ذلك عن دينه ويمشط بامشاط الحديد ما دون عظمه من لحم وعصب ما يصرفه ذلك عن دينه والله ليتمن الله هذا الامر حتى يسير الراكب ما بين صنعاء وحضرموت ما يخاف الا الله تعالى والذئب على غنمه ولكنكم تعجلون **ترجمہ** خباب بن الارت سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ تکیہ لگائے ہوئے تھے ایک چادر پر کعبے کے سایے مین تو ہم نے شکایت کی آپ سے (کافرون کی غلبے کی اور اپنی مجبوری) ہم نے کہا آپ ہماری واسطے مدد نہین مانگتے اللہ سے دعا نہین کرتے یہ سنکر آپ بیٹھ گئی اور چہرہ آپکا سرخ ہوگیا فرمایا کہ تم سے پہلے ایک شخص کا یہ حال ہوتا کہ (ایمان کی وجہ سے) وہ پکڑا جاتا اور زمین مین اوسکے لیے گڈھا کھودا جاتا پھر آرہ لاکر اوسکے سر پر چلایا جاتا یہانتک کہ وہ دو ٹکڑے ہوجاتا مگر وہ اپنی دین سے نہ پھرتا اور لوہے کی کنگھیان اوسکے ہڈی پر گوشت اور پٹھون مین چلاتے لیکن وہ اپنی دین سے نہ پھرتا **ف** یعنی ایسی ایسی سختی تکلیفین دین کیواسطے اوٹھاتے تھے پر صبر کرتے تھے اور جلدی نہ کرتے تم ابھی سے جلدی کرنے لگے **ف** قسم خدا کی اللہ جل جلالہ پورا کریگا اس کام کو (دین کو) یہانتک کہ صنعا اور حضر موت مین آدمی چلیگا اور سوا خدا کے کسی سے نہ ڈریگا یا ڈریگا تو بھیڑیے سے اپنی بکریان پر لیکن تم جلدی کرتے ہو (گھبراتے ہو صبر کرو اور تحمل اللہ مدد کریگا) **باب** في حكم الجاسوس اذا كان مسلما اگر مسلمان کافرونکو مخبری کرے **عن** عبيد الله بن ابي رافع وكان كاتبا لعلي بن ابي طالب قال سمعت عليا عليه السلام يقول بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم انا والزبير والمقداد فقال انطلقوا حتى تاتوا روضة خاخ فان بها ظعينة معها كتاب فخذوه منها

تنعادی بنا خیلنا حتی اتینا الروضة فاذا نحن بالظعینة فقلنا هلمی الکتاب فقالت

اے تسارع من العدو ۱۲

ماعندی من کتاب فقلت لتخرجن الکتاب او لنلقین الثیاب فاخرجته من عقاصها فاتینا

به النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاذا هو من حاطب بن ابی بلتعة الی ناس من المشرکین یخبرهم

ببعض امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماهذا یا حاطب فقال یا رسول اللہ لاتعجل

علی فانی کنت امرأ ملصقا فی قریش ولم اکن من انفسها وان قریبتا لهم بها قرابات یحمون

بها اهلیهم بمکة فاحببت اذ فاتنی ذلک ان اتخذ فیهم یدا یحمون قرابتی بها وانی

ماکان بی کفر ولا ارتداد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدقکم فقال عمر دعنی اضرب

عنق هذا المنافق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد شهد بدرا وما یدریک لعل اللہ

اطلع علی اهل بدر فقال اعملوا ما شئتم فقد غفرت لکم **ترجمہ** عبید اللہ بن ابی رافع جو حضرت علی کے

منشی تھے وہ روایت کرتے ہین کہ حضرت علی فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو اور زبیر کو اور مقداد کو

روضہ خاخ کو بھیجا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چلو اور جاؤ تم یہان تک کہ روضہ خاخ پر پہونچو **ف**

روضہ خاخ ایک جگہہ کا نام ہی مکہ اور مدینہ کے درمیان مدینہ کے قریب **ت** اسلیے کہ روضہ خاخ مین ایک عورت کجاوہ

مین بیٹھی ہوئے اونٹ پر سوار ہی اور اوسکے پاس ایک خط ہے وہ خط اوس سے لے لینا ہم بہت جلد اپنی گھوڑے دوڑاکر

روضہ خاخ مین جا پہونچے اور دفعتًا اوس عورت کو جا ملے اور ہمنے اوس سے کہا ای عورت وہ خط نکالدی یعنے جو تو لائی

ہی اوسنے کہا میری پاس تو کوئی خط نہین ہے ہمنے کہا کہ نہین ضرور خط کو نکال اور نہین تو ہم تیری کپڑے اوتارین گے

یعنے تجھکو ننگا کرکر خط نکالین گے اوس عورت نے وہ خط اپنی چوٹی مین سے نکالکر دیا ہم اوس خط کو پیغمبر خدا صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس لے آئے وہ حاطب بن ابی بلتعہ کیطرف سے مشرکین مکہ کو لکھا تھا اور اوس مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کی بعضے خبرین مکہ کے مشرکونکو حاطب بن ابی بلتعہ نے لکھین تھین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاطب سے کہا یہ کیا بات

ہی ای حاطب حاطب نے کہا کہ حضرت آپ مجھپر جلدی نفرمایئے یعنے سزا دینے مین اسلیے مین تو ایسا شخص ہون جو قریش سے

ملنے والا ہون یعنے حلیف اور اونسے ہم قسم ہوا ہون خاص اون مین سے نہین ہون جو لوگ قریش کی قوم سے ہین وہ اہل مکہ

کے قرابت دار ہین اور وہ مشرک اوس قرابت کے سبب اون کے مال اور عیال کی نگہبانی کرتے ہین اور جب مجھسے اون سے

قرابت نہین تو مین نے یہہ چاہا کہ مین اون کے حق مین ایسا کوئی کام کرون جسکے سبب وہ مشرک میری مکہ والے قرابت دارون کی

نگہبانی کرین (یعنے اس غرض سے مینے اونکو یہہ خبر لکھا) اور نہین تو اللہ کی قسم مینے یہہ کام کافر یا مرتد ہونے کے لیے نہین کیا

یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب نے تمسے سچ کہا (یعنی آپنے صحابہ کیطرف مخاطب ہوکر کہا) حضرت عمر

نے یہ سنکر کہا یا رسول اللہ مجھکو چھوڑدو تو مین اس منافق کی گردن مارون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حاطب تو بدر مین

حاضر ہوا ہے اور تجھے معلوم نہین شاید اللہ جل جلالہ نے اہل بدر کو دیکھکر فرمایا تم جو چاہو اعمال کرو مین نے تم کو بخشدیا **عن**
علی بھذا القصة قال انطلق حاطب فکتب الی اھل مکة ان محمدا قد سار الیکم وقال
فیه قالت ما معی کتاب فانتحیناها فما وجدنا معها کتابا فقال علی والذی یحلف به
لاقتلنك او لتخرجن الكتاب وساق الحديث **ترجمہ** حضرت امیر المؤمنین علی رضہ سے بھی روایت ہے
کہ حاطب بن ابی بلتعہ نے اہل مکہ کو لکھہ بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے اوپر آتے ہین اس روایت مین یہہ ہے وہ عورت
بولی میری پاس تو کوئی کتاب نہین ہے ہم نے اوسکا اونٹ بٹھا کر دیکھا تو کوئی کتاب اوسکی ساتھ نہ پائی مین نے کہا
(رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سچے ہین) قسم اوس شخص کی جسکی قسم کہائی جاتی ہے مین تجھے قتل کر ڈالونگا ورنہ وہ کتاب مجھے
نکالکر دیدے پھر خیر تک قصہ بیان کیا (یعنی جو اوپر کے حدیث مین بیان ہوا) **باب** فی الجاسوس الذمی جو کافر
ذمی جاسوسی کرے اوسکا بیان **عن** فرات بن حیان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر بقتله وکان
عینا لابی سفیان وحلیفا لرجل من الانصار فمر بحلقة من الانصار فقال انی مسلم فقال رجل
من الانصار یا رسول اللہ انه یقول انی مسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان منکم
رجالا نکلهم الی ایمانهم منهم فرات بن حیان **ترجمہ** فرات بن حیان سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو قتل کا حکم کیا اس لیے کہ وہ جاسوس تھا ابو سفیان کا اور وہ حلیف تہا ایک انصاری کا
(یعنی اوسکے پناہ مین تہا تو کافر ذمی تہا) وہ گذرا انصار کے ایک جماعت پر اور کہنے لگا مین مسلمان ہون -
ایک شخص انصاری بولا یا رسول اللہ وہ اپنے تئین مسلمان کہتا ہے آپ نے فرمایا تم مین سے بعض لوگ ایسے ہین کہ انکو
اون کے ایمان کی سپرد کرد یتے ہین اون مین سے فرات بن حیان ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کافر ذمی اگر جاسوسی
کرے تو اوسکا قتل کرنا درست ہے مگر مسلمان کا قتل درست نہین ہے **باب** فی الجاسوس المستأمن جو کافر
امان لیکر مسلمانون مین آیا ہو اور جاسوسی کرے **عن** سلمة بن الاکوع قال اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عین
المشرکین وهو فی سفر فجلس عند اصحابه ثم انسل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اطلبوه
فاقتلوه قال فسبقتهم الیه فقتلته واخذت سلبه فنفلنی ایاه **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مشرکون مین سے ایک جاسوس آیا اور حضرت سفر مین تھے وہ آپکے یارون پاس
بیٹھا پھر کہسک گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکو ڈہونڈہ کر قتل کر ڈالو مین نے سب سے پہلے اوسکو پایا
مین نے اوسکو مار ڈالا حضرت نے اوسکا اسباب مجھکو دیا **عن** ایاس بن سلمة قال حدثنی ابی قال غزونا مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هوازن قال فبینما نحن نتضحی وعامتنا مشاة وفینا ضعفة اذا
جاء رجل علی جمل احمر فانتزع طلقا من حقو البعیر فقید به جمله ثم جاء یتغدی مع القوم

فلما رأى ضعفتهم ورقة ظهرهم خرج يعدو إلى جمله فأطلقه ثم أناخه فقعد عليه
ثم خرج يركضه واتبعه رجل من أسلم على ناقة ورقاء هي أمثل ظهر القوم قال فخرجت أعدو
فأدركته ورأس الناقة عند ورك الجمل وكنت عند ورك الناقة ثم تقدمت حتى كنت
عند ورك الجمل ثم تقدمت حتى أخذت بخطام الجمل فأنخته فلما وضع ركبته بالأرض
اخترطت سيفي فأضرب رأسه فندر فجئت براحلته وما عليها أقودها فاستقبلني
رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس مقبلا فقال من قتل الرجل فقالوا ابن الأكوع (سلمة) قال له
سلبه أجمع **ترجمہ** ایاس بن سلمہ کے باپ سلمہ سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر
ہوازن (ایک قبیلہ کا نام ہے قیس سے) پر جہاد کیا ایک روز ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ چاشت کے وقت
کھانا کھا رہے تھے اور اکثر لوگ ہم مین پیدل اور بعض ناتوان تھے اتنے مین ایک شخص سرخ اونٹ پر سوار ہو کر آیا اور ایک
رسی اونٹ کی کمر سے نکالکر اوس سے اونٹ کو باندھ دیا اور ہمارے ساتھ کھانا کھانے لگا جب اوسنے ہماری ناتوانی اور سواریون
کی کمی کو دیکھا تو نکلا اپنے اونٹ کیطرف دوڑتا ہوا اوسکی رسی کھولی اور بٹھاکر اوسپر سوار ہوکر دوڑاتا ہوا چلا (اوسوقت
ہم کو یقین ہوا کہ یہ جاسوس ہے) تو ایک شخص قبیلہ اسلم کا اپنی اونٹنی پر جو خاکی رنگ تھی اور ہماری تمام سواریون مین
افضل تھی سوار ہو کر اوسکے پیچھے چلا اور مین پیدل دوڑتا ہوا چلا جب اوسکے قریب پہونچا تو اونٹنی کا سر اوسکے اونٹ کے
پٹھے پر تھا اور مین اونٹنی کے پٹھے پر تھا پھر مین آگے بڑھا یہانتک کہ اونٹ کی پٹھے پاس آگیا پھر آگے اور بڑھا یہان تک
کہ مین نے اونٹ کی نکیل پکڑ کر اوسکو بٹھایا جب اونٹ نے اپنا گھٹنا زمین پر ٹیکا مین نے تلوار میان سے نکالی اور اوسکے
سر پر ماری اوسکا سر اوڑ گیا مین نے اوسکے اونٹ کو بھی لے آیا اور جو اوس پر اسباب تھا اوسکو بھی لایا کھینچتا ہوا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین میری طرف منھ کیے ہوئے سامنے آئے اور پوچھا کس نے اس شخص کو
مارا لوگون نے کہا سلمہ بن الاکوع نے آپ نے فرمایا اوسکا سامان اوسی کو ملیگا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو کافر
امن لیکر مسلمانون مین آوے پھر معلوم ہو کہ جاسوس ہے اوسکا قتل کرنا درست ہے **باب** في أي وقت يستحب
اللقاء کونسا وقت جنگ کرنے کے لیے بہتر ہے **عن** معقل بن يسار أن النعمان يعني ابن مقرن
قال شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا لم يقاتل من أول النهار أخر القتال حتى تزول
الشمس وتهب الرياح وينزل النصر **ترجمہ** معقل بن یسار نے نعمان بن مقرن سے روایت کیا ہے مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوا تو آپ جب اول روز مین قتال نہ کرتے (سویرے سے) یعنی لڑتے نہین تو دیر کرتے
(یعنی لڑائی مین) یہانتک کہ آفتاب ڈھل جاتا اور ہوائین چلنے لگتین اور مدد اوترتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ لڑائی دوپہر ڈھلے اوس صورت مین ہوتی تھی جب اول روز مین نہ لڑتے غالبا احوال مختلف تھی کبھی اول روز مین قتال

اور کبھی وہ پھرتے ہے **باب** فیما یؤمر بہ من الصمت عند اللقاء جنگ کیوقت چپ رہنا بہتر ہے یا خدا کی یاد کرنا **عن** قیس بن عباد قال کان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرھون الصوت عند القتال **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب لڑائی کیوقت پکار کر بات کرنے کو برا جانتے تہے دوسری حدیث اسی مضمون کی ابی بردہ کے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے **باب** فی الرجل یترجل عند اللقاء جنگ کے وقت سواری سے اترنا درست ہی **عن** البراء قال لما لقی النبی صلی اللہ علیہ وسلم المشرکین یوم حنین فانکشفوا نزل عن بغلتہ فترجل **ترجمہ** براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مشرکون سے ملاقات کی حنین کے دن اور مسلمان بہاگ نکلے تو آپ اپنی خچر پر سے اوتر پڑے (اور پیادہ ہو گئے کسی مصلحت کیوجہ سے) **باب** فی الخیلاء فی الحرب لڑائی مین غرور اور تکبر کرنے کا بیان **عن** جابر بن عتیک ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول من الغیرۃ ما یحب اللہ ومنہا ما یبغض اللہ فاما التی یحبہا اللہ عزوجل فالغیرۃ فی الریبۃ واما التی یبغضہا اللہ فالغیرۃ فی غیر ریبۃ وان من الخیلاء ما یبغض اللہ ومنہا ما یحب اللہ فاما الخیلاء التی یحب اللہ فاختیال الرجل نفسہ عند القتال واختیالہ عند الصدقۃ واما التی یبغض اللہ عزوجل فاختیالہ فی البغی قال موسی والفخر **ترجمہ** جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے غیرت (اور حمیت) دو قسم کی ہی۔ ایک تو وہ جو اللہ جل جلالہ کو پسند ہی دوسری وہ جو اللہ کو پسند نہین ہی پس وہ غیرت جو اللہ کو پسند ہی وہ یہ ہی کہ شک کے جگہہ پر ہو (اور قرائن قویہ موجود ہون جیسے اوسکی عورت سے کوئی تنہائی مین اگر بیٹھے مذاق کیا کرے) اور وہ غیرت جو اللہ کو پسند نہین ہی یہہ ہے کہ بغیر شک کے خواہ نخواہ غیرت کرے (جیسے کوئی آدمی اوسکے گھر مین سے نکلے اوسکو بغیر تحقیق کیے ہوئے مار ڈالے) اسی طرح غرور ملاؤ تکبر ہے ایک طرح کا اللہ کو ناپسند ہی اور ایک طرح کا پسند ہے جو پسند ہی وہ یہ ہی کہ آدمی غرور کرے کافرون سے جہاد کرتے وقت (یعنی خوشی خوشی بغیر ڈر اور خوف کے کافرون کو ذلیل سمجھکر اونسے لڑے) اور صدقہ دیتے وقت یعنی خوشی خوشی بکشادہ پیشانی دیوے (اور جو ناپسند ہی وہ یہ ہی کہ غرور کرے ظلم اور تعدی مین اور فخر کرے نسب مین (یعنی اپنی ذات اور قوم پر نازان ہو دوسرے ذات کو کمتر سمجھے) **باب** فی الرجل یستاسر آدمی جب گہر جاوے تو کیا کرے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشرۃ عینا وامر علیہم عاصم بن ثابت فنفروا لہم ھذیل بقریب من مائۃ رجل رام فلما احس بہم عاصم لجاؤا الی قردد فقالوا لہم انزلوا فاعطوا بایدیکم ولکم

العهد والميثاق ان لا نقتل منكم احدا فقال عاصم اما انا فلا انزل فی ذمة کافر فرموهم
بالنبل فقتلوا عاصما فی سبعة ونزل الیهم ثلاثة نفر علی العهد والمیثاق منهم خبیب
وزید بن الدثنة ورجل اخر فلما استمکنوا منهم اطلقوا اوتار قسیهم فربطوهم بها فقال
الرجل الثالث هذا اول الغدر واللہ لا اصحبکم ان لی بهؤلاء لاسوة فجروه فابی ان یصحبهم
فقتلوه فلبث خبیب اسیرا حتی اجمعوا قتله فاستعار موسی یستحد بها فلما خرجوا
به لیقتلوه قال لهم خبیب دعونی ارکع رکعتین ثم قال واللہ لولا ان تحسبوا ما بی جزعا
لزدت **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دس آدمیونکو بھیجا اور اونکا افسر عاصم بن
ثابت کو مقرر کیا اونسے لڑنے کے لیے ہذیل کے سو آدمی نکلے جب عاصم نے اونکو دیکھا تو ایک ٹیلی پر چڑھ بیٹھے (ملکر کافرون
نے اونکو گھیر لیا) کافرون نے اون سے کہا اوتر آو اور اطاعت اختیار کرو ہم تم سے اقرار کرتے ہین کہ تم مین سے کسی کو
قتل نکرین گے عاصم نے کہا مجھکو تو کافر کی امان مین اوترنا پسند نہین ہے آسیر کافرون نے اونکو تیرون سے مارا عاصم اور
اور اون کے ساتھی سب سات آدمی شہید ہوئے اور تین آدمی کافرون کے عہد اور اقرار پر اعتبار کرکے اوتر آئے اون مین
سے تھے خبیب اور زید بن دثنہ اور ایک شخص (اونکا نام عبد اللہ بن طارق تھا) جب کفار کے ہاتھ مین یہ لوگ آگئے
انہون نے اپنی کمانون کے چلے کھول کر ان کو باندھا۔ وہ تیسرا شخص (عبد اللہ بن طارق) بولا یہ پہلی عہد شکنی ہے (یعنی
تم نے تو اقرار کیا تھا ہم قتل نکرینگے پھر یہ باندھنا کیسا) قسم خدا کی مین تمھارے ساتھ نہ جاونگا مجھ اپنے رفیقون سے
ملنا اچھا معلوم ہوتا ہے (مین چاہتا ہون تم مجھکو بھی مار ڈالو تا کہ مین اپنے ساتھیون سے جو شہید ہوئے مل جاؤن) کافرون نے
اون کو کھینچا انہون نے انکار کیا چلنے سے کافرون نے اونکو بھی قتل کیا اب خبیب اون کے ہاتھ مین قید رہے
سب نے اونکو بھی قتل کرنا چاہا انہون نے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال مونڈنے کے لیے جب کافرون کو قتل کرنے کے
لیے لیچلے تو خبیب نے اونسے کہا ذرا مجھکو مہلت دو مین دو رکعتین پڑھ لون پھر کہا قسم خدا کی اگر تم یہ گمان کرتے
کہ مین مارے جانے کے خوف سے نماز پڑھتا ہون تو زیادہ رکعتین پڑھتا **ف** پھر عقبہ بن الحارث نے اونکو قتل کیا آخری
وقت انہون نے یہ کہا مجھے کچھ پرواہ نہین جب مین اسلام کی حالت مین مارا جاتا ہون خدا کیواسطے اور بد دعا کی کفار
پر **عن** عمرو بن ابی سفیان بن اسید بن جاریة الثقفی وهو حلیف لبنی زهرة وکان من
اصحاب ابی هریرة فذکر الحدیث **ترجمہ** عمرو بن ابی سفیان سے جو حلیف تھا بنی زہرہ کا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ابو ہریرہ رض کا مصاحب تھا اوس نے اسی طرح حدیث بیان کی **باب** فی الکمناء
جو لوگ ہتیار کمین مین بٹھائے جاوین **عن** البراء یحدث قال جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی الرماة یوم احد وکانوا خمسین رجلا عبد اللہ بن جبیر وقال ان رایتمونا تخطفنا

الطیر فلا تبرحوا مکانکم ہذا حتی ارسل الیکم وان رأیتمونا ھزمنا القوم واوطانا
ھم فلا تبرحوا حتی ارسل الیکم قال فھزمھم اللہ قال فانا واللہ رأیت النساء یشتددن
علی الجبل فقال اصحاب عبد اللہ بن جبیر الغنیمۃ ای قوم الغنیمۃ ظہر اصحابکم فما تنتظرون فقال
عبد اللہ بن جبیر انسیتم ما قال لکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا واللہ لنأتین
الناس فلنصیبن من الغنیمۃ فاتوھم فصرفت وجوھھم واقبلوا منھزمین **ترجمہ**
براابن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ احد مین سب تیراندازونکا جو پچاس نفر تھے
عبد اللہ بن جبیر کو افسر مقرر کیا اور فرمایا اگر تم ہمکو دیکھو کہ پرندے اوچک رہی ہین ہمکو (یعنی ہم مارین جاوین اور قتل
کیے جاوین اور پرندی ہمارا گوشت اوچکنی لگین) جب بھی اپنی جگہ سے نہ ہٹنا یہانتک کہ تم بلائی نہ جاؤ اور اگر تم دیکھو کہ
ہم نے کافرون کو شکست دی اور روندڈالا جب ہی اس جگہ سے نہ ہٹو جبتک بلائی نہ جاؤ (کیونکہ وہ مقام نہایت
قلب تہا اگر غنیم ادہر سے آجاوی تو لشکر اسلام پر پیچہے سے حملہ کرسکتا تہا) راوی نے کہا پہر اللہ جل جلالہ نی کافرون
کو شکست دی اور مین نے مشرکین کی عورتون کو دیکھا وہ پہاڑون پر چڑہنے لگین (بھاگنے لگین) عبد اللہ بن جبیر
کے ساتھیون نے کہا مال غنیمت لو تمہاری لوگ غالب ہوگئے دیکھتے کیا ہو عبد اللہ بن جبیر نے کہا کیا تم بھول گئے
جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تم سے کہا تہا (کہ بغیر میری کہی ہوئے اور بلائے ہوئے تم کسیطرح یہان سے
نہ ہٹنا) انہون نے کہا قسم خدا کی ہم تو جاوین گے اور غنیمت کا مال لین گے وہ گئے اللہ نے اون کے منہ پہیر دیے
اور انکو شکست ہوئی (دو وجہون سے ایک تو رسول اللہ صلعم کی نافرمانی سے دوسری دنیا کی حرص سے آخر جلدی کیا
تھی جو مال غنیمت آتا سب کو تقسیم ہوتا **باب فی الصفوف** صف بندی کا بیان **عن** حمزۃ بن ابی
اسید عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اصطففنا یوم بدر اذا اکثبوکم
یعنی اذا غشوکم فارموھم بالنبل واستبقوا نبلکم **ترجمہ** حمزہ بن ابی اسید نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے دن جب ہم نے صف باندھا جسوقت کہ وہ (یعنی کفار)
تمہاری نزدیک پہنچین یعنے تیر کی زد پر تو تیر مارو انکو اور اپنے تیر باقی رکھو (یعنی سب تیر نہ خرچ کرو) **باب**
فی سل السیوف عند اللقاء جب دشمن قریب آکر مل جاوین اوسوقت تلوارین نکالین **عن** ابی اسید
الساعدی عن ابیہ عن جدہ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر اذا اکثبوکم
فارموھم بالنبل ولا تسلوا السیوف حتی یغشوکم **ترجمہ** ابن ابی اسید ساعدی نے اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے دن جب کفار تمہارے
قریب آوین تو اونکو تیر مارو اور جبتک کہ وہ تم سے مل جاوین اپنے تلوارونکو مت سونتو (یعنی جبتک کہ وہ تلوار کی مار پر آوین

ترواروں کو میان سے نہ نکالو تیر ہی سے مارو) **باب** فی المبارزۃ مبارز کا مقابلہ کرنا **عن** علی قال تقدم
یعنی عتبۃ بن ربیعۃ وتبعہ ابنہ واخوہ فنادی من یبارز فانتدب لہ شباب من الانصار
فقال من انتم فاخبروہ فقال لا حاجۃ لنا فیکم انما اردنا بنی عمنا فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قم یا حمزۃ قم یا علی قم یا عبیدۃ بن الحرث فاقبل حمزۃ الی عتبۃ
واقبلت الی شیبۃ واختلف بین عبیدۃ والولید ضربتان فاثخن کل واحد منہما
صاحبہ ثم ملنا علی الولید فقتلناہ واحتملنا عبیدۃ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے آگے
بڑھا یعنی عتبہ بن ربیعہ اور اوسکا بیٹا بھی اوسکے پیچھے آیا یعنی ولید اور اوسکا بھائی بھی آیا یعنے شیبہ بن ربیعہ پھر عتبہ
نے آواز دی کون ہے جو میدان میں لڑنے کے لیے نکلے تو اوسکو انصار میں سے کئی جوانوں نے جواب دیا یعنی
صف میں سے میدان میں لڑنے نکلے تو عتبہ نے پوچھا تم کون ہو انصار کے جوانوں نے اوسکو اپنا پتا بتلایا
اوس نے سنکر کہا مجھکو تم سے کچھ غرض نہیں ہم تو اپنے چچا کے اولاد کے سواے دوسرے کسی سے لڑنیکا ارادہ نہیں
رکھتے یعنی قریش اور مہاجرین میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای حمزہ کھڑی ہو اور ای علی کھڑی
ہو اور ای عبیدہ حارث کے بیٹے کھڑے ہو تو حمزہ تو عتبہ کیطرف لڑنے کے لیے متوجہ ہوئے اور اوسکو مار دیا اور میں
شیبہ کیطرف متوجہ ہوا اور اوسکو مار دیا اتنے میں عبیدہ اور ولید کو دو زخم لگے یعنے عبیدہ اور ولید کی آپس میں
جو تین چلیں ہر ایک نے دوسری کو زخمی کیا پھر ہمنے بھی ولید پر حملہ کیا اور اوسکو مار ڈالا اور عبیدہ کو اوٹھا لائے
معرکہ میں سے **ف** اس حدیث سے علی اور حمزہ کی بڑی شجاعت معلوم ہوئی خصوصاً حضرت علی کہ اپنے مقابل
کو مار کر دوسرے کو بھی جا کر مار دیا **باب** فی النہی عن المثلۃ ناک کان کاٹنے کی ممانعت **عن** عبد اللہ
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعف الناس قتلۃ اہل الایمان **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر قتل کرنے والی ایمان والے لوگ ہیں **ف** یعنی قتل اچھی طرح سے
کرتے ہیں زیادتی نہیں کرتے جیسے ناک کان کاٹنا جسکو مثلہ کہتے ہیں نہ بہت تکلیف دیتے ہیں **عن** الھیاج بن عمران
ان عمران ابق لہ غلام فجعل للہ علیہ لئن قدر علیہ لیقطعن یدہ فارسلنی لاسالہ فاتیت
سمرۃ بن جندب فسالتہ فقال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحثنا علی الصدقۃ وینہانا
عن المثلۃ فاتیت عمران بن حصین فسالتہ فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یحثنا علی الصدقۃ وینہانا عن المثلۃ **ترجمہ** ہیاج بن عمران سے روایت ہے کہ عمران کا ایک غلام
بھاگ گیا انہوں نے نذر کی اللہ سے اگر میں اوسکو پکڑ پاؤں گا تو اوسکا ہاتھ کاٹ ڈالوں گا پھر عمران نے مجھکو
سمرہ بن جندب پاس بھیجا یہ مسئلہ پوچھنے کو میں نے سمرہ سے پوچھا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو رغبت

ولاتے تہے صدقہ دینے کے اور منع کرتے تہے مثلے سے (یعنے ہاتہہ پانون ناک کان کاٹنے سے) پہر عمران بن حصین پاس
آیا اون سے پوچہا اُنہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دیتے تہے ہم کو صدقے پر اور منع کرتے تہے مثلے
سے **ف** بعضون نے کہا یہ ممانعت تنزیہی ہے کیونکہ آپ نے مثلہ کیا عرنیین کے ساتہہ بعضون نے کہا تحریمی ہے
اور عرنیین کے ساتہہ مثلہ قصاصاً ہوا تہا کیونکہ انہون نے بہی اونٹ والون کے ساتہہ مثلہ کر کے اون کو مارا تہا

باب فی قتل النساء عورتون کو مارنا منع ہے **عن** عبد اللہ ان امرأۃ وجدت فی بعض
مغازی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقتولۃ فانکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قتل النساء والصبیان **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک عورت کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کسی لڑائی مین دیکہا وہ قتل کیے گئی تہی آپ نے منع کیا عورتون اور لڑکون کے مارنے سے **ف** یعنے بچون کے
مارنے سے لڑکے ہون یا لڑکیان جبتک نابالغ ہون اسی طرح بہت بوڑہے ضعیف مرد کو جو جنگ نہ کرتا ہو نہ رای
دیتا ہو **عن** رباح بن ربیع قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ فرای الناس
مجتمعین علی شیء فبعث رجلا فقال انظر علام اجتمع ھؤلاء فجاء فقال علی امرأۃ قتیل
فقال ما کانت ھذہ لتقاتل قال وعلی المقدمۃ خالد بن الولید فبعث رجلا فقال قل لخالد
لا تقتلن امرأۃ ولا عسیفا **ترجمہ** رباح بن ربیع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتہ
تہے ایک لڑائی مین تو لوگون کو دیکہا کہ ایک چیز پر جمع ہو رہے ہین تو حضرت نے ایک شخص کو بہیجا کہ جا کر دیکہے یہہ مجمع
کاہیکا ہے تو وہ شخص آیا اور کہا کہ ایک عورت ماری گئی ہے اوسپر لوگون کا مجمع ہے آپ نے فرمایا یہہ تو کچہ لڑتے
نہ تہے یعنے پہر اسکو کیون مارا تو لوگون نے کہا کہ اگلی فوج پر خالد بن ولید ہین آپ نے ایک شخص سے خالد کو کہلا
بہیجا نہ کسی عورت کو مارو اور نہ کسی مزدور کو **ف** یہان مزدور سے وہ مزدور مراد ہے جو لڑتا نہ ہو بلکہ فقط خدمت
کے لیے ہو **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا شیوخ المشرکین
واستبقوا شرخھم **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی عمر والے یعنے
بہت قوی بوڑہے مشرکون کو مار ڈالو اور چہوٹی عمر والون کو باقی رکہو **ف** مراد بڑی عمر والون سے یا تو جوان ہین
مقابل لڑکون کے یا وہ بڑہے جو قوی اور لڑنے پر قادر ہون اور شیخ فانی کو مارنا درست نہین مگر جب کہ صاحب رای
وتدبیر ہو لڑائی مین **عن** عائشۃ قالت لم تقتل من نسائھم تعنی بنی قریظۃ الا امرأۃ انھا
لعندی تحدث تضحک ظھرا وبطنا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقتل رجالھم بالسیوف
اذ ھتف ھاتف باسمھا این فلانۃ قالت انا قلت وما شانک قالت حدث احدثتہ
قالت فانطلق بہا فضربت عنقہا فما انسی عجبا منہا انہا تضحک ظھرا وبطنا وقد

انها تقتل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ بنی قریظہ کی عورتون مین سے کوئی عورت نہین ماری گئی مگر
ایک عورت جو میری پاس بیٹھی تھی باتین کر رہی تھی اور ہنستی جاتی تہی اسطرح کہ اوسکی پیٹھ اور پیٹ مین بل پڑتے
تھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے مردونکو قتل کر رہے تہے بازار مین یہانتک کہ ایک پکارنی والی نے پکارا
اوسکا نام لیکر فلانی عورت کہان ہی وہ بولی مین ہون مین نے پوچھا یہ کیا ہوا تجھکو (یعنی تیرا نام کیون پکارا جاتا ہی
تونے قصور کیا کیا) وہ بولی مین نے ایک نیا کام کیا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گالیان دی تہین
حضرت عائشہ نے کہا پھر وہ پکارنیوالا اوس عورت کو لی گیا اور اوسکی گردن ماری گئی اور مین اب تک نہین بہولی جسوقت
وقت مجھکو تعجب آیا تہا کہ وہ ہنستی جاتی تہی اتنا کہ پیٹھ مین اور پیٹ مین بل پڑتی تھی حالانکہ اوسکو معلوم ہوگیا تہا کہ مین
قتل کیجاؤن گی **عن** الصعب بن جثامة انه سأل النبي صلى الله عليه وسلم عن الدار من المشركين
يبيتون فيصاب من ذراريهم ونسائهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم هم منهم وكان
عمرو يعني ابن دينار يقول هم من آبائهم قال الزهري ثم نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم بعد ذلك عن قتل النساء والولدان **ترجمہ** صعب بن جثامہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سی اوسنی پوچھا دار مشرکین سے (یعنی جو مشرکین گہرون مین رہتی ہین اور وہ شب خون کیے جاوین اور اون کی بچے
اور عورتون بھی ماری جاوین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ بھی اونہین مین سے ہین عمرو بن دینار نے
کہا اون کے باپ دادا کی اولاد ہین زہری نے کہا پھر رسول اللہ صلعم نے عورتون اور بچون کے قتل سی منع فرمایا۔
(تو یہ حدیث منسوخ ٹہری بعضون نے کہا جب شب خون کیوقت تمیز نہ ہوسکی تو عورتون بچون کا مار ڈالنا گناہ نہ ہوگا اور جب
تمیز ہوسکے اور پہچان تو عورتون بچون کو مارنا درست نہین) **باب** فی کراهية حرق العدو بالنار دشمن
کو انگار سے مارنا کیسا ہی **عن** حمزة الاسلمي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم امره على سرية قال
فخرجت فيها وقال ان وجدتم فلانا فاحرقوه بالنار فوليت فناداني فرجعت اليه فقال ان
وجدتم فلانا فاقتلوه ولا تحرقوه فانه لا يعذب بالنار الا رب النار **ترجمہ** حمزہ اسلمی سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو افسر کیا ایک ٹکڑی کا انہون نے کہا مین نکلا آپ نے فرمایا اگر فلانے کافر کو پانا تو اوس کو آگ
مین جلا دینا جب مین پیٹھ موڑ کر چلا آپنے پھر پکارا مین لوٹا آپ نے فرمایا اگر اسکو پانا تو مار ڈالنا جلانا مت کیونکہ انگار
سے وہی عذاب کریگا جو انگار کا پیدا کرنے والا ہی (یعنی اللہ تعالی جلشانہ تو تم کسی کو انگار سے عذاب دو) **عن** ابی
هريرة قال بعثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعث فقال ان وجدتم فلانا وفلانا فذكر
معناه **ف** ابوہریرہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے۔ مراد انگار سے ممانعت کی یہ ہی کہ بضرورت کسی شخص کو آگ مین جلا کر
نہ مارے ورنہ کافرون کے کہیتون اور باغون اور بستیونکا جلانا اسیطرح توپ اور بندوق سی لڑنا درست ہی **عن**

عبد الله قال کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فانطلق لحاجته فرأینا حمرة
معها فرخان فاخذنا فرخیها فجاءت الحمرة فجعلت تفرش فجاء النبی صلی الله علیه وسلم
فقال من فجع هذه بولدها ردوا ولدها الیها ورای قریة نمل قد حرقناها فقال من حرق
هذه قلنا نحن قال انه لاینبغی ان یعذب بالنار الارب النار **ترجمہ** عبد اسد سے روایت ہے ہم رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک سفر مین آپ حاجت کیواسطے گئے ہم نے ایک چڑیا دیکھی اوسکو دو بچے تھے بچون کو
ہم نے پکڑ لیا وہ چڑیا اکر زمین پر پر بچھانے لگی (جیسے کوئی منت کرتا ہے اور عاجزی) اتنے مین رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کس نے اسکو بیقرار کیا ہے اسکا بچہ لے لیا ہے دیدو اسکو بچہ اوسکا اور آپ نے ایک سوراخ
چیونٹیونکا دیکھا ہم نے اوسکو جلا دیا تھا آپ نے فرمایا کس نے اسکو جلایا ہم نے کہا ہم نے جلایا آپ نے فرمایا آگ سے
عذاب دینا درست نہین کسیکو مگر آگ کے مالک (یعنی اسد جل جلالہ) کو (بوجہ چیونٹی کو مارنا مکروہ ہے اگر کاٹے تو اوس
کو مار ڈالے پر اونکا گھر نہ جلاوے)

باب الرجل یکری دابته علی النصف او السهم

کوئی شخص اپنا جانور کرایہ دے آدھے یا پورے حصے پر مال غنیمت کے

عن واثلة بن الاسقع قال نادی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فی غزوة تبوك فخرجت الی اهلی فاقبلت وقد خرج اول صحابة رسول الله صلی
الله علیه وسلم فطفقت فی المدینة انادی الا من یحمل رجلا له سهمه فنادی شیخ من
الانصار قال لنا سهمه علی ان نحمله عقبة وطعامه معنا قلت نعم قال فسر علی برکة
الله تعالی قال فخرجت مع خیر صاحب حتی افاء الله علینا فاصابنی قلائص فسقتهن
حتی اتیته فخرج فقعد علی حقیبة من حقائب ابله ثم قال سقهن مدبرات ثم قال سقهن
مقبلات فقال ما اری قلائصك الا کراما قال انما هی غنیمتك التی شرطت لك قال خذ
قلائصك یا ابن اخی فغیر سهمك اردنا **ترجمہ** واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ
وسلم نے منادی کرائی تبوک کی لڑائی مین (مجاہدین کے جمع کرنے کیواسطے) مین اپنے گھر کو گیا وہان سے ہو کر آیا تو پہلے صحابے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے نکل چکے تھے مینے شہر مین پکارنا شروع کیا کوئی ایسا ہے جو ایک آدمی کو سوار کر لے اور جو
حصہ اوسکو غنیمت کے مال مین سے ملے وہ لے لے (وجہ یہ ہے کہ واثلہ کے پاس سواری نہ تھی اور لوگ جہاد کو نکل چکے
تھے اسوجہ سے یہ گھبرا گئے اور پکارنا شروع کیا کہ شاید کسی کے سواری پر جگہہ ہو اور وہ انکو سوار کر لے) ایک بوڑھے انصاری
بولے اچھا ہم اوسکا حصہ لیوین گے اور اوسکو اپنے ساتھ بٹھا لین گے اور ساتھ کھانا کھلاوینگے مین نے کہا ہان قبول
ہے انہون نے کہا اچھا آؤ اسد کی برکت پر پھر روانہ ہو گئے اُنہون نے کہا مین بہت اچھے ساتھی کے ساتھ نکلا یہانتک
کہ اسد نے ہم کو غنیمت کا مال دیا میرے حصے مین چند اونٹنیان تیز رو آئین مین اونکو ہنکا کر اپنے رفیق کے پاس لایا وہ نکلے اور

اپنی اونٹ کے پچھلی طرف بیٹھی حقبی پر (حقبہ جو اخیر مین پالان کے باندہا جاوی) پھر کہا ہانک انکو میریطرف پیٹھ کرکے پھر
کہا ہانک انکو میریطرف منہ کرکے بعد اوسکی کہا تیری اونٹنیان میری نزدیک عمدہ ہین مین نے کہا یہ تو تمہارا مال ہی جسکی مین
نے شرط کی تھی انہون نے کہا ای بیٹی میرے بہائی کے لے لے توحصہ اپنا ہمارا مقصود یہ حصہ نتہا (بلکہ آخرت مین ثواب
کا حصہ مقصود تہا سبحان اللہ صحابہ کرام کیسی آخرت کی بہتری کے شائق اور عاشق تھی **باب** فی الاسیر
یوثق قیدی مضبوط باندہا جاوی یا نہین **عن** ابی ھریرۃ یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول عجب ربنا عزوجل من قوم یقادون الی الجنۃ فی السلاسل **ترجمہ** ابی ہریرہ سی روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا آپ فرماتی تھی تعجب کیا پروردگار عزوجل نے اوس قوم سی جو بہشت مین داخل
کیی جاتے ہین زنجیرون مین **ف** یعنی اکثر کافر بندی مین گرفتار ہوتے ہین پھر اسلام کی ہدایت پاکر بہشت مین
داخل ہونگے۔ اور بعضی کہتے ہین کشش الٰہی کے زنجیر مراد ہے یعنی جسکو خدا نے اپنی طرف سی کھینچ لیا وہ بہشت مین داخل ہوا
عن جندب بن مکیث قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عبد اللہ بن غالب اللیثی فی
سریۃ وکنت فیھم وامرھم ان یشنوا الغارۃ علی بنی الملوح بالکدید فخرجنا حتی اذا کنا
بالکدید لقینا الحارث بن البرصاء اللیثی فاخذناہ فقال انما جئت ارید الاسلام و
انما خرجت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا ان تکن مسلما لم یضرک رباطنا یوما و
لیلۃ وان یکن غیر ذلک نستوثق منک فشددناہ وثاقا **ترجمہ** جندب بن مکیث سی روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن غالب لیثی کو ایک ٹکڑی کا سردار کرکے بھیجا مین بھی اوسی مین تہا اور حکم
کیا اونکو کہ بنی الملوح پر کدید مین حملہ کرنے کا (بنی الملوح ایک قبیلہ ہی اور کدید مقام کا نام ہی) ہم لوگ نکلے
جب کدید مین پہونچے تو ہم کو حارث بن برصاء لیثی ملا ہم نے اوسکو پکڑ لیا وہ بولا مین آیا تہا مسلمان ہونے کو اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جانے کو ہی نکلا تہا ہم نے کہا اگر تو مسلمان ہی تو ایک رات دن بندہی رہنے مین تیرا نقصان نہین ہی
اور جو مسلمان نہین ہی تو ہم تجہے مضبوط باندہین گے پھر ہم نی اوسکو مضبوط باندہا **ف** یعنی صرف اسلام ظاہر کرنی سے
ایسی موقع پر چھوڑ دینا خلاف مصلحت تہا شاید وہ اپنی قوم کا مخبر ہو جو خبر پہونچانی اور کمک لانی کے لیے جاتا ہو جب
غنیم سے ملا تو اسلام کا بہانہ کرلیا ہو **عن** ابی ھریرۃ یقول بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیلا
قبل نجد فجاءت برجل من بنی حنیفۃ یقال لہ ثمامۃ بن اثال سید اھل الیمامۃ فربطوہ بساریۃ
من سواری المسجد فخرج الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ماذا عندک یا ثمامۃ
قال عندی یا محمد خیر ان تقتل تقتل ذا دم وان تنعم تنعم علی شاکر وان کنت ترید
المال فسل تعط منہ ما شئت فترکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان الغد ثم قال

ما عندك يا ثمامة فاعاد مثل هذا الكلام فتركه حتى كان بعد الغد فذكر مثل هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطلقوا ثمامة فانطلق الى نخل قريب من المسجد فاغتسل ثم دخل المسجد فقال اشهد ان لا اله الا الله واشهد ان محمدا عبده ورسوله وساق الحديث قال عيسى اخبرنا الليث وقال ذا ذم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا تو لشکر کے لوگ بنی حنیفہ (ایک قبیلہ کا نام ہی) میں سے ایک شخص کو پکڑ لائے کہا جاتا تھا اوسکو ثمامہ اثال کا بیٹا اہل یمامہ (ایک شہر کا نام ہی) کا سردار تو اوسکو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندہ دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُس کی طرف تشریف لیگئے اور فرمایا ای ثمامہ تیری پاس کیا ہے (یعنی تیرا کیا حال ہے سو خبر دی یا یہہ کہا کہ تیرا گمان میری ساتہہ کیا ہے کہ مین تجھ سے کیا معاملہ کرونگا) اُس نے کہا ای محمد میری پاس خیر و خوبی ہے یا میری پاس بہت مال ہی اگر تم مجکو قتل کروگے یعنی مجھ جیسے خونی کو جو قتل کے مستحق ہے (اس مین اپنی تقصیر کا اقرار ہی یا یہہ مراد ہے کہ اوسکو مار وگے جسکا خون ساقط نہ ہوگا - بلکہ میری قوم میری خون کا بدلا لیگی اس مین اپنی ریاست اور شرافت کا دعوی ہے) اور اگر احسان کروگے تو ایک قدردان پر احسان کروگے (یعنی اوسکا بدلا اور سلوک میری طرف سے ادا ہوگا) اور اگر تم مال چاہتے ہو تو جتنا چاہیے اُتنا مال مانگو ملجاویگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھوڑ دیا یعنے اوسی حال پر رہنے دیا یہانتک کہ اگلا دن ہوا پھر اوس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ثمامہ تیری پاس کیا ہے تو پہر اوس نے وہی دوہرا کر کہا یعنی جیسا اول مین کہا تہا پھر ویسا ہی کہا پہر اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی حال پر چہوڑ دیا یہانتک کہ تیسرا دن ہوا پہر آپ نے اُس سے ویسا ہی فرمایا اور اُس نے بدستور جیسا کہتا تہا ویسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثمامہ کو چہوڑ دو ثمامہ مسجد کے پاس جو کہجور کے درخت تہے اون کی طرف گیا اور نہایا اور مسجد مین آیا پہر کہا مین گواہی دیتا ہون کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہین اور محمد اُس کے بندے اور اُس کے رسول ہین بیان کیا آخیر تک - اس حدیث کو عیسی نے کہا لیث کی روایت مین ذا دم کے بدلے مین ذا ذم ہے یعنی اگر قتل کروگے تو قتل کروگے بڑی عزت و حرمت والی کو

عن يحيى بن عبد الله بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارة قال قدم بالاسارى حين قدم بهم وسودة بنت زمعة عند آل عفراء في مناخهم على عوف ومعوذ ابني عفراء قال وذلك قبل ان يضرب عليهن الحجاب قال تقول سودة والله اني لعندهم اذ اتيت فقيل هؤلاء الاسارى قد اتي بهم فرجعت الى بيتي ورسول الله صلى الله عليه وسلم فيه واذا ابو يزيد سهيل بن عمرو في ناحية الحجرة مجموعة يداه الى عنقه بحبل ثم ذكر الحديث **ترجمہ** یحیی بن عبد الرحمن بن سعد بن زرارہ سے روایت ہی کہ جب قیدی لائے گئے (جنگ بدر مین) تو سودہ بنت زمعہ ام المؤمنین عفراء کی اولاد پاس تہین جہسان اونٹ اونکے بٹہائے جاتے تہے

رسول الله صلی الله علیه وسلم

عوف بن عفرا اور معاذ بن عفرا پاس جب تک حجاب و پردے کا حکم نہین اترا تہا سودہ نہتی تہین مین دیکھی کے پاس ہی
یکایک آئی تو لوگون نے کہا یہ قیدی ہین پکڑ کر آئے ہین مین اپنے گہر مین آئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہین
تھے اور ابو یزید سہیل بن عمرو حجرے کے ایک کونے مین تہا اوسکے دونو ہاتہ اوسکی گردن سے بندہے ہوئے تھے ایک رسی
سے پہر حدیث بیان کی۔ ابو داؤد نے کہا عوف بن عفرا اور معاذ بن عفرا ابو جہل بن ہشام کو مارا وہ اوسکو پہچانتے نہ تہے
لیکن اوسکی طرف چلے گئے اور اوس کو مارا بدر کے دن **باب** فی الاسیر ینال منه ویضرب قیدی کو مارپیٹ
کرنے کا بیان **عن** انس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم ندب اصحابه فانطلقوا الی بدر فاذا
هم بروایا قریش فیها عبد اسود لبنی الحجاج فاخذه اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم
فجعلوا یسئلونه این ابو سفیان فیقول والله مالی بشیء منه علم ولکن هذه قریش قد جاءت
فیهم ابو جهل وعتبة وشیبة ابنا ربیعة وامیة بن خلف فاذا قال لهم ذلک ضربوه
فیقول دعونی دعونی اخبرکم فاذا ترکوه قال والله مالی بابی سفیان علم ولکن هذه
قریش قد اقبلت فیهم ابو جهل وعتبة وشیبة ابنا ربیعة وامیة بن خلف قد اقبلوا والنبی
صلی الله علیه وسلم یصلی وهو یسمع ذلک فلما انصرف قال والذی نفسی بیده انکم
لتضربونه اذا صدقکم وتدعونه اذا کذبکم هذه قریش قد اقبلت لتمنع ابا سفیان
قال انس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا مصرع فلان غدا ووضع یده علی الارض
وهذا مصرع فلان غدا ووضع یده علی الارض وهذا مصرع فلان غدا ووضع یده علی
الارض فقال والذی نفسی بیده ما جاوز احد منهم عن موضع ید رسول الله صلی الله علیه
وسلم فامر بهم رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذ بارجلهم فسحبوا فالقوا فی قلیب بدر
ترجمہ انس سے روایت ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو بلایا وہ سب بدر کیطرف چلے ناگاہ قریش کے
پانی لانیوالے اونٹ ملے اون مین ایک کالا غلام بنی الحجاج کا صحابہ نے اوسکو پکڑا اور پوچھنے لگے بتا ابو سفیان (کافرون
کا سردار) کہان ہو وہ کہنے لگا قسم خدا کی مین ابو سفیان کا حال نہین جانتا لیکن قریش کے لوگ البتہ آئے ہین اون مین ابو جہل
اور عتبہ بن ربیعہ و شیبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف ہین جب اوسنے یہ کہا تو صحابہ اوسکو مارنے لگے وہ بولا مجھے
چہوڑ و چہوڑ دو مین بتاتا ہون جب اوسکو چہوڑا تو وہ بھی کہنے لگا قسم خدا کی مجھے ابو سفیان کا حال معلوم نہین لیکن قریش
البتہ آئے مین اون مین ابو جہل اور عتبہ و شیبہ ربیعہ کے بیٹے اور امیہ بن خلف ہین اوسوقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نماز پڑہ رہے تہے مگر سنتے جاتے تہے جب نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا قسم خدا کی جب وہ سچ بولتا ہے تو تم اوسکو مارتے
ہو اور جب جہوٹہ بولنا چاہتا ہے تو تم اوسکو چھوڑ دیتے ہو یعنے یہ غلام سچ کہتا ہے ابو سفیان تو شام کو قافلے کیساتھ گیا تہا

ار رہا تہا اور قریش کے لوگ اوسکو بچانے کے لیے آئے کہین ایسا نہ ہو مسلمان قافلے کے مال پر قابض ہو جاوین مسلمان جاتے
تہے قافلے سے مقابلہ ہو اسد چاہتا تہا کافروں سے ہو ہی ہوا اسلام کی دہاک بیٹھ گئی) انس نے کہا رسول اسد صلعم نے
فرمایا یہ فلانے کی گرنیکی جگہہ ہے کل کے روز اور وہان اپنا ہاتہہ رکہا یہ فلان کے گرنیکی جگہہ ہے کل کے روز اور یہ فلانے کے
گرنیکی جگہہ ہی کل کے روز اور وہان اپنا ہاتہہ رکہا رسب کافرون کے مارے جانیکی جگہہ بتادی) انس نے قسم کہا کر کہا پہر کسی کو ان
مین سے رسول اسد صلعم نے جہان ہاتہہ رکہکر بتایا تہا فرق نہین ہوا یعنی وہین مارے گئے) پہر رسول اسد صلعم نے حکم کیا
اونکے پاؤن پکڑ کر گھسیٹے گئے اور بدر کے اندہے کنوے مین ڈالدی گئے **ف** یہ رسول اسد صلعم کا ایک معجزہ تہا آپنے پہلے ہی
سے بتا دیا کہ یہان فلانا کافر مارا جاویگا یہان فلانا مارا جاویگا پہر سر مو اوسمین فرق نہ ہوا **باب** فی الاسیر
یکرہ علی الاسلام قیدی پر اسلام کے لیے زبردستی نہ کی جاوے **عن** ابن عباس قال کانت المرأة تكون مقلاة
فتجعل على نفسها ان عاش لها ولد ان تهوده فلما اجليت بنو النضير كان فيهم من ابناء الانصار
فقالوا لا ندع ابناءنا فانزل الله عز وجل لا اكراه في الدين قد تبين الرشد من الغي **ترجمہ**
عبداسد بن عباس سے روایت ہے کفر کے زمانے مین جب کسی عورت ایسی ہوتی جسکا بچہ نہ جیتا تو وہ یہ نذر کرتی اگر اوسکا
بچہ جیے گا تو یہودی بنادے گی جب بنی النضیر کے یہودیونکو جلاوطن کا حکم ہوا اون مین چند لڑکے انصار کے بہی تہے
انصار نے کہا ہم اپنے لڑکون کو نہ چہوڑینگے اسد جل جلالہ نے اوتارا دین مین زبردستی نہین ہو سکتی (یعنی وہ لڑکے اگر خوشی سے
تمہارے پاس رہین تو لیلو ورنہ جانے دو **باب** قتل الاسير ولا يعرض عليه الاسلام قیدی کو یون ہی
مار ڈالنا اور اوسپر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان **عن** سعد قال لما كان يوم فتح مكة امن رسول الله صلى
الله عليه وسلم الناس الا اربعة نفر وامرأتين وسماهم وابن ابي سرح فذكر الحديث قال
واما ابن ابي سرح فانه اختبأ عند عثمان بن عفان فلما دعا رسول الله صلى الله عليه وسلم
الناس الى البيعة جاء به حتى اوقفه على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال يا نبي الله
بايع عبد الله فرفع راسه فنظر اليه ثلاثا كل ذلك يابى فبايعه بعد ثلاث ثم اقبل على
اصحابه فقال اما كان فيكم رجل رشيد يقوم الى هذا حيث رآني كففت يدي
عن بيعته فيقتله فقالوا ما ندري يا رسول الله ما في نفسك الا اومأت الينا بعينك
قال انه لا ينبغي لنبي ان تكون له خائنة الاعين **ترجمہ** سعد سے روایت ہے جب فتح مکے کا روز ہوا تو رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم نے سب لوگون کو امن دیا مگر چار مردون کو اور دو عورتون کو اور انکا نام لیا (چار مرد یہ تہے عبداسد
بن خطل۔ اور عکرمہ بن ابی جہل۔ اور ہبار بن الاسود اور عبداسد بن ابی سرح یا وحشی قاتل امیر حمزہ رض یا مقیس بن ضبابہ
اور عورتین۔ ایک ہندہ زوجہ ابی سفیان تہی جسنے امیر حمزہ کا دل چبا ڈالا تہا دوسری کوئی اور تہے) تو ابن

ابی سرح عثمان بن عفان پاس چھپ رہے (قصور انکا یہ تہا کہ اسلام لاکر پھر مرتد ہو گئے تہے) جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لوگونکو بیعت کے لیے بلایا تو حضرت عثمان نے ابن ابی سرح کو آپ کے سامنے لاکر کہڑا کر دیا اور بولی ای نبی اللہ
کے بیعت کر و عبد اللہ سے آپنے سر اٹہا کر اوسکیطرف دیکہا اور بیعت نہ کی تین بار ایسا ہی کیا تین بار کے بعد پہر بیعت کر لی
بعد اوس کے اپنے اصحاب سے فرمایا کیا تم مین کوئی آدمی بھی عقلمند نہین ہے جو اوٹہتا اور جب مین نے اس سے
ہاتھ کہینچ لیا اور بیعت نہ کی تہی تو اوسکو مار ڈالتا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو نہین معلوم تہا آپ کے دل
کا حال البتہ اگر آپ آنکہہ سے اشارہ کر دیتے (تو ہم اوسی وقت حکم کی تعمیل کرتے اور اوسکو مار ڈالتے آپ نے فرمایا
نبی کو یہ لائق نہین کہ کنکہیونسے چورنگاہ کرے ابو داؤد نے کہا ابن سرح عثمان کا رضاعی بہائی تہا اور ولید بن عقبہ
اونکا اخیافی بہائی تہا جب اوس نے شراب پی تو حضرت عثمان نے اوسکو حد ماری تہی **عن** سعید المخزومی
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم فتح مکة اربعة لا اؤمنہم فی حل ولا حرم فسماہم
قال وقینتین کانتا لمقیس فقتلت احداہما وافلتت الاخرے فاسلمت **ترجمہ** سعید بن یربوع
مخزومی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسدن مکہ فتح ہوا چار مرد ہین۔ مین اون کو امان نہین دیتا
نہ حل ہین نہ حرم مین پہر اونکا نام لیا اور دو لونڈیون کا جو مقیس بن ضبابہ کی تہین (اور آپ کی ہجو گایا کرتی تہین) ایک
لونڈی اونمین سے قتل کیگئی اور دوسری بہاگ گئی پہر وہ مسلمان ہو گئی۔ ابو داؤد نے کہا مین ابن العلا سے اس
حدیث کا اسناد اچہی طرح نہین سمجہا **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکة
عام الفتح وعلی راسہ المغفر فلما نزعہ جاءہ رجل فقال ابن خطل متعلق باستار الکعبة
فقال اقتلوہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلعم داخل ہوتے مکہ مین جس سال مکہ فتح ہوا آپ کے سر پر
خود تہا جب آپ نے خود اوتارا تو ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ ابن خطل (ایک کافر تہا جسکا نام عبد العزے
تہا آپ نے اوسکا خون مباح کر دیا تہا) کعبے کے پردی پکڑی ہوئی لٹک رہا ہی آپ نے فرمایا اوسکو مار ڈالو **ف** آپنے
ابن خطل کو مار ڈالنے کا حکم اسواسطے کیا کہ ابن خطل پہلے مسلمان ہوا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مصدق
(زکوۃ وصول کرنیوالا) بناکر بہیجا اور ایک غلام مسلمان خدمت کے لیے اوس کے ساتہہ کر دیا۔ ابن خطل ایک منزل مین اوترا
اور غلام سے کہانا پکانے کو کہا اور خود سو رہا جب اوٹہا تو دیکہا غلام نے کہانا نہین پکایا ہے ابن خطل نے اوس غلام کو مار
ڈالا اور اسلام سے پہر گیا اور مکے مین جاکر دو لونڈیان رکہین جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تہین پہر جب
مکہ فتح ہوا تو کعبے کے پردون مین چھپ گیا آپ کے حکم سے زمزم یا مقام کے پاس مار اگیا **با**

فی قتل الاسیر صبر قیدی کو پکڑ کر اوس کو مار ڈالنا ۰۰ ابراهیم قال اراد الضحاک بن قیس ان
یستعمل مسروقا فقال لہ عمارة بن عقبة اتستعمل رجلا من بقایا قتلة عثمان فقال لہ مسروق حدثنا

بن مسعود وكان في انفسنا موتوق الحديث ان النبي صلى الله عليه وسلم لما اراد قتل ابيك قال من للصبية قال النار فقد رضيت لك ما رضي لك رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ضحاک بن قیس نے چاہا مسروق کو عامل بناتا تو عمارہ بن عقبہ نے اوس سے کہا تو عامل بناتا ہی ایسے شخص کو جو باقی رہ گیا ہے عثمان کے قاتلوں میں سے مسروق نے اوس سے کہا مجھسے حدیث بیان کی عبد اللہ بن مسعود نے اور وہ ہم میں ثقہ اور معتبر تھے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے باپ عقبہ بن ابی معیط (جس نے آپ کے سر پر اوجھڑی ڈالدی تھی) کے قتل کا ارادہ کیا وہ بولا اب میری لڑکوں کے کون خبر لیگا تو آپ نے فرمایا آگ (یعنے تباہ ہوں گے یا تو خود تو آگ میں جاتا ہے لڑکوں کا کیا فکر ہے اپنی خبر لے) پس میں راضی ہوں تیرے لیے اوس چیز سے جسکی لیے راضی ہوئے تیرے لیے رسول اللہ صلعم یعنے تو انگار میں جاوے جہنم میں جلے

باب في قتل الاسير بالنبل قیدی کو باندھ کر اسکو تیروں سے مار ڈالنا

عن ابن تعلى قال غزونا مع عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فاتي باربعة اعلاج من العدو فامر بهم فقتلوا صبرا قال ابو داود قال لنا غير سعيد عن ابن وهب في هذا الحديث قال بالنبل صبرا فبلغ ذلك ابا ايوب الانصاري فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهى عن قتل الصبر فوالذي نفسي بيده لو كانت دجاجة ما صبرتها فبلغ ذلك عبد الرحمن بن خالد بن الوليد فاعتق اربع رقاب ترجمہ عبید بن تعلی سے روایت ہی ہم نے جہاد کیا عبد الرحمن بن خالد بن ولید کے ساتھ اونکے سامنے چار کافر زبردست عجمی لائے گئے دشمنوں میں سے انہوں نے حکم کیا وہ پکڑ کر مار ڈالی گئے ابو داؤد نے کہا سوا سعید کے اور لوگوں نے ابن وہب سے یوں روایت کیا کہ تیروں سے مار ڈالے گئے جب یہ خبر ابو ایوب انصاری کو پہونچی اونہوں نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ اس طرح مارنے سے منع کیا قسم خدا کی جسکی قبضے میں میری جان ہے اگر مرغی بھی ہو تو میں اس طرح نہ ماروں یعنے صبر کے طور پر (قتل صبر اسی کو کہتے ہیں کہ زندہ پکڑ کر اوسے مار مار کر مار ڈالیں) جب یہ خبر عبد الرحمن بن خالد بن ولید کو پہونچی انہوں نے چار غلام آزاد کیے گویا کفارہ دیا اپنے خطا کا جو اون سے نادانستہ ہو گئی تھی اگلے زمانے کے لوگ کیسے محتاط اور پابند شرع تھے ہر قصور کا تدارک کرتے

باب في المن على الاسير بغير فداء قیدی پر احسان کرکے مفت چھوڑ دینے کا بیان

عن انس ان ثمانين رجلا من اهل مكة هبطوا على النبي صلى الله عليه وسلم واصحابه من جبال التنعيم عند صلوة الفجر ليقتلوهم فاخذهم رسول الله صلى الله عليه وسلم سلما فاعتقهم رسول الله صلى الله عليه وسلم فانزل الله عز وجل وهو الذي كف ايديهم عنكم وايديكم عنهم ببطن مكة الى آخر الاية ترجمہ انس سے روایت ہی کہ اسی آدمی مکہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر تنعیم کے پہاڑ سے اوتر آئے (یعنی سال حدیبیہ میں) فجر کی نماز کے وقت آپ کے قتل کے لیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو زندہ پکڑ لیا در حالیکہ وہ مطیع ہو گئے پھر آپنے انکو آزاد کر دیا تو اللہ تعالے نے یہ آیت اوتارا وہ ایسا ہی کہ اونکا ہاتھ تم سے بند رکھا اور تمہارا

اون سی مکہ مین آخر اسیت تک رہینے اونکو ہم سے بچا یا وہ تم کو قتل نکر سکے اور تم کو اون سے بچا یا تمہارے دل مین قتل کا
خیال نہ ڈالا **عن** مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لاسارٰی بدر لو کان مطعم بن عدی
حیا ثم کلمنی فی ہؤلاء النتنی لاطلقتہم **ترجمہ** مطعم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا بدر کے قیدیون کے حق مین کہ اگر مطعم بن عدی جیتا ہوتا اور ان ناپاک قیدیون کے باب مین مجھہ سے
سفارش کرتا تو مین اُس کی خاطر سے اونکو چھوڑ دیتا **ف** مطعم بن عدی بن نوفل بن عبد مناف کا بیٹا ہے اور
حضرتؐ کا ہم جدی قرابتی ہوا اور اوسکا حضرتؐ پر یہ ایک احسان تہا کہ حضرتؐ طائف سی جب پھر سے تو اوس نے حضرتؐ
سی مشرکون کو دفع کیا اس لیے آپ نے کلام مذکور فرمایا **باب** فی فداء الاسیر بالمال قیدیسی مال لیکر اوسکو چھوڑنے
کا بیان **عن** عمر بن الخطاب قال لما کان یوم بدر فاخذ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الفداء انزل اللہ عز وجل
ما کان لنبی ان یکون لہ اسرٰی حتی یثخن فی الارض الی قولہ لمسکم فیما اخذتم من الفداء ثم احل
لھم الغنائم **ترجمہ** حضرت عمر سی روایت ہی جب بدر کے قیدیون سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روپیہ لیا اور انکو
چھوڑ دیا اللہ جل جلالہ نے یہ آیت اُتاری نبی کے لیے قیدی نہ ہونے چاہیین جتبک کافرون کو بالکل قتل اور زیر نہ کر
لے یعنی اللہ کو مال لیکر چھوڑنا ناپسند ہوا کیونکہ اوسوقت کفر کا غلبہ تہا قیدیونکا مار ڈالنا مناسب تہا حضرت عمر
کی یہی رائے تھی) بعد اوس کے اللہ جل جلالہ نے ان کے لیے مال درست کیا **عن** ابن عباس ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم جعل فداء اھل الجاھلیۃ یوم بدر اربعمائۃ **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جاہلیت کے لوگون کا فدیہ فی آدمی چار سو درم مقرر کیے تھے **عن** عائشۃ قالت لما بعث اھل
مکۃ فی فداء اسراھم بعثت زینب فی فداء ابی العاص بمال وبعثت فیہ بقلادۃ لھا کانت عند
خدیجۃ ادخلتھا بھا علی ابی العاص قالت فلما راھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رق لھا رقۃ
شدیدۃ وقال ان رایتم ان تطلقوا لھا اسیرھا وتردوا علیھا الذی لھا قالوا نعم وکان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذ علیہ او وعدہ ان یخلی سبیل زینب الیہ وبعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زید بن حارثۃ ورجلا من الانصار فقال کونا ببطن یاجج حتی تمر بکما زینب فتصحباھا حتی
تاتیا بھا **ترجمہ** حضرت عائشہ سی روایت ہی جب مکہ والون نے بہیجے اپنے قیدیون کے بدلے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بدر کے دن جب اون پر غالب ہوئے تو بعضون کو قتل کیا اور بعضون کو قید کر کے اون سی بدلہ طلب کیا تو اہل مکہ
نے مال دیکر لوگونکو بہیجا اپنے قیدیون کو چھڑانے کے لیے) تو اوسوقت زینب نے ابی العاص کے بدلے مین کچھہ مال بہیجا اور
اُس مال مین اپنا ایک ہار بہیجا تہا (وہ ہار رہتا جا اول مین حضرت خدیجہ کے پاس تہا جب زینب کا نکاح ابی العاص
کے ساتھہ ہوا تو وہ ہار خدیجہ کے یہان سے زینب کے ساتھہ بطور جہیز کے دیا گیا تہا) حضرت عائشہ نے کہا جب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس ہار کو دیکہا تو زینب کی حالت غربت پر آپ نے بہت سخت رقت کی یعنے حضرت کا دل امنڈ آیا زینب کی تنہائی اور بیکسی دیکہکر اور مصاحبت خدیجہ کی یاد اسلیے کہ وہ ہار اون کے گلے مین رہتا تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اگر تم مناسب جانو تو زینب کی خاطر کے لیے اوسکے قیدی (یعنی ابو العاص) کو چہوڑ دو اور جو مال اوسکا ہے یعنے جو مال زینب نے ابو العاص کے بدلے مین بہیجا ہے وہ مال بہی اوسکا پہیر دو تو صحابہ نے عرض کیا کہ ہان یعنے مال بہی زینب کا پہیر دیتے ہین اور ابو العاص کو بہی چہوڑ دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو العاص سے عہد لیا تہا یا وعدہ کیا تہا ابو العاص نے یعنے ابو العاص کو چہوڑتے وقت آپنے عہد لیا کہ زینب کو میری پاس آنے سے نہ روکے یعنے مدینے مین آپ تہے اور زینب مکے مین تو زینب کے آنیکو حضرت کے پاس ابو العاص مانع نہ ہو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو اور انصار مین سے ایک شخص کو بہیجا (یعنے زینب کے لانیکو) اور اون سے آپنے فرمایا جبتک زینب تمہاری پاس نہ آوے تم بطن یاجج (ایک مقام ہے مکے کے پاس) مین ٹہرے رہنا اور جب آجاوے تو اوسکے ساتہہ مین رہنا جبتک کہ اوسکو یہان لی آو ف حضرت زینب حضرت کی بڑی بیٹی تہین اور ابو العاص بن الربیع بن عبد العزی بن عبد الشمس بن عبد مناف حضرت خدیجہ کے بہانجے تہے اور حضرت زینب کے خاوند تہے آپ نے اپنی صاحبزادی زینب کے لانے کے لیے دو شخصونکو بہیجا جو اون کے محرم نہ تہے اسوجہ سے کہ آپکو اون پر اطمینان ہوگا ۔ یا ضرورت کیوقت درست ہے یا جبتک نامحرم کے ساتہہ سفر کرنیکی ممانعت نہ ہوئی ہوگی ۔ جب زینب مدینے مین چلی آئین تو ابو العاص کفر کی حالت مین مکے ہی مین رہے پہر تجارت کو شام مین گئے وہان سے لوٹتے وقت مسلمانون نے اونکو اسلام کیطرف بلایا انہون نے مکے مین جاکر وہ مال جس جس کا تہا اوسکو پہیر دکیا اور سب کے سامنے وہین کلمہ شہادت پڑہا پہر ہجرت کر کے مدینے کو آئے پہر شہید ہوئے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت مین

عن مروان والمسور بن مخرمة اخبراه ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال حین جاءه وفد هوازن مسلمین فسالوه ان یرد الیهم اموالهم فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم معی من ترون واحب الحدیث الی اصدقه فاختاروا اما السبی واما المال فقالوا نختار سبینا فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم فاثنی علی الله ثم قال اما بعد فان اخوانکم هؤلاء جاؤا تائبین وانی قد رأیت ان ارد الیهم سبیهم فمن احب منکم ان یطیب ذلک فلیفعل ومن احب منکم ان یکون علی حظه حتی نعطیه ایاه من اول ما یفیئ الله علینا فلیفعل فقال الناس قد طیبنا ذلک لهم یا رسول الله فقال لهم رسول الله صلی الله علیه وسلم انا لا ندری من اذن منکم ممن لم یاذن فارجعوا حتی یرفع الینا عرفاؤکم امرکم فرجع الناس فکلمهم عرفاؤهم فاخبروا انهم قد طیبوا واذنوا

ترجمہ مروان اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ بیان فرمایا جسوقت ہوازن (ایک قبیلہ کا نام ہے) کی قوم کے لوگ مسلمان ہوکر

حضرت کے پاس آئے تو اونہون نے حضرت سے یہ سوال کیا کہ اونکے مال اونکو پہیر دین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اونسے فرمایا جو تم سمجھتے ہو میرے پاس موجود ہے یعنی تمہاری قیدی اور مال دونو میرے پاس موجود ہین اور اللہ کے نزدیک
سچی بات بہت پسند ہے اب دو چیزون مین سے تم ایک کو اختیار کرلو یا بندی یا مال ہوازن نے کہا ہم نے بندی اختیار کیے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہو کر خطبہ بیان کیا فرمایا اللہ جل جلالہ کی تعریف کے بعد اوسکی یعنے حمد وثنا کے بعد
فرمایا مقرر تمہاری بہائی (یعنے دینی بہائی یا نسبی جو ہوازن مین) توبہ کرکے آئے ہین یعنے شرک وغیرہ گناہون سے اور مین نے
تو مناسب جانا کہ اونکے قیدیون کو پہیر دون انکو تم مین سے جو شخص چاہے اپنی خوشی سے بندے کو پہیر دے تو چاہیے کہ کرے
اور جو تم مین سے یہہ چاہے کہ اپنا حصہ لینے پر ہے اڑا رہے یہانتک کہ ہم اوسکا عوض اوسکو دیوین پہلے مال مین سے جو
اللہ ہمپر انعام کرے غنیمت مین سے تو چاہیئے کرے (یعنی جسکو منظور ہو کہ اپنے حصے کے بندی بغیر عوض کے نہ دیوے وہ ایسا
کرے) تب لوگون نے کہا یعنے بعضون نے یا سبھون نے یا رسول اللہ ہم تو اسپر خوش ہوئے یعنی بندیون کے پہیر دینے پر تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر ہم نہین جانتے کہ تم مین سے کون راضی ہوا اور کون راضی نہین ہوا اوسکو جدا نہین
کر سکتے ہم اس لیے تم پہر جاؤ یہانتک کہ تمہاری سردار ہماری پاس اس امر کو لاوین یعنے اس تفصیل کو تو سب لوگ پہر گئے
اور اون کے سردارون نے اون سے اس مقدمہ مین کلام کیا پہر دوبارہ لوگ لوٹ کر حضرت کے پاس آئے اور آپ کو خبر دی کہ وہ
یعنی سردار قیدیون کے پہیر دینے پر راضی ہین اور اونہون نے اذن دیا ہے خوشی سے ف غزوہ ہوازن جسکو حنین بہی
کہتے ہین اوس مین ہوازن پر جہاد ہوا اون کا مال و اسباب اور قیدی بہت ہاتھ آئے پہر وہ لوگ مسلمان ہو گئے انہون
نے اسکو واپس مانگا ہر چند اونکا کچہہ حق نہ پہونچتا تہا کیونکہ کفر کی حالت مین پکڑا گیا تہا پر اون کی خوشی کر لیے آپنے بندیون

کا دینا قبول کیا عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده في هذه القصة قال فقال رسول الله صلى الله عليه
وسلم ردوا عليهم نساءهم وابناءهم فمن مسك بشيء من هذا الفيء فان له به علينا ست فرائض من
اول شيء يفيئه الله علينا ثم دنا يعني النبي صلى الله عليه وسلم من بعير فاخذ وبرة من سنامه ثم
قال يا ايها الناس انه ليس لي من هذا الفيء شيء ولا هذا ورفع اصبعيه الا الخمس والخمس
مردود عليكم فادوا الخياط والمخيط فقام رجل في يده كبة من شعر فقال اخذت هذه لا
صلح بها بردعة لي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ما كان لي ولبني عبد المطلب فهو لك
فقال اما اذا بلغت ما ارى فلا ارب لي فيها ونبذها ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اُس نے اپنے دادا سے
روایت کیا اسی قصے مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہیر دو اون کی عورتون اور بچون کو اور جو اون مین سے کسی کو
رکہنا چاہے یعنے اپنا حصہ بغیر عوض کے واپس کیا چاہے تو عوض بہی دینگے وہ یہ کہ اوس کے بدلے مین ہم چہہ چہہ اونٹ دینگے
پہلے مال سے جو عنایت کریگا ہمکو اللہ سبحانہ یعنے اپنے خمس میں سے کر اُسکا بدلہ دوا کرین گے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک

اونٹ کے پاس گئے اور اوسکی کوہان سے ایک بال لیکر فرمایا ای لوگو حال یہہ ہی کہ اس فی کے مال مین سے میری لیے کچھہ نہین ہی اور یہہ
(یعنی وہ بال جو اونگلی مین ہی اوسکو لوگون کو بتا کر فرمایا کہ اس بال برابر بھی غنیمت کے مال مین میری لیے نہین ہے) مگر خمس
اور خمس بھی تمہارے ہی لیے خرچ کیا جاتا ہی (یعنے ہتھیار اور گھوڑے وغیرہ مصالح مین) تو تاگے اور سوئے کو بھی ادا کر دو
(یعنے غنیمت کے مال مین سے کوئی اتنا بھی چورا رکھی سوئی تاگا تک بھی سب حاضر کر دو) اتنے مین ایک شخص کھڑا ہوا اوسکے
ہاتھ مین بالون کی رسے کا ایک ٹکڑا تھا تو اوس نے کہا کہ مین نے اسکو پالان کے نیچے کی کملی درست کرنیکو لیا تھا پھر رسول
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو میری واسطے اور عبد المطلب کے واسطے ہو وہ تیری لیے ہے (یعنی جو چیز کہ میری اور اونکے
حصہ کی ہے اوسکو ہمنے تیرے لیے معاف کیا اور جو کچھہ اور مجاہدون کے حصہ کا ہے (یعنی وہ ٹکڑا جو اوسنے لیا تھا)
اوسکو اونسے بخشوانا چاہیے) تو اوس شخص نے کہا جبکہ یہہ رسی اس حد کو پہونچی - یعنی اسکا گناہ اس درجہ پہونچا
جو مین دیکھتا ہون تو مجھے اسکی حاجت نہین اور اوس رسے کو پھینک دیا **ف** فی کہتے ہین مال غنیمت کو جو
کفار سے حاصل ہوتا ہے - غنیمت کے مال مین سے چرانا بہت بڑا گناہ ہے جو کچھ حاصل ہو سب امام کے پاس
جمع کر دین پھر وہ تقسیم کر دیوے **باب** فی الامام یقیم عند الظهور على العدو بعرصتهم جب امام دشمن پر
غالب ہو جاوے تو میدان جنگ مین ٹہرے **عن** ابی طلحة قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا غلب على قوم اقام بالعرصة
ثلاثا قال ابن المثنى اذا غلب قوما احب ان يقيم بعرصتهم ثلاثا ترجمہ ابی طلحہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم پر غالب ہوتے
تو میدان جنگ مین تین رات ٹھہرتے - اور ابن مثنی کی روایت مین ہی کہ تین رات وہان ٹھہرنا آپ اچھا سمجھتے (گویا یہ علامت
ہی فتح اور نصرت کی کہ مسلمان اونکی مورچے پر قابض ہوئے - ابو داود نے کہا یحیی بن سعید اس حدیث مین طعن کرتے
تھی **باب** التفريق بين السبى قیدیون مین جدائی کرنیکا بیان **عن** على انه فرق بين جارية وولدها
فنهاه النبى صلى الله عليه وسلم عن ذلك ورد البيع **ترجمہ** حضرت علی رض نے تفریق کی ایک لونڈی اور اوسکے
بچے مین (یعنی مان کو یا بچے کو علیحدہ بیچ ڈالا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع کیا اور بیع کو رد کر دیا - کہا ابو داود نے
میمون بن ابی شبیب نے اس حدیث کو علی سے روایت کیا ہی حالانکہ اوس نے علی رض کو نہین پایا اور مارا گیا میمون جنگ
جماجم مین ۸۳ سنہ ہجری مین **باب** الرخصة فى المدركين يفرق بينهم اگر جوان قیدی ہون تو اون مین جدائی
کرنا درست ہی **عن** سلمة قال خرجنا مع ابى بكر وامره رسول الله صلى الله عليه وسلم فغزونا فزارة فشننا
الغارة ثم نظرت الى عنق من الناس فيه الذرية والنساء فرميت بسهم فوقع بينهم وبين الجبل
فقاموا فجئت بهم الى ابى بكر فيهم امرأة من فزارة وعليها قشع من ادم معها ابنة لها من احسن
العرب فنفلنى ابو بكر ابنتها فقدمت المدينة فلقينى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لى يا سلمة
هب لى المرأة فقلت والله لقد اعجبتنى وما كشفت لها ثوبا فسكت حتى اذا كان من الغد لقينى رسول

الله صلی الله علیه وسلم فی السوق فقال یا سلمة هب لی المراة لله ابوك فقلت یا رسول الله والله ما
کشفت لها ثوبا وهی لك فبعث بها اهل مكة وفی ایدیهم اسری ففداهم بتلك المراة **ترجمہ**
سلمہ سے روایت ہے ہم ابوبکر رضی کے ساتھ نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو ہمارا امیر بنایا تہا ہم نے جہاد کیا قبیلہ فزارہ سے
تو ہر طرف سے ہم نے اونکو لوٹا اور حملہ کیا بعد اوسکے مین نے چند لوگون کو دیکھا جنمین بچے اور عورتین تہین ایک تیر مین نے اونکو مارا
وہ اون کے اور پہاڑ کے درمیان گرا وہ کھڑے ہو گئے پھر مین اونکو پکڑ کر ابوبکر رضی پاس لایا اون مین ایک عورت تھی فزارہ
کی جو کہال پہنے ہوئی تھی سوکھی اور اوسکے ساتہ ایک لڑکی تھی عرب کی حسین عورتون مین سے ابوبکر نے اوسکی بیٹی کو مجھکو دیدیا
مین مدینے مین آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے ملے آپ نے فرمایا ای سلمہ وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دے مین نے کہا قسم اللہ کی وہ
لڑکی مجھے پسند آئی ہے اور مین نے ابھی تک اوسکا کپڑا نہین کہولا (اوس سے صحبت نہین کی) آپ چپ ہو رہے جب دوسرا
دن ہوا تو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھسے بازار مین ملے اور آپ نے فرمایا ای سلمہ وہ لڑکی مجھے ہبہ کر دے اپنے باپ کی قسم مین نے
کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی ابھی تک مین نے اوسکا کپڑا نہین کھولا اور وہ آپ کے واسطے ہے پھر آپ نے اوس لڑکی کو مکے مین
بہیجا اور مکے والون پاس جو مسلمان قیدی تہے اوسکے بدلے مین اونکو چہڑا لیا **ف** چونکہ وہ لڑکی حسینہ اور جمیلہ تھی اسواسطے
کافرون نے اوسکے بدلے مین چند آدمی دیدیے **باب** المال یصیبه العدو من المسلمین ثم یدرکه صاحبه فی
الغنیمة کافر جنگ مین کسی مسلمان کا مال لیجاوین پھر مالک مال اوسکو غنیمت مین پاوے **عن** ابن عمر ان غلاما لابن عمر
ابق الی العدو فظهر علیه المسلمون فرده رسول الله صلی الله علیه وسلم الی ابن عمر ولم یقسم **ترجمہ** ابن عمر سے
روایت ہے کہ ایک غلام اونکا دشمنون کیطرف یعنی کافرون مین بہاگ گیا پھر جب مسلمان غالب ہوئے تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو ابن عمر ہی کو پہیر دیا اور اوسکو تقسیم نکیا یعنی مال غنیمت مین نہ داخل کیا **عن** ابن عمر قال ذهب
فرس له فاخذها العدو فظهر علیهم المسلمون فرد علیه فی زمن رسول الله صلی الله علیه وسلم وابق عبد له
فلحق بارض الروم فظهر علیهم المسلمون فرده علیه خالد بن الولید بعد النبی صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابن عمر سے
روایت ہے کہ اونکا گہوڑا بہاگ گیا تو اونکے دشمنون یعنی کافرون نے اوسکو پکڑ لیا پھر کافرون پر مسلمان غالب ہوئے تو وہی
گھوڑا ابن عمر کو پہیر دیا گیا یعنی غنیمت کے مال داخل نہ کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور عبد اللہ کا ایک غلام
بہاگ گیا اور وہ روم کے کافرون مین ملا تو جب مسلمان اون پر یعنی رومی کافرون پر غالب آگئے تو وہی غلام عبد اللہ کو پہیر دیا خالد
بن ولید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد **باب** فی عبید المشرکین یلحقون بالمسلمین فیسلمون اگر کافرون
کے غلام مسلمانون پاس بہاگ آوین اور مسلمان ہو جاوین **عن** علی بن ابی طالب قال خرج عبدان الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم یعنی یوم الحدیبیة قبل الصلح فكتب الیه موالیهم فقالوا یا محمد والله ما خرجوا الیك رغبة
فی دینك وخرجوا هربا من الرق فقال ناس صدقوا یا رسول الله ردهم الیهم فغضب رسول الله صلی الله

علیه وسلم وقال ما اراكم تنتهون يا معشر قريش حتى يبعث الله عليكم من يضرب رقابكم على هذا وابى
ان يردهم وقال هم عتقاء الله عزوجل **ترجمه** علی ابن ابی طالب سے روایت ہے کئی غلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف
نکل آئے یعنی حدیبیہ کے دن صلح سے پہلے تو اون غلاموں کے مالکوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھ بھیجا کہ اے محمد خدا کی
قسم یہ غلام تمہارے دین کی خواہش کر کے تمہاری طرف کچھ نہیں آئے ہیں یہ تو فقط غلامی سے یعنی غلامی کے قید سے بھاگ کر نکل
گئے ہیں یعنی غلامی سے خلاص ہونے کے لیے تو کئی لوگوں نے کہا یعنی صحابہ میں سے یا رسول اللہ انکے مالکوں نے سچ کہا ان کو انکے
مالکوں کیطرف پھر بھیج دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غصہ ہوئے اور فرمایا اے قریش کے گروہ تم کو میں نہیں دیکھتا جو تم
باز آؤ یعنی نافرمانی اور اپنی نفسانیت سے جبتک کہ اللہ تم پر اوس شخص کو بھیجیگا جو اس کام پر تمہاری گردنیں مارے یعنی اون غلاموں
کے پھیر دینے اور اونکو بعد اسلام کے دار الحرب میں بھیجنے پر اور آپ نے اونکا پھیر دینا قبول نکیا اور فرمایا یہ اللہ تعالی کے آزاد
کیے ہوئے ہیں **ف** حضرت غصہ اسلیے ہوئے کہ اون لوگوں نے اپنی رای سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمان کی جو
اللہ کیجانب سے تہا مخالفت کی چاہیے یہ تھا کہ اگر آپ ان سے مشورہ پوچھتے تو اپنی رای بیان کر دیتے جب آپ نے اون سے رای نہ
چاہی اور ایک حکم بیان کیا تو اوسکی فی الفور تعمیل کرنا چاہیے کیونکہ وہ اللہ کا حکم ہے

باب في اباحة الطعام في ارض العدو

اگر دشمن کے ملک میں غلہ اور غنیمت میں اور لوگ کھالیں **عن** ابن عمران جيشا غنموا في زمان رسول الله
صلی الله علیه وسلم طعاما وعسلا فلم یوخذ منهم الخمس **ترجمه** ابن عمر سے روایت ہے ایک لشکر شہد اور طعام یعنی غلہ
اناج وغیرہ لوٹ لایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو ان سے پانچواں حصہ نیا گیا (اوس میں جو وہ کھاگئے تھے تقسیم سے
پہلے) **عن** عبد الله بن مغفل قال دلی جراب من شحم یوم خیبر قال فاتیته فالتزمته قال ثم قلت
لا اعطی من هذا احدا الیوم شیئا قال فالتفت فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم یتبسم الی **ترجمه**
عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے ایک چربی کی تھیلی لٹک رہی تھی خیبر کے دن عبد اللہ نے کہا میں نے اوسکو اپنے سے چمٹا لیا
اور کہا یعنی میں نے اپنے دل میں کہا یا زبان سے کہا کہ اسمیں سے تو آج کسی کو کچھ نہ دونگا پھر جو میں نے حضرت کیطرف موڑ کر دیکھا
تو آپ میری یہ یعنی میرے اس فعل پر تبسم فرما رہے تھے (کیونکہ یہ فعل انصار کی طرز معاشرت کے خلاف تھا)

باب في النهي عن النهبى اذا كان في الطعام قلة في ارض العدو

جب غلے کی کمی ہو تو ہر ایک کو غلہ لوٹ کر اپنے لیے رکھنا منع ہے بلکہ لشکر میں
تقسیم کر دینا چاہیے **عن** ابی لبید قال کنا مع عبد الرحمن بن سمرة بکابل فاصاب الناس غنیمة فانتهبوها
فقام خطیبا فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم ینهی عن النهبى فردوا ما اخذوا فقسمه بینهم
ترجمه ابو لبید سے روایت ہے ہم عبد الرحمن بن سمرہ کے ساتھ تھے کابل میں تو ان لوگوں کو غنیمت ملے انہوں نے لوٹ لیا (یعنی جس نے
پایا رکھ لیا) عبد الرحمن نے کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ منع کرتے تھے لوٹ سے پھر سب
لوگوں نے جو جو لیا تھا پھیر دیا عبد الرحمن نے سب کو تقسیم کر دیا (کیونکہ غلے کی کمی تھی) **عن** عبد الله بن ابی اوفی قال قلت هل

کنتم تخمسون یعنی الطعام فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال اصبنا طعاما یوم خیبر فکان الرجل
یجیئ فیاخذ منه مقدار ما یکفیه ثم ینصرف ترجمہ عبد اللہ بن اوفی سے روایت ہے منہوں نے کہا کیا تم پانچواں
حصہ نکالا کرتے تھے یعنی طعام کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کہا ہم لوگوں کو خیبر کی لڑائی کے دن غلہ ملا سو ہر
شخص آتا تھا اور لیتا تھا اوس غلے میں سے اپنی حاجت کے موافق پھر چلا جاتا تھا عن رجل من الانصار قال خرجنا مع
رسول الله صلی الله علیه وسلم فی سفر فاصاب الناس حاجة شدیدة وجهد فاصابوا غنما فانتهبوها
فان قدورنا لتغلی اذ جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم یمشی علی قوسه فاکفأ قدورنا بقوسه ثم
جعل یرمل اللحم بالتراب ثم قال ان النهبة لیست باحل من المیتة او ان المیتة لیست باحل من النهبة
الشک من هناد ترجمہ ایک مرد انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک سفر میں لوگوں کو اوس
سفر میں بڑی احتیاج اور تکلیف ہوئی (کھانے اور پینے کی) پھر کچھ بکریاں میں سے ہر ایک شخص نے جو پایا لوٹ لیا (اور تقسیم نکیا)
تو گوشت ہماری دیگوں میں اوبل رہا تھا اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اپنی کمان ٹیکے ہوئے اور آپ نے اپنی کمان
سے ہماری ہانڈیوں کو اولٹ دیا اور بوٹیوں کو مٹی میں لتھیڑنا شروع کیا اور فرمایا لوٹ کا مال جو تقسیم نکیا جاوے اور ہر ایک جو
پاوے اوڑالے) مردے سے کچھ کم نہیں ہے یا مردہ اوس سے کم نہیں ہے (یعنی دونوں حرمت میں برابر ہیں پھر حرام گوشت کیونکر
کھانے کے قابل ہوگا شک کیا اسمیں ہناد نے جو راوی ہے اس حدیث کا

باب فی حمل الطعام من ارض العدو

کھانے کی چیزیں دار الحرب سے اپنے ساتھ لے آنا عن بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم قال کنا ناکل الجزور فی الغزو
ولا نقسمه حتی ان کنا لنرجع الی رحالنا واخرجتنا منه مملاة ترجمہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض اصحاب
سے روایت ہے جہاد میں ہم اونٹ کھایا کرتے تھے یعنی ضرورت کے وقت ہم اونٹ ذبح کرتے تھے اور کھا لیا کرتے تھے اور اوسکو
تقسیم نکرتے تھے یہانتک کہ جس وقت ہم اپنے ڈیرے کی طرف لوٹتے تو ہماری خرجیاں اونٹ کے گوشت سے بھری ہوئی ہوتی تھیں
ف بعضے نسخوں میں جرز ہے جسکی معنی اونٹ ہیں جیسے جزور کے یا کاجر کے بعضے نسخوں میں جوز ہے جسکی معنی اخروٹ کے ہیں
واللہ اعلم عن عبد الرحمن بن غنم قال رابطنا مدینة قنسرین مع شرحبیل بن السمط فلما فتحها اصاب فیها
غنما وبقرا فقسم فینا طائفة منها وجعل بقیتها فی المغنم فلقیت معاذ بن جبل فحدثته فقال معاذ
غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم خیبر فاصبنا فیها غنما فقسم فینا رسول الله صلی الله علیه
وسلم طائفة وجعل بقیتها فی المغنم ترجمہ عبد الرحمن بن غنم سے روایت ہے ہم نے محاصرہ کیا شہر قنسرین کا (جو ایک
شہر تھا شام میں) شرحبیل بن سمط کے ساتھ جب انہوں نے فتح کیا اوس شہر کو تو وہاں بکریاں اور گائیں ملیں تو کچھ اون
میں سے ہم کو تقسیم کر دیں اور باقی مال غنیمت میں شریک کر دیں پھر میں معاذ بن جبل سے ملا اور ان سے بیان کیا معاذ نے کہا ہم نے
جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ خیبر کا وہاں ہم کو بکریاں ملیں آپ نے پہلے اون میں سے ہم کو تقسیم کر دیں (جسقدر کھانے

کی لیے در کار تہین) اور باقی مال غنیمت مین شریک کردین **ف** تو معاذ بن جبل نے تصدیق کے شہادت دی کہ آنحضرت کا فعل
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کے موافق تھا **باب** فی الرجل ینتفع من الغنیمۃ بالشیء غنیمت کے مال مین سے
کسی چیز کو اپنے کام مین لاوی **عن** رویفع بن ثابت الانصاری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن
باللہ والیوم الاخر فلا یرکب دابۃ من فیء المسلمین حتی اذا اعجفہا ردہا فیہ ومن کان یؤمن باللہ والیوم
الاخر فلا یلبس ثوبا من فیء المسلمین حتی اذا اخلقہ ردہ فیہ **ترجمہ** رویفع بن ثابت انصاری سے روایت ہے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے دن کے ساتھ تو مسلمانون کی غنیمت کے کسی
جانور پر نہ سوار ہو۔ یعنی غنیمت مشترکہ مین سے بغیر ضرورت کے یہانتک کہ اوس جانور کو دبلا کرکے غنیمت مین پہیر دی اور جو
شخص ایمان رکھتا ہو اللہ کے ساتھ اور آخرت کے ساتھ تو مسلمانون کی غنیمت سے کوئی کپڑا نہ پہنے یعنی بلا ضرورت یہانتک
کہ جسوقت اوس کپڑے کو پرانا کر دی تو غنیمت کے مال مین اوسکو پہیر دی **ف** اس سے یہہ سمجھا گیا کہ جس صورت مین سوار ہونا
دبلاپے کا اور کپڑا پہننا پورانا ہونے کا باعث ہو تو سوار ہونا اور کپڑا پہننا مضایقہ نہین یہہ مراد نہین بلکہ بطریق
عادت کے فرمایا کہ سوار ہونا دبلاپے کا اور کپڑا پہننا پورانا ہونیکا باعث ہوتا ہی تو حاصل یہہ ہی کہ غنیمت کے مال مین سے
کسی چیز کا استعمال سوا کہانے اور پینے کے بغیر ضرورت کے درست نہین ہی **باب** فی الرخصۃ فی السلاح یقاتل بہ فی
المعرکۃ اگر لڑائی مین ہتہیار ملین تو اونکا استعمال کرنا جنگ مین درست ہی **عن** ابی عبیدۃ عن ابیہ قال مررت
فاذا ابو جہل صریع قد ضربت رجلہ فقلت یا عدو اللہ یا ابا جہل قد اخزی اللہ الاخر قال ولا اہابہ عند
ذلک فقال اعمد من رجل قتلہ قومہ فضربتہ بسیف غیر طائل فلم یغن شیئا حتی سقط سیفہ من
یدہ فضربتہ حتی برد **ترجمہ** ابو عبیدہ نے اپنے باپ عبد اللہ بن مسعود سے روایت کیا مین چلا جنگ بدر مین تو مین نے ابو جہل
کو دیکہا پڑا ہوا ہے مین نے اوس کے پانون پر مارا اور کہا ای دشمن خدا کے ای ابو جہل آخر اللہ نے ذلیل کیا اوس شخص کو جو اوسکی
رحمت سے دور تہا عبد اللہ نے کہا اوس وقت تو مین اوس سے ڈرتا نہ تہا وہ بولا بڑی تعجب کی بات ہی کہ ایک شخص کو اوس کے
قوم نے مار ڈالا پہر مین نے اوسکو تلوار سے مارا لیکن کارگر نہ ہوئی یہانتک کہ اوسکی تلوار اوس کے ہاتھ سے گر پڑی مین نے اوسی
کی تلوار سے اوسکو مارا یہانتک کہ ٹہنڈا ہو گیا **باب** فی تعظیم الغلول غنیمت کے مال مین سے چورانا بڑا گناہ ہی **عن**
زید بن خالد ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم توفی یوم خیبر فذکروا ذلک لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فقال صلوا علی صاحبکم فتغیرت وجوہ الناس لذلک فقال ان صاحبکم
غل فی سبیل اللہ ففتشنا متاعہ فوجدنا خرزا من خرز یہود لا یساوی درہمین **ترجمہ** زید بن خالد سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے ایک شخص خیبر کے دن وفات پایا صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسکا
ذکر کیا۔ یعنی صحابی کے مرنے کی خبر کی تو آپ نے صحابہ سے فرمایا اپنے یار پر نماز پڑہو۔ یعنی اوسکی جنازہ کی نماز مین نہ پڑہونگا تم پڑہ لو

تو اسکی سبب سے لوگون کے چہرے متغیر ہوگئے۔ یعنی حضرت کی نماز نہ پڑہنے کے سبب سے کہ حضرت کس سبب سے نماز نہین پڑہتے پہر
آپنے فرمایا تمہاری یار نے اللہ کے راہ مین خیانت کی۔ یعنی غنیمت کے مال مین سے تو ہمنے اوسکا اسباب ڈہونڈہا تو ہم نے
پایا یہودی کے پوتہون مین سے ایک قسم کی پوتہین۔ یعنی عورتین یہود کے اوسکو پہنا کرتے ہین اور وہ دو درہم کے برابر بھی نہین
یعنی اونکی قیمت دو درہم سے بھی کم تھی عن ابی هريرة انه قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم عام خيبر
فلم نغنم ذهبا ولا ورقا الا الثياب والمتاع والاموال قال فوجه رسول الله صلى الله عليه وسلم نحو وادی
القرى وقد اهدي لرسول الله صلى الله عليه وسلم عبد اسود يقال له مدعم حتى اذا كانوا بوادي القرى
فبينا مدعم يحط رحل رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ جاءه سهم فقتله فقال الناس هنيئا له الجنة فقال
النبي صلى الله عليه وسلم كلا والذي نفسي بيده ان الشملة التي اخذها يوم خيبر من الغنائم لم تصبها
المقاسم لتشتعل عليه نارا فلما سمعوا ذلك جاء رجل بشراك او شراكين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم شراك من نار او قال شراكان من نار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نکلے
ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خیبر کے سال تو غنیمت مین سونا اور چاندی حاصل نہین کیا بلکہ کپڑے اور اسباب ملے
اور چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وادی القری کیطرف تو آپ کو ایک غلام کالا ہدیہ مین دیا گیا جسکا نام مدعم تہا پہر جب
ہم پہونچے وادی القری مین مدعم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ کی پالان اوتار رہا تہا اتنے مین اوسکی ایک تیر آ لگا اور وہ مر گیا
لوگون نے کہا مبارک ہو جنت اوسکو سبطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہین قسم اوس شخص کے جسکے قبضے مین میری
جان ہے وہ کمبل جو اوس نے خیبر کی لڑائی مین غنیمت کے مال سے قبل تقسیم کے لے لیا تہا آگ ہوکر اوسپر جل رہا ہے جب لوگون نے
یہ سنا تو ایک شخص ایک یا دو تسمے لیکر آیا آپ نے فرمایا یہ تسمہ آگ کا تھا یا دو تسمے آگ کے تہے **ف** یعنی یہ تسمہ تو داخل نہ کرتا
تو آخرت مین بھی تسمہ آگ ہوکر لپٹتا **باب** فی الغلول اذا کان یسیرا یترکه الامام ولا یحرق رحله جب
غنیمت مین سے کوئی حقیر چیز چرا وے تو امام اوسکو چھوڑ دے اور چرانیوالے کا اسباب نہ جلاوے ۔ عبد الله بن عمرو قال
كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اصاب غنيمة امر بلالا فنادى في الناس فيجيئون بغنائمهم فيخمسه
ويقسمه فجاء رجل بعد ذلك بزمام من شعر فقال يا رسول الله هذا فيما كنا اصبنا من الغنيمة فقال
سمعت بلالا ينادي ثلاثا قال نعم قال فما منعك ان تجيء به فاعتذر فقال كن انت تجيء به يوم القيمة
فلن اقبله عنك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا جب غنیمت پہونچتی تھی یعنی جمع
ہوتی تھی اور آپ اوسکی تقسیم کرنیکا ارادہ فرماتے تو بلال کو حکم پکار دینے کا فرماتے پھر بلال لوگون میں پکار دیتے یعنی تقسیم کی خبر
کرتے تو لوگ اپنی اپنی غنیمتین آپکے پاس لے آتے یعنی جسکو جو لوٹ کا مال ملتا وہ لے آتا پھر آپ اوسمین سے پانچوان حصہ نکال
لیتے اور باقی مال غنیمت مجاہدون مین تقسیم کرتے تو ایک شخص اس تقسیم کے بعد یعنی پانچوان حصہ نکالنے کے بعد ایک مہار بالون کی لایا

اور کہا یا رسول اللہ یہ غنیمت کے مال مین کی ہے آپ نے فرمایا کیا تو نے بلال کو پکارتے ہوئے سنا تہا تین بار اوسنے کہا ہان یعنی سنا تہا پھر آپ نے فرمایا تو تجھے کس چیز نے منع کیا تہا اوسکے لانے سے تو اوس نے عذر کیا یعنی مجھسے دیر ہوگئی آپ نے فرمایا رہ تو یونہی اسیطرح قیامت کے دن لاویگا اور مین تجھ سے نہ قبول کرونگا **ف** حضرت نے وہ مہار اسلیے اوس سے نہ قبول کی کہ اوسمین سب مجاہدین کا حق تہا اور وہ متفرق ہوگئے تہے ہر ایک کا پہر اوسمین سے حصہ پہنچانا مشکل تہا

باب فی عقوبة الغال غنیمت مین سے چورانیوالے کی سزا کیا ہے **عن** صالح بن محمد بن زائدة قال دخلت مع مسلمة ارض الروم فاتی برجل قد غل فسال سالما عنه فقال سمعت ابی یحدث عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا وجدتم الرجل قد غل فاحرقوا متاعه واضربوه قال فوجدنا فی متاعه مصحفا فسال سالما عنه فقال بعه وتصدق بثمنه **ترجمہ** صالح بن محمد زائدہ سے روایت ہے مین مسلمہ کے ساتھ روم کے ملک مین گیا وہان ایک شخص لایا گیا جسنے غنیمت مین چوری کی تھی تو مسلمہ نے سالم سے اوسکا مسئلہ پوچھا انہون نے کہا مین نے اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے سنا وہ حضرت عمر سے نقل کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کسیکو دیکھو اوس نے چوری کی غنیمت کے مال مین تو اوسکا اسباب جلادو اور اوسکو مارو راوی نے کہا اوسکے اسباب مین ایک مصحف بھی تھا مسلمہ نے سالم سے پوچھا انہون نے کہا مصحف کو بیچ ڈالو اور اوسکا ہدیہ للہ دیدو **عن** صالح بن محمد قال غزونا مع الولید بن هشام ومعنا سالم بن عبد الله بن عمر وعمر بن عبد العزیز فغل رجل متاعا فامر الولید بمتاعه فاحرق وطیف به ولم یعطه سهمه قال ابو داؤد هذا اصح الحدیثین رواه غیر واحد ان الولید بن هشام حرق رحل زیاد بن سعد وکان قد غل وضربه **ترجمہ** صالح بن محمد سے روایت ہے ہم نے جہاد کیا ولید بن ہشام بن عبد الملک بن مروان کے ساتھ اور ہمارے ساتھ سالم بن عبد اللہ بن عمر اور عمر بن عبد العزیز تہے ایک شخص نے غنیمت کے مال مین چوری کی ولید نے حکم کیا اوسکا اسباب جلایا گیا پھر وہ سب لوگون مین پہرایا گیا اور حصہ بھی اوسکو نہ ملا۔ ابو داؤد نے کہا یہ روایت زیادہ صحیح ہے کئی آدمیون نے اسکو روایت کیا ہے کہ ولید بن ہشام بن عبد الملک بن مروان بن الحکم نے زیاد بن سعد کا اسباب جلا دیا کیونکہ اوس نے غنیمت کے مال مین چوری کی تھی اور اوسکو مارا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله صلی الله علیه وسلم وابا بکر وعمر حرقوا متاع الغال وضربوه **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوسنے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو بکر اور عمر نے غنیمت کے خیانت کرنیوالیکا اسباب جلا دیا اور مارا اوسکو **ف** احمد اور اسحاق نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے لیکن جو مال چورایا ہے وہ نہ جلایا جاویگا بلکہ مجاہدین کا حق ہوگا اور مالک اور شافعی اور ابو حنیفہ کے نزدیک تعزیر ہوگی **عن** سلیمان بن سمرة بن جندب قال اما بعد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کتم غالا فانه مثله **ترجمہ** سلیمان بن سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص غنیمت مین خیانت کرنیوالی کی خیانت کو چھپاوی یعنی ہیہ سے ظاہر نکری کہ فلانے نی خیانت
کی ہی تو وہ بھی خیانت کرنیوالی ہی کا سا ہی یعنے دونون گناہ مین برابر ہین **باب** فی السلب یعطی القاتل جو شخص
کسی کافر کو قتل کری اوسی کو اوسکا اسباب دیا جاوی **عن** ابی قتادة قال خرجنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی
عام حنین فلما التقینا کانت للمسلمین جولة قال فرایت رجلا من المشرکین قد علا رجلا من المسلمین
قال فاستدرت له حتی اتیته من ورائه فضربته بالسیف علی حبل عاتقه فاقبل علی فضمنی ضمة
وجدت منها ریح الموت فارسلنی فلحقت عمر بن الخطاب فقلت ما بال الناس قال امر الله ثم ان الناس رجعوا
وجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت
ثم قلت من یشهد لی ثم جلست ثم قال من قتل قتیلا له علیه بینة فله سلبه قال فقمت ثم قلت من
یشهد لی ثم جلست ثم قال ذلک الثالثة فقمت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما لک یا ابا قتادة
قال فاقتصصت علیه القصة فقال رجل من القوم صدق یا رسول الله وسلب ذلک القتیل عندی
فارضه منه فقال ابو بکر الصدیق لاها الله اذا یعمد الی اسد من اسد الله یقاتل عن الله وعن
رسوله فیعطیک سلبه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم صدق فاعطه ایاه فاعطانیه فبعت
الدرع فابتعت به مخرفا فی بنی سلمة فانه لاول مال تاثلته فی الاسلام **ترجمہ** ابی قتادہ سی روایت ہے
کہ نکلی ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین مین جب ملے ہم کافرون سی تو مسلمانون مین گڑبڑ مچی **ف**
جنگ حنین مین ہرچند مسلمان زیادہ تھے مگر اونکے تعلّے کی وجہ سی اونکو شکست ہوئی اور میدان جنگ مین رسول اللہ
صلی اسد علیہ وسلم اور چند صحابہ رہ گئی گڑبڑ سے یہی مراد ہے **ف** مینی ایک کافر کو دیکھا کہ اوس نے ایک مسلمان کو مغلوب
کیا ہی تو مینی گھوم کر پیچھے سے آنکر ایک تلوار اوسکی گردن پر ماری وہ میری طرف دوڑا اور مجھے آنکر ایسا دبایا گویا موت کا مزہ چکھایا
یا پھر خود مر گیا اور مجھے چھوڑ دیا پھر مین حضرت عمر سی ملا اور مینی کہا آج لوگونکو کیا ہوا ہے **ف** مسلمانونکو سب بھاگ گئی تہین
ف اونہون نے جواب دیا اسد کا ایسا ہی حکم ہوا پھر مسلمان لوٹے اور بیٹھ گئے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اور فرمایا جو کسی
شخص کو ماری تو اوسکا سامان اوسکو ملیگا جب اوسپر دو گواہ ہون ابو قتادہ کہتی مین جب مین نے یہہ سنا تو اوٹھ کھڑا ہوا پھر
مینی خیال کیا کہ گواہ کون ہی تو مین بیٹھ گیا پھر آپ نے فرمایا جو شخص کسیکو ماریگا اوسکا سامان اوسی کو ملیگا بشرطیکہ دو
گواہ رکھتا ہو تو مین اوٹھ کھڑا ہوا پھر مینی یہہ خیال کیا کہ گواہ کہان ہین پھر بیٹھ رہا پھر تیسری مرتبہ آپ نے بھی فرمایا مین اوٹھ
کھڑا ہوا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا کیا ہوا تجھکو ای ابو قتادہ مینی سارا قصہ کہہ سنایا اتنی مین ایک شخص بولا
سچ کہا یا رسول اسد اور سامان اوس کافر کا میری پاس ہی تو وہ سامان مجھے دیجیے آپ سے حضرت ابو بکر نی کہا قسم خدا کی ایسا
کبھی نہ ہوگا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کبھی ایسا قصد نکرینگے کہ ایک شیر خدا کی شیرون مین اللہ اور رسول کیطرف سی لڑی اور

سامان مجھی ملجاوی آنحضرت نے فرمایا ابوبکر سچ کہتے ہیں وہ سامان ابوقتادہ کو دیدے تو اونھوں نے مجھے دیدیا میں نے زرہ بیچکر ایک باغ
خریدا بنی سلمہ کے محلہ میں اور یہ پہلا مال ہے جو حاصل کیا میں نے اسلام میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یومئذ یعنی یوم حنین من قتل کافرا فلہ سلبہ فقتل ابوطلحۃ یومئذ عشرین
رجلا واخذ اسلابھم ولقی ابوطلحۃ ام سلیم ومعھا خنجر فقال یا ام سلیم ما ھذا معک قالت اردت
واللہ ان دنا منی بعضھم ابعج بہ بطنہ فاخبر بذلک ابوطلحۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوسدن یعنی جنگ حنین کے دن جو شخص کسی کافر کو مارے
تو اوس کافر کا اسباب اوس شخص کو ملیگا اوسدن ابوطلحہ نے بیس کافروں کو مارا اور اونکا اسباب بھی لے لیا اور ابوطلحہ
ام سلیم کو (اپنی بی بی سے) ملے دیکھا تو اون کے پاس ایک خنجر ہے اونہوں نے کہا اے ام سلیم یہ کیا ہے تمہارے پاس ام سلیم نے
کہا قسم خدا کی ہی یہ قصد کیا تہا کہ اگر کوئی کافر میرے نزدیک آوے تو اس خنجر سے اوسکا پیٹ پہاڑ ڈالوں ابوطلحہ نے
اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کردی۔ ابوداؤد نے کہا یہ حدیث حسن ہے **باب** فی الامام یمنع القاتل
السلب ان رای والفرس والسلاح من السلب اگر امام چاہے تو مقتول کا سامان قاتل کو نہ دے اور گہوڑا اور ہتہیار
بھی سامان میں داخل ہیں **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال خرجت مع زید بن حارثۃ فی غزوۃ مؤتۃ
فرافقنی مددی من اھل الیمن لیس معہ غیر سیفہ فنحر رجل من المسلمین جزورا فسالہ المددی
طائفۃ من جلدہ فاعطاہ ایاہ فاتخذہ کھیئۃ الدرق ومضینا فلقینا جموع الروم فیھم رجل علی فرس
لہ اشقر علیہ سرج مذھب وسلاح مذھب فجعل الرومی یغری بالمسلمین فقعد لہ المددی خلف صخرۃ
فمر بہ الرومی فعرقب فرسہ فخر وعلاہ فقتلہ وحاز فرسہ وسلاحہ فلما فتح اللہ عزوجل للمسلمین
بعث الیہ خالد بن الولید فاخذ من السلب قال عوف فاتیتہ فقلت یا خالد اما علمت ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالسلب للقاتل قال بلی ولکنی استکثرتہ قلت لتردنہ علیہ او لاعرفنکما
عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فابی ان یرد علیہ قال عوف فاجتمعنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ
فقصصت علیہ قصۃ المددی وما فعل خالد فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خالد ما حملک
علی ما صنعت قال یا رسول اللہ استکثرتہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خالد رد علیہ ما
اخذت منہ قال عوف فقلت دونک یا خالد الم افِ لک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما
ذلک فاخبرتہ قال فغضب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا خالد لا ترد علیہ ھل انتم تارکون لی
امرائی لکم صفوۃ امرھم وعلیھم کدرہ **ترجمہ** عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے میں زید بن حارثہ کے ساتھ
غزوہ مؤتہ (جو ایک موضع ہے شام میں) نکلا اور میرا رفیق مددی (مددی سے مراد وہ شخص ہے جو لشکر میں نہ ہو مگر اون کے

معاونت اور مدد کے لیئے نکلی) اہل یمن سے ساتھ ہوا اوسکے پاس ایک تلوار تھی اور کچھ نہ تہا ایک شخص نے مسلمانون مین
ایک اونٹ نحر کیا مددی نے تہوڑی سی کہال اوسکی مانگی اوس نے دیدی مددی نے اوس کہال کو سپر کے طور پر بنا لیا پھر ہم چلے
یہانتک کہ روم کی فوجون سے ملے اون فوجون مین ایک شخص اشقر گہوڑی پر سوار تہا جسکا زین سنہری اور ہتہیار بھی سنہری تہے
(یعنی سونیکا ملمع تہا یا کوفت کا کام تہا) وہ مسلمانون پر خوب حملہ کر رہا تہا (یہ جب ہی جب حدیث مین یغری فا سے ہو اور جب
یغری عین سے ہو تو معنی یہ ہونگے کہ لوگونکو رغبت دلا رہا تہا جنگ کی اور برانگیختہ کرتا تہا اونکو لڑائی پر) تو مددی اوس
سوار کی فکر مین ایک پتھر کی آڑ مین بیٹھا اودہر سے وہ سوار گزرا مددی نے اوسکی گہوڑی کے پاؤن کاٹ ڈالے وہ گر پڑا مددی
اوسپر چڑھ بیٹھا اور اوسکو قتل کیا اور گہوڑا لے لیا اور ہتہیار بھی اوسکی لیے جب اللہ جل جلالہ نے مسلمانون کو فتح دی
تو خالد بن الولید نے (جو لشکر کے سردار تھے) مددی پاس کسیکو بہیجا اور سامان مین سے کچھ لے لیا عوف نے کہا مین
خالد پاس آیا اور مین نے کہا ای خالد کیا تم نہین جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کا سامان قاتل کے لیے
مقرر کیا ہے خالد نے کہا ہان مین جانتا ہون لیکن یہ سامان بہت تہا مین نے کہا تم یہ سامان اوسکو دیدو ورنہ مین تم کو بتا دونگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (یعنی سزا دلواؤنگا اس فعل کی) خالد نے دینے سے انکار کیا عوف نے کہا پھر ہم سب
اکٹھا ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو مین نے مددی کا قصہ بیان کیا اور جو خالد نے اوسکو ساتھ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای خالد تو نے ایسا کیون کیا خالد نے کہا یا رسول اللہ اوس سامان کو مین نے بہت سمجہا (اسواسطے
اوسمین سے کچھ لے لیا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای خالد دیدے اوسکو جو تو نے لیا ہے عوف نے کہا لو اب جو مین نے
تم سے وعدہ کیا تہا وہ پورا کیا (یعنی مین نے یہ کہا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہکر اسکا بدلہ لونگا وہی ہوا) رسول
اللہ صلعم نے پوچہا کیا ہے مین نے سب قصہ کہہ سنایا آپ غصے ہوئے اور فرمایا ای خالد ہرگز مت دے اوسکو کیا تم لوگ چاہتے ہو کہ
میری امیرون اور سردارون کو چہوڑ دو (وہ اچھا کام کرین اوس سے نفع اٹہاؤ اور بری بات اونھی پر ڈالو (یہ نہ ہوگا امیر
کی اچھی اور بری باتین دونو قبول کرنا ہوگا)

باب فی السلب لا یخمس سامان مقتول کا سب قاتل کو ملیگا اوسمین سے خمس نہ لیا جاویگا

عن عوف بن مالک الاشجعی وخالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالسلب للقاتل ولم یخمس السلب **ترجمہ** عوف بن مالک الاشجعی اور خالد بن ولید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے اسباب کے باب مین فرمایا کہ اوسکا اسباب قتل کرنیوالے کے لیے ہے اور اوس اسباب مین سے پانچوان حصہ نکالا (یعنی جیسے غنیمت مین سے نکالتے تہے)

باب من اجاز علی جریح مثخن ینفل سلبہ جو شخص زخمی کافر کو جسکا کام تمام ہو چکا ہو مار ڈالے اوسکو بھی اوسکے اسباب مین سے کچھ بطور انعام کے ملیگا

عن عبد اللہ بن مسعود قال نفلنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم بدر سیف ابی جہل کان قتلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بدر کے دن حصے سے زیادہ دی مجھکو ابو جہل کی تلوار اور عبد اللہ بن مسعود نے ابو جہل کو قتل کیا تہا

ف ابو جہل کو دو نوجوانون نے مارا تہا اگر ابن مسعود بہی شریک تھے اوسکے قتل مین کر اوسکا سر کاٹا تہا اسی سبب سے اوسکی شمشیر جو اسباب مین تہے ابن مسعود کو عطا فرائی **باب** فیمن جاء بعد الغنیمۃ لاسہم لہ جو شخص غنیمت کے تقسیم ہو جانے کے بعد آوے اوسکو حصہ نہ ملیگا **عن** سعید بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابان بن سعید بن العاص علی سریۃ من المدینۃ قبل نجد فقدم ابان بن سعید واصحابہ علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر بعد ان فتحھا وان حزم خیلھم لیف فقال ابان اقسم لنا یا رسول اللہ قال ابو ھریرۃ فقلت لا تقسم لھم یا رسول اللہ فقال ابان انت بھا یا وبر تحدر علینا من راس ضال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اجلس یا ابان ولم یقسم لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** سعید بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابان بن سعید بن العاص کو ایک ٹکڑیکا سردار کرکے بہیجا مدینے سے نجد کیطرف پہر ابان بن سعید اور اون کے ہمراہی لوٹ کر آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب آپ خیبر کو فتح کر چکے تھے اور اون کے گہوڑونکے تنگ کہجور کے چہال کے تہے ابان نے کہا یا رسول اللہ ہم کو بہی غنیمت کا مال تقسیم کیجیے ابو ہریرہ نے کہا یا رسول اللہ ان لوگونکو تقسیم نہ کیجیے (کیونکہ مال اب تقسیم ہو چکا اور یہہ اس جنگ مین شریک بہی نہ تہے) ابان نے کہا تو ایسی باتین کرتا ہے اے بر (وبر ایک جانور ہوتا ہے مشابہ بلی کے یہہ تحقیر الکھا) ابہی اوتر کر آیا ہے ہماری پاس چوٹی پر ضال کے (جو ایک پہاڑ کا نام ہے بعضی نسخون مین ضان ہے جو ایک پہاڑ ہی دوس مین جہان ابو ہریرہ رہتے تہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیٹھ اے ابان پہر آپنے ابان کو اور اوسکے ساتہیون کو حصہ نہ دیا **ف** کیونکہ غنیمت کا مال تقسیم ہو چکا تہا پہر واپس لینا پڑتا **عن** ابی ھریرۃ قال قدمت المدینۃ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بخیبر حین افتتحھا فسالتہ ان یسھم لی فتکلم بعض ولد سعید بن العاص فقال لا تسھم لہ یا رسول اللہ قال فقلت ھذا قاتل ابن قوقل فقال سعید بن العاص یا عجبا لوبر تدلی علینا من قدوم ضال یعیرنی بقتل امرئ مسلم اکرمہ اللہ علی یدی ولم یھنی علی یدیہ قال ابو داؤد ھؤلاء کانوا نحو عشرۃ فقتل منھم ستۃ ورجع من بقی **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی مین مدینے مین آیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین تھے جب آپنے اوسکو فتح کیا تہا مین نے آپ سے کہا میرا بہی حصہ دیجیے تو سعید بن العاص کے لڑکون مین سے کسی لڑکے نے کہا ہم کبہی اسکو حصہ نہ دیجیے مین نے کہا یہی قاتل ہی ابن قوقل کا (یہ ابو ہریرہ نے اوسپر اعتراض کیا وہ کہا ابان بن سعید تہا ابن قوقل ایک مسلمان تہا جسکو ابان بن سعید نے حالت کفر مین کسی لڑائی مین مار ڈالا تہا) سعید بن العاص نے کہا تعجب ہے ایک وبر اوتر کر ہماری پاس آیا ضال کی چوٹی سے جو مجہے دہمکاتا ہی ایک مسلمان کے قتل سے اللہ جل جلالہ نے اوسکو عزت دی میری ہاتھ پر (یعنی میری قتل کیوجہ سے اوسکا درجہ اور بڑہ گیا شہید ہوا) اور مجہکو ذلیل نہین کیا اوسکے ہاتھ پر (یعنی حالت کفر مین اوسکے ہاتھ سے مارا جاتا) **عن** ابی موسی قال قدمنا فوافقنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حین افتتح خیبر فاسهم لنا او قال فاعطانا منها وما قسم لاحد غاب عن فتح خیبر منها شیئا الا من
شهد معه الا اصحاب سفینتنا جعفر واصحابه فاسهم لهم معهم **ترجمہ** ابوموسے اشعری سے روایت ہے کہ ہم آئے
یعنی حبش سے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمنے پایا جس وقت کہ آپنے خیبر کو فتح کیا تو آپنے ہم کو خیبر کی غنیمت مین سے حصہ دیا
یا راوی نے یہ کہا کہ ہم کو دیا یعنی حصہ کا نام نہ لیا اور اوسمین سے کسی غائب کے لیے کچھ حصہ نہ دیا سواے اونکے جو آپکے
ساتھ حاضر تہا اور لڑائی مین شریک تہا مگر ہماری کشتی والون کو یعنی جعفر بن ابی طالب اور اون کے ساتھیونکو سب کے ساتھ
حصہ دیا **ف** ابوموسے یمن سے مکہ مین آئے اور اسلام لائے پھر ہجرت کر کر حبشہ کو گئے اور جعفر بن ابیطالب اور صحابہ
بھی وہان ہجرۃ کر گئے تہے جب انہون نے حضرت کی ہجرۃ کی خبر سنی تو کشتی مین بیٹھکر مدینہ کو سب روانہ ہوئے اور
حضرت کی خدمت مین پہونچے جبکہ خیبر کو فتح کیا ۔ اور بعضے کہتے ہین کہ اونکو حصہ دیا اس سبب سے تہا کہ اوس وقت تک
مال غنیمت تقسیم نہین ہوا تھا ۔ بعضون نے کہا اونکو اوس خمس مین سے دیا جو اللہ اور رسول کیواسطے نکالا جاتا تہا
بعضون نے کہا وہ بڑی مصیبتین اوٹہا کر آئے تہے اسواسطے اونکے خوش کرنے کو رعایۃ حصہ دیا واللہ اعلم **عن** ابن
عمر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام یعنی یوم بدر فقال ان عثمان انطلق فی حاجۃ اللہ وحاجۃ
رسوله صلی اللہ علیہ وسلم وانی ابایع له فضرب له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسهم ولم یضرب لاحد
غاب غیرہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن کہڑے ہوئے یعنی خطبہ کے لیے فرمایا
مقرر عثمان گیا ہے اللہ کے کام مین اور اوسکے رسول کے کام مین اور مین بیعت کرتا ہون اوسکیطرف سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے عثمان کے لیے حصہ مقرر کیا یعنی غنیمت مین اور سواے حضرت عثمان کے کسی غائب کے لیے حصہ مقرر نہ فرمایا **ف**
جب حضرت بدر مین پہونچے تو اوس وقت حضرت رقیہ جو حضرت کی بیٹی اور حضرت عثمان کی بی بی تہین وہ بیمار تہین لہذا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عثمان کو حضرت رقیہ کے بیمارداری کیواسطے مدینہ کو روانہ کیا اور جب غنیمت کا مال
بانٹنے لگے تو فرمایا کہ وہ خدا اور رسول کے کام کے لیے گیا ہے اور مین آپ اوسکیطرف سے بیعت کرتا ہون پھر حضرت نے اپنا
بایان ہاتھ اپنے داہنے ہاتھ پر مارا اور کہا یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور غنیمت مین سے اونکے لیے حصہ نکالا

باب فی المرأۃ والعبد یحذیان من الغنیمۃ

عورت اور غلام کو غنیمت کے مال میں سے کچھ حصہ ملنا چاہیے یا نہ ملنا چاہیے **عن**
یزید بن هرمز قال کتب نجدۃ الی ابن عباس یساله عن کذا وکذا عن اشیاء عن المملوك اله فی الفیء
شیء وعن النساء هل کن یخرجن مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم وهل لهن نصیب فقال ابن عباس لولا
ان یاتی احموقۃ ما کتبت الیه اما المملوك فکان یحذی واما النساء فقد کن یداوین الجرحی ویسقین الماء
ترجمہ یزید بن ہرمز سے روایت ہے نجدہ نے ابن عباس کیطرف لکھا (نجدہ خارجیون کا رئیس تہا) بہت سی باتین اون سے
پوچہین یہ بھی پوچھا کہ غلام اگر جہاد مین جاوے تو اوسکو بھی کچھ حصہ ملیگا اور عورتین بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ جہاد مین جاتین تہین اور اونکو کچھ حصہ بھی ملتا ہے یا نہین ابن عباس نے کہا کہ اگر مجھے ڈر نہ ہوتا اسبات کا کہ وہ
حماقت کر بیٹھیگا تو مین اوسکو جواب نہ لکھتا پھر ابن عباس نے یہ جواب لکھا غلام کو کچھ انعام کے طور پر دیا جاوےگا
(نہ حصہ مثل اور مجاہدین کے) اور عورتین زخمیون کی دوا کرتین تہین اور پانی پلاتی تہین (اونکو بھی بطور انعام کے کچھ
ملتا تہا نہ حصہ۔ دوسری روایت مین یہ ہے کتب نجدة الحروری الی ابن عباس یسأله عن النساء هل كن
يشهدن الحرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم وهل كان يضرب لهن بسهم فانا كتبت كتاب ابن عباس
الى نجدة قد كن يحضرن الحرب مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فاما ان يضرب لهن بسهم فلا
وقد كان يرضخ لهن **ترجمہ** نجدہ حروری نے ابن عباس کو لکھا عورتین جنگ مین جایا کرتی تہین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور اونکا کچھ حصہ بھی مقرر تہا مین نے ابن عباس کیطرف سے اوسکا جواب لکھا عورتین جنگ
مین جاتین تہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین لیکن اونکا حصہ کچھ مقرر نہ ہوتا بلکہ انعام کے طور پر کچھ ملجاتا
عن حشرج بن زياد عن جدته ام ابيه انها خرجت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى غزوة خيبر
سادس ستة نسوة فبلغ رسول الله صلى الله عليه وسلم فبعث الينا فجئنا فراينا فيه الغضب فقال مع من
خرجتن وباذن من خرجتن فقلنا يا رسول الله خرجنا نغزل الشعر ونعين فى سبيل الله ومعنا دواء
للجرحى ونناول السهام ونسقى السويق فقال قمن حتى اذا فتح الله عليه خيبر اسهم لنا كما اسهم للرجال قال
فقلت لها يا جدة وما كان ذلك قالت تمرا **ترجمہ** حشرج بن زیاد نے اپنی دادی (ام زیاد اشجعیہ) سے روایت
کیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلین خیبر کے جنگ مین چھ عورتین تہین مگر جنمین ام زیاد نے کہا جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو اسکی خبر پہونچی آپ نے ہم کو بلا بہیجا ہم گئی آپ غصے مین تہے آپنے پوچھا تم کس کے ساتھ نکلین اور
کسکی حکم سے نکلین ہم نے کہا یا رسول ہم نکلین ہین بٹتے ہین بالونکو اور مدد پہونچاتی ہین اوسکی سبب سے اللہ کی راہ مین اور
ہمارے ساتھ دوا ہے زخمیون کی اور ہم تیر دیا کرتے ہین مجاہدین کو اور ستو گہول کر پلاتے ہین آپنے فرمایا اچھا چلو یہانتک
کہ جب خیبر فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو بھی ویسا ہی حصہ دیا جیسے مردونکو دیا حشرج بن زیاد نے کہا مین نے
اون سے پوچھا (یعنی ام زیاد اپنے دادی سے) وہ حصہ کیا تہا انہون نے کہا کہجور تہی **عن** عمير مولى ابى اللحم
قال شهدت خيبر مع ساداتى فكلموا فىّ رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر بى فقلدت سيفا فاذا
انا اجره فاخبر انى مملوك فامر لى بشىء من خرثى المتاع **ترجمہ** عمیر مولی ابی اللحم سے روایت ہے مین جنگ خیبر مین
اپنے مالکون کے ساتھ گیا انہون نے میری بارے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا (کہ ہمکو ساتھ لیجاوین یا نہ لیجاوین)
آپنے اجازت دی اور حکم کیا مجھکو ہتہیار اوٹھانے کا تو لٹکائے گئی ایک تلوار میری کمر مین جو زمین پر گہسٹتی جاتی تہی (اسلیے
کہ قد چہوٹا تہا اور تلوار بڑی تہی) پھر آپ کو معلوم ہوا کہ مین غلام ہون تو آپ نے مجھے (غنیمت مین سے حصہ نہ دیا) گھر کے

اسبابون مین سے کچہہ اسباب دیا (بطور انعام کے) **عن** جابر قال کنت امیح اصحابی الماء یوم بدر **ترجمہ** جابر
سے روایت ہے مین مسلمانون کیلیے پانی بھر رہا تہا بدر کے دن **باب** فی المشرك یسھم له مشرک لڑائی مین مسلمانون کے
ساتھ ہو تو اوسکو حصہ ملیگا یا نہین **عن** عائشة ان رجلا من المشرکین لحق بالنبی صلی الله علیه وسلم یقاتل معه
فقال ارجع انا لا نستعین بمشرك **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مشرکین مین سے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مل گیا آپکے ساتھ ہوکر لڑتا تھا آپ نے فرمایا لوٹ جا ہم مشرک کی مدد نہین چاہتے **باب** فی سھمان
الخیل گھوڑیکے حصہ کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اسھم لرجل ولفرسه ثلاثة
اسھم سھما له وسھمین لفرسه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو تین حصے
دلائے ایک حصہ اوسکا اور دو حصہ گھوڑی کے **ف** یعنی پیادہ کی نسبت تگنا سوار کو ملیگا یہی مذہب ہے اکثر علما کا اور ابو حنیفہ
کے نزدیک سوار کو دوہرا حصہ ملیگا پیادی کا **عن** ابی عمرة عن ابیه قال اتینا رسول الله صلی الله علیه وسلم اربعة
نفر ومعنا فرس فاعطی کل انسان منا سھما واعطی الفرس سھمین **ترجمہ** ابو عمرہ نے اپنے باپ سے روایت کیا
(وہ دونون باپ بیٹے مجہول ہین اونکا نام معلوم نہین) ہم چار آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور ہمارے
ساتھ ایک گھوڑا تھا آپنے ہم مین سے ہر ایک آدمی کو ایک ایک حصہ دیا اور گھوڑی کو دو حصے دیے **باب** فی من اسھم
له سھما جسکے نزدیک گھوڑی کو ایک حصہ دینا چاہیے اوسکی دلیل **عن** مجمع بن جاریة الانصاری قال وکان احد
القراء الذین قرأوا القرآن قال شھدنا الحدیبیة مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فلما انصرفنا عنھا
اذا الناس یھزون الاباعر فقال بعض الناس لبعض ما للناس قالوا اوحی الی النبی صلی الله علیه وسلم فخرجنا مع
الناس نوجف فوجدنا النبی صلی الله علیه وسلم واقفا علی راحلته عند کراع الغمیم فلما اجتمع علیه الناس
قرأ علیھم انا فتحنا لك فتحا مبینا فقال رجل یا رسول الله افتح ھو قال نعم والذی نفس محمد بیده انه
لفتح فقسمت خیبر علی اھل الحدیبیة فقسمھا رسول الله صلی الله علیه وسلم علی ثمانیة عشر سھما
وکان الجیش الفا وخمسمائة فیھم ثلاث مائة فارس فاعطی الفارس سھمین واعطی الراجل سھما **ترجمہ**
مجمع بن جاریہ انصاری سے روایت ہے وہ ایک قاریون مین سے تھے جو قرآن پڑہا کرتے تھے اونہون نے کہا ہم صلح حدیبیہ مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے جب ہم وہان سے لوٹے تو لوگ اپنے اونٹ جلدی جلدی بھگانے لگے اسمین لوگون نے ایکدوسرے سے
پوچھا کیا سبب ہے جلدی بھگانیکا معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اوتری ہے تو ہم بھی لوگون کے ساتھ نکلی بھاگتے
ہوئے ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی اونٹنی پر سوار پایا کراع الغمیم کے پاس (ایک موضع ہے درمیان مکے اور مدینے کے) جب
سب لوگ آپ پاس جمع ہو گئے آپ نے سورۂ انا فتحنا پڑہی ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ کیا اس سے فتح مراد ہے آپ نے فرمایا ہان
قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اس سے فتح مراد ہے (وہ فتح یا تو خود صلح حدیبیہ تھی جس سے مسلمانون کو انجام

مین بڑا فائدہ حاصل ہوا یا فتح مکہ مراد ہی یا فتح خیبر جو اسکے بعد متصل واقع ہوا) پھر خیبر کے جنگ مین جو مال آیا وہ حدیبیہ کے لوگون پر تقسیم
ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مال کے اٹھارہ حصے کیے اور لشکر کے لوگ سب ایکہزار پانسو تھے جنمین تین سو سوار تھے
اور بارہ سو پیدل آپنے سوارونکو دو دو حصے دیے اور پیدلون کو ایک ایک حصہ **ف** یہہ حدیث امام ابو حنیفہ کی دلیل ہے کیونکہ کل
حصے اٹھارہ ۱۸ سو تھے جنمین چھہ ۶ سو تین ۳۰۰ سو سوارون کو ملے اور بارہ ۱۲ سو بارہ سو پیدلون کو جن لوگون کے نزدیک سوار کے لیے تین حصے
ہین انکو اس حدیث مین مشکل ہوگی کیونکہ اس صورت مین اکیس ۲۱ سو حصے کرنا چاہیے تھے **باب** فی النفل غنیمت مین
سے امام کسی کے لیے کچھہ انعام مقرر کر دے جسکو نفل کہتے ہین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یوم بدر من فعل کذا وکذا فلہ من النفل کذا وکذا قال فتقدم الفتیان ولزم المشیخۃ الرایات
فلم یبرحوھا فلما فتح اللہ علیہم قال المشیخۃ کنا ردأ لکم لو انھزمتم لفئتم الینا فلا تذھبوا بالمغنم
ونبقی فابی الفتیان وقالوا جعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنا فانزل اللہ یسئلونک عن الانفال قل
الانفال للہ الی قولہ کما اخرجک ربک من بیتک بالحق وان فریقا من المؤمنین لکارھون یقول
فکان ذلک خیرا لہم فکذلک ایضا فاطیعونی فانی اعلم بعاقبۃ ھذا منکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بدر کے روز جو شخص یہہ کام کرے اوسکو یہہ انعام ہے تو جوان لوگ آگے بڑہے اور
بوڑہے لوگ نشانون کے پاس کھڑے رہے پھر وہ ہین جمے رہے جب اللہ نے مسلمانونکو فتح دی بوڑہون نے کہا ہم تمھارے مددگار
اور پشت پناہ تھے اگر تم کو شکست ہوتی تو ہماری طرف پلٹتے تو یہہ نہین ہو سکتا کہ غنیمت کا مال تم ہی اوڑالو اور ہم یون ہی رہ
جائین جوانون نے نہ مانا اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ ہم کو دیا ہی جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری پوچھتے لوگ
عن الانفال سوال کرتے ہین تجھہ سے انفال کو یعنے اون مالونکو جو اللہ نے عطا فرمائے ہین اپنے احسان سے) کہدے تو اے محمد انفال
اللہ اور رسول کے لیے ہین (جیسے اللہ و رسول کا ان اموال کے باب مین حکم ہوا اوسی طرح تعمیل کرو تکرار نہ کرو) جیسے پروردگار
نے تجھکو تیرے گھر سے نکالا مقر سچ پر اور ایک گروہ مسلمانونکا برا جانتا تہا یعنے جنگ کو پسند نہ کرتا تہا (مگر اللہ کو یہی منظور
تھا کہ جنگ ہوگا فرون کے سردار مارے جاوین) پھر یہی بہتر ہوا اونکے لیے اسی طرح تم سب میری اطاعت کرو کیونکہ مین
انجام کار کو تم سے زیادہ جانتا ہون (اور تم بالفعل نفع کو دیکھتے ہو انجام کار کی تمھین خبر نہین) **عن** ابن عباس
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یوم بدر من قتل قتیلا فلہ کذا وکذا ومن اسر اسیرا فلہ
کذا وکذا ثم ساق نحوہ وحدیث خالد اتم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بدر کے لڑائی کے دن فرمایا جو شخص کسی کافر کو مارے اوسکو یہہ انعام ہے اور جو کسی کافر کو قید کرے اوسکو یہ انعام ہے (سو حصہ غنیمت کے امام کو اختیار ہے کہ جہاد مین مجاہدین کے
لیے کچھہ بطور انعام مقرر کرے تاکہ لوگون کو رغبت ہو اسی کو نفل کہتے ہین) **عن** داؤد قال قسمھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بالسواء وحدیث خالد اتم **ترجمہ** دوسری روایت مین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت

سب کو برابر تقسیم کیا یعنی نفل مقرر نہ کیو واللہ اعلم **عن** مصعب بن سعد عن ابیہ قال جئت الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یوم بدر بسیف فقلت یا رسول اللہ ان اللہ قد شفی صدری الیوم من العدو فہب لی
ھذا السیف قال ھذا السیف لیس لی ولا لک فذھبت وانا اقول یعطاہ الیوم من لم یبل بلائی
فبینما انا اذ جاءنی الرسول فقال اجب فظننت انہ نزل فی شیء بکلامی فجئت فقال لی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم انک سألتنی ھذا السیف ولیس ھو لی ولا لک وان اللہ قد جعلہ لی فھو لک ثم
قرأ یسئلونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول الی آخر الآیۃ **ترجمہ** مصعب بن سعد سے روایت ہے انہون
نے اپنے باپ سعد بن ابی وقاص سے سنا وہ کہتے تھے بدر کے روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک تلوار لیکر آیا مین نے
کہا یا رسول اللہ بیشک اللہ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا دشمنون کیطرف سے (یعنے انکو مین نے خوب مارا اور اپنے سینے کا بخار نکال لیا)
اب یہ تلوار مجھے دیدیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تلوار نہ میری ہے نہ تیری ہے (بلکہ سب مجاہدین کا حق ہے معلوم نہین
کسکے حصے مین آوے) یہ سنکر مین چلا اور کہتا جاتا تھا یہ تلوار اوسکو دیگی آج کے دن جسکا امتحان میرا کا سا نہین ہوا اتنے مین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ایک شخص مجھے بلانے کو آیا اور کہا چلو مین سمجھا شاید میرے کلام پر میری باری مین کچھ
اوترا جب مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے مجھ سے یہ تلوار مانگی تھی نہ وہ میری تھی نہ تمہاری اب اللہ نے
وہ تلوار مجھے دیدی اور مین نے تم کو دی پھر آپ نے یہ پڑھا یسألونک عن الانفال قل الانفال للہ والرسول اخیر آیت تک
ابو داؤد نے کہا عبد اللہ بن مسعود کی قرات یون ہی یسألونک النفل

باب فی نفل السریۃ تخرج من العسکر

لشکر کے کسی ایک ٹکڑی کو کچھ زیادہ بطور انعام کے دینا **عن** ابن عمر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی
جیش قبل نجد وانبعثت سریۃ من الجیش فکان سھمان الجیش اثنی عشر بعیرا اثنی عشر بعیرا و
نفل اھل السریۃ بعیرا بعیرا فکانت سھمانھم ثلاثۃ عشر ثلاثۃ عشر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو بھیجا ایک لشکر کے ساتھ نجد کیطرف اور ایک ٹکڑی کو اوسی لشکر مین سے دشمن سے مقابلے کو بھیجا
پھر لشکر کے لوگون کو بارہ بارہ اونٹ ملے اور ٹکڑے کے لوگون کو ایک ایک اونٹ زیادہ ملا تو اون کے حصے مین تیرہ تیرہ اونٹ
آئے ولید بن مسلم نے کہا مین نے عبد اللہ بن المبارک سے یہ حدیث بیان کی اور کہا ایسا ہی حدیث بیان کی مجھ سے ابن
ابی فروہ نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے عبد اللہ بن المبارک نے کہا ابن ابی فروہ کی روایت مالک بن انس کے روایت کے
برابر نہین ہو سکتی یعنے وہ زیادہ معتبر ہے **عن** ابن عمر قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ الی نجد
فخرجت معھا فاصبنا نعما کثیرا فنفلنا امیرنا بعیرا بعیرا لکل انسان ثم قدمنا علی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقسم بیننا غنیمتنا فاصاب کل رجل منا اثنا عشر بعیرا بعد الخمس وما حاسبنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بالذی اعطانا صاحبنا ولا عاب علیہ بعد ما صنع فکان لکل رجل منا ثلاثۃ عشر بعیرا

نجد کیطرف

بنفلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ٹکڑی روانہ کی مین بھی اوسی مین تھا پھر ہم لوگون نے بہت سے اونٹ پائے اور ہماری ٹکڑی کے سردار نے ایک ایک اونٹ انعام مین دیا بعد اوسکے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے غنیمت کے مال کو ہم مین تقسیم کیا تو ہر ایک کو ہم مین سے بارہ بارہ اونٹ پہونچے خمس نکالکر اور وہ جو اونٹ ہمکو ہمارے سردار نے دیا تھا آپ نے اوسکو حساب مین شمار نہ کیا اور نہ اوس سردار کے فعل پر آپنے طعن کیا تو ہم مین سے ہر شخص کو تیرہ تیرہ اونٹ ملے انعام سمیت (اور باقی لشکر کے لوگونکو بارہ بارہ اونٹ ملے) **ف** خمس نکالکر یعنی کل مال غنیمت مین سے پہلے پانچوان حصہ جو اللہ اور رسول کا حق ہے نکالا گیا پھر اوسکو نکالنے کے بعد ہر ایک شخص کے حصے مین بارہ بارہ اونٹ آئے

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعث سریۃ فیہا عبد اللہ بن عمر قبل نجد فغنموا ابلا کثیرۃ فکانت سہمانہم اثنی عشر بعیرا ونفلوا بعیرا بعیرا زاد ابن موہب فلم یغیرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا جسمین عبد اللہ بن عمر بھی تھے نجد کیطرف تو غنیمت مین بہت اونٹ حاصل کیے ہر ایک کو حصہ سے بارہ بارہ اونٹ پہونچے اور ایک ایک اونٹ زیادہ دیا گیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تقسیم کو نہ بدلا **ف** جہاد مین جسقدر کافرونکا مال حاصل ہوتا ہے اوسکو غنیمت کہتے ہین چار حصہ اوس مال کے مجاہدین مین تقسیم ہوتے ہین اور ایک حصہ امام رکھ لیتا ہے مگر امام کو اختیار ہے کہ لشکر مین سے کسی جماعت خاص یا شخص خاص کیواسطے کسی کام کے صلہ مین علاوہ حصہ غنیمت کے کچھ زیادہ تجویز کرے اوسکو نفل کہتے ہین - یہ لشکر جو نجد کیطرف گیا تھا اسمین چار ہزار آدمی تھے ہر ایک کے حصہ مین بارہ بارہ اونٹ آئے تھے مگر وہ ٹکڑا پندرہ آدمیونکا جن مین عبد اللہ بن عمر تھے اونکو ایک ایک اونٹ زیادہ تجویز کیا گیا

عن عبد اللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سریۃ فبلغت سہماننا اثنی عشر بعیرا ونفلنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا بعیرا قال ابو داود رواہ برد بن سنان عن نافع مثل حدیث عبید اللہ ورواہ ایوب عن نافع مثلہ الا انہ قال ونفلنا بعیرا بعیرا لم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے ساتھ بھیجا تو حصہ سے ہم کو بارہ بارہ اونٹ پہونچے اور ایک ایک اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو زیادہ دیا - ابو داود نے کہا روایت کیا اس حدیث کو برد بن سنان نے نافع سے مثل عبید اللہ کے اور روایت کیا اوسکو ایوب نے نافع سے مثل اوسکے مگر اوسمین یہ ہے کہ ایک ایک اونٹ ہم کو زیادہ ملا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں ہے

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کان ینفل بعض ما یبعث من السرایا لانفسہم خاصۃ النفل سوی قسم عامۃ الجیش والخمس فی ذلک واجب کلہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعض ٹکڑیون کو حصہ سے زیادہ دیتے تھے - یعنی تقسیم سے زیادہ جنکو لشکر مین سے بھیجتے خاص اونہین کے لیے نہ تمام لشکر کے لیے لیکن خمس ان سب مین سے لیا جاتا تو پہلے سب مال مین سے خمس نکال لیتے پھر انعام دیتے پھر باقی برابر تقسیم کر دیتے

عن عبد الله بن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم خرج يوم بدر في ثلثمائة وخمسة عشر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اللهم انهم حفاة فاحملهم اللهم انهم عراة فاكسهم اللهم انهم جياع فاشبعهم ففتح الله يوم بدر فانقلبوا وما منهم رجل الا قد رجع بجمل او جملين واكتسوا وشبعوا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے دن تین سو پندرہ آدمی لیکر نکلے آپ نے فرمایا یا اللہ یہ لوگ پیدل ہیں انکو سواری دے یا اللہ یہ لوگ ننگے ہیں انکو کپڑے دے یا اللہ یہ لوگ بھوکے ہیں انکو سیر کر دے پھر اللہ نے فتح دی مسلمانون کو بدر کے روز جب وہ لوٹے تو کوئی آدمی اون میں سے ایسا نہ تھا جو ایک اونٹ یا دو اونٹ نہ لایا اور کپڑے بھی ملگئے اور سیر بھی ہو گئے **ف** اللہ جل جلالہ نے اپنی عنایت سے دعا اپنے پیغمبر کی قبول فرمائی اور اون کے یارونکو غنی کر دیا بعد محتاجی کے

باب فيمن قال الخمس قبل النفل خمس انعام سے پہلے نکالا جاوے گا

عن حبيب بن مسلمة الفهري انه قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفل الثلث بعد الخمس **ترجمہ** حبیب بن مسلمہ فہری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہائی غنیمت کا نفل دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد **ف** یعنی کل مال میں سے خمس نکال لیتے پھر باقی کی تہائی انعامون میں صرف کرتے دو تہائی بانٹ دیتے **عن** حبيب ابن مسلمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينفل الربع بعد الخمس والثلث بعد الخمس اذا قفل **ترجمہ** حبیب بن مسلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتھائی حصہ نفل دیتے تھے خمس نکالنے کے بعد یعنی ابتداء جہاد میں اور تہائی نفل دیتے تھے بعد خمس نکالنے کے جس وقت کہ جہاد سے لوٹ تے تھے **ف** یعنی جب جہاد سے لوٹ آتے اور پھر کوئی گروہ اون میں سے کفار سے لڑتا تو اوسکو تہائی انعام ملتا **عن** مكحول يقول كنت عبدا بمصر لامرأة من بني هذيل فاعتقتني فما خرجت من مصر وبها علم الا حويت عليه فيما ارى ثم اتيت الحجاز فما خرجت منها وبها علم الا حويت عليه فيما ارى ثم اتيت العراق فما خرجت منها وبها علم الا حويت عليه فيما ارى ثم اتيت الشام فغربلتها كل ذلك اسأل عن النفل فلم اجد احدا يخبرني فيه بشيء حتى لقيت شيخا يقال له زياد بن جارية التميمي فقلت له هل سمعت في النفل شيئا قال نعم سمعت حبيب بن مسلمة الفهري يقول شهدت النبي صلى الله عليه وسلم نفل الربع في البداة والثلث في الرجعة **ترجمہ** مکحول سے روایت ہے میں مصر میں ایک عورت کا غلام تھا جو بنی ہذیل میں سے تھی اوس نے مجھے آزاد کر دیا تو میں مصر سے نہیں نکلا یہانتک کہ جتنا علم دین حدیث و قرآن وہان تھا وہ میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر ملک حجاز (یعنی مکہ اور مین طائف مدینہ وغیرہ) میں آیا اور وہان سے نہ نکلا یہانتک کہ جتنا علم وہان تھا اوسکو میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر عراق (یعنی بصرہ کوفہ بغداد وغیرہ) میں آیا وہان سے نہ نکلا یہانتک کہ جتنا علم تھا وہان اوسکو میں نے حاصل کر لیا اپنی دانست کے موافق پھر شام میں آیا اور اوسکو میں نے چھانا ہر شخص سے میں نفل کا حال پوچھتا تھا تو میں نے کسیکو نہ پایا جو اسباب میں کوئی حدیث بیان کرے یہانتک کہ ایک شخص مجھکو ملا جسکا نام زیاد بن جاریہ تمیمی تھا میں نے

اوس سے کھاتا (نفل کے بارہ مین کچھ نہ تھا) ہے وہ بولا مین نے حبیب بن مسلمہ فہری سے سنا وہ کہتے تھے مین حاضر تھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ آپ نے نفل دیا چوتھائی مال کا جہاد شروع ہوتے وقت اور تہائی مال کا لوٹتے وقت **ف** بعد خمس نکالنے کے
یعنی جب لڑائی شروع ہونے لگی اوسوقت چوتھائی مال غنیمت تک کسی ایک خاص فرقے کے لیے جو کوئی کام بہادری کا کرتا نفل
مقرر کرتے اور بعد جنگ سے لوٹنے کے پھر اگر کوئی گروہ دشمن سے لڑتا تو اوسکو تہائی نفل دیتے اسواسطے کہ محنت اور مشقت
دوبارہ اوسنے کی **باب فی السریۃ** سریے کا بیان (لشکر کے ایک ٹکڑے کا) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن
جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون تتکافا دماؤہم یسعی بذمتہم ادناہم ویجیر علیہم
اقصاہم وہم ید علی من سواہم یرد مشدہم علی مضعفہم ومتسریہم علی قاعدہم لا یقتل مؤمن بکافر
ولا ذو عہد فی عہدہ ولم یذکر ابن اسحق القعود والتکافی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانوں کے خون برابر ہین (یعنی سزا مین ضعیف و شریف برابر ہین کچھہ فرق نہ ہوگا جیسے
جاہلیت مین تہا) ادنے مسلمان امن دے سکتا ہے اور اوسکی امن کو پورا کرنا ضرور ہے اسی طرح دور مقام کا مسلمان پناہ دے
سکتا ہے اگرچہ اوس سے نزدیک والا موجود ہو اور ہر ایک مسلمان دوسرے کی مدد کرے اپنے مخالفین پر اور جسکی سواریان زور آور
اور تیز رو ہون وہ ساتھہ رہے اوسکی جسکی سواریان کمزور اور ضعیف ہون اور جب لشکر مین سے کوئی ٹکڑے نکلکر مال کماوے تو باقے
لوگونکو اوسمین شریک کرے نہ قتل کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے مین اور نہ ذمی جس سے عہد ہوگیا ہو (یعنی وہ کافر جس
سے جزیہ لیا جاتا ہے یا وہ کافر جسکو امان دی گئی ہو دار الاسلام مین) **عن** ایاس بن سلمۃ عن ابیہ قال اغار عبد الرحمن
ابن عیینۃ علی ابل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل راعیہا وخرج یطردہا ہو واناس معہ فی خیل
فجعلت وجہی قبل المدینۃ ثم نادیت ثلاث مرات یا صباحاہ ثم اتبعت القوم فجعلت ارمی واعقرہم
فاذا رجع الی فارس جلست فی اصل شجرۃ حتی ما خلق اللہ شیئا من ظہر النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا جعلتہ
وراء ظہری وحتی القوا اکثر من ثلاثین رمحا وثلاثین بردۃ یستخفون منہا ثم اتاہم عیینۃ مددا فقال
لیقم الیہ نفر منکم فقام الی منہم اربعۃ فصعدوا الجبل فلما اسمعتہم قلت اتعرفونی قالوا ومن انت
قلت انا ابن الاکوع والذی کرم وجہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لا یطلبنی رجل منکم فیدرکنی ولا
اطلبہ فیفوتنی فما برحت حتی نظرت الی فوارس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتخللون الشجر اولہم
الاخرم الاسدی فیلحق بعبد الرحمن بن عیینۃ ویعطف علیہ عبد الرحمن فاختلفا طعنتین فعقر الاخرم
عبد الرحمن وطعنہ عبد الرحمن فقتلہ فتحول عبد الرحمن علی فرس الاخرم فیلحق ابو قتادۃ بعبد الرحمن
فاختلفا طعنتین فعقر بابی قتادۃ وقتلہ ابو قتادۃ فتحول ابو قتادۃ علی فرس الاخرم ثم جئت الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو علی الماء الذی حلیتہم عنہ ذو قرد فاذا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فی خمسمائة فاعطانی سہم الفارس والراجل **ترجمہ** ایاس بن سلمہ نے اپنے باپ سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہے کہ
عبدالرحمن بن عیینہ فزاری نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کو لوٹا اور اون کے چرواہے کو مار ڈالا اور نکلا
اونٹونکو ہانکتا ہوا وہ اور اوسکے ساتھ والے جو گھوڑون پر سوار تھے تو مین نے اپنا مُنہ مدینے کے طرف کیا اور تین بار پکار
کر آواز دی یا صباحاہ **ف** یعنی وہ کلمہ ہے جسکو فریادی کہا کرتا ہے اکثر عرب مین صبح کو لوٹ ہوا کرتی ہے انہون نے
پکار دیا مدینے والون کو کہ دوڑو دشمن آکے لوٹ لے گیا **ف** بعد اوسکے مین لوٹیرون کے پیچھے چلا اور اونکو تیر مارتا جاتا تھا
زخمی کرتا جاتا تھا جب کوئی سوار اون مین سے میری طرف پلٹتا تو مین کسی درخت کی جڑ مین چھپ جاتا یہانتک کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے جتنے اونٹ تھے سب کو مین نے اپنے پیچھے کر لیا (یعنی جتنے اونٹ وہ لوٹیرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
لے بھاگے تھے سب مین نے اون سے چھین لیے اور انہون نے تیس بھالون سے زیادہ اور تیس چادرون سے زیادہ اپنی پھینک دین یا
تاکہ ہلکے ہو جاوین اور بھاگنے مین اونکو آسانی ہو اتنے مین عبدالرحمن کا باپ عیینہ مدد لیکر آن پہونچا اور اوس نے
کہا تم مین سے چند آدمی اس شخص کیطرف جاوین (یعنی سلمہ بن الاکوع کیطرف اور اوسکو قتل کرین) سلمہ کہتے ہین اون مین سے
چار آدمی میری طرف آئے اور پہاڑ پر چڑھے جب اتنی نزدیک ہو گئے کہ میری آواز اونکو پہونچے مین نے کہا تم مجھے پہچانتے ہو انہون
نے کہا تو کون ہے مین نے کہا مین اکوع کا بیٹا ہون قسم اوس شخص کے جسنے بزرگی دی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے منہ کو تم مین سے
کوئی شخص مجھکو پکڑنا چاہے تو کبھی نہ پاویگا اور مین جسکو چاہونگا وہ بچ نہ سکیگا پھر تھوڑی دیر ہوئی تھی کہ مین نے رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے سوارون کو دیکھا چلے آتے ہین درختون مین سے سب سے آگے اون مین اخرم اسدی تھی وہ عبدالرحمن
بن عیینہ فزاری سے (لوٹیرون کے سردار سے) جا ملے عبدالرحمن نے اونکو دیکھا دونون مین چوٹین چلین اخرم نے عبدالرحمن
کے گھوڑے کو مار ڈالا اور عبدالرحمن نے اخرم کو مار ڈالا پھر عبدالرحمن اخرم کے گھوڑے پر سوار ہو گیا بعد اوسکے ابو قتادہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خاص (عبدالرحمن سے) جا ملے اور اوس سے چوٹین ہونے لگین ابو قتادہ کا گھوڑا مارا گیا اور
ابو قتادہ نے عبدالرحمن کو مار ڈالا پھر ابو قتادہ اخرم کے گھوڑے پر سوار ہوئے (جسکو عبدالرحمن نے لے لیا تھا) بعد اوسکے
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ اوس پانی پر تھے جسکا نام ذو قرد تھا اور وہان سے مین نے لوٹیرون کو ہانک دیا تھا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانسو آدمیون مین تھے آپ نے مجھے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادہ کا **ف** تو تین حصے دیے یا چار
انہون نے کام ہی ایسا کیا جو بہت سے آدمیون سے نہ ہوتا مسلم کی روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سوارون
مین ہمارے بہتر آج کے دن ابو قتادہ ہین اور سب پیادون مین بہتر ہمارے سلمہ بن الاکوع ہین پھر سلمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھے اپنے پیچھے اونٹ پر بٹھا لیا جسکا نام عضبا تھا اور مدینے تک سے طرح آئے ایک سوار کا حصہ دیا اور ایک پیادے کا اسمین
دو احتمال مین ایک یہ کہ چار حصے دیے دوسرے یہ کہ تین حصے دیے سبب اسکا یہ ہے کہ سوار کے حصے مین اختلاف ہے جن لوگون کے نزدیک
سوار کے تین حصے ہین ایک حصہ اوسکا اور دو حصے اوسکے گھوڑے کے تو اون کے نزدیک چار حصے ہوئے اور جن لوگون کے نزدیک سوار

گے دو حصے مین ایک حصہ اوسکا اور ایک حصہ اوسکی گھوڑیکا تو اوسکی نزدیک تین حصے ہوئے امام ابو حنیفہ نے اخیر قول اختیار
کیا ہے اور دلیل اون کی وہی حدیث مجمع بن جاریہ انصاری کی ہے جو اوپر گزری ہا بی امیہ اور علما کے نزدیک سوار کے تین
حصے ہین **باب** فی النفل من الذہب و الفضۃ و من اول مغنم سونے اور چاندی مین سے نفل کا بیان اور غنیمت
کے مال مین سے **عن** ابی الجویریۃ الجرمی قال اصبت بارض الروم جرۃ حمراء فیہا دنانیر فی امرۃ معاویۃ
وعلینا رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من بنی سلیم یقال لہ معن بن یزید فاتیتہ بہا فقسمہا بین
المسلمین واعطانی منہا مثل ما اعطی رجلا منہم ثم قال لولا انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول لا نفل الا بعد الخمس لاعطیتک ثم اخذ یعرض علی من نصیبہ فابیت **ترجمہ** ابی جویریہ
جرمی سے روایت ہے روم کی زمین مین ایک سرخ ٹھلیا مین نے پائی اوسمین دینار تھے معاویہ کی خلافت مین اوسوقت بنی
سلیم مین سے ایکشخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صحابی ہماری پر حاکم تھا اوسکو معن بن یزید کہا کرتے تھے وہ ٹھلیا مین
اوسکی پاس لایا تو اوسنے اون دیناروں کو مسلمانون مین بانٹا اور مجھکو بھی اوسمین سے اوتنا ہی دیا جتنا ہر ہر شخص کو دیا یعنی سب
کے برابر دیا کچھ زیادہ نہ دیا پھر کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نہ سنا ہوتا جو آپ فرماتے تھی زیادہ حصہ دینا نہین ہے
یعنے نفل
مگر خمس نکال لینے کے بعد تو البتہ تجھکو زیادہ دیتا مین یعنی اوروں سے پھر وہ اپنے حصے مین سے مجھے دینے لگے مین نے نہ لیا
ف یعنی حضرت نے فرمایا کہ نفل یعنے زیادہ حصہ دینا خمس نکال لینے کے بعد ہوتا ہے تو یہ اوس مال مین ہوتا ہے جس مین
خمس ہو اور خمس اوس مال مین ہوتا ہے جو کافرون سے غلبہ اور زور کے ساتھ حاصل کرین کہ اوسکو غنیمت کہتے ہین اور جہان
قتال ہوا ہو اور یہ مال ملے ہے تو اوسمین خمس ہی نہین تو نفل بھی نہ ہوگا بلکہ سب مسلمانون کو برابر تقسیم کیا جاویگا دوسرے
یہ کہ نفل جنگ شروع ہوتے وقت ہوتا ہے **باب** فی الامام یستاثر بشیء من الفیء لنفسہ جو مال کافرون
سے ہاتھ آوے اوس مین سے امام اپنے لیے کچھ رکھ لیوے **عن** عمرو بن عبسۃ قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الی بعیر فلما سلم اخذ وبرۃ من جنب البعیر ثم قال ولا یحل لی من غنائمکم مثل ہذا
الا الخمس والخمس مردود فیکم **ترجمہ** عمرو بن عبسہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑہائی
ایک اونٹ کیطرف یعنی اوسکو سترہ کیا پھر جب سلام پھیرا تو اونٹ کے پہلو مین سے ایک بال لیا اور فرمایا تمہاری غنیمتون مین سے
میرے لیے حلال نہین ہے اسکے برابر بھی۔ یعنے اوس بال کو دیکھا کر آپنے فرمایا کہ اس بال کے برابر بھی میرے لیے حلال نہین
سوائے پانچوین حصہ کے اور وہ پانچوان حصہ بھی تمہاری ہی حاجتون مین خرچ کیا جاتا ہے **باب** فی الوفاء بالعہد
اقرار پورا کرنا ضرور ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیمۃ
فیقال ہذہ غدرۃ فلان بن فلان **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد توڑنے
والے کے لیے قیامت کے دن ایک جھنڈا کھڑا کیا جاویگا اور کہا جاویگا کہ یہ عہد شکنی ہے فلانے کی جو فلانے کا بیٹا تھا

تاکہ اوسکی ذلت اور رسوائی کو سب لوگ دیکھین اور مشہور ہو) **باب** یستجن بالامام فی العهود امام جو عہد کرے تو اوسکی
پابندی لوگون پر ضرور ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما الامام جنة یقاتل به
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ایک سپر ہے جس سے لڑائی کیجاتی ہی یعنی اوسی کے
رای سے لڑائی ہوتی ہے تو اوسی کی رائے پر صلح بھی چاہیے **عن** ابی رافع قال بعثتنی قریش الی رسول الله صلی الله
علیه وسلم فلما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم القی فی قلبی الاسلام فقلت یا رسول الله انی والله لا
ارجع الیهم ابدا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انی لا اخیس بالعهد ولا احبس البرد ولکن ارجع فان کان
فی نفسک الذی فی نفسک الان فارجع قال فذهبت ثم اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فاسلمت
قال بکیر واخبرنی ان ابا رافع کان قبطیا قال ابو داود هذا کان فی ذلک الزمان و
الیوم لا یصلح **ترجمہ** ابی رافع سے روایت ہی قریش نے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف بھیجا۔ یعنی صلح حدیبیہ
مین پھر جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل مین اسلام ڈالا گیا۔ یعنی اسلام کی خوبی اور عزت
اور قبولیت پیدا ہوئی مین نے کہا یا رسول اللہ خدا کی قسم ہی کہ اون کیطرف کبھی پھر کر نجاؤنگا آپنے فرمایا مقرر مین عہد
نہین توڑتا اور نہ قاصد کو قید کرتا ہون مگر تو پھر جا جو اگر تیرے دل مین وہی چیز رہی جو اب ہے یعنی خوبی اسلام تو تو پھر آ
ابو رافع نے کہا کہ مین پھر گیا یعنی قریش کے پاس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر آکر مسلمان ہوا یعنی
اپنی اسلام کو ظاہر کیا **ف** حضرت نے اوسکو اسلیے نہین روکا تاکہ اون کے مدعا کیموافق جواب دیدے آوے اور پھر آوے یعنی
کفار کے پاس سے پھر ہمارے پاس آکر اسلام لاوے یعنی اپنے اسلام کو ابھی ظاہر نہ کرے بلکہ وہان پہلے جاوے وہانسے پھر آکر
اپنی اسلام کو ظاہر کرے۔ بکیر نے کہا کہ ابو رافع قبطی تھے یعنی غلام تھے ابو داود نے کہا یہہ اوس زمانے مین تہا اب صحابہ کے
نسبت ایسا نہ کہنا چاہیے کیونکہ تعظیم صحابہ کی واجب ہے **باب** الامام یکون بینه وبین العدو عهد فیسیر
الیه جب امام مین اور کافرون مین عہد ہو تو امام اون کے ملک مین جا سکتا ہے **عن** سلیم بن عامر رجل من حمیر
قال کان بین معاویة وبین الروم عهد وکان یسیر نحو بلادهم حتی اذا انقضی العهد غزاهم فجاء
رجل علی فرس او برذون وهو یقول الله اکبر الله اکبر وفاء لا غدر فنظر فاذا عمرو بن عبسة فارسل
الیه معاویة فساله فقال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من کان بینه وبین قوم عهد
فلا یشد عقدة ولا یحلها حتی ینقضی امدها او ینبذ الیهم علی سواء فرجع معاویة **ترجمہ** سلیم بن عامر سے جو ایک
شخص ہے قبیلہ حمیر سے روایت ہی۔ رومیون اور معاویہ کے درمیان مین عہد سبات کا تہا کہ ایک وقت معلوم تک نہ لڑین اور
معاویہ اون کے شہرون کیطرف سیر کیا کرتے تھے جب وقت عہد کی مدت گزر گئی تو اونسے لڑائی کی اتنے مین ایک شخص ایک
گھوڑے یا ترکی پر سوار ہوکر آیا اور وہ یہہ کہتا تہا اللہ اکبر اللہ اکبر وفا ہو غدر نہ ہو۔ یعنی واجب ہی تم عہد کو پورا کرو

عہد شکنی مت کرو۔ یعنی تم جو ایام صلح مین دشمنون کے شہر کیطرف بہرتے ہو یہہ غدر مین داخل ہی نہ وفا اور لوگون نے جو
اوسکو بغور دیکہا تو عمرو بن عبسہ صحابی تہا تو معاویہ نے اوس سے اس بات کو یعنی یہہ بات پوچہا کہ ہمارا ایسا کرنا کیونکر غدر ہے
تو عمرو بن عبسہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تہے جس شخص مین اور کسی قوم مین عہد
ہو تو جبتک اوس عہد کی مدت نگزر جاوی تب تک نہ اوس عہد کو توڑے اور نہ نیا باندہے اور جب عہد کی مدت پوری ہو جاوے
تو برابری پر عہد کو توڑ دے۔ یعنی اونسے صاف کہدی کہ ہم مین او رتم مین اب تک صلح تہی اب نرہی اب ہم تم برابر ہین معاویہ
یہہ سنکر وہان سے پہرے **ف** یعنی نہ کرے کہ صلح کی مدت مین اونکے ملک مین چلا جاوی پہر مدت گزرتی ہی بغیر اونکے
اطلاع کیے ہوئے دہوکا دیکر لڑنا شروع کر دیوے **باب** فی الوفاء للمعاہد حرمۃ ذمتہ ذمی کا ذکر کا قتل
کرنا بڑا گناہ ہے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل معاہدا فی غیر کنہہ
حرم اللہ علیہ الجنۃ **ترجمہ** ابی بکرۃؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے عہد والے کو مار ڈالا یعنے
اوس کافر کو جو دار الاسلام مین رہتا ہو جزیہ دیکر بغیر کسی وجہ کے تو حرام کر دیگا اللہ اوسپر جنت کو **باب** فی الرسل
ایلچیونکا بیان **عن** محمد بن اسحاق قال کان مسیلمۃ کتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال وقد حدثنی
محمد بن اسحاق عن شیخ من اشجع یقال لہ سعد بن طارق عن سلمۃ بن نعیم بن مسعود الاشجعی عن
ابیہ نعیم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لہما حین قرأ کتاب مسیلمۃ ما تقولان انتما
قالا نقول کما قال قال اما واللہ لولا ان الرسل لا تقتل لضربت اعناقکما **ترجمہ** نعیم بن مسعود سے
روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے مسیلمہ کذاب کے ایلچیون سے اوسکی کتاب پڑہکر کہا تم کیا کہتے ہو
انہون نے کہا ہم وہی کہتے ہین جو مسیلمہ نے کہا (یعنی ہم اوسکی رسالت کے قائل ہین) آپ نے فرمایا قسم خدا کی اگر یہہ ہوتا
کہ ایلچی قتل نہین کیے جاتے تو مین تم دونون کی گردن مارتا **ف** مسیلمہ کذاب ایک جہوٹا شخص تہا جس نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نبوت کا دعوی کیا تہا یہہ دو شخص جنکا نام عبد اللہ بن نواحہ اور ابن اثال تہا اوسکا پیام لیکر
آئے تہے آپنے ان دونون سے فرمایا کہ ایلچیونکا قتل درست نہین ہو ورنہ تم دونونکو قتل کرتا کیونکہ ان دونون نے آپ
کے سامنے یہہ کہا کہ مسیلمہ اللہ کا رسول ہی معاذ اللہ۔ اسپر آپ غضے ہوئے۔ **عن** حارثۃ بن مضرب انہ اتی عبد اللہ
فقال ما بینی وبین احد من العرب حنۃ وانا مررت بمسجد لبنی حنیفۃ فاذا ہم یؤمنون بمسیلمۃ
فارسل الیہم عبد اللہ فجئ بہم فاستتابہم غیر ابن نواحۃ قال لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول لولا انک رسول لضربت عنقک فانت الیوم لست برسول فامر قرظۃ بن کعب
فضرب عنقہ فی السوق ثم قال من اراد ان ینظر الی ابن نواحۃ قتیلا بالسوق **ترجمہ** حارثہ بن مضرب سے
روایت ہی وہ عبد اللہ بن مسعود پاس سے آئے اور کہا میری اور کسی عرب کے بیچ مین عداوت نہین ہی مین بنی حنیفہ کے

ایک مسجد پر گزرا تو لوگون کو دیکھا ایمان لائے ہین مسیلمہ پر عبد اللہ بن مسعود نے یہہ سنکر اون لوگون کو بلا بھیجا اور اون
سے توبہ کرنے کو کہا سوا ابن نواحہ کے اوس سے عبد اللہ نے یہہ کہا کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے
آپ فرماتے تھے اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو مین تجھے قتل کرتا پس آج کے دن تو ایلچی نہین ہے پھر عبد اللہ نے حکم کیا قرظہ
بن کعب کو انہون نے اوسکی گردن ماری بازار مین جبداوسکے عبد اللہ نے کہا جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ
بازار مین جاکر دیکھ لے مرا ہوا پڑا ہے **ف** یہہ لوگ مسیلمہ کے تابعین تھے اور تعداد اون کی بہت بڑھ گئی تھی یہانتک
کہ ایک لاکھ آدمی اوسکے پیرو ہو گئے تھے پھر قتل ہوا مسیلمہ ابوبکر صدیق کی خلافت مین خالد بن الولید اوس لشکر کے سردار تھے
وحشی کے ہاتھ سے **باب** فی امان المرأۃ عورت اگر کسی کافر کو امان دیوے **عن** ام ہانی بنت ابی طالب
انها اجارت رجلا من المشركين يوم الفتح فاتت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت له ذلك فقال
قد اجرنا من اجرت وامنا من امنت **ترجمہ** ام ہانی بنت ابی طالب سے روایت ہے کہ انہون نے فتح مکہ کے دن
ایک مشرک کو پناہ دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اوسکا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا ہمنے پناہ دی جسکو تو نے پناہ دی
اور ہم نے امن دیا جسکو تو نے امن دیا **ف** ام ہانی نے اپنے خاوند کے رشتہ دار کو پناہ دی تھی علی مرتضے رض نے اسکے
قتل کا ارادہ کیا ام ہانی نے اپنے بھائی کا شکوہ حضرت سے عرض کیا تب حضرت نے یہہ حدیث فرمائی **عن** عائشۃ
قالت ان كانت المرأة لتجير على المؤمنين فيجوز **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک عورت پناہ دیا کرتی
تھی کسی کافر کو مسلمانون سے پھر وہ پناہ درست ہوتی تھی **باب** فی صلح العدو دشمن سے صلح کرنے کا بیان
عن المسور بن مخرمة قال خرج النبي صلى الله عليه وسلم زمن الحديبية في بضع عشرة مائة من اصحابه
حتى اذا كانوا بذي الحليفة قلد الهدي واشعر واحرم بالعمرة وساق الحديث قال وسار النبي صلى الله عليه
وسلم حتى اذا كان بالثنية التي يهبط عليهم منها بركت به راحلته فقال الناس حل حل خلأت القصواء
مرتين فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما خلأت وما ذلك لها بخلق ولكن حبسها حابس الفيل ثم
قال والذي نفسي بيده لا يسألوني خطة يعظمون بها حرمات الله الا اعطيتهم اياها ثم زجرها
فوثبت فعدل عنهم حتى نزل باقصى الحديبية على ثمد قليل الماء فجاءه بديل بن ورقاء الخزاعي ثم
اتاه يعني عروة بن مسعود فجعل يكلم النبي صلى الله عليه وسلم فكلما كلمه اخذ بلحيته والمغيرة بن
شعبة قائم على النبي صلى الله عليه وسلم ومعه السيف وعليه المغفر فضرب يده بنعل السيف وقال
اخر يدك عن لحيته فرفع عروة راسه فقال من هذا قالوا المغيرة بن شعبة فقال اي غدر اولست
اسعى في غدرتك وكان المغيرة صحب قوما في الجاهلية فقتلهم واخذ اموالهم ثم جاء فاسلم فقال النبي
صلى الله عليه وسلم اما الاسلام فقد قبلنا واما المال فانه مال غدر لا حاجة لنا فيه فذكر الحديث

فقال النبي صلى الله عليه وسلم اكتب هذا ما قاضى عليه محمد رسول الله وقص الخبر فقال سهيل وعلى انه
لا ياتيك منا رجل وان كان على دينك الا رددته الينا فلما فرغ من قضية الكتاب قال النبي صلى الله عليه
وسلم لاصحابه قوموا فانحروا ثم احلقوا ثم جاء نسوة مؤمنات مهاجرات الآية فنهاهم الله ان يردوهن
وامرهم ان يردوا الصداق ثم رجع الى المدينة فجاءه ابو بصير رجل من قريش يعني فارسلوا في طلبه فدفعه
الى الرجلين فخرجا به حتى اذا بلغا ذا الحليفة نزلوا ياكلون من تمر لهم فقال ابو بصير لاحد الرجلين
والله اني لارى سيفك هذا يا فلان جيدا فسله الآخر فقال اجل قد جربت به فقال ابو بصير ارني انظر
اليه فامكنه منه فضربه حتى برد وفر الآخر حتى اتى المدينة فدخل المسجد يعدو فقال النبي صلى الله عليه وسلم
لقد راى هذا ذعرا فقال قد قتل والله صاحبي واني لمقتول فجاء ابو بصير فقال قد اوفى الله ذمتك قد رددتني
اليهم ثم نجاني الله منهم فقال النبي صلى الله عليه وسلم ويل امه مسعر حرب لو كان له احد فلما سمع ذلك عرف
انه سيرده اليهم فخرج حتى اتى سيف البحر وينفلت ابو جندل فلحق بابي بصير حتى اجتمعت منهم عصابة

چودہ سو یا پندرہ سو تہے

ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیبیہ کے زمانے مین یعنی جس سال حدیبیہ کی صلح ہوئی کئی سو (ہزار سے زیادہ) آدمی صحابی اپنے ساتہہ لیکر نکلے یہانتک کہ جب ذوالحلیفہ مین آئے ۔ ذوالحلیفہ ایک جگہہ کا نام ہے مدینے کے قریب تو قلادہ باندہا ہدی کے اور شعار کیا اور احرام باندہا عمرے کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہان سے چلے یہانتک کہ جب ثنیہ پر پہونچے (یعنی وہ گہاٹی جہان سے مکے مین داخل ہوتے ہین) تو حضرت کی اونٹنی آپ کو لیکر بیٹھ گئی لوگون نے حل حل کیا (اونٹ کے اوٹہانے کے لیے یہہ کلمہ بولتے ہین) قصواء اکڑ گئی یا اڑ گئی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کا نام قصوا تہا) دوبارہ کہا کہ قصوا اڑ گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قصوا نے اڑ نہین کی اور نہ اوسکی عادت ہے اڑنے کی مگر اوسکو ہاتہی کے روکنے والے نے روک دیا یعنی اللہ تعالے نے جسنے ابرہہ حبش کے بادشاہ کے ہاتہی کو کعبہ ڈہانے کو لایا تہا روکا تہا اوسی نے قصواء کو بہی روکا ہے پہر آپنے فرمایا قسم ہے اوس ذات کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے قریش جو چیز مجہسے طلب کرین گے جسمین اللہ تعالی کے حرم کی تعظیم ہوگی وہی چیز مین اونکو دونگا یعنی اس صلح مین قریش جو کچہہ مجہسے وہان کے تعظیم کی بابت طلب کرینگے مین قبول کرونگا پہر اونٹنی کو اوٹہایا تو وہ اوٹہی اور آپ ایکطرف ہوے یعنی اہل مکہ کی راہ سے اور طرف متوجہ ہوئے یہانتک کہ حدیبیہ کے انتہا پر میدان مین ایک جگہہ پر جہان تہوڑا سا پانی ہے ۔ یعنی ایک گڑہی مین تہوڑا سا پانی تہا اوسیر جا اوترے (حدیبیہ اوس گڑہی کا نام ہے) **ف** پہلے آپ پاس بدیل بن ورقا خزاعی آیا اور قریش کا لشکر جمع کرکے آمادہ جنگ ہونا بیان کیا

آپنے فرمایا ہمین لڑنا ہرگز منظور نہین ہے ہم صرف عمرہ کرنیکو آئے ہین اور قریش سے یہ کہدینا چاہیے کہ ایک مدت قرار دیکر ہم سے صلح کرلین کہ اوس مدت تک مین اور کافرون سے لڑتا رہون اگر مین غالب آون تو وہ بہی اگر چاہین اورون کیطرح میری اطاعت کرلین اور جو مین مغلوب ہون تو مطلب اونکا حاصل ہوگا اوسنے جاکے قریش سے کہا کہ مین محمد اور اونکے اصحاب کو دیکہا وہ عمرے

کے لیے آئے ہین اونکا روکنا ہرگز مناسب نہین اور پیغام آپکا ادا کیا مگر قریش ہموار نہ ہوئے **ت** پھر عروہ بن مسعود ثقفی آپکے پاس آیا
اور آپسے گفتگو کرنے لگا حالت گفتگو مین عروہ بار بار آپ کے ریش مبارک کو ہاتھ لگاتا مغیرہ بن شعبہ جو آنحضرت کے پاس تلوار لیے ہوے
کھڑے تھے اور خود پہنے تھے انہون نے عروہ کے ہاتھ پر تلوار کی کوتھی ماری اور کہا دور رکھ ہاتھ اپنا آپکے ریش مبارک سے عروہ نے سر
اوٹھا کر پوچھا یہ کون تھا لوگون نے کہا مغیرہ بن شعبہ (جو بھتیجا تھا عروہ کا) عروہ نے کہا اے مکار کیا مین نے تیرے مفسدے
اور عہد شکنی کے اصلاح مین سعی نہین کی یہ قصہ یون ہے کہ مغیرہ جاہلیت مین چند لوگون کو اپنے ساتھ لے گیا تھا پھر اون
کو قتل کیا اور اونکے مال لوٹے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور مسلمان ہو گیا آپنے فرمایا اسلام تو ہم نے قبول کیا
لیکن مال ہم نہ لینگے وہ مال فریب اور مکر سے حاصل ہوا ہے اوسکی ہمین احتیاج نہین ہے **ف** خیر پھر جو لوگ مارے گئے
مغیرہ کے ہاتھ سے اون کے قوم والون نے عروہ سے جھگڑا کیا کیونکہ مغیرہ عروہ کے بھتیجے تھے عروہ نے اون سے یہ مشکل فیصل
کیا اور دیت دینے کا وعدہ کیا تو عروہ نے مغیرہ پر احسان جتایا کہ مین تو تیرے فساد کی اصلاح کرون اور تو مجھسے برائی کرے
ت بعد اوسکے مسور نے اخیر تک حدیث بیان کی **ف** پھر عروہ لوٹ کر اپنے قوم مین گیا اور آپکے اصحاب کی وفا
شعاری اور جان نثاری کا حال بیان کر کے قریش کو صلح کی صلاح دی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مناسب معلوم ہوا
اپنی طرف سے کسیکو قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجین پہلے حضرت عمر سے کہا انہون نے عذر کیا کہ قریش کے عداوت مجھسے ہے
آپ کو معلوم ہے یہ کام مجھسے نہ ہوگا پھر حضرت عثمان کا بھیجنا قرار پایا وہ گئے اور آپ کا پیغام قریش سے ادا کیا قریش اون سے
بہ محبت پیش آئے اور سہیل کو آپ پاس بھیجا اوسکے بیچ مین صلح ٹھہری **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ
سے فرمایا لکھو یہ وہ صلحنامہ ہے جسپر فیصلہ کیا محمد نے جو اللہ کے رسول ہین اور قریش نے یہ سب قصہ بیان کیا **ف** سہیل نے کہا کہ
آپ اللہ کے رسول ہمارے نزدیک نہین ہین یون لکھو کہ جسپر فیصلہ کیا محمد بن عبد اللہ نے آپنے حضرت علی سے کہا رسول اللہ کا لفظ
مٹا کر بن عبد اللہ لکھدو انہون نے کہا مین ایسا نہ کرونگا آپنے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کر کے بن عبد اللہ
لکھدیا اور شرائط صلح یہ ٹھہری کہ اب کے سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرہ کے پھر جاوین سال آئندہ ہین آکے عمرہ کرین
مگر ہتھیار ساتھ نہ لاوین سوائے تلوار کے کہ وہ بھی قراب مین ہون یعنی اوس غلاف مین جو میان کے اوپر ہوتا ہے اور تین روز
سے زیادہ نہ ٹھہرین اور دس برس تک صلح کی قرار پائی اس عرصے مین آپس مین لڑائی نہ ہو اور جو کوئی حلیف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا ہو قریش اس سے نہ لڑین نہ اوس کے مخالف کی مدد کرین اور حلفائے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی
معاملہ کرین اور جو کوئی مسلمانون مین سے مرتد ہو کر قریش مین چلا آوے تو قریش اوسکو نہ بھیجین **ت** اور جو کوئی قریش
مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آوے اگرچہ مسلمان ہو کر آوے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو پھیر دین
جب آپ صلحنامہ کی تحریر سے فارغ ہوئے تو صحابہ سے فرمایا اوٹھو اور قربانیان نحر کرو پھر سر منڈاؤ بعد اوسکے چند عورتین
مکے سے مسلمان ہو کر مسلمانون پاس ہجرت کر کے آئین اللہ تعالے نے اون کے پھیر دینے سے منع کیا کیونکہ شرط مردون

سے خاص تہی) اور پہراونکا پہیر دیا جو اون کے کافر خاوندون نے اونکو دیا تہا پہر آپ مدینے مین تشریف لائے تو ایک شخص قریش مین سے جسکا نام ابو بصیر تہا آپ پاس آیا (مسلمان ہوکر) قریش نے اوسکو واپس بلانے کو دو آدمی بہیجے آپنے ابو بصیر کو اون کے حوالے کر دیا وہ اوسکو ساتہہ لیکر نکلے جب ذوالحلیفہ مین پہونچے تو اوترکر کہجورین کہانے لگے ابو بصیر نے اون دونون مین سے ایک کی تلوار دیکہکر کہا قسم خدا کی یہہ تمہاری تلوار بہت عمدہ معلوم ہوتی ہے اوس نے میان سے نکالکر کہا ہان مین اسکو آزما چکا ہون ابو بصیر نے کہا مین بہی دیکہون اوس نے دیدی ابو بصیر نے اوسی تلوار سے اوسکے مالک کو مارا یہانتک کہ وہ ٹہنڈا ہوگیا اور دوسرا ساتہی یہہ دیکہکر بہاگا یہانتک کہ مدینے مین آیا اور جلدی سے مسجد شریف مین گہسا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہہ ڈرگیا ہے وہ بولا میرا ساتہی مارا گیا اور مین بہی مارا جاؤنگا اتنے مین ابو بصیر آن پہونچا اور بولا یا رسول اللہ آپنے اپنا عہد پورا کیا مجہے کافرون کو پہیر دیا پہر اللہ نے مجہے اون سے نجات دی آپنے فرمایا عجب لڑائیکا بہڑکانیوالا ہے اگر اسکا کوئی ساتہی ہوتا **ف** تو فساد برپا کر دیتا اور صلح توڑ دیتا اس ارشاد مین یہہ اشارہ تہا کہ بہاگ جاوے اور مکے مین جو مسلمان کافرون کے پاس مین وہ اس سے جا ملین مگر آپنے صراحتہً ایسا نہ کہا کہ قریش سنکر دشمن ہو جاوین اور صلح توڑ دین **ف** ابو بصیر نے جب یہہ سنا تو سمجہہ گئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر مجہے کافرون کو پہیر دینگے وہ نکل کہڑے ہوئے اور دریا کے کنارے پر آ لگے اور ابو جندل (جو سہیل کا بیٹا تہا جس نے صلح کرائی تہی وہ مسلمان ہوگیا تہا اور صلح کے بعد آپ پاس آیا تہا لیکن آپنے اوسے واپس کر دیا تہا کفار کو صلح کے موافق) وہ بہی ابو بصیر سے ملگیا یہانتک کہ ایک جماعت مسلمانون کی وہان ہوگئی **ف** ستر آدمی یا تین سو آدمی انہون نے کافرون کے قافلون کو لوٹنا شروع کیا قریش نے مجبور ہوکر آنحضرت سے کہلا بہیجا کہ ہم شرط سے درگذرے آپ اون لوگون کو اپنے ہی پاس بلا لیجئے آپنے اون سب کو بلا لیا مگر ابو بصیر حالت نزع مین تہے جسوقت نامہ آنحضرت کا اونکے پاس پہونچا انہون نے ہاتہہ مین اوسکو لے لیا اور جان بحق تسلیم کی۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ سترہوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹہارہوان اوسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے یا اللہ ہماری مدد کر اور توفیق دے ہم کو اس کتاب کے پورا کرنیکی فقط

تم الجزء السابع عشر ویتلوه الجزء الثامن عشر ان شاء اللہ تعالی

فہرست ابواب پارہ ہفدہم سنن ابی داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
٦٣٩	جو قیدی کافرونکے پر زبردستی کیا جاوے	٦٤٢	کونسا وقت جنگ کرنیکے لیے بہتر ہے	٦٤٤	آدمی جب گھر جاوے تو کیا کرے
؍؍	اگر مسلمان کافرونکو مخبری کرے	٦٤٣	جنگ کے وقت چپ رہنا اور خدا کی یاد کرنا	٦٤٣	جو لوگ چھپا کر کمین مین بیٹہا کئے جاوین
٦٤١	جو کافر جاسوسی کرے اوسکا بیان	؍؍	جنگ کے وقت سواری پر اوترنا درست ہے	٦٤٥	صف بندی کا بیان
؍؍	جو کافر امن لیکر مسلمانونمین رہے اور جاسوسی کرے	؍؍	لڑائی مین نعرہ تکبیر کرنیکا بیان	؍؍	جب دشمن قریب آکر مل جاوین (؟)

صفحہ	باب
٦٤٦	مبارز کا مقابلہ کرنا
"	ناک کان کاٹنے کی ممانعت
٦٤٧	عورتوں کو مارنا منع ہے
٦٤٨	دشمن کو انگارے سے مارنا کیسا ہے
٦٤٩	کوئی شخص اپنا غلام یا کنیز جو اسکے حصہ میں آئی غنیمت سے
٦٥٠	قیدی مضبوط باندھا جاوے یا نہیں
٦٥٢	قیدی کو مارپیٹ کرنیکا بیان
٦٥٣	قیدی پر اسلام کے لیے زبردستی نہ کیجاوے
"	قیدی کو یونہی مار ڈالنا اور اسپر اسلام پیش نہ کرنے کا بیان
٦٥٤	قیدی کو پکڑ کر اوسکو مار ڈالنا
٦٥٥	قیدی کو باندھ کر اوسکو تیروں سے مار ڈالنا
"	قیدی پر احسان رکھکر مفت چھوڑ دینے کا بیان
٦٥٦	قیدی سے مال لیکر اوسکو چھوڑ دینیکا بیان
٦٥٩	جب حاکم دشمن پر غالب ہوجاوے تو میدان جنگ میں ٹھہرے
"	قیدیوں میں جدائی کردینے کا بیان
"	اگر جوان قیدی ہوں تو اون میں جدائی کرنا درست ہے
٦٦٠	کافر جنگ میں کسی مسلمان کا مال لیجاوے پھر مالک مال اوسکو غنیمت میں پاوے
"	اگر کافر کے غلام مسلمانوں میں بھاگ آویں اور مسلمان ہوجاویں
٦٦١	اگر دشمن کے ملک میں غلہ اور غنیمت

صفحہ	باب
	میں اور لوگ کہاں ہیں
٦٦١	جب غلہ کی کمی ہو تو ہر ایک کو غلہ لوٹ کر اپنے لیے رکھنا منع ہے بلکہ لشکر میں تقسیم کردینا چاہیے
٦٦٢	کہانیکی چیزیں دارالحرب سے اپنے ساتھ لے آنا
٦٦٣	غنیمت کے مال میں کسی چیز کو اپنے کام میں لاوے
"	اگر لڑائی میں ہتھیار میں توڑ ڈالنا استعمال کرنا جنگ میں درست ہے
"	غنیمت کے مال میں سے چورانا بڑا گناہ ہے۔
٦٦٤	جب غنیمت میں سے کوئی حقیر چیز چورا دے تو امام اوسکو چھوڑ دے اور چورانے والے کا اسباب نہ جلاوے
٦٦٥	غنیمت میں سے چورانیوالے کی سزا کیا ہے
٦٦٦	جو شخص کسی کافر کو قتل کرے اوسکو اوسکا اسباب دیا جاوے۔
٦٦٧	اگر امام چاہے تو مقتول کا سامان قاتل کو نہ دے اور گھوڑا اور ہتھیار بھی سامان میں داخل ہیں
٦٦٨	سامان مقتول کا سب قاتل کو ملیگا اوس میں سے خمس نہ لیا جاویگا۔
"	جو شخص زخمی کافر کو جسکا کام تمام ہوچکا

صفحہ	باب
	ہتھیار ڈالی اوسکو بھی اوسکے اسباب میں سے کچھ بطور انعام کے ملیگا۔
٦٦٩	جو شخص غنیمت کے تقسیم ہوجانے کے بعد آوے اوسکو حصہ نہ ملیگا۔
٦٧٠	عورت اور غلام کو غنیمت کے مال میں سے کچھ حصہ لینا چاہیے سہام نہ ملنا چاہیے
٦٧٢	مشرک اگر مسلمانوں کے ساتھ ہو تو اوسکو حصہ ملیگا یا نہیں
"	گھوڑے کے حصہ کا بیان
"	جسکے نزدیک گھوڑے کو ایک حصہ دینا چاہیے
٦٧٣	غنیمت میں سے امام کسی کو کچھ انعام مقرر کردے جسکو نفل کہتے ہیں۔
٦٧٤	لشکر کے کسی ایک ٹکڑے کو کچھ زیادہ بطور انعام دینا
٦٧٦	خمس انعام سے پہلے نکالا جاویگا
٦٧٧	سریہ کا بیان (لشکر کے ایک ٹکڑے کا)
٦٧٩	سونے چاندی میں سے نفل کا بیان اور غنیمت کے جو مال کافروں سے ہاتھ آوے اوس میں سے امام اپنے لیے کچھ رکھ لیوے۔
"	اقرار پورا کرنا ضرور ہے
٦٨٠	امام جو عہد کرے تو اوسکی پابندی لوگوں پر ضرور ہے
"	جب امام میں اور کافروں میں عہد ہو تو مسلمان اونکے ملک میں جاسکتا ہے
٦٨١	ذمی کافر کو قتل کرنا بڑا گناہ ہے
"	ایلچیوں کا بیان۔
٦٨٢	عورت اگر کسی کافر کو امان دیوے

الجزء الثامن عشر

پارہ اٹھارہوان

عن المسور بن مخرمة ومروان بن الحكم انهم اصطلحوا على وضع الحرب عشر سنين يامن فيهن الناس وعلى ان بيننا عيبة مكفوفة وانه لا اسلال ولا اغلال ترجمہ مسور بن مخرمہ اور مروان بن حکم سے روایت ہے کہ قریش نے صلح کی اسبات پر کہ دس برس تک لڑائی کو موقوف رکہین گے لوگ اس مدت مین امن سے رہین اور ہماری اون کے درمیان مین دل صاف ہو گا ف یہ حاصل ترجمہ ہے لفظی ترجمہ عیبہ کا نہین ہے عیبہ کہتے ہین اوس تہیلی یا کہٹری کو جسمین عمدہ عمدہ کپڑے رہا کرتے ہین دل کو تشبیہ دی عیبہ کے ساتہہ اور مکفوفہ کے معنے بندہی ہوئی یعنی ہمارا دل صاف رہے گا مکر اور فساد اور کینے سے اور عہد توڑنے سے ف اور نہ چوری ہوگی چہپکر اور کہلکر ف یعنی ایک فریق دوسرے فریق کا مال نہ چورا کر چہپکے سے لینگے نہ علانیہ لوٹ مار کرینگے بعضون نے اسکو بالعکس معنے لیے ہین یعنی اسلال علانیہ لوٹ کر مارنا اور اغلال چہپا کر چورانا۔ بعضون نے کہا اسلال سے مراد تلوارین نکالنا ہے اور اغلال سے مراد زرہین پہننا ہے یعنی جنگ نہ کرینگے عن حسان بن عطية قال مال مكحول وابن ابي زكريا الى خالد بن معدان وملت معهم فحدثنا عن جبير بن نفير قال قال جبير انطلق بنا الى ذي مخمر رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم فاتيناه فساله جبير عن الهدنة فقال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ستصالحون الروم صلحا آمنا وتغزون انتم وهم عدوا من ورائكم ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت ہے مکحول اور ابن ابی زکریا خالد بن معدان کیطرف چلے مین بہی اون کے ساتہہ گیا انہون نے حدیث بیان کی جبیر بن نفیر سے کہ جبیر نے مجہسے کہا چل ذی مخمر پاس جو ایک صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مین گیا جبیر نے اون سے پوچہا صلح کو انہون نے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے قریب ہے کہ صلح کروگے تم روم سے ایسی کہ خوف نہ رہیگا پہر وہ اور تم ملکر ایک اور دشمن سے لڑوگے

باب في العدو يؤتى على غرة ويتشبه بهم

دشمن پاس غفلت دیکر جانا اور اوسکو دہوکا دیکر مارنا

عن جابر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لكعب بن الاشرف فانه قد اذى الله ورسوله فقام محمد بن مسلمة فقال انا يا رسول الله اتحب ان اقتله قال نعم قال فاذن لي ان اقول شيئا قال نعم فاتاه فقال ان هذا الرجل قد سالنا الصدقة وقد عنانا قال وايضا لتملنه قال اتبعناه فنحن نكره ان ندعه حتى ننظر الى اي شيء يصير امره وقد اردنا ان تسلفنا وسقا او وسقين قال اي شيء ترهنوني قال وما تريد منا قال نساءكم قالوا سبحان الله انت اجمل العرب نرهنك نساءنا فيكون ذلك عارا علينا قال فترهنوني

اولادکم قالوا سبحان الله یسب ابن احدنا فیقال رهنت بوسق او وسقین قالوا نرهنک اللامة
یرید السلاح قال نعم فلما اتاه ناداه فخرج الیه وهو متطیب ینضح رأسه فلما ان جلس الیه وقد
کان جاء معه بنفر ثلاثة او اربعة فذکروا له قال عندی فلانة وهی اعطر نساء الناس قال تاذن
لی فاشم قال نعم فادخل یده فی راسه فشمه قال اعود قال نعم فادخل یده فی راسه فلما استمکن
منه قال دونکم فضربوه حتی قتلوه **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کون
قتل کریگا کعب بن الاشرف کو **ف** کعب بن الاشرف یہودیوں کا سردار تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد شکنی
کی اور مشرک لوگوں کو مسلمانوں سے جنگ کرنے کے لیے ترغیب دیتا تھا **ف** کیونکہ اوس نے تکلیف دی اللہ کو اور
اوسکے رسول کو یہ سنکر محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور کہا میں یہ کام کرونگا یارسول اللہ کیا آپ چاہتے ہیں میں اوسکو قتل کروں
آپنے فرمایا ہاں محمد بن مسلمہ نے کہا تو پھر مجھے اجازت دیجیے میں کچھ کہوں **ف** یعنے ظاہرا آپ کی شکایت اور ہجو کروں
تاکہ وہ مجھکو اپنا دوست جانے اور آپ سے برگشتہ سمجھے **ف** آپنے فرمایا ہاں کہو پھر محمد بن مسلمہ کعب پاس آئے اور کہا اس شخص یعنے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے صدقہ مانگا پھر ہم کو مصیبت میں ڈالدیا کعب نے کہا ابھی کیا ہے اور تم مصیبت میں پڑوگے محمد بن
مسلمہ نے کہا ہم اوس کے پیروی کرچکے اب یہ بھی برا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو چھوڑ دیں جبتک اوس کا انجام دیکھیں کیا ہوتا ہے ہمارا
مطلب تم سے یہ ہے کہ ایک وسق یا دو وسق اناج ہم کو قرض دو کعب نے کہا کیا چیز گرو رکھوگے محمد بن مسلمہ نے کہا تم کیا چاہتے ہو کعب نے
کہا اپنی عورتیں گرو رکھو انہوں نے کہا سبحان اللہ تم عمدہ عرب ہو کر ایسا کہتے ہو کیا ہم اپنی عورتیں تمہارے پاس گرو رکھیں اور یہ ننگ
ہم پر ہے کعب نے کہا اچھا اپنی اولاد گرو رکھو انہوں نے کہا سبحان اللہ جب ہمارا بیٹا بڑا ہو تو لوگ اوسکو بھی طعنہ دیں کہ ایک وسق
یا دو وسق پر گرو ہوا تھا البتہ ہم اپنے ہتھیار تمہارے پاس گرو کرینگے کعب نے کہا اچھا پھر محمد بن مسلمہ اوسکے پاس گئے (رات کو اوس
اپنے ساتھ تین آدمیوں کو اور لیتے گئے) اور پکارا اوسکو (مسلم کی روایت میں ہے اوسکی عورت نے کہا مجھے تو اس آواز سے خون معلوم
ہوتا ہے کعب نے نہ مانا اور کہا میرا دوست محمد بن مسلمہ ہے اور اوسکا شیر خوار بچہ اور ابو نائلہ) کعب نکلا خوشبو لگائے ہوئے اوسکا مہک
رہا تھا جب محمد بن مسلمہ بیٹھے اور اپنے ساتھ تین یا چار آدمی لائے تھے سب نے تذکرہ شروع کیا خوشبو کا یعنے کعب سے کہا کیسی خوشبو تم کہاں سے
لاتے ہو کعب نے کہا میرے پاس فلان عورت ہے وہ سب عورتوں سے زیادہ معطر رہتی ہے محمد بن مسلمہ نے کہا کیا تم مجھے اجازت دیتے ہو
کہ میں تمہارے بال سونگھوں کعب نے کہا اچھا سونگھو محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اوسکے سر میں ڈالکر سونگھا پھر دوبارہ اجازت چاہی
کعب نے کہا اچھا محمد بن مسلمہ نے اپنا ہاتھ اوسکے سر پر رکھا اور اپنے ساتھیوں سے اشارہ کیا اور دیکھتے کیا ہو انہوں نے مارنا شروع کیا یہاں
تک کہ مر گیا **ف** اس حدیث سے غفلت اور دھوکا دیکر مار ڈالنے کا جواز معلوم ہوتا ہے اور یہ غدر نہیں ہے کیونکہ غدر کہتے ہیں عہد
توڑنے کو اور بعضوں کے نزدیک یہ امر درست نہیں ہے وہ استدلال کرتے ہیں اس حدیث سے جو آگے آتی ہے **عن ابی هریرة**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان قید الفتک لا یفتک مؤمن **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ

نے روک دیا قتال کو اب کوئی مومن قتال نہ کرے **ف** قتال کہتے ہیں وہوکے سے مار ڈالنے کو غافل پاکر مراد یہ ہے کہ مومن کے ساتھہ ایسا نہ کرنا چاہیے یا کافر کے ساتھہ بھی نہ کرنا چاہیے اور کعب بن الاشرف کا قتل قبل اس نہی کے ہوگا یا وہ مخصوص ہے امام کے حکم سے واللہ اعلم

باب فی التکبیر علی کل شرف فی المسیر سفر میں ہر بلندی پر چڑہتے وقت تکبیر کہنا

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قفل من غزو او حج او عمرۃ یکبر علی کل شرف من الارض ثلث تکبیرات ویقول ۔ لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر آئبون تائبون عابدون ساجدون لربنا حامدون صدق اللہ وعدہ ونصر عبدہ وھزم الاحزاب وحدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد سے لوٹتے یا حج سے یا عمرے سے تو ہر بلندی پر تکبیر کہتے تین بار اور کہتے لا الہ الا اللہ وحدہ اخیر تک یعنی نہیں ہے کوئی معبود سچا سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں ہے اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کی تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر اختیار رکھتا ہے ہم لوٹنے والے ہیں توبہ کرنیوالے ہیں اللہ کیطرف پوجنے والے ہیں سجدہ کرنیوالے ہیں اللہ کو اپنے پروردگار کی تعریف کرنیوالے ہیں سچا کیا اللہ نے وعدہ اپنا اور مدد کی اپنے بندے کی اور بہگا دیا فوجوں کو آپ اکیلے اوسی نے

باب فی الاذن فی القفول بعد النھی جہاد سے لوٹ آنیکی اجازت بعد ممانعت کے **ف** ابتدای اسلام میں منافقوں کا طریقہ تہا کہ جہاد کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نہ نکلتے اگر نکلتے بھی تو راستے سے طرح طرح کے بہانے کرکے ضرورتیں بیان کرکے آپ سے اذن لیکر لوٹ آتے اللہ جل جلالہ نے سورہ برات میں اوتارا لا یستاذنک الذین یومنون باللہ والیوم الآخر ان یجاہدوا باموالھم وانفسھم واللہ علیم بالمتقین انما یستاذنک الذین لا یومنون باللہ والیوم الآخر وارتابت قلوبھم فھم فی ریبھم یترددون ۔ یعنی تجہہ سے رخصت نہیں مانگتے جو لوگ کہ یقین رکہتے ہیں اللہ پر اور پچہلے دن پر اس سے کہ لڑیں اپنے مال اور جان سے اور اللہ خوب جانتا ہے ڈر والوں کو رخصت وہی مانگتے ہیں تجہہ سے جو نہیں یقین رکہتے اللہ پر اور پچہلے دن پر اور شک میں پڑ گئے دل انکے تو وہ اپنے شک ہی میں بہٹکتے ہیں (یعنی جہاد میں جلنے اور نہ جلنے کے لیے شش و پنج کرتے ہیں) جب یہہ آیت اوتری تو جہاد سے لوٹ آنا اگرچہ پیغمبر کی اجازت سے ہو منع ہوا بعد اسکے جب اسلام قوی ہوگیا اور مجاہدین کی کثرت ہوگئی اور منافق قتل کیے گیے اللہ جل جلالہ نے سورہ نور میں دوسری آیت اوتاری ۔ انما المومنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ان الذین یستاذنونک اولئک الذین یومنون باللہ ورسولہ فاذا استاذنوک لبعض شانھم فاذن لمن شئت منھم واستغفر لھم اللہ ان اللہ غفور رحیم ✦ ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے ہیں اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور جب ہوتے ہیں اوسکے ساتہہ کسی جمع ہونیکے کام میں (جیسے جہاد حج وغیرہ) تو چلے نہیں جاتے جبتک اوس سے پروانگی نہیں لیتے جو لوگ تجہہ سے پروانگی لیتے ہیں وہی ہیں جو مانتے ہیں اللہ کو اور اوسکے رسول کو پہر جب پروانگی مانگیں تجہہ سے اپنے کسی کام کیلیے تو پروانگی دے جسکو تو چاہے

اون مین ہین اور معافی مانگ اون کے لیے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا ہی مہربان ۔ اب پہلی آیت منسوخ ہوگئی اور جہاد سے لوٹ آنا اگر
کوئی ضرورت پیش آوے بعد اجازت کے درست ہوا ۔ اسی کا بیان ہی اس حدیث مین جو آگے آتی ہی **عن** ابن عباس لا یستاذنک
الذین یؤمنون باللہ والیوم الاخر الایۃ نسخھا التی فی النور انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ
ورسولہ الی غفور رحیم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی انہون نے کہا لا یستاذنک الذین یؤمنون باللہ
الیوم الاخر اخیر آیت تک منسوخ ہوگئی اس آیت سے جو سورہ نور مین اوتری انما المؤمنون الذین آمنوا باللہ اخیر تک یعنی غفور رحیم تک
باب فی بعثۃ البشراء خوشخبری دینے کے لیے کسیکو بھیجنا **عن** جریر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا تریحنی من ذی الخلصۃ فاتاھا فحرقھا ثم بعث رجلا من احمس الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یبشرہ یکنی ابا ارطاۃ **ترجمہ** جریر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے کیا تو مجھے بیفکر نہین کرتا
ذی الخلصہ سے **ف** ذی الخلصہ ایک گھر تہا جسمین بت رہا کرتا تہا دوس اور خثعم وغیرہ کا) اور بعضون نے کہا خود
بت کا نام تہا اور بیفکر کرنے سے مراد یہ ہی کہ اوس گھر کو جا اور برباد کیون نہین کر دیتا تاکہ خس کم اور جہان پاک ہو **ت**
پس گئے جریر وہان گئے اور اوسکو جلا دیا پھر ایک آدمی قبیلہ احمس سے بہیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اسکی خوشخبری
دینے کو جسکی کنیت ابو ارطاۃ تھی **باب** فی اعطاء البشیر جو شخص خوش خبر لیکر آوے اوسکو کچھ انعام دینا **عن** کعب
بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا قدم من سفر بدا بالمسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس
للناس وقص ابن السرح الحدیث قال ونھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایھا الثلاثۃ
حتی اذا طال علی تسورت جدار حائط ابی قتادۃ وھو ابن عمی فسلمت علیہ فواللہ ما رد علی السلام
ثم صلیت الصبح صباح خمسین لیلۃ علی ظھر بیت من بیوتنا فسمعت صارخا یا کعب بن مالک ابشر
فلما جاءنی الذی سمعت صوتہ یبشرنی نزعت لہ ثوبی فکسوتھما ایاہ فانطلقت حتی اذا دخلت
المسجد فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فقام الی طلحۃ بن عبید اللہ یھرول حتی صافحنی
وھنانی **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو پہلے مسجد مین جاتے اور دو رکعتین
پڑہتے پھر لوگون مین بیٹھتے بعد اوسکے ابن السرح نے پوری حدیث بیان کی کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانون
کو ہم تینون آدمیون سے بات کرنے کی ہی منع فرمایا **ف** وجہ اسکی یہ تھی کہ کعب بن مالک اور دو صحابی اور جو بدری تھے ۔ ایک کا
نام ہلال بن امیہ اور دوسرے کا نام مرارہ بن الربیع بدون کسی عذر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ تبوک مین نہ
گئے جب آپ نے مراجعت فرمائی تو یہ لوگ حضور اقدس مین حاضر ہوئے اور صاف صاف کہہ دیا کہ ہم لوگون کو کوئی عذر نہ تہا
یون ہی نہ گئے آپ نے فرمایا تم ٹھہرو جیسا کہ خدای تعالے تمہارے باب مین حکم فرماویگا کیا جائیگا آپ نے حکم دیا کہ ان تینون آدمیون سے
کوئی بات نہ کرے سب مسلمانون نے ان سے بات کرنا چھوڑ دیا **ت** جب بہت دن گذری تو مین ابو قتادہ کے باغ مین دیوار پہاند

لرگیا وہ میرے چچا کا بیٹا تہا مین نے اوسکو سلام کیا قسم خدا کی اوس نے جواب تک نہ دیا (کیونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے کلام اور سلام سے منع کیا تہا) پھر مین نے صبح کی نماز پڑہی پچاسوین دن اپنے گہر کے چہت پر تو ایک پکارنیوالی کی آواز سنی
جو پکارتا ہی اے کعب بن مالک خوش ہو جا پھر جب شخص میرے پاس آیا تو مین نے اپنے دونو کپڑے اوتار کر اوسکو دیے اور
مین چلا جب مسجد نبوی مین آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے طلحہ بن عبید اللہ مجہے دیکہکر اوٹہہ
کہڑے ہوئے اور دوڑتے ہوئے آنکر مجہہ سے مصافحہ کیا اور مبارکباد دی **ف** توبہ قبول ہونے کی اللہ جل جلالہ نے
اوتارا ثم یتوب اللہ من بعد ذلک علی من یشاء واللہ غفور رحیم کعب نے کہا یہہ احسان طلحہ کا مین کبھی نہین بہولا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکہا چہرہ مبارک خوشی سے چمک رہا تہا اور آپ نے فرمایا بشارت ہو تجہے ایسے دن کی جو
بہتر ہے اون سب دنون مین جب سے تیری ماں نے تجہے جنا ہے مین نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے مین جی چاہتا ہے
کہ اپنا سارا مال خیرات کر دون آپ نے سارے مال کے ہڈالنے سے منع کیا اور فرمایا کچہہ مال اپنے پاس بہی رہنے دے اور منافقون
کو اللہ نے رسوا کیا

باب فی سجود الشکر سجدہ شکر کا بیان

عن ابی بکرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ کان اذا جاءہ امر سرورا او بشر بہ خر ساجدا شاکرا للہ **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی خوشی کی بات آتی یا آپ خوشخبری دیے جاتے تو سجدے مین گر پڑتے اللہ کے شکر کے
لیے **ف** اس کو سجدہ شکر کہتے ہین یہہ شافعی اور احمد اور محمد کے نزدیک مسنون ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مکروہ ہے
اون پر یہہ حدیث حجت ہے

عن سعد بن ابی وقاص قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ
نرید المدینۃ فلما کنا قریبا من عزوراء نزل ثم رفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث
طویلا ثم قام فرفع یدیہ فدعا اللہ ساعۃ ثم خر ساجدا فمکث طویلا ثم قام فرفع یدیہ ساعۃ
ثم خر ساجدا ذکرہ احمد ثلثا قال انی سألت ربی وشفعت لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت
ساجدا شکرا لربی ثم رفعت راسی فسألت ربی لامتی فاعطانی ثلث امتی فخررت ساجدا
لربی شکرا ثم رفعت راسی فسألت ربی لامتی فاعطانی الثلث الاخر فخررت ساجدا لربی **ترجمہ**
سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ نکلے مکے سے مدینے کو آتے تہے جب عزورا
(ایک گہاٹی کا نام ہے) مین پہونچے تو آپ اوترے اور دونو ہاتہہ اوٹہا کر ایک ساعت تک خدا سے دعا کی پہر سجدے
مین گرے اور بڑی دیر تک سجدے ہی مین رہے بعد اوسکے کہڑے ہوئے اور ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی ایک ساعت تک پہر سجدے
مین گر گئے اور بڑی دیر تک سجدے مین رہے پہر کہڑے ہوئے اور دونون ہاتہہ اوٹہا کر دعا کی ایکساعت تک پہر سجدے مین
گرے بعد اوسکے فرمایا مین نے اپنے رب سے مانگا اور سفارش کی امت کے لیے اللہ جل جلالہ نے ایک تہائی امت بخش دیدی مین نے
سجدہ شکر کیا پہر سر اوٹہایا اور دعا کی اپنی امت کے واسطے اللہ نے ایک تہائی امت اور دی مین نے سجدہ شکر کیا پہر سر اوٹہایا

اور دعا کی اپنی امت کے لیے اسنے ایک تہائی جو باقی تھی وہ بھی دیدی مجہے سجدہ شکر کیا اپنے پروردگار کو **باب** فی الطروق رات کو سفر سے اپنے گہر مین آنا کیسا ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ ان یاتی الرجل اھلہ طروقا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برا جانتے تھے کہ آدمی اپنے گہر مین (سفر سے) رات کو آوے **ف** اس کی بہت وجہین ہین۔ ایک تو یہ کہ لوگ سوجاتی ہین دروازہ مارنا آواز دینا پڑتا ہے اوسکی گہر والونکو بھی تکلیف محلے والے بھی خفا ہوتے ہین۔ دوسری یہ کہ رات کو اکثر تمیز نہین ہوتی شاید لوگ چور سمجہکر اسپر حملہ کرین اور صدمہ پہنچاوین۔ تیسری یہ کہ عورت کو فرصت نہین ملتی کہ بن سنور کر خاوند کے سامنے آوے احتمال ہے کہ وہ میلے کچیلے بری کپڑون مین ہو اور خاوند کو اوسے دیکھکر نفرت پیدا ہوجاوے۔ چوتھی یہ کہ بعضی عورت بدکار ہوتی ہے احتمال ہے کہ شب کو اوسکا آشنا وہان موجود ہو اور خاوند کو دیکھکر وہ خاوند کو مارے یا خاوند اوسکو مارے دونون صورتون مین خرابی ہے اور رسوائی **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان احسن ما دخل الرجل علی اھلہ اذا قدم من سفر اول اللیل **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا وقت سفر سے گہر مین آنیکا یہ ہے کہ سر شام آوے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فلما ذھبنا لندخل قال امھلوا حتی ندخل لیلا لکی تمتشط الشعثۃ وتستحد المغیبۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آئے سفر سے توہم شہر مین جانے لگے آپ نے فرمایا ٹھہرو ہم رات کو جاوینگے (اور شہر مین خبر کردی) تاکہ جو عورت پریشان سر ہو وہ کنگھی کرلے اور جس عورت کا خاوند غائب تہا وہ صفائی کرے زیر ناف کے بالون کی **باب** فی التلقی مسافر کا استقبال کرنا **عن** السائب بن یزید قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ من غزوۃ تبوک تلقاہ الناس فلقیتہ مع الصبیان علی ثنیۃ الوداع **ترجمہ** سائب بن یزید سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک سے مدینے کو آئے تو لوگون نے آپکا استقبال کیا مین بھی بچون کے ساتھ آپ سے جاکر ملا ثنیۃ الوداع پر **باب** ما یستحب من انفاد الزاد فی الغزو اذا قفل جب جہاد کا سامان کرے اور نہ جاسکے تو وہ سامان کسی اور مجاہد کو دیدے **عن** انس بن مالک ان فتی من اسلم قال یا رسول اللہ انی ارید الجہاد ولیس لی مال اتجہز بہ فقال اذھب الی فلان الانصاری فانہ قد تجہز فمرض فقل لہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرئک السلام وقل لہ ادفع الی ما تجہزت بہ فاتاہ فقال لہ ذلک فقال یا فلانۃ ادفعی الیہ ما جہزتنی بہ ولا تحبسی منہ شیئا فواللہ لا تحبسین منہ شیئا فیبارک اللہ فیہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک جوان نے قبیلہ اسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا قصد ہے جہاد کا لیکن سامان میرے پاس نہین ہے آپ نے فرمایا فلان انصاری پاس جا اوس نے جہاد کا سامان کیا تہا لیکن بیمار ہوگیا اوس سے کہہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تجھے سلام کہا ہے اور یہ کہا جو اسباب

تو تونے جہاد کے لیے جمع کیا تہا وہ مجہو دیدے اوس شخص نے ایسا ہی کیا اوس انصاری پاس گیا اور یہی کہا انصاری نے اپنی عورت سے کہا سنتی ہے جسقدر سامان تو نے میرے لیے کیا تہا وہ سب اسکو دیدے کچہ مت رکہہ قسم خدا کی اگر تو کچہ رکہہ لے گی اوسمین برکت نہ ہوگی **باب** فی الصلوۃ عند القدوم من السفر جب سفر سے لوٹ کر آوے تو پہلے نماز پڑہے **عن** کعب بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یقدم من سفر الا نہارا قال الحسن فی الضحی فاذا قدم من سفر اتی المسجد فرکع فیہ رکعتین ثم جلس فیہ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے تو دن کو آتے چاشت کے وقت پہر جب شہر مین داخل ہوتے پہلے مسجد مین آکر دو رکعتین پڑہتے بعد اوسکے بیٹہتے وہان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اقبل من حجتہ دخل المدینۃ فاناخ علی باب مسجدہ ثم دخلہ فرکع فیہ رکعتین ثم انصرف الی بیتہ قال نافع فکان ابن عمر کذلک یصنع **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب حج کر کر آئے تو مدینے مین داخل ہوئے اور اونٹنی کو مسجد کے دروازے پر بٹہایا بعد اوسکے مسجد مین جاکر دو رکعتین پڑہین پہر گہر مین گئے نافع نے کہا عبد اللہ بن عمر بھی ایسا ہی کیا کرتے **باب** فی کراء المقاسم تقسیم کرنیوالے کی اجرت کا بیان ؏ ابی سعید الخدری سے ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والقسامۃ قال فقلنا وما القسامۃ قال الشیء یکون بین الناس فینتقص منہ **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم تقسیم کی اجرت دینے سے ہم نے کہا کیا مراد ہے اس سے آپ نے فرمایا ایک چیز کئی آدمیون مین مشترک ہوتی ہے پہر وہ کم ہو جاتی ہے **ف** خطابی نے کہا اس حدیث سے یہ مقصود نہین ہے کہ تقسیم کی اجرت لینا حرام ہے بلکہ مراد وہی ہے اس اجرت سے جو بطور جبر کے حاکم کے حکم سے لیجاتی ہے بلا رضامندی مالکین اموال کے اور لیکن اگر مالکین کی رضامندی سے لیجاوے تو درست ہے دوسرے روایت مین عطاء بن یسار سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے **الرجل** یکون علی الفئام من الناس فیاخذ من حظ ہذا وحظ ہذا یعنی ایک آدمی مقرر ہوتا ہے لوگون کی جماعتون پر ہر ایک کے حصے مین سے کچہ لے لیتا ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ مقصود نفی سے وہی اجرت ہے جو زبردستی لیجاوے

باب فی التجارۃ فی الغزو جہاد مین تجارت کرنا مکروہ ہے **عن** عبید اللہ بن سلمان ان رجلا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ قال لما فتحنا خیبر اخرجوا غنائمہم من المتاع والسبی فجعل الناس یتبایعون غنائمہم فجاء رجل فقال یا رسول اللہ لقد ربحت ربحا ما ربح الیوم مثلہ احد من اہل ہذا الوادی قال ویحک وما ربحت قال ما زلت ابیع وابتاع حتی ربحت ثلاث مائۃ اوقیۃ فقال رسول اللہ انا انبئک بخیر رجل ربح قال ما ہو یا رسول اللہ قال

رکعتین بعد الصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن سلمان سے روایت ہی ایک صحابی نے بیان کیا اون سے (جسکا نام
معلوم نہین) جب ہم نے فتح کیا خیبر کو تو لوگون نے اپنی اپنی غنیمتونکو نکالا اسباب بھی اور قیدی بھی اور آپس مین
خریدا ور فروخت کرنے لگے اتنے مین ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ مین نے آج اتنا نفع کمایا کہ اتنا کسی کو آج نہ ملا ہوگا
اس بستی والون مین سے آپنے فرمایا ہی کیا نفع کمایا تو نے بولا مین برابر بیچتا رہا اور خرید کرتا رہا یہانتک کہ تین سو اوقیہ
(ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہی) مجھکو نفع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تجھکو خبر کرتا ہون اوسکی
جس نے (تجھسے) بہتر نفع کمایا ہی وہ بولا کون ہی یا رسول اللہ آپنے فرمایا جس نے دو رکعتین نفل پڑہین بعد فرض
نماز کے **باب** فی حمل السلاح الی ارض العدو دشمن کے ملک مین ہتھیار جانے دینا **عن** ذی الجوشن
رجل من الضباب قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعد ان فرغ من اهل بدر بابن فرس لی یقال لها
القرحاء فقلت یا محمد انی قد جئتک بابن القرحاء لتتخذه قال لا حاجة لی فیه فان شئت ان
اقیضک به المختارة من دروع بدر فعلت قلت ما کنت اقیضه الیوم بغرة قال فلا حاجة لی فیه
ترجمہ ذی الجوشن سے جو ایک شخص ہے قبیلہ ضباب سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فارغ ہوئے بدر
کے دن کافرون سے تو مین آپ پاس ایک بچھیرا گھوڑے کا لیکر آیا جسکی مان کا نام قرحا تہا اور مین نے کہا یا محمد مین آپکے
پاس قرحا کا بچہ لیکر آیا ہون تاکہ آپ اوسکو اپنی استعمال مین رکہین آپنے فرمایا مجھے اوس کی احتیاج نہین ہی البتہ
اگر تو اوسکی بدلی مین ایک زرہ بدر کی زرہون مین سے لینا چاہے تو مین بدلے لونگا مین نے کہا مین تو آج کے دن اوسکے
بدلے مین گھوڑا بھی نلونگا آپنے فرمایا تو مجھے بھی اوسکی حاجت نہین ہی **ف** اس حدیث کو باب سے یہ تعلق ہی کہ
ذی الجوشن اوسوقت مین مسلمان نہ تھے کافرون کے ملک مین رہتے تھے مگر آپنے اونکو زرہ دینا منظور کیا **باب**
فی الاقامة بارض الشرک جس زمین مین شرک ہو وہان رہنا کیسا ہی **عن** سمرة بن جندب اما بعد قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جامع المشرک وسکن معه فانه مثله **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مشرک سے صحبت رکہے اور اوس کے ساتھ رہے وہ اوسکی مثل ہی **ف**
یعنی مشرک سے یہ تغلیظا اور تشدیدا فرمایا تاکہ مشرک کے صحبت سے علیحدہ رہے اور اوس سے نفرت کرے یا مراد یہ ہی کہ جب
اوسکی ساتھ رہیگا تو خوف ہی کہ اوسکی مثل ہو جاوی کیونکہ صحبت کے تاثیر ضرور ہوتی ہی۔ یہ حدیث ہی ان مشرکین
اور مبتدعین مین ایک اصل عظیم ہی ——— **کتاب الضحایا** کتاب قربانی کے بیان مین
عن مخنف بن سلیم قال ونحن وقوف مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرفات قال یا ایها الناس ان
علی اهل کل بیت فی کل عام اضحیة وعتیرة اتدرون ما العتیرة هذه التی یقول الناس الرجبیة
ترجمہ مخنف بن سلیم سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ وقوف عرفات مین تہے۔ یعنی حجة الوداع

مین تو آپ نے فرمایا ای لوگو مقرر ہر گھر والی پر ہر سال مین قربانی کرنا واجب ہے اور عتیرہ کرنا - کیا جانتے ہو تم کہ عتیرہ کیا ہی وہ وہی ہے جسکو لوگ رجبیہ کہتے ہین **ف** عتیرہ اوائل اسلام مین مسلمانون پر واجب تہا پھر منسوخ ہو گیا دوسری حدیث سے لافرع ولاعتیرۃ روایت کیا اسکو بخاری مسلم نے ابو ہریرہ سے **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص ان النبی صلی الله علیه وسلم قال امرت بیوم الاضحی عیدا جعله الله عز وجل لهذه الامة قال الرجل ارأیت ان لم اجد الا اضحیة انثی اضحی بها قال لا ولکن تاخذ من شعرك واظفارك وتقص شاربك و تحلق عانتك فتلك تمام اضحیتك عند الله عز وجل **ترجمه** عبد الله بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا اضحی کے دن (دسوین ذیحجہ) کو عید کرنیکا جسکو الله جل جلاله نے اس امت کے لیے کیا ایک شخص بولا یا رسول الله اگر مین نہ پاؤن مگر ایک اونٹنی یا بکری جو پرائی ہو اور دودہ پینے یا بال لینے کیواسطے بطور عاریت کے مجھکو ملی ہو کیا مین اسکو قربانی کرون آپ نے فرمایا نہین تو اپنے بال کترا اور ناخون کترا اور موچھ کترا اور زیر ناف کی بال لے بس یہی تیری قربانی ہی الله جل جلاله کے نزدیک **ف** یعنی اگر میسر ہو تو قربانی کرے ورنہ غسل کرے حجامت بنوائے غریب آدمی کی بھی عید ہو

باب الاضحیة عن المیت مردے کیطرف سے قربانی کرنیکا بیان

عن حنش قال رایت علیا یضحی بکبشین فقلت ما هذا فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم اوصانی ان اضحی عنه فانا اضحی عنه **ترجمه** حنش سے روایت ہی حضرت علی کو مین نے دو دنبے قربانی کرتے دیکھا تو مینے ان سے کہا یہ کیا ہی - یعنی قربانی مین تو ایک ہی دنبہ کفایت ہی تم دو کیون کرتے ہو تو انہون کہا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے مجھے وصیت فرمایا تہا کہ مین انکیطرف سے قربانی کرون تو مین انکیطرف سے قربانی کرتا ہون

باب الرجل یاخذ من شعره فی العشر وهو یرید ان یضحی جس شخص کا قربانی کرنیکا ارادہ ہو تو وہ ذیحجہ کے دس دن تک بال نہ کترا وے نہ منڈا وے

عن ام سلمة تقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له ذبح یذبحه فاذا اهل هلال ذی الحجة فلا یاخذن من شعره ولا من اظفاره شیئا حتی یضحی **ترجمه** ام سلمہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جس شخص کے پاس قربانی ہو وہ اسکو ذبح کرنا چاہتا ہو عید کے روز تو جب سے چاند ہو ذیحجہ کا وہ اپنے بال اور ناخون نہ کترا وے یہانتک کہ قربانی کرے **ف** یہ حکم بعض علما کے نزدیک وجوبا ہے اور اکثر علما کے نزدیک استحبابا اور یہی قول ہے ابو حنیفہ اور مالک اور شافعی کا

باب ما یستحب من الضحایا قربانی کا جانور کس قسم کا بہتر ہے

عن عائشة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امر بکبش اقرن یطأ فی سواد وینظر فی سواد ویبرك فی سواد فاتی به لیضحی به فقال یا عائشة هلمی المدیة ثم قال اشحذیها بحجر ففعلت فاخذها واخذ الکبش فاضجعه وذبحه وقال باسم الله اللهم تقبل من محمد وآل محمد ومن امة محمد ثم ضحی به صلی الله علیه وسلم **ترجمه** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے

سینگ دار مینڈہا منگوایا جسکی آنکہہ سیاہ تھی اور سینہ اور پیٹ پاؤن سیاہ تھے پھر آپنے فرمایا ای عائشہ چھری لاؤ اور اوسکو پتھر پر تیز کر تو مین نے چھری کو تیز کیا اور آپنے چھری کو لیا اور مینڈہے کو پکڑ لٹایا اور اوسکے ذبح کا ارادہ کیا پھر فرمایا بسم اللہ آخر تک یعنے اللہ کے نام کی ساتھہ ذبح کرتا ہون یا اللہ محمدؐ سے اور آل محمدؐ سے اور اُمت محمدؐ سے قبول کر پھر قربانی کی ساتھہ اوسکی

عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحر سبع بدنات بیدہ قیاما وضحی بالمدینۃ بکبشین اقرنین املحین **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات اونٹون کو نحر کیا اپنے ہاتھہ سے کہڑا کرکے اور مدینے مین دو مینڈہے سینگ دار جنکا رنگ سیاہ اور سفید تہا یعنی ابلق سفید کہال کے اندر دہاریان سیاہی کی تہین **عن**

انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ضحی بکبشین اقرنین املحین یذبح ویکبر ویسمی ویضع رجلہ علی صفحتہما **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی دو دنبہ ابلق سینگ دار کی۔ یعنی اونکے سینگ دراز تھی یا ٹوٹے نہ تہے تو ذبح کرتے تہے اور تکبیر کہتے تہے اور بسم اللہ کہتے تہے اور اپنا پایان پیر اون کے گردن پر رکہتے ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال ذبح النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم الذبح کبشین اقرنین املحین

موجئین فلما وجہہما قال انی وجہت وجہی للذی فطر السموت والارض علی ملۃ ابراہیم حنیفا

وما انا من المشرکین ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العلمین لا شریک لہ وبذلک امرت

وانا من المسلمین اللہم منک ولک عن محمد وامتہ باسم اللہ واللہ اکبر ثم ذبح **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کرنا چاہا قربانی کے دن دو دنبہ سینگ دار ابلق خصی کو پھر جب اونکو رو بقبلہ کیا تو کہا مقرر مین اپنا مونہہ متوجہ کرتا ہون اوس کے لیے جسنے آسمانون کو اور زمین کو پیدا کیا اور مین ابراہیم کے دین پر ہون اور توحید کرنیوالا ہون اور مشرکون مین سے نہین ہون تحقیق نماز میری اور تمام عبادتین میری اور زندگانی میری اور مرنا میرا خالص واسطے اللہ پروردگار عالمون کے ہی کوئی اوسکا شریک نہین اور مین اسیکا حکم کیا گیا ہون اور مین مسلمانون مین سے ہون یا اللہ یہہ قربانی تیری ہی عطا سے ہے اور خاص تیرے ہی ضلکے لیے ہی محمد سے قبول کر اور اوسکی اُمت سے اللہ کے نام کے ساتھہ اور اللہ بہت بڑا ہی پہر اوسکو ذبح کیا **عن** ابی سعید قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحی بکبش اقرن فحیل ینظر فی سواد ویاکل فی سواد ویمشی فی سواد **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کرتے تھے سینگدار فربہ دنبہ کی جو دیکھتا تہا سیاہی مین یعنی اوسکی آنکہون کے گرد سیاہی تھی اور کہاتا تہا سیاہی مین یعنی مونہہ بہی سیاہ تہا اور چلتا تہا سیاہی مین یعنی پاؤن بہی سیاہ تھے

باب ما یجوز من السن فی الضحایا قربانی مین کس کا جانور چاہیے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تذبحوا الا مسنۃ الا ان یعسر علیکم فتذبحوا جذعۃ من الضان **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ ذبح کرو مگر مسنہ کو اور جو مسنہ کو نہ پاؤ تو جذعہ دنبہ یا بہیڑ کو ذبح کرو **ف** مسنہ وہ اونٹ ہے

جو پوری پانچ برس کا ہوکر چھٹے مین شروع ہوا ہو اور گائی بیل بھینس مین وہ ہی جو دو برس کا پورا ہوکر تیسری مین شروع ہوا ہو اور بکری اور دنبہ اور بھیڑ مین وہ ہی کہ ایک برس کا پورا ہوکر دوسرے مین شروع ہوا ہو تو ان اقسام مین مسنہ ہونا شرط ہے قربانی کے لیے مگر دنبہ اور بھیڑ کا اگر جذعہ بھی ہو تو درست ہی اور جذعہ اوسکو کہتی ہین کہ چھہ مہینہ سے زیادہ ہو اور برس روز سے کم ظاہر یہہ ہی کہ اگر مسنہ بھیم نہ پہونچے تو جذعہ درست ہی مگر یہ ضرور ہی کہ بکری کا جذعہ نہ ہو بلکہ مینڈھا ہو یا بھیڈ ہی واللہ اعلم

عن زید بن خالد الجھنی قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اصحابہ ضحایا فاعطانی عتودا جذعا قال فرجعت بہ الیہ فقلت انہ جذع قال ضح بہ فضحیت بہ **ترجمہ** زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے یارون کو قربانی کے جانور تقسیم کیے مجھکو ایک بکری کا بچہ ایکسال کا دیا جو جذع تھا (یعنی دوسری سال مین لگ چکا تھا جذع کے یہہ معنی بھی آئے ہین) مین اوس کو لوٹا کر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لایا اور کہا یہہ جذع ہی آپنے فرمایا قربانی کر اسکی مین نے اوسی پر قربانی کی **عن** عاصم بن کلیب عن ابیہ قال کنا مع رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ مجاشع من بنی سلیم فعزت الغنم فامر منادیا فنادی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الجذع یوفی مما یوفی منہ الثنی **ترجمہ** عاصم بن کلیب نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی کے ساتھہ ہم تھے اور اون کو مجاشع کہتے تھے اور وہ بنی سلیم سے تھے ایکبار بکریان بہت گران ہوگئین اُنہون نے منادی کو حکم دیا پکارے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مقرر جذعہ یعنی دونبہ یا بھیڑ جو چھہ مہینے سے زیادہ ہو کفایت کرتا ہی اوس چیز سے جو ثنی اوس سے کفایت کرے **ف** یعنی جذع کی قربانی کرنا جائز ہی اوس بکری کی قربانی کے مانند جو برس دن سے زیادہ ہو بکریون مین ثنی وہ ہے جو برس دن پورا کر کر دوسری مین لگی اور بیل گائی مین وہ ہی کہ دو برس پورا کر کر تیسری مین لگے اور اونٹ مین وہ ہی جو پانچ برس پورے کر کر چھٹی مین لگے **ف** بعضون کے نزدیک بکری مین ثنی وہ ہی جو دو برس کی ہوکر تیسری مین لگی اس سے پہلے جذع ہی

عن البراء قال خطبنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم النحر بعد الصلوۃ فقال من صلی صلاتنا ونسک نسکنا فقد اصاب النسک ومن نسک قبل صلاۃ فتلک شاۃ لحم فقام ابو بردۃ بن نیار فقال یا رسول اللہ واللہ لقد نسکت قبل ان اخرج الی الصلاۃ وعرفت ان الیوم یوم اکل وشرب فتعجلت فاکلت واطعمت اھلی وجیرانی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک شاۃ لحم فقال ان عندی عناقا جذعۃ وھی خیر من شاتی لحم فھل تجزی عنی قال نعم ولن تجزی عن احد بعدک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا بقر عید کے روز بعد نماز کے اور فرمایا جو شخص ہماری کی سی نماز پڑہی اور ہماری کی سی قربانی کرے تو اوس نے قربانی کی (یعنی اوسکو قربانی کا ثواب ہوا) اور جو شخص قربانی کرے عید کی نماز سے پہلے تو وہ بکری قربانی کی نہ ہوگی بلکہ گوشت کی ہوگی + یہہ سنکر ابو بردہ بن نیار

کہڑی ہوے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے تو نماز کو جانے سے پہلے قربانی کی اور مین سمجھا یہہ دن کہانے اور پینے کا ہے تو مین نے جلدی کی مین نے خود بھی کہایا اور اپنی عیال اور ہمسایون کو بھی کھلایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بکری تو گوشت کی بکری ہوئی (یعنی قربانی کا ثواب نہین ہوا - بلکہ دس بکری کی مانند ہوئی جو گوشت کے لیے کاٹی جاتی ہی پہر ابو بردہ نے کہا یا رسول اللہ میری پاس ایک بکری ہی جذعہ (یعنی حلوان جو دوسرے برس مین نہین لگی) وہ گوشت کی دو بکریون سی بہتر ہے کیا وہ کافی ہوگی قربانی کے لیے میری طرف سی آپ نے فرمایا ہان پہر تیری سوا ہرگز کسی کے لیے کافی نہوگی (گویا خاص ہے یہہ حکم تیرے لیے) **عن** البراء بن عازب قال ضحی خال لی یقال له ابو بردة قبل الصلاة فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم شاتك شاة لحم فقال یا رسول الله ان عندی داجن جذعة من المعز فقال اذبحها ولا تصلح لغیرك **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہی میری ایک ماموں نے نماز سے پہلے قربانی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا یہ تیری بکری گوشت کی بکری ہوئی وہ بولا یا رسول اللہ میرے پاس ایک پلی ہوئی جذعہ بکری مین سے آپ نے فرمایا اوسی کو ذبح کر اور سوا تیرے اور کسیکو یہہ درست نہین ہی

باب ما یکرہ من الضحایا

قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہی **عن** عبید بن فیروز قال سالت براء بن عازب ما لا یجوز فی الاضاحی فقال قام فینا رسول الله صلی الله علیه وسلم واصابعی اقصر من اصابعه واناملی اقصر من انامله فقال اربع لا تجوز فی الاضاحی العوراء بین عورها والمریضة بین مرضها والعرجاء بین ظلعها والکسیر التی لا تنقی قال قلت فانی اکره ان یکون فی السن نقص قال ما کرهت فدعه ولا تحرمه علی احد **ترجمہ** عبید بن فیروز سی روایت ہے مین نے براء بن عازب سی پوچھا کونسا جانور قربانی مین نا درست ہی تو براء نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری بیچ مین کہڑے ہوئے میری انگلیان آپ کی انگلیون سی چہوٹی اور حقیر ہین اور میری پورین آپکے پورون سے چہوٹی اور حقیر ہین آپ نے چار اونگلیون سی اشارہ کیا اور فرمایا چار طرح کا جانور قربانی کے لائق نہین ہے ایک تو جسکا کانا پن ظاہر معلوم ہوتا ہو اور وہ بیمار جسکی بیماری بظاہر معلوم ہوتی ہو اور وہ لنگڑا جسکا لنگڑا پن بظاہر معلوم ہو اور وہ دبلا جسکی ہڈی مین مغز نہ ہووی مین نے کہا مجہی قربانی کے لیے وہ جانور بھی برا معلوم ہوتا ہے جسکا سن کم ہو آپنے فرمایا جو تجہی برا لگے اوسکو چہوڑ دے لیکن اور کو منع نہ کر **عن** یزید ذو مصر قال اتیت عتبة بن عبد السلمی فقلت یا ابا الولید انی خرجت التمس الضحایا فلم اجد شیئا یعجبنی غیر ثرماء فکرهتها فما تقول قال افلا جئتنی بها قلت سبحان الله تجوز عنك ولا تجوز عنی قال نعم انك تشك ولا اشك انما نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المصفرة والمستاصلة والبخقاء والمشیعة والکسراء والمصفرة التی یستاصل اذنها حتی یبدو صماخها والمستاصلة قرنها من اصله والبخقاء التی تبخق عینها والمشیعة التی لا تتبع الغنم عجفا وضعفا والکسراء الکسیر **ترجمہ** یزید سی روایت ہی مین عتبہ

بن عبد سلمی پاس آیا اور مین نے کہا ای ابا الولید مین قربانی کی لیے جانور ڈہونڈہنے نکلا تو مجہکو کوئی جانور پسند نہین
آیا (جو فربہ اور عمدہ ہو) سوا ایک بکری کی جسکا ایک دانت گر پڑا ہی تو مین نے اوسکو پسند نہین کیا اب تم کیا کہتے ہو انہون
نے کہا تم اوسکو میری لیے کیون نہ لائے مین نے کہا سبحان اللہ تمہارے لیے درست ہی اور میرے لیے درست نہین انہون نے
کہا تم کو شک ہے اور مجہکو شک نہین ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین منع کیا ہی کسی جانور کی قربانی سے مگر مصفرہ اور
مستاصلہ اور بخقاء اور مشیعہ اور کسراء سے ۔ مصفرہ وہ ہی جسکا کان کٹا ہو اتنا کہ سوراخ کان کا کہل گیا ہو ۔ مستاصلہ
وہ ہی جسکا سینگ جڑ سے اوکہڑ گیا ہو ۔ بخقاء وہ جسکی آنکہہ کی بینائی جاتی رہی ہو اور آنکہہ قائم ہو ۔ مشیعہ وہ جو لاغری
اور ضعف کے وجہ سے بکریون کے ساتہہ نہین جا سکتی بلکہ پیچہے رہ جاتی ہی کسراء وہ جسکا ہاتہہ یا پانون ٹوٹ گیا ہو پس
ان قسمون کے سوا اور دو قسمین درست ہین پہر شک کیون کرتا ہی **عن علی** قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان نستشرف العین والاذنین وان لا نضحی بعوراء ولا مقابلة ولا مدابرة ولا خرقاء ولا شرقاء قال
الزهير فقلت لابی اسحاق اذکر عضباء قال لا قلت فما المقابلة قال یقطع طرف الاذن قلت فما
المدابرة قال یقطع من مؤخر الاذن قلت فما الشرقاء قال تشق الاذن قلت فما الخرقاء قال تخرق
اذنها السمة **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا کہ قربانی کی آنکہہ اور کان کو
ہم خوب دیکہہ لین (کہ اوسمین ایسا نقص نہ ہو جسکے سبب سے قربانی درست نہ ہو) اور کانی جانور کی قربانی نہ کرین اور اوسکے
قربانی نہ کرین جسکا کان اگلی طرف سے کٹا ہو یا پچہلی طرف سے یا جسکے کان گول پہٹے ہون یا دراز چیرے ہوئے ہون زہیر نے
کہا مین نے ابو اسحاق سے پوچہا عضباء کو بہی ذکر کیا انہون نے کہا نہین **ف** عضباء کہتے ہین اوس بکری کو جسکے کان
کٹے ہون اور سینگ ٹوٹے ہون یہ حدیثین دلیل ہین اسپر کہ جس قربانی کا تہوڑا سا بہی کان کٹا ہو یا آنکہہ مین نقصان ہو یا
لنگڑی ہو تو اوسکی قربانی درست نہین اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک جس قربانی کا آدہے سے کم کان
کٹا ہو اور ایسے ہی دم کٹا اور ناک کٹا اور سینگ ٹوٹا وغیرہ ہی تو اوس کی قربانی جائز ہے **عن علی** ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نہی ان یضحی بعضباء الاذن والقرن **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا عضباء کی قربانی سے یعنے سینگ ٹوٹی یا کان کٹے جانور کی قربانی کرنے سے **عن قتادة** قال قلت لسعید بن
المسیب ما الاعضب قال النصف فما فوقه **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی مین نے سعید بن المسیب سے پوچہا اعضب (یا
عضباء) کس جانور کو کہتے ہین انہون نے کہا جسکا کان آدہے سے زیادہ کٹا ہو **باب** فی البقرة والجزور عن
کم تجزی ہے اونٹ اور گائے بیل کی قربانی کتنے آدمیون کیطرف سے کفایت کرتی ہی **عن جابر** بن عبد اللہ قال کنا
نتمتع فی عهد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنذبح البقرة عن سبعة والجزور عن سبعة نشترك
فیها **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تمتع کرتے تھے تو گائے سات آدمی

کیطرف سے ذبح کرتے تہے اور اونٹ بہی سات آدمی کیطرف سے سب اوس مین شریک ہوجاتی **عن** جابر بن عبد
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال البقرۃ عن سبعۃ والجزور عن سبعۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گائی سات کیطرف سے کفایت کرتی ہے اور اونٹ بہی سات کیطرف سے **عن** جابر
بن عبد اللہ انہ قال نحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن
سبعۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ ہم نے نحر کیا حدیبیہ کے سال اونٹ سات آدمیون کیطرف سے اور گائی
ذبح کے سات آدمیون کیطرف سے **ف** ابو حنیفہ و شافعی اور اکثر علما کا یہی قول ہے **باب** فی الشاۃ یضحی
عن جماعۃ ایک بکری کی قربانی کئی آدمیون کیطرف سے کافی ہونا **عن** جابر بن عبد اللہ قال شہدت مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاضحی بالمصلی فلما قضی خطبتہ نزل عن منبرہ واتی بکبش فذبحہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ وقال بسم اللہ واللہ اکبر ھذا عنی وعمن لم یضح من امتی **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تہا بقر عید مین عیدگاہ مین جب آپ
خطبہ پڑھ چکے تو منبر سے اوترے اور ایک مینڈھا آیا آپ نے اپنی ہاتھ سے اوسے ذبح کیا اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر یہہ میری
طرف سے اور میری امت مین اوس شخص کیطرف سے جس نے قربانی نہین کی **ف** بموجب اس حدیث کے اور حدیث ابو ایوب
کے علمای محققین کا یہ قول ہے کہ ایک بکری ایک گہر والون کیطرف سے کفایت کرتی ہے **باب** الامام یذبح بالمصلی
امام کو چاہیے اپنی قربانی عیدگاہ مین ذبح کرے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یذبح اضحیتہ
بالمصلی وکان ابن عمر یفعلہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قربانی کو عیدگاہ مین ذبح
کرتے تہے اور ابن عمر بہی ایسا ہی کرتے تہے **باب** فی حبس لحوم الاضاحی قربانی کا گوشت رکہہ چہوڑنا **عن**
عائشۃ تقول دف ناس من اھل البادیۃ حضرۃ الاضحی فی زمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادخروا لثلث وتصدقوا بما بقی قالت فلما کان بعد ذلک قیل لرسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ لقد کان الناس ینتفعون من ضحایاہم ویجملون منہا الودک
ویتخذون منہا الاسقیۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما ذاک او کما قال قالوا یا رسول
اللہ نھیت عن امساک لحوم الضحایا بعد ثلث فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما نھیتکم من
اجل الدافۃ التی دفت فکلوا وتصدقوا وادخروا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کچہ لوگ جنگل کے رہنے والے آئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو فرمایا آپ نے تین روز تک کا گوشت رکہہ لو اور باقی صدقہ دیدو بعد اوسکے لوگون نے
آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ قبل اسکے لوگ اپنی قربانیون سے منفعت اوٹہاتے تہے اور چربی اونکی پگہلا رکہتے تہے اور کہالون
کی مشکین بناتے تہے آپ نے فرمایا کیا مطلب ہے اوہنون نے عرض کیا کہ اب آپ نے منع کردیا ہے تین روز سے زیادہ قربانی کے

گوشت رکہنے کو آپنے فرمایا مین نے اسواسطے منع کیا تہا کہ کچہ لوگ مسکین جنگل سے آگئی تھی اب قربانی کے گوشت کہاؤ اور صدقہ دو اور رکہہ چھوڑو **ف** علما نے اسمین اختلاف کیا ہی کہ پیشتر جو آپنے تین دن سے زیادہ قربانی کے گوشت رکہنے کو منع فرمایا گیا یہہ بھی تنزیہی تھی یا تحریمی صحیح یہہ ہے کہ یہہ ممانعت مصلحت کیواسطے تھی کیونکہ اوسوقت مین مسکین زیادہ آگئی تھی اونکو گوشت پہونچانا منظور تہا اگر تین روز سے زیادہ اجازت دیتے تو لوگ گوشت بہت کچھ چہوڑتے مسکین بہوکے رہتے۔ بخاری اور مسلم نے سلمہ بن الاکوع سے روایت کیا ہی کہ آپ نے فرمایا مین اسواسطے منع کیا کہ اوس سال لوگون کو تکلیف تھی **عن** نبیشہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نہیناکم عن لحومہا ان تاکلوھا فوق ثلاث لکی تسعکم جاء اللہ بالسعۃ فکلوا وادخروا واتجروا الا وان ھذہ الایام ایام اکل وشرب وذکر اللہ عزوجل **ترجمہ** نبیشہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین نے تم کو منع کیا تہا تین دن کے بعد قربانی کی گوشت کہانے سے اسواسطے کہ وہ گوشت تم سب کو پہونچ جاوے (کیونکہ جب تین دن سے زیادہ گوشت رکہنے کی ممانعت ہوگی تو لوگ گوشت تقسیم کردینگے) اب اللہ تعالی نے گنجائش دی (لوگ غنی ہوگئی) تو کہاؤ اور اوٹہا رکہو اور ثواب کماؤ اور خبردار ہوجاؤ یہ دن کہانے اور پینے اور یاد الہی کے ہین (اسی واسطے ان دنون مین روزہ رکہنا درست نہین) **باب** فی المسافر یضحی مسافر قربانی کرے **عن** ثوبان قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ثوبان اصلح لنا لحم ھذہ الشاۃ قال فما زلت اطعمہ منہا حتی قدمنا المدینۃ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی (سفر مین) پہر فرمایا اے ثوبان صاف کر اس بکری کی گوشت کو ہمارے لیے ثوبان نے کہا پہر مین ہمیشہ گوشت آپ کو کہلاتا رہا یہانتک کہ ہم مدینہ مین داخل ہوئے (سفر ختم ہوا) **باب** فی النہی ان تصبر البہائم والرفق بالذبیحۃ قربانی کے جانور پر شفقت کرنا **عن** شداد بن اوس قال خصلتان سمعتہما من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا غیر مسلم یقول فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبح ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے دو خصلتون کو سنا ہی اول تو یہہ کہ مقرر خدا نے احسان کرنا فرض کیا ہی ہر چیز پر سو تم جو قتل کرو تو اچھی طرح قتل کیا کرو یعنی اگر خون کے بدلے خون ہو تو جلدی فرغت کرو تڑسا تڑسا کر مت مارو دوسرے جب کسی جانور کو ذبح کیا چاہو تو اچھی طرح ذبح کرو اور چاہیے کہ اپنی چہری کو تیز کرلیا کرو اور چاہیے کہ راحت پہونچاؤ حلال کرنے کے جانور کو **ف** یعنی خدا نے ہر چیز کے ساتھ احسان کرنا فرض کیا ہی یہانتک کہ قتل اور ذبح مین بھی احسان چاہیے کہ جلد فرغت کرڈالے اور چہری کو پہلے تیز کرلیوے تا زیادہ تکلیف نہو **عن** ھشام بن زید قال دخلت مع انس علی الحکم بن ایوب فرای فتیانا او غلمانا قد نصبوا دجاجۃ یرمونہا فقال انس نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تصبر البہائم **ترجمہ** ہشام بن زید سے روایت ہی مین انس بن مالک کے ساتہہ حکم بن ایوب پاس گیا وہان چند جوانون یا لڑکون کو دیکھا انہون نے ایک مرغی کو نشانہ مقرر کیا ہی تیر مارتے ہین اوسکو

انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اس بات سے کہ جانور مارے جاویں اسطرح باندہ کر **ف** جسکو قتل بالصبر
کہتے ہین بعضون نے کہا صبر یہی ہے کہ جانور کو پکڑ رکھے ذبح کیواسطے نہ اوسکو کہانا دے نہ پانی دے **باب** فی ذبائح اھل الکتاب

اہل کتاب کے ذبیحہ کا بیان **عن** ابن عباس قال فکلوا مما ذکر اسم اللہ علیہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ
علیہ فنسخ واستثنی من ذلک فقال طعام الذین اوتوا الکتاب حل لکم وطعامکم حل لھم **ترجمہ** عبداللہ بن عباس
سے روایت ہے جو اللہ نے فرمایا کہاؤ اون جانورونکو جنپر اللہ کا نام لیا جاوے اور نہ کہاؤ اون جانورونکو جنپر اللہ کا نام نہ لیا
جاوے یہ آیت منسوخ ہوگئی یعنے اسمین سے اہل کتاب کے ذبیحے مستثنی ہوگئے اون کے ذبیحے درست ہین فرمایا اللہ نے کہانا اہل کتاب کا حلال
ہے تمہارے لیے اور کہانا تمہارا حلال ہے اون کے لیے **ف** کہانون سے مراد ذبیحے ہین ابن عباس اور بہت تابعین سے یہ منقول ہے

عن ابن عباس فی قولہ ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم یقولون ماذبح اللہ فلا تاکلوا وما ذبحتم انتم
فکلوا فانزل اللہ عزوجل ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم اللہ علیہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا
ان الشیاطین لیوحون الی اولیاءھم شیطان اپنے دوستون کے دلون مین ڈالتے ہین اسکی شان نزول یہ ہے وہ کہتے تھے جو اللہ نے ذبح
کیا (یعنے اپنی موت سے مرگیا) اوسکو نہین کہاتے اور جو تم نے ذبح کیا اوسکو کہاتے ہو تب اللہ نے یہہ آیت اتاری مت کہاؤ اون
جانورونکو جنپر اللہ کا نام نہین لیا گیا اوسکا کہانا برا ہے اخیر آیت تک **عن** ابن عباس قال جاءت الیھود الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا ناکل مما قتلنا ولا ناکل مما قتل اللہ فانزل اللہ ولا تاکلوا مما لم یذکر اسم
اللہ علیہ الی اخر الآیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے ہم کہاوین
اوس جانور کو جسکو ہم خود قتل کرین اور نہ کہاوین اوس جانور کو جسکو اللہ قتل کرے تب اللہ نے یہ آیت اتاری مت کہاؤ اون
جانورونکو جنپر اللہ کا نام نہ لیا جاوے **باب** ماجاء فی کل معاقرۃ الاعراب جن جانورون کو عرب فخر

کیواسطے کاٹین اون کے کہانے کا بیان **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن معاقرۃ الاعراب
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون جانورون کے کہانے سے جو عرب تفاخر کیواسطے
کاٹتے ہین **ف** عرب مین یہ دستور تھا کہ پہلے ایک آدمی ایک اونٹ کو کاٹتا دوسرا بھی اوسکے دیکہا دیکہی ایک اونٹ کو کاٹتا
پھر پہلا ایک اور اونٹ کاٹتا دوسرا بھی ایک اور کاٹتا اسی طرح ضدم ضدا اونٹ کاٹتے چلے جاتے یہانتک کہ ایک عاجز ہو جاتا
آپ نے اس فعل سے منع کیا یا اون اونٹون کے گوشت کہانے سے منع کیا کیونکہ وہ اللہ کے واسطے ذبح نہین ہوئے بلکہ غیر خدا کی تعظیم
کیواسطے تو ما اہل بہ لغیر اللہ ہوئے اگرچہ ذبح کیوقت اونپر اللہ کا نام لیا گیا ہو اس مسئلے مین بہت اختلاف ہے کہ جو جانور غیر خدا
کی تعظیم کے لیے ذبح کیا جاوے اور ذبح کیوقت اوسپر اللہ کا نام لیا جاوے آیا اوسکا کہانا درست ہے یا نادرست جو لوگ نادرست
جانتے ہین اون کی یہہ حدیث دلیل ہے **باب** فی الذبیحۃ بالمروۃ سفید پتھر سے ذبح کرنیکا بیان **عن** رافع

بن خدیج قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انا نلقی العدو غدا ولیس معنا مدی

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارن او اعجل ما انهر الدم وذکر اسم الله علیه فکلوا ما لم یکن سنا
او ظفرا وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة وتقدم سرعان من الناس فتعجلوا
فاصابوا من الغنائم ورسول الله صلی الله علیه وسلم فی اخر الناس فنصبوا قدورا فمر رسول الله
صلی الله علیه وسلم بالقدور فامر بها فاکفئت وقسم بینهم فعدل بعیرا بعشر شیاه وند بعیر من
ابل القوم ولم یکن معهم خیل فرماه رجل بسهم فحبسه الله فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان لهذه
البهائم اوابد کاوابد الوحش ما فعل منها هذا فافعلوا به مثل هذا **ترجمه** رافع بن خدیج سے روایت
ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم دشمنون سے ملین گے اور ہمارے پاس چہریان نہین
ہین جن سے جانورون کو ذبح کرین اور تلوارون سے ذبح کر نہین سکتی اس ڈر سے کہ کہین کند نہ ہو جاوین رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قتل کر اوسکو یا پہرتی کر یا دیکہتا رہ یا جلدی کر **ف** یعنی ایسا نہ ہو وہ مر جاوی تو حرام ہو جاوی
بخاری مسلم کی روایت مین ہے کیا ذبح کرون مین کہپانچ سے **ت** آپ نے فرمایا جو چیز کہ بہاوی خون کو اور اللہ کا نام اس
پر لیا جاوے سو کہا لو اوسکو سوائے دانت اور ناخون کے اور بیان کرتا ہون مین تجھ سے وجہ اسکی دانت تو ایک ہڈی ہے اور
ناخون چہریان ہین حبشیون کے (یعنے حبش کے لوگ ناخون سے کاٹتے ہین) کچہ لوگ جلدی مین آگے بڑہ گئے اور غنیمت
کا مال لوٹا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون کے اخیر مین تہے انہون نے دیگین چڑہائین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
دیگون پر گزرے آپنے حکم کیا اون کے الٹ دینے کا پہر تقسیم کر دیا اون کے درمیان مین مال غنیمت کو اور ایک اونٹ کو دس
بکریون کے برابر کیا اور ایک اونٹ اونٹون مین سے بہاگ نکلا اوسوقت لوگون کے پاس گہوڑے نہ تہے ایک شخص نے اوسکو
تیر مارا تو روک دیا اوسکو اللہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان چوپایون مین بہی بہاگنے والے جانور ہوتے ہین
جیسے وحشی جانور ہوتے ہین پہر جو کوئی ان جانورون مین سے ایسا کرے (یعنی بہاگ نکلے اور وحشی ہو جاوے) تو اوسکی ساتھ
ایسا ہی کرو (یعنی تیر وغیرہ جس طرح سے ہو سکی اوسکو مار ڈالو وہ حلال ہے) **عن محمد بن صفوان او صفوان بن محمد قال**
اصدت ارنبین فذبحتهما بمروة فسالت رسول الله صلی الله علیه وسلم عنهما فامرنی باکلهما **ترجمه**
محمد بن صفوان یا صفوان بن محمد سے روایت ہے مین نے شکار کیا دو خرگوشون کا تو ذبح کیا اون کو مین نے ایک سفید
پتھر سے (دہار دار سے) پہر مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا آپنے اجازت دی مجھکو اون کے کہانے کی
ف بعضون نے کہا مروہ ایک سفید پتھر چمکتا ہوا ہوتا ہے یا چقماق کا پتھر **عن رجل من بنی حارثة انه**
کان یرعی لقحة بشعب من شعاب احد فاخذها الموت فلم یجد شیئا ینحرها به فاخذ وتدا فوجا به
فی لبتها حتی اهریق دمها ثم جاء الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره بذلک فامره باکلها **ترجمه** بنی حارثہ
کے ایک شخص سے روایت ہے کہ وہ اونٹنی کو چراتا تہا احد کے پہاڑون کے درے مین اور وہ مرنے لگی یعنی اونٹنی تو اوسنے کوئی

چیز ایسی نہ پائی کہ جس سے اونٹنی کو نحر کری تو ایک میخ لیکر اونٹنی کے سینہ مین چبھو دی یعنی تیز طرف سی یہانتک کہ اوسکی سینہ سے خون بہا دیا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر اس حال کی خبر کی تو آپ نے اوسکو اوس اونٹنی کے کہانیکا حکم دیا

عن عدی بن حاتم قال قلت یا رسول اللہ ارایت ان احدنا اصاب صیدا ولیس معہ سکین ایذبح بالمروۃ وشقۃ العصا فقال امرر الدم بما شئت واذکر اسم اللہ عز وجل **ترجمہ** عدی بن حاتم سی روایت ہی مین نے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اگر ہم مین سے کسیکو کوئی شکار ملجاوی اور اوسکی پاس چھری موجود نہ ہو تو کیا تیز پتھر یا لکڑی کے ٹکڑی سی اوس شکار کو ذبح کر لے آپ نے فرمایا تو اللہ جل جلالہ کا نام لیکر جس چیز سی چاہی اوس سے اوسکی خون کو بہا دی **ف** لوہا ہو یا پتھر یا لکڑی لیکن شرط یہ کہ دھار دار اور تیز ہو جو رگونکو کاٹ دیوی اور خون بہا دیوی اسی طرح جو جانور گولی یا چہری سی شکار کیا جاوی اور قبل ذبح کرنے کے وہ مرجاوی تو اوسکا کہانا درست ہی بشرطیکہ گولی یا چہری مارتی وقت اللہ کا نام لیا ہو

باب ماجاء فی ذبیحۃ المتردیۃ جو جانور اوپر سی گر پڑی ہی اوسکی ذبح کرنے کا طریقہ

عن ابی العشراء عن ابیہ انہ قال یا رسول اللہ اما تکون الذکاۃ الا من اللبۃ او الحلق قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو طعنت فی فخذھا لاجزا عنک **ترجمہ** ابو العشراء سے روایت ہی ابو العشراء کا نام اسامہ بن مالک بن قہطم ہی یا عطارد یا یسار یا سنان بن برز یا بلال بن یسار اون کے باپ نے کہا یا رسول اللہ کیا زکوۃ سینے اور حلق کے بیچ مین ہوتے ہی اور کہین نہین ہوتی آپنے فرمایا اگر تو اوسکی ران مین کونچا مار دے تو بہی کافی ہی۔ ابو داؤد نے کہا یہ متردیہ اور متوحش کی زکوۃ ہی۔ یعنی جو جانور گر پڑے اور ذبح کی مہلت نہ ملے یا بہاگ نکلے

باب المبالغۃ فی الذبح ذبح خوب اچھی طرح سے کرنا چاہیے

عن ابن عباس وابی ھریرۃ قالا نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن شریطۃ الشیطان زاد ابن عیسی فی حدیثہ وھی التی تذبح فیقطع الجلد ولا تفری الاوداج ثم تترک حتی تموت **ترجمہ** ابن عباس اور ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شریطہ شیطان سی منع فرمایا **ف** زمانہ جاہلیت مین لوگ جانور کے حلق کا تہوڑا سا پوست کاٹ کے چہوڑ دیتے تہے یہانتک کہ وہ جانور مرجاتا اور اوسکو شریطہ اسوسطی کہا کہ شرط بمعنی نشتر مارنے کے ہی شرط حجام سی ماخوذ ہی اور اوسکو شیطان کے طرف اسوسطی نسبت کیا کہ اس عمل کا باعث وہی ہوتا ہی یا اسمین جانور کو تکلیف بہت ہوتی ہی اور خون نہین نکلتا یہہ شیطان کا فعل ہی

باب ماجاء فی ذکاۃ الجنین پیٹ کی بچے کی زکوۃ کا بیان

عن ابی سعید قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجنین فقال کلوہ ان شئتم وقال مسدد قلنا یا رسول اللہ ننحر الناقۃ ونذبح البقرۃ والشاۃ فی بطنھا الجنین انلقیہ ام ناکلہ فقال کلوہ ان شئتم فان ذکاتہ ذکاۃ امہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے بچہ جان کے پیٹ سی ذبح کرنیکے بعد نکلتا ہی اوس کو پوچہا تو آپنے فرمایا اگر چاہو تو کہالو اوسکو اور مسدد نے کہا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم اونٹنی کو نحر

کرتے ہین اور گائی کو ذبح کرتے ہین اور بکری کو بھی اور ہم اوسکی پیٹ مین مردہ بچہ پاتے ہین تو کیا ہم اوسکو پھینک
دیوین یا اوسکو بھی کہا لیوین تو آپ نے فرمایا جو تم چاہو تو کہا لو اوسکو مقرر اوسکی ماں کا ذبح کرنا گویا اوسکا بھی ذبح
کرنا ہے (یعنی ماں کا ذبح ہونا کافی ہی پیٹ کے بچے کے حلال ہونیکی لیے اگرچہ ماں کے پیٹ سے بچہ مردہ نکلے **ف**
اکثر علما کا بھی مذہب ہے مگر ابو حنیفہ سے اسکے خلاف مروی ہے وہ کہتے ہین اگر زندہ نکلے تو ذبح کرکے کہاوی اگر مردہ ہو تو نہ
کہاوی **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ذکاة الجنین ذکاة امه **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پیٹ کے بچے کا ذبح کرنا اوسکی ماں کا ذبح کرنا ہی (یعنی
ماں کا ذبح کرنا کفایت ہی اب پیٹ کی بچے کے ذبح کرنے کی حاجت نہین **باب** ما جاء فی اکل اللحم لا یدری اذکر
اسم اللہ علیه جس گوشت کا حال معلوم نہ ہو کہ اوسکے ذبح کرنیوالے نے بسم اللہ کہی یا نہ کہی **عن** عائشة انہم قالوا یا رسول
اللہ ان قوما حدیث عہد بالجاہلیة یاتون بلحمان لا ندری اذکروا اسم اللہ علیہا ام لم یذکروا افنا کل
منہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سموا وکلوا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی کہ اونہوں نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ چند قوم ہین جو تازہ ایمان لائی ہین اور وہ ہمارے پاس گوشت لایا کرتے ہین ہم
نہین جانتے کہ ذبح کیوقت خدا کا نام لیتے ہین یا نہین تو آپ نے فرمایا کہ تم خدا کے نام کو لیا کرو اور کہایا کرو **ف** یعنی اہل اسلام
پر گمان نیک کیا چاہیے یہ لوگ خدا کے نام کو ذبح کیوقت نہ ترک کرتے ہونگے تم اپنے رفع شبہہ کیواسطے خدا کا نام لے لیا کرو اور یہ
مطلب نہین کہ اگرچہ انہون نے ذبح کیوقت خدا کا نام نہ لیا ہو تو بھی تمہاری بسم اللہ کہنے سے پاک ہو جاویگا اسلیے کہ بسم
کہنا ذبح کیوقت شرط ہی مگر وہم کا اعتبار نہین ہی حلت اور حرمت مین جب مسلمان نے کسی جانور کو ذبح کیا تو وہ حلال ہی
سمجہا جاویگا **باب** فی العتیرة عتیرہ کا بیان (یعنی رجب کی قربانی کا) **عن** نبیشة نادی رجل رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انا کنا نعتر عتیرة فی الجاہلیة فی رجب فما تامرنا قال اذبحوا للہ فی ای شہر کان
وبروا اللہ عز وجل واطعموا قال انا کنا نفرع فرعا فی الجاہلیة فما تامرنا قال فی کل سائمة فرع تغذوہ
ماشیتک حتی اذا استحمل قال نصر استحمل للحجیج ذبحته فتصدقت بلحمه قال خالد احسبه قال
علی ابن السبیل قال ذلک خیر قال خالد قلت لابی قلابة کم السائمة قال مائة **ترجمہ** نبیشہ سے روایت
ہی ایک شخص نے آواز دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہم عتیرہ کیا کرتے تھے رجب مین جاہلیت کے زمانے مین اب آپ ہمکو
کیا حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ذبح کرو اللہ کیواسطے جس مہینے مین ہو سکے اور اطاعت کرو اللہ کی اور کہانا کہلاؤ پھر وہ شخص بولا
ہم فرع کیا کرتے تھے (یعنی پہلا بچہ جو پیدا ہوتا تھا کسی جانور کے اوسکو کاٹتے تھے بتون کیواسطے) جاہلیت کے زمانے مین اب آپ کیا
حکم کرتے ہین آپ نے فرمایا ہر جانور ون مین جو چرنی والے ہون ایک فرع ہی جسکو کہلاتے ہین جانور تیرے (یعنی چارہ لاکر
لاتے ہین اوسکے لیے) جب بوجہ لادنے کے لائق ہو جاوے یا اونٹ ہو جاوے تو اوسکو ذبح کر پھر اوسکا گوشت صدقہ کر (خالد نے کہا

مسافرونپر یہ بہتر ہے خالد نے کہا مین نے ابو قلابہ سے پوچھا کتنے جانورون مین ایسا کرے انہون نے کہا سو جانورون مین **عن**
ابی ھریرة ان النبی صلے الله علیه وسلم قال لا فرع ولا عتیرة **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین نہ فرع ہے اور نہ عتیرہ ہے **ف** فرع اوسکو کہا کہ زمانہ جاہلیت مین جس جانور کا اول بچہ پیدا ہوتا
تو اوسکو بتون کیواسطے ذبح کرتے تہے اور ابتدا اسلام مین مسلمان بھی اللہ کیواسطے کرتے تہے پہر وہ منسوخ اور منع کیا گیا
اسلیے کہ مشابہت کفار کی تہی اور عتیرہ اوسکو کہتے ہین کہ رجب کے اول دہے مین تقرب حاصل کرنے کے لیے زمانہ جاہلیت مین ذبح کرتی
تہی کافر اپنے بتون کیواسطے تقرب کے لیے اور مسلمان اللہ تعالے کے لیے کرتے تہے پہر یہ دونون منسوخ ہوگئے۔ اب نہ فرع ہے نہ عتیرہ بلکہ
مسلمانون کے لیے قربانی ہے عید اضحی کے روز **عن** سعید قال الفرع اول النتاج کان ینتج لهم فیذبحونه **ترجمہ**
سعید بن المسیب نے کہا کہ فرع پہلے بچے کو کہتے ہین جو پیدا ہوتا تھا وہ اوسکو ذبح کیا کرتے تہے **عن** عائشة قالت امرنا
رسول الله صلے الله علیه وسلم من کل خمسین شاة شاة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے حکم کیا ہم کو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر پچاس بکری مین سے ایک بکری کا ذبح کا مسافرون اور غریبون کیواسطے ہے شاید یہ حکم استحبابا
ہے سوا زکوۃ کے کہ وہ فرض ہے **باب** فی العقیقة عقیقہ کا بیان **عن** ام کرز الکعبیة قالت سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول عن الغلام شاتان مکافأتان وعن الجاریة شاة **ترجمہ** ام کرز کعبیہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے جو آپ فرماتی تہے لڑکے کیطرف سے دو بکریان برابر کی۔ یعنی عقیقہ مین
بیٹے کیطرف سے دو بکریان برابر کی ہین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری (برابر کی یعنی ہمسن ہون چہوٹی بڑی نہ ہون) **عن** ام
کرز قالت سمعت النبی صلے الله علیه وسلم یقول اقروا الطیر علی مکناتها قالت وسمعته یقول عن الغلام
شاتان وعن الجاریة شاة لا یضرکم اذکرانا کن ام اناثا **ترجمہ** ام کرز سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مین نے سنا ہے آپ فرماتی تہے پرندون کو انکے گہونسلون مین بیٹہا رہنے دو۔ یعنی انکو گہونسلون سے اوڑا کر تکلیف نہ دو اور آپ فرماتی
تہی لڑکے کیطرف سے دو بکریان ہین یعنی عقیقہ مین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری اور تم کو اسمین ضرر نہین کہ وہ نر ہون یا مادہ یعنی
یہ خیال نکرو کہ لڑکا ہو تو اوسکی طرف سے نر چاہیے اور لڑکی کیطرف سے مادہ **عن** ام کرز قالت قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم عن الغلام شاتان مثلان وعن الجاریة شاة **ترجمہ** ام کرز سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے لڑکے کیطرف سے دو بکریان برابر کی اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری چاہیے عقیقہ مین **عن** سمرة عن رسول الله صلی
الله علیه وسلم قال کل غلام رهینة بعقیقة تذبح عنه یوم السابع ویحلق راسه ویدمی فکان قتادة
اذا سئل عن الدم کیف یصنع به قال اذا ذبحت العقیقة اخذت منها صوفة واستقبلت به
اوداجها ثم توضع علی یافوخ الصبی حتی یسیل علی راسه مثل الخیط ثم یغسل راسه بعد ویحلق **ترجمہ**
سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر لڑکا گرو ہے اپنے عقیقہ کے بدلے مین ساتوین دن اوسکیطرف سے

[illegible]

ذبح کیا جاوی اور اوسکا سر مونڈا جاوے اور قربانی کا خون اوسکے سر پر لگایا جاوے قتادہ (جو اس حدیث کے راوی ہین) نے
سے جب کوئی پوچھا کسطرح خون لگایا جاوے تو وہ کہتے جب عقیقہ کا جانور ذبح ہونے لگے تو اوسکے بالون مین سے ایک ٹکڑا
لیکر رگون پر رکھ دیا جاوے (وہ ٹکڑا خون مین تر ہو جاویگا) پھر وہ ٹکڑا لڑکے کی چندیا پر رکھا جاوے یہانتک کہ خون
اوسکے سر پر بہنے لگے تاگے کیطرح پہر اوسکا سر دہویا جاوے اور سر مونڈا جاوے اور بعضون کے نزدیک خون لگانا منسوخ ہے

عن سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل غلام رهينة بعقيقته تذبح
عنه يوم سابعه ويحلق ويسمى **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر لڑکا اپنے عقیقے کے بدلے مین گرو ہے ساتوین دن تک اوسکی طرف سے ذبح کیا جاوے اور سر مونڈا جاوے اور نام کہا
جاوے اوسکا (بہتر نام جیسے عبد اللہ یا عبد الرحمن یا انبیا کے نام پر) **عن** سلمان بن عامر الضبي قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم مع الغلام عقيقة فاهريقوا عنه دما واميطوا عنه الاذى **ترجمہ** سلمان بن
عامر ضبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لڑکا پیدا ہونے کے ساتھ اوسکا عقیقہ سنت ہے تو بہاؤ
اوسکی عوض خون اور دور کرو اوس لڑکے سے تکلیف اور نجاست کو یعنی سر کے بال مونڈو اور غسل دو **ف** جب لڑکا
پیدا ہو تو ساتوین دن عقیقہ کرے لڑکا ہو تو دو بکریاں اور لڑکی ہو تو ایک بکری ذبح کرے **عن** الحسن انه كان
يقول اماطة الاذى حلق الرأس **ترجمہ** حسن سے روایت ہے تکلیف اور نجاست دور کرنیسے مراد سر مونڈنا ہے اور
اول کا شاغسل دینا وغیرہ) **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم عق عن الحسن والحسين
كبشا كبشا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت امام حسن اور امام حسین کیطرف سے
ایک ایک دنبہ عقیقہ کیا **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه اراه عن جده قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن العقيقة فقال لا يحب الله العقوق كانه كره الاسم ومن ولد له فاحب ان ينسك عنه
فلينسك عن الغلام شاتان مكافاتان وعن الجارية شاة وسئل عن الفرع قال والفرع حق وان
تتركوه حتى يكون بكرا شغزبا ابن مخاض او ابن لبون فتعطيه ارملة او تحمل عليه في سبيل الله
خير من ان تذبحه فيلزق لحمه بوبره وتكفئ اناءك وتوله ناقتك **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھے گئے عقیقہ سے اپنے فرمایا اللہ تعالے عقوق کو دوست
نہین رکھتا **ف** عقوق کہتے ہین والدین کی نافرمانی کرنیکو عقیقہ اور عقوق کا مادہ ایک ہے اسواسطے **ت** آپنے
اس نام کو مکروہ جانا اور فرمایا جسکا بچہ پیدا ہوا ور وہ اپنے بچہ کیطرف سے قربانی کرنا چاہے تو لڑکے کیطرف سے چاہیے
کہ دو بکریان کرے برابر کی اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری پھر پوچھے گئے آپ فرع سے آپنے فرمایا فرع حق ہے (یعنی خدا کیواسطے
فرع کرنا بیکار اور لغو نہین گو واجب بھی نہین ہے) اگر تم اوسکو چھوڑ دو یہانتک کہ جوان اونٹ ہو جاوے ایک برس کا یا دو

کا پہر دیدو اوسکو ہوو ین یا محتاجون کو یا جہا وکیواسطے خدا کی راہ مین دیدو تو وہ بہتر ہے اس سے کہ کاٹ ڈالو اوسکو (پیدا ہوتی ہی) اور گوشت اوسکا اوسکے بالون سے لگا ہو (یعنی کم ہو) اور اپنا برتن اوندہا دو (یعنی دودہ نہ رہے کیونکہ بچہ کاٹ ڈالنے سے دودہ کم ہو جاویگا) اور اوسکی ماں کو دیوانہ کرو عن عبد اللہ بن بریدۃ یقول کنا فی الجاھلیۃ اذا ولد لاحدنا غلام ذبح شاۃ ولطخ راسہ بدمھا فلما جاء اللہ بالاسلام کنا نذبح شاۃ ونحلق راسہ ونلطخہ بزعفران ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہی زمانہ جاہلیت مین جب کسیکے ہان ہم مین سے لڑکا پیدا ہوتا تو وہ ایک بکری ذبح کرتا اور اوسکا خون بچہ کے سر مین لگاتا پہر جب اسلام آیا تو ہم بکری ذبح کرتے تھے اور بچے کا سر مونڈکر زعفران لگاتے تہے (خون لگانا موقوف ہو گیا) یہ حدیث ناسخ ہی اوس حدیث کی جو اوپر گزری **باب**

فی اتخاذ الکلب للصید وغیرہ کتا شکار یا اور کسی ضرورت کیواسطے رکھنا عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتخذ کلبا الا کلب ماشیۃ او صید او زرع انتقص من اجرہ کل یوم قیراط ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کتا پالے اوس کتے کے سوا جو مویشی یعنی بکریون وغیرہ جانورون کی نگہبانی کو پالنے مین یا شکار کو یا کہیتی کی رکہوالی کو تو ہر روز اوسکی ثواب مین سے ایک قیراط برابر کم ہوگا **ف** قیراط کا اندازہ اللہ جل جلالہ کے نزدیک کچہ مقرر ہوگا ثواب کم ہونے کی وجہ یہ ہی کہ کتا نجس ہی اوسکے گہر مین رحمت کے فرشتے نہین آتے یا آنے جانیوالون کو تکلیف ہوتی ہی لوگون کو ستاتا ہی دوسری حدیث مین ہی کہ دو قیراط پہر ثواب اوسکا کم ہوتا ہے عن عبد اللہ بن مغفل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان الکلاب امۃ من الامم لامرت بقتلھا فاقتلوا منھا الاسود البھیم ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہ بات نہوتی کہ کتے بھی ایک جماعت ہین جماعتون مین سے یعنی ایک عالم ہین اللہ کے عالمون مین سے تو مین اون کے قتل کرنیکا ضرور حکم کرتا اب تم اون مین سے خالص سیاہ کتون کو قتل کرو (جنمین بالکل سفیدی نہ ہو کیونکہ وہ شریر ہوتا ہی لوگون کو ایذا دیتا ہے) عن جابر قال امر نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقتل الکلاب حتی ان کانت المرأۃ تقدم من البادیۃ یعنی بالکلب فنقتلہ ثم نھانا عن قتلھا وقال علیکم بالاسود ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتون کے مارنے کا حکم کیا یہانتک کہ کوئی عورت جنگل سے اپنے ساتھہ کتا لیکر آتی ہم اوسکو مار ڈالتے پھر آپنے منع کیا اون کے مارنیسے اور فرمایا کالے کتے کو مار ڈالو **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین نہین ہی اور اوس کے بجای ابو ثعلبہ کی حدیث ہی جو آگے آتی ہی اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین یہ حدیث ہی لیکن ابو ثعلبہ کی حدیث نہین ہی اور نسخہ قلمی مطابق نسخہ مصر کے ہی عن ابی ثعلبۃ الخشنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رمیت الصید فادرکتہ بعد ثلاث لیال وسھمک فیہ فکلہ ما لم ینتن ترجمہ ابی ثعلبہ خشنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو شکار پر تیر چلاوے اور پہر تو اوسی شکار کو اپنی تین رات کے بعد پاوے اور تیرا

تیر اوسمین موجود ہو تو جبتک اوسمین بدبو نہ ہو تو اوسکو کہالے (یعنی جبتک وہ سڑا نہ ہوا ہو اور متعفن نہ ہوا ہو) اور تیر موجود ہونے کی قید اسلیے لگائی کہ اوسکے مرنے کا یقین تیر کے صدمے سے ہو جاوے

باب فی الصید شکار کرنے کا بیان

عن عدی بن حاتم قال سئلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت انی ارسل الکلاب المعلمة فتمسک علی افاکل قال اذا ارسلت الکلاب المعلمة وذکرت اسم اللہ فکل مما امسکن علیک قلت وان قتلن قال وان قتلن ما لم یشرکہا کلب لیس منہا قلت ارمی بالمعراض فاصیب افاکل قال اذا رمیت بالمعراض وذکرت اسم اللہ فاصاب فخزق فکل وان اصاب بعرضه فلا تاکل **ترجمہ** عدی بن حاتم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے پوچہا تو مین نے کہا کہ مین سدہی ہوئی کتی کو چہوڑتا ہون یعنی شکار پہ وہ جاکر شکار کے جانور کو پکڑ لیتا ہے کیا مین اوسکو کہاؤن آپ نے فرمایا جب تو اپنے سکہائے ہوئے شکاری کتون کو چہوڑے اور خدا کا نام اوسپر لیوے تو اوس شکار کو کہالے جسکو تیرے لیے پکڑ رکہین عدی بن حاتم نے حضرتؐ سے کہا کہ کتے اگر شکار کو جان سے مار ڈالین تو بہی کیا وہ شکار حلال ہے حضرتؐ نے فرمایا کہ اگر مار بہی ڈالین تو بہی حلال ہے جبتک دوسرا کتا غیر شکاری اوس شکار مارنے مین شریک نہو عدی بن حاتم نے کہا کہ مینے پہر حضرتؐ سے کہا کہ بے پر اور بے گانسی کے تیر سے شکار حاصل کرتا ہون (جو بوجہہ اور وزن کی وجہہ سے جانور کو مارتا ہے) پہر اوسکو کہاؤن حضرتؐ نے فرمایا جب کہ تو بے پر اور بے گانسی کے تیر کو مارے اللہ کا نام لیکر پہر وہ تیر شکار کے جسم مین گہسکر چیر پہاڑ دیوے تو کہالے اور اگر تیر شکار کو بینڈا ہو کر لگے تو مت کہا **ف** اس حدیث سے بہت سے مسئلے شکار کے معلوم ہوئے - اول یہ کہ کتے کا شکار کہانا درست ہے دوسرے یہ کہ کتے کو جب آپ شکار پر چہوڑا تو حلال ہے اور اگر کتا خود بخود چہوٹ گیا اور شکار مار لایا تو حلال نہین - تیسرے یہہ کہ کتے کی تعلیم شرط ہے اور تعلیم کی علامت یہ ہے کہ اوسکو تین بار شکار پر چہوڑے اور ہر بار وہ شکار مار لائے خود نہ کہاوے چوتہی یہ کہ کتے کے چہوڑتے وقت بسم اللہ کہنا شرط ہے اگر قصدًا بسم اللہ نہ بولا تو شکار مردار ہوا اور جو بہولے سے نکہا تو حلال ہے یہ امام اعظمؒ کا مذہب ہے اور امام شافعی کے نزدیک زبان سے بسم اللہ کہنا واجب نہین ہر مسلمان کے دل مین خدا کا نام ہے لیکن زبان سے کہنا مستحب ہے پانچوین یہ کہ اگر شکاری کتے سے شکار مر بہی جاوے تو حلال ہے چہٹی یہ - کہ اگر شکاری کتے کے ساتہہ دوسرا کتا جسکی تعلیم نہین ہوئی شکار مارنے مین شریک ہووے تو شکار مردار ہے اسواسطے کہ جب حلال اور حرام ایک چیز مین جمع ہو لے تو احتیاط کی سبب سے حرام ہی غالب ہوجاتا ہے - ساتوین یہ - کہ بے گانسی کے تیر کے شکار مین زخم ہونا شرط ہے تاکہ خون ناپاک نکلجاوے اور اگر بے زخم کے صدمے کی وجہہ سے مر جاوے تو وہ شکار حلال نہین جیسے غلیل کے غلہ سے یا اینٹ پتہر سے جانور کو مار ڈالے تو مردار ہے کہ خون نہ نکلا شکار اوس چیز سے حلال ہوتا ہے جو تیز ہو اور چیر پہاڑ ڈالے جیسے چہری تلوار گانسی دار تیر وغیرہ اسی طرح بندوق کی گولی یا چہری جن سے جسم پہٹ جاتا ہے اور خون نکل آتا ہے

عن عدی بن حاتم قال سئلت النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلت انا نصید بہذہ الکلاب فقال لی اذا ارسلت کلابک المعلمة وذکرت

اسم الله عليها فكل مما امسكن عليك وان قتل الا ان ياكل الكلب فان اكل فلا تاكل فاني اخاف ان يكون
انما امسكه على نفسه ترجمه عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا تو مینے کہا کہ ہم
ان کتون سی شکار کرتے ہین (آپ کیا فرماتے ہین) تو آپنے مجھسے فرمایا جب تو اپنے سکھائی ہوئی کتونکو چھوڑے یعنی شکار
پر اور اوسپر خدا کا نام لیا ہو تو اوسکو کہالے جو تیرے لیے کتے نے شکار پکڑ رکہا ہو اگرچہ کتا اوس جانور کو مار ڈالے مگر یہ ضرور ہے
کہ کہا دے نہین اگر اوسمین سے کہا لیوے تو پھر اوسکو نہ کہا کیونکہ احتمال ہے اوس نے اپنے واسطے اوس جانور کو پکڑا ہو (دوسری یہ
کہ جب اوس نے شکار کے جانور مین سے کہا لیا تو وہ معلم نہوا غیر معلم ہوا اور اوسکا شکار درست نہین عن عدي بن حاتم ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال اذا رميت بسهمك وذكرت اسم الله وجدته من الغد ولم تجده في ماء ولا فيه اثر غير
سهمك فكل واذا اختلط بكلابك كلب من غيرها فلا تاكل لا تدري لعله قتله الذي ليس منها ترجمه
عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسوقت تو نے اپنے تیر سے شکار کیا اللہ کا نام لیکر اور اوس شکار کو دوسرے
روز پایا یعنی شکار تیر کی چوٹ کہا کر نکل گیا اور پھر دوسرے روز ملا مگر پانی مین نہ گرا نہ تو نے اوسمین سوا اپنے تیر کے زخم کے کچھ نشان
پایا تو کہا لے اور جب تیری کتے کے ساتھ دوسرا کتا بھی ملگیا یعنی دونوں نے ملکر شکار مارا تو اوسکو مت کہا کیونکہ تو نہین جانتا کسنے
اوس جانور کو مارا شاید دوسرے کتے نے مارا ہو عن عدي بن حاتم ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا وقعت رميتك
في ماء فغرق فمات فلا تاكل ترجمه عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو ایک جانور کو
تیر مارے اور وہ پانی مین گر کر ڈوب جاوے اور مرجاوے تو اوسکو نہ کہا عن عدي بن حاتم ان النبي صلى الله عليه و
سلم قال ما علمت من كلب او باز ثم ارسلته وذكرت اسم الله فكل مما امسك عليك قلت وان قتل قال اذا قتله
ولم ياكل منه شيئا فانما امسكه عليك ترجمه عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کتے یا باز
کو کہ تو نے اوسکو سکہایا ہو اور پھر تو نے اوسکو شکار پر چھوڑا بسم اللہ کہکہ تو اوس جانور کو کہا لے جو تیرے لیے اوس نے پکڑ رکہا ہو
یعنی خواہ کتا ہو یا باز جو سدہایا ہوا ہو اور وہ پکڑ رکھے عدی نے حضرت سے کہا کہ اگرچہ اوس شکار کو مار ڈالا تو آپنے فرمایا جسوقت
کہ کتے یا باز نے مار ڈالا شکار کو اور اوس مین سے کچھ کہایا نہین تو گویا کہ اوسنے تیرے لیے شکار کو پکڑ رکہا ہی تو وہ درست ہی اور
جب کہا لیا تو اوسنے اپنے لیے پکڑا اوسکا کہانا درست نہین) عن ابي ثعلبة الخشني قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم في صيد الكلب اذا ارسلت كلبك وذكرت اسم الله فكل وان اكل منه وكل ما ردت عليك
ترجمہ ابی ثعلبہ خشنی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شکاری کتے کے شکار کے باب مین فرمایا جسوقت تو نے
اپنے کتے کو چھوڑا یعنی شکار پر اور اللہ کا نام یاد کیا یعنی بسم اللہ کہکر چھوڑا تو اوس شکار کو کہا۔ اگرچہ وہ اوس مین سے کہا لیوے
اسیطرح کہا اوس جانور کو جو تیر سے مارے عن عدي بن حاتم انه قال يا رسول الله انا نرمي الصيد فيقتفي
اثره اليومين والثلاثة ثم يجده ميتا وفيه سهمه اياكل قال نعم ان شاء او قال ياكل ان شاء ترجمه عدی بن

بن حاتم سے روایت ہی کہ اونہون نے کہا یا رسول اللہ کوئی ہم مین سی تیر مارتا ہی شکار کے جانور کو پہر اوسکا نشان ڈہونڈہا کرتا ہی دو دو تین تین دن تک بعد اوسکے اوسکو مرا ہوا پاتا ہی اور تیر اوس مین لگا ہوا ہوتا ہی کیا اوسکو کہا وی فرمایا ہان اگر جی چاہے تو کہا لیوے (اور جو احتیاطًا نہ کہا وی تو بہتر ہی شاید اور کسی سبب سے مرا ہو) عدی بن حاتم

سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن المعراض فقال اذا اصاب بحدہ فکل واذا اصاب بعرضہ فلا تاکل فانہ وقیذ قلت ارسل کلبی فاجد علیہ کلبا اٰخر فقال لا تاکل لانک انما سمیت علی کلبک ترجمہ عدی بن حاتم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مین نے بے پہکے تیر کے باب مین سوال کیا تو آپ نے فرمایا جب اپنی تیزی سی پہونچے تو کہا یعنی جب وہ تیر اپنی تیزی سی گہس گیا ہو اور جو تیر مینڈا ہوکر لگا تو مت کہا کیونکہ وہ تو موقوذہ ہی کلام اللہ مین حرام ہی یعنے اوس نے چوٹ کہائی ہی یعنے شکار نے راوی کہتا ہی کہ پہر مین نے حضرت سے پوچہا جو مین نے اپنی کتی کو شکار پر چہوڑا اور اوسکی ساتہہ دوسرے کتے کو بہی پایا یعنی شکار کرتے مین تو آپ نے فرمایا مت کہا اسلیے کہ بسم اللہ تو نے اپنے ہی کتے پر کہا ہے (نہ دوسرے کتے پر وہ تو بغیر بسم اللہ کے شریک ہوگیا) عن ابی ثعلبۃ الخشنی یقول قلت

یا رسول انی اصید بکلبی المعلم وبکلبی الذی لیس بمعلم قال ما صدت بکلبک المعلم فاذکر اسم اللہ وکل وما اصدت بکلبک الذی لیس بمعلم فادرکت ذکاتہ فکل ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سی روایت ہی مینے کہا یا رسول اللہ مین شکار کرتا ہون شکاری سدہی ہوئی کتی سے اور بن سدہی ہوئے کتے سے شکار کری تو یاد کر نام اللہ کا یعنی بسم اللہ اور کہا جو تو نے بن سدہے ہوئے کتے سے شکار کیا اور تو نے اوسکے ذبح کو پایا یعنی زندہ پایا اور ذبح کیا پس کہا اور نہ نہ کہا کیونکہ وہ کتا جب تعلیم یافتہ نہین ہی تو اوس کا مار ڈالنا قائم مقام ذبح کے نہین ہو سکتا عن ابی

ثعلبۃ الخشنی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ثعلبۃ کل ما ردت علیک قوسک و کلبک زاد عن ابن حرب المعلم ویدک فکل ذکیا وغیر ذکی ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسی فرمایا ای ابا ثعلبہ کہا لے اوس جانور کو جو اپنی تیر کمان سے مارے یا کتی سی مارے ابن حرب کے روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ وہ کتا شکاری ہو اور کہا اوس جانور کو جسکو تیرا ہاتھ مارے (یعنی تیر سے) خواہ اوسکو ذبح کر سکے یا نہ کر سکے قبل ذبح کے وہ مر جاوے ۔۔ ابی ثعلبۃ قال یا رسول اللہ ان لی کلابا مکلبۃ فافتنی فی

صیدھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کان لک کلاب مکلبۃ فکل مما امسکن علیک قال

وان قتل منہ فقال یا رسول اللہ افتنی فی قوسی قال کل ما ردت علیک قوسک قال ذکیا او غیر

ذکی قال وان تغیب عنک ما لم یصل او تجد فیہ اثر غیر سہمک قال افتنی فی انیۃ المجوس ان اضطررنا

الیہا قال اغسلہا وکل فیہا ترجمہ ابو ثعلبہ سے روایت ہی اوس نے کہا یا رسول اللہ میری پاس کتے تیار ہین شکار کیواسطے (یعنی تعلیم یافتہ سدہی ہوئے) تو آپ حکم فرمایی اون کے شکار کے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اگر تیری پاس سدھے ہوئے تیار کتی مین تو کہا اوس جانور کو جسکو وہ تیری لیے پکڑ رکہین ابو ثعلبہ نے کہا خواہ مین اوسکو ذبح
کر سکون یا نہ کر سکون آپنے فرمایا ہان ابو ثعلبہ نے کہا اگرچہ وہ کتی اوس جانور مین سے کہالین آپنے فرمایا اگرچہ وہ کہا
لین اسمین سے **ف** عدی بن حاتم کی حدیث سے جب کتا اوس جانور مین سے کہالے تو اوسکا کہانا درست نہین **ت**
پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ بیان فرمایئے میری کمان کے شکار کا آپنے فرمایا جو تیری کمان شکار رکہا دے اوسکو کہا خواہ تو
اوسکو ذبح کرنے پاوے یا نہ پاوے اوس نے کہا اگرچہ وہ شکار تیر کہا کر میری نظر سے غائب ہو جاوے جبتک وہ سڑے نہین یا
دوسرا کوئی صدمہ اوسکو معلوم نہ ہو سوا تیری تیر کے پہر اوس نے کہا بیان فرمایئے پارسیون کے برتنون کو جب ہمکو دوسرا برتن نہ ملے
آپنے فرمایا دہو کر اون مین کہالے **باب** فی صید قطع منه قطعة زندہ جانور کا ایک ٹکڑا کاٹ لیا جاوے

تو وہ حرام ہے **عن** ابی واقد قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قطع من البهيمة وهي حية فهي ميتة
ترجمہ ابی واقد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز کہ زندہ جانور کے بدن سے کاٹی جاوے تو وہ چیز
مردار ہے۔ یعنی جو عضو زندہ جانور سے کاٹ لیا ہو تو وہ مردار ہے اوسکا کہانا درست نہین **باب** فی اتباع الصید

شکار کے پیچہے پڑنا کیسا ہے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال مرة سفیان ولا اعلمه
الا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من سکن البادیة جفا ومن اتبع الصید غفل ومن اتی السلطان
افتتن **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جنگل مین رہا کریگا اوسکا دل
سخت ہو جاویگا اور جو شکار کے پیچہے رہیگا وہ غافل ہو جاویگا (دنیا کے یا دین کے کامون سے) اور جو شخص بادشاہ
کے پاس سفت کریگا وہ کسی بلا مین پڑ جاویگا (کبہی تو دنیا ہی مین بلا آوے گی عزت جاوے گی ورنہ آخرت مین بلا مین
پڑیگا) **اختتام الضحایا** شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب قربانیون
کی اور شکار اور ذبیحون کی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الوصایا

شروع ہوئی کتاب وصیتون کی۔ (وصیت جو آدمی بیماری مین مرتے وقت کہہ جاتا ہے)

باب ما یؤمر به من الوصیة وصیت کرنے کی تاکید کا بیان **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال ما حق امرئ مسلم له شيء يوصي فيه يبيت ليلتين الا ووصيته مكتوبة عنده
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین لائق ہے مرد مسلمان کو کہ اوسکی کوئی چیز ایسی ہو
جو قابل وصیت کی کہنی ہو یعنے مال یا لوگون کے ساتھ معاملہ ہو جسکی وصیت ضرور ہو اور گزاری دو راتین مگر اوسکے
وصیت اوسکے پاس لکہی ہو **ف** یعنی جسپر لوگون کا قرض ہو یا کسی کی امانت ہو اوسکو لازم ہے کہ اپنی پاس اوسکی وصیت لکہ
رکہے دو راتین بہی بغیر وصیت کیے نہ گزارے تا کہ اوسکے بعد اوسکے وارث پر اوسپر عمل کرین اور اسلیے کہ آدمی کو اپنی موت معلوم

وصیت لکھنا اس صورت مین تو واجب ہے اور اگر کسی کا لینا دینا نہو تو وصیت کرنا واجب نہین مستحب ہے عن
عائشة ما ترك رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا ولا درهما ولا بعيرا ولا شاة ولا اوصى بشيء
ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے درہم اور دینار اور اونٹ بکری کی قسم سے کچھ نہ چھوڑا یعنی
آپ نے اپنی میراث مین نہ چھوڑا اور نہ کسی چیز کی وصیت فرمائی ف کیونکہ دوسری حدیث مین ہے پیغمبر لوگون کا ترکہ
دینار اور درہم نہین ہوتا بلکہ علم انکا ترکہ ہوتا ہے

باب ما لا يجوز للموصي في ماله جو وصیت درست نہین ہے اوسکا بیان

عن عامر بن سعد عن ابيه قال مرض مرضا اشفي فيه فعاده رسول الله صلى الله عليه
وسلم فقال يا رسول الله ان لي مالا كثيرا وليس يرثني الا ابنتي افأتصدق بالثلثين قال لا قال فبالشطر
قال لا قال فبالثلث قال الثلث والثلث كثير انك ان تترك ورثتك اغنياء خير من ان تدعهم
عالة يتكففون الناس وانك لن تنفق نفقة الا اجرت بها حتى اللقمة ترفعها الى في امرأتك
قلت يا رسول الله اتخلف عن هجرتي قال انك ان تخلف بعدي فتعمل عملا تريد به وجه الله لا تزداد
به الا رفعة ودرجة ولعلك ان تخلف حتى ينتفع بك اقوام ويضر بك آخرون ثم قال اللهم امض
لاصحابي هجرتهم ولا تردهم على اعقابهم لكن البائس سعد بن خولة يرثي له رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان مات بمكة ترجمہ عامر بن سعد اپنے باپ سے روایت کیا ہے یعنی سعد بن ابی وقاص سے وہ بیمار
ہوا بہت سخت تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس کے دیکھنے کو گئے تو اوس نے حضرت سے کہا یا رسول اللہ مین بہت مالدار
ہون اور ایک میری بیٹی ہے اوسکے سوائے کوئی میرا وارث نہین تو کیا مین دو ثلث مال اللہ دیدون آپ نے فرمایا نہین اوس
نے کہا کیا آدہا مال دیدون پھر آپ نے فرمایا کہ نہین اوس نے تیسری بار کہا کیا تہائی مال خیرات کرون تو حضرت نے
فرمایا تہائی مال اللہ دیدے اور تہائی بھی خیرات کیواسطے بہت ہے اور اگر تو اپنی وارثون کو مالدار چھوڑ جاوے تو بہتر ہے
اس سے کہ اونکو فقیر بھیک منگا چھوڑ جاوے لوگون کے سامنے ہاتھ پھیلاوین اور تو جو چیز خدا کی رضامندی کے لیے صرف
کریگا تجھکو اوسکا ثواب ملیگا یہانتک کہ تو اپنی بی بی کے مونہ مین لقمہ بھی اوٹھا کر دیوے تو ثواب پاویگا سعد نے کہا
حضرت سے پھر مین نے کہا یا رسول اللہ کیا مین چھوڑ دیا جاؤنگا اپنے ہجرت سے (یعنے آپ مکہ سے چلے جاوینگے اور مین اپنی
بیماری کی وجہ سے مکے مین ہی رہ جاؤنگا چونکہ صحابہ مکے کو چھوڑ کر ہجرت کر چکے تھے اسلیے وہان کا رہنا مکروہ جانتے تھے
کیونکہ اونہون نے خدا کیواسطے اوسکو چھوڑ دیا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو اگر پیچھے رہ جاویگا اور میری خالصانہ بھی
نیک عمل اللہ کی رضامندی کے لیے کریگا جب بھی تیرا درجہ بلند ہوگا اور شاید کہ تو زندہ رہے مکے مین نہ مرے یہانتک کہ نفع دیوے
اللہ جل جلالہ تیرے سبب سے ایک قوم کو اور نقصان دیوے ایک قوم کو ف یہہ قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا ہوا سعد
بن ابی وقاص زندہ رہے ایک مدت تک اور انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد بڑی بڑی فتوحات کیے

اور انکے سبب سے مسلمانونکو نفع ہوا - اور کفار کو انکے سبب سے ضرر ہوا اور ۵۰ھ ہجری مین یا ۵۸ھ ہجری مین سعد کا انتقال ہوا تو اس بیماری کے بعد ۴۵ برس تک زندہ رہے **ت** پھر آپنے یہ دعا فرمائی ای پروردگار میرے اصحاب کی ہجرت پوری کردی اور مت پہیر انکو اس ہجرت سے اون کی ایڑیون پر لیکن مصیبت زدہ سعد بن خولہ ہین جنکی واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رنج کرتے تہے اسوجہ سے کہ وہ مکے مین گئے **ف** حجۃ الوداع مین کیونکہ جس زمین سے آدمی ہجرت کرچکا پہر وہان مرنا مکروہ ہے - اور اسحدیث سے معلوم ہوا کہ وارثون کا حق مقدم ہی فقیرون پر اور تہائی سے زیادہ وصیت درست نہین اور جورو لڑکون کو کہانے کپڑے دینے مین بہی ثواب ہے اگر خدا کا حکم جانکر دیوے

باب فی کراھیۃ الاضرار فی الوصیۃ وصیت سے کسی کو ضرر پہونچانا مکروہ ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رجل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ ای الصدقۃ افضل قال ان تصدق وانت صحیح حریص تامل البقاء وتخشی الفقر ولا تمھل حتی اذا بلغت الحلقوم قلت لفلان کذا ولفلان کذا وقد کان لفلان **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ کونسی خیرات بہتر ہے آپنے فرمایا جو صحت کیحالت مین ہوا وسوقت تجہے زندگی کی امید ہوا اور محتاجی کا خوف ہو یہ نہین کہ تو ٹہرا رہے جب جان تیری حلق مین آرہے تو کہنے لگے فلان کو اتنا دینا اور فلان کو اتنا دینا حالانکہ وہ مال فلان کا حق ہوچکا **ف** یعنی مرتے وقت جب اوس مال کے وارث حقدار ہوگئے تو اونکے حق مین خلل ڈالکر صدقہ دینا کچہہ بہتر نہین ہے چاہیے کہ زندگی مین صحت مین خیرات کرے تو ثواب زیادہ ہوگا

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لان یتصدق المرء فی حیوتہ بدرھم خیر لہ من ان یتصدق بمائۃ عند موتہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر آدمی اپنی زندگی مین (جب تندرست ہو) ایک درہم خیرات کرے تو وہ بہتر ہے اس سے کہ مرتے وقت سو درم خیرات کرے (کیونکہ مرنے وقت تو دنیا سے نفرت ہوہی جاتی ہے)

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل لیعمل والمرأۃ بطاعۃ اللہ ستین سنۃ ثم یحضرھما الموت فیضاران فی الوصیۃ فتجب لھما النار ثم قرأ علی ابو ھریرۃ من بعد وصیۃ یوصی بھا او دین غیر مضار حتی بلغ ذلک الفوز العظیم **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مرد یا عورت اللہ کے عبادت کرتی ہین ساٹہہ برس تک پہر اون کو موت آنے لگتی ہے تو نقصان پہونچاتے ہین وصیت کرکے (وارثون کو کسی کو محروم کردیتے ہین کسی کا حق کم کردیتے ہین) اسوجہ سے اونکے لیے جہنم واجب ہوجاتا ہے شہر بن حوشب نے کہا ابوہریرہ نے مجہپر یہ آیت پڑہی یہان سے وصیت یوصی بہا او دین غیر مضار ذلک الفوز العظیم تک - ترجمہ بعد وصیت کی ادا کرنیکے یا قرض کے جب وصیت کرنیوالا نقصان پہونچانی والا نہو یہ حکم ہے اللہ کا اور اللہ خوب جانتا ہے حکمت والا یہ حدین ہین اللہ کے تو مت بڑہو ان سے اخیر تک

باب ما جاء فی الدخول فی الوصایا وصی بننا کیسا ہے بہت خوف کا مقام ہے

عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا ذر انی اراک

ضعیفا وانی احب لک ما احب لنفسی فلا تامرن علی اثنین ولا تولین مال یتیم ترجمہ ابی ذر سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا ای ابا ذر مین تجھکو ضعیف دیکھتا ہون جو مین اپنے واسطے
ہوں وہی تیرے لیے چاہتا ہون تو تو مت حاکم بن دو آدمیونکا بھی اور مت ولی بن یتیم کے مال کا ایسا نہ ہوا وس مین احتیاط
نہ ہوسکے اور یتیم کا مال کہا جاوے تو نیکی برباد گناہ لازم ہو **باب** ماجاء فی نسخ الوصیۃ للوالدین والاقربین
والدین اور دوسری عزیزون کے لیے وصیت کا منسوخ ہونا **عن** ابن عباس ان ترک خیر الوصیۃ للوالدین
والاقربین فکانت الوصیۃ کذلک حتی نسختہا آیۃ المیراث ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی یہ آیت
ان ترک خیرن الوصیۃ للوالدین والاقربین۔ پہلے ابتدای اسلام مین وصیت ہوا کرتی ماں اور باپ اور دوسرے وارثون
کے لیے (جسقدر موصی وصیت کرتا اوتنا مال ہر ایک کو ملتا) بعد اوسکی یہ آیت منسوخ ہوگئی میراث کی آیت سے **باب**
فی الوصیۃ للوارث وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہین ہے **عن** ابی امامۃ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یقول ان اللہ قد اعطی کل ذی حق حقہ فلا وصیۃ لوارث ترجمہ ابی امامہ سے روایت
ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے اللہ نے ہر مستحق کو اوسکا حق دلوایا (حصہ مقرر کر دیا آیت
میراث مین) تو وصیت نہین ہے وارث کیواسطے **باب** مخالطۃ الیتیم فی الطعام یتیم کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ
شریک کرنا کیسا ہی **عن** ابن عباس قال لما انزل اللہ عز وجل ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ھی احسن وان
الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما الآیۃ انطلق من کان عندہ یتیم فعزل طعامہ من طعامہ وشرابہ
من شرابہ فجعل یفضل من طعامہ فیحبس لہ حتی یاکلہ او یفسد فاشتد ذلک علیہم فذکروا
ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانزل اللہ عز وجل یسئلونک عن الیتامی قل اصلاح لہم
خیر وان تخالطوہم فاخوانکم فخلطوا طعامہم بطعامہ وشرابہم بشرابہ ترجمہ عبد اللہ بن
عباس سے روایت ہی جب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری ولا تقربوا مال الیتیم الا بالتی ہی احسن۔ یعنی مت نزدیک جاؤ
یتیمون کے مال کے مگر اچھی طور سے اور یہ آیت ان الذین یاکلون اموال الیتامی ظلما۔ یعنی جو لوگ کھا جاتے ہین یتیمونکے
مالونکو ظلم سے وہ اپنے پیٹ مین انگار کھاتے مین اور قریب ہی کہ جہنم مین جاوین تو جن جن لوگون کے پاس یتیم تھے انہون
نے اونکا کھانا اپنی کھانے سے جدا کر دیا اور اونکا پینا اپنے پینے سے جدا کر دیا (ایسا نہ ہو کہ ساتھ ہو تو اونکا کھانا پینا او
لوگ کھا لین) تو یتیم کا کھانا جب بچ رہتا دہرا رہتا یہانتک کہ وہ خود ہی کھاتا یا کھانا سڑ جاتا یہ امر لوگون پر شاق گزرا
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا اوسوقت اللہ نے یہ اوتارا ویسئلونک عن الیتامی۔ یعنی پوچھتے ہین تجھ
سے یتیمونکا حال کہہ تو اون کی بہتری کرنا اچھا ہی اگر ملکر اون کے ساتھ رہو تو وہ تمہارے بہائی ہین پھر لوگون نے
اپنا کھانا پینا اون کے کھانے پینے کے ساتھ شریک کر لیا (جب نیت خیر ہو تو یتیم کا مال اگر ملجانے کے سبب سے متولی پا لے تو کچھ

درستولی کا یتیم پر کچھ قباحت نہین مگر یہ ضرور ہی کہ وہ مال ایسا ہی حقیر کم قیمت ہو جیسے کہانا پانی وغیرہ بیش قیمت اموال اور روپیون پیسون مین یہ حکم نہین ہی **باب** ماجاء فیما الولی الیتیم ان ینال من مال الیتیم یتیم کی متولی پرورش کرنیوالی کو کسقدر یتیم کے مال مین سے کہانا درست ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انی فقیر لیس لی شیئا ولی یتیم قال فقال کل من مال یتیمک غیر مسرف ولا مبادر ولا متاثل **ترجمہ** عبد الله بن عمرو بن العاص سے روایت ہی ایک شخص رسول الله صلی الله علیه وسلم پاس آیا اور بولا مین محتاج ہون میری پاس کچھ نہین ہی البتہ ایک یتیم میری پاس ہی آپنے فرمایا اوسکی مال مین سے کہا بغیر اسراف اور فضول خرچی کے اور بغیر جلدی کئے بڑی ہو جانے سے اور بغیر پونجی بنانے کے اوسکی مال سے (یعنی بقدر ضرورت کہا یہ نہ کر کہ فضول بیہودہ خرچ کر ڈال یا یہ خیال کرکے کہ اب یتیم بڑا ہو جائیگا تو کچہ مال نہ ملیگا جلدی خرچ کر ڈال یا اوسمین سے اپنے لیے کچہ جمع حاصل کرلے البتہ تجارت کرنا اوسمین بہتر ہی مگر نفع اور اصل دونون یتیم کا ہوگا **باب** متی ینقطع الیتم یتیم کب تک کہنا چاہیے یعنی کس عمر تک **عن** علی بن ابی طالب حفظت عن رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یتم بعد احتلام ولا صمات یوم الی اللیل **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب سے روایت ہی مین نے یاد رکہا رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنکر آپ فرماتے تھے نہین یتیمی ہی بعد احتلام کے (یعنی جب جوان ہوگیا تو وہ یتیم نہ رہا) اور نہ خاموشی ہی دن بھر کی رات تک (جسکو صوم صمت کہتے ہین یہ اگلی امتون مین تھا دن بھر بات نہ کرتے) **باب** التشدید فی اکل مال الیتیم یتیم کا مال کہا جانا کتنا بڑا گناہ ہی **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اجتنبوا السبع الموبقات قیل یا رسول الله وما هن قال الشرک بالله والسحر وقتل النفس التی حرم الله الا بالحق واکل الربوا واکل مال الیتیم والتولی یوم الزحف وقذف المحصنات الغافلات المؤمنات **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ بچو سات کبیرہ گناہون سے جو ایمان کو ہلاک کر ڈالتے ہین تو پوچہا گیا آپ سے یا رسول الله وہ کون سے گناہ ہین آپنے فرمایا خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اور جادو۔ اور اوس جان کو مارنا جسکا مارنا خدا نے حرام کیا ہی لیکن حق سے مارنا درست ہی۔ اور بیاج کہانا۔ اور یتیم کا یعنے بے باپ کے لڑکے کا مال کہانا۔ اور لڑائی کے دن کافرون کے سامنے سے بہاگ جانا۔ اور خاوند والی ایماندار عورتون کو جو بدکاری سے واقف نہین اونکو عیب لگانا **ف** ہرچند اس حدیث مین گناہ کبیرہ سات ہی فرمائے لیکن اور حدیثون مین زیادہ بھی ثابت ہین اوسوقت اتنے ہی گناہون کا ذکر کرنا مصلحت ہوگا

عن عبید بن عمیر عن ابیه انه حدثه وکانت له صحبة ان رجلا ساله فقال یا رسول الله ما الکبائر فقال هن تسع فذکر معناه زاد وعقوق الوالدین المسلمین واستحلال البیت الحرام قبلتکم احیاء وامواتا **ترجمہ** عمیر سے روایت ہی وہ صحابی تھے کہ ایک شخص نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے پوچہا

یا رسول اللہ کبیرہ گناہ کیا کیا ہین آپنے فرمایا نو گناہ سات تو وہی جو اوپر کی حدیث مین بیان ہوے اور دو یہہ ہین زیادہ
ہین ایک نافرمانی کرنا مسلمان مان یا مسلمان باپ کی دوسری حرمت نہ کرنا بیت اللہ کی (وہان خون کرنا فساد کرنا
شکار کھیلنا) جو حرمت والا ہی اور قبلہ ہی تمہارا زندگی اور موت مین **باب** الدلیل علی ان الکفن من
راس المال کفن کا کپڑا بھی مردے کے مال مین داخل ہی **عن** خباب قال مصعب بن عمیر قتل یوم احد ولم تکن
لہ الا نمرۃ کنا اذا غطینا راسہ خرجت رجلاہ واذا غطینا رجلیہ خرج راسہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم غطوا بہا راسہ واجعلوا علی رجلیہ من الاذخر **ترجمہ** خباب سے روایت ہے
کہ مصعب بن عمیر احد کی لڑائی کے دن مارے گئے اور کچھ نہ تھا اون کے پاس سوائے ایک کمبل کے جب ہم اونکا سر ڈھانکتے
تو پاؤن اونکے کھلجاتے اور جب پاؤن ڈھانکتے تو سر کھلجاتا یہہ دیکھکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ڈھانپ دو سر اونکا اور پاؤن پر اذخر رکھدو (اذخر ایک گھاس ہوتی ہی عرب مین جو خوشبودار ہوتی ہی اور استعمال
کیجاتی ہی) **باب** الرجل یہب الہبۃ ثم یوصی لہ بہا او یرثہا ایک شخص کوئی چیز ہبہ کردے پھر وصیت
یا میراث سے وہی چیز پاوے **عن** عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ ان امرأۃ اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی بولیدۃ وانہا ماتت وترکت تلک الولیدۃ قال قد
وجب اجرک ورجعت الیک فی المیراث قالت وانہا ماتت وعلیہا صوم شہر افیجزی
او یقضی عنہا ان اصوم عنہا قال نعم قالت وانہا لم تحج افیجزی او یقضی عنہا ان احج عنہا
قال نعم **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی کہ مین نے ایک
لونڈی ہبہ کی تھی اپنی مان کو اب میری مان مرگئی اور وہ لونڈی چھوڑ گئی آپنے فرمایا تیرا ثواب جم گیا اور تیری لونڈی
بھی تجھے مل گئی پھر اوس نے کہا میری مان مرگئی اور اوسپر ایک مہینے کے روزے تھے کیا مین اوسکی طرف سے قضا
کرون تو کافی ہے آپنے فرمایا ہان پھر اوس نے کہا اوس نے حج بھی نہین کیا تھا کیا مین اوسکی طرف سے حج کر
لون تو کافی ہوگا آپنے فرمایا ہان کرلے **ف** کافی ہوجاویگا۔ دوسری روایت مین ہی کہ اگر تیری مان پر قرضہ
ہوتا تو تو ادا کرتی وہ بولی ہان پھر آپنے فرمایا پھر اللہ کا قرضہ ادا کرنا مقدم ہی۔ اس حدیث سے بہت سے مسائل
معلوم ہوگئے تفصیل کی ضرورت نہین ہے) **باب** فی الرجل یوقف الوقف وقف کا بیان (جس مال کا
نفع خدا کی راہ مین کردیا جاوے) **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال اصبت ارضا لم اصب مالا قط انفس عندی منہ فکیف تامرنی بہ قال ان شئت حبست اصلہا
وتصدقت بہا فتصدق بہا عمر انہ لا یباع اصلہا ولا یوہب ولا یورث للفقراء والقربی
والرقاب وفی سبیل اللہ وابن السبیل وزاد عن بشر والضیف ثم اتفقوا لا جناح علی من ولیہا

ان یاکل منھا بالمعروف ویطعم صدیقا غیر متمول فیہ زاد عن بشر قال و قال محمد غیر متاثل مالا

ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمرؓ کو ایک زمین ملی خیبر میں وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے ایک زمین پائی جس سے بہتر کوئی مال مجھکو نہین ملا اب کیا حکم کرتے ہین آپ اوسکی باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو چاہے تو زمین کی ملکیت روک لے اور اوسکے منافع کو تصدق کر دے (اسی کا نام وقف ہے) حضرت عمر نے ایسا ہی کیا کہ اصل زمین نہ بیع کیجاوے نہ ہبہ نہ میراث مین اوسکی منفعت اوٹھاوین اوس سے فقیر اور قریب) اور غلام اور مجاہدین اور مسافر اور مہمان اور جو شخص اوسکا متولی ہو تو وہ اوسکی منافع مین سے دستور کے موافق کھاوے اور اون دوستون کو کھلاوے جو مالدار نہ ہون نہ مال جوڑنے والے ہون اوسمین سے ف زمین کی ملکیت روک لے یعنی اللہ جل جلالہ کو اوسکا مالک کردے کہ کوئی اوسکا وارث نہ ہو سکے اکثر ائمہ کا مذہب یہی ہے کہ وقف کہتے ہین روک رکھنا کسی چیز کے اللہ تعالے کی ملک مین اور ابو حنیفہ کے نزدیک وقف کہتے ہین کسی چیز کو اپنی ملک مین رکھنا اور اوسکا نفع خیرات کر دینا

عن یحیی بن سعید عن صدقۃ عمر بن الخطاب قال نسخھا لی عبدالحمید بن عبد اللہ بن عبد اللہ بن عمر بن الخطاب یحیی بن سعید سے روایت ہے کہ عبدالحمید نے جو بیٹے ہین عبداللہ بن عبداللہ بن عمر بن الخطاب کے انہون نے مجھے نقل کر دی حضرت عمر کے صدقے کی کتاب کی وہ یہ ہے بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھذا ما کتب عبد اللہ عمر فی ثمغ

یہ وہ کتاب ہے جو اللہ کے بندے عمر نے ثمغ کے باب مین لکھی (ثمغ اوس مال کا نام ہے یا اوس باغ کا جسکو حضرت عمر نے وقف کیا تھا مدینے مین یا خیبر مین) فنقص من خبرہ نحو حدیث نافع قال غیر متاثل مالا فما عفا عنہ من ثمرہ فھو للسائل والمحروم قال و ساق القصۃ قال وان شاء ولی ثمغ اشتری من ثمرہ رقیقا لعملہ وکتب معیقیب وشہد عبداللہ بن الارقم پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح جیسے اوپر گزرا اخیر تک یعنے نہ مال جوڑنے والے ہون اوس سے اور جو پھل اوسمین سے گرین وہ فقیرون کے ہین مانگنے والونکے اور نہ مانگنے والونکے بعد اوسکے بیان کیا قصہ کو اور یہ بھی لکھا اگر متولی ثمغ کا چاہے تو اوسکی پھلون کے بدلے مین کوئی غلام خریدلے کام کاج کیواسطے (یعنے اوسے باغ کے کام کیواسطے) اور یہ لکھا معیقیب نے اور گواہی کی اوسپر عبداللہ بن الارقم نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ھذا ما اوصی بہ عبد اللہ عمر امیر المؤمنین ان حدث بی حدث ان ثمغا وصرمۃ بن الاکوع والعبد الذی فیہ والمائۃ سہم الذی بخیبر ورقیقہ الذی فیہ والمائۃ التی اطعمہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالوادی تلیہ حفصۃ ما عاشت ثم یلیہ ذو الرای من اھلھا ان لا یباع ولا یشتری ینفقہ حیث رای من السائل والمحروم وذی القربی ولا حرج علی من ولیہ ان اکل او اکل او اشتری رقیقا منہ ترجمہ

یہ وہ وصیت نامہ ہے جسکی وصیت کی اللہ کے بندہ عمر نے جو امیر ہے مومنین کا اگر مجھے کوئی حادثہ آوے (یعنی مر جاؤن)
تو ثمغ اور صرمہ بن الاکوع (ایک باغ کا نام ہے) اور جو غلام وہان ہے اور سو حصے کہ خیبر مین ہین اور جو غلام وہان
ہین اور سو حصے وہ جو محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیے تھے اوس وادی مین جو نزدیک ہے خیبر کے ان سب کے
متولی حفصہ ہوگی (جو بیٹی تھین حضرت عمرؓ کی اور بی بی تھین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی) جبتک وہ جیتی
رہے پھر اوس کے بعد جو عقلمند شخص ہو اوس کے لوگون مین سے اس شرط پر کہ یہ مال نہ بیچا جاوے نہ خریدا جاوے جہان پر
مناسب جانے سائل اور محروم اور عزیزون مین اوسکو صرف کرے اور جو شخص اوسکا متولی ہو تو کچھ حرج نہین کہ اوس
مین سے کھاوے یا کھلاوے یا اوس کی آمدنی مین سے غلام خریدے اوس مال کی حفاظت اور خدمت کیواسطے **باب**

فی الصدقۃ عن المیت میت کیطرف سے جو صدقہ ہو اوسکا ثواب میت کو پہونچیگا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنہ عملہ الا من ثلاثۃ اشیاء من صدقۃ
جاریۃ او علم ینتفع بہ او ولد صالح یدعو لہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب آدمی مر گیا تو اوسکا عمل کٹ گیا اور موقوف ہوگیا مگر تین چیز کا عمل جو موت کے بعد بھی ثواب اوسکا نہین
موقوف ہوتا ایک تو خیرات اور صدقہ جسکا فایدہ ہمیشہ جاری ہے دوسرے وہ علم جس سے خلق فائدہ پاوے تیسرے نیک بخت
بیٹا جو باپ کیواسطے دعا کرے **ف** یعنے نیک عمل کا ثواب زندگی تک ہے موت کے بعد نہ عمل ہے نہ ثواب۔ مگر ان تین
عملونکا ثواب موت کے بعد بھی موقوف نہین ہوتا صدقہ جاری یعنے وہ نیک کام جسکا فایدہ خلقت کو سدا حاصل رہے
جیسے مسجد اور کنوان اور مدرسہ اور سرائے اور معافی کی زمین اور وقف دینا گھر یا کتاب کا۔ اور علم جس سے
خلق کو فایدہ ہو یعنے لوگون کو علم دین پڑھانا دینی علم کی کتاب بنانا جیسے علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ یا کسی دینی
کی کتاب کا ترجمہ اور شرح کرنا تاکہ ناواقف مسلمان دین سے واقف ہوجاوین اور نیک بیٹا یعنے نیک کار بیٹے سے میت کو ثواب پہونچے
حاصل مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ موت ہر دم سامنے ہے ایسا نہ ہو کہ دین کی راہ سے آدمی بے نام و نشان مر جاوے ان تین کامون
مین سے جو ہوسکے اوسکی جلد فکر کرے اگر دنیا کا کچھ مقدور ہو تو اوس کے موافق صدقہ جاریہ کی تدبیر کرے اگر علم ہے تو اوسکی باقی
رہنے کی فکر کرے اور اگر اولاد ہے تو اون کو دین کی تعلیم کرے اور بری صحبت اور بری کامون سے بچاوے تاکہ موت کے بعد اونکی دعا
سے فایدہ اوٹھاوے معلوم ہوا کہ مردہ حقیقت مین وہ ہے جسکا موت کے بعد کچھ نیک نشان نہ رہا **بیت** زندہ جاوید گشت
ہر کہ نکونام زیست + کز عقبش ذکر خیر زندہ کند نام را **باب** فیمن مات من غیر وصیۃ یتصدق عنہ

جو شخص مر جاوے اور وصیت نہ کرے اوسکیطرف سے صدقہ دینا کیسا ہے **عن** عائشۃ ان امرأۃ قالت یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان امی افتلتت نفسہا ولولا ذلک لتصدقت واعطت افیجزی ان اتصدق
عنہا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم نعم فتصدقی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے ایکعورت نے عرض کیا کہ میری ماں ناگہاں مرگئی اور جو وہ ناگہاں نہ مرجاتی تو کچہ للہ دیتی اور صدقہ کرتی
کیا اوسکو ثواب ہوگا جو مین اوسکیطرف سے للہ خیرات کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہان تو خیرات کر
ف باتفاق علمائے اہل سنت کے صدقے اور دعا کا ثواب اموات کو پہونچتا ہی باقی اور عبادات مین اختلاف ہی
اہل حدیث کے نزدیک پہونچتا ہی اور بعضون کے نزدیک نہین پہونچتا **عن** ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ
ان امی توفیت افینفعہا ان تصدقت عنہا قال نعم قال فان لی مخرفا وانی اشہدک انی قد تصدقت
بہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ میری مان
مرگئی ہی کیا اوسکو نفع یعنی ثواب پہونچیگا اگر مین اوسکیطرف سے خیرات کرون آپ نے فرمایا ہان یعنی پہونچیگا اوس نے
کہا تو میری ایک باغ ہی مین آپ کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اوسکو تصدق کردیا اپنی مان کیطرف سے **باب** فی وصیۃ
الحربی یسلم ولیہ ایلزمہ ان ینفذھا ایک کافر مرجاوے اور اوسکا وارث مسلمان ہوجاوے تو کافر کی
وصیت پوری نہ کرے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان العاص بن وائل اوصی ان یعتق عنہ
مائۃ رقبۃ فاعتق ابنہ ھشام خمسین رقبۃ فاراد ابنہ عمرو ان یعتق عنہ الخمسین الباقیۃ فقال
حتی اسال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان ابی اوصی
بعتق مائۃ رقبۃ وان ھشاما اعتق عنہ خمسین وبقیت علیہ خمسون رقبۃ افاعتق عنہ
فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان مسلما فاعتقتم عنہ او تصدقتم عنہ او حججتم عنہ
بلغہ ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی کہ عاص بن وائل نے وصیت کی تھی اپنی طرف سے
سو غلام آزاد کرنے کے تو اوسکی بیٹے ہاشم نے اوسکیطرف سے پچاس غلام آزاد کیے بعد اوسکی اوسکی دوسرے بیٹے عمرو نے یہہ چاہا
کہ پچاس غلام جو باقی ہین وہ مین اوسکیطرف سے آزاد کردون پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھنے پر رکہا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آکر بولا یا رسول اللہ میری باپ نے وصیت کی تھی سو غلام آزاد کرنے کے تو اوسکے بیٹے ہشام
نے پچاس غلام اوسکیطرف سے آزاد کیے اور پچاس اوسپر باقی ہین کیا مین آزاد کردون اوسکیطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر وہ مسلمان ہوتا اور تم اوسکیطرف سے آزاد کرتے یا صدقہ دیتے یا حج کرتے تو اوسکو ثواب پہونچتا **ف** اور جب وہ
کافر مرا تو اوسکے عمل جو جو اوس نے کیے تھے لغو اور بیکار ہوگئے - اولئک الذین حبطت اعمالھم فلا نقیم لھم یوم القیمۃ وزنا
پھر تم اگر اعمال صالحہ اوسکیطرف سے کروگے تو کیا فائدہ ہوگا بغیر اسلام کے آخرت مین کسی عمل صالح کا فائدہ نہ ملیگا
باب فی الرجل یموت وعلیہ دین ولہ وفاء یستنظر غرماءہ ویرفق بالوارث ایک شخص قرضدار ہوکر مرجاوے
اور مال چھوڑ جاوے تو قرضخواہون سے مہلت دلوائی جاوے گی وارث کو **عن** جابر بن عبد اللہ انہ اخبرہ ان اباہ
توفی وترک علیہ ثلاثین وسقا لرجل من الیھود فاستنظرہ جابر فابی ان ینظرہ فکلم جابر النبی صلی اللہ علیہ وسلم

ان یشفع له الیه فجاء رسول الله صلی الله علیه وسلم وکلم الیهودی لیاخذ ثمر نخله بالذی له علیه فابی

وکلمه رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ینظره فابی وساق الحدیث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اون کے باپ نے انتقال کیا اور باپنے اوپر تیس وسق (ایک وسق ساٹھہ صاع کا ہوتا ہے) کھجور کا قرضہ ایک یہودی کا چھوڑ گئے جابر نے اوس یہودی سے مہلت مانگی اوس نے انکار کیا جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سفارش چاہی (یعنی آپ یہودی سے سفارش کرین مہلت دینے کے لیے) آپ اوس یہودی پاس گئے اور گفتگو کی آپنے فرمایا تو اپنے قرض کے بدلے مین جتنے پہل کھجور کے جابر کے باغ مین ہین لے لے اوس نے انکار کیا پہر آپنے اوس سے کہا اچھا جابر کو مہلت دی اوس نے انکار کیا اخیر حدیث تک

ف پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جابر کے باغ مین کھجورون کو سب قرضخواہون کو تقسیم کرنا شروع کیا سب کا قرضہ ادا ہو گیا اور کھجورون کے ڈہیر ویسی ہی رہے یہہ آپ کا معجزہ تھا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الفرائض

کتاب فرائض کے بیان مین **ف** فرائض جمع ہے فریضہ کی یعنے اون حصون کا بیان جو اللہ نے مقرر کیے ہین

باب فی تعلیم الفرائض علم فرائض کے سیکہنے کی فضیلت **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال العلم ثلاثة وما سوی ذلك فهو فضل اية محكمة او سنة قائمة او فريضة عادلة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علم دین تین چیزین ہین اور سوا ان کے فضول ہے ایک آیت جو محکم ہو (یعنے منسوخ نہ ہو) دوسری حدیث جو صحیح اور درست ہو تیسری ہر مسئلہ فرائض کا جس سے تقسیم ترکے کی انصاف سے ہو سکے **باب** فی الکلالة کلالے کا بیان

جسکا باپ زندہ نہ ہو نہ اوس کی اولاد ہو **عن** جابر یقول مرضت فاتی النبی صلی الله علیه وسلم یعودنی هو وابو بکر ماشیین وقد اغمی علی فلم اکلمه فتوضأ وصبه علی فافقت یا رسول الله کیف اصنع فی مالی ولی اخوات قال فنزلت آیة المیراث یستفتونك قل الله یفتیکم فی الکلالة

ترجمہ جابر سے روایت ہے مین بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر پا پیادہ میری دیکھنے کو آئے مین بیہوش تہا تو آپ سے بات نہ کر سکا آپنے وضو کیا اور وضو کا پانی میری اوپر ڈالا (مجھے ہوش آ گیا) مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنے مال کو کیا کرون سوا بہنون کے کوئی میرا نہین ہے اوسوقت میراث کی آیت اوتری یستفتونك اخیر تک یعنے اللہ کا حکم کلالے مین یہہ ہے اگر کوئی مر جاوے اوسکی اولاد نہ ہو اور ایک بہن ہو تو آدہا مال لیوے دو ہون تو دو ثلث لیوین اگر بہین بہائی ہون تو بہائی کو دو حصے بہین کو ایک حصہ ملے گا اخیر تک **باب** من کان لیس له ولد وله اخوات جو اولاد نہ رکہتا ہو اور بہنین رکہتا ہو **عن** جابر قال اشتکیت وعندی سبع اخوات فدخل علی رسول الله صلی الله

عليه وسلم فنفخ في وجهي فافقت فقلت يا رسول الله الا اوصي لاخواتي بالثلث قال احسن قلت الشطر
قال احسن ثم خرج وتركني فقال يا جابر لا اراك ميتا من وجعك هذا وان الله قد انزل فبين الذي
لاخواتك فجعل لهن الثلثين قال فكان جابر يقول انزلت هذه الآية في يستفتونك قل الله
يفتيكم في الكلالة **ترجمہ** جابر سے روایت ہے میں بیمار ہوا میرے پاس سات بہنیں تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میرے پاس آئے اور میرے مونھ پر پھونکا مجھے ہوش آگیا میں نے کہا یا رسول اللہ کیا میں اپنی بہنوں کیواسطے
تہائی مال کی وصیت کردوں آپ نے فرمایا نیکی کر میں نے کہا آدھے مال کی وصیت کروں آپ نے فرمایا نیکی کر پھر آپ
نکلے اور مجھے چھوڑ گئے آپ نے فرمایا اے جابر میں نہیں جانتا کہ تم اس بیماری سے مرجاؤ (یعنی اس مرض سے نہیں مروگے
اور اللہ جل جلالہ نے اوتارا کلام اپنا اور بیان کیا حصہ تمہاری بہنوں کا تو دو حصے لیے دو ثلث مقرر کیے راوی نے کہا جابر
کہا کرتے تھے میرے باب میں یہ آیت اوتری ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ یعنی پوچھتے ہیں تم سے اے محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کلالے کو کہو اللہ حکم دیتا ہے تم کو کلالے میں اخیر تک **عن** البراء بن عازب قال آخر آیۃ نزلت فی الکلالۃ
یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے سب سے اخیر وہ آیت اوتری ہے
جو کلالے کے باب میں ہے یعنی یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ (جو سورہ نساء کے آخر میں ہے) **عن** البراء بن
عازب قال جاء رجل الی النبي صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ یستفتونک فی الکلالۃ ما
الکلالۃ قال تجزیک آیۃ الصیف فقلت لابی اسحاق هو من مات ولم یدع ولدا ولا والدا قال
کذلک ظنوا انه کذلک **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض
کیا یا رسول اللہ یستفتونک فی الکلالۃ میں کلالہ سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا کافی ہے تجھے وہ آیت جو گرمی میں اوتری ہے (یعنی
جو سورہ نساء کے آخر میں ہے اور جو شروع میں ہے وہ جاڑے میں اوتری) ابوبکر نے کہا میں نے ابو اسحاق سے پوچھا کلالہ وہی ہے
جو نہ باپ کو چھوڑے نہ اولاد کو انہوں نے کہا ہاں ایسا ہی لوگوں نے سمجھا ہے **باب** ما جاء فی الصلب اولاد
کی میراث کا بیان یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی کی میراث کا ۔ ہزیل بن شرحبیل الاودی قال جاء رجل الی ابی
موسی الاشعری وسلمان بن ربیعة فسالهما عن ابنة وابنة ابن واخت لاب وام فقالا للابنة النصف
وللاخت من الاب والام النصف ولم يورثا ابنة الابن شيئا وأت ابن مسعود فانه سيتابعنا فاتا
الرجل فساله واخبره بقولهما فقال لقد ضللت اذا وما انا من المهتدين ولكني اقضي فيهما
بقضاء النبي صلى الله عليه وسلم للابنة النصف ولابنة الابن سهم تكملة الثلثين وما بقي
فللاخت من الاب والام **ترجمہ** ہزیل بن شرحبیل اودی سے روایت ہے ایک شخص ابو موسی اشعری اور سلمان
بن ربیعہ پاس آیا اور ان دونوں سے اس مسئلہ کو پوچھا کہ ایک بیٹی ہو اور ایک پوتی اور ایک بہن سگی ہو یعنی ایک شخص

مری ان کو وارث چہوڑکر تو اوسکی میراث کیونکر بٹے تو دونون نے جواب دیا کہ بیٹی کو آدہا اور سگی بہن کو آدہا۔ یعنے پوتی کو محروم کیا اور پوتی کو کسی چیز کا وارث نہین کیا اور پوچہنے والے سے دونون نے کہا کہ تو عبد اللہ بن مسعود پاس جا یعنے اونسے بھی اس مسئلے کو پوچہہ تو وہ بھی اس مسئلے مین ہمارے موافقت کرینگے یعنے ایسا ہی کہینگے تو وہ پوچہنے والا شخص عبد اللہ بن مسعود پاس آیا اور جو فتوے ان دونون نے دیا تھا اوسکو عبد اللہ بن مسعود سے کہا تو عبد اللہ بن مسعود نے کہا اگر مین بھی ایسا فتوے دون تو اوسوقت گمراہ ہون اور راہ پانیوالون مین سے نہون لیکن مین تو اس مسئلے مین وہ فتوے دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے اور وہ یہہ ہے بیٹی کو آدہا اور پوتی کو چہٹا حصہ دو تہائی کے پورا کرنیکے لیے یعنی حق دو بیٹیونکا یا زیادہ کا دو سے دو تہائی تہا جب ایک بیٹی نے آدہا پایا تو چہٹا حصہ پوتی کو دیکر دو تہائی پوری کر دیگی اور جو باقی رہے تو بہن سگی کیواسطے ہے (یہہ سنکر ابو موسے نے کہا جبتک یہہ عالم تم مین ہے مجہسے نہ پوچہو) **عن** جابر بن عبد الله قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى جئنا امرأة من الانصار في الاسواق فجاءت المرأة بابنتين فقالت يا رسول الله هاتان بنتا ثابت بن قيس قتل معك يوم احد وقد استفاء عمهما مالهما وميراثهما كله فلم يدع لهما مالا الا اخذه فما ترى يا رسول الله فوالله لا تنكحان ابدا الا ولهما مال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقضي الله في ذلك قال ونزلت سورة النساء يوصيكم الله في اولادكم الاية فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ادعوا لي المرأة وصاحبها فقال لعمهما اعطهما الثلثين واعط امهما الثمن وما بقي فلك **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے تو ایک انصاری عورت پاس پہنچے اسواف مین (اسواف مدینے کے حرم کو کہتے ہین) وہ اپنی دو بیٹیونکو لیکر آئی اور بولی یا رسول اللہ یہ دونو بیٹیان ہین ثابت بن قیس کے جو قتل کیا گیا آپکے ساتھ احد کے دن (ابو داؤد نے کہا یہہ راوی کی غلطی ہے وہ بیٹیان سعد بن ربیع کی تہین اور ثابت بن قیس حضرت ابوبکر کی خلافت مین جنگ یمامہ مین شہید ہوئے) ان کے چچا نے انکا مال اور اسباب سب لے لیا۔ اور ان کیواسطے کچہہ نہ رکھا اب آپ کیا فرماتے ہین قسم خدا کی انکا نکاح نہین ہو سکتا جبتک انکے پاس مال نہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ اسکا فیصلہ کریگا پھر یہہ آیتین اوترین یوصیکم اللہ فی اولادکم الآیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو بلا بھیجا اور اوس کے دیور کو بھی بلایا اور دیور سے کہا دو لڑکیون کو دو تہائی مال دیدے اور اون کی مان کو آٹھوان حصہ دیدے تو باقی لے لے **ف** تو مسئلہ ۲۴ سے ہوگا ۱۶ دونو بیٹیونکے اور ۳ اون کی مانکے اور ۵ اونکے چچا کے۔

یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین اسباب مین ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین پہلے کے باب مین ہے جو غالباً صحیح معلوم نہین ہوتا کیونکہ اوس مین کلالے کا ذکر ہی نہ میراث صلب کا مگر نسخہ قلمی بہی مطابق نسخہ مطبوعہ دہلی کے ہے واللہ اعلم **عن** جابر بن عبد الله ان امرأة سعد بن الربيع قالت يا رسول الله ان سعدا هلك وترك ابنتين واخاً

عنوة ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہی سعد بن ربیع کی عورت نے کہا یا رسول اللہ سعد مرگیا اور دو بیٹیاں چھوڑ گیا پھر بیان کیا ہی حدیث کو آخیر تک **ف** ابوداؤد نے کہا یہ روایت صحیح ہی اور اس سے معلوم ہوگئی غلطی پہلی روایت کی جسمین سعد بن الربیع کے بدلے ثابت بن قیس مذکور ہے **عن** الاسود بن یزید ان معاذ بن جبل ورث اختا وابنة فجعل لکل واحدة منهما النصف وهو بالیمن ونبی الله صلی الله علیه وسلم یومئذ حی **ترجمہ** اسود بن یزید سے روایت ہی کہ معاذ بن جبلؓ نے ترکہ تقسیم کیا بہن اور بیٹی مین اسطرح کہ آدھا مال بیٹی کو دلایا اور آدھا بہن کو اسوقت معاذ یمن مین تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تھے **ف** کیونکہ بہن بیٹی کے ساتھ عصبہ ہوجاتی ہی

باب فی الجدة دادی اور نانی کی میراث کا بیان

عن قبیصة بن ذویب انه قال جاءت الجدة الی ابی بکر الصدیق تسأله میراثها فقال مالك فی کتاب الله شیء وما علمت لك فی سنة نبی الله صلی الله علیه وسلم شیئا فارجعی حتی اسأل الناس فسأل الناس فقال المغیرة بن شعبة حضرت رسول الله صلی الله علیه وسلم اعطاها السدس فقال ابوبکر هل معك غیرك فقام محمد بن مسلمة فقال مثل ما قال المغیرة بن شعبة فانفذه لها ابوبکر ثم جاءت الجدة الاخری الی عمر بن الخطاب رضی الله عنه تسأله میراثها فقال مالك فی کتاب الله تعالی شیء وما کان القضاء الذی قضی به الا لغیرك وما انا بزائد فی الفرائض ولکن هو ذلك السدس فان اجتمعتما فیه فهو بینکما وایتکما خلت به فهو لها **ترجمہ** قبیصہ بن ذویب سے روایت ہی کہ میت کی نانی ابوبکر صدیق رضہ پاس میراث مانگنے کو آئی ابوبکر نے کہا اللہ کی کتاب مین تیرا حصہ کچھ نہین ہی نہ میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب مین کوئی حدیث سنی ہی جا تو مین لوگون سے پوچھکر دریافت کرونگا ابوبکر صدیق رضہ نے لوگون سے پوچھا مغیرہ بن شعبہ نے کہا مین اسوقت موجود تھا میرے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کو چھٹا حصہ دلایا ہی ابوبکر نے کہا اور بھی کوئی تمہارے ساتھ ہی (جو اس معاملے کو جانتا ہو) تو محمد بن مسلمہ کھڑے ہوئے اور جیسا مغیرہ بن شعبہ نے کہا تھا ویسا ہی بیان کیا ابوبکر صدیق نے چھٹا حصہ اسکو دلادیا پھر حضرت عمر کے وقت مین دادی میراث مانگنے کو آئی حضرت عمرؓ نے کہا اللہ کی کتاب مین تیرا کچھ حصہ نہین ہے اور پہلے جو حکم ہوچکا ہی (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابوبکر کے زمانے مین) وہ نانی کے باب مین ہوا تھا اور مین اپنی طرف سے فرائض مین کچھ بڑھا نہین سکتا لیکن وہی چھٹا حصہ تو بھی لے اگر نانی بھی ہو تو تم دونو سدس کو بانٹ لو اور جو تم دونو مین اکیلی ہو (یعنی صرف نانی ہو یا صرف دادی ہو) وہی چھٹا حصہ لیوے **عن** ابی بریدة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم جعل للجدة السدس اذا لم یکن دونها ام **ترجمہ** ابی بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نانی کے لیے چھٹا حصہ ٹھہرایا ہی اگر اسکو ماں حاجب نہ ہو **ف** یعنی اگر میت کی ماں جیتی ہوگی تو وہ حاجب ہوگی یعنی نانی کو حصے سے محروم کریگی

باب میراث الجد دادا کی میراث کا بیان

عن عمران بن حصین ان رجلا

الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثه فقال لک السدس فلما ادبر دعاہ فقال لک

السدس الاخر طعمة قال قتادة فلا یدرون مع ای شی ورث الجد السدس ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک

شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا کہ میرا پوتا مرگیا ہے تو مجہے اوسکے میراث سے کیا پہونچتا ہے آپنے فرمایا

تیرے لیے چھٹا حصہ ہے جب وہ لوٹ کر چلا تو اوسکو پہر بلایا اور فرمایا ایک اور چھٹا حصہ تحفہ ہے تیرے لیے قتادہ نے کہا صحابہ

کو معلوم نہین کب دادا کو چھٹا حصہ ملتا ہے (اور کب ثلث ملتا ہے اسمین علما کا بہت اختلاف ہے) **عن** الحسن ان عمر

قال ایکم یعلم ما ورث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجدة فقال معقل بن یسار انا ورثه رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم السدس قال مع من قال لا ادری قال لا دریت فما تغنی اذا ترجمہ حسن سے روایت ہے حضرت عمر

نے کہا تم مین سے کون جانتا ہے یہ بات کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دادا کو ترکے مین سے کیا دلایا معقل بن یسار نے

کہا مین جانتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو چھٹا حصہ دلایا اونہون نے کہا کس وارث کے ساتھ معقل نے

کہا یہ معلوم نہین عمر نے کہا پہر تم کیا جانتے ہو کیا فائدہ **باب** فی میراث العصبة عصبات کی میراث کا

بیان جیسے بیٹا باپ بہائی **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقسموا المال بین اهل الفرائض

علی کتاب اللہ فما ترکت الفرائض فلاولی رجل ذکر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا بانٹو مال کو درمیان مین ذوی الفروض کے یعنی ان لوگون کے جنکے حصے مقرر ہین اللہ کی کتاب مین بموافق

کتاب اللہ پہر جو اونکے حصون سے بچ رہے وہ اس مرد کو ملے گا جو میت سے سب سے زیادہ قریب ہو **باب** فی

میراث ذوی الارحام ذوی الارحام کی میراث کا بیان جو نہ ذوی الفروض ہین نہ عصبہ **عن** المقدام قال قال

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک کلا فالی وربما قال الی اللہ والی رسوله ومن ترک مالا فلورثته و

انا وارث من لا وارث له اعقل له وارثه والخال وارث من لا وارث له یعقل عنه ویرثه ترجمہ مقدام

بن معدیکرب سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قرضہ یا عیال و اطفال چھوڑ جاوے تو میری

طرف ہے یا اللہ اور رسول کیطرف ہے (یعنی مین اوسکا قرض ادا کرونگا اوسکی اولاد کی خبرگیری کرونگا) اور جو مال چھوڑ جاوے

وہ اوسکے وارثون کا ہے اور مین وارث ہون اوسکا جسکا کوئی وارث نہین مین اوسکیطرف سے دیت دونگا اور مال اوسکا

ترکہ لونگا ایسا ہی ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی اور وارث نہین ہے وہ اوسکی دیت دیگا اور اوسکا وارث ہوگا

عن المقدام الکندی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اولی بکل مؤمن من نفسه فمن

ترک دینا او ضیعة فالی ومن ترک مالا فلورثته وانا مولی من لا مولی له ارث ماله وافک عانه

والخال مولی من لا مولی له یرث ماله ویفک عانه قال ابوداود ورواه الزبیدی عن راشد بن سعد عن

ابن عائذ عن المقدام ورواه معویة بن صالح عن راشد قال سمعت المقدام ابوداود

يقول الضيعة معناه عيالا ترجمہ مقدام کندی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین لایق
تر ہون ساتھ ہر مسلمان کے یعنی مین قریب تر مسلمانون سے ہون اون کی ذاتون سے زیادہ سو جو کوئی اپنے ذمہ پر کچھ قرض
چھوڑ جاوے یا عیال چھوڑ جاوے تو اوس قرض کا ادا کرنا یا اون عیال کی پرورش کرنا میری طرف ہے اور جو کوئی مال چھوڑ
جاوے تو وہ اوسکے وارثون کے لیے ہے اور جسکا کوئی والی اور کارساز نہین اوسکا مین والی اور کارساز ہوتا ہون اور
اوسکے مال کا وارث ہوتا ہون یعنی اوسکو بیت المال مین رکھتا ہون ورنہ انبیا کسیکے وارث نہین ہوتے اور نہ اونکا کوئی وارث
ہوتا ہے۔ اور مین اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہون۔ یعنی جو اوسپر خون بہا دینا لازم تھا اوسکو ادا کرتا ہون اور جسکا کوئی
کارساز نہین اوسکا ماموں اوسکا کارساز ہے اوسکے مال کا وارث ہوتا ہے اوسکی قیدیون کو چھوڑاتا ہے۔ یعنی جب ذوی الفروض
اور عصبات مین سے کوئی نہ ہو تو ماموں ہی وارث ہوگا عن صالح بن یحیی بن المقدام عن ابیه عن جده قال سمعت
رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انا وارث من لا وارث له افك عانیه وارث ماله والخال وارث
من لا وارث له یفك عانیه ویرث ماله ترجمہ صالح بن یحیی بن مقدام نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت
کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جسکا کوئی وارث نہین اوسکا مین وارث ہون اوس
کیطرف سے دیت دیتا ہون اور اوس کے مال کا وارث ہوتا ہون اور ماموں وارث ہے اوسکا جسکا کوئی وارث نہین وہ
دیت ادا کریگا اور مال کا وارث ہوگا (یعنی بہا بخش کا) عن عائشة رضی الله عنها ان مولی للنبی صلی الله علیه
مات وترك شیئا ولم یدع ولدا ولا حمیما فقال النبی صلی الله علیه وسلم اعطوا میراثه رجلا من اهل
قریته قال ابو داود وحدیث سفیان اتم وقال مسدد قال فقال النبی صلی الله علیه وسلم هاهنا احد
من اهل ارضه قالوا نعم قال فاعطوه میراثه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ایک غلام آزاد کیا ہوا مرگیا کچھ مال چھوڑ گیا اور کوئی وارث نہ چھوڑا نہ اولاد نہ عزیز تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوسکا ترکہ دیدو ایک شخص کو جو اوسکی بستی والون مین سے تھا (وہ ترکہ آپ کا حق تھا مگر آپنے تصدق کردیا اوسکی ہم وطن کو
اسمین کچھ مصلحت ہوگی کیونکہ امام کو ایسا اختیار ہے) مسدد کی روایت مین ہے کہ آپنے پوچھا اسجگہہ پر کوئی شخص اوسکے ملک
والون مین سے ہے لوگون نے کہا ہان ہے آپنے فرمایا وہ ترکہ اوسی کو دیدو ابو داود نے کہا سفیان کی روایت بہت پوری ہے
ف جب کوئی مر جاوے اور اوسکا کوئی وارث نہ ہو تو وہ ترکہ بیت المال مین رکھنا چاہیے سب مسلمانون کا حق اوس مین ہوگا
عن عبد الله بن بریدة عن ابیه قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم رجل فقال ان عندی میراث رجل من
الازد ولست اجد ازدیا ادفعه الیه قال اذهب فالتمس ازدیا حولا قال فاتاه بعد الحول فقال یا رسول
لم اجد ازدیا ادفعه الیه قال فاذهب فالتمس ازدیا حولا قال فاتاه بعد الحول فقال یا رسول لم اجد
ازدیا ادفعه الیه قال فانطلق فانظر اول خزاعی تلقاه فادفعه الیه فلما ولی قال علی الرجل فلما جاءه

قال انظر اکبر خزاعہ فادفعہ الیہ ترجمہ عبداللہ بن بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا میرے پاس ترکہ ہے ایک شخص کا جو قبیلہ ازد مین سے تہا اب مجھکو کوئی شخص ازد کا نہین ملتا کہ وہ ترکہ اوسے دیدون آپ نے فرمایا جا کسی شخص کو تلاش کر جو ازد مین سے ہو ایک سال تک راوی نے کہا پھر وہ ایکسال کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ مجھے تو کوئی ازدی نہین ملتا کہ مین مال اوسکے حوالے کرون آپ نے فرمایا جا اور تلاش کر کسی خزاعی کو اگر مجاوے تو وہ مال اوسکو دیدے (کیونکہ خزاعہ بھی ایک شاخ ہے ازد کی) جب وہ شخص پیٹھ پہیر کر چلا تو آپ نے فرمایا پھر بلاؤ اوسکو جب وہ آیا آپ نے فرمایا دیکھ جو شخص خزاعہ سے بہت نزدیک ہوگا بحد اعلی ہے اس بطن کا وہ ازد سے قریب ہوگا بہ نسبت اوس شخص کے جو اوس سے زیادہ خزاعہ سے فاصلہ کہتا ہوگا **عن** بریدۃ قال مات رجل من خزاعۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمیراثہ فقال التمسوا لہ وارثا او ذا رحم فلم یجد والہ وارثا ولا ذا رحم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطوہ الکبیر من خزاعۃ قال یحیی قد سمعتہ مرۃ یقول فی ھذا الحدیث انظروا اکبر رجل من خزاعۃ ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک شخص خزاعہ (نام ہے ایک قبیلہ کا) مین سے مر گیا اوسکی میراث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائی گئی آپ نے فرمایا اوسکی وارث کو ڈہونڈو (یعنی ذوی الفروض یا عصبات یا ذوی الارحم کو) تو اوسکا کوئی وارث نہ ملا اور نہ کوئی ذی رحم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خزاعہ مین جو بڑا ہو وے اوسکو میراث دو (بڑا ہووے یعنی خزاعہ سے زیادہ نزدیک ہو پشتون مین) یحیی نے کہا ایکبار مین نے شریک سے سنا یون کہتے تہے دیکہو جو شخص بڑا ہو خزاعہ مین سے اوسکو دیدو **عن** ابن عباس ان رجلا مات ولم یدع وارثا الا غلاما لہ کان اعتقہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل لہ احد قالوا لا الا غلاما کان اعتقہ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میراثہ لہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص مر گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور کوئی وارث نہ چھوڑا مگر ایک غلام جسکو اوس نے آزاد کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کوئی اوسکا وارث ہے لوگون نے کہا کوئی نہین سوا ایک غلام کے جسکو اوس نے آزاد کیا تہا آپ نے فرمایا اوسی کو ترکہ دیدو (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ معتق آزاد کیا ہوا بہی وارث ہوتا ہے آزاد کرنے والا کا جب اور کوئی وارث نہ ہو لیکن جمہور اسکے خلاف مین ہین)

باب میراث ابن الملاعنۃ جس عورت سے لعان ہوا ہو اوسکی بچے کی میراث کا بیان

عن واثلۃ بن الاسقع عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المرأۃ تحرز ثلاث مواریث عتیقھا ولقیطھا وولدھا الذی لاعنت عنہ ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت تین شخصون کی میراث کو پا سکتی ہے۔ آپنے آزاد کیے ہوئے کی۔ یعنی جس بردہ کو عورت آزاد کرے اور بردہ مر جاوے تو میراث اوسکی عورت لیگی۔ اور پائے ہوئے کی۔ یعنی جس بچے کو راہ مین پایا۔ اور اپنے بچے کی جس سے لعان ہو

یعنی جسکی نسب سے خاوند منکر ہو گیا ہو تو عورت اوس کے وارث ہوگی عن مکحول قال جعل رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم میراث ابن الملاعنة لامه ولورثتها من بعدها ترجمہ مکحول سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے لعان والی عورت کے بچہ کی میراث اوسکی مان کو دلائی پھر اوسکی مان کے بعد مان کے وارثون کو دلائی (کیونکہ باپ
اور اوسکے وارثون کو بچہ سے علاقہ نہ رہا) **باب** هل یرث المسلم الکافر کیا مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے عن اسامة بن
زید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یرث المسلم الکافر ولا الکافر المسلم ترجمہ اسامہ بن زید سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کافر مسلمان کا وارث ہوتا ہے اور نہ مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے عن اسامة
بن زید قال قلت یا رسول اللہ این تنزل غدا فی حجته قال وهل ترك لنا عقیل منزلا ثم قال نحن نازلون
بخیف بنی کنانة حیث تقاسمت قریش علی الکفر یعنی المحصب وذالك ان بنی کنانة حالفت
قریشا علی بنی هاشم ان لا یناکحوهم ولا یبایعوهم ولا یؤوهم قال الزهری والخیف الوادی ترجمہ اسامہ
بن زید سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ آپ کل کہان اتریں گے یہ قصہ حج کا ہے آپ نے فرمایا کیا عقیل نے ہمارے
واسطے کوئی گھر چھوڑا ہے (یعنی مکے مین اب کوئی گھر ہمارا ہے یا نہین) پھر آپ نے فرمایا ہم اتریں گے بنی کنانہ کے خیف مین
جہان کیواسطے قریش نے قسم کھائی تھی کفر پر یعنی محصب مین کیونکہ بنی کنانہ نے عہد لیا تھا قریش سے کہ بنی ہاشم سے
نکاح نہ کرین گے خرید و فروخت نہ کرین گے اپنے یہان جگہہ نہ دین گے **ف** یہ حدیث کتاب الحج مین گزر چکی قصہ
اسکا مشہور ہے قریش اور بنی کنانہ نے ایک اقرار نامہ لکھا تھا کہ ہم بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کو مکے سے نکال دین گے اور ان
سے کسیطرح کا اتحاد شادی بیاہ یا معاشرے کا نہ رکھین گے اوس اقرار نامہ کو دیمک چاٹ گئی عن عبد اللہ بن عمر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یتوارث اهل ملتین شتی ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو مختلف دین والون مین وراثت نہین ہوتی (یعنی کافر اور مسلمان مین) عن عبد اللہ بن بریدة
ان اخوین اختصما الی یحیی بن یعمر یهودی ومسلم فورث المسلم منهما وقال حدثنی ابو الاسود ان رجلا
حدثه ان معاذا حدثه قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاسلام یزید ولا ینقص
فورث المسلم ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے دو بھائیون نے جھگڑا کیا یحیی بن یعمر کے پاس اون مین سے ایک یہودی
تھا ایک مسلمان انہون نے مسلمان کو میراث دلائی اور کہا حدیث بیان کی مجھسے ابو الاسود نے انہون نے ایک شخص سے سنا
اوس نے معاذ سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اسلام بڑھتا ہے کم نہین ہوتا پھر انہون نے ترکہ دلایا مسلمان کو
ف تو مسلمان کافر کا وارث ہو سکتا ہے مگر کافر مسلمان کا وارث نہین ہو سکتا یہ مذہب جمہور علما کے خلاف ہے
دوسری روایت مین ہے ان معاذا اتی بمیراث یهودی وارثه مسلم یعنی معاذ ایک یہودی کا ترکہ جسکا وارث
مسلمان تھا لیکر آئے پھر وہی حدیث بیان کی **باب** فیمن اسلم علی میراث میراث کی تقسیم ہونے سے پہلے اگر وارث

مسلمان ہوجاوی **عن** ابن عباس قال قال النبی صلی الله علیه وسلم کل قسم قسم فی الجاهلیة فهو علی ما قسم وکل قسم
ادرکه الاسلام فهو علی قسم الاسلام **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ترکہ بانٹ دیا
گیا جاہلیت میں تو وہ اسلام کے ماننے میں بھی اوسی حال پر رہیگا اور جو ترکہ تقسیم نہیں ہوا اسلام کے ماننے تک تو وہ اسلام کے
قاعدوں کیموافق تقسیم کیا جاویگا **باب** فی الولاء ولاء (آزاد کیے ہوئے بردے کا ترکہ) کا بیان **عن** ابن عمر ان
عائشة رضی الله تعالی عنها ام المؤمنین ارادت ان تشتری جاریة تعتقها فقال اهلها نبیعکها
علی ان ولاءها لنا فذکرت عائشة لرسول الله صلی الله علیه وسلم فقال لا یمنعک ذلک فان
الولاء لمن اعتق **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رض نے ایک لونڈی کو خرید کے
آزاد کرنا چاہا لونڈی کے مالکوں نے کہا ہم بیچتے ہیں لونڈی کو اس شرط سے کہ ولاء اوس کی ہمکو ملے حضرت عائشہ نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ذکر کیا آپنے فرمایا تو خرید لے ست رکھ ولاء اوسی کو ملے گی جو آزاد کرے (یعنی یہی شرط پر خریدی
کہ ولاء انکو ملیگی اور معروف نہ کرے یہ شرط خود لغو ہوجاویگی اور ولاء تجھی کو پہونچیگی **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم الولاء لمن اعطی الثمن وولی النعمة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے ولاء اوسکو ملیگی جو مول لیوے قیمت دیکے اور احسان کرے بردے پر یعنی اوسکو آزاد کرے **عن** عمرو بن شعیب عن
ابیه عن جده ان رئاب بن حذیفة تزوج امرأة فولدت له ثلاثة غلمة فماتت امهم فورثوها رباعها
وولاء موالیها وکان عمرو بن العاص عصبة بنیها فاخرجهم الی الشام فماتوا فقدم عمرو بن العاص
ومات مولی لها وترک مالا فخاصمه اخوتها الی عمر بن الخطاب فقال عمر قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم ما احرز الولد او الوالد فهو لعصبته من کان قال فکتب له کتابا فیه شهادة عبد الرحمن
بن عوف وزید بن ثابت ورجل آخر فلما استخلف عبد الملک اختصموا الی هشام بن اسمعیل او
اسمعیل بن هشام فرفعهم الی عبد الملک فقال هذا من القضاء الذی ما کنت اراه قال فقضی
لنا بکتاب عمر بن الخطاب فنحن فیه الی الساعة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رباب
بن حذیفہ نے نکاح کیا ایک عورت سے اوس سے تین لڑکے پیدا ہوئے پھر ان لڑکوں کی ماں مرگئی وہ لڑکے اپنی ماں کے وارث
ہوئے اوسکے گھروں کے اور اوس کے آزاد کیے ہوئے بردوں کی ولاء کے اور عمرو بن العاص ان لڑکوں کے عصبہ تھے (یعنی وارث
تھے بعد اوسکے) عمرو بن العاص نے ان لڑکوں کو شام کیطرف نکالدیا وہ وہاں مرگئے اور عمرو بن عاص آئے اوس عورت
کا ایک بردہ آزاد کیا ہوا مرا اور مال چھوڑ گیا تو جھگڑا کیا اس عورت کے بھائیوں نے اوسکی ولاء کے لیے حضرت عمر بن خطاب
پاس حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ولاء اولاد یا باپ حاصل کرے تو وہ اوسکی عصبہ کو ملیگی بعد
اولاد کے یا باپ کے مرجانے کے اور ان کے وارثوں کو نہ ملے گی پھر حضرت عمر نے اسباب میں ایک فیصلہ نامہ لکھدیا اوسپر

عبد الرحمن بن عوف اور زید بن ثابت اور ایک اور شخص کی گواہی کردی جب عبد الملک بن مروان خلیفہ ہوا تو پھر ان
لوگون نے جھگڑا کیا ہشام بن اسمعیل یا اسمعیل بن ہشام پاس اوس نے عبد الملک پاس مقدمہ کو بھیجا عبد الملک
نے کہا یہ فیصلہ تو ایسا معلوم ہوتا ہی جیسی مین اسکو دیکھ رہا ہون راوی نے کہا پھر عبد الملک نے وہی فیصلہ عمر بن
خطاب کا جو تہا اوسی کے موافق فیصلہ کیا اور وہ ولا اب تک ہماری پاس ہی **باب** الرجل یسلم علی ید
الرجل کوئی شخص کسی کے ہاتہہ پر مسلمان ہو تو وہ اوسکا وارث ہوگا **عن** تمیم الداری انه قال یا رسول الله
وقال یزید ان تمیما قال یا رسول الله ما السنة فی الرجل یسلم علی ید الرجل من المسلمین قال
هو اولی الناس بمحیاه ومماته **ترجمہ** تمیم داری سے روایت ہی مین نے کہا یا رسول اللہ شرع کا کیا حکم اوس
شخص کے باب مین جو ایک مسلمان شخص کے ہاتہہ پر اسلام لایا تو آپنے فرمایا وہ شخص یعنی جسکی ہاتہہ پر مسلمان ہوا ہے
لائق تر ہے ساتہ زندگی اوسکے کے اور مرنے اوسکے کے (اگر کوئی وارث نہ ہو تو وہی وارث ہوگا) **باب** فی
بیع الولاء ولا کا بیچنا درست نہین ہی **عن** ابن عمر قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن بیع الولاء و
عن هبته **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ولا کے بیع اور ہبہ سے
(یعنے حق ولا کی بیع اور ہبہ سے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہی) **باب** فی المولود یستهل ثم یموت
ایک بچہ زندہ پیدا ہوا اور روکر مرجاوے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا
استهل المولود ورث **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لڑکا آواز
کرے تو وارث کیا جاوے (یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد اوس سے آثار زندگی معلوم ہون تو اوس کی میراث شرع سے
ثابت ہے **باب** نسخ میراث العقد بمیراث الرحم ناتے کے میراث نے اقرار کی میراث کو موقوف
کردیا **عن** ابن عباس قال والذین عاقدت ایمانکم فاتوهم نصیبهم کان الرجل یحالف الرجل
لیس بینهما نسب فیرث احدهما الآخر فنسخ ذلك الانفال فقال واولوا الارحام بعضهم اولی
ببعض **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی فرمایا اللہ تعالی نے جن لوگون سے تم نے قسمین کہائین اون کو
اونکا حصہ دیدو اگلے زمانے مین ایک دوسرے شخص سے قسم کہاتا جس سے قرابت نہ ہوتی پہر ایکدوسرے کا وارث ہوتا یہ
حکم منسوخ ہوگیا سورہ انفال کی اس آیت سے واولوا الارحام بعضهم اولی ببعض فی کتاب اللہ یعنی ناتے والے آپس
مین ایکدوسرے کے مال کے حقدار ہین (اون لوگون سے جو ناتا نہین رکہتے) اللہ کی کتاب مین **عن** ابن عباس
فی قوله والذین عاقدت ایمانکم فاتوهم نصیبهم قال کان المهاجرون حین قدموا المدینة
تورث الانصار دون ذوی رحمه للاخوة التی آخی رسول الله صلی الله علیه وسلم بینهم
فلما نزلت هذه الآیة ولکل جعلنا موالی مما ترك قال نسختها والذین عاقدت ایمانکم

فاتوہم نصیبہم من النصرۃ والنصیحۃ والرفادۃ ویوصی لہ وقد ذھب المیراث **ترجمہ** ابن عباس
سی روایت ہی یہ جو اللہ جل جلالہ نے فرمایا والذین عاقدت ایمانکم فاتوہم نصیبہم یعنی جن لوگون سے تم نے قسمین
کہائین اونکو اونکا حصہ دیدو اس آیت کا قصہ یہہ ہی کہ مہاجرین (جب مکے سے) مدینے کو ہجرت کرکے آئے تو وہ وارث
ہوتے تہے انصار کے (اور انصار اون کے وارث ہوتے تہے) اور عزیز و اقربا وارث نہ ہوتے تہے اس لیے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہائی چارہ کردیا تہا انصار اور مہاجرین مین (اسی کا نام عقد موافاۃ ہی) جب
یہ آیت اوتری۔ ولکل جعلنا موالی مما ترک الوالدان والاقربون۔ یعنی ہم نے ہر ایک کے وارث بنائے اوس مال کے
جسکو چہوڑ جاوین مان باپ یا اور کنبے والے تو منسوخ ہوگئی وہ آیت یعنی والذین عاقدت ایمانکم فاتوہم نصیبہم
اور جو حصہ اون لوگونکا بوجہ مدد کرنے اور نصیحت کرنے اور اعانت اور رفاقت کے مقرر تہا وہ جاتا رہا اب وصیت
اون کے لیے کرسکتا ہے (تہائی مال تک) لیکن میراث سو اتی رہی (وہ کنبے والون کے لیے ہے) **عن داود**
بن الحصین قال کنت اقرأ علی ام سعد بنت الربیع وکانت یتیمۃ فی حجر ابی بکر فقرأت
والذین عاقدت ایمانکم فقالت لا تقرأ والذین عاقدت ایمانکم انما نزلت فی ابی بکر
وابنہ عبد الرحمن حین ابی الاسلام فحلف ابو بکر ان لا یورثہ فلما اسلم امر اللہ تعالی نبیہ
علیہ السلام ان یؤتیہ نصیبہ زاد عبد العزیز فما اسلم حتی حمل علی الاسلام بالسیف **ترجمہ**
داؤد بن الحصین سی روایت ہی مین کلام اللہ پڑہتا تہا ام سعد بنت ربیع سے اور وہ یتیم تہین پرورش پائی تہی
انہون نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی گود مین تو مین نے اس آیت کو پڑہا والذین عاقدت ایمانکم انہون نے
کہا مت پڑہ اس آیت کو (کیونکہ یہ منسوخ ہوگئی ہی یا خاص تہی ایک شخص سے نہ پڑہنے سے مراد یہ ہی کہ اوسپر عمل نہ کر)
یہ آیت ابو بکر اور اون کے بیٹے عبد الرحمن کے باب مین اوتری جب عبد الرحمن نے مسلمان ہونے سے انکار
کیا تو ابو بکر رض نے قسم کہائی کہ مین اونکو اپنا وارث نہ کرونگا پہر وہ مسلمان ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم کیا اونکا حصہ دینے کا عبد العزیز کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ عبد الرحمن مسلمان نہین ہوئے مگر تلوار کے زور
سی (یعنی جب اسلام کو غلبہ ہوا) **عن** ابن عباس والذین امنوا وھاجروا والذین امنوا ولم یھاجروا
فکان الاعرابی لا یرث المھاجر ولا یرثہ المھاجر فنسختھا فقال واولوا الارحام بعضھم
اولی ببعض **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی پہلے اللہ نے یون فرمایا تہا جو لوگ ایمان لائے اور ہجرت کی وہ ایک
دوسری کے وارث ہین اور جو لوگ ایمان لائے لیکن ہجرت نہ کی تو تم اون کے وارث نہ ہوگے جبتک وہ ہجرت نہ
کرین پس جو مسلمان کسی اور ملک مین ہوتا گاؤن کے وہ مہاجر کا وارث نہ ہوتا نہ مہاجر اوسکا وارث ہوتا۔
بعد اوسکے یہ حکم منسوخ ہوگیا اس آیت سی واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض فی کتاب اللہ **باب فی الحلف**

کسی بات کا قول قرار کرنا ادسپر قسمین کھانا عن جبیر بن مطعم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحلف فی الاسلام وایما حلف کان فی الجاهلیة لم یزده الاسلام الاشدة ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمانہ کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا اسلام مین کچہ اعتبار نہین اور جو عہد وپیمان نیک کام مین تہا کفر کے وقت تو اسلام نے اوسکی زیادہ تر مضبوطی کی ف کفار عرب کا دستور تہا کہ ایک قوم دوسری قوم سے ہم قسم ہوتا تو ایک دوسرے کا حق اور ناحق مین مدد کیا کرتا سو فرمایا کہ اسلام مین کفر کی قسم اور عہد وپیمان کا کچہ اعتبار نہین ہا لیکن مظلوم کی مدد کرنا اور حق کام کی تائید کرنا سو اسلام مین اوس کی زیادہ تر تاکید ہے عن عاصم الاحول قال سمعت انس بن مالک یقول حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار فی دارنا فقیل له الیس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاحلف فی الاسلام فقال حالف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المهاجرین والانصار فی دارنا مرتین او ثلاثا ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عہد مواخاۃ کرایا (بہائی چارہ) مہاجرین اور انصار مین ہماری گہر مین کسی نے انس سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین فرمایا کہ اسلام مین حلف (یعنی عہد وپیمان) نہین ہے۔ انس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محالفہ (عہد مواخاۃ اور بہائی چارہ کرنا قسمین کہا کر کہ ایک دوسرے سے بہائیون کے طور پر رہین گے) کیا درمیان مہاجرین اور انصار ہمارے گہر مین دوبار یا تین بار یہی کہا (اور وہ جو آپ نے فرمایا اسلام مین حلف نہین ہے اوس سے مراد یہی ہے وہ اقرار نہین ہے جو شر اور فساد کے لیے ہو) باب فی المراة ترث من دیة زوجها عورت اپنے خاوند کی دیت مین سے حصہ پاویگی عن سعید قال کان عمر بن الخطاب یقول الدیة للعاقلة ولا ترث المراة من دیة زوجها شیئا حتی قال له الضحاک بن سفیان کتب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اورث امراة اشیم الضبابی من دیة زوجها فرجع عمر قال احمد بن صالح ترجمہ سعید سے روایت ہے پہلے حضرت عمر کہا کرتے تہے دیت کنبہ والون کے لیے ہے اور عورت اپنے خاوند کی دیت مین سے کچہ حصہ نہ پاویگی یہانتک کہ ضحاک بن سفیان نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہے لکہ بہیجا تہا کہ مین وارث کردون اشیم ضبابی کی عورت کو اوسکے خاوند کی دیت مین سے (یعنی حصہ دلاؤن اوسکو اوس مین سے) جب یہہ عمر نے سنا تو اپنے قول سے پہر گئے (کیونکہ حدیث پہنچ گئی جب حدیث یا آیت ملجاوے تو پہر رائے اور قیاس کا دخل دینا لغو ہے جب خلفای راشدین جنکا اتباع رسول اللہ صلعم کے حکم سے ضروری ہے اونکا یہ حال ہو کہ اپنی رائے اور قیاس کو حدیث پہونچتے ہی چہوڑ دین تو اور فقہا اور مجتہدین کی رائے کس شمار مین ہے) الحمد للہ تمام ہوا پارہ اٹھارہوان سنن ابی داؤد کی ہتیں پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ انیسوان اوسی کے فضل اور انعام پر اعتماد اور بہروسا کر کے وہی ہے وکرنیوالا ہے اور وہی توفیق دینے والا یا اللہ جلد تمام کروادے اس کتاب کو اپنے فضل وکرم سے اور قبول کر اسکو دنیا اور آخرت مین محفوظ

تم الجزو الثامن عشر ویتلوه الجزو التاسع عشر انشاء اللہ

فہرست پارہ ہژدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۶۸۷	دشمن پاس غفلت دیکر جانا اور اوسکو دہوکا دیکر پانا	〃	سے کفایت کرتی ہی۔
۶۸۹	سفر مین ہر بلندی پر چڑہتے وقت تکبیر کہنا۔	۷۰۰	ایک بکری کی قربانی کئی آدمیون کیطرف سے کافی ہونا
〃	جہاد سے لوٹ آنیکی اجازت بعد ممانعت کے	〃	امام کو چاہیے اپنی قربانی عیدگاہ مین ذبح کرے۔
۶۹۰	خوشخبری دینے کے لیے کسیکو بہیجنا۔	〃	قربانی کا گوشت رکہہ چہوڑنا۔
〃	جو شخص خوشخبری لیکر آوے۔ اسکو کچہ انعام دینا	۷۰۱	مسافر قربانی کرے۔
۶۹۱	سجدہ شکر کا بیان۔	〃	قربانی کے جانور پر شفقت کرنا۔
۶۹۲	رات کو سفر سے اپنے گہر مین آنا کیسا ہے۔	۷۰۲	اہل کتاب کے ذبیحہ کا بیان۔
〃	مسافر کا استقبال کرنا۔	〃	جن جانورونکو عرب فخر کیواسطے کاٹتے اونکی کہانیکا بیان
〃	جب جہاد کا سامان کرے اور نہ جا سکے تو وہ	〃	سفید پتہر سے ذبح کرنیکا بیان۔
	سامان کسی اور مجاہد کو دیدیوے	۷۰۴	جو جانور اوپر سے گر پڑے اوسکے ذبح کرنے کا طریقہ۔
۶۹۳	جب سفر سے لوٹ کر آوے تو پہلے نماز پڑہے	〃	ذبح خوب اچہی طرح کرنا چاہیے۔
〃	تقسیم کرنیوالے کی اُجرت کا بیان۔	〃	پیٹ کے بچے کی ذکوۃ کا بیان۔
〃	جہاد مین تجارت کرنا مکروہ ہے۔	۷۰۵	جس گوشت کا حال معلوم نہ ہو کہ اوسکے ذبح کرنے والے
۶۹۴	دشمن کے ملک مین ہتہیار لیجانے دینا۔		بسم اللہ کہی یا نہ کہی۔
〃	جس زمین مین شرک ہو وہان رہنا کیسا ہے	〃	عتیرہ کا بیان (یعنے رجب کی قربانی کا)
〃	کتاب قربانی کے بیان مین	۷۰۶	عقیقے کا بیان۔
۶۹۵	مردے کیطرف سے قربانی کرنیکا بیان	۷۰۸	کتا شکار یا اور کسی اور ضرورت کیواسطے رکہنا۔
〃	جس شخص کا قربانی کرنے کا ارادہ ہو تو وہ ذیحجہ	۷۰۹	شکار کرنے کا بیان
	کی دسوین تک بال نہ کتراوے نہ منڈاوے۔	۷۱۲	زندہ جانور کا ایک ٹکڑا کاٹ لیا جاوے تو وہ حرام ہے۔
〃	قربانی کا جانور کس قسم کا بہتر ہے۔	〃	شکار کے پیچہے رہنا کیسا ہے۔
۶۹۶	قربانی مین کس عمر کا جانور چاہیے۔	〃	کتاب وصیتون کی۔ وصیت کرنے کے تاکید کا بیان
۶۹۸	قربانی مین کونسا جانور مکروہ ہے۔	۷۱۳	جو وصیت درست نہین ہے اوسکا بیان۔
۶۹۹	اونٹ اور گائے بیل کے قربانی کتنے آدمیون کیطرف	۷۱۴	وصیت سے کسی کو ضرر پہونچانا مکروہ ہے

۱۴ ء وصی بننا کیسا ہے بہت خوف کا باعث ہے۔

۱۵ ء والدین اور دوسرے عزیزوں کے لیے وصیت کا منسوخ ہونا

〃 وارث کے لیے وصیت کرنا درست نہیں ہے

〃 یتیم کا کھانا اپنے کھانے کے ساتھ شریک کیا ہے

۱۶ ء یتیم کے متولی اور وارث کو بقدر محنت یتیم کے
مال سے کھانا درست ہے۔

〃 یتیم کب تک کھانا چاہیے۔ یعنی بلوغ تک

〃 یتیم کا مال کھا جانا کتنا بڑا گناہ ہے۔

۱۷ ء کفن کا کپڑا بھی میت کے مال میں داخل ہے۔

〃 ایک شخص کوئی چیز ہبہ کر دے پھر وصیت
یا میراث سے وہی چیز پاوے۔

〃 وقف کا بیان (جس مال کا نفع خدا کے راہ
مین کر دیا جاوے

۱۹ ء میت کی طرف سے جو صدقہ ہو اوس کا
ثواب میت کو پہونچے گا۔

〃 جو شخص مر جاوے اور وصیت نہ کری
اوسکی طرف سے صدقہ دینا کیسا ہے۔

۲۰ ء ایک کافر مر جاوے اور اوسکا وارث مسلمان
ہو جاوے تو کافر کی وصیت پوری کرے

〃 ایک شخص قرضدار ہو کر مر جاوے اور مال چھوڑ
جاوے تو قرضخواہوں سے مہلت دلوائی جاوے
گی وارث کو۔

۲۱ ء کتاب فرائض کے بیان مین

〃 علم فرائض کے سیکھنے کی فضیلت

〃 کلالہ کا بیان۔ جسکا باپ زندہ نہ ہو نہ اوس
کی اولاد ہو۔

۲۱ ء جو شخص اولاد نہ رکھتا ہو۔ اور بہنین رکھتا ہو

۲۲ ء اولاد کی میراث کا بیان یعنی بیٹا بیٹی پوتا پوتی کی میراث

۲۴ ء دادی اور نانی کی میراث کا بیان۔

〃 دادا کی میراث کا بیان۔

۲۵ ء عصبات کی میراث کا بیان جیسا بیٹا باپ بھائی

〃 ذوی الارحام کی میراث کا بیان۔ جو نہ ذوی
الفروض ہین نہ عصبہ۔

۲۷ ء جس عورت سے لعان ہوا ہو اوس کے بچہ کی میراث
کا بیان۔

۲۸ ء کیا مسلمان کافر کا وارث ہوتا ہے

〃 میراث کی تقسیم ہونے سے پہلے اگر وارث مسلمان ہو جاوے

۲۹ ء ولاء (آزاد کیے ہوئے بردہ کے ترکہ کا بیان)

۳۰ ء کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ اوسکا
وارث ہوگا۔

〃 ولاء کا بیچنا درست نہیں ہے

〃 ایک بچہ زندہ پیدا ہوا اور سو کر مر جاوے۔

〃 نانی کی میراث کو نے اقرار کے موقوف کر دیا۔

۳۱ ء کسی بات کا قول قرار کرنا اور قسمین کھانا۔

〃 عورت اپنے خاوند کے دیت مین سے
حصہ پاوے گی۔ فقط

تمت

الجزء التاسع عشر

پارہ اونیسوان

باب الخراج والامارة محاصل اور سرداری کا بیان **عن** عبد الله بن عمر ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال الا کلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته فالامیر الذی علی
الناس راع علیهم وهو مسئول عنهم والرجل راع علی اهل بیته وهو مسئول عنهم والمرأة
راعیة علی بیت بعلها وولده وهی مسئولة عنهم والعبد راع علی مال سیده وهو مسئول
عنه فکلکم راع وکلکم مسئول عن رعیته **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبردار ہو تم مین سے ہر ایک نگہبان ہی اپنی رعیت کا اور پوچھا جاویگا (قیامت کے دن) اپنی
رعیت سے (یعنی تو نے کسطرح اور کیونکر اپنی رعیت کی نگہبانی کی موافق شرع کے یا مخالف شرع کے) پس امیر جو حاکم
ہو لوگونکا تو وہ اونکا نگہبان ہے پوچھا جاویگا اپنی رعیت سی اور آدمی نگہبان ہی اپنے گہر والونکا پوچھا جاویگا اون سے
دن قیامت کے اور عورت نگہبان ہی اپنے خاوند کے گہر کی (اوسکے مال اور آبرو کی محافظت کی) اور اپنے خاوند کی اولاد
کی پوچھی جاویگی اون سے اور غلام نگہبان ہے اپنے مالک کے مال کا اور وہ پوچھا جاویگا اوس سے تو ہر ایک تم مین سے راعی
(یعنی نگہبان) ہے اور ہر ایک تم مین سے پوچھا جاویگا رعیت سے اپنی **باب** ماجاء فی طلب الامارة حکومت کو
طلب کرنا منع ہے **عن** عبد الرحمن بن سمرة قال قال لی النبی صلی الله علیه وسلم یا عبد الرحمن بن
سمرة لا تسئل الامارة فانک ان اعطیتها عن مسئلة وکلت فیها الی نفسک وان اعطیتها من غیر
مسئلة اعنت علیها **ترجمہ** عبد الرحمن بن سمرہ سی روایت ہی فرمایا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ای
عبد الرحمن بن سمرہ مت مانگ حکومت کو کیونکہ اگر تجھے مانگنے سے حکومت ملیگی تو تو سونپ دیا جاویگا اپنے نفس کیطرف
(یعنی اللہ تعالے تیری مدد نہ کریگا اوسکی سرانجام پر) اور جو تجھے بن مانگے حکومت ملے گی تو تو مدد کیا جاویگا اوس پر **عن**
ابی موسی قال انطلقت مع رجلین الی النبی صلی الله علیه وسلم فتشهد احدهما ثم قال جئنا
لتستعین بنا علی عملک فقال الاخر مثل قول صاحبه فقال ان اخونکم عندنا من طلبه فاعتذر
ابو موسی الی النبی صلی الله علیه وسلم وقال لم اعلم لما جاءا له فلم یستعن بهما علی شیء حتی مات **ترجمہ**
ابو موسی سے روایت ہی مین دو آدمیون کو ساتہ لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اون مین سے ایک نے خطبہ پڑہا یعنی تشہد
پڑہا پہر کہنی لگا ہم اسواسطے آپ پاس آئے کہ آپ ہم سے مدد لیجیے حکومت پر (یعنی ہم کو کوئی کام دیجیے عامل بنایے) پہر دوسرے نے
بہی ایسا ہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سب مین زیادہ چوٹا ہمارے نزدیک وہی ہی جو حکومت کو طلب کرے پہر

ابوموسے نے عذر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجہکو معلوم نہین تہا کہ یہ دونو آدمی اس کام کو آئے ہین ورنہ مین ان کو
اپنے ساتھ نہ لاتا) بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کسی کام مین مدد نہ لی یہانتک کہ آپ کی وفات ہوئی **ف**
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت تہی جب کوئی کسی کام کو طلب کرتا اور اوس کی خواہش کرتا تو وہ کام اوسکو نہ دیتے **باب**
فی الضریر یولی اندہے کو حاکم کرنا درست ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استخلف ابن ام مکتوم
علی المدینۃ مرتین **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو بار (جب جہاد کو جانے لگے) عبد اللہ
بن ام مکتوم کو اپنا خلیفہ کیا مدینے مین **باب** فی اتخاذ الوزیر وزیر مقرر کرنے کا بیان **عن** عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اراد اللہ بالامیر خیرا جعل لہ وزیر صدق ان نسی ذکرہ وان ذکر
اعانہ واذا اراد اللہ بہ غیر ذلک جعل لہ وزیر سوء ان نسی لم یذکرہ وان ذکر لم یعنہ **ترجمہ** حضرت
ام المومنین عائشہ صدیقہ رض سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اللہ جل جلالہ کسی حاکم کی بہلائی چاہتا
ہے تو اوسکو سچا وزیر عنایت فرماتا ہے اگر حاکم بہول جاتا ہے تو وہ یاد دلا دیتا ہے اور جو یاد رکہتا ہے تو وزیر اوسکی مدد
کرتا ہے اور جب اللہ کسی حاکم کو بگاڑنا چاہتا ہے تو اوسکو برا وزیر دیتا ہے اگر حاکم کچہ بہول جاتا ہے تو وہ یاد نہین
دلاتا اگر یاد رکہتا ہے تو وزیر اوسکی مدد نہین کرتا **ف** یہ حدیث ایک اصل عظیم ہے امراء اسلام کے لیے تو میخ کی
کتابون کو دیکہا تو معلوم ہوا کہ اکثر بادشاہون کی حکومت اسی وجہ سے تباہ ہوئی کہ اونکے وزیر اور مشیر نالائق اور
برے ہوئے جن بادشاہون کے وزیر اور مشیر عمدہ اور عقیل ہوئے مین اونکی حکومت کو روز بروز ترقی ہوتی ہے ہر بادشاہ
کو چاہیے کہ اپنی جلسہ وزراء مین عمدہ عمدہ متدین اور ہوشیار لوگ بہرتی کرے جو ملک کے عادات اور رسوم سے اور مقدمین سلاطین
کے حالات اور تدبیر و انتظام اور سیاست مدن سے بخوبی واقف ہون اور ہر وقت بادشاہ کو صلاح نیک دین اور بری بات سے
باز رکہین **باب** فی العرافۃ عرافت کا بیان **ف** حاکم کیطرف سے رعایا کے ہر ہر قبیلہ اور قوم مین ایک ایک
چودہری رہتا ہے جو ضرورت کیوقت اپنی قوم کے ہر ایک شخص کا رویہ اور چلن حاکم سے بیان کرتا ہے اور بری بہلے کے
خبر حاکم کو دیتا ہے اوسکو عریف کہتے ہین **عن** المقدام بن معدیکرب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ضرب علی منکبیہ ثم قال افلحت یا قدیم ان مت ولم تکن امیرا ولا کاتبا ولا عریفا **ترجمہ** مقدام
بن معدیکرب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتہ مارا اون کے مونڈہون پر اور فرمایا ای قدیم **ف**
مقدام کی تصغیر قدیم ہے یہ واسطے شفقت کے ہے **ت** تو نے نجات پائی اگر تو مر گیا اور نہ امیر ہوا نہ منشی ہوا نہ عریف ہوا
ف اس لیے کہ ہر ایک سرکاری کام مین مواخذے اور تقصیر خدمت کا خوف ہے اسی واسطے سلف نے زراعت
اور تجارت اور کسب کو نوکری سے بہتر جانا ہے **عن** غالب القطان عن رجل عن ابیہ عن جدہ انہم کانوا
منہل من المناہل فلما بلغہم الاسلام جعل صاحب الماء لقومہ مائۃ من الابل علی ان یسلموا فاسلموا

وقسم الابل بينهم وبدا له ان يرتجعها منهم فارسل ابنه الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال له ايت
النبي صلى الله عليه وسلم فقل له ان ابي يقرئك السلام وانه جعل لقومه مائة من الابل على ان يسلموا
فاسلموا وقسم الابل بينهم وبدا له ان يرتجعها منهم افهو احق بها ام هم فان قال لك نعم او لا فقل
له ان ابي شيخ كبير وهو عريف الماء وانه يسئلك ان تجعل لي العرافة بعده فاتاه فقال ان ابي
يقرئك السلام فقال وعليك وعلى ابيك السلام فقال ان ابي جعل لقومه مائة من الابل على ان
يسلموا فاسلموا وحسن اسلامهم ثم بدا له ان يرتجعها منهم افهو احق بها ام هم فقال ان
بدا له ان يسلمها لهم فليسلمها وان بدا له ان يرتجعها فهو احق بها منهم فان اسلموا فلهم
اسلامهم وان لم يسلموا قوتلوا على الاسلام وقال ان ابي شيخ كبير وهو عريف الماء وانه
يسئلك ان تجعل لي العرافة بعده فقال ان العرافة حق ولا بد للناس من العرفاء ولكن العرفاء
في النار **ترجمہ** غالب قطان سے روایت ہے اوس نے سنا ایک شخص سے اوس نے اپنے باپ سے وس نے اوس کے دادا سے
کہ کچھ لوگ عرب کے ایک چشمے پر رہتی تھی جب دین اسلام کی خبر پہونچی تو چشمے والے نے اپنی قوم والون کو سو اونٹ
دینے کہے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاوین تو وے مسلمان ہو گئے اوس نے اونٹونکو اون مین تقسیم کر دیا بعد اوس کے
اوس نے اپنے اونٹونکو پہیرنا چاہا تو اپنے بیٹے کو بلا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اوس سے کہا تو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم پاس جا اور کہہ میرے باپ نے آپ کو سلام کہا ہے اوس نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کہے تہے اس شرط پر کہ وہ
مسلمان ہو جاوین وہ مسلمان ہو گئے اور میری باپ نے اونٹون کو اون مین تقسیم کر دیا۔ اب وہ چاہتا ہے کہ اون سے
اپنے اونٹ پہیر لیوے کیا پہیر سکتا ہے یا نہین آپ ہان فرماوین گے یا نہین پہر تو کہہ میرا باپ بوڑہا ضعیف ہے اور اُس
چشمے کا وہ عریف ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنے بعد آپ مجھکو وہان کا عریف کیجیے خیر بیٹا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے باپ نے آپکو سلام کہا ہے آپ نے فرمایا وعلیک وعلی ابیک السلام تجھپر اور تیری باپ پر
سلام ہو پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ میری باپ نے اپنی قوم کو سو اونٹ دینے کہے تہے اس شرط پر کہ وہ مسلمان ہو جاوین سو
وہ مسلمان ہو گئے اچھی طرح اب میرا باپ چاہتا ہے کہ اون اونٹون کو اون سے پہیر لیوے کیا میرا باپ اون اونٹون کا
حقدار ہے یا وہی لوگ حقدار ہین آپ نے فرمایا اگر تیرا باپ چاہے کہ اون اونٹونکو اون لوگون کو دیدیوے تو دیوے اور اگر
چاہے کہ پہیر لیوے تو وہ اونکا حقدار ہے (پہیر لے سکتا ہے) اور وہ جو مسلمان ہوئے تو اپنے اسلام کا فائدہ آپ اٹہاوینگے
اگر مسلمان نہ ہون گے قتل کیے جاوینگے دین اسلام پر پہر اوس نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ بوڑہا ضعیف ہے وہ اوس
چشمے کا (وہان کی آبادی کا) عریف ہے وہ چاہتا ہے کہ آپ اوسکے بعد عرافت کا عہدہ مجھکو دیجیے آپ نے فرمایا عرافت تو ضرور
ہے **ف** یعنی ایک ایسی خدمت ہے جسکے بغیر چارہ نہین امام کو ساری قوم کا حال اوس سے معلوم ہوتا ہے جب مجاہدین کی ضرورت

ہوتی ہی تو انتخاب مجاہدین کا وہی کرتا ہی عطایا آدمی کو لٹنیمت میں تقسیم کے لیے بڑی بھلے کا وہی جو ابدا ہوتا ہی **ت** اور لوگ کو بغیر اوسکے چارہ نہیں مگر عریف جہنم میں جاوینگے **ف** یعنی قریب ہی کہ جہنم میں جاوین کیونکہ خوف ہی کہ انصاف سے اس کام کو انجام نہ دین لوگون کی حق تلفی کرین حاکم سے بے سبب کسی کی بدگوئی کرین **باب** فی اتخاذ الکاتب منشی رکھنے کا بیان **عن** ابن عباس قال السجل کاتب کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی سجل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کاتب (منشی یا محرر) کا نام تھا **باب** فی السعایۃ علی الصدقۃ زکوۃ وصول کرنیکا ثواب **ف** زکوۃ وصول کرنے کے لیے جابجا امام کیطرف سے لوگ مقرر ہوتے ہین انکو عامل کہتے ہین **عن** رافع بن خدیج قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العامل علی الصدقۃ بالحق کالغازی فی سبیل اللہ حتی یرجع الی بیتہ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی مین نی سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تھی جو شخص عامل ہو زکوۃ کا خدا کیواسطے تو وہ مثل غازی فی سبیل اللہ کے ہی (یعنی اوسکا ثواب مثل اوسکی ہی جو اللہ کی راہ مین جہاد کرتا ہی) جبتک لوٹ کر اپنے گھر آوے **عن** عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یدخل الجنۃ صاحب مکس **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت مین نہ جاویگا جو مکس کریگا **ف** مکس کہتے ہین زیادہ لینے کو قدر واجب سے بعض عامل یہ کرتے ہین کہ زکوۃ لیکر کچھ زیادہ لیتے ہین مالکین اموال سے ظلم کرکے یہ بڑا گناہ ہی آپنے فرمایا جو ایسا کریگا وہ جنت مین نہ جاویگا **عن** ابن اسحاق قال الذی یعشر الناس قال صاحب المکس **ترجمہ** ابن اسحاق سے روایت ہی صاحب مکس وہ شخص ہی جو لوگون سی عشر (دہ یکی) لیتا ہے **عن** ابن عمر قال قال عمر انی لا استخلف فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یستخلف وان استخلف فان ابابکر قد استخلف قال فواللہ ما ھو الا ان ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابابکر فعلمت انہ لا یعدل برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احدا وانہ غیر مستخلف **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی (جب حضرت عمر زخمی ہوئے تو لوگون نے اون سی کہا کسی کو خلیفہ کرنے کیواسطے) عمر نے کہا اگر مین کسیکو خلیفہ نکرون (تو بھی ہوسکتا ہی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کسی کو خلیفہ مقرر نہین کیا اور اگر مین کسیکو خلیفہ کرون (تو بھی ہوسکتا ہے) کیونکہ ابوبکر صدیق نے خلیفہ مقرر کیا عبد اللہ بن عمر نے کہا تو قسم خدا کی عمر نے نہین ذکر کیا مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کا مین نے جانا کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برابر کسی کو کرنیوالے نہین ہین اور وہ کسیکو خلیفہ مقرر نہ کرینگے **ف** ایسا ہی ہوا حضرت عمر نے کسی خاص شخص کو خلیفہ نہین مقرر کیا بلکہ چھہ آدمیون کو جو کبار صحابہ میں سے تھی کہا ان مین جسپر مسلمان اتفاق کرین وہ خلیفہ ہو جاوے وہ چھہ آدمی یہ تھے۔ طلحہ۔ اور زبیر اور عثمان۔ اور علی عبد الرحمن بن عوف اور ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنھم **باب** ما جاء فی البیعۃ بیعت کا بیان **عن** ابن عمر قال کنا نبایع النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ ویقول لنا فیما استطعتم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی ہم بیعت کرتی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے سننے اور اطاعت کرنے پر یعنی جو حکم آپ فرماوینگے دل سے ہم بجا لاوینگے اور بجالاوین گے) اور آپ ہم کو تلقین
یہ بھی کہو جہانتک کہ ہم کو طاقت ہے **ف** یہ آپکا رحم تہا اور کرم کہ استطاعت کی قید لگانے کو فرماتے تاکہ آیندہ بیعت ٹوٹنے
کا خوف نہ ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو بیعتین ثابت ہین وہ یہی ہین۔ ایک تو بیعت سمع اور اطاعت پر دوسری
بیعت امام سے مناقشہ نہ کرنے پر بشرطیکہ وہ مستحق ہو امامت کے تیسری بیعت سچ بولنے پر چوتھی بیعت الصاف کی بات کہنے پر
پانچوین بیعت اپنے سے کسی کو زیادہ حصہ یا درجہ دینے پر مناقشہ نہ کرین گے چھٹی بیعت خلوص پر ہر مسلمان کے ساتھ ساتوین
بیعت نہ بھاگنے پر آٹھوین بیعت لڑکر مرجانے پر نوین بیعت جہاد پر دسوین بیعت ہجرت پر گیارہوین بیعت ترک معاصی
جو آپنے عورتون سے لی تہی کہ ہم خاوندون کی ناشکری نہ کرین گے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرینگے۔ مطلق بیعت کی
اصل تو کلام اللہ سے بھی ثابت ہے ان الذین یبایعونک انما یبایعون اللہ ید اللہ فوق ایدیھم اور اقسام بیعت کے حادیث مین
مذکور ہین جو اوپر مذکور ہوئے ہین اس قسم کی بیعت جو اس زمانے مین درویشون مین مروج ہے کہ خاص ایک سلسلے مین داخل
ہوتے ہین اور پھر اپنے پیر کے سوا دوسرے سے بیعت نہین کرسکتی اسکی اصل بصراحت کتاب و سنت سے ثابت نہین ہے البتہ استفسار
بیعت ہر مرد صالح پر انسان کرسکتا ہے کہ فرائض اور وجبات کو ادا کرینگے اور معاصی اور مناہی شرعیہ سے بچینگے۔ مگر
اسمین یہ ضرور نہین ہے کہ جب ایک شخص سے یہ بیعت کرلی ہو تو دوسرے سے نہ کرے بلکہ ہر ایک صالح اور متقی شخص کے ہاتھ پر
بیعت کرسکتا ہے اگرچہ پہلے کسی اور سے بیعت کرچکا ہو اور وہ موجود ہو۔ فقہائے حنفیہ نے لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کا مرید
ہو اور پھر اپنے پیر کے سوا کسی اور سے بیعت کرلے تو کچھ قباحت نہین ہے نہ یہ موجب گناہ کا ہے (تنقیح الحامدیہ) **عن**
عروۃ ان عائشۃ رض اخبرتہ عن بیعۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النساء قالت ما مس النبی صلی اللہ علیہ
وسلم بیدہ امراۃ قط الا ان یاخذ علیھا فاذا اخذ علیھا فاعطتہ قال اذھبی فقد بایعتک **ترجمہ**
عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے اون سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتون سے کسطرح بیعت کرتی تہی انہون
نے کہا آپنے اپنے ہاتھ سے کبھی کسی اجنبی عورت کو نہین چھوا۔ البتہ عورت سے عہد لیتے جب وہ عہد دیتی تو آپ فرماتے جا
مین تجھسے بیعت کرچکا۔ **عن** عبد اللہ بن ھشام قال وکان قد ادرک النبی وذھبت بہ امہ زینب بنت حمید الی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ بایعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو صغیر
فمسح راسہ **ترجمہ** عبد اللہ بن ہشام سے روایت ہے اون کو اونکی ماں زینب بنت حمید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
لے گئین اور بولین یا رسول اللہ اس سے بیعت لیجیے آپنے فرمایا یہ کم سن ہے پھر آپنے اون کے سر پر ہاتھ پھیرا **باب**
فی ارزاق العمال عاملون کی تنخواہ کا بیان **عن** بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من
استعملناہ علی عمل فرزقناہ رزقا فما اخذ بعد ذلک فھو غلول **ترجمہ** بریدہ نے اپنے باپ سے روایت کیا
کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو ہم عامل کرین کسی کام پر اور اوسکا کچھ حصہ مقرر کرین پھر وہ اوسمین سے سوا اوس کے

کچھ لیوے تو وہی چوری ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ تحصیلدار یا کسی کارخانے کے داروغہ کو مالک کے بدون
مرضی کوئی چیز لینا درست نہیں **عن** ابن الساعدی قال استعملنی عمر علی الصدقة فلما فرغت امر لی بعمالة
فقلت انما عملت لله قال خذ ما اعطیت فانی قد عملت علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فعملنی
ترجمہ ابن الساعدی سے روایت ہے مجھے حضرت عمرؓ نے عامل کیا صدقے پر (یعنی تحصیل وصول کرنے پر مقرر کیا) جب میں اس
کام سے فارغ ہوا تو اونھوں نے میرے واسطے اجرت دینے کا حکم کیا میں نے کہا میں نے تو خدا کیواسطے یہ کام کیا ہے حضرت
عمرؓ نے کہا جو تجھکو دیا جاتا ہے لے لے میں نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں کام کیا تھا (زکوۃ کی تحصیلداری کا)
کام آپنے مجھے اوسکی اجرت دی **عن** المستورد بن شداد قال سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول من
کان لنا عاملا فلیکتسب زوجة فان لم یکن له خادم فلیکتسب خادما فان لم یکن له مسکن فلیکتسب
مسکنا قال قال ابو بکر اخبرت ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اتخذ غیر ذلک فهو غال او
سارق ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص ہمارا
عامل ہو تو وہ ایک بی بی رکھ لیوے (یعنی بی بی کا خرچ بیت المال میں سے دے سکتا ہے) اگر اوسکی پاس کوئی خدمتگار
نہ ہو تو ایک خدمتگار رکھ لیوے اگر رہنے کیلیے گھر نہ ہو تو ایک مکان رہنے کے لیے لے لیوے مستورد نے کہا ابوبکرؓ
نے کہا میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے پھر جو شخص ان چیزوں کے سوا اور اوس میں سے لیوے تو وہ خائن
اور چور ہے (کہ مسلمانوں کا روپیہ اپنی خواہشات میں صرف کرتا ہے) **باب** فی هدایا العمال عاملوں کو ہدیہ لینا نادرست ہے
عن ابی حمید الساعدی ان النبی صلی الله علیه وسلم استعمل رجلا من الازد یقال له ابن اللتبیة قال
ابن السرح ابن الاتبیة علی الصدقة فجاء فقال هذا لکم وهذا اهدی لی فقام النبی صلی الله علیه
وسلم علی المنبر فحمد الله واثنی علیه وقال ما بال العامل نبعثه فیجیء فیقول هذا لکم وهذا اهدی
لی الا جلس فی بیت امه او ابیه فینظر ایهدی له ام لا لا یاتی احد منکم بشیء من ذلک الا جاء به
یوم القیامة ان کان بعیرا فله رغاء او بقرة فلها خوار او شاة تیعر ثم رفع یدیه حتی راینا عفرة
ابطیه ثم قال اللهم هل بلغت اللهم هل بلغت ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے زکوۃ لینے والے پر ایک شخص کو ازد میں سے عامل کیا اسکو ابن اللتبیہ کہتے تھے اور ابن السرح نے کہا کہ اسکو ابن الاتبیہ
کہتے تھے پھر جب وہ آیا یعنی مدینے میں تو کہا مسلمانوں سے کہ یہ مال تو تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے تحفہ بھیجا گیا ہے یعنی
زکوۃ کے مال میں سے اپنے لیے تحفہ جدا کر لایا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ عامل
کو کیا لائق نہیں ہے جو ہم اوسے بھیجیں اور وہ مال زکوۃ لاوے اور کہے کہ یہ مال تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ آیا ہے جو
وہ اپنے ماں باپ کے گھر میں بیٹھا رہتا تو وہ دیکھتا کہ کیا تحفہ ملتا ہے یا نہیں جو کوئی تم میں سے کوئی چیز لیگا رکھکر قیامت کے

دن لیے اویگا اگر اونٹ ہوگا تو وہ پکارتا ہوگا یا بیل ہوگا تو وہ بھی پکارتا ہوگا یا بکری ہوگی تو آواز کرتی ہوگی پھر حضرت
نے اپنے دونو ہاتہہ اسقدر اوٹھائے کہ ہم نے آپ کی بغلون کی سفیدی دیکھی یعنے بہت اونچے اوٹھائے پھر فرمایا الٰھی یعنے جو
تو نے فرمایا تھا تحقیق مینے اوسکو پہونچا دیا الٰھی تحقیق مینے پہنچا دیا **ف** اپنی ماں باپ کے گھر مین بیٹھا رہتا یعنے اگر اس کام
پر مقرر نہ ہوتا تو وہ ہدیہ اوسکو کبھی نہ ملتا پھر ایسا ہدیہ لینا جو کام کے ڈر سے لوگ بہیجین رشوت مین داخل ہے البتہ جو ہدیہ
کام سے پہلے بھی آیا کرتا ہو اوسکا لینا درست ہے **باب** فی غلول الصدقۃ زکوٰۃ مین سے چرانے کا بیان

عن ابی مسعود الانصاری قال بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعیا ثم قال انطلق ابا مسعود ولا
الفینک یوم القیامۃ تجیء علی ظہرک بعیر من ابل الصدقۃ لہ رغاء قد غللتہ قال اذا لا انطلق قال
اذا لا اکرھک **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے عامل مقرر کیا اور فرمایا جا اے ابو مسعود مگر ایسا نہ ہو کہ قیامت مین مین تجھے دیکھون تو آتا ہو پیٹھ پر زکوٰۃ
کا ایک اونٹ لادے ہوئے (جو دنیا مین چرایا ہو) وہ آواز کرتا ہو ابو مسعود نے کہا اگر ایسا ہے تو مین اس کام پر نہین
جاتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بھی تجھے جبر نہین کرتا (کہ خواہ نخواہ تو جاوے بلکہ اگر تجھکو اپنے نفس پر
اطمینان ہے تو جا ورنہ نہ جانا بہتر ہے تیرے لیے) **باب** فیما یلزم الامام من امر الرعیۃ امام پر رعیت کے کیا حقوق
ہین **عن** ابی مریم الازدی قال دخلت علی معویۃ فقال ما انعمنا بک ابا فلان وھی کلمۃ تقولھا
العرب فقلت حدیثا سمعتہ اخبرک بہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ولاہ اللہ
عز وجل شیئا من امر المسلمین فاحتجب دون حاجتھم وخلتھم وفقرھم احتجب اللہ عنہ دون حاجتہ
وخلتہ وفقرہ قال فجعل رجلا علی حوائج الناس **ترجمہ** ابی مریم ازدی سے روایت ہے مین معاویہ بن ابی سفیان
پاس گیا انہون نے کہا کیا خوب ہوا تیرا آنا ہمارے پاس اے فلانے مین نے کہا مین نے ایک حدیث سنی ہے تم سے بیان
کرتا ہون سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جس شخص کو اللہ جل جلالہ کوئی کام مسلمانون کا
عنایت کرے (یعنی کوئی خدمت پر مامور ہو) پھر وہ لوگون کی حاجت پوری نہ کرے جب وے محتاج ہون یا فقیر تو اللہ
جل جلالہ بھی اوسکے حاجت اور ضرورت اور کام کو پورا نہ کریگا۔ یہ سنکر معاویہ نے ایک شخص کو مقرر کیا لوگون کے
کامون پر (یعنی جو شخص رعایا کی فریاد نہ سنے گا اون کے مقصد پوری نہ کریگا تو اللہ جل جلالہ بھی اوسکی طرف سے
اعراض کریگا اور اوسکے مقاصد اور حاجات کو پورا نہ کریگا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ما اوتیکم من شیء وما امنعکموہ ان انا الا خازن اضع حیث امرت **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین کوئی چیز تم کو اپنی طرف سے نہ دیتا ہون نہ روکتا ہون مین تو اللہ جل جلالہ کا
خزانچی ہون جہان حکم ہوتا ہے وہان صرف کرتا ہون (یعنی مجھکو مثل اور بادشاہون کی نہ سمجھو جو اپنی خواہش کے

موافق کسیکو تنہا ہین کسی کو نہین دیتے) عن مالک بن اوس بن الحدثان قال ذکر عمر بن الخطاب یوما الفیٔ فقال ما انا باحق بہذا الفیٔ منکم وما احد منا باحق بہ من احد الا انا علی منازلنا من کتاب اللہ عزوجل وقسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فالرجل وقدمہ والرجل وبلاؤہ والرجل وعیالہ والرجل وحاجتہ ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہی عمر بن خطاب نے ایک دن فیٔ کا ذکر کیا اور کہا مین تم سے زیادہ اس فے کے لائق نہین ہون اور نہ کوئی ہم مین سے لائق تر اس فے کے ہے لیکن اللہ عزوجل کی کتاب مین ہم اپنے اپنے مراتب پر ہین اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی تقسیم سے تو جو شخص یا قدیم الاسلام یا شجاع یا عیالدار یا حاجتمند ہو تو اوسکی لیاقت کیموافق تقسیم کرتے ہین اوسکو (یعنی استحقاق مال کے یہہ اسباب ہین۔ قدامت اسلام۔ شجاعت عیالداری محتاجی وغیرہ)

باب فی قسم الفیٔ۔ مال غنیمت کو جو بغیر جنگ کے ملے تقسیم کرنیکا بیان **عن** زید بن اسلم ان عبد اللہ بن عمر دخل علی معویۃ فقال حاجتک یا ابا عبد الرحمن فقال عطاء المحررین فانی رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول ما جاءہ شیٔ بدا بالمحررین ترجمہ زید بن اسلم سے روایت ہی عبد اللہ بن عمر معاویہ کے پاس گئے تو معاویہ نے کہا اے ابا عبد الرحمن کیا حاجت ہے تو اونہون نے کہا آزاد کیے ہوئے غلامونکا حصہ دو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مین نے دیکھا تہا جب آپ کے پاس فیٔ آتی تو آپ اوسمین سے (یعنی غنیمت بلا خرچ) اول آزاد غلامونکا حصہ دینا شروع کرتے ف اسواسطے کہ آزاد غلامونکا نام حاکم کے دفتر مین نہین ہوتا تو وے بیچارے خالی رہ جاتے مین **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلے اللہ علیہ وسلم اتی بظبیۃ فیہا خرز فقسمہا للحرۃ والامۃ قالت عائشۃ کان ابی رضی اللہ عنہ یقسم للحر والعبد ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک تہیلا آیا جس مین نگینے تہے سو آپنے اوسکو بانٹ لونڈیون کو اور بی بیون کو اور حضرت عائشہ نے کہا کہ میرے باپ تقسیم کرتے تہے غلام اور آزاد کو (یعنے معلوم ہوا کہ نگینہ کی تقسیم عورتون کے لیے مخصوص نہین) **عن** عوف بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اتاہ الفیٔ قسمہ فی یومہ فاعطے الاہل حظین واعطے العزب حظا زاد ابن المصفی فدعینا وکنت ادعی قبل عمار فدعیت فاعطانی حظین وکان لی اہل ثم دعی بعدی عمار بن یاسر فاعطی حظا واحدا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب فیٔ کا مال آتا تو اوسکو اوسی دن بانٹ دیتے اور بی بی والے کو دو حصے دیتے اور مجرد کو ایک حصہ دیتے ابن المصفی نے زیادہ کیا۔ یہہ کہ بلائے گئے ہم اور مین عمار سے پہلے بلایا جاتا تہا تو مجہے بلا کر دو حصے دیے کیونکہ میرے گہر کے لوگ بہی تہے پہر میرے بعد عمار بلائے گئے اونکو ایک حصہ ملا ف یعنی مجرد آدمیون کو ایک ایک حصہ دیا اور عیالدار لوگون کو دو دو حصے یے اونکا صرف مجرد لوگون سے زیادہ ہوتا ہے تو اونکا حصہ بہی زیادہ چاہیے

باب فی ارزاق الذریۃ مسلمانون کی اولاد کو حصہ دینا **عن** جابر بن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا اولی بالمؤمنین من انفسہم من ترک مالا فلاہلہ ومن ترک دینا

او ضیاعا فالی و علی ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں قریب تر مسلمانوں سے ہوں انکی ذاتوں سے سو جو کوئی مسلمانوں میں سے مرے اور مال چھوڑ جاوے تو اوسکے گھر والوں کا حق ہے اور جو کوئی قرض چھوڑ جاوے یا عیال تو وہ میرے پر ہے یعنی قرض کا ادا کرنا اور عیال کی پرورش کا ذمہ میرا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک مالا فلورثتہ ومن ترک کلا فالینا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مال چھوڑ جاوے یعنی بعد مرنے کے تو اوسکے وارثوں کو لیے ہے اور جو کوئی عیال و اطفال چھوڑ جاوے تو اونکی پرورش ہمارے ذمے ہے **عن** جابر بن عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول انا اولی بکل مؤمن من نفسہ فایما رجل مات وترک دینا فالی ومن ترک مالا فلورثتہ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میں ہر مسلمان کو قریب تر ہوں اوسکی ذات سے سو جو کوئی مر جاوے اور قرض چھوڑ جاوے تو اوسکی ادا کا میرا ذمہ ہے اور جو مال چھوڑ جاوے وہ اوسکے وارثوں کا حق ہے (میں نہ لونگا)

باب متی یفرض للرجل فی المقاتلۃ کس عمر کے مرد کا حصہ لگانا چاہیے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ یوم احد وھو ابن اربع عشرۃ فلم یجزہ وعرضہ یوم الخندق وھو ابن خمس عشرۃ فاجازہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے وہ پیش کیے گئے احد کے دن جب اون کی عمر چودہ برس کے تھی آپ نے اون کو قبول نہیں کیا پھر وہ پیش کیے گئے خندق میں اوس وقت اونکی عمر پندرہ برس کی تھی آپ نے قبول کیا

باب فی کراھیۃ الافتراض فی آخر الزمان آخر زمانہ میں حصہ لینے کی کراہت کا بیان **عن** ابی مطیر انہ خرج حاجا حتی اذا کان بالسویداء اذا انا برجل قد جاء کانہ یطلب دواء او حضضا فقال اخبرنی من سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع وھو یعظ الناس و یامرھم وینھاھم فقال یا ایھا الناس خذوا العطاء ما کان عطاء فاذا تجاحفت قریش علی الملک وکان عن دین احدکم فدعوہ ترجمہ ابو مطیر سے روایت ہے وہ حج کرنیکو نکلے جب سویداء میں پہنچے (ایک مقام کا نام ہے) تو ایک شخص آیا دوا ڈہونڈہتا ہوا یا روت ڈہونڈہتا ہوا اور بولا مجھے اوس شخص نے خبر دی جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے حجۃ الوداع میں لوگوں کو نصیحت کرتے تھے اور حکم کرتے تھے نیک بات کا اور منع کرتے تھے بری بات سے آپ نے فرمایا اے لوگو لے لیا کرو امام یا حاکم کی عطا کو جبتک وہ عطا ہے (یعنی موافق شرع کے حاصل ہوا اور موافق شرع کے تقسیم ہو) پھر جب قریش نے ایک دوسرے سے لڑیں سلطنت پر اور عطا قرض کے بدلے میں ملے تو اوسکو چھوڑ دو (یعنی نہ لو اوس وقت محنت اور مزدوری کر کے کہانا بہتر ہے بادشاہوں کی عطا سے) — سلیم بن مطیر من اھل وادی القری عن ابیہ انہ حدثہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع فامر الناس ونھاھم ثم قال اللھم ھل بلغت قالوا اللھم نعم ثم قال اذا تجاحفت قریش علی الملک فیما بینھا وعاد العطاء وکان رشا فدعوہ فقیل من ھذا قالوا ھذا ذو الزوائد صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ سلیم بن مطیر وادی القری کے رہنے والے

نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی اوس نے ایک شخص سے سنا کہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی حجۃ الوداع مین سنا آپ
لوگون کو حکم کیا اچھی باتون کا اور منع کیا بری باتون سے بعد اسکی فرمایا یا خدا مین نے تیرا پیام پہونچا دیا لوگون نے کہا ہان پہونچا
دیا آپنے پہر فرمایا جب قریش کے لوگ آپس مین حکومت اور سلطنت کیواسطی لڑنے لگین اور
عطا رشوت ہوجاوے (یعنی مستحقون کو نہ ملے اور غیر مستحقون کو ملنے لگے) تو چھوڑ دو اوسکو لوگون نے کہا یہ کون شخص تھے معلوم
ہوا وہ ذوالزوائد تہا صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا (ذوالزوائد ایک صحابی کا لقب ہے تقریب التہذیب مین
ہی کہ اوسکا نام معلوم نہین ہوا کیا تہا) - **باب** فی تدوین العطاء جن لوگون کو عطا ملنا چاہئیے اونکا نام بادشاہی دفتر مین لکہنا

عبد اللہ بن کعب بن مالک الانصاری ان جیشا من الانصار کانوا بارض فارس مع امیرھم وکان
عمر یعقب الجیوش فی کل عام فشغل عنھم عمر فلما مر الاجل قفل اھل ذلک الثغر فاشتد علیھم وتواعدھم
وھم اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا عمر انک غفلت عنا وترکت فینا الذی امر بہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من اعقاب بعض الغزیۃ بعضا ترجمہ عبد اللہ بن کعب بن مالک انصاری سی روایت ہی ایک لشکر انصار
کے لوگون کا فارس کے ملک مین تہا اپنی امیر کے ساتہہ اور حضرت عمر رض ہر سال لشکرون کی تبدیل کیا کرتے تہے (یعنی جو لشکر غیر
ملک مین ہوتا اوسکو بلا لیتے اور دوسرا لشکر وہان بہیجدیتے تاکہ وہ پریشان نہ ہو جاوین) حضرت عمر دوسرے کام مین مشغول ہو گئے
(یعنی دفتر مرتب کرنیمین) جب میعاد پوری ہوگئی تو اوس لشکر کے لوگ لوٹ آئے پہر یہ امر اون پر سخت گزرا اور صحابیون نے اون کو
ڈرایا اون لوگون نے کہا ای عمر تم ہم سے غافل ہو گئے اور تم نے وہ قاعدہ چہوڑ دیا ہم مین جسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم دیا تہا ایک لشکر بہیجا دوسرے کے بعد تاکہ پہلا لشکر لوٹ آوی اور یہ وہان رہی **عن** عمر بن عبد العزیز کتب ان من سأل
عن مواضع الفئ فھو ما حکم فیہ عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فراہ المومنون عدلا موافقا لقول النبی
صلی اللہ علیہ وسلم جعل اللہ الحق علی لسان عمر وقلبہ فرض الاعطیۃ وعقد لاھل الادیان ذمۃ بما فرض
علیھم من الجزیۃ لم یضرب فیھا بخمس ولا مغنم ترجمہ عمر بن عبد العزیز نے لکہا جو شخص پوچہی کہ مال فئ کہان کہان
صرف کرنا چاہیے تو اوسکا جواب یہ ہی کہ جیسی حضرت عمر بن الخطاب رض نے حکم دیا پہر مسلمانون نے اوسکو انصاف کیموافق رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق سمجہا کہ اللہ جل جلالہ نے حق جاری کر دیا ہی عمر کی زبان پر اور دل پر (یعنی جو بات عمر
کہتی ہین وہ انصاف کی اور سچی کہتی ہین) حضرت عمر نے مقرر کیا عطاؤن کو اور سب دین والون کا ذمہ لیا (یعنی اونکو ہم ہی اداکی
حفاظت کی) جزیہ کے بدلے مین نہ اوس مین پانچوان حصہ مقرر کیا نہ اوسکو مثل مال غنیمت کے سمجہا (جو مجاہدین مین تقسیم
ہو جاتا ہے اور پانچوان حصہ اللہ و رسول کا نکال لیا جاتا ہی) **عن** ابی ذر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ وضع الحق علی لسان عمر یقول بہ ترجمہ ابو ذر رض سے روایت ہی مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سے آپ فرماتے تہے اللہ نے حق رکہدیا ہی عمر کی زبان پر وہ حق ہی کہا کرتے ہین (جب کہتے ہین) **باب** فی صفایا رسول

اللہ علیہ وسلم کا مواث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جن بالون کو اپنے لیے خرچ لیتے تہے اموال غنیمت مین سے

اونکا بیان عن مالک بن اوس بن الحدثان قال ارسل الی عمر حین تعالی النہار فجئتہ فوجدتہ جالسًا علی

سریر مفضیا الی رماله فقال حین دخلت علیہ یا مال انه قد دف اهل ابیات من قومك وقد امرت فیهم

بشیء فاقسم فیهم قلت لو امرت غیری بذلك فقال خذه فجاءه یرفأ فقال یا امیر المؤمنین هل لك فی عثمان

بن عفان وعبد الرحمن بن عوف والزبیر بن العوام وسعد بن ابی الوقاص قال نعم فاذن لهم فدخلوا ثم جاءه

یرفأ فقال یا امیر المؤمنین هل لك فی العباس وعلی قال نعم فاذن لهم فدخلوا فقال العباس یا امیر المؤمنین

اقض بینی وبین هذا یعنی علیا فقال بعضهم اجل یا امیر المؤمنین اقض بینهما وارحمهما قال مالك بن اوس

خیل الی انهما قدما اولئك النفر لذلك فقال عمر رحمه الله اتئدا ثم اقبل علی اولئك الرهط فقال انشدكم

بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما

ترکنا صدقة قالوا نعم ثم اقبل علی علی والعباس رضی الله عنهما فقال انشدكما بالله الذی باذنه تقوم

السماء والارض هل تعلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقة فقالا نعم قال

فان الله خص رسوله صلی الله علیه وسلم بخاصة لم یخص بها احدا من الناس فقال الله تعالی وما افاء الله علی

رسوله منهم فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب ولكن الله یسلط رسله علی من یشاء والله علی کل شیء قدیر

فکان الله افاء علی رسوله بنی النضیر فوالله ما استاثر بها علیکم ولا اخذها دونکم فکان رسول الله

صلی الله علیه وسلم یاخذ منها نفقة سنة او نفقته ونفقة اهله سنة ویجعل ما بقی اسوة المال

ثم اقبل علی اولئك الرهط فقال انشدكم بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض هل تعلمون ذلك

قالوا نعم ثم اقبل علی العباس وعلی رضی الله عنهما فقال انشدكما بالله الذی باذنه تقوم السماء والارض

هل تعلمان ذلك قالا نعم فلما توفی رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ابو بکر انا ولی رسول الله صلی الله

علیه وسلم فجئت انت وهذا الی ابی بکر تطلب انت میراثك من ابن اخیك ویطلب هذا میراث امراته من

ابیها فقال ابو بکر رحمه الله قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نورث ما ترکنا صدقة والله یعلم انه

لصادق بار راشد تابع للحق فولیها ابو بکر فلما توفی قلت انا ولی رسول الله صلی الله علیه وسلم وولی

ابی بکر فولیتها ما شاء الله ان الیها فجئت انت وهذا وانتما جمیع وامرکما واحد فسالتمانیها فقلت

ان شئتما ان ادفعها الیکما علی ان علیکما عهد الله ان تلیاها بالذی کان رسول الله صلی الله علیه وسلم

یلیها فاخذتماها منی علی ذلك ثم جئتمانی لاقضی بینکما بغیر ذلك والله لا اقضی بینکما بغیر ذلك حتی

تقوم الساعة فان عجزتما عنها فرداها الی ترجمہ مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عمر نے میرے

بلانے کو آدمی بہیجا جب دن چڑہ گیا تو مین آیا اونکے پاس اور اونکو ایک تخت پر بیٹھے ہوئے پایا بغیر بچھونے کے جب مین ان
کے پاس پہونچا تو مجہے دیکہکر کہا ای مالک کچہ لوگ تمہارے قوم والون مین سے میرے پاس آئے اور مین نے اونکو دینے کیلیے
کچہ حکم کیا سو تم تقسیم کر دو اون کو مین نے کہا کاش آپ اس کام کیواسطے کسی اور کو کہتے حضرت عمر نے کہا نہین بے لو اوسکو (اوس مال
کو جو مین نے دیا ہے اون لوگون مین تقسیم کرنے کیواسطے اتنے مین یرفأ آیا (یرفأ حضرت عمر رضہ کے دربان کا نام تہا وہ اونکا
غلام تہا آزاد کیا ہوا) اور کہا کہ عثمان بن عفان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر بن العوام اور سعد بن ابی الوقاص رضہ دروازے
پر بیٹھے ہوئے اذن چاہتے ہین آنیکی لیے تو کہا آنے دے پھر وہ آئے پہر تہوڑی دیر کے بعد یرفأ آیا اور کہا کہ عباس اور علی بہی
اذن چاہتے ہین اگر حکم ہو تو اونکو بھی آنے دین کہا کہ آنے دی جب وہ آئے تو عباس نے کہا یا امیر المومنین ہمارے اور ان کے
درمیان مین فیصلہ کر دیجیے (یعنے اوس مال کے باب مین جو اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو عنایت فرمایا تھا اموال بنی نضیر
اور فدک اور خیبر) اتنے مین اور چند لوگ بول اوٹھے ہان ای امیر المومنین فیصلہ کر دیجیے انکا اور رحمت کیجیے ان کو مالک بن اوس
نے کہا مجہے ایسا خیال ہے کہ علی اور عباس نے ہی ان لوگون کو (عثمان اور عبد الرحمن بن عوف اور زبیر وغیرہ) آگے بہیجا تہا اسی
کام کیواسطے تو حضرت عمر نے کہا صبر اور سہولت کرو پہر متوجہ ہوئے اون صحابہ کیطرف اور کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کی جسکی
حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین آیا تم جانتے ہو کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہین چھوڑتے ہم یعنے گروہ انبیا میراث
جو کچہ کہ ہم چھوڑتے ہین صدقہ ہے جو صحابہ وہان بیٹھے تھے اونہون نے کہا ہان بلاشبہ فرمایا ہے پھر حضرت عمر رض حضرت علی اور
حضرت عباس رض کیطرف متوجہ ہوئے اور کہا کہ مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون جسکی حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین آیا تم نہین
جانتے ہو کہ آنحضرت صلعم نے یہہ فرمایا تہا کہ ہم میراث نہین چھوڑتے جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے علی اور عباس نے کہا ہان حضرت
عمر نے کہا اللہ جل جلالہ نے خاص کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسی امر سے جو کسی آدمی کو اوس سے خاص نہین کیا فرمایا وما
افاء اللہ علی رسولہ منہم فما اوجفتم علیہ من خیل ولا رکاب (یعنے ہاتہ لگایا اللہ نے اپنے رسول کو اون سے سو تم نے نہین دوڑائے اوس پر گہوڑے
اور نہ اونٹ لیکن اللہ جتا دیتا ہے اپنے رسولون کو جسپر چاہے اور اللہ سب چیز پر قادر ہے - اللہ نے اپنے رسول کو بنی نضیر کا مال دلایا
قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ مال اپنے لیے نہ رکہہ لیا نہ صرف اوسی مال کو لیا اور کو نہ لیا بلکہ آپ اس مال مین سے ایکسال
کا خرچ اپنا نکال لیتے اور اپنے اہل و عیال کا اور جو باقی رہتا وہ برابر ہوتا دوسرے مالون کے بعد اوسکی حضرت عمر متوجہ ہوئے اون صحابہ
کیطرف (عثمان اور عبد الرحمن وغیرہ) پہر کہا مین تم کو قسم دیتا ہون اوس خدا کے جسکی حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین تم اس حال کو
جانتے ہو یا نہین انہون نے کہا کہ ہان ہم جانتے ہین (یعنے ایسا ہی ہے) پہر حضرت عمر حضرت عباس اور حضرت علی کیطرف متوجہ
ہوئے اور کہا کہ مین تم کو خدا کی قسم دیتا ہون جسکی حکم سے آسمان اور زمین قائم ہین کیا تم دونون اس حال کو جانتے ہو اونہون نے
کہا ہان بیشک ہم جانتے ہین - تو جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابو بکر صدیق رضہ نے کہا مین متولی ہون رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے مال کا تو تم (ای عباس) اور یہہ (علی رضہ) ابو بکر کے پاس آئے تم اپنی میراث مانگتے تو اپنے بہتیجے سے (رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے) اور یہ یعنی علی میراث مانگتے تھے اپنی بی بی کی باپ کے مال مین سے (یعنی حضرت فاطمہؓ کا ترکہ طلب
کرتے تھے) ابوبکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ جاوین وہ صدقہ ہے
اور اللہ جانتا ہے کہ ابوبکر سچے اور نیک اور ہدایت پانیوالے حق کے تابع تھے پھر ابوبکر اوس مال پر قابض رہے یہانتک کہ انہون
نے وفات پائی جب مین نے کہا مین متولی ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور ابوبکر کیطرف سے پھر مین ان
مالون پر متولی رہا جبتک اللہ جل جلالہ کو میرا متولی رہنا منظور تھا پھر تم ای عباس اور یہ یعنی علیؓ آئے اور تم سب ایک
ہو تمہارا کام بھی ایک ہے تم دونون نے مجھسے کہا کہ وہ مال ہمارے قبضے مین دیدو مین نے کہا اگر تم چاہو تو وہ مال مین تم کو دے
دیتا ہون اس شرط سے کہ تم کو قسم ہے اللہ کی اوس مال مین وسی طرح کام کرو جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوس مین
متولی رہتے تھے تم نے اسی شرط پر وہ مال مجھسے لیلیا پھر اب تم دونون میرے پاس آئے ہو کہ مین تمہارا فیصلہ کرون سوا
اسکے اور طریق پر (یعنی اوس مال کو تقسیم کردون تم دونون مین اور وہ تم مین سے ہر ایک کے ملک ہو جاوے) تو قسم خدا کی مین سوا
اوس طور کے اور کسی طرح کا فیصلہ نہ کرونگا قیامت تک البتہ اگر تم سے اون مالونکا اہتمام نہ ہوسکے تو پھر مجھے دیدو **ف** یعنی
پھر مین اوس کی تولی شروع کرون جیسے پہلے کیا کرتا تہا۔ حضرت فاطمہؓ نے جب یہ اموال حضرت ابوبکرؓ سے طلب کیے تو حضرت ابوبکر
نے بھی حدیث سنائی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہم گروہ انبیا کے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چھوڑ
جاوین وہ صدقہ ہے مگر حضرت فاطمہ بمقتضای بشریت اور نیز اسوجہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قلق مین تہین
حضرت ابوبکرؓ سے خفا ہوگئین بعد اوسکے منقول ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے اون کیخدمت مین عذرخواہی کی کہ قرابت رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم کی میری قرابت پر مقدم ہے مگر جو آپ نے فرمایا اوسکی تعمیل ضرور ہے پھر حضرت عمر نے اپنی خلافت مین وہ مال حضرت
علی اور عباس ہی کے سپرد کردیے بطریق ملکیت کے بلکہ بطریق ولایت اور خبرگیری کے جب اون دونون نے اوسکو تقسیم کرنا چاہا تو
حضرت عمر نے اس سے انکار کیا **عن** مالک بن اوس بھذہ القصۃ وھما یعنی علیاً والعباس رضی اللہ عنھما
یختصمان فیما افاء اللہ علی رسولہ من اموال بنی النضیر **ترجمہ** مالک بن اوس سے اسی قصے مین مروی ہے کہ وہ دونون
یعنی علی اور عباس رضی اللہ عنہما جھگڑا کرتے تھے اون مالون مین جو اللہ جل جلالہ نے عنایت فرمایا تہا اپنے رسول کو یعنی بنی
نضیر کے مالون مین (جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بدون جنگ کے ملے تھے یہودیون سے یہ واقعہ سنہ ۴ ہجری مین ہوا)
عن عمر قال کانت اموال بنی النضیر مما آفاء اللہ علی رسولہ مما لم یوجف المسلمون علیہ بخیل ولا رکاب کانت
لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالصا ینفق علی اھل بیتہ قال ابن عبدۃ ینفق علی اھلہ قوت سنۃ
فما بقی جعل فی الکراع وعدۃ فی سبیل اللہ عز وجل قال ابن عبدۃ فی الکراع والسلاح **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے
روایت ہے بنی نضیر کا مال اس قسم کا تہا جو اللہ تعالی نے اپنے نبی کو عطا فرمایا اور مسلمانون نے اوس پر گہوڑے اور اونٹ نہین
دوڑائے تھے تو وہ مال حضرت کے لیے خاص ہوا اوسکو آپ اپنے گہر والون پر خرچ کرتے تھے اور ابن عبدہ نے کہا کہ ایک برس کا

خرچ اپنے گہروالون پر صرف کرتے تہے اور باقی کو جانورون کے خریدنے مین صرف کرتے تہے اور جہاد کا سامان کرتے تہے ابن عبدہ
کہا آپ باقی کو صرف کرتے تہے جانورون اور ہتہیارون مین **ف** یہی حکم ہے فئے کا یعنی جو مال کفار سے ہاتہہ لگے بغیر جنگ کے
وہ مال مسلمانون کے لیے ہے مگر اختیار اوسکا حضرت کو تہا جسکو چاہین دین جسکو چاہین نہ دین **عن** الزهري قال قال عمر هذه
لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة قرى عرينة فدك وكذا وكذا ما افاء الله على رسوله من
اهل القرى فلله وللرسول ولذي القربى واليتامى والمساكين وابن السبيل وللفقراء الذين اخرجوا
من ديارهم واموالهم والذين جاؤا من بعدهم فاستوعبت هذه الاية الناس فلم يبق احد من
المسلمين الا له فيها حق قال ايوب او قال حظ الا بعض من تملكون من ارقائكم **ترجمہ** حضرت عمر
نے کہا اللہ جل جلالہ نے فرمایا جو مال اللہ نے عنایت فرمایا اپنے رسول کو جنھین دوڑائے اوسپر تم نے اپنے گہوڑے اونٹ اس آیت تک
سی خاص ہوتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے چند گانون عرب کے جیسے فدک وغیرہ اور دوسری آیتین جیسے یہہ فرمایا جو
اللہ نے دلایا اپنے رسول کو گانون والون سے تو وہ اللہ اور رسول اور عزیزون اور یتیمون اور مسکینون اور مسافرون کے لیے ہے اور
فرمایا اون فقیرون کیواسطے جو اپنے گھرون اور مالون سے نکالے گئے اور جو لوگ اپنے گھرون اور مالون مین سے نکالے گئے اور فرمایا
جو لوگ دار الاسلام مین آگئے اور مسلمان ہو گئے پہلے اون سے اور جو لوگ آئے بعد اون کے اس آیت سے تمام مسلمان شریک ہو گئے
تو اب کوئی ایسا مسلمان نہین رہا جسکو حق نہ ہو فئے مین مگر غلامون اور لونڈیون کو جنکے تم مالک ہو **ف** یعنی فئی مین سب
مسلمانون کا حصہ ہے اوس مین خمس نہین ہے نہ خاص ہے کسی قسم کے مسلمانون سے حضرت عمرؓ کا مذہب یہی ہے **عن**
مالك بن اوس بن الحدثان قال كان فيما احتج به عمر رضي الله عنه انه قال كانت لرسول الله صلى الله عليه
وسلم ثلاث صفايا بنو النضير فكانت حبسا لنوائبه واما فدك فكانت حبسا لابناء السبيل واما خيبر
فجزأها رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة اجزاء جزئين بين المسلمين وجزءا لنفقة اهله فما فضل
عن نفقة اهله جعله بين فقراء المهاجرين **ترجمہ** مالک بن اوس بن حدثان سے روایت ہے حضرت عمر نے جن مین
حجت پکڑی تھی وہ یہہ تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تین صفایا تہے سو بنو نضیر یعنی جو مال کہ اونکی زمین سے حاصل
ہوا تہا وہ تو آنحضرتؐ کے حاجتون کے لیے محبوس یعنی مقرر تہا جیسے مہمانون کی ضیافت اور مجاہدون کے ہتہیار وسواری
وغیرہ اور جو محاصل فدک تہا سو محتاج مسافرون کے لیے تہا اگرچہ اصل مین اونکا مال ہوتا اور خیبر کی آنحضرتؐ نے تین
حصے تقسیم کیے تھی دو حصے تو مسلمانون کے لیے اور ایک حصہ اپنے اہل وعیال کے خرچہ کے لیے پہر جو آپکے اہل کے خرچ سے بچتا سو فقرا
ومہاجرین پر خرچ کرتے **ف** حجت پکڑی یعنی جب حضرت علی اور عباس جہگڑتے ہوئے آپس مین اور صفایا جمع ہے صفیہ
کی اور صفیہ اوس مال کو کہتے ہین جو امام جہانٹ لیوے مال غنیمت مین سے اپنے لیے قبل تقسیم ہونے غنیمت کے اور یہہ بات خاص تہی
حضرتؐ سے کہ خمس کے ساتہہ اور بہی جو چیز چاہین لے لیوین **عن** عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها قالت

ان فاطمة بنت رسول الله صلی الله علیہ وسلم ارسلت الی ابی بکر الصدیق رضی الله عنہ تسالہ میراثہا من رسول الله صلی الله علیہ وسلم مما افاء الله علیہ بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر فقال ابو بکر ان رسول الله صلی الله علیہ وسلم قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ انما یاکل آل محمد من ہذا المال وانی والله لا اغیر شیئا من صدقۃ رسول الله صلی الله علیہ وسلم عن حالہا التی کانت علیہ فی عہد رسول الله صلی الله علیہ وسلم فلا عملن فیہا بما عمل بہ رسول الله صلی الله علیہ وسلم فابی ابو بکر رضی الله عنہ ان یدفع الی فاطمۃ علیہا السلام منہا شیئا **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ حضرت سیدۃ النسا فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے ابو بکر صدیق پاس بہیجا کسیکو اپنی میراث مانگنے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جو اللہ نے اونکو دیا تہا مدینے مین اور فدک مین اور جو باقی رہا تہا خیبر کے پانچوین حصے مین سے ابو بکر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اس مال میں سے صرف کہانیکی مقدار لین گے اور مین قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی صدقہ کو نہ بدلونگا اوس حال سے جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین تہا اور مین اوس مین وہی کام کرونگا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے حاصل یہ ہی کہ ابو بکرؓ نے انکار کیا حضرت فاطمہ کو اوس مین سے کچہہ بہی دینے سے **ف** کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کی خلاف ہوتا تہا اور حضرت فاطمہ زہرا اوس مال کو بطریق میراث طلب کرتی تہین نہ بطریق ولایت اور حفظ اسی واسطے حضرت عمر نے اپنے عہد خلافت مین وہ مال بطریق ولایت حضرت علی اور عباس کو سپرد کیا بخاری کی روایت مین کہ حضرت فاطمہ یہہ سنکر ناراض ہوئین اور انہون نے چہوڑ دیا ابو بکر کو پہر اوس سے نہ بولین مرتے وفات تک۔ ظاہر ہی کہ یہ خفگی ایک خیال بشری تہے جسکو حضرت فاطمہ زہرا صحیح جانتے تہین اور ابو بکر اوسکے خلاف حدیث سن چکے تھے اسواسطے اوسپر عمل نہ کرسکتے تھے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی الله علیہ وسلم بہذا الحدیث قال وفاطمۃ علیہا السلام حینئذ تطلب صدقۃ رسول الله صلی الله علیہ وسلم التی بالمدینۃ وفدک وما بقی من خمس خیبر قالت عائشۃ رضی الله عنہا فقال ابو بکر علیہ السلام ان رسول الله قال لا نورث ما ترکنا صدقۃ وانما یاکل آل محمد فی ہذا المال یعنی مال الله لیس لہم ان یزیدوا علی الماکل **ترجمہ** حضرت عائشہ سے یہی حدیث مروی ہی اس روایت مین یہ ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے کو مانگتی تہین جو مدینے اور فدک مین تہا اور جو بچ رہا تہا خیبر کے پانچوین حصے مین سے حضرت عائشہ نے کہا کہ ابو بکر صدیق نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد اس مال مین سے اپنے کہانے کی مقدار لین گے یعنی اللہ کے مال مین سے (نہ اون کی مال مین سے کیونکہ وہ ترکے مین نہین آیا بلکہ صدقہ ہے خدا کا مال ہی) یہ نہین اونکو پہونچتا کہ کہانے سے زیادہ اس مال مین سے لین **عن** عروۃ ان عائشۃ رضی الله عنہا اخبرتہ بہذا الحدیث قال فیہ فابی ابو بکر رضی الله

عنه عليها ذلك وقال لست تاركا شيئا كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعمل به الا عملت به انى اخشى
ان تركت شيئا من امره ان ازيغ فاما صدقته بالمدينة فدفعها عمر الى علي وعباس رضي الله عنهم فغلبه
علي عليها واما خيبر وفدك فامسكهما عمر وقال هما صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم كانتا لحقوقه
التي تعروه ونوائبه وامرهما الى من ولي الامر قال فهما على ذلك اليوم ترجمه حضرت عائشهؓ نے عروه سے
یهی حدیث بیان کی اوس مین یه ہے (که حضرت فاطمه زہرا رضہ رسول الله صلی الله علیه وسلم کا صدقه مانگتی تهین) تو
ابوبکر نے انکار کیا اون کو دینے سے اور کہا مین چهوڑنے والا نہین ہون اوس کام کو جسکو رسول الله صلی الله علیه وسلم کرتے تهے
بلکه اوسی کو کرونگا مین ڈرتا ہون اگر کوئی کام جو آپ کرتے تهے مین اوسکو چهوڑ دون تو گمراه ہو جاؤن پهر (جب ابوبکر کی وفات
ہوئی اور عمر کی خلافت ہوئی تو) جو صدقه رسول الله صلی الله علیه وسلم کا مدینه مین تها۔ اوسکو عمر نے علی اور عباسؓ کے
حوالے کیا مگر علی اوسپر قابض ہے اور غالب آئے عباس پر اور خیبر اور فدک کو حضرت عمر نے رکهه چهوڑا اور کہا یه دونو صدقے
ہین رسول الله صلی الله علیه وسلم کے اور یه صرف ہوتی تهی آپکے کامون اور مطلبون مین (یعنی جب دین کا کوئی کام آ
پڑتا مثلاً مجاہدین کی تیاری ہتهیارون کی خریدی مسافرون کی خبرگیری تو رسول الله صلی الله علیه وسلم ان مالون کا ان کامون
مین صرف کرتے) انکا اختیار اوسکو ہے گا جو والی ہو امر کا یعنی خلافت کا راوی نے کہا پهر وه دونو اوسی طرح پر رہے (یعنی جو
خلیفه ہوتا رہا اوسکے قبضے مین خیبر اور فدک رہے پہلے ابوبکر پاس پهر عمر پاس پهر عثمان پاس پهر علی پاس) عن
الزهري في قوله فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب قال صالح النبي صلى الله عليه وسلم اهل فدك و
قرى قد سماها لا احفظها وهو محاصر قوما آخرين فارسلوا اليه بالصلح قال فما اوجفتم عليه من
خيل ولا ركاب يقول بغير قتال قال الزهري وكانت بنو النضير للنبي صلى الله عليه وسلم خالصا لم يفتحوها
عنوة افتتحوها على الصلح فقسمها النبي صلى الله عليه وسلم بين المهاجرين لم يعط الانصار منها شيئا
الا رجلين كانت بهما حاجة ترجمه زہری سے روایت ہے یه جو الله نے فرمایا فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب یعنی نہین
دوڑائے تم نے اون مالون کیوسطے گهوڑے اور اونٹ یعنی بغیر لڑائی کے حاصل ہوئے اسکا قصه یه ہے که رسول الله صلی الله علیه
وسلم نے صلح فدک اور کئی گانون والون سے جنکا نام زہری نے لیا لیکن راوی کو یاد نه رہا اوس حال مین که آپ محاصره کیے ہوئے تهی
ایک اور قوم کا اور اون لوگون نے آپ پاس مال بهیجا بطور صلح کے تو الله نے فرمایا نہین دوڑائے تم نے ان مالون پر گهوڑے اور اونٹ یعنی
بغیر لڑائی کے یه مال ہاتهه آیا الله نے یا اپنے رسول کو زہری نے کہا بنو النضیر کے مال بهی خاص رسول الله صلی الله علیه وسلم کے اختیار
مین تهے کیونکه بغیر جنگ کے وه حاصل ہوئے تهے کچهه زور سے تو اون کو فتح نہین کیا تها بلکه صلح کے طور پر فتح کیا تها اسواسطے رسول
الله صلی الله علیه وسلم نے ان مالونکو تقسیم کر دیا مهاجرین کو اور انصار کو اون مین سے کچهه دیا مگر دو شخصونکو جو حاجت رکهتے
تهے عن المغيرة قال جمع عمر بن عبد العزيز بني مروان حين استخلف فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم

كانت له فدك فكان ينفق منها ويعود منها على صغير بني هاشم ويزوج فيها ايمهم وان فاطمة سالته ان يجعلها لها فابى فكانت كذلك في حيات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مضى لسبيله فلما ان ولى عمر عمل فيها بمثل ما عملا حتى مضى لسبيله ثم اقطعها مروان ثم صارت لعمر بن عبد العزيز قال يعني عمر بن عبد العزيز فرايت امرا منعه رسول الله صلى الله عليه وسلم فاطمة عليها السلام ليس لي بحق وانا اشهدكم اني قد رددتها على ما كانت يعني على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** مغیرہ سے روایت ہے کہ عمر بن عبد العزیز بن مروان بن حکم نے مروان کے بیٹون کو جمع کیا جس وقت وہ خلیفہ کیا گیا تو کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا جو فدک تہا تو آپ اوسکی آمدنی سے خرچ کرتے یعنی اہل وعیال ور فقرا و مساکین پر اور اوسمین سے بنے ہاشم کے چہوٹے لڑکون پر احسان کرتے تھے اور بیوہ عورتون کے نکاحمین صرف کرتی یا بے خاوندوالی بی بی کے نکاحمین صرف کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت فاطمہ نے فدک کا سوال کیا تہا یعنی فدک کو دیوین اون کے لیے تو آپ نے ندیا اور پہر وہ ویسا ہی رہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی بہر یہانتک کہ حضرت کی وفات ہوگئی پہر جب حضرت عمر خلیفہ ہوئے تو اونہون نے بھی ویسا ہی عمل کیا یعنی جسطرح حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی مین اپنے اہل وعیال اور برادران بنی ہاشم پر اور نکاح مذکور وغیرہ مین صرف کرتے ویسے ہی حضرت عمر نے کیا یہانتک کہ حضرت عمر کی بھی وفات ہوئی پہر مروان نے اوسکو جاگیر کر لیا یعنی اپنے لیے اور اپنے توابع کے لیے حضرت عثمان کے خلافت مین یا اپنی بادشاہت مین پہر وہ عمر بن عبد العزیز کے قبضہ مین و تصرف مین آیا تو اوس نے کہا مین نے اوسمین ایسا امر دیکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حضرت فاطمہ کو نہین دیا تو وہ میرے لیے بھی سزاوار نہین اور مین تم کو گواہ کرتا ہون کہ مین نے اوسکو پہیر دیا اوسی طرح جیسے آنحضرت صلعم کے زمانے مین تہا یعنے پہر وقف کر دیا **عن** ابی الطفیل قال جاءت فاطمة رضي الله عنها الى ابي بكر رضي الله عنه تطلب ميراثها من النبي صلى الله عليه وسلم قال فقال ابو بكر عليه السلام سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله عز وجل اذا اطعم نبيا طعمة فهي للذي يقوم من بعده **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے حضرت فاطمہ زہرا آئین ابو بکر رض پاس اپنی میراث مانگنی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو بکر نے کہا مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے بیشک اللہ تعالی جب کسی پیغمبر کو کوئی معاش دیتا ہے تو وہ بعد اوسکے اوسکی قائم مقام کو ملتی ہے (اوسکی وارثونکو نہین ملتی وجہ اسکی یہہ ہے کہ پیغمبر دنیا مین لوگونکو ہدایت کرنے کے لیے بہیجے گئی ہین نہ دنیا کا مال حاصل کرنیکے لیے اسواسطے جو مال اونکو زندگی مین ملجاوے وہ بھی اون کی وفات کے بعد صدقہ ہوگا تاکہ لوگون کو گمان نہو کہ اپنے وارثون کے لیے مال جمع کرنے مین مصروف تہے) **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقتسم ورثتي دينارا ما تركت بعد نفقة نسائي ومؤنة عاملي فهو صدقة **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری وارث تقسیم نہ کرین ایک اشرفی کو بھی جو مین چہوڑ جاؤن اپنی بی بیون کے خرچ اور عامل کی محنت کے سوا وہ صدقہ ہے (عامل سے مراد خلیفہ ہے جو مال کی حفاظت اور ولایت کرے یا جو محنت کرے **عن** ابي البختري

قال سمعت حديثا من رجل فاعجبني فقلت اكتبه لي فاتى به مكتوبا مدبرا دخل العباس وعلي على
عمر وعنده طلحة والزبير وعبد الرحمن وسعد وهما يختصمان فقال عمر لطلحة والزبير وعبد الرحمن
وسعد الم تعلموا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كل مال النبي صلى الله عليه وسلم صدقة الا ما
اطعمه اهله وكساهم انا لا نورث قالوا بلى قال فكان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينفق من ماله على اهله
ويتصدق بفضله ثم توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم فوليها ابو بكر سنتين فكان يصنع الذي
كان يصنع رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم ذكر شيئا من حديث مالك بن اوس **ترجمہ** ابو البختری سے روایت
ہے میں نے ایک حدیث سنی ایک شخص سے (شاید وہ مالک بن اوس ہو) وہ پسند آئی مجھکو میں نے کہا اسکو مجھے لکھدو وہ لکھکر
لایا صاف اور عباس اور علی داخل ہوئے عمر کے پاس اور انکے پاس طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن وقاص بیٹھے تھے
دونوں یعنی علی اور عباس آپس میں جھگڑتے تھے تو عمر نے طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن اور سعد سے کہا کیا تم نہیں جانتے ہو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب مال میرا صدقہ ہے مگر جسقدر میری اہل بیت کے کھانے اور کپڑے کے لیے ضرور ہو اور ہم لوگوں کا کوئی
وارث نہیں ہوتا ان لوگوں نے کہا کیوں نہیں ہم جانتے ہیں آپنے ایسا ہی فرمایا عمر نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے
مال میں سے اپنی اہل پر صرف کرتے تھے اور جو کچھ بچ رہتا وہ صدقہ کرتے بعد اسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور اس
مال کے متولی ابو بکر ہوئے دو برس تک پھر وہ بھی ایسا ہی کرتے رہے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرتے تھے **ف** یعنی آپکے
بی بیوں کو اوس میں سے بقدر ضرورت خرچ دیتے رہا اور جو بچا وہ مسلمانوں کے بہتر کاموں میں صرف کرتے رہے۔ اس
روایت سے تصدیق ہوگئی اوس حدیث کی جسکو ابو بکر صدیق نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بوجہ اتفاق کرنے اکثر
صحابہ کے اوسپر اور تسلیم کر لینے علی اور عباس کے بس کوئی شبہ باقی نرہا اون شبہوں میں سے جو لوگ کیا کرتے ہیں **عن**
عائشة انها قالت ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم حين توفي رسول الله صلى الله عليه وسلم اردن ان يبعثن
عثمان بن عفان الى ابي بكر الصديق فيسألنه ثمنهن من النبي صلى الله عليه وسلم فقالت لهن عائشة اليس قد
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا نورث ما تركنا فهو صدقة **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی تو آپ کی بی بیوں نے ارادہ کیا کہ حضرت عثمان بن عفان کو بھیجیں ابو بکر صدیق
پاس اپنا آٹھواں حصہ مانگنے کو جو انکو پہنچتا تھا اونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مال میں سے حضرت عائشہ نے اون سے
کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں فرمایا ہے ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو ہم چھوڑ جاویں وہ صدقہ ہے **ف** اور
کلام اللہ میں جو حضرت زکریا کا یہ قول منقول ہے یرثنی ویرث من آل یعقوب اور یہ جو فرمایا وورث سلیمان داؤد مراد اس وراثت
سے علم کی وراثت ہے نہ دنیا کے مال کی اور تفصیل اس بحث کی کتب کلام اور تفسیر میں معلوم ہوگی **عن** ابن شهاب باسناده
نحوه قلت الا تتقين الله الم تسمعن رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا نورث ما تركنا فهو صدقة وانما

هذا المال لآل محمد لنائبتهم ولضيفهم فاذا مت فهو الى من ولي الامر من بعدي ترجمہ ابن شہاب سے حدیث اوسی طرح مروی ہی جیسے اوپر گزری اس مین یہہ ہی کہ حضرت عائشہ نے اون بی بیون سے کہا کیا تم نہین ڈرتے ہو اللہ سے کیا تم نے نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول آپ فرماتے تھے ہمارا کوئی وارث نہین ہوتا جو ہم چہوڑ جاوین وہ صدقہ ہی اور یہ مال آل محمد کیواسطے ہی اون کی ضرورتون اور مہمانون کیواسطے اور جب مین جاؤن تو یہ مال اوسکے پاس رہیگا جو خلیفہ ہو بعد میرے

باب فی بیان موضع قسم الخمس وسهم ذي القربى وہ خمس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت مین سے لیتے تھے کہان کہان تقسیم کرتے تھے اور کن کن قرابت والونکو

عن جبير بن مطعم انه جاء هو وعثمان بن عفان يكلمان رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما قسم من الخمس بين بني هاشم وبني المطلب فقلت يا رسول الله قسمت لاخواننا بني المطلب ولم تعطنا شيئا وقرابتنا وقرابتهم منك واحدة فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما بنو هاشم وبنو المطلب شيء واحد قال جبير ولم يقسم لبني عبد الشمس ولا لبني نوفل من ذلك الخمس كما قسم لبني هاشم وبني المطلب قال وكان ابو بكر يقسم الخمس نحو قسم رسول الله صلى الله عليه وسلم غير انه لم يكن يعطي قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم ما كان النبي صلى الله عليه وسلم يعطيهم قال وكان عمر بن الخطاب يعطيهم منه وعثمان بعده

ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہی وہ اور حضرت عثمان بن عفان آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گفتگو کرنے کو اوس باب مین جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کردیا تہا خمس کو بنی ہاشم اور بنی المطلب مین مین نے کہا یارسول اللہ آپ نے حصہ دلایا ہمارے بہائیون بنی المطلب کو اور نہ حصہ دلایا ہمکو حالانکہ ہماری اور آپ کی قرابت مثل اون کی قرابت کی ہی **ف** کیونکہ عبد مناف کے چارون بیٹے تھے ایک ہاشم جنکی اولاد مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے دوسرے مطلب تیسرے عبد شمس جنکی اولاد مین حضرت عثمان تھے چوتھے نوفل جنکی اولاد مین جبیر بن مطعم تھے **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی ہاشم اور بنی مطلب ایک مین رہتے ہمیشہ ایکدوسری کی مدد کرتے رہے اسی واسطے جب کفار نے ایک عہدنامہ لکہا تہا اوسمین بنی ہاشم اور بنی مطلب دونون کو شریک کیا تہا کہ اون سے نکاح شادی نکرین گے خرید و فروخت نکرینگے جبیر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس مین سے نہ دیا جیسے بنی ہاشم اور بنی مطلب کو دیا پہر ابوبکر صدیق بھی اپنی خلافت مین اسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھی مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو نہ دیتے تھی جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دیتے تھے (شاید سبب سے کہ وہ اوس وقت مین غنی ہوگئے اور دوسرے لوگ اون سے زیادہ حاجتمند ہوگئے) اور عمر بن الخطاب اون کو دیتے تھے اور عثمان بھی عمر کے بعد اونکو دیتے تھے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیزون کو جیسے آپ اون کو دیا کرتے تھے)

عن جبير بن مطعم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم لبني عبد الشمس ولا

لبني نوفل من الخمس شيئا كما قسم لبني هاشم وبني المطلب قال وكان ابو بكر يقسم الخمس نحو قسم رسول الله
صلى الله عليه وسلم غير انه لم يكن يعطي قربى رسول الله صلى الله عليه وسلم كما كان يعطيهم رسول الله
صلى الله عليه وسلم وكان يعطيهم ومن كان بعده منه **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نہین تقسیم کیا بنی عبد شمس اور بنی نوفل کو خمس مین سے کچھہ جیسے تقسیم کیا بنی ہاشم اور بنی المطلب کو اور دیکھا ابو بکر
صدیق بھی خمس کو اوسی طرح تقسیم کرتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تھے مگر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے عزیزونکو نہ دیتے تھے جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دیا کرتے تھے البتہ عمر رضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے عزیزونکو دیا کرتے تھے اور اون کے بعد جو خلیفہ ہوئے وہ بھی دیا کرتے تھے **ف** حضرت ابو بکر نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے عزیزونکو اس واسطے نہ دیا کہ وہ اوس وقت مین غنی ہون گے اونکو حاجت نہ ہوگی جیسا آگے دوسری روایت
مین حضرت علی سے مروی ہے کہ حضرت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ادنکو ایک حصہ خمس مین سے دیدیا تھا جب حضرت عمر نے اونکو
بلایا حصہ دینے کے لیے تو اونہون نے نہ لیا اور کہا ہم غنی ہین **عن** جبیر بن مطعم قال لما كان يوم خيبر وضع رسول الله
صلى الله عليه وسلم سهم ذي القربى في بني هاشم وبني المطلب وترك بني نوفل وبني عبد شمس فانطلقت
انا وعثمان بن عفان حتى اتينا النبي صلى الله عليه وسلم فقلنا يا رسول الله هؤلاء بنو هاشم لا ننكر
فضلهم للموضع الذي وضعك الله به منهم فما بال اخواننا بني المطلب اعطيتهم وتركتنا وقرابتنا
واحدة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انا وبنو المطلب لا نفترق في جاهلية ولا اسلام وانما نحن
وهم شيء واحد وشبك بين اصابعه **ترجمہ** جبیر بن مطعم سے روایت ہے کہ جب خیبر کی جنگ ہو چکی تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے مال غنیمت مین سے ذی القربی کا حصہ بنی ہاشم اور بنی المطلب مین تقسیم کیا اور بنی نوفل اور بنی عبد شمس
کو چھوڑ دیا تو مین اور عثمان بن عفان ملکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ البتہ بنی ہاشم
کی تو فضیلت کا ہم انکار نہین کرتے کیونکہ اللہ جل جلالہ نے آپکو اون مین سے بنایا لیکن بنی المطلب ہمارے بھائیون کا کیا
حال ہے آپنے اونکو دیا اور ہم کو نہ دیا حالانکہ ہماری بھی قرابت ایک ہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم اور بنی مطلب
کبھی جدا نہین ہوئے نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین اور ہم وہ ایک ہین اور انگلیون کو ایک ہاتھ کے دوسری ہاتھ کے انگلیون
مین ڈالا **ف** یہہ جو فرمایا ہم اور بنی مطلب ایک مین جدا نہین ہوئے جاہلیت مین نہ اسلام مین قصہ اسکا یہ ہے کہ قریش اور
بنی کنانہ نے حلف کیا تہا بنی ہاشم اور بنی مطلب کے جدا کردینے پر کہ نہ اون سے نکاح کرینگے نہ خرید و فروخت کرینگے جبتک وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے سپرد نہ کرین اور اوس عہدنامہ کو محصب مین لٹکا دیا اللہ جل جلالہ کی قدرت سے دیمک اوسکو سب چاٹ گئی
اور کفار مغلوب ہوئے **عن** السدي في ذي القربى قال هم بنو عبد المطلب **ترجمہ** اسمعیل بن عبد الرحمن سدی سے روایت ہے
انہون نے کہا کلام اللہ مین ذی القربی سے مراد عبد المطلب کے اولاد ہے **عن** يزيد بن هرمز ان نجدة الحروري حين حج في فتنة

ابن الزبیر ارسل الی ابن عباس یسالہ عن سہم ذی القربیٰ ویقول لمن تراہ. قال ابن عباس لقربیٰ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسمہ لھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد کان عمر عرض علینا من ذلک
عرضا رأیناہ دون حقنا فرددناہ علیہ وابینا ان نقبلہ **ترجمہ** یزید بن ہرمز سے روایت ہے کہ نجدہ حروری
خارجیون کے رئیس نے جب حج کیا جب عبداللہ بن زبیر کی شہادت ہوئی (حجاج بن یوسف چڑھ کر آیا تہا) کے مین
ایک شخص کو اوس نے بہیجا۔ عبداللہ بن عباس پاس ذی القربیٰ کا حصہ پوچھنے کو (جو اس آیت مین مذکور ہے و اعلموا انما غنمتم
من شیء فان للہ خمسہ وللرسول ولذی القربیٰ الآیۃ) ابن عباس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز مراد ہین
اونکو حصہ دیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور حضرت عمرؓ نے پیش کیا تہا ہمیں وہ ہمین سے کچھ مگر ہم نے اوسکو اپنے
حق سے کم پایا اسوسطے پہیر دیا اور نہ لیا اوسکو **ف** حضرت عمر نے مثل ور مسلمانون کے اون کو حصہ دیا ہوگا اور وہ خمس
کی پانچوین حصے کے مستحق تھے اسوسطے اُنہون نے پہیر دیا **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی قال سمعت علیا یقول ولانی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس الخمس فوضعتہ مواضعہ حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وحیاۃ ابی بکر وحیاۃ عمر فاتی بمال فدعانی فقال خذہ فقلت لا اریدہ قال خذہ فانتم احق
بہ قلت قد استغنینا عنہ فجعلہ فی بیت المال **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے مین نے حضرت
امیر المؤمنین علیؓ سے سنا فرماتے تھے ولایت مین دیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خمس کے خمس کو تو مین اوسکو
صرف کرتا رہا اپنے مقامون مین جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے اور ابوبکر اور عمر زندہ رہے پہر عمر پاس
ایکبار مال آیا اُنہون نے مجہے بلایا اور کہا اسکو لیلو مین نے کہا نہین مین نہین چاہتا اُنہون نے کہا لو تم اسکے حقدار
ہو مین نے کہا ہم کو اسکی حاجت نہین پہر حضرت عمر نے اوس مال کو بیت المال مین رکہدیا (جب اونکو احتیاج نہ تھی)
عن علی علیہ السلام یقول اجتمعت انا والعباس وفاطمۃ وزید بن حارثۃ عند النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فقلت یا رسول اللہ ان رأیت ان تولینی حقنا من ھذا الخمس فی کتاب اللہ فاقسمہ حیاتک
کیلا ینازعنی احد بعدک فافعل قال ففعل ذلک قال فقسمتہ حیاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ثم ولانیہ ابو بکر رضی اللہ عنہ حتی اذا کانت اخر سنۃ من سنی عمر رضی اللہ عنہ فانہ اتاہ مال
کثیر فعزل حقنا ثم ارسل الی فقلت بنا عنہ العام غنی وبالمسلمین الیہ حاجۃ فارددہ علیہم فردہ
علیہم ثم لم یدعنی الیہ احد بعد عمر فلقیت العباس بعد ما خرجت من عند عمر فقال یا علی حرمتنا
الغداۃ شیئا لا یرد علینا ابدا وکان رجلا داھیا **ترجمہ** عبدالرحمن بن ابی لیلے سے روایت ہے مین نے
حضرت علیؓ سے سنا کہتے تھے مین اور عباس اور فاطمہ اور زید بن حارثہ جمع ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
مین نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر آپ مناسب جانیے تو جو حق ہمارا خمس مین ہے اللہ کی کتاب کے موافق وہ ہمارے اختیار

مین دیدیجیے اپنی زندگی مین تاکہ پہر کوئی آپ کے بعد مجھسے جہگڑا نہ کرے آپنے ایسا ہی کیا مین اوسکو تقسیم کیا۔ جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رہے پہر ابو بکر نے مجھے اوسکا اختیار دیا یہانتک کہ جب حضرت عمر کی خلافت کا آخری سال تہا اونکے پاس بہت سا مال آیا اونہون نے اوسمین سے ہمارا حق نکالا اور مجہسکو بلا بہیجا مین نے کہا اب کے سال ہم کو مال کی حاجت نہین اور مسلمان اوسکی حاجت رکہتے ہین آپ اون کو دیجیے حضرت عمر نے اونکو دیدیا پہر عمر کے بعد کسی نے مجھکو نہ بلایا دینے کیواسطے (یعنی خمس الخمس دینے کے لیے) پہر مین عباس سے ملا جب عمر کے پاس سے آیا اونہون نے کہا اے علی تم نے ہم کو آجکے دن سے محروم کیا اب کبہی یہ حصہ ہم کو نہ ملیگا اور عباس بہت عقلمند آدمی تہے ف تجربہ کار اونہون نے زمانے کیحالت دیکہکر کہا کہ مال کا دینا لوگون پر خصوصًا دنیا دارون پر بہت شاق ہوتا ہے ذراسا بہی حیلہ ملجاوے تو وہ نہین دیتے سب لوگ عمر کے سے تہوڑے ہون گے جو تم کو بلایا کرین اور دین ایسا ہی ہوا عن عبد المطلب بن ربیعة بن الحرث بن عبد المطلب ان اباه ربیعة بن الحرث وعباس بن عبد المطلب قالا لعبد المطلب بن ربیعة وللفضل بن عباس ائتیا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقولا له یا رسول الله قد بلغنا من السن ما ترى واحببنا ان نتزوج وانت یا رسول الله ابر الناس واوصلهم ليس عند ابوینا ما یصدقان عنا فاستعملنا یا رسول الله على الصدقات فلنؤد اليك ما یؤدى العمال ولنصب ما كان فيها من مرفق قال فاتى على بن ابي طالب ونحن على تلك الحال فقال لنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا والله لا نستعمل منكم احدا على الصدقة فقال له ربيعة هذا من امرك قد نلت صهر رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم نحسدك عليه فالقى على رداءه ثم اضطجع عليه فقال انا ابو حسن القرم والله لا اريم حتى يرجع اليكما ابناكما بحور ما بعثتما به الى النبي صلی الله علیه وسلم قال عبد المطلب فانطلقت انا والفضل الى باب حجرة النبي صلی الله علیه وسلم حتى نوافق صلاة الظهر قد قامت فصلينا مع الناس ثم اسرعت انا والفضل الى باب حجرة النبي صلی الله علیه وسلم وهو يومئذ عند زينب بنت جحش فقمنا بالباب حتى اتى رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخذ باذنى واذن الفضل ثم قال اخرجا ما تصرران ثم دخل فاذن لى وللفضل فدخلنا فتواكلنا الكلام قليلا كلمته او كلمه الفضل قد شك فى ذلك عبد الله قال كلمه بالامر الذى امرنا به ابوانا فسكت رسول الله صلی الله علیه وسلم ساعة ورفع بصره قبل سقف البيت حتى طال علينا انه لا يرجع الينا شيئا حتى راينا زينب تلمع من وراء الحجاب بيدها تريد ان لا تعجلا وان رسول الله صلی الله علیه وسلم فى امرنا ثم خفض رسول الله صلی الله علیه وسلم راسه فقال لنا ان هذه الصدقة انما هى اوساخ الناس وانها لا تحل لمحمد ولا لال محمد ادعوا لى نوفل بن الحرث فدعى له نوفل بن الحرث فقال يا نوفل انكح عبد المطلب فانكحنى نوفل ثم قال النبي صلی الله علیه وسلم ادعوا لى محمية بن جزء وهو رجل من بنى زبيد كان رسول الله صلی الله علیه وسلم استعمله على الاخماس

فقال رسول الله صلی الله [illegible] محمية انكح الفضل فانكحه ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
قم فاصدق عنهما من الخمس كذا وكذا لم يسمه لی عبد الله بن الحرث ترجمہ عبد المطلب بن ربیعہ بن حارث سے
روایت ہے کہ اون کے باپ ربیعہ بن الحارث نے اور عباس بن عبد المطلب نے اون کو اور فضل بن عباس کو کہا جاؤ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کرو آپ سے یا رسول اللہ اب ہمارا جوبن ہو گیا ہے اوسکو آپ جانتے ہین (یعنی ہم بڑی شادی
کی لائق ہو گئے ہین) اور ہم چاہتے ہین کہ نکاح کرین اور آپ یا رسول اللہ سب آدمیون سے زیادہ نیکی پہونچانے والے ہین اور سب سے
زیادہ ناتے والون کے ساتھ سلوک کرنیوالے ہین اور ہمارے باپون کے پاس مہر دینے کیواسطے کچھہ نہین ہے تو آپ ہم کو عامل
کر دیجیے صدقات وصول کرنے پر + ہم آپ کو وہی دیا کرینگے جو اور عامل دیا کرتے ہین اور جو فائدہ حاصل ہوگا وہ ہم پاوین
گے عبد المطلب نے کہا ہم یہی گفتگو کر رہے تہے کہ علی بن ابی طالب آئے اونہون نے کہا کہ قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم تم مین سے کسی کو صدقے کا عامل نہ کرینگے (کیونکہ آپ کی عادت شریف یہ تھی جو کسی کام کو سوال کرتا وہ کام اوسکو نہ دیتے)
ربیعہ نے کہا یہ تم حسد سے کہتے ہو تم تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے داماد بن گئے اور ہم نے تم پر کچھہ حسد نہین کیا اس بات پر
علی رض نے یہ سنکر اپنی چادر بچہائی اور اوس پر لیٹے پھر کہا مین ابو الحسن ہون عقل مین سب سے زیادہ ہون (جیسے بڑا اونٹ اونٹو
مین ہوتا ہے) قسم خدا کی مین یہین رہونگا جب تک تمہارے بیٹے اوس کام سے ناامید ہو کر نہ آوین جس کام کے لیے تم اون کو بھیجتے
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس عبد المطلب نے کہا مین اور فضل بن عباس دونون گئے جب ہم پہونچے تو ظہر کی نماز کی تکبیر
ہو لی ہم نے نماز پڑہی لوگون کے ساتھہ پہر مین اور فضل جلدی کر کے چلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حجرے کے دروازے
کیطرف آپ اوس دن زینب بنت جحش پاس تہے ہم دروازے پر کہڑے ہو لیے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آ گئے
آپ نے میرا اور فضل کا کان پکڑا (پیار سے) بعد اوسکے کہا جو تمہارے دل مین ہے کہو بعد اوسکے آپ گہر مین چلے گئے اور ہم کو
دونون کو اجازت دی اندر آنے کی ہم اندر گئے اور ہم مین سے ہر ایک نے دوسرے کو کہنے کے لیے کہا پھر مین نے کہا یا فضل نے
(اس مین عبد اللہ کو شک ہے جو راوی ہے اس حدیث کا) وہی کہا جو ہمارے باپون نے حکم کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ سنکر
ایک گہڑی تک چپ ہو رہے اور اپنی آنکھہ اوٹھا کر چہت کیطرف دیکھا بڑی دیر تک یہانتک کہ ہم سمجھے آپ کچھہ جواب نہ دین گے
اور ہم نے زینب کو دیکھا وہ اشارہ کر رہی تہین پردے کی آڑ سے اپنے ہاتہہ سے کہ جلدی نہ کرو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ہی مطلب
کی فکر مین ہین بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر کو نیچے کیا اور فرمایا یہ صدقہ میل ہے لوگونکا (یعنی میل ہے مالونکا)
اور وہ درست نہین ہے محمد کے لیے نہ محمد کی آل کے واسطے (یعنی بنی ہاشم کے واسطے) بلاؤ نوفل بن حارث کو وہ بلائے گئے آپ نے
اون سے فرمایا تم نکاح کر دو اپنی بیٹی کا عبد المطلب سے تو نوفل نے میرے ساتھہ نکاح کر دیا پھر فرمایا آپ نے بلاؤ محمیہ بن جزء کو اور وہ
ایک شخص تہا بنی زبید مین سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو عامل کیا تہا خمس وصول کرنے پر آپ نے اوس سے فرمایا
تم نکاح کر دو فضل کا اوس نے میرا نکاح کر دیا بعد اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہڑے ہو اور مہر ادا کر دو ان دونون کیطرف

سے خمس کے مال میں سے اتنا اتنا ابن شہاب نے کہا عبداللہ بن الحارث نے مجھسے مقدار بیان نہیں کی **ف** تو صدقہ
بنی ہاشم اور اون کی موالی کے لیے درست نہیں ہے اور ایک روایت ابوحنیفہ سے یہ ہے کہ اس زمانے میں صدقہ لینا بنی ہاشم کو
درست ہے کیونکہ خمس کا خمس جو اون کے لیے معین تھا اب نہیں ملتا ابو یوسف نے کہا کہ بنی ہاشم کو بنی ہاشم کی زکوٰۃ لینا درست ہے

عن علي بن ابي طالب قال كانت لي شارف من نصيبي من المغنم يوم بدر وكان رسول الله صلى الله
عليه وسلم اعطاني شارفا من الخمس يومئذ فلما اردت ان ابتني بفاطمة بنت رسول الله صلى الله
عليه وسلم واعدت رجلا صواغا من بني قينقاع ان يرتحل معي فناتي باذخر اردت ان ابيعه من
الصواغين فاستعين به في وليمة عرسي فبينا انا اجمع لشارفي متاعا من الاقتاب والغرائر والحبال
وشارفاي مناختان الى جنب حجرة رجل من الانصار اقبلت حين جمعت ما جمعت فاذا بشارفي
قد اجتبت اسنمتها وبقرت خواصرهما واخذ من اكبادهما فلم املك عيني حين رايت ذلك
المنظر فقلت من فعل هذا قالوا فعله حمزة بن عبد المطلب وهو في هذا البيت في شرب من الانصار
غنته قينة واصحابه فقالت في غنائها * الا يا حمز للشرف النواء * فوثب الى السيف فاجتب اسنمتهما
وبقر خواصرهما واخذ من اكبادهما قال علي فانطلقت حتى ادخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم
وعنده زيد بن حارثة قال فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم الذي لقيت فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم مالك قال قلت يا رسول الله ما رايت كاليوم عدا حمزة على ناقتي فاجتب اسنمتهما وبقر
خواصرهما وها هو ذا في بيت معه شرب فدعا رسول الله صلى الله عليه وسلم بردائه فارتداه ثم انطلق يمشي
واتبعته انا وزيد بن حارثة حتى جاء البيت الذي فيه حمزة فاستاذن فاذن له فاذا هم شرب
فطفق رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوم حمزة فيما فعل فاذا حمزة محمرة عيناه فنظر حمزة الى رسول الله
صلى الله عليه وسلم ثم صعد النظر فنظر الى ركبتيه ثم صعد النظر فنظر الى سرته ثم صعد النظر فنظر الى وجهه ثم قال
حمزة وهل انتم الا عبيد لابي فعرف رسول الله صلى الله عليه وسلم انه ثمل فنكص رسول الله صلى الله عليه
وسلم على عقبيه القهقرى فخرج وخرجنا معه **ترجمہ** حضرت امیرالمومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
میرے پاس ایک اونٹنی تھی بہت عمر والی میرے حصے کی جو ملا تھا غنیمت سے دن بدر کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
اور اونٹنی بہت عمر والی اس دن خمس میں سے مجھے دی تھی جب میں نے قصد کیا کہ ہم صحبت ہوں ساتھ فاطمہ زہرا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی صاحبزادی کے تو میں نے وعدہ کیا ایک سنار سے جو بنی قینقاع میں سے تھا کہ میرے ساتھ چلے اور ہم دونوں اذخر
(ایک گھانس ہے خوشبودار) لاویں اور اوسکو سناروں کے ہاتھ بیچکر میں اپنے نکاح کا ولیمہ کروں تو اسی خیال میں میں اپنی اونٹنیوں
کیلیے سامان اکٹھا کر رہا تھا جیسے پالان اور گھانس کے ٹوکرے اور رسیاں اور میری دونوں اونٹنیاں ایک مرد انصاری کے حجرے کے

پہلو مین بیٹھی ہوئی تہین تو مین سامان اکٹہا کرکے جب لوٹ کر آیا تو اپنی دونو اونٹنیونکو دیکھا اون کے کوہان کٹی ہوئی ہین
اور کمرین پھٹی ہوئے ہین اور جگر اون کے کسی نے نکال لیے ہین جب مین نے یہ حال اپنی آنکھونسے دیکھا تو مجھسے دیکھا نہ گیا اور مین نے
کہا کس نے کیا ہے انہون نے کہا حمزہ بن عبد المطلب نے اور وہ اس گھر مین ہین چند انصاریون کے ساتھہ جو شراب پی رہے
ہین ایک گانیوالی نے اونکے سامنے اور اونکے ساتھیون کے سامنے یون گایا الا یا حمز للشرف النواء **ف** وہن معقلات بالفناء
ضع السکین فی اللبات منہا * وضرجہن حمزۃ بالدماء * وعجل من اطایبہا لشرب * قدیرا من طبیخ او شواء * یعنی ای حمزہ
اوٹہہ اور موٹی موٹی اونٹنیان جو بندہی ہوئی ہین میدان مین رکہہ تو چھری کو ان کے حلق پر اور خونا خون کردے انکو ای حمزہ
اور جلد تیار کر ان کے پاکیزہ ٹکڑون سے (یعنی کوہان اور جگر سے) رکابی ہوا یا بنا ہوا گوشت پینے والون کے لیے **ت**
حمزہ یہ سنکر فورًا اٹھے اور تلوار لیکر اونکے کوہانون کو کاٹ ڈالا اور اونکے کمرون کو پہاڑ ڈالا اور کلیجہ نکال لیا حضرت علی
نے کہا مین چلا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور آپکے پاس زید بن حارثہ بیٹھے تہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھکو دیکھکر پہچان لیا اور میری کو دیکھکر پہچان لیا کہ کچھہ صدمہ مجھ پر ہوا ہے آپنے فرمایا کیا ہوا تجھکو مین نے کہا
یا رسول اللہ مین نے آج کے دن کا سا کبھی نہین دیکھا حمزہ نے میری اونٹنیون پر ظلم کیا اونکے کوہان کاٹ ڈالی اونکے
پیٹ پہاڑ ڈالے اور وہ یہان ایک گھر مین بیٹھے ہوئے ہین شراب پینے والون کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر
منگوائی اور اوسکو اوڑہ کر چلے مین بھی اون کے پیچھے چلا اور زید بن حارثہ بھی یہانتک کہ اوس گھر مین پہونچے جہان حمزہ تہے
آپنے اذن چاہا تو اذن دیا گیا جب اندر گئے تو دیکھا سب شراب پئے ہوئے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ کو ملامت کرنی
لگے اس کام پر دیکھا تو حمزہ نشے مین ہین اون کی آنکھین سرخ ہین حمزہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دیکھا
پھر تہوڑی نظر بلند کی تو آپکے گھٹنون کو دیکھا پھر تہوڑی سے نظر بلند کی اور آپکے ناف کو دیکھا پھر تہوڑی نظر بلند کی اور آپکے
چہرہ مبارک کو دیکھا بعد اوسکے حمزہ نے کہا تم تو میری باپکے غلام ہو **ف** حمزہ عبد المطلب کے بیٹے تہے جو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی جد امجد تھی اور حضرت علی کی بھی جد امجد تہے اور زید بن حارثہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے غلام
تھی حمزہ نے نشے کی حالت مین ان تینون کو اپنی باپ کا غلام کہا اوسوقت تک شراب حرام نہ ہوا تہا عرب کے محاورے مین دادا کو سید
بھی کہتے ہین اس معنے سے تو پوتا اپنی دادا کا غلام ہوسکتا ہے ایک حدیث مین ہے انت ومالک لابیک **ت** تب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے پہچانا کہ حمزہ نشے مین مست ہین آپ اولٹے پانون وہان سے پھرے اور نکلے ہم بھی آپکے ساتھہ نکل کھڑے ہوئے

عن الفضل بن الحسن الضمری ان ام الحکم وضباعة ابنتی الزبیر بن عبد المطلب حدثته عن احد
هما انها قالت اصاب رسول الله صلی الله علیه وسلم سبیا فذهبت انا واختی وفاطمة بنت رسول الله
صلی الله علیه وسلم فشکونا الیه ما نحن فیه وسألناه ان یأمر لنا بشیء من السبی فقال رسول الله صلی الله
علیه وسلم سبقکن یتامی بدر ولکن ساد لکن علی ما هو خیر لکن من ذلک تکبرن الله علی اثر کل صلاة

ثلاثا وثلاثين تكبيرة وثلاثين تسبيحة ثلاثا وثلثين تحميدة ولا اله الا الله وحده لا شريك
له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير قال عياش وهما ابنتا عم النبي صلى الله عليه وسلم ترجمہ
فضل بن حسن ضمری سے روایت ہے کہ ام حکم یا ضباعہ جو زبیر بن عبد المطلب کے بیٹیان تھین ان مین سے کسی ایک نے کہا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو مین اور میری بہن اور حضرت فاطمہ زہرا صاحبزادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
آپ پاس گئین اور شکوہ کیا اپنی حال کا (یعنی بسبب مفلسی کے کوئی غلام لونڈی میسر نہین ہے سب کام اپنے ہاتھہ سے کرنا پڑتا ہے)
اور آپ سے چاہا کہ کوئی قیدی ہمکو دلوا دین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سے پہلے مستحق ہین ان کی وہ لڑکیان جنکے
باپ بدر کے روز شہید ہوئے (یعنی تم سے پہلے اونہون نے آکر قیدیون کی درخواست کی اور دلوا دیا) لیکن مین تم کو بتاتا
ہون وہ بات جو اس سے بہتر ہے تمہارے لیے اللہ اکبر کہو ہر نماز کے بعد تینتیس بار اور سبحان اللہ کہو تینتیس بار اور الحمد للہ کہو
تینتیس بار اور لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شئ قدير ایک بار کہو۔ تب مین عیاش نے
کہا ضباعہ اور ام حکم دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا کی بیٹیان تھین ف دیکھو جو عبد المطلب کے بیٹے تھے
علمائے کہا ہے کہ اس عمل کا تجربہ ہو چکا ہے جسکے پاس نوکر یا غلام نہ ہو اور اوسکے ہاتھہ سے سب کام اپنے نہ ہو سکتے ہون تو وہ
ہر نماز کے بعد یہی کلمات کہا کرے اللہ تعالے اوسکے عضا مین قوت دیگا اور وہ آپ کریگا عن ابن اعبد قال قال لی علی
رضي الله عنه الا احدثك عني وعن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت من احب اهله اليه قلت
بلى قال انها جرت بالرحى حتى اثر في يدها واستقت بالقربة حتى اثر في نحرها وكنست البيت حتى اغبرت
ثيابها فاتى النبي صلى الله عليه وسلم خدم فقلت لو اتيت اباك فسألتيه خادما فاتته فوجدت عنده
حداثا فرجعت فاتاها من الغد فقال ما كان حاجتك فسكتت فقلت انا احدثك يا رسول الله جرت
بالرحى حتى اثرت في يدها وحملت بالقربة حتى اثرت في نحرها فلما ان جاءك الخدم امرتها ان تأتيك
فتستخدمك خادما يقيها حر ما هي فيه قال اتقي الله يا فاطمة وادي فريضة ربك واعملي عمل اهلك
فاذا اخذت مضجعك فسبحي ثلاثا وثلاثين واحمدي ثلاثا وثلاثين وكبري اربعا وثلاثين فتلك مائة
فهي خير لك من خادم قالت رضيت عن الله عز وجل وعن رسوله صلى الله عليه وسلم ترجمہ ابن اعبد سے
روایت ہے حضرت امیر المومنین علی بن ابی طالب نے مجھسے فرمایا کیا مین حدیث نہ بیان کرون تجھسے اپنی اور فاطمہ زہرا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کنبے والون مین اونکو سب سے زیادہ محبوب تھین یعنی
حضرت فاطمہ زہرا کے برابر آپ کسیکو نہین چاہتے تھے مین نے کہا کیون نہین فرمایئے حضرت علی نے کہا فاطمہ زہرا نے
چکی پیسی یہانتک کہ اونکے ہاتھون مین نشان پڑ گیا اور پانی بہر امشک مین یہانتک کہ اونکے سینے مین درد ہونے لگا اور
جہاڑو دی گھر مین یہانتک کہ اونکے کپڑے خاک آلود ہو گئے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈیون آئی تو مین نے

کہا کاش تم اپنی باپ پاس جاتین اور آپ سے ایک خادم مانگتین وہ گئین تو دیکھا آپ پاس کئی آدمی بیٹھی باتین کرتی ہین
تو لوٹ آئین پہر دوسرے دن گئین تب آپنے پوچھا کیا کام ہی وہ چپ ہو رہین مین نے کہا یا رسول اللہ مین عرض کرتا ہون
اُنہون نے چکی پیسی یہانتک کہ انکے ہاتھون مین نشان ہوگیا اور مشک اُٹھائی یہانتک کہ سینی مین درد ہونے لگا اب آپ پاس
خادم آئے ہین تو مین نے ان سی کہا کہ آپ پاس جاوین اور ایک خادم آپ سے مانگ لاوین جو ان کو محنت سے بچا لے آپ نے
فرمایا ای فاطمہ خدا سے ڈر اور اپنی پروردگار کا حکم بجا لا اور اپنی گھر کا کام کیا کر جب تو سونے لگے تو تینتیس بار سبحان اللہ
کہہ اور تینتیس بار الحمد للہ کہہ اور چونتیس بار اللہ اکبر کہہ سب سو بار ہوئی یہ تیری واسطی خادم سی بہتر ہی حضرت فاطمہ بولین
مین خوش ہون اللہ اور اوسکے رسول سی **ف** شاید اسی مین کچھہ مصلحت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل کو
دنیا مین تکلیف ہی اور مصیبت تا کہ آخرت مین درجہ اونکا زیادہ ہو **عن** علی بن الحسین بہذہ القصۃ قال ولم
یخدمہا امام زین العابدین سے بھی یہ حدیث منقول ہی اوسمین یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو خادم نہ دیا
عن عنبسۃ بن عبد الواحد القرشی قال ابو جعفر یعنی ابن عیسی کنا نقول انہ من الابدال قبل ان
نسمع ان الابدال من الموالی قال حدثنی الدخیل بن ایاس بن نوح بن مجاعۃ عن ھلال بن سراج بن مجاعۃ
عن ابیہ عن جدہ مجاعۃ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطلب دیۃ اخیہ قتلتہ بنو سدوس من بنی
ذھل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لو کنت جاعلا لمشرک دیۃ جعلت لاخیک ولکن ساعطیک منہ
عقبی فکتب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمائۃ من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذھل فاخذ
طائفۃ منہا واسلمت بنو ذھل فطلبہا بعد مجاعۃ الی ابی بکر واتاہ بکتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فکتب لہ ابو بکر باثنی عشر الف صاع من صدقۃ الیمامۃ اربعۃ الاف شعیر واربعۃ الاف تمر وکان
فی کتاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعۃ بسم اللہ الرحمن الرحیم ھذا کتاب من محمد النبی لمجاعۃ
بن مرارۃ من بنی سلمی انی اعطیتہ مائۃ من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذھل عقبۃ من
اخیہ **ترجمہ** عنبسہ بن عبد الواحد سی روایت ہی ابو جعفر یعنی محمد بن عیسی نے کہا ہم کہا کرتی تھی کہ عنبسہ ابدال مین سی ہین (بوجہ
عبادت اور زہد عنبسہ کے) پہلے اس سے کہ سنین ہم کہ ابدال موالی مین سی ہوتے ہین) انہون نے سنا دخیل بن ایاس سے
انہون نے ہلال بن سراج سے انہون نے اپنی باپ سے انہون نے اوسکے دادا مجاعہ سی روایت کی وہ آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس اپنے بہائی کی دیت مانگنی کو جسکو مار ڈالا تہا بنی سدوس نے جو بنی ذہل مین سی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اگر مین کسی مشرک کی دیت دلاتا تو تیری بہائی کی دیت دلاتا لیکن مین اوسکا بدلہ تجہے دلائے دیتا ہون پہر آپنے اوسکے
واسطی سو اونٹ لکہدیے پہلے خمس مین سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکین سی پہر مجاعہ کو اون اونٹون مین سے کچھ اونٹ ملی بعد اوسکے
بنو ذہل مسلمان ہوگئے اور مجاعہ نے اپنی باقی اونٹون کو ابوبکر صدیق سی جب وہ خلیفہ ہوئے طلب کیا اور اونکی پاس رسول اللہ

[illegible]

صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب لیکر آئے ابوبکر نے مجاعہ کو بارہ ہزار صاع یمامہ کے صدقے مین سے دلائے چار ہزار صاع گیہون کے
اور چار ہزار جو کے اور چار ہزار کھجور کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کتاب مجاعہ کو لکھدی تھی اوسکا یہ مضمون
تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم هذا کتاب من محمد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لمجاعة بن مرارة من بنی سلمی انی
اعطیته مائة من الابل من اول خمس یخرج من مشرکی بنی ذهل عقبة من اخیه یعنی شروع کرتا ہون مین
اللہ کے نام سے جو بڑا رحم کرنیوالا ہی بہت مہربان یہ کتاب ہی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سی مجاعہ بن مرارہ
کے لیے جو بنی سلمی مین سے ہے مین نے اوسکو سو اونٹ دیے اول خمس مین سے جو حاصل ہو بنی ذہل کے مشرکون سے بدلہ
اوسکے بہائیکا جو مارا گیا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مشرک کی کوئی دیت نہین ہے جبکہ مارا جاوے کافرون
کے ہاتھ سے یا مسلمانون کے ہاتھ سے مگر جو مشرک ذمی ہو یعنی دارالاسلام مین رہتا ہو اور اوس سے جزیہ لیا جاتا ہو اوسکو
اگر کافر مار ڈالے تو قصاص ہوگا یا دیت اور جو مسلمان مار ڈالے تو دیت دینا ہوگا اور بعضون کے نزدیک قصاص جب
ہوگا **باب** ما جاء فی سهم الصفی صفی کا بیان (جو رسول اللہ صلعم غنیمت مین سے کوئی چیز پسند کرکے لیتے
عن عامر الشعبی قال کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم سهم یدعی الصفی ان شاء عبدا وان شاء امة وان
شاء فرسا یختاره قبل الخمس ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک حصہ مقرر تہا جسکو
صفی کہتے ہے آپ چاہتے تو غلام یا لونڈی یا گھوڑا پسند کرکے نکال لیتے مال غنیمت مین سے خمس سے پہلے **عن** ابن
عون سالت محمدا عن سهم النبی صلی اللہ علیہ وسلم والصفی قال کان یضرب له بسهم مع المسلمین وان
لم یشهد والصفی یؤخذ له راس من الخمس قبل کل شیء ترجمہ ابن عون سے روایت ہی مین نے محمد سے پوچھا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے کو اور صفی کو انہون نے کہا سب مسلمانون کے ساتھ آپکا بھی ایک حصہ لگایا جاتا اگرچہ آپ
اوس لڑائی مین شریک نہ ہون اور صفی آپکے لیے لیا جاتا خمس مین سے سب سے پہلے **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صفی خمس
مین سے ہوتا ہی اور اور حدیثون سے معلوم ہوتا ہی کہ خمس نکالنے سے پہلے لیا جاتا اور وہی صحیح ہی **عن** قتادة قال کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا کان له سهم صاف یاخذه من حیث شاء فکانت صفیة من
ذلک السهم وکان اذا لم یغز بنفسه ضرب له بسهمه ولم یخیر ترجمہ قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب خود لڑائی مین شریک ہوتے تو ایک حصہ چھانٹ کر آپ جہان سے چاہتے لے لیتے صفیہ جو جنگ خیبر مین آپکو ملین اوسی حصے
مین آئین اور جب آپ خود لڑائی مین شریک نہ ہوتے تو ایک حصہ آپکے لیے لگایا جاتا مگر آپ کو اختیار نہ ہوتا کہ جو چاہین چھانٹ
لیوین **عن** عائشة قالت کانت صفیة من الصفی حضرت عائشہ نے کہا صفیہ صفی مین سے تہین **عن** انس بن
مالک قال قدمنا خیبر فلما فتح اللہ تعالی الحصن ذکر له جمال صفیة بنت حیی وقد قتل زوجها وکانت
عروسا فاصطفاها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لنفسه فخرج بها حتی بلغنا سد الصهباء حلت فبنی بها

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ہم آئے خیبر پر جب اللہ نے فتح کیا اوس قلعہ کو تو لوگون نے صفیہ بنت حیی کا حسن و جمال آپ سے بیان کیا اوسکا خاوند مارا گیا تہا وہ دلہن تہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو چن لیا اپنے واسطے پہر آپ اون کو لیکر نکلے یہانتک کہ پہنچے سد الصہبا مین وہان حلال ہوئین یعنی حیض سے فارغ ہوئین تو عدت اون کی پوری ہو گئی آپ نے اون سے صحبت کی **ف** صفیہ کا نام بعضون نے کہا پہلے زینب تہا جب آپ نے اونکو چنا تو اون کا نام صفیہ ہوا

عن انس بن مالک قال صارت صفیة لدحیة الکلبی ثم صارت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے پہلے صفیہ دحیہ کلبی کے حصے مین آگئی تہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصے مین آئین **ف** آپ نے اونکو دوسری عورت دیکر صفیہ کو اپنے واسطے لے لیا اسواسطے کہ وہ قریظہ اور نضیر کے سردار کی بیٹی تہین

عن انس قال وقع فی سہم دحیة جاریة جمیلة فاشتراها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسبعة ارؤس ثم دفعها الی ام سلیم تصنعها وتهیئها **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ دحیہ کلبی کے حصے مین ایک لونڈی حسینہ آئی (صفیہ) آپ نے اوسکو خرید لیا دحیہ سے سات بردے دیکر پہر اوس لونڈی کو حوالے کیا ام سلیم کے تاکہ اوسکا بناؤ اور سنوار کردے حماد نے کہا مین سمجہتا ہون آپ نے فرمایا عدت کرے صفیہ بنت حیی ام سلیم کے گہر مین

عن انس قال جمع السبی یعنی بخیبر فجاء دحیة فقال یا رسول اللہ اعطنی جاریة من السبی قال اذهب فخذ جاریة فاخذ صفیة بنت حیی فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا نبی اللہ اعطیت دحیة قال یعقوب صفیة بنت حیی سیدة قریظة والنضیر ما تصلح الا لک قال ادعوه بها فلما نظر الیها النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خذ جاریة من السبی غیرها وان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتقها وتزوجها **ترجمہ** انس سے روایت ہے قیدی سب جمع کیے گئے خیبر مین تو دحیہ کلبی آیا اور بولا یا رسول اللہ ایک لونڈی مجہے دیجیے ان قیدیون مین سے آپ نے فرمایا جا اور لے لے ایک لونڈی اوس نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا تو ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ نے دحیہ کو دیدیا صفیہ بنت حیی کو جو سردار ہے قریظہ اور نضیر کے یہودیون کی وہ نہین لائق ہے مگر آپ کے واسطے آپ نے فرمایا بلاؤ دحیہ کو صفیہ سمیت جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کو آزاد کیا اور اون سے نکاح کیا **ف** شاید یہ معاملہ دحیہ کلبی کے رضامندی کے ساتھ ہو دوسرے یہ کہ آپ نے اون کو ایک لونڈی لے لینے کی اجازت دی تہی عام لونڈیون مین سے نہ یہ کہ جو چھانٹ کر جو سب سے بہتر ہو اوسکو لے لیوے تیسرے یہ کہ صفیہ سردار تہین اپنی قوم مین اونکا رہنا ایک ادنے صحابی پاس مناسب نہ تہا اور لوگون کو رشک ہوتا چوتہے یہ کہ اگر ایسی عورت دحیہ پاس رہتی تو وہ دحیہ کی عزت نہ کرتی آخر کار لڑائی ہوتی اور فساد ہوتا

عن قرة قال سمعت یزید بن عبد اللہ قال کنا بالمربد فجاء رجل اشعث الراس بیده قطعة ادیم احمر فقلنا کانک من اهل البادیة فقال اجل قلنا ناولنا هذه القطعة الادیم التی فی یدک فناولناها فقرأناها فاذا فیها من محمد رسول اللہ الی بنی زهیر بن اقیش انکم ان شهدتم ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ

کو اقمتم الصلوٰۃ واتیتم الزکوٰۃ وادیتم الخمس من المغنم وسہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وسہم الصفی انتم آمنون
بامان اللہ ورسولہ فقلنا من کتب لک ہذا الکتاب قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** یزید بن عبداللہ سے
روایت ہے ہم بدین تھے اتنے میں ایک شخص آیا جسکے بال بکھرے ہوئے تھے اور ہاتھ میں ایک ٹکڑا لال چمڑے کا لیے ہوئے
تہا ہم نے کہا شاید تو جنگل کا رہنے والا ہے بولا ہاں ہم نے کہا یہ ٹکڑا چمڑے کا ہم کو دے جو تیرے ہاتھ میں ہے اوس نے ہم کو دیا ہم
نے اوس میں جو لکہا تہا پڑہا اوس میں یہہ لکہا تہا محمد کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہیں بنی زہیر بن قیس کو معلوم ہو بیشک
تم اگر گواہی دو گے اس بات کی کہ کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا خدا کے اور محمد اللہ کے بہیجے ہوئے ہیں اور قائم کرو گے تم نماز کو اور
ادا کرو گے تم زکوٰۃ کو اور ادا کرو گے غنیمت کے مال میں سے پانچویں حصے کو جو حق ہے اللہ اور اللہ رسول کا اور ادا کرو گے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حصہ یعنی صفی یعنی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پسند کریں مال غنیمت میں سے تو تم کو امان ہوگی
اللہ کی امان اور اوسکے رسول کی امان ہم نے پوچہا یہ کتاب تجہکو کس نے لکھی بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ صفی خمس کے سوا ہوتا ہے تو پہلے کل مال میں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیار تہا جو چیز چاہیں
پسند کر لیں یہہ صفی ہے پھر پانچواں حصہ اللہ اور اللہ رسول اور یتامی وغیرہ کے لیے نکالا جاتا پھر غنیمت تقسیم ہوتی **باب** کیف
کان اخراج الیہود من المدینۃ یہود مدینے سے کیونکر نکالے گیے اوسکا بیان **عن** کعب بن مالک وکان احد الثلاثۃ
الذین تیب علیہم وکان کعب بن الاشرف یہجو النبی صلی اللہ علیہ وسلم ویحرض علی کفار قریش وکان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم المدینۃ واہلہا اخلاط منہم المسلمون والمشرکون یعبدون
الاوثان والیہود وکانوا یوذون النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ فامر اللہ عزوجل نبیہ بالصبر
والعفو ففیہم انزل اللہ ولتسمعن من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم الایۃ فلما ابی کعب بن الاشرف
ان ینزع عن اذی النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن معاذ ان یبعث رہطا
یقتلونہ فبعث محمد بن مسلمۃ وذکر قصۃ قتلہ فلما قتلوہ فزعت الیہود والمشرکون فغدوا علی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا طرق صاحبنا فقتل فذکر لہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الذی کان یقول
ودعاہم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ان یکتب بینہ وبینہم کتابا ینتہون الی ما فیہ فکتب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بینہ وبینہم وبین المسلمین عامۃ صحیفۃ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے اور وہ ان تین
شخصوں میں سے ہیں جنکا گناہ معاف ہوا تہا (غزوہ تبوک میں جو سنہ ۹ ہجری میں واقع ہوا) اور کعب بن اشرف (ایک یہودی
بڑا مالدار تھا) ہجو کیا کرتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور قریش کے کافروں کو آپ سے لڑنے کی ترغیب دیا کرتا تہا
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے میں تشریف لائے تہے اوس وقت وہاں سب قسم کے لوگ ملے جلے تہے بعض اون میں مسلمان تہے
بعض مشرکین جو بتوں کو پوجتے تہے بعضے یہود اور یہود بہت ستاتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کے اصحاب کو تو

اللہ جل جلالہ نے حکم کیا اپنے پیغمبر کو صبر کرنے کا اور درگزر کرنے کا اونھی کے شان مین یہ آیت اوتری ولتسمعن
من الذین اوتوا الکتاب من قبلکم ومن الذین اشرکوا اذی کثیرا یعنی تم سنوگے اون لوگون سے جو دیے گئے
کتاب (یہود اور نصاری) تم سے پہلے اور اون لوگونسے جو شرک کرتے ہین بہت مصیبت یعنی تم کو برا کہینگے اور ایذا پہونچاوینگے
اگر تم صبر کرو اور ڈرو اللہ سے تو بڑا کام ہے) تو جب کعب بن اشرف نے انکار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایذا سے باز
رہنے سے آپ نے حکم کیا سعد بن معاذ کو کہ چند آدمی بھیجکر اوسکو قتل کراوین انہون نے محمد بن مسلمہ کو بھیجا (اور بیان کیا قصہ اوسکی قتل
کا اوپر گزر چکا) جب کعب بن الاشرف کو اون لوگون نے مار ڈالا تو یہودی اور مشرکین سب ڈر گئے اور صبح کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کرنے لگے کہ ہمارا صاحب رات کو مارا گیا (یعنی کعب بن الاشرف) رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون سے بیان کیا جو وہ کہا کرتا تھا (یعنی آپکے برائیان اور ہجو جو وہ کیا کرتا تھا) بعد اوسکے آپنے اونسے کہا
کہ اب ہماری و تمھاری درمیان مین ایک عہدنامہ لکھا جاوے جسپر دونو فریق قائم رہین پھر آپ نے ایک کتاب لکھی درمیان
اونکے اور اپنے اور سب مسلمانون کے عموم کے طور سے **ف** پھر اوسکے چند روز کے بعد سنہ ۷ ہجری مین جنگ خیبر ہوئی
جسمین یہودیون کی کمر ٹوٹ گئی بعد اوس کے حضرت عمر نے اپنی خلافت مین یہود کو خیبر سے بھی نکال دیا وہ شام کو چلے گئے
اور جزیرہ عرب بموجب ارشاد نبوی کے کافرون اور مشرکون سے بالکل صاف کر دیا گیا سب مسلمان ہی مسلمان وہان ہو گئے **عن**
ابن عباس قال لما اصاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قریشا یوم بدر وقدم المدینۃ جمع الیہود فی سوق
بنی قینقاع فقال یا معشر یہود اسلموا قبل ان یصیبکم مثل ما اصاب قریشا قالوا یا محمد لا یغرنک
من نفسک انک قتلت نفرا من قریش کانوا اغمارا لا یعرفون القتال انک لو قاتلتنا لعرفت
انا نحن الناس وانک لم تلق مثلنا فانزل اللہ عز وجل فی ذلک قل للذین کفروا ستغلبون قرا مصرف
الی قولہ فئۃ تقاتل فی سبیل اللہ واخری کافرۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قریش پر فتح حاصل کی جنگ بدر مین اور آپ مدینہ مین لوٹ کر آئے تو آپنے یہودیون کو اکٹھا کیا بنی قینقاع
کے بازار مین اور فرمایا اے گروہ یہودیون کے مسلمان ہو جاؤ قبل اسکے کہ تمہارا بھی وہی حال ہو جو قریش کا حال ہوا انہون نے
کہا یا محمد تم اس بات پر مغرور نہ ہو کہ تم نے چند لوگون کو قریش کے قتل کیا جو ناتجربہ کار تھے لڑائی کے فن سے واقف نہ تھے اگر
تم ہم سے لڑتے تو البتہ تم کو معلوم ہوتا کہ ہم بھی کوئی آدمی ہین اور تم نے ہماری مثل کسی کو نہ دیکھا ہو تب اللہ تعالی نے یہ آیت
اوتاری قل للذین کفروا ستغلبون **ف** وتحشرون الی جہنم وبئس المہاد قد کان لکم آیۃ فی فئتین التقتا فئۃ تقاتل
فی سبیل اللہ واخری کافرۃ یرونہم مثلیہم رای العین واللہ یؤید بنصرہ من یشاء ان فی ذلک لعبرۃ لاولی الابصار **یعنی**
کہدو اے محمد کافرون سے کہ اب تم مغلوب ہوگے اور ہانکے جاؤگے دوزخ کو اور کیا بری تیاری ہے ابھی ہو چکا ہے تم کو ایک نمونہ
دونو فوجون مین جو بھڑی تھین ایک فوج ہے جو لڑتی ہے اللہ کی راہ مین اور دوسری کافر ہے یہ اون کو دیکھتی ہین اپنے دو دانا اوس سے

انہون سے اور اللہ زور دیتا ہی اپنی مدد کا جسکو چاہی ہر اسی مین خبردار ہو جاوین جنکو آنکہین ہین یعنی کفار اصل مین تین برابر
تہی مگر اللہ نے دو برابر دکہلاے تا کہ مسلمان گہبراوین نہین ﴿ **عن** محيصة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من
ظفرتم به من رجال يهود فاقتلوه فوثب محيصة على شبيبة رجل من تجار يهود كان يلابسهم فقتله
وكان حويصة اذ ذاك لم يسلم وكان اسن من محيصة فلما قتله جعل حويصة يضربه ويقول يا عدو
الله اما والله لرب شحم في بطنك من ماله **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہودیون
مین سے جس مرد کو تم پاؤ اوسکو مار ڈالو تو محیصہ نے حملہ کیا ایک شخص پر یہود کے سوداگرون مین سی جسکا نام شبیبہ تہا اور اوسکو
قتل کیا اوسوقت محیصہ یہودیون سے ملا جلا رہتا تہا جبتک حویصہ محیصہ کا بہائی مسلمان نہین ہوا تہا اور وہ بڑا تہا محیصہ سے
تو جب محیصہ نے اوس یہودی کو مار ڈالا حویصہ اوسکو مارتے تھی اور کہتی تہی ای دشمن خدا کے قسم اللہ کی بہت چربی ہی تیری
پیٹ مین اوسکی مال کی **ف** تو یہ قول حویصہ کا اوس حالت مین تہا جب وہ ایمان نہ لائے تہی ورنہ ایسا کیون کہتی اس لیے کہ محیصہ
نی تو اوس یہودی کو بموجب ارشاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مار ڈالا تہا۔ شاید اسوجہ سی ملامت کرتے ہون گے کہ
محیصہ نے اوس یہودی کو فریب سے مارا ہوگا **عن** ابي هريرة انه قال بينا نحن في المسجد اذ خرج الينا رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال انطلقوا الى يهود فخرجنا معه حتى جئناهم فقام رسول الله صلى الله عليه وسلم
فناداهم فقال يا معشر يهود اسلموا تسلموا فقالوا قد بلغت يا ابا القاسم فقال لهم رسول الله صلى الله عليه
وسلم ذلك اريد ثم قالها الثالثة اعلموا انما الارض لله ورسوله واني اريد ان اجليكم من هذه
الارض فمن وجد منكم بماله شيئا فليبعه والا فاعلموا انما الارض لله ورسوله صلى الله عليه وسلم
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی ہم مسجد مین تہے ناگاہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا کہ یہود
کیطرف نکلو تو ہم حضرت کے ساتہ نکلے یہانتک کہ یہود کے مقام پر پہونچگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہوئے اور اونکو
بلایا اور فرمایا ای یہود کے گروہ مسلمان ہو جاؤ تا سلامت رہو یعنی دنیا اور آخرت کی بلاؤن سی تو اونہون نے کہا کہ یا ابا القاسم آپ
نی پیغام پہونچا دیا تو پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سی فرمایا یہی اونہون نے ایسا ہی جواب دیا بعد اوسکی آپنے کہا
یہی میرا مقصد تہا پہر تیسری بار مین کہا جانو کہ تحقیق زمین خدا کے لیئے ہی یعنی وہ اوسکا خالق اور مالک ہی اور اوسکی رسول کیواسطے ہی
یعنی نیابت اور خلافت اور مین تمہاری کو جلا وطن کرنے کا ارادہ کرتا ہون اس زمین سی یعنی جزیرہ عرب سے سو جو شخص کہ پاوے
تم مین سی اپنی مال سی کچہہ الفت یعنی جانا اوسکا دشوار ہو جیسی زمین وغیرہ تو اوسکو بیچ ڈالے اور نہین تو یہ سمجہہ لو کہ زمین اللہ کی اور
اوسکی رسول کی ہی **ف** یعنی ابہی سی ہو سکی تو بیچ ڈالو جیسی کہا لو پہر زمین متاع سب چہن جاویگی اور افسوس کچہہ کام نہ آویگا

باب في خبر النضير یہود بنی النضیر کا حال جو سنہ ۴ ہجری مین مدینہ سی نکالے گئی **عن** عبد الرحمن بن كعب بن مالك
عن رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ان كفار قريش كتبوا الى ابن ابي ومن كان يعبد معه

الاوثان من الاوس والخزرج ورسول الله صلى الله عليه وسلم يومئذ بالمدينة قبل وقعة بدر انكم اويتم صاحبنا وانا نقسم بالله لتقاتلنه او لتخرجنه او لنسيرن اليكم باجمعنا حتى نقتل مقاتلتكم ونستبيح نساءكم فلما بلغ ذلك عبد الله بن ابي ومن كان معه من عبدة الاوثان اجتمعوا لقتال النبي صلى الله عليه وسلم فلما لقيهم فقال لقد بلغ وعيد قريش منكم المبالغ ما كانت تكيدكم باكثر مما تريدون ان تكيدوا به انفسكم تريدون ان تقاتلوا ابناءكم واخوانكم فلما سمعوا ذلك من النبي صلى الله عليه وسلم تفرقوا فبلغ ذلك كفار قريش فكتبت كفار قريش بعد وقعة بدر الى اليهود انكم اهل الحلقة والحصون وانكم لتقاتلن صاحبنا او لنفعلن كذا وكذا ولا يحول بيننا وبين خدم نسائكم شيء وهي الخلاخيل فلما بلغ كتابهم النبي صلى الله عليه وسلم اجتمعت بنو النضير بالغدر فارسلوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم اخرج الينا في ثلاثين رجلا من اصحابك وليخرج منا ثلاثون حبرا حتى نلتقي بمكان المنصف فيسمعوا منك فان صدقوك وامنوا بك امنا بك فلما كان الغد غدا عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بالكتائب فحصرهم فقال لهم انكم والله لا تامنون عندي الا بعهد تعاهدوني عليه فابوا ان يعطوه عهدا فقاتلهم يومهم ذلك ثم غدا الغد على بني قريظة بالكتائب وترك بني النضير ودعاهم الى ان يعاهدوه فعاهدوه فانصرف عنهم وغدا على بني النضير بالكتائب فقاتلهم حتى نزلوا على الجلاء فجلت بنو النضير واحتملوا ما اقلت الابل من امتعتهم وابواب بيوتهم وخشبها فكان نخل بني النضير لرسول الله صلى الله عليه وسلم خاصة اعطاه الله اياها وخصه بها فقال وما افاء الله على رسوله منهم فما اوجفتم عليه من خيل ولا ركاب يقول بغير قتال فاعطى النبي صلى الله عليه وسلم اكثرها للمهاجرين وقسمها بينهم وقسم منها لرجلين من الانصار وكانا ذوي حاجة لم يقسم لاحد من الانصار غيرهما وبقي منها صدقة رسول الله صلى الله عليه وسلم التي في ايدي بني فاطمة رضي الله عنها

ترجمہ عبد الرحمن بن کعب (بن مالک) سے روایت ہے انہوں نے سنا ایک شخص سے جو صحابہ میں سے تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے کہ قریش کے کافروں نے عبد اسد بن ابی اور اوسکے ساتھیوں کو جو بت پرستی کرتی تھے اوس اور خزرج میں سے لکہا اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم اوس وقت مدینہ میں تھے بدر کی لڑائی سے پہلے کہ تم نے جگہہ دی ہمارے ساتھی کو (یعنی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو) اور ہم قسم کہاکر کہتے ہیں کہ تم اوس سے لڑو یا اوسکو نکال دو نہیں تو ہم سب ملکر تمہارے اوپر حملہ کرینگے اور جو لوگ تم میں سے لڑنیوالے ہیں اونکو قتل کرینگے اور تمہاری عورتوں کو اپنے تصرف میں لاوینگے جب یہہ خط عبد اسد بن ابی کو پہونچا اور اوسکے ساتھیوں کو جو بت پرستی کرتے تھے تو وے سب جمع ہوئے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے لڑنے کو جب رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کو اس کی خبر پہونچی آپنے اون سے جاکر ملاقات کی اور اون کو سمجہایا کہ قریش نے جو تم کو دہمکایا ہے وہ انتہا

ں دہلی ہی تمھاری نزدیک ما بالمکہ قریش تم کو اتنا ضرر نہین پہونچا سکتی جتنا تم خود اپنی تئین ضرر پہونچاتی ہو کیونکہ تم چاہتی ہو کہ
لڑو اپنی بیٹوں سے اور بھائیون سی **ف** یعنی قریش نے تو تم کو یہی دہمکی دی ہے کہ اگر تم محمد سے نہ لڑو گے تو ہم تم سے لڑین گے پس اگر تم
اونکا کہنا مان لو گے تو تمہارا زیادہ نقصان ہوگا اسوجہ سے کہ اپنے لوگون سے لڑنا ہوگا یعنی اپنے اون عزیزون سے جو تم مین سے
مسلمان ہوگئی ہین پھر تم بھی مارے جاؤ گے اور تمہارے ہاتھ سے تمہارے عزیزون کا بھی خون ہوگا اور جو تم قریش کا کہنا نہ مانو گے
تو صرف یہی نقصان ہوگا کہ وہ تم سے لڑین گر ہمین چندان نقصان نہین ہی خصوصًا جب ہم بھی قریش سی لڑنے کو تیار ہون
ت جب اون لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ تقریر سنی تو وے جدا جدا ہو گئی یعنی متفرق ہوگئی (اور جنگ کا
ارادہ فسخ کیا) پھر یہہ خبر قریش کے کافرون کو پہونچی انہون نے بعد جنگ بدر کے یہود کو لکھا کہ تم گھر بار والے اور قلعی والے ہو (یعنی
ساز و سامان ہتھیار اور قلعی رکھتے ہو) تو تم لڑو ہمارے ساتھی سی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سی) نہین تو ہم ایسا کرینگی ایسا کرینگے (
یعنی تم کو قتل کرینگے) اور تمہاری عورتون کی پازیبین ہم سے کوئی نہ بچا سکیگا (یعنی کوئی حائل نہ ہوگا) مطلب یہی کہ ہم
مردونکو تمھارے قتل کرین گے اور تمہاری عورتون کو اپنی تصرف مین لاوین گے) جب یہ کتاب بنی النضیر کے یہودیون کو پہونچی
انہون نے اتفاق کیا فریب کرنیکا ہی اور عہد توڑنے کے لیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہلا بھیجا کہ آپ اپنی صحابہ
مین سی تیس آدمی لیکر نکلی اور ہم مین سی بھی تیس عالم نکلکر آپ سے ملاقات کرین گے ایک درمیانی مقام مین (یعنی دونو کے لوگ جدا
جدا دور پر رہین گے) وہ عالم ہماری آپ کی گفتگو سنینگی اگر آپ کی تصدیق کرین اور آپ پر ایمان لائین تو ہم بھی سب
آپ پر ایمان لاوین گے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ خبر صحابہ سی بیان کی جب دوسرا دن ہوا تو آپ لشکر لیکر
اونکے پاس گئے اور اون سے کہا قسم خدا کی مجھے تمپر اطمینان نہ ہوگا جبتک تم مجھسے عہد نہ کرو اونہون نے انکار کیا عہد
کرنیسے (کیونکہ اون کی نیت مین دغا تھی) آپ اون سے لڑے دن بھر پھر دوسرے دن بنی قریظہ کی یہودیون پر گئی لشکر لیکر
اور بنی نضیر کو چھوڑ دیا اون سے کہا تم عہد کرو انہون نے عہد کر لیا کہ ہم آپ سی نہ لڑینگے نہ آپ کے دشمن کی مدد کرین گے)
پھر آپ دوسری روز بنی نضیر پر گئی فوجین لیکر اور لڑے اون سے یہانتک کہ وہ راضی ہوئی جلا وطن ہونے پر پھر وہ لوگ جلا
وطن ہوئے اور جو کچھ اون کے اونٹون سے اوٹھہ سکا اپنا اسباب اور کاٹ کواڑ توڑ توڑ کر لیگئی اور اونکی درخت کھجور ن
کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی اللہ نے آپ کو عنایت کی خاص آپ ہی کو فرمایا اللہ تعالی نے وما افاء اللہ علی
رسوله منهم فما اوجفتم علیه من خیل ولا رکاب یعنی جو کچھ عنایت کیا اللہ نے اپنے رسول کو کافرون کے مال میں
سی تو نہین دوڑائے تم نے اون پر گھوڑے نہ اونٹ مطلب یہی کہ بغیر لڑائی کے حاصل ہوا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون
مین سے اکثر حصہ مہاجرین کو دیا اور اون مین تقسیم کر دیا اور دو انصاریون کو بھی دیا جو حاجتمند تھی اور انصار کو نہین دیا
اور جسقدر باقی رہا وہ صدقہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو بنی فاطمہ کے ہاتھ مین رہا **ف** یہود کو درخت خرما کہ متصل اون
کی گڑھی کے تھے بہت محبوب تھے مثل اولاد کے یا یہی خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالی جاوین تو اونکے روح پر صدمہ ہوگا آپ نے

حکم درختون کے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت اوسکے شروع کیے بعضون نے عمدہ قسم کے درخت کاٹ بہ این نیت کہ اونکے
کٹنے سے کافرونکو رنج زیادہ ہوگا بعضے صحابہ نے برے قسم کے کاٹے بہ این نیت کہ اونکو یقین کامل اسبات کا تہا کہ اہل اسلام
کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے اہل اسلام کے قبضے مین آوینگے عمدہ قسم مسلمانون کے لیے بچ رہے اللہ تعالی کو دونون
فعل بمقتضای حسن نیت پسند ہوے اور دونون کو خدا تعالی نے اپنا حکم فرمایا ما قطعتم من لینة او ترکتموها قائمة
علی اصولها فباذن الله ولیخزی الفاسقین یعنی جو کاٹے تم نے ایک قسم درخت خرما کے یا چہوڑی قائم اپنی جڑ پر
سو بحکم خدا ہے اور اس لیے کہ رسوا کرے نافرمانونکو اور صحیح بخاری مین ہے کہ آپنے درختون کے جلانے کا بھی حکم دیا تہا چنانچہ
کچھ درخت وہان جلائی بھی گئی ہی باب مین حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہے ؎ وهان علی سراة بنی لوی +
حریق بالبویرة مستطیر + یعنی آسان ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگا دینا بویرہ مین کہ شرارے اوسکی اڑتے تھے بویرہ
اوس جگہہ کا نام ہے جہان درخت خرما بنی نضیر کے تہے اور لوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین سے ایک شخص ہین
اللہ جل جلالہ نے سورہ حشر مین بنی نضیر کے نکالے جانیکا بیان فرمایا هو الذی اخرج الذین کفروا من اهل الکتاب
وہی ہے جس نے نکالا اون کو جو کافر ہین اہل کتاب مین سے اون کے گہرون مین سے پہلے ہی بار کے لشکر جمع کرتے ہی تمہین گمان نہ
تہا کہ وہ نکل جاوینگے اور اونکا یہ گمان تہا کہ اونکے قلعے اون کو اللہ سے بچا لیوینگے سو آیا اون پر عذاب اللہ کا اوس جگہہ سے
جہان اونکو خیال نہ تہا اور ڈالا اونکے دلون مین رعب اوجاڑتے تہے اپنے گہرون کو اپنے ہاتہون سے اور مسلمانون کے ہاتہون
سے سو عبرت لو ای عبرت لینے والو (یعنی غور کرو اور فکر کرو کہ خدا کی نافرمانی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کا انجام یہی ہے) عن
ابن عمر ان یهود النضیر وقریظة حاربوا رسول الله صلی الله علیه وسلم فاجلی رسول الله صلی الله علیه
وسلم بنی النضیر واقر قریظة ومن علیهم حتی حاربت قریظة بعد ذلك فقتل رجالهم وقسم نساءهم
واولادهم واموالهم بین المسلمین الا بعضهم لحقوا برسول الله صلی الله علیه وسلم فامنهم واسلموا
واجلی رسول الله صلی الله علیه وسلم یهود المدینة کلهم بنی قینقاع وهم قوم عبد الله بن سلام ویهود
بنی حارثة وکل یهودی کان بالمدینة ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے کہ بنی نضیر اور بنی قریظہ کے یہودیون نے
جنگ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے نکال باہر کیا بنی نضیر کو اور قائم رکہا بنی قریظہ کو اس لیے کہ انہون نے
عہد کر لیا جب جنگ خندق ہوئی تو بنی قریظہ نے بدعہدی کی اور در پردہ کفار قریش کی اعانت کو تیار ہو بیٹھے اور آپسے
بہی ہونا چاہا) آپنے اون پر احسان کیا یہانتک کہ پھر بنی قریظہ لڑے آپنے اون کے مردون کو قتل کیا اور اونکی عورتون
اور بچون کو اور مالون کو مسلمانون مین تقسیم کیا مگر بعضون کو جو آپسے آکر مل گئے آپنے اونکو امان دی وے مسلمان ہو گئے
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینے سے کل یہودیون کو نکال دیا بنی قینقاع کو جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھی اور بنی حارثہ
کو اور جو یہودی مدینے مین تہا کوئی نہ رہنے پایا مدینے مین سب مسلمان ہی مسلمان ہو گئے اور اسلام کو غلبہ ہوا۔ یہ آیتیں

صبر کے بدلے اسد جل جلالہ نے اپنا فضل کیا کہ یہودیونکا نام خیبر بلکہ جزیرہ عرب سے مٹ گیا اور اونکی اولاد لونڈی غلام ہوگئی **باب**

فی حکم ارض خیبر خیبر کی زمین کا بیان یعنی اوسکا حکم **عن** ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ وسلم قاتل اھل

خیبر فغلب علی النخل والارض والجاھم الی قصرھم فصالحوہ علی ان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الصفراء

والبیضاء والحلقة ولھم ما حملت رکابھم علی ان لا یکتموا ولا یغیبوا شیئا فان فعلوا فلا ذمة

لھم ولا عھد فغیبوا مسکا لحیی بن اخطب وقد کان قتل قبل خیبر کان احتمله معه یوم بنی النضیر حین

اجلیت النضیر فیه حلیھم قال فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم لسعیة این مسک حیی بن اخطب قال

اذھبته الحروب والنفقات فوجدوا المسک فقتل ابن ابی الحقیق وسبی نساءھم وذراریھم واراد

ان یجلیھم فقالوا یا محمد دعنا نعمل فی ھذہ الارض ولنا الشطر ما بدالک ولکم الشطر وکان رسول اللہ صلی

اللہ علیه وسلم یعطی کل امراة من نسائه ثمانین وسقا من تمر وعشرین وسقا من شعیر **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے

روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے لڑائی کی خیبر والون سے تو غالب ہوگئے اون کی زمین اور درختون پر اور محصور کر دیا اون کو

اون کے مکان مین پھر اونہون نے آپ سے صلح کی اس شرط پر کہ چاندی اور سونا اور ہتھیار جو کچھ ہے وہ رسول اسد

صلی اسد علیہ وسلم کو ملین اور باقی جسقدر اسباب اونکے اونٹ اوٹھا سکین وہ لیجاوین مگر اس شرط پر کہ کوئی چیز نہ چھپاوین

نہ غائب کرین اگر ایسا کرینگے تو جو مسلمانون نے اونکا ذمہ لیا ہے وہ ٹوٹ جاویگا اور عہد نہ رہیگا پھر انہون نے

غائب کر دی ایک تھیلی چمڑی کی جو حیی بن خطب پاس تھی اور وہ قتل کیا گیا تھا خیبر سے پہلے وہ اوس مین بنی نضیر کے

زیور بھر کر اوٹھا لایا تھا جب بنی نضیر نکالے گئے تھے راوی نے کہا آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا سعیہ سے جو ایک

یہودی تھا کہان ہے تھیلی حیی بن خطب کی وہ بولا جنگون مین تباہ ہوگئی اور مصارف مین خرچ ہوگئی پھر صحابہ نے

اوس تھیلی کو پایا تب آپ نے قتل کیا ابن ابی الحقیق کو۔ اونھی یہودیون مین سے اور اون کی عورتون کو قید کیا اور اولاد

کو غلام بنایا اور قصد کیا اونکے جلاوطن کرنے کا وہ بولے اے محمد ہم کو یہین رہنے دو ہم محنت کرینگے زمین مین اور جو پیدا

ہو اوسکا آدھا تم کو دینگے اور آدھا ہم لینگے تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم خیبر کی آمدنی مین سے ہر عورت کو اپنی بی بیون

مین سے ۸۰ وسق کھجور کے دیتے اور بیس وسق جو کے دیتے (سال بھر مین خرچ کیواسطے) **عن** عبد اللہ بن عمران عمر

قال ایھا الناس ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کان عامل یھود خیبر علی انا نخرجھم اذا

شئنا فمن کان له مال فلیلحق به فانی مخرج یھود فاخرجھم **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے حضرت

عمر نے کہا اے لوگو تحقیق رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے معاملہ کیا تھا خیبر کے یہودیون سے اس بات پر کہ جب چاہین ہم انکو

نکال دین تو جس شخص کا مال یہودیون کے پاس ہو وہ اپنی مال کو لے لے کیونکہ مین نکالنے والا ہون یہود کو پھر نکالدیا اونکو **ف**

یہودیون نے حضرت عمر سے کہا آپ ہم کو نکالتے ہین حالانکہ تمہارے پیغمبر نے ہم کو یہان رکھا تھا حضرت عمر نے جواب دیا کہ پیغمبر نے

فرمایا جزیرہ عرب مین دو دین نہ رہین اسواسطی مین تم کو نکالتا ہون **عن** عبد اللہ بن عمر قال لما افتتحت خیبر
سالت یہود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقرھم علی ان یعملوا علی النصف مما خرج منہا فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقرکم فیہا علی ذلک ما شئنا فکانوا علی ذلک وکان التمر یقسم علی السھمان من
نصف خیبر ویاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الخمس وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اطعم کل امراۃ من ازواجہ من الخمس مائۃ وسق تمرا وعشرین وسقا شعیرا فلما اراد عمر اخراج الیہود
ارسل الی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھن من احب منکن ان اقسم لہا نخلا بخرصہا
مائۃ وسق یکون لہا اصلہا وارضہا ومائہا ومن الزرع مزرعۃ خرص عشرین وسقا
فعلنا ومن احب ان نعزل الذی لہا فی الخمس کما ھو فعلنا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے جب خیبر
فتح ہوا تو یہودیون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ آپ ہم کو رہنے دین اس شرط پر کہ ہم محنت کرین گے
اور جو پیدا وار ہو اوسکا آدہا ہم لین گے اور آدہا آپکو دین گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا مین تم کو رکہونگا
اس طور پر جبتک ہم چاہین پہر وہ اسی شرط پر رہے تو خیبر کی کہجور کے حصے ہوتی اوس مین سے پانچوان حصہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہر عورت کو اپنی اوس خمس مین سے ایکسو وسق کہجور کے دیتے اور بیس وسق جو کے
دیتے جب حضرت عمر نے یہود کو نکالنا چاہا تو آپ کی بی بیون سے کہلا بہیجا تم مین سے جسکا جی چاہے مین اوسکو اوتنی درخت
دیدون جن مین سے سو وسق کہجور نکلین مع جڑ اور زمین اور پانی کے اسیطرح کہیتی مین سے اوسقدر زمین جس مین
بیس وسق جو پیدا ہون اور جو چاہے تو مین خمس مین سے اوسکا حصہ نکالا کرون **عن** انس ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم غزا خیبر فاصبناہا عنوۃ فجمع السبی ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جہاد کیا خیبر پر پہر ہم نے اوسکو حاصل کیا زور کر تو اکٹہا کیے گئے قیدی تاکہ مسلمانون مین تقسیم کیا جاوے ہر ایک
اون مین سے کیونکہ وہ حق تہی مسلمانون کے **عن** سھل ابن ابی حثمۃ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم خیبر نصفین نصفا لنوائبہ وحاجتہ ونصفا بین المسلمین قسمہا بینہم علی ثمانیۃ عشر سہما
ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا تہا خیبر کو دو حصے پر ایک حصہ تو اپنے کامون
اور ضرورتون کیواسطے اور دوسرا حصہ مسلمانون کیواسطے تقسیم کیا تہا اوس حصے کو اٹہارہ حصے پر کیونکہ لشکر کے لوگ ایک
ہزار پانسو تہے اون مین تین سو سوار تہے سوارون کو دوہرا حصہ ملتا تہا اور پیادون کو اکہرا حصہ سب اٹہارہ سو حصے ہوئے
عن بشیر بن یسار انہ سمع نفرا من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا فذکر ھذا الحدیث قال فکان
النصف سہام المسلمین وسہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعزل النصف للمسلمین لما ینوبہ من
الامور والنوائب ترجمہ بشیر بن یسار سے روایت ہے اوس نے سنا چند صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

اونہون نے نقل کیا اسی حدیث کو کہا کہ نصف آمدنی مین سب مسلمانون کے حصے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بھی حصہ تہا اور جو نصف باقی رہتا وہ مسلمانون کے اون کامون کے لیے رکہا جاتا جو اون کو پیش آتے (یعنی حوادث اور ضرورت کیواسطے جیسے مصارف جنگ وغیرہ) **عن** بشیر بن یسار مولی الانصار عن رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما ظہر علی خیبر قسمہا علی ستۃ وثلاثین سہما جمع کل سہم مائۃ سہم فکان لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وللمسلمین النصف من ذلک وعزل النصف الباقی لمن نزل بہ من الوفود والامور ونوائب الناس **ترجمہ** بشیر بن یسار سے جو انصار کا مولی (غلام آزاد) ہے اوس نے سنا چند صحابہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غالب ہوئے خیبر پر تو تقسیم کیا اوسکو چھتیس حصون پر ایک حصے مین سو حصے تہے تو اوس مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور سب مسلمانون کے نصف ملا اور وہ جو نصف بچا تو رکہا گیا اون لوگون کے خرچ کیواسطے جو آپ پاس آیا کرتے اپنی قومون کیطرف سے یعنی وفود کے لیے اور اور ضروری کامون اور ضروری حاجتون کیواسطے **عن** بشیر بن یسار قال لما افاء اللہ علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر قسمہا علی ستۃ وثلاثین سہما جمع کل سہم مائۃ سہم فعزل نصفہا لنوائبہ وما ینزل بہ الوطیحۃ والکتیبۃ وما احیز معہما وعزل النصف الاخر فقسمہ بین المسلمین الشق والنطاۃ وما احیز معہما **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے جب اللہ تعالی نے اپنے رسول کو خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکو چھتیس حصون پر تقسیم کیا ہر حصے مین سو حصے تھے پھر آدہے حصے ان مین سے (یعنی اٹھارہ حصے) اپنی ضروری حادثون اور کامون کیواسطے رکہے انہی حصون مین تہا وطیحہ اور کتیبہ اور جو اونکے متعلق تہا (وطیحہ اور کتیبہ خیبر کے گانون ہین) اور آدہے باقی کو تقسیم کیا مسلمانون مین اون مین شق تہا اور نطاۃ (جو گانون کے نام ہین) اور جو ان کے متعلق تہا **ف** مطلب یہ ہے کہ نصف زمین کی آمدنی اخراجات کیواسطے بیت المال مین رکھی اور نصف مسلمانون کو تقسیم کر دی **عن** بشیر بن یسار ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما افاء اللہ علیہ خیبر قسمہا ستۃ وثلاثین سہما جمع فعزل للمسلمین الشطر ثمانیۃ عشر سہما یجمع کل سہم مائۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم معہم لہ سہم کسہم احدہم وعزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سہما وہو الشطر لنوائبہ وما ینزل بہ من امر المسلمین فکان ذلک الوطیح والکتیبۃ والسلالم وتوابعہا فلما صارت الاموال بید النبی صلی اللہ علیہ وسلم والمسلمین لم یکن لہم عمال یکفونہم عملہا فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الیہود فعاملہم **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب اللہ نے خیبر عطا فرمایا آپ نے اوسکے چھتیس حصے کیے بڑے بڑے حصے (کہ ہر ایک حصہ سو حصون کو شامل تہا) پھر مسلمانو کے واسطے اون مین سے آدہا جدا کیا یعنی اٹھارہ حصے نکالے ہر ایک حصے مین سو آدمی تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل اور صحابہ کے تھے یعنی آپ کو بھی ایک ہی حصہ ملا جیسے اورون کو ایک ایک حصہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھارہ حصے یعنی نصف

(ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

جدا کیے اپنی ضروری حاجتون کے واسطے (یعنی مصارف اتفاقی کیواسطے جو پڑ جاوین جیسے ضیافت وغیرہ) اور جو حاجتین مسلمانوں کے پیش آوین آپ پر اونکے لیے اس نصف مین (وطیح اور کتیبہ اور سلالم) اور اون کے متعلقات تھے (یہ خیبر کے دیہات کا نام ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبضہ مین یہ مال آئے اور مسلمانون کو کام کرنیوالے ملے جو اون کیطرف سے محنت کرین آپنے یہودیون کو قائم رکھا محنت مشقت پر اور بٹائی کر لی اون سے عن مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید الانصاری قال سمعت ابی یعقوب بن مجمع یذکر عن عمہ عبد الرحمن بن یزید الانصاری عن عمہ مجمع بن جاریۃ الانصاری وکان احد القراء الذین قرؤا القرآن قال قسمت خیبر علی اهل الحدیبیۃ فقسمها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ثمانیۃ عشر سهما وکان الجیش الفا وخمسمائۃ فیهم ثلثمائۃ فارس فاعطی الفارس سهمین واعطی الراجل سهما ترجمہ مجمع بن یعقوب بن مجمع بن یزید انصاری سے روایت ہے انہون نے کہا سنا مین نے اپنے باپ یعقوب بن مجمع سے وہ نقل کرتے تھے اپنے چچا عبد الرحمن بن یزید انصاری سے وہ اپنے چچا مجمع بن جاریہ انصاری سے جو منجملہ قرآن کے قاریون کے ایک قاری تھے کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا خیبر کو اون لوگون پر جو صلح حدیبیہ مین شریک تھے (کیونکہ یہی لوگ تھے انکے خیبر کی جنگ مین گئے تھے) اٹھارہ حصون پر اور سب لشکر کی تعداد ایکہزار پانسو تھی اون مین تین سو سوار تھے (اور بارہ سو پیادے) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سوار کو دو حصے دیے (تو سب چھہ سو حصے ہوئے سوارون کے) اور پیادے کو ایک حصہ دیا (اون کے بارہ سو حصے ہوئے سب ملکر اٹھارہ سو حصے ہوئے) عن الزهری وعبد اللہ بن ابی بکر وبعض ولد محمد بن مسلمۃ قالوا بقیت بقیۃ من اهل خیبر تحصنوا فسالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یحقن دماءهم ویسیرهم ففعل فسمع بذلک اهل فدک فنزلوا علی مثل ذلک فکانت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ لانہ لم یوجف علیها بخیل ولا رکاب ترجمہ ابن شہاب زہری سے اور عبد اللہ بن ابی بکر اور محمد بن مسلمہ کے بعض لڑکون سے روایت ہے ان سب نے کہا کہ جب خیبر فتح ہوگیا تو کچھ لوگ خیبر کے باقی رہ گئے اور وہ ایک قلعے مین بند ہوئے انہون نے درخواست کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمارے جانون کو امن دے اور ہم کو روانہ کر دیجیے (یعنے ہم یہان سے چلے جاوین گے) آپنے قبول کیا یہ خبر فدک والون کو پہنچی وہ بھی ایک قلعہ تھا خیبر کے متعلقات مین سے) وہان کے لوگ بھی اسی شرط پر نکل کھڑے ہوئے پھر یہ فدک خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گنا جاتا اسوجہ سے کہ اوس پر گھوڑے اور اونٹ نہین دوڑائے گئے (یعنے نہ جنگ کے حاصل ہوا اگر جنگ سے حاصل ہوتا تو سب مسلمانون کا حق اوسمین ہوتا) عن الزهری ان سعید بن المسیب اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افتتح بعض خیبر عنوۃ قال ابو داود قری علی الحرث بن مسکین وانا شاهد اخبرکم ابن وهب قال حدثنی مالک عن ابن شهاب ان خیبر کان بعضها عنوۃ وبعضها صلحا

والكتيبة اكثرها عنوة وفيها صلح قلت لمالك وما الكتيبة قال ارض خيبر وهي اربعون الف

عذق **ترجمہ** زہری سے روایت ہے سعید بن المسیب نے اونکو خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ خیبر فتح کیا زور سے

اور کچھ فتح کیا صلح سے (مگر اکثر زور سے فتح کیا) اور کتیبہ (جو ایک قریہ ہے خیبر کا) فتح ہوا زور سے اکثر اوس کا اور کچھ

اوسمین صلح سے بھی فتح ہوا۔ ابن وہب نے کہا مین نے مالک سے پوچھا کتیبہ کیا ہے اونہون نے کہا خیبر کی زمین میں

ایک زمین ہے جس مین چالیس ہزار کھجور کے درخت تھے **ف** خیبر مین اکثر اشجار کھجور ہی کے تھے اور زمین آبی تھی

بھی تھی اور کچھ زراعت بھی ہوتی تھی۔ چنانچہ اب تک مدینہ منورہ مین خیبر کی کھجورین آتی رہتی ہین۔ اور بعضی قسم

اون مین سے بہت عمدہ ہوتی ہین جیسے شلبی وغیرہ **عن** ابن شہاب قال بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم افتتح خیبر عنوة بعد القتال ونزل من نزل من اهلها على الجلاء بعد القتال **ترجمہ** ابن شہاب سے

روایت ہے مجھ کو پہونچا یہ امر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح کیا خیبر کو زور سے لڑائی کر کے اور وہان کے لوگ جو قلعے

سے اوترے تھے تو وطن سے نکلجانے کی شرط پر اوترے تھے **ف** پھر اونہون نے منت کی اور کہا ہم کو یہان رہنے دو

ہم زراعت کرینگے اور نصف پیداوار تم کو دین گے **عن** ابن شہاب قال خمس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

خیبر ثم قسم سائرها على من شهدها ومن غاب عنها من اهل الحديبية **ترجمہ** ابن شہاب سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچوان حصہ نکال لیا خیبر کے مال مین سے (جو غنیمت مین آیا) اور جو بچا اوسکو تقسیم

کیا اون لوگون پر جو حاضر تھے جنگ مین اور جو حاضر نہ تھے جنگ مین مگر صلح حدیبیہ کیوقت موجود تھے (جو جنگ خیبر سے

ایکسال پہلے ہوئی) **عن** عمر قال لولا آخر المسلمين ما فتحت قرية الا قسمتها كما قسم رسول الله صلى

الله عليه وسلم خيبر **ترجمہ** حضرت عمر رض سے روایت ہے اگر مجھے خیال نہ ہوتا اون مسلمانون کا جو ہمارے بعد پیدا ہونگے

یعنی اونکی محتاجی کا تو مین جو گانو یا شہر فتح ہوتا اوسکو اوسی طرح تقسیم کر دیتا جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو

تقسیم کیا **باب** ما جاء في خبر مكة مکے کی فتح کا بیان (جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا) **عن** ابن عباس ان

رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الفتح جاءه العباس بن عبد المطلب بابي سفيان بن حرب فاسلم بمر الظهران

فقال له العباس يا رسول الله ان ابا سفيان رجل يحب هذا الفخر فلو جعلت له شيئا قال نعم

من دخل دار ابي سفيان فهو امن ومن اغلق بابه فهو امن **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ ابو سفیان بن حرب کو لیکر آئے وہ مسلمان ہوئے مر الظہران مین

(ایک مقام ہے قریب مکے کے) اوس وقت حضرت عباس نے عرض کیا یا رسول اللہ ابو سفیان ایسا شخص ہے جو نمود اور بڑائی

کو دوست رکھتا ہے آپ کچھ اوسکے لیے ایسی بات ارشاد فرما دین جسمین اوسکو فخر ہو جاوے تو مناسب ہے آپ نے فرمایا جو شخص

ابو سفیان کے گھر مین چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو شخص اپنا دروازہ بند کر لیوے اوسکو امن ہے **ف** یعنی ہم اوسکو نہ مارینگے

عن ابن عباس قال لما نزل رسول الله صلی الله علیہ وسلم مر الظہران قال العباس قلت والله لئن دخل
رسول الله صلی الله علیہ وسلم مکۃ عنوۃ قبل ان یاتوہ فیستامنوہ انہ لھلاک قریش فجلست علی
بغلۃ رسول الله صلی الله علیہ وسلم فقلت لعلی اجد ذا حاجۃ یاتی اھل مکۃ فیخبرھم بمکان رسول
الله صلی الله علیہ وسلم لیخرجوا الیہ فیستامنوہ فانی لاسیر سمعت کلام ابی سفیان وبدیل بن
ورقاء فقلت یا ابا حنظلۃ فعرف صوتی فقال ابو الفضل قلت نعم قال مالک فداک ابی وامی
قلت ھذا رسول الله صلی الله علیہ وسلم والناس قال فما الحیلۃ قال فرکب خلفی ورجع صاحبہ
فلما اصبح غدوت بہ علی رسول الله صلی الله علیہ وسلم فاسلم قلت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل
یحب ھذا الفخر فاجعل لہ شیئا قال نعم من دخل دار ابی سفیان فھو امن ومن اغلق علیہ دارہ فھو امن
ومن دخل المسجد فھو امن قال فتفرق الناس الی دورھم والی المسجد **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت
ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر پہنچے جو کہ فتح کیلئے لائے تھے مر الظہران میں اوترے تو عباس
نے اپنے دل میں خیال کیا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمع لشکر کے موجود مکہ میں داخل ہو جاوینگے اور قریش پہلے سے
اگر حاضر ہوکے اونہوں نے امان نہ لی تو وہ سب تباہ ہو جاوینگے پھر عباس نے کہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خچر پر سوار ہو کر نکلا اس خیال سے کہ شاید کوئی شخص کسی کام کے لیے نکلا ہوا ور مکے میں جاتا ہو وہ مجھے ملجاوے تو اہل مکہ
سے آپکے خبر کر دیوے (کہ آپ مع لشکر جرار تمہارے سر پر آن پہونچے ہیں) تاکہ وہ لوگ باہر نکلیں اور حضور اقدس میں
حاضر ہو کر امان لیویں میں اسی خیال میں جا رہا تھا کہ میں نے ابوسفیان اور بدیل بن ورقا کی آواز سنی میں نے پکار کر کہا
اے ابا حنظلہ (کنیت ہے ابوسفیان کی) اوس نے میری آواز پہچان لی اور بولا ابو الفضل (یہ کنیت ہے حضرت عباس
کی) میں نے کہا ہاں بولا تم کو کیا ہوا فدا ہوں تم پر ماں باپ میرے میں نے کہا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور آپ
کے ساتھ کے لوگ ہیں ابوسفیان نے کہا پھر کیا تدبیر کروں حضرت عباس نے اوسے اپنے پیچھے سوار کر لیا اور اوسکا ساتھی بدیل
بن ورقاء لوٹ گیا جب صبح ہوئی تو عباس کہتے ہیں میں ابوسفیان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا وہ مسلمان
ہو گیا **ف** حضرت عمر نے ابوسفیان کو دیکھکر اوسکے قتل کا ارادہ کیا مگر حضرت عباس نے کہا میں نے اوسکو امان دی
ہے اور دونوں جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے آپ نے حضرت عباس سے فرمایا تم رات کو ابوسفیان
کو اپنے ڈیرے میں رکھو صبح کو لیکر آؤ جب صبح کو لیکر آئے تو ابوسفیان کو آپ نے نصیحت کی مسلمان ہونے کے لیے اوس
نے تامل کیا عباس نے عمر سے ڈرایا کہ اگر مسلمان نہ ہوگا تو وہ تیرا سر کاٹ لینگے یہ سنکر ابوسفیان مسلمان ہو گیا **ف**
حضرت عباس نے کہا یا رسول اللہ ابوسفیان فخر اور نمود چاہتا ہے تو کوئی بات فخر کی اوسکے لیے کر دیجیے آپ نے فرمایا ہاں جو
ابوسفیان کے گھر میں چلا جاوے اوسکو امن ہے اور جو دروازہ بند کر لیوے اوسکو امن ہے اور جو مسجد الحرام میں چلا جاوے اوسکو امن ہے

یہ سنکر لوگ اپنے اپنے گہرون مین چھپ رہے اور مسجد مین **عن** وهب قال سالت جابرا هل غنموا یوم الفتح
شیئا قال لا **ترجمہ** وہب سے روایت ہے مین نے جابر رض سے پوچھا کیا کچھ غنیمت ملے مسلمانون کو جسدن مکہ فتح ہوا اونہون نے
کہا نہین کچھ نہین ملی **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم لما دخل مکة سرح الزبیر بن العوام و
اباعبیدة بن الجراح وخالد بن الولید علی الخیل وقال یا اباهریرة اهتف بالانصار قال اسلکوا
هذا الطریق فلا یشرفن لکم احد الا انمتموه فنادی مناد لا قریش بعد الیوم فقال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من دخل دارا فهو امن ومن القی السلاح فهو امن وعمد صنادید قریش
فدخلوا الکعبة فغص بهم وطاف النبی صلی الله علیه وسلم وصلی خلف المقام ثم اخذ بجنبتی
الباب فخرجوا فبایعوا النبی صلی الله علیه وسلم علی الاسلام **ترجمہ** ابوہریرہ رض سے روایت ہے جب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے تو آپ نے زبیر بن عوام اور ابوعبیدہ بن الجراح اور خالد بن الولید رضی اللہ عنہم
کو چھوڑ دیا گھوڑون پر اور فرمایا ابوہریرہ سے تم پکار دو انصار کو اس راہ مین سے جاوین اور جو سامنے سے آوے اوسکو قتل کرین
اتنے مین ایک منادی نے آواز دی آجکے دن سے قریش نہین رہے (یعنی جو اکثر اون کے قتل کر دیے جاوینگے اور اونکی شوکت اور
صولت مٹ جاویگی مراد قریش سے کفار قریش مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے گہر مین بیٹھا رہے اوسکو
امن ہے اور جو ہتہیار رکھدے اوسکو امن ہے اور قریش کے سردار کعبے کے اندر چلے گئے کعبہ اون سے بہر گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے طواف کیا خانہ کعبہ کا اور نماز پڑہی مقام ابراہیم کے پیچھے پہر دروازہ کعبہ کے دونو کہونٹ پکڑے اوسوقت وہ لوگ جو اندر
تھے باہر نکلے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اسلام پر **باب** ماجاء فی خبر الطائف طائف کی فتح
کا بیان **عن** وهب قال سالت جابرا عن شان ثقیف اذ بایعت قال اشترطت علی النبی صلی الله علیه
وسلم ان لا صدقة علیها ولا جهاد وانه سمع النبی صلی الله علیه وسلم بعد ذلک یقول سیتصدقون
ویجاهدون اذا اسلموا **ترجمہ** وہب سے روایت ہے مین نے پوچھا جابر رض سے جب ثقیف نے بیعت کی تو کیا شرط کی تہی
انہون نے کہا یہ شرط کی تہی کہ نہ ہم زکوۃ دینگے نہ جہاد کرینگے بعد اوسکے جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تہے قریب ہے کہ وہ زکوۃ دینگے اور جہاد کرینگے جب مسلمان ہو جاوینگے **ف** جب پہلے پہل ثقیف کے کچھ لوگ آپ کی خدمت
مین حاضر ہوئے اسلام کو سیکہنے تو انہون نے یہ شرط کر لی کہ زکوۃ اور جہاد ہم کو معاف ہو آپ نے قبول کیا اس خیال سے کہ زکوۃ
بالفعل واجب نہین ہے جبتک مال بقدر نصاب نہ ہو اور سال نہ گزر جاوے اسی طرح جہاد کے لیے نکلنا سب پر فرض عین نہین ہے
چونکہ یہ نئے مسلمان ہوے ہین تو ان پر آسانی کرنا چاہیے پہر جب اسلام انکا پورا ہو جاویگا تو آپ سے آپ سب ارکان ادا کرینگے **عن**
عثمان بن ابی العاص ان وفد ثقیف لما قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم انزلهم المسجد لیکون ارق
لقلوبهم فاشترطوا علیه ان لا یحشروا ولا یعشروا ولا یجبوا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان لکم ان

لا تحشروا ولا تعشروا ولا خير في دين ليس فيه ركوع **ترجمہ** عثمان بن ابی العاص سے روایت ہی کہ وفد ثقیف
(ایک قوم تھی طائف مین) جب آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو آپنے اونکو اوتارا مسجد مین تاکہ اون کے دل نرم ہون
اُنھون نے آپ سے شرط کی کہ ہم جہاد کے لیے نہ نکالے جاوین اور ہم سے زکوۃ نہ لیجاوے (یا زکوۃ کے لیے ہم لوگون کے پاس عامل تک
نہ لائے جاوین) اور ہم سے عشر نہ لیا جاوے) اور ہم کو نماز نہ پڑھنا پڑے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیر یہ تو ہو سکتا ہے
کہ تم جہاد کے لیے نہ نکالے جاؤ (کیونکہ اور لوگ جہاد کیواسطے موجود ہین) اور یہ بھی ہو سکتا ہی کہ تم سے زکوۃ نہ لیجاوے (بالفعل کیونکہ
ابھی ایکسال نہین گزرا) لیکن وہ دین اچھا نہین ہے جسمین رکوع نہ ہو (یعنی نماز نہ ہو) **باب** في حكم أرض اليمن
یمن والونکا اور یمن کے زمین کا بیان **عن** عامر بن شهر قال خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت لي همدان
هل انت آت هذا الرجل ومرتاد لنا فان رضيت لنا شيئا قبلناه وان كرهت شيئا كرهناه قلت
نعم فجئت حتى قدمت على رسول الله صلى الله عليه وسلم فرضيت امره واسلم قومي وكتب رسول الله صلى
الله عليه وسلم هذا الكتاب الى عمير ذي مران قال وبعث مالك بن مرارة الرهاوي الى اليمن جميعا فاسلم
عك ذو خيوان قال فقيل لعك انطلق الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فخذ منه الامان على قريتك ومالك
فقدم وكتب له رسول الله صلى الله عليه وسلم بسم الله الرحمن الرحيم من **محمد** رسول الله لعك
ذي خيوان ان كان صادقا في ارضه وماله ورقيقه فله الامان وذمة الله وذمة محمد رسول الله
وكتب خالد بن سعيد بن العاص **ترجمہ** عامر بن شہر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے تو مجھسے ہمدان
(ایک قبیلہ کا نام ہی) کے لوگون نے کہا کیا تم سے یہ ہو سکتا ہے کہ اس شخص کے پاس جاؤ (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس)
اور ہماری طرف سے گفتگو کرو اگر تم کسی بات پر راضی ہو جاؤگے ہم اوسکو قبول کرینگے اور جس بات کو تم برا جانوگے ہم بھی اوس کو
برا جانینگے مین نے کہا ہان مین جاونگا پھر مین چلا یہانتک کہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور پسند کیا مین نے حکم آپ کا اور
مسلمان ہوگئی میری قوم کے لوگ راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن مرارہ رہاوی کو تمام یمن والون پاس بھیجا
(اسلام کا پیام پہونچانے کو) تو ایک شخص تھا عک ذو خیوان اوسکا نام تہا وہ مسلمان ہوگیا لوگون نے اوس سے کہا جا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے امان لیکر آ اپنی بستی کیواسطے (تاکہ آیندہ پھر کوئی تجھپر اور تیری بستی والون پر زیادتی نہ کرے)
اور اپنی مال کیواسطے وہ شخص (یعنی عک ذو خیوان) آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپنے اوسکے لیے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین عک ذی خیوان کو لکھا جاتا ہے اگر وہ سچا ہی تو اوسکو امان ہی اوسکی زمین
مین اور مالون مین اور غلامون مین اور وہ ذمہ مین ہی اللہ کے اور اوسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے یہ پروانہ خالد بن سعید
بن العاص نے لکھا تہا **عن** ابيض بن حمال انه كلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في الصدقة حين وفد
عليه فقال يا اخا سبا لا بد من صدقة فقال انما زرعنا القطن يا رسول الله وقد تبددت سبا ولم يبق

منهم الا قليل بمارب فصالح نبي الله صلى الله عليه وسلم على سبعين حلة من قيمة وفاء بز المعافر كل سنة عمن بقي من سبا بمارب فلم يزالوا يؤدونها حتى قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم وان العمال انتقضوا عليهم بعد قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم فيما صالح ابيض بن حمال رسول الله صلى الله عليه وسلم في الحلل السبعين فرد ذلك ابو بكر على ما وضعه رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى مات ابو بكر رضي الله عنه انتقض ذلك وصارت على الصدقة **ترجمہ** ابیض بن حمال سے روایت ہے اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گفتگو کی صدقے میں جب وفد میں آئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے بھائی سبا کی (سبا ایک شہر تھا یمن میں) صدقہ دینا تو ضرور ہے ابیض بن حمال نے کہا یا رسول اللہ ہماری زراعت تو صرف کپاس کی ہے اور سبا والے اب جدا جدا ہو گئے یعنی وہ شہر آبادی اب نہیں ہے جیسے پہلے بلقیس کے زمانے میں تھی اب تو لوگ وہاں کے متفرق ہو گئے اور شہر بالکل اُجاڑ ہو گیا) البتہ کچھ تھوڑے لوگ سبا والوں میں سے مارب میں رہ گئے ہیں (مارب ایک شہر کا نام تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس سے ستر جوڑے کپڑے کے ٹھہرائے معافر کے کپڑوں میں سے ہر سال میں (معافر ایک موضع تھا یمن میں جہاں پر کپڑے بنتے تھے چونکہ یہ لوگ ردی حال تھے تو آپ نے اُن سے کپڑوں کے جوڑے لینا ٹھہرائے) اون لوگوں سے جو باقی رہ گئے تھے سبا میں سے پھر وہ لوگ ہمیشہ ان جوڑوں کو ادا کرتے رہے یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی اور عاملوں نے وہ عہد توڑ ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جو ابیض بن حمال نے آپ سے کیا تھا ستر جوڑے دینے کا پھر ابو بکر نے جب یہ سنا تو جیسا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا ویسا ہی قرار دیا یعنی ستر جوڑے ہی لیے جاتے ہر سال میں بعد اوسکے جب ابو بکر صدیق کی وفات ہوئی تو وہ عہد ٹوٹ گیا اور صدقہ جیسے اور وں سے لیا جاتا تو ان سے بھی لیا جانے لگا

باب

اخراج الیہود من جزیرة العرب یعنی یہودیوں کو عرب کے ملک سے نکالنے کا بیان

عن ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اوصى بثلاثة فقال اخرجوا المشركين من جزيرة العرب واجيزوا الوفد بنحو مما كنت اجيزهم قال ابن عباس وسكت عن الثالثة او قال فانسيتها **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزوں کی وصیت فرمائی یعنی وفات کے وقت جزیرہ عرب سے مشرکوں کو نکال دینا یعنی مکے اور مدینے سے اور تم ایلچیوں سے سلوک کرتے رہنا جیسا میں اُن کے ساتھ کرتا تھا اور تیسری چیز سے ابن عباس نے سکوت کیا یا ابن عباس نے کہا کہ میں اسکو بھول گیا **ف** یعنی میرے ذہن سے نکل گئی بعضوں نے کہا شاید وہ اُسامہ کے لشکر کو روانہ کرنا تھا

عن عمر بن الخطاب انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لاخرجن اليهود والنصارى من جزيرة العرب فلا اترك فيها الا مسلما **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے کہ یہود و نصاریٰ کو میں جزیرہ عرب سے ضرور نکال دوں گا یہاں تک کہ مسلمانوں کے سوا کسی کو نہ چھوڑوں گا یعنی عرب میں سوا مسلمان کے اور کوئی نہ رہے

عن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بمعناه والاول اتم **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی

لیکن پہلی کی حدیث اس سے زیادہ پوری ہی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تکون قبلتان
فی بلد واحد ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شہر مین دو قبلے نہین ہو سکینگی (یعنی مسلمانونکا
کا اور یہود اور نصاریٰ کا دونونکا رہنا عرب مین نہ ہو سکیگا) عن سعید یعنی ابن عبد العزیز جزیرۃ العرب ما بین
الوادی الی اقصی الیمن الی تخوم العراق الی البحر ترجمہ سعید بن عبد العزیز سے روایت ہی جزیرہ عرب وادی القری سے لیکر انتہا
یمن تک ہی ایک جانب مین اور دوسری جانب مین عراق کی حدود تک سمندر تک (شاید یہ تحدید حجاز عرب کی ہی جس مین یمن کو
بھی داخل کر لیا ہی ورنہ عرب ایک جزیرہ نما اس سے زیادہ وسیع ہی جسکے شمال مین ایشیای روم اور مغرب مین بحر قلزم اور جنوب
مین بحر سند اور مشرق مین خلیج فارس ہے) عن مالك ان عمر اجلی اهل نجران ولم یجل من تیماء لانها لیست من
بلاد العرب فاما الوادی فانی اری انما لم یجل من فیها من الیهود انهم لم یروها من ارض العرب ترجمہ
مالک سے روایت ہی حضرت عمرؓ نے جلاوطن کر دیا نجران والونکو (نجران ایک موضع کا نام تھا درمیان شام اور حجاز کے) اونہین
جلاوطن کیا تیما سے جو ایک مقام ہی سمندر کے قریب شام کے نواحی مین کیونکہ تیما عرب کے شہرون مین سی نہین ہے اور وادی القری
کی یہودی تو میرے نزدیک اسواسطے نہ نکالے گئی کہ ان لوگون نے وادی القری کو عرب کی زمین نہ سمجھا) عن مالك قد اجلی
عمر رحمه الله یهود نجران وفدك ترجمہ امام مالک سے روایت ہی حضرت عمر نے نکال دیا نجران اور فدک کے یہودیون
کو (کیونکہ نجران اور فدک دونو عرب کے سرحد مین ہین) باب فی ایقاف ارض السواد وارض العنوۃ جو زمین
کافرون کے ملک مین جنگ سے ہاتھ آوے وہ مسلمانون مین کیونکر تقسیم ہوگی) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم منعت العراق قفیزها ودرهمها ومنعت الشام مدیها ودینارها ومنعت مصر اردبها
ودینارها ثم عدتم من حیث بدأتم ثم عدتم من حیث بدأتم ثم عدتم من حیث بدأتم قالها زهیر ثلاث مرات شهد علی ذلك لحم ابی هریرة ودمه
ترجمہ ابوہریرۃ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز وہ وقت آویگا کہ عراق اپنے پیمانے اور درہمون کو
روک دیگا (یعنی وہان کے لوگ اوس سے محروم ہو جاوینگے اور تم اوس پر قابض ہوگے) اور شام اپنی مدون اور اشرفیون کو روک دیگا اور مصر
اپنی اردبون اور اشرفیونکو روک دیگا (یعنی ان سب ملکون کے مال اور دولت تم کو ملیگی) پھر تم ویسی ہی ہو جاؤگے جیسے شروع مین تھے
(یعنی کفار سب چھین لینگے) تین بار زہیر نے یہ کہا کہ گواہ ہی اس حدیث پر ابوہریرہ کا گوشت اور خون ۰ عن ابی هریرة عن
رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما قریة اتیتموها واقمتم فیها [illegible]م
فیها وایما قریة عصت الله ورسوله فان خمسها لله وللرسول ثم هی لكم ترجمہ ابی ہریرۃ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جس گانون یا بستی مین تم آؤ اور وہان رہو تو جو تمھارا حصہ ہی وہی تم کو ملیگا (یعنی غنیمت
کی طرح وہ گانون تم مین تقسیم نہ ہوگا کیونکہ بغیر جنگ کے حاصل ہوا ہی بلکہ امام کو اختیار ہے کہ اوس مین سے جسقدر چاہی جسکو دیوے)
اور جس گانون یا بستی کے لوگون نے اللہ اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی تو اوس مین سے پانچوان حصہ اللہ اور رسول کا نکالکر باقی تم کو ملجاویگا

بطور غنیمت کے تقسیم ہو جاویگا سب مجاہدین مین) **باب** فی اخذ الجزیۃ جزیہ لینے کا بیان **عن** عثمان بن ابی سلیمان ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث خالد بن الولید الی اکیدر دومۃ فاخذ فاتوہ بہ فحقن لہ دمہ وصالحہ علی الجزیۃ **ترجمہ** عثمان بن ابی سلیمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خالد بن ولید کو اکیدر دومہ کیطرف روانہ کیا تو خالد نے اور ادنکے ہمراہیون نے اوسکو پکڑکر حضرت کے پاس لیآئے حضرت نے اوسکا خون معاف کیا اور جزیہ پر اوس سے صلح کر لی **ف** اکیدر شہر دومہ کا بادشاہ تہا نصرانی اوسکی لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پکڑ لانے کا حکم دیا تہا جب وہ آیا تو اوس پر جزیہ مقرر ہوا پہر وہ کامل مسلمان ہوا **عن** معاذ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لما وجہہ الی الیمن امرہ ان یاخذ من کل حالم یعنی محتلما دینارا او عدلہ من المعافری ثیاب تکون بالیمن **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونکو یمن کیطرف بہیجا یعنی قاضی یا حاکم کرکے تو اونکو یہہ حکم دیا کہ ہر جوان یعنی ہر بالغ سے ایک دینار لیوین یا اوسکی برابر معافری جو ایک قسم کا کپڑا یمن مین ہوتا ہے **ف** روایت کیا اسکو ابن حبان نے صحیح مین اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا کہ صحیح ہے بخاری مسلم کی شرط پر اور نہین نکالا انہون نے اوسکو اور عبد الرزاق کی روایت مین ہے من کل حالم او حالمۃ دینار یعنی ہر بالغ مرد اور بالغہ عورت سے ایک دینار لیا جاوے **عن** زیاد بن حدیر قال علی لئن بقیت لنصاری بنی تغلب لاقتلن المقاتلۃ ولاسبین الذریۃ فانی کتبت الکتاب بینہم وبین النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا ینصروا ابناءہم **ترجمہ** زیاد بن حدیر سے روایت ہے حضرت علیؓ نے کہا اگر مین باقی رہا تو بنی تغلب کے نصاری مین سے لڑنے والونکو قتل کرونگا اور اون کی اولاد کو قید کرونگا کیونکہ مین نے جو عہد لکہا ہے اون مین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان ہوا تہا لکہا تہا اوس مین یہہ تہا کہ نہ مدد کرین اپنی اولاد کی ابو داؤد نے کہا یہہ حدیث منکر ہے اور امام احمد بہی اسکو منکر کہتے تہے اور بہت سخت انکار کرتے تہے اسکا اور بعضون کے نزدیک یہہ حدیث مثل متروک کے ہے اور لوگون نے منکر جانا اسکو عبد الرحمن بن ہانی پر ابو علی لولوئی نے کہا دوسری بار جب ابو داؤد نے اسکو پڑہا تو اوس مین یہہ حدیث نہین پڑہی **عن** ابن عباس قال صالح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل نجران علی الفی حلۃ النصف فی صفر والبقیۃ فی رجب یؤدونہا الی المسلمین وعاریۃ ثلاثین درعا وثلاثین فرسا وثلاثین بعیرا وثلاثین من کل صنف من اصناف السلاح یغزون بہا والمسلمون ضامنون لہا حتی یردوہا علیہم ان کان بالیمن کید او غدرۃ علی ان لا یہدم لہم بیعۃ ولا یخرج لہم قس ولا یفتنوا عن دینہم ما لم یحدثوا حدثا او یاکلوا الربا قال اسماعیل فقد اکلوا الربا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح کی نجران کے نصاری سے دو ہزار جوڑون پر کپڑے کے نصف ان جوڑون کے ادا کرین صفر مین اور نصف رجب مین مسلمانون کو اور تیس زرہین اور تیس گہوڑے اور تیس اونٹ اور ہر ایک قسم کے ہتہیارون مین سے تیس تیس ہتہیار دیا کرین جن سے جہاد کیا جاتا ہے بطور عاریت کے اور مسلمان ضامن ہین ان ہتہیارون کے کہ وہ ہتہیار (کام سے فراغت کرکے) اون کو پہیر دینگے اور یہہ عاریت دینا اوسوقت ہوگا جب یمن مین کوئی فریب

کرے یا عہد توڑے مسلمانون سے اور وہان جنگ پیش ہو) اس شرط پر کہ اونکا کوئی گرجا نہ گرایا جاویگا اور کوئی پادری انکا نہ نکالا جاویگا اور اونکے دین مین مداخلت نہ ہوگی جبتک کوئی نئی بات نہ نکالین یا سود نہ کہاوین (اسمعیل نے کہا وہ سود کہانے لگے تو اونکا عہد ٹوٹ گیا پھر وہ نکالدیے گیے عرب کے ملک سے) **باب** فی اخذ الجزیة من المجوس پارسی آتش پرست لوگون سے جزیہ لینے کا بیان **عن** ابن عباس قال ان اہل فارس لما مات نبیہم کتب لہم ابلیس المجوسیة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب فارسیو نکا پیغمبر مرگیا تو ابلیس نے اونکو مجوسیت یعنی آتش پرستی پر لگایا (اور گمراہ کردیا) **عن** عمرو بن دینار سمع بجالة یحدث عمرو بن اوس وابا الشعثاء قال کنت کاتبا لجزء بن معویة عم الاحنف بن قیس اذ جاءنا کتاب عمر قبل موتہ بسنة اقتلوا کل ساحر وفرقوا بین کل ذی محرم من المجوس وانہوہم عن الزمزمة فقتلنا فی یوم ثلاثة سواحر وفرقنا بین کل رجل من المجوس وحریمه فی کتاب اللّٰه وصنع طعاما کثیرا فدعاہم فعرض السیف علی فخذه فاکلوا ولم یزمزموا والقوا وقر بغل او بغلین من الورق ولم یکن عمر اخذ الجزیة من المجوس حتی شہد عبد الرحمن بن عوف ان رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم اخذہا من مجوس ہجر **ترجمہ** بجالہ بن عبدہ سے روایت ہو کہ مین منشی تہا جزء بن معاویہ کا جو چچا تہا احنف بن قیس کا ایکبار ہمارے پاس حضرت عمرؓ کا نامہ آیا اونکی وفات سے ایکسال پہلے اسمین یہ لکہا تہا ہر جادوگر کو مار ڈالو ہر جادوگر کو اور جدائی کردو درمیان مین محارم کے مجوسیون مین **ف** یعنی جو پارسی اپنی بہن یا ماں وغیرہ کسی محرم سے شادی کرلے تو جدائی کردو درمیان مین اوسکے اور اوسکی عورت کے۔ شاید پارسی محارم سے شادی بیاہ کرتے ہونگے **ف** اور منع کرو اون کو گنگنانے سے جیسے گنگناتے ہین وہ کہانے کے بعد معلوم نہین کیا بکتے ہین) تو ہمنے ایک دن مین تین جادوگرون کو قتل کیا اور جس مجوسی کے نکاح مین کوئی اوسکی محرم عورت تھی اوسکو جدا کردیا اور احنف بن قیس نے بہت سارا کہانا پکوایا پہر پارسیونکو بلا بہیجا اور تلوار کو اپنی ران پر رکہا انہون نے کہانا کہایا لیکن گنگنایا نہین اور ایک خچر کے بوجہ یا دو خچرون کے بوجہ کے برابر چاندی ڈالدی تو حضرت عمرؓ نے پارسیون سے جزیہ نہین لیا یہان تک کہ عبد الرحمن بن عوف نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا ہجر کے پارسیون سے **ف** ہجر ایک موضع تہا بحرین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہان کے پارسیون سے جزیہ لیا تہا **عن** ابن عباس قال جاء رجل من الاسبذیین من اہل البحرین وہم مجوس اہل ہجر الی رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم فمکث عندہ ثم خرج فسألته ما قضی اللّٰه ورسوله فیکم قال شر قلت مه قال الاسلام او القتل قال وقال عبد الرحمن بن عوف قبل منہم الجزیة قال ابن عباس فاخذ الناس بقول عبد الرحمن بن عوف وترکوا ما سمعت انا من الاسبذی **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک شخص اسبذیین مین سے بحرین کے رہنے والون مین سے ہجر کے مجوسیون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور تہوڑی دیر آپ پاس ٹہرا رہا پہر نکلا تو مین نے پوچہا اللہ اور رسول نے کیا فیصلہ کیا تمہارا بولا برا فیصلہ کیا مین نے کہا چپ رہ ایسی بات کہتا ہے) بولا فیصلہ کیا یہ کہ اسلام لاؤ نہین تو قتل ہو جاؤ ابن عباس نے کہا لیکن عبد الرحمن بن عوف نے یہ کہا کہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے جزیہ لینا قبول کیا لوگون نے عبدالرحمن بن عوف کے قول پر عمل کیا اور مین نے جو اسبذی سے سنا اوسکو چہوڑ دیا اس لیے کہ عبدالرحمن بن عوف صحابی جلیل القدر عشرہ مبشرہ مین سے تہے۔ اونہون نے صحیح ہی کہا ہوگا برخلاف ابن عباس کے کہ اونہون نے کافر سے سنا تہا اوسکے قول کا کیا اعتبار۔ اسبذی عمان کے رئیس تہے یہ ایک لفظ فارسی ہے جسکے معنی ہین گہوڑی کی پرستش کرنیوالے شاید وہ یا اون کے باپ دادے گہوڑی کو پوجتے ہونگے اسپ کہتے ہین فارسی مین گہوڑی کو اسبذی منسوب ہے اسپ کیطرف واللہ اعلم۔ الحمد للہ تمام ہوا پارہ انیسوان سنن ابی داؤد کی تیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ بیسوان اوسکے فضل اور عنایت اور مدد سے پروردگار کے فقط

تم الجزء التاسع عشر ویتلوه الجزء العشرون ان شاء الله تعالی

فہرست پارہ نوزدہم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۷۳۵	محاصل اور سرداری کا بیان	۷۴۴	جن لوگونکو عطا دینا چاہیے اون کا نام بادشاہی دفتر مین لکہنا۔	۷۷۴	مکے کے فتح کا بیان جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا۔
"	حکومت کو طلب کرنا منع ہے	"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جن مالونکو اپنے لیے چن لیتے تہے اموال غنیمت مین سے اون کا بیان۔	۷۷۶	طائف کے فتح کا بیان
۷۳۶	اندہے کو حاکم کرنا درست ہے	۷۴۵	وہ خمس جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال غنیمت سے لیتے تہے کہان کہان تقسیم کرتے تہے اور کن کن قرابت والون کو	۷۷۷	یمن والون کا اور یمن کے زمین کا بیان۔
"	وزیر مقرر کرنے کا بیان	۷۶۲	صفی کا بیان) جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غنیمت سے کوئی چیز پسند کرکے لے لیتے تہے	۷۷۸	یہودیون کو عرب کے ملک سے نکالنے کا بیان۔
"	عرافت کا بیان	۷۶۴	یہود مدینے سے کیونکر نکالے گئے اوسکا بیان	۷۷۹	جو زمین کافرون کے ملک مین جنگ سے لیتا وے وہ مسلمانون مین کیونکر تقسیم ہوگی۔
۷۳۸	منشی رکھنے کا بیان	۷۶۶	یہود بنی النضیر کا حال جو سنہ ۴ ہجری مین مدینے سے نکالے گئے	۷۸۰	جزیہ لینے کا بیان
"	زکوۃ وصول کرنے کا ثواب	۷۷۰	خیبر کی زمین کا بیان یعنی اوسکا حکم۔	۷۸۱	پارسی آتش پرست لوگون سے جزیہ لینے کا بیان
"	بیعت کا بیان				
۷۳۹	عاملون کی تنخواہ کا بیان				
۷۴۰	عاملونکو ہدیہ لینا نادرست ہے				
۷۴۱	زکوۃ مین سے چرانے کا بیان				
"	امام پر رعیت کے کیا حقوق ہین				
۷۴۲	مال غنیمت کو جو بغیر جنگ کے ملے تقسیم کرنے کا بیان				
"	مسلمانونکی اولاد کو حصہ دینا				
۷۴۳	کس عمر کے مرد کا حصہ لگانا چاہیے				
"	آخر زمانہ مین حصہ لینے کی کراہت کا بیان				

تمت

الجزء العشرون

پارہ بیسوان

باب التشديد في جباية الجزية جزیہ وصول کرنیمین سختی کرنیکا بیان **عن** عروة بن الزبير ان هشام بن حكيم بن حزام وجد رجلا وهو على حمص يشمس ناسا من القبط في اداء الجزية فقال ما هذا سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ان الله يعذب الذين يعذبون الناس في الدنيا **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہی کہ ہشام بن حکیم بن حزام نے دیکہا ایک شخص کو جو عامل تہا حمص کا (ایک شہر کا نام ہی) وہ چند لوگون کو قبطیون مین سے دہوپ مین کہڑا کرتا تہا جزیہ ادا کرنیکے لیے ہشام نے کہا کیا ہے مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تہی بیشک اللہ تعالی عذاب کریگا اون لوگون کو جو دنیا مین لوگون پر عذاب کرتے ہین **ف** یعنی ظلم کرتے ہین اور بندگان خدا کو قصد سے زیادہ سزا دیتے ہین یا بلا قصور ستاتے ہین۔ یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی مین کمر لکہی گئی ہی غلطی ہے **باب** في تعشير اهل الذمة اذا اختلفوا بالتجارات جب کافر ذمی مال تجارت لیکر پہرین تو اون سے دسوان حصہ محصول لیا جاوے **عن** حرب بن عبيد الله عن جده ابي امه عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما العشور على اليهود والنصارى وليس على المسلمين عشور **ترجمہ** حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی اونہون نے سنا اپنی نانا سے انہون نے اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دسوان حصہ یہود اور نصاری سے لیا جاویگا اور مسلمانون سے نہ لیا جاویگا **ف** یعنی مال تجارت مین سے بلکہ مسلمانون سے چالیسوان حصہ لیا جاویگا البتہ پیداوار زراعت مین مسلمانون سے دسوان حصہ لیا جاویگا **عن** حرب بن عبيد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه قال خراج مكان العشور **ترجمہ** حرب بن عبید اللہ سے روایت ہی انہون نے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوس کی جو اوپر گزرا یعنی دسوان حصہ خراج کا (مال تجارت مین سے) یہود اور نصاری سے لیا جاویگا اور مسلمانون کے اموال تجارت مین سے دسوان حصہ نہ لیا جاویگا **عن** عطاء عن رجل من بكر بن وائل عن خاله قال قلت يا رسول الله اعشر قومي قال انما العشور على اليهود والنصارى **ترجمہ** عطا سے روایت ہی انہون نے سنا ایک شخص سے جو بکر بن وائل مین سے تہا اوس نے سنا اپنی ماموں سے وہ کہتا تہا مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین دسوان حصہ لیا کرون اپنی قوم سے آپ نے فرمایا دسوان حصہ یہود اور نصاری پر ہی اموال تجارت مین نہ مسلمانون پر اون پر چالیسوان حصہ ہی جیسا اوپر گزر چکا **عن** حرب بن عبيد الله بن عمير الثقفي عن جده رجل من بني تغلب قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فاسلمت وعلمني الاسلام وعلمني كيف اخذ الصدقة من قومي ممن اسلم ثم رجعت اليه فقلت يا رسول الله كل ما علمتني قد حفظته الا الصدقة افاعشرهم قال انما العشور

علی النصاریٰ والیہود **ترجمہ** حرب بن عبید اللہ سے روایت ہے اوس نے سنا اپنے دادا سے جو ایک شخص تہا بنی تغلب مین سے وہ
کہا مین آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور مسلمان ہوا آپ نے مجہے اسلام سکہایا اور یہہ بہی سکہایا کہ مین کس طرح صدقہ لیا کرون
اپنی قوم مین اون لوگون سے جو مسلمان ہو جاوین پہر جب مین دوبارہ لوٹ کر آپ پاس آیا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ جو کچہہ آپ نے
مجہے سکہایا تہا سب مجہے یاد ہی مگر صدقہ یاد نہ رہا کیا مین اپنی قوم سے دہ یک لیا کرون (یعنی دسوان حصہ اون کے مالون مین سے جو تجارت
کے لیے لاوین) آپ نے فرمایا نہین دسوان حصہ تو یہود اور نصاریٰ پر ہے (اور مسلمانون پر دسوان حصہ پیداوار زمین پر ہے نہ اموال تجارت
مین) **عن** العرباض بن ساریۃ السلمی قال نزلنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم خیبر ومعہ من معہ من
اصحابہ وکان صاحب خیبر رجلا ماردا منکرا فاقبل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد الکم ان تذبحوا
حمرنا وتاکلوا ثمرنا وتضربوا نساءنا فغضب یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقال یا ابن عوف ارکب
فرسک ثم ناد الا ان الجنۃ لا تحل الا لمؤمن وان اجتمعوا للصلوۃ قال فاجتمعوا ثم صلی بہم النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ثم قام فقال ایحسب احدکم متکئا علی اریکتہ قد یظن ان اللہ لم یحرم شیئا الا ما فی
ھذا القران الا وانی واللہ قد امرت ووعظت ونہیت عن اشیاء انہا لمثل ھذا القران او اکثر وان
اللہ عزوجل لم یحل لکم ان تدخلوا بیوت اھل الکتاب الا باذن ولا ضرب نساءھم ولا اکل ثمارھم
اذا اعطوکم الذی علیہم **ترجمہ** عرباض بن ساریہ سلمی سے روایت ہے ہم اوترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتہہ خیبر مین اور آپ کے ساتہہ آپکے اصحاب تہے اور خیبر کا رئیس ایک شخص تہا شریر اور سرکش وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اور عرض کیا اوس نے یا محمد کیا تم کو یہ درست ہے کہ ہماری گدہون کو کاٹ ڈالو اور ہمارے میوے کہا جاؤ اور ہماری عورتون
کو مارو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ سنکر غصے ہوئے اور فرمایا اے عبد الرحمن بن عوف سوار ہو گہوڑے پر پہر پکار دے یہ بات
کہ جنت نہین حلال ہے مگر مسلمان کے لیے اور جمع ہو جاؤ سب لوگ نماز کو سو سطے پہر وہ سب لوگ جمع ہوئے آپ نے نماز پڑہائی
پہر کہڑے ہوئے اور فرمایا کیا تم مین سے کوئی شخص اپنے مسند پر تکیہ لگا کر یہہ سمجہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ نے نہین حرام کیا کسی چیز کو
مگر اون چیزون کو جنکا ذکر قرآن مین ہے آگاہ ہو جاؤ مین نے نصیحت کی اور حکم کیا چند باتون کا اور منع کیا چند باتون سے وہ باتین
بہی ایسے ہی ہین جیسی وہ باتین جنکا ذکر قرآن مین ہے یا اوس سے زیادہ ہین **ف** یعنی حدیث بہی مثل قرآن کے واجب العمل
ہے یہہ نہ سمجہو کہ جو حکم قرآن مین نہین ہے اوس پر عمل کرنا چندان ضرور نہین ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس بات کا حکم کیا
وہ اللہ ہی کا حکم ہے اور جس چیز سے منع کیا گویا اللہ نے اوس سے منع کیا من یطع الرسول فقد اطاع اللہ اس سے یہی مقصود ہے۔
اب اس زمانے مین بہت لوگ ایسے پیدا ہوئے ہین جنہون نے حدیث کو چہوڑ دیا ہے **ت** بیشک اللہ تعالیٰ نے تمپر حلال نہین کیا اہل کتاب کے
گہرون مین جانا مگر اذن سے اور نہین حلال کیا اون کی عورتون کو ستانا اور اون کے میوے کہانا جبتک وہ تم کو دیے جاوین جو تمہارا
اون پر ہے (یعنی جزیہ دیا کرین) **عن** رجل من جہینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعلکم تقاتلون

قوماً فتظهرون عليهم فيتقونكم بأموالهم دون أنفسهم وأبنائهم قال سعيد في حديثه فيصالحونكم على صلح ثم اتفقا فلا تصيبوا منهم فوق ذلك فإنه لا يصلح لكم ترجمہ ایک شخص سے روایت ہے جو قبیلہ جہینہ سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شاید تم لڑو گے ایک قوم سے پھر غالب ہو گے اون پر وہ اپنی جانیں بچانے لگے تم سے اپنا مال دیکر یعنی اپنی جانوں کو اور اپنی اولاد کو بچا کر صلح کر لیں گے تم سے ایک مال پر تو نہ لینا زیادہ اوس سے کیونکہ وہ درست نہیں ہے تمہارے واسطے (یعنی جب ایک مال معین ہو گیا اون سے اور صلح کر لی اوس پر تو پھر اوس سے زیادہ مانگنا نادرست ہو گا) **عن** عدة من أبناء أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم عن آبائهم دنية عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ألا من ظلم معاهدا أو انتقصه أو كلفه فوق طاقته أو أخذ منه شيئا بغير طيب نفس فأنا حجيجه يوم القيامة ترجمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے چند بیٹوں سے روایت ہے انہوں نے سنا اپنے باپوں سے جو ایک دوسرے کے عزیز تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ظلم کریگا کسی ذمی پر یا اوس کے حق میں کمی کریگا یا طاقت سے زیادہ اوسکو تکلیف دیگا یا بے اوسکے خوشی کے کوئی چیز اوس سے لیگا تو میں حجت کرونگا اوس سے دن قیامت کے (یعنی اوسکا دشمن ہو جاؤنگا اور اوس پر قصور ثابت کرونگا)

باب في الذمي يسلم في بعض السنة هل عليه جزية جو ذمی مسلمان ہو جاوے سال کے اندر تو جتنے دن سال میں گزرے ہیں اوسکا جزیہ لیا جاویگا **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس على المسلم جزية ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمان پر جزیہ نہیں ہے (اس کی تفسیر آگے آتی ہے) **عن** محمد بن كثير قال سئل سفيان عن تفسير هذا فقال إذا أسلم فلا جزية عليه ترجمہ سفیان سے کسی نے اس حدیث کا مطلب پوچھا انہوں نے کہا مطلب یہ ہے جب ذمی مسلمان ہو جاوے تو اوس پر جزیہ نہ ہوگا اون دنوں کا جو اوس کے سال میں سے گزر گئے)

باب في الإمام يقبل هدايا المشركين امام کو مشرکین کا ہدیہ لینا درست ہے یا نادرست اوسکا بیان **عن** عبد الله الهوزني قال لقيت بلالا مؤذن رسول الله صلى الله عليه وسلم بحلب فقلت يا بلال حدثني كيف كانت نفقة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما كان له شيء كنت أنا الذي ألي ذلك منه منذ بعثه الله إلى أن توفي وكان إذا أتاه الإنسان مسلما فرآه عاريا يأمرني فأنطلق فأستقرض فأشتري له البردة فأكسوه وأطعمه حتى اعترضني رجل من المشركين فقال يا بلال إن عندي سعة فلا تستقرض من أحد إلا مني ففعلت فلما أن كان ذات يوم توضأت ثم قمت لأؤذن بالصلاة فإذا المشرك قد أقبل في عصابة من التجار فلما رآني قال يا حبشي قلت يا لباه فتجهمني وقال لي قولا غليظا وقال أتدري كم بينك وبين الشهر قال قلت قريب قال إنما بينك وبينه أربع فآخذك بالذي عليك فأردك ترعى الغنم كما كنت قبل ذلك فأخذ في نفسي ما يأخذ في أنفس الناس حتى إذا صليت العتمة

رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اهله فاستاذنت عليه فاذن لى فقلت يا رسول الله بابى انت وامى ان المشرك

الذى كنت اتدين منه قال لى كذا وكذا وليس عندك ما تقضى عنى ولا عندى وهو فاضحى فاذن لى

ان ابق الى بعض هؤلاء الاحياء الذين قد اسلموا حتى يرزق الله رسوله صلى الله عليه وسلم ما يقضى

عنى فخرجت حتى اذا اتيت منزلى فجعلت سيفى وجرابى ونعلى ومجنى عند راسى حتى اذا انشق عمود

الصبح الاول اردت ان انطلق فاذا انسان يسعى يدعو يا بلال اجب رسول الله صلى الله عليه وسلم

فانطلقت حتى اتيته فاذا اربع ركائب مناخات عليهن احمالهن فاستاذنت فقال لى رسول الله

صلى الله عليه وسلم ابشر فقد جاءك الله بقضائك ثم قال الم تر الركائب المناخات الاربع فقلت

بلى فقال ان لك رقابهن وما عليهن فان عليهن كسوة وطعاما اهداهن الى عظيم فدك فاقبضهن

واقض دينك ففعلت فذكر الحديث ثم انطلقت الى المسجد فاذا رسول الله صلى الله عليه وسلم

قاعد فى المسجد فسلمت عليه فقال ما فعل ما قبلك قلت قد قضى الله كل شئ كان على رسول الله صلى

الله عليه وسلم فلم يبق شئ قلت نعم قال انظر ان تريحنى منه فانى لست بداخل على احد من اهلى حتى

تريحنى منه فلما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم العتمة دعانى فقال ما فعل الذى قبلك قال قلت

هو معى لم ياتنا احد فبات رسول الله صلى الله عليه وسلم فى المسجد وقص الحديث حتى اذا صلى

العتمة يعنى من الغد دعانى قال ما فعل الذى قبلك قال قلت قد اراحك الله منه يا رسول الله

فكبر وحمد الله شفقا من ان يدركه الموت وعنده ذلك ثم اتبعته حتى جاء ازواجه فسلم على امراة

امراة حتى اتى مبيته فهذا الذى سالتنى عنه **ترجمہ** عبد اللہ ہوزنی سے روایت ہے میں نے ملاقات کی بلال

سے جو مؤذن تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حلب میں (حلب ایک شہر کا نام ہے شام کے ملک میں) اور کہا اے بلال بیان

کرو مجھسے کیونکر خرچ کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلال نے کہا آپ پاس کوئی چیز نہ ہوتی مگر میں ہی اوسکا بندوبست

کرتا جب سے اللہ نے آپ کو پیغمبر بنایا وفات تک **ف** یعنی ابتدائی نبوت سے تا دم وفات میں آپ کے ساتھ تھا جو کچھ مال آپ

پاس آتا اوسکو میں صرف کیا کرتا جسطرح آپ فرماتے **ت** اور جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس کوئی مسلمان آتا اور آپ

اوسکو ننگا دیکھتے یعنے کپڑا اوسکے پاس نہ ہوتا تو آپ مجھکو حکم کرتے میں جاتا اور قرض لیکر اوسکو چادر خرید دیتا پھر وہ کپڑا

اوسکو پہناتا اور کھانا اوسکو کھلاتا یہانتک کہ ایک روز ایک شخص مشرکین میں سے مجھکو ملا اور بولا اے بلال میرے پاس بہت

مال ہے تو کسی سے قرض نہ لیا کر سو میں نے ایسا ہی کیا ایک دن میں نے وضو کیا اور اذان دینے کو کھڑا ہوا تو وہی مشرک آیا

ایک سوداگروں کا گروہ اپنے ساتھ لیے ہوئے آن پہونچا جب مجھے دیکھا تو بولا اے حبشی میں نے کہا یا لباہ (یعنی حاضر ہوں

یہ کلمہ ہے جو بجائے جی یا حاضر کے بولا جاتا ہے عرب میں) وہ سختی کرنے لگا اور برا کہنے لگا مجھکو اور کہنے لگا تو جانتا ہے کہ مہینہ

پوری ہونے مین کتنے دن باقی ہین مین نے کہا ہان قریب ہے ابہی تہوڑے دن باقی ہین غرض اوسکی یہہ تہی کہ مہینہ پورا ہو لیکن کوئی
قرض کا وعدہ آن پہونچا اور تو غافل ہے شاید تیری نیت دینے کی نہین ہے ہر چند ابہی وعدہ نہین گزرا تہا پر وہ کافر تہا
دل سے مسلمانوں کا دشمن تہا خوامخواہ یہی قرضہ کا بہانہ کرکے لڑ پڑا - اور حضرت بلال رض کو سخت سست کہنے لگا) وہ بولا دیکہہ مہینے
مین چار دن باقی ہین مین اپنا قرض تجہسے بیشک چہوڑونگا اور تجہے ایسا ہی کر دونگا جیسے تو پہلے بکریان چرایا کرتا تہا (یعنے جیسے
تجہکو قرض نہ دونگا دوسرے سوداگرون کو بہی منع کر دونگا تیرا اعتبار کہو دونگا پہر تو ویسا ہی مفلس اور خوار ہو جاویگا جیسے
پہلے تہا وہ مردود اپنے ذرا سے قرضے پر ایسا مغرور تہا کہ خدا کو بالکل بہول گیا تہا) حضرت بلال کہتے ہین میرے دل مین ایسا ملال
گزرا جیسے لوگون کو گزرتا ہے یہانتک کہ جب مین عشا کی نماز پڑہ چکا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہر مین تشریف لیگئے مین
بہی گیا اور آپ سے اجازت چاہی اندر آنے کی آپ نے اجازت دی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ صدقے ہون آپ کے پر ماں
باپ میرے وہ مشرک جس سے مین قرض لیا کرتا تہا مجہسے لڑا اور مجہکو ایسا ویسا بہت کچہ سنایا اور آپ پاس اتنا مال نہین ہے کہ میرا قرضہ
ادا کر دیجیے نہ میرے پاس ہے اور وہ مجہے ذلیل کریگا آپ مجہے اجازت دیجیے بہاگ جانیکی اون قومون مین سے کسی قوم پاس جو مسلمان
ہوگئی ہین (اور مدینہ سے باہر رہتی ہین) یہانتک کہ اللہ جل جلالہ اپنے رسول کو عطا فرماوے اوسقدر مال جس سے میرا قرضہ ادا ہو جاوے پہر
گہر سے مین نکل آیا اور اپنے مکان پر گیا اور تلوار اور موزہ اور جوتی اور ڈہال کو اپنے سرہانے رکہا کہ صبح ہوتے ہی یہان سے بہاگ جاؤنگا
جب پہٹی ہی (یعنی صبح صادق کی روشنی نمود ہوئی) تو مین نے بہاگنے کا ارادہ کیا اتنے مین ایک آدمی دوڑتا ہوا آیا اور بولا اے
بلال بلا دیا تمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مین چلا اور آپ پاس آیا کیا دیکہتا ہون کہ چار جانور لدے ہوئے بیٹہے ہین (یعنے
اونٹ کی بیٹہہ پر اسباب لدا ہوا ہے) تو مین نے اذن مانگا آپ سے اندر آنے کا آپنے فرمایا خوش ہو جا اے بلال اللہ نے تیرا قرضہ
ادا کر دینے کے لیے مال بہیجا بعد اوسکے فرمایا کیا تو نے نہین دیکہے وہ چار جانور لدے ہوے مین نے کہا کیون دیکہے کیون نہین آپنے
فرمایا جا وہ جانور بہی تو لے لے اور جو اون پر اسباب لدا ہے وہ بہی لے لے اون پر کپڑا اور غلہ لدا ہے یہ بہیجا ہے مجہکو فدک کے رئیس
نے تو اون کو لے لے اور اپنا قرض ادا کر دے مین نے ایسا ہی کیا (یعنی قرضہ اس مردود کا ادا کر دیا) پہر بلال نے کہا مین مسجد مین آیا
دیکہا تو رسول اللہ مسجد مین بیٹہے ہوئے ہین مین نے سلام کیا آپنے فرمایا اوس مال سے کیا فائدہ ہوا تجہکو مین نے عرض کیا اللہ تعالے
نے ادا کر دیا سب قرضہ جو اوسکے رسول پر تہا کچہ باقی نہ رہا آپنے فرمایا اوس مال مین سے کچہ بچا ہے مین نے کہا ہان آپنے فرمایا
جلدی جو بچا ہے اوسکو صرف کر ڈال مین اپنے گہر مین نہ جاؤنگا جبتک تو مجہے بے فکر نہ کریگا اوس مال سے (یعنے اوسکو صرف نہ
کر ڈالیگا) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا کی نماز پڑہی تو مجہے بلایا اور فرمایا کیا ہوا وہ مال جو بچا تہا تیرے پاس مین نے
کہا وہ میرے پاس ہے کوئی نہین آیا میرے پاس جسکو مین وہ مال دیتا (یعنی کوئی حاجتمند نہین ملا) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رات کو مسجد ہی مین رہے اور بیان کیا حدیث کو جب دوسری روز عشا کی نماز سے فارغ ہوئے تو مجہے بلایا اور فرمایا کیا ہوا وہ مال جو
تیرے پاس بچ رہا تہا مین نے کہا یا رسول اللہ اللہ نے بے فکر کر دیا آپ کو اوس مال سے یہ سنکر آپ نے تکبیر کہی اور شکر کیا اللہ جل شانہ کا

(اور تعریف کی وسلی کہ اوس نے نجات دی ہال سے) آپ کو ڈر تہا اسباب کا کہین مرجاون اور وہ میرے پاس ہے پہر آپ کے پیچہے
مین ہو لیا آپ اپنے بی بیون پاس آئے اور ایک ایک کو سلام کیا یہانتک کہ اپنی سونیکی جگہہ مین تشریف لیگئے تو یہی ہے وہ جو
پوچہا تہا تجہہ نے مجہسے (راوی عبد اللہ ہوزنی) **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کفار کے ہدایا لینے درست ہین آپ نے قبول
کیا ہدیہ مقوقس کا اور اکیدر دومہ کا۔ بعضون نے کہا اہل کتاب کے ہدایا لینے درست ہین اور مشرکین کے ہدایا درست نہین مین
دلیل دوسری حدیث کے جو آگے آتی ہے کیونکہ مشرکین کے تحفے بہی درست نہین ہین **عن** معوية بمعنى اسناد ابي توبة
وحديثه قال عند قوله ما يقضي عني فسكت عني رسول الله صلى الله عليه وسلم فاغتنمتها **ترجمہ**
معاویہ سے بہی ایسا ہی مروی ہے جیسے اوپر گذرا اس روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ جب مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میرے
پاس آپ پاس اتنا مال ہے کہ میرا قرضہ ادا ہو تو آپ یہہ سنکر چپ ہو رہے مجہے دل مین برا معلوم ہوا اور گران گزرا کہ شاید آپ
نے میری تقریر پر التفات نہین کیا **عن** عياض بن حمار قال اهديت للنبي صلى الله عليه وسلم ناقة
فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسلمت قلت لا قال اني نهيت عن زبد المشركين **ترجمہ** عیاض بن حمار سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے مین ایک اونٹنی تحفہ لایا آپ نے فرمایا تو مسلمان ہو گیا مین نے کہا نہین آپ نے
فرمایا مجہے ممانعت ہے مشرکون سے تحفہ لینے کی

کتاب القطائع
کتاب مقطعہ دینے کے بیان مین

باب اقطاع الارضين
زمین مقطعہ دینا **عن** علقمة بن وائل عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم
اقطعه ارضا بحضرموت **ترجمہ** علقمہ بن وائل نے اپنے باپ وائل بن حجر سے روایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے انکو ایک زمین دی مقطعہ کے طور پر حضرموت مین **ف** حضرموت ایک شہر ہے یمن مین اس سے معلوم ہوا کہ
امام کو مقطعہ یا جاگیر کسیکو دینا درست ہے **عن** عمرو بن حريث قال خط لي رسول الله صلى الله عليه وسلم دارا
بالمدينة بقوس وقال ازيدك ازيدك **ترجمہ** عمرو بن حریث سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ
مین ایک گہر کی سطح زمین مجہکو دی کمان سے لکیر کہینچکر اور فرمایا زیادہ دونگا زیادہ دونگا تجہکو یعنی اب تنبیہ کی
پہر اور زیادہ دونگا **عن** ربيعة بن ابي عبد الرحمن عن غير واحد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقطع
بلال بن الحرث المزني معادن القبلية وهي من ناحية الفرع فتلك المعادن لا يؤخذ منها الا الزكاة
الى اليوم **ترجمہ** ربیعہ بن ابی عبد الرحمن نے کئی لوگون سے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بالمقطعہ دین تہین بلال
بن حارث کو کانین قبلیہ کے جو فرع کیطرف ہین (قبلیہ ایک موضع ہے فرع کے متعلقات مین سے فرع ایک مقام ہے مکہ اور مدینے
کے درمیان) تو ان کانون سے آج تک کچہہ نہین لیا جاتا سوا زکوۃ کے **ف** اور یہہ زکوۃ بہی جبتک ہے کہ آمدنی جاری ہے
جب آمدنی بند ہو جاوے تو زکوۃ بہی موقوف ہو جاوے گی (مؤطا) **عن** كثير بن عبد الله بن عوف المزني عن
ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع بلال بن الحرث المزني معادن القبلية جلسيها وغوريها

وقال غیرہ جلسہا وغورھا وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطہ حق مسلم وکتب لہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم بسم اللہ الرحمن الرحیم ما اعطی محمد رسول اللہ بلال بن الحرث المزنی اعطاہ معادن القبلیۃ
جلسیہا وغوریہا وقال غیرہ جلسہا وغورھا وحیث یصلح الزرع من قدس ولم یعطہ حق مسلم قال
ابو اویس وحدثنی ثور بن زید مولی بنی الدیل بن بکر بن کنانۃ عن عکرمۃ عن ابن عباس
مثلہ ترجمہ کثیر بن عبد اللہ بن عوف مزنی نے روایت کیا اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے بالمقطعہ دیدی تہیں بلال بن حارث مزنی کو کانین قبلیہ کے جو بلندی پر تہیں اور پستی میں تہیں اور جو زمین زراعت
کی لائق تھی قدس میں (ایک پہاڑ کا نام ہے) نہ وہ زمین اونکو بالمقطعہ دی جسکا کوئی قابض نہ تہا) اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک سند اونکو لکھدی بسم اللہ الرحمن الرحیم وہ کاغذ ہے جسکی روسے محمد نے جو اللہ کے رسول ہیں بلال بن حارث
مزنی کو بخشدیا قبلیہ کے کانوں کا جو بلند زمین ہیں اور جو پستی میں ہیں اور جہاں کہیتی ہو سکتی ہے قدس میں اور
نہیں دیا اونکو کسی مسلمان کا حق - ابو اویس راوی نے کہا مجہسے ثور بن زید بنی دیل کے مولے نے ایسی ہی حدیث بیان کی
انہوں نے عکرمہ سے سنا انہوں نے ابن عباس سے **ف** یہ جو فرمایا نہیں دیا کسی مسلمان کا حق اس سے مقصود یہ ہے کہ سند میں وہ
ارضی داخل نہیں ہیں جن سے کسی کی حقیت متعلق ہے غیر اور کوئی رعیت اوسکو جوتی اور بوتے ہے بلکہ سند میں وہی ارضی داخل
ہیں جنسے کسی کی حقیت متعلق نہیں ہے اور وہ زراعت کے لائق ہیں غیر شور اور سنگلاخ نہیں ہے - مالک نے کہا کان مثل
زراعت کے ہے جبتک مال اوسمیں سے نکلے زکوۃ لیجاوے عن محمد بن النضر قال سمعت الحنینی قال قرأتہ
غیر مرۃ یعنی کتاب قطیعۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو داؤد حدثنا غیر واحد عن حسین بن محمد
انا ابو اویس حدثنی کثیر بن عبد اللہ عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اقطع بلال بن الحرث المزنی
معادن القبلیۃ جلسیہا وغوریہا قال ابن النضر وجرسہا وذات النصب ثم اتفقا وحیث یصلح الزرع
من قدس ولم یعط بلال بن الحرث حق مسلم وکتب لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا ما اعطی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم بلال بن الحرث المزنی اعطاہ معادن القبلیۃ جلسہا وغورھا وحیث یصلح الزرع من
قدس ولم یعطہ حق مسلم زاد ابن النضر وکتب ابی بن کعب ترجمہ امام ابو داؤد نے سنا محمد بن النضر سے
انہوں نے سنا اسحق بن ابراہیم حنینی سے انہوں نے کہا میں نے کئی بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب کو پڑہا جس میں
مقطعہ کا ذکر تہا ابو داؤد نے کہا ہم سے حدیث بیان کی کئی لوگوں نے حسین بن محمد سے انہوں نے کہا خبر دی ہم کو ابو اویس
نے انہوں نے کہا حدیث بیان کی ہم سے کثیر بن عبد اللہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اون کے دادا سے (عمرو بن عوف مزنی
سے) کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ دیا بلال بن حارث مزنی کو قبلیہ کے کانوں کا جو بلند مقاموں میں تہیں اور جو پست
مقاموں میں تہیں اور جرس اور ذات النصب کو **ف** جرس اور ذات النصب کے معنے معلوم نہیں ہوئے تعضوں نے کہا زمین کے

قسمون کے نام مین بعضون نے کہا موضع کے نام مین واللہ اعلم **ف** اور اون اراضی کو جو زراعت کے قابل تہین قدس مین
اقدس ایک پہاڑ کا نام ہی یا یہ موضع جو بلند ہو اور زراعت کے لائق ہو اور نہین دیا انکو حق کسی مسلمان کا **ف** کہا
ابوداود نے حدیث بیان کی عیسی نے ثور بن یزید نے اونہون نے عکرمہ سے اونہون نے ابن عباس سے اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
مثل اسکے ابن نضر نے اتنا زیادہ کیا کہ یہ سند ابی بن کعب نے لکہی تہی۔ امام مالک نے کہا کہ کانون مین سے جو مال برآمد ہو اوس مین
سے کچھ نہ لیا جاوے جبتک قیمت اوسکی بیس دینار یا دو سو درہم کو نہ پہونچے البتہ جب اس قدر قیمت کا مال نکلے تو اوسمین سے زکوۃ لیجاوے
اور جو اس سے بھی زیادہ ہو تو اوسی حساب سے زکوۃ لی جاوے **عن** ابیض بن حمال انه وفد الی رسول الله صلی الله علیه

وسلم فاستقطعه الملح قال ابن المتوکل الذی بمارب فقطعه له فلما ان ولی قال رجل من المجلس اتدری ما
قطعت له انما قطعت له الماء العد قال فانتزع منه قال وسالته عما یحمی من الاراک قال ما لم تنله خفاف

وقال ابن المتوکل اخفاف الابل **ترجمہ** ابیض بن حمال سے روایت ہی وہ آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور چاہا کہ جاگیر دین
آپ اوسکو نمک کے کان کی جو مارب مین تہی (مارب ایک موضع ہی یمن مین) آپ نے دیدی جب وہ چلا تو ایک شخص بولا یا رسول اللہ
آپ جانتے ہین کیا دیا آپنے اوسکو آپ نے تیار پانی دیدیا اوسکو (یعنی جو ہمیشہ نکلا کریگا کبھی بند نہ ہوگا بے محنت اور مشقت
کے) رسول اللہ نے جاگیر پہیر لی اوس سے (کیونکہ آپ یہ سمجہتے تہے کہ وہان نمک محنت اور مشقت سے تیار ہوتا ہوگا جیسا اور کانون سے
مال تیار ہوتا ہے) پہر پوچہا اوس نے آپ سے کونسی زمین گہیر لی جاوے پیلو کے درختون کی (جسمین اور لوگ نہ آسکین اپنے جانورون
کو وہان نہ چرا سکین) آپنے فرمایا جہان اونٹون کے پاؤن نہ پہونچین (یعنی الگ ہو چراگاہ اور آبادی سے) **عن محمد**

بن الحسن المخزومی مالم تنله اخفاف الابل یعنی ان الابل تاکل منتهی رؤسها ویحمی مافوقه **ترجمہ** محمد بن حسن
مخزومی نے کہا اونٹون کے پاؤن نہ پہونچنے سے یہ غرض ہے کہ جس قدر پیلو کا درخت تو روک سکتا ہے جہانتک اونٹون کا منہ نہ پہونچ
سکے یعنی جہانتک اونٹ کا منہ پہونچیگا وہ روک نہین سکتا اونٹ اوسکو کہاوینگے البتہ اوس سے اوپر کو روک سکتا ہی (کیونکہ
جڑہ کر دور رہے) **عن** ابیض بن حمال انه سال رسول الله صلی الله علیه وسلم عن حمی الاراک فقال رسول

الله صلی الله علیه وسلم لا حمی فی الاراک فقال اراکة فی حظاری فقال النبی علیه السلام لا حمی فی الاراک

قال فرج یعنی بحظاری الارض التی فیها الزرع المحاط علیها **ترجمہ** ابیض بن حمال سے روایت ہی اوس نے پوچہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیلو کے روک رکہنے کو (یعنی ایک جگہ اپنا باندہنے کو جسمین پیلو کے درخت اور لوگ آنکر نہ کاٹین نہ اپنے جانورون
کو وہان چراوین) آپنے فرمایا پیلو مین روک نہین ہو سکتی وہ بولا یہ وہ پیلو ہین جو میرے کہیت کے اندر ہین آپنے فرمایا پیلو
مین روک نہین ہو سکتی **ف** اسلیے کہ پیلو سے سب آدمیونکو حاجت پڑتی ہے سو آگ بنانے کے لیے اور درکار مسواک کے لیے تو اوسکا
روکنا درست نہ ہوگا مراد ان درختون سے وہ درخت ہین جو اوسکے کہیت مین تہے **عن** صخر ان رسول الله صلی الله

علیه وسلم غزا ثقیفا فلما ان سمع ذلک صخر رکب فی خیل یمد النبی صلی الله علیه وسلم فوجد نبی الله صلی الله علیه

وسلم قد انصرف ولم یفتح فجعل صخر یومئذ عهد الله وذمته ان لا یفارق هذا القصر حتی ینزلوا
علی حکم رسول الله صلی الله علیه وسلم فلم یفارقهم حتی نزلوا علی حکم رسول الله صلی الله علیه
وسلم فکتب الیه صخر اما بعد فان ثقیفا قد نزلت علی حکمك یا رسول الله وانا مقبل الیهم وهم فی
خیل فامر رسول الله صلی الله علیه وسلم بالصلاة جامعة فدعا لاحمس عشر دعوات اللهم بارك لاحمس فی
خیلها ورجالها واتاه القوم فتکلم المغیرة بن شعبة فقال یا نبی الله ان صخرا اخذ عمتی ودخلت
فیما دخل فیه المسلمون فدعاه فقال یا صخر ان القوم اذا اسلموا احرزوا دماءهم واموالهم فادفع الی
المغیرة عمته فدفعها الیه وسال نبی الله صلی الله علیه وسلم ماء لبنی سلیم قد هربوا عن الاسلام
وترکوا ذلك الماء فقال یا نبی الله انزلنیه انا وقومی قال نعم فانزله واسلم یعنی السلمیین فاتوا صخرا
فسالوه ان یدفع الیهم الماء فابی فاتوا النبی صلی الله علیه وسلم فقالوا یا نبی الله اسلمنا واتینا
صخرا لیدفع الینا ماءنا فابی علینا فاتاه فقال یا صخر ان القوم اذا اسلموا احرزوا اموالهم ودماءهم
فادفع الی القوم ماءهم قال نعم یا نبی الله فرایت وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم یتغیر عند ذلك
حمرة حیاء من اخذه الجاریة واخذه الماء ترجمہ صخر بن عیلہ بن عبد اللہ بن ربیعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جہاد کیا ثقیف سے (قلعہ طائف پر) جب یہ خبر صخر کو پہونچی تو وہ چند سوار لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی مدد کو چلا دیکھا تو آپ وہان سے پھر آئی ہین اور فتح نہین ہوئی (وہ قلعہ بہت مضبوط اور مستحکم تہا ایک برس کی رسد
اوسمین کا فروں نے جمع کرلی تہی آپ نے پندرہ روز تک محاصرہ کیا جب دیکھا کہ بالفعل یہ قلعہ فتح نہین ہوسکتا تو آپ نے
وہان سے مراجعت فرمائی) صخر نے اوسوقت عہد کیا اللہ اور رسکا ذمہ لیا کہ مین اس قلعے کو نہ چھوڑونگا جبتک فتح نہ کرونگا
اور یہ لوگ قلعہ خالی نہ کرینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کرکے پھر ایسا ہی ہوا (وہ قلعہ فتح ہوگیا) اور لوگ اوتر
آئے قلعے مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم قبول کرکے اوسوقت صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لکھا بعد حمد و
صلوۃ کے واضح ہو کہ ثقیف آپکا حکم مانکر قلعے سے اوتر آئے یا رسول اللہ اور مین اون کے پاس جاتا ہون اور وہ گھوڑون پر ہین
ہین جب آپ کو یہ خبر پہونچی تو حکم کیا نماز پڑہنے کا جماعت سے اور دعا کی احمس کے لیے (احمس ایک قبیلہ ہے جس مین صخر تہے)
دس بار اور فرمایا الٰہی اللہ برکت دے احمس کے گھوڑون اور مردون مین پھر سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے (یعنی صخر
اور اوسکے ساتھی) اوسوقت مغیرہ بن شعبہ نے کہا یا نبی اللہ صخر نے میری پھوپہی کو پکڑ لیا ہے حالانکہ وہ مسلمان ہوگئی تہی آپ نے
صخر کو بلایا اور فرمایا جب کوئی قوم مسلمان ہوجاوے تو اون کی جانین اور مال محفوظ ہوجاتے ہین اسلیے دیدو مغیرہ کو پھوپہی
اوسکی صخر نے دیدی مغیرہ کو پھوپہی اوسکی پھر صخر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ بنی سلیم کا ایک پانی ہے یعنے
چشمہ یا تالاب وہ بہاگ گئے ہین اسلام کے خوف سے اوس پانی کو چھوڑ کر تو اے نبی اللہ کے آپ مجھکو اور میری قوم کو اوس پانی پر رہنے

کی اجازت دیدی آپ نے فرمایا اچھا رہو پھر چند روز کے بعد بنی سلیم مسلمان ہوئے اور صخر کے پاس آنکر انہون نے اپنا پانی طلب کیا
صخر نے اوسکے دینے سے انکار کیا اس خیال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہ پانی مجھکو اور میری قوم کو دے چکے ہیں
یہ سنکر بنی سلیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا اے نبی اللہ کے ہم مسلمان ہوگئے اور صخر پاس گئے تاکہ
ہمارا پانی ہمکو حوالہ کردے مگر صخر نے اوسکو دینے سے انکار کیا آپ نے صخر کو بلا بھیجا اور ارشاد فرمایا اے صخر جب کوئی قوم مسلمان ہو جاتی ہے تو اوس نے
اپنی جانون کو اور مالون کو محفوظ کر لیا تو انکو انکا پانی دیدو صخر نے کہا بہت اچھا اے نبی اللہ کے صخر نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے چہرہ مبارک کو دیکھا اوسوقت رنگ بدل گیا سرخ ہو گیا شرم سے کہ میں نے اس سے لونڈی بھی لی لی اور پانی بھی لے لیا
ف لونڈی تو اسی مغیرہ کی پھوپھی اور پانی ہے بنی سلیم کا آپ کو حیا آئی کہ صخر نے اتنا بڑا کام کیا اور کوئی حصہ دوستا دنیا میں
اوسکے پاس نہ رہا عن سبرة بن عبد العزيز بن الربيع الجهني عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم
نزل في موضع المسجد تحت دومة فاقام ثلاثا ثم خرج الى تبوك وان جهينة لحقوه بالرحبة فقال لهم
من اهل ذي المروة فقالوا بنو رفاعة من جهينة فقال قد اقطعتها لبني رفاعة فاقتسموها فمنهم
من باع ومنهم من امسك فعمل ثم سالت اباه عبد العزيز عن هذا الحديث فحدثني ببعضه ولم يحدثني
به كله ترجمہ سبرہ بن عبد العزیز بن ربیع بن سبرہ جہنی سے روایت ہے انہون نے سنا اپنے باپ عبد العزیز بن ربیع سے انہون نے
سنا اپنے دادا سبرہ بن ربیع جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اب جہان مسجد ہے (جہینہ کے موضع مین) ایک درخت کے
تلے اوترے تین دن وہان ٹھہرے پھر تبوک کو چلے (تبوک ایک موضع ہے شام مین جہان ۹ سنہ ہجری مین لشکر اسلام گیا تھا)
تو جہینہ کے لوگ آپ سے جاکر ملے رحبہ مین (یعنی ایک وسیع میدان مین) آپ نے فرمایا یہان کون لوگ رہتے ہین لوگون نے
کہا بنو رفاعہ جو ایک شاخ ہے قبیلہ جہینہ کی آپ نے فرمایا مین نے یہ زمین قطعہ دیدی بنو رفاعہ کو تو تقسیم کر لیا انہون نے
اوس مین کو کسی نے اپنا حصہ بیچ ڈالا کسی نے رکھ لیا اور اوسمین محنت شقت کی (یعنی زراعت کی) ابن وہب نے کہا مین نے
پھر اس حدیث کو سبرہ کے باپ عبد العزیز سے پوچھا انہون نے کچھ بیان کیا اور کچھ بیان نہین کیا (یعنی پوری روایت نقل نہین کی)
عن اسماء بنت ابي بكر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير نخلا ترجمہ اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقطعہ دیا کھجور کے درختون کا زبیر کو (جو خاوند تھے اسماء کے) عن عبد الله بن حسان العنبري
حدثتني جدتاي صفية ودحيبة ابنتا عليبة وكانتا ربيبتي قيلة بنت مخرمة وكانت جدة ابيهما انها
اخبرتهما قالت قدمنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت تقدم صاحبي تعني حريث بن حسان وافد
بكر بن وائل فبايعه على الاسلام عليه وعلى قومه ثم قال يا رسول الله اكتب بيننا وبين بني تميم بالدهناء
لا يجاوزها الينا منهم احد الا مسافر او مجاور فقال اكتب له يا غلام بالدهناء فلما رايته قد امر له بها
شخص بي وهي وطني وداري فقلت يا رسول الله انه لم يسالك السوية من الارض اذ سالك انما هي هذه

الدهنا عندك مقيد الجمل ومرعى الغنم ونساء بني تميم وابناؤها وراء ذلك فقال امسك يا غلام صدقت
المسكينة المسلم اخو المسلم يسعهما الماء والشجر ويتعاونان على الفتان ترجمہ عبد اللہ بن حسان عنبری سے روایت ہے حدیث
بیان کی مجھ سے میری دادی اور نانی نے جنکا نام صفیہ اور دحیبہ تھا جو بیٹیاں تھیں علیبہ کی اور وہ دونو پالی ہوئی تھیں قیلہ بنت
مخرمہ کی اور قیلہ ان دونو کے باپ کی دادی تھی قیلہ نے ان سے بیان کیا کہ ہم آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور ہمارا
ساتھی حریث بن حسان جو بکر بن وائل کیطرف سے پیام لیکر آیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیعت کی اسلام پر اپنی
طرف سے اور اپنی قوم کیطرف سے پھر عرض کیا یا رسول اللہ ہماری اور بنی تمیم کی سرحد دہنا پر کر دیجیے دہنا ایک موضع کا نام ہے
کہ وہاں سے بڑھ کر ہماری پاس کوئی اون میں سے نہ آوے مگر جو مسافر ہو یا آگے جانے والا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
لڑکے لکھدے اسکیواسطے دہنا کو قیلہ نے کہا جب میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دہنا اوسکو دیدیا تو مجھے رنج ہوا کیونکہ
دہنا میرا وطن تھا اور وہیں میرا گھر تھا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ اس شخص نے انصاف سے سرحد آپ سے نہیں مانگی دہنا
تو اونٹ باندھنے کی جگہ ہے اور بکریوں کا چراگاہ ہے اور بنی تمیم کے عورتیں اور بچے اوسکے پیچھے ہیں یہ سنکر آپ نے فرمایا ٹھہر جا اے
لڑکے سچ کہا اس ضعیفہ نے مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے ایک پانی اور درخت سے دوسرا نفع اٹھا سکتا ہے اور آپس میں ایک دوسرے
کی مدد کرنا چاہیے فتنوں میں **ف** یعنی جب غیر قوم کے لوگ کسی مسلمان کو ضرر پہونچانا چاہیں تو سب مسلمانوں کو اسکا شریک ہونا
اور اوسکے ضرر سے بچانا ضرور ہے **عن** اسمر بن مضرس قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فبايعته فقال
من سبق الى ما لم يسبقه اليه مسلم فهو له قال فخرج الناس يتعادون يتخاطون ترجمہ اسمر بن مضرس سے روایت
ہے میں آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیعت کی آپ نے فرمایا جو شخص ایسے پانی پر پہونچ جاوے جہاں
اوس سے پہلے کوئی مسلمان نہ پہونچا ہو تو وہ اوسی کا ہے تو لوگ دوڑتے ہوئے اور لکیر کرتے ہوئے چلے تا کہ نشانی رہے ہم
یہانتک اوٹھی **عن** ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم اقطع الزبير حضر فرسه فاجرى فرسه حتى قام ثم رمى
بسوطه فقال اعطوه من حيث بلغ السوط ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر
دی زبیر کو جہان تک انکا گھوڑا دوڑ سکے پھر انہوں نے گھوڑا دوڑایا یہانتک کہ کھڑی ہو گئی اور کوڑا پھینکا آپ نے فرمایا
دیدو اون کو جہانتک انکا کوڑا پہونچا **باب** في احياء الموات بنجر لاوارث زمین کو آباد کرنیکا بیان **عن** سعيد
بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من احيا ارضا ميتة فهي له وليس لعرق ظالم حق ترجمہ سعید
بن زید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص آباد کرے بنجر زمین کو تو اوسی کا حق ہوگا اوسپر اور ظالم
کی رگ کا کچھ حق نہوگا رگ سے مراد درخت ہے جو ظالم ظلم سے وہاں لگاوے **عن** عروة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال من احيا ارضا ميتة فهي له وذكر له مثله قال فلقد خبرني الذي حدثني هذا الحديث ان رجلين
اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم غرس احدهما نخلا في ارض الآخر فقضى لصاحب الارض بارضه

وامر صاحب النخل ان يخرج نخله منها قال فلقد رايتها وانها لتضرب اصولها بالفؤس وانها
لنخل عم حتى اخرجت منها ترجمہ عروہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص آباد کرے بنجر زمین
کو تو وہ اوسی کی ہے اور بیان کی ایسی ہی حدیث جیسے اوپر گزری بعد اوس کے عروہ نے کہا مجھسے اوسی نے ذکر کیا جسنے یہ حدیث
بیان کی کہ دو شخصون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ان مین سے ایک نے دوسرے کی زمین پر کھجور کے پیڑ
لگائے تھے آپ نے جسکی زمین تھی اوسکو زمین دلوادی اور پیڑ والے کو حکم کیا کہ تو اپنے پیڑ اوکھاڑ لیجا تو مین نے دیکھا اوسکی
جڑین کاٹی جاتی تھین کلہاڑیون سے حالانکہ وہ بڑے پورے درخت ہوگئے تھے (یعنے خوب لنبے اور گنجان) یہانتک کہ نکالی
گئی اوس زمین سے ف کیونکہ پیڑ لگانے والے نے ظلم کیا پرائی زمین مین اپنا پیڑ لگایا پھر سوا نقصان کے اور کیا حاصل ہوگا
البتہ اگر زمین کا مالک درختون کی قیمت دینے پر راضی ہوجاوے تو قیمت اوس سے لے سکتا ہے عن ابن اسحاق باسناده و
معناه الا انه قال عند قوله مكان الذي حدثني هذا فقال رجل من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم واكثر
ظني انه ابو سعيد الخدري فانا رايت الرجل يضرب في اصول النخل ترجمہ ابن اسحاق سے دوسری روایت ہے سند سے
(یعنی یحیی بن عروہ سے اوس نے اپنے باپ سے) اسی طرح مروی ہے مگر اتنا فرق ہے اس مین یہ ہے کہ عروہ نے یون کہا ایک شخص نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابیون مین سے یون کہا اور میرے ظن غالب یہ ہے کہ وہ ابو سعید خدری ہونگے انہون نے کہا مین نے
دیکھا اوس شخص کو (جسکی زمین تھی) کہ اپنے درختون کی جڑون پر مارتا تھا عن عروة قال اشهد ان رسول الله
صلى الله عليه وسلم قضى ان الارض ارض الله والعباد عباد الله ومن احيا مواتا فهو احق به جاءنا بهذا
عن النبي صلى الله عليه وسلم الذين جاؤا بالصلوات عنه ترجمہ عروہ سے روایت ہے مین گواہی دیتا ہون اسبات
کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمین سب اللہ کی ہے اور بندے بھی سب اللہ کے بندے ہین اور جو شخص آباد کرے
بنجر زمین کو وہ اوسکا زیادہ حقدار ہے یہ حدیث بیان کی ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اون لوگون نے جنہون نے
نماز کو روایت کیا آپ سے (یعنی بہت سے صحابہ نے اسکو روایت کیا جنہون نے نماز کے مسائل آپ سے نقل کیے) عن سمرة عن النبي
صلى الله عليه وسلم قال من احاط حائطا على ارض فهي له ترجمہ سمرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے جو شخص دیوار کھینچ لے حاطے کی بنجر زمین پر تو وہی اوسکا حقدار ہوگا (صرف دیوار کھینچنے سے امام احمد کے نزدیک اور ائمہ
ثلثہ کے نزدیک جب اوسکو آباد بھی کرے یا رہنے کے لیے کھینچے) عن مالك قال هشام العرق الظالم ان يغرس الرجل في
ارض غيره فيستحقها بذلك قال مالك والعرق الظالم كل ما اخذ واحتفر وغرس بغير حق ترجمہ امام
مالک سے روایت ہے ہشام بن عروہ نے کہا ظالم رگ سے مراد یہ ہے کوئی شخص غیر کے زمین مین پیڑ لگا دے پھر پیڑ لگا کر اپنی حقیت
اوس زمین پر جتادے مالک نے کہا ظالم رگ یہی ہے کہ پرائی زمین مین سے کچھ لیوے یا وہان گڈھا کھودے یا درخت لگاوے ناحق
(یعنی جو تصرف بیجا ہو دوسرے کی زمین مین) عن ابي حميد الساعدي قال غزونا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم

تبوك فلما اتى وادى القرى اذا امرأة فى حديقة لها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه
اخرصوا فخرص رسول الله صلى الله عليه وسلم عشرة اوسق فقال للمرأة احصى ما يخرج منها فاتينا تبوك
فاهدى ملك ايلة الى رسول الله صلى الله عليه وسلم بغلة بيضاء وكساه بردة وكتب له ببحره
قال فلما اتينا وادى القرى قال للمرأة كم كان فى حديقتك قالت عشرة اوسق خرص رسول الله صلى
الله عليه وسلم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انى متعجل الى المدينة فمن اراد منكم ان يتعجل
معى فليتعجل ترجمہ ابی حمید ساعدی سے روایت ہے کہا مین جہاد کو گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تبوک تک جب آپ وادی القرے مین پہونچے تو ایک عورت کو دیکھا اپنے باغ مین بیٹھی ہوئی ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا اسکی باغ کی پہل آنکو (یعنی جتنی پہل درختون مین لگے ہین تخمیناً کتنی ہونگے اوسکا
اندازہ کرو) پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا اندازہ کیا دس وسق کا (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے
اور ہر صاع پانچ رطل کا) بعد اوسکے عورت سے فرمایا جب میوہ نکلے تو اوسکو ماپ لینا ابو حمید نے کہا پہر ہم سب تبوک
مین آئے تو ایلہ (ایک بستی ہے شام مین) کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ایک نقرہ رنگ کا خچر تحفہ
بہیجا آپنے اوسکو ایک چادر دی اور اوسکو اوسکی ملک کے سند لکھدی (جزیہ کی شرط پر) پہر جب ہم لوٹ کر وادی القرے
مین آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت سے پوچھا کیون کتنا میوہ نکلا تیرے باغ مین اوسنے کہا دس
وسق اسی قدر آنکا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد اوسکے آپنے فرمایا مین مدینے کو بہت جلد جاؤنگا تم مین سے
جسکا قصد جلدی کرنے کا ہو وہ میرے ساتھ چلنے کا ہو تو وہ چلے اور جسکا جی چاہے ٹھہر تا ہوا آہستہ آوے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باغ والی عورت کی حقیت قائم رکہی اور وہ باغ اوس سے چہین کر اور کو نہ دیا یہی تعلق اس
باب سے ہے) عن زینب انها كانت تفلى راس رسول الله صلى الله عليه وسلم وعنده امرأة عثمان بن عفان
ونساء من المهاجرات وهن يشتكين منازلهن انها تضيق عليهن ويخرجن منها فامر رسول الله صلى
الله عليه وسلم ان تورث دور المهاجرين النساء فمات عبد الله بن مسعود فورثته امرأته دارا بالمدينة
ترجمہ زینب سے روایت ہے وہ انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سر مبارک سے جوئین نکالتی تہین اوسوقت آپ کے پاس حضرت
عثمان کی بی بی اور کئی عورتین مہاجرین کی بیٹھی ہوئی تہین اور شکایت کر رہی تہین مکانون کی ہم کو تنگی ہوتی
ہے مکان کی اور ہم نکالے جاتے ہین مکانون سے (جب ہمارے خاوند مرجاتے ہین تو اوسکے وارث مکان لے لیتے ہین
اور ہم کو نکال باہر کرتے ہین پہر غربت مین ہم دوسرا مکان کہان سے لاوین کدہر جاوین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے حکم کیا کہ مہاجرین کی عورتین اون کے گہرون کی وارث ہون جب مرجاوین تو عبد اللہ بن مسعود جب مرے اون
کی عورت اون کے گہر کی وارث ہوئی جو مدینے مین تہا (شاید یہ حکم مخصوص ہو مہاجرین سے یا وارث ہونے سے یہ غرض ہے کہ

عدت تک خاوند کے گھر سے اوسکو وہان سے نکال نہ سکین) **باب** فی الدخول فی ارض الخراج خراجی زمین پر

رہنا کیسا ہے (یعنی جو زمین مسلمانون نے جنگ سے فتح کی) **عن** معاذ انه قال من عقد الجزية فی عنقه فقد بری

مما علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** معاذ سے روایت ہے انہون نے کہا جس شخص نے اپنے اوپر جزیہ

مقرر کیا (یعنی خراجی زمین کافر سے مول لے اور خراج دینا قبول کیا) تو وہ بری ہوا اوس طریقے سے جس پر رسول الله صلی الله

علیه وسلم تھے (یعنی برا کیا) **عن** ابی الدرداء قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اخذ ارضا بجزيتها

فقد استقال هجرته ومن نزع صغار كافر من عنقه فجعله فی عنقه فقد ولی الاسلام ظهره قال فسمع

منی خالد بن معدان هذا الحديث فقال اشبيب حدثك قلت نعم قال اذا قدمت فسله فليكتب

الی بالحديث قال فكتبه له فلما قدمت سالنی خالد بن معدان القرطاس فاعطيته فلما قرأه ترك ما

فی يده من الارضين حين سمع ذلك **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہے فرمایا رسول الله صلی الله علیه وسلم نے

جس شخص نے زمین لیکر اوسکا جزیہ دینا قبول کیا تو اوس نے اپنی ہجرت توڑ ڈالی اور جس نے کافر کی ذلت کی بات کو

(یعنی جزیے کو) اوسکی گلے سے نکالکر اپنے گلے مین ڈالا (یعنی جزیے کی زمین مول لیکر زراعت کرنے لگا اور جزیہ دینا قبول کیا)

تو اوس نے اسلام کیطرف سے اپنی پیٹھ موڑ لی راوی سنان نے جو راوی اس حدیث کا ہے کہا مین نے یہ حدیث خالد بن معدان سے

بیان کی انہون نے کہا کیا شبیب نے تم سے یہ حدیث بیان کی مین نے کہا ہان انہون نے کہا جب شبیب پاس تو جاوے

تو اوس سے کہنا یہہ حدیث مجھکو لکھ بھیجے سنان نے کہا پھر شبیب نے یہ حدیث خالد کے لیے لکھ کر مجھکو دی جب مین آیا

تو خالد بن معدان نے مجھسے وہ پرچہ مانگا مین نے اون کو دیا انہون نے جب اوسکو پڑھا تو جتنی زمین خراجی اون کے پاس تھی

سب چھوڑ دی جب یہ حدیث سنی **ف** شاید یہ حکم ابتدای اسلام مین تھا جبتک اسلام ملکون مین خوب پھیلا

نہ تھا تو آپ نے کافرون کے ملک مین مسلمانون کا ہمیشہ کے لیے رہنا پسند نہین کیا بعضون نے کہا یہ حکم تہدیداً ہے ایسا نہو

کہ زمیندار ہوکر جہاد کو بھول جاوے **باب** فی الارض يحميها الامام والرجل کسی زمین کے گھانس یا پانی کو امام

روکے یا اور کوئی شخص روکے (یعنی اور کسی کو وہان کی گھانس نہ لینے دیوے یا پانی تو کیسا ہے) **عن** الصعب بن جثامة

ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا حمی الا لله ولرسوله قال ابن شهاب وبلغنی ان رسول الله صلی

الله علیه وسلم حمی النقيع وقال لا حمی الا لله عز وجل **ترجمہ** صعب بن جثامہ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه

وسلم نے فرمایا نہین ہے حمی (روند) مگر الله و رسول کیواسطے (یعنی جہاد کے جانورون کیواسطے یا زکوۃ کے جانورون کے لیے)

ابن شہاب نے کہا مجھے معلوم ہوا کہ رسول الله صلعم نے نقیع کو حمی کیا اور فرمایا کہ حمی نہین ہے مگر الله کے واسطے (نقیع ایک موضع

ہے جہان پانی اکٹھا کیا جاتا تھا مطلب یہہ ہے کہ الله ہی کیواسطے گھانس یا پانی روکنا درست ہے اگر ضرورت ہو) **باب**

ما جاء فی الرکاز رکاز کا بیان (جو مال گڑا ہوا ہاتھ لگے) **عن** ابی هريرة يحدث ان النبی صلی الله

علیہ وسلم قال فی الرکاز الخمس ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ زمین و باکو آخر
لیا جاویگا اور باقی بہنیہ ایکا ہی عن الحسن قال الرکاز الکنز العادی ترجمہ حسن سے روایت ہے انہوں نے کہا رکاز وہ خزانہ
ہے جو پرانا ہو اگلے وقت کا یعنی کافروں کا عن ضباعة بنت الزبير بن عبد المطلب بن هاشم انها
اخبرتها قالت ذهب المقداد لحاجته ببقيع الخبخبة فاذا جرذ يخرج من جحر دينارا ثم لم يزل
يخرج دينارا دينارا حتى اخرج سبعة عشر دينارا ثم اخرج خرقة حمراء يعني فيها دينار فكانت ثمانية عشر
دينارا فذهب بها الى النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره وقال له خذ صدقتها فقال النبي صلى الله عليه
وسلم هل هويت الى الجحر قال لا فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم بارك الله لك فيها ترجمہ ضباعہ
بنت زبیر بن عبد المطلب بن ہاشم سے روایت ہے کہ مقداد کسی کام کو نقیع خبخبہ گئے خا معجمہ سے پہر بای موحدہ پہر خا معجمہ
پہر بای موحدہ سے ایک موضع کا نام ہے اطراف مدینہ میں) میں گئے تو دیکہا ایک چوہے کو اونے ایک سوراخ میں سے
ایک دینار نکالا پہر ایک اور نکالا پہر ایک اور یہانتک کہ سترہ دینار نکالے پہر ایک تہیلی پہر نکالی جسمیں ایک دینار
تہا سب اٹہارہ دینار ہوئے مقداد اون دیناروں کو لیکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے حال بیان
کیا اور عرض کیا کہ اسکی زکوۃ لیجیے آپ نے فرمایا کیا تم نے سوراخ میں سے نکالا یا تم سوراخ پہ متوجہ ہوتے تہے مقداد نے
کہا نہیں آپ نے فرمایا اللہ برکت دے تمکو اس میں ف یعنی آپ نے یہ پوچہا تم تو اس سوراخ کو دیکہکر اوسطرف
نہیں گئے تہے نہ تم نے اوس میں سے ہاتہہ ڈالکر نکالا تو یہ مال رکاز نہیں ہوا اس لیے خمس اوسمیں واجب نہ ہوگا
بلکہ مثل لقطہ کی ہوا جسکو چندروز تک بتانا چاہیے اگر اوسکا مالک ملے تو بہتر اوسی کو دیدینا چاہیے نہیں تو اپنے کام میں
لانا درست ہے باب نبش القبور العادية پرانی قبرین کہودنیکا بیان یعنی کافروں کی جن میں روپیہ ہو
عن عبد الله بن عمرو يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول حين خرجنا معه
الى الطائف فمررنا بقبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هذا قبر ابي رغال وكان بهذا الحرم يدفع
عنه فلما خرج اصابته النقمة التي اصابت قومه بهذا المكان فدفن فيه وآية ذلك انه دفن
معه غصن من ذهب ان انتم نبشتم عنه اصبتموه معه فابتدره الناس فاستخرجوا الغصن
ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے طائف کیطرف
توراہ میں ایک قبر ملی آپ نے اوسکو دیکہکر فرمایا یہ قبر ہے ابو رغال کی (جو ثقیف کا جد اعلیٰ اور قوم ثمود میں سے تہا)
اور وہ حرم میں رہتا تہا عذاب سے بچنے کے لیے (یعنی حرم کی حد سے باہر نکلتا اس خیال سے کہ عذاب سے محفوظ رہونگا
کیونکہ حرم میں عذاب نہیں اوترتا) جب وہ حرم سے باہر نکلا (ایک مدت کے بعد) تو وہی عذاب اوسکو ہوا جو اوسکی قوم
کو اسی جگہہ ہوا تہا (یعنی زلزلہ) وہ اوسی جگہہ دفن کیا گیا اور نشانی اوسکی یہ ہے کہ جب وہ دفن ہوا تہا تو اوسکے ساتہہ ایک

سلاخ سونے کی پڑی تھی اگر تم قبر کہود و تو اوسکو پالوگے یہ سنکر لوگ دوڑے قبر کیطرف اور اوس سلاخ کو کہود کر نکال لیا۔ **ف** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بڑا معجزہ تھا کہ ہزارون برس کی قبر کو بتادیا اور اوسکی نشانی بھی بتادی پہر جیسا آپنے فرمایا تھا ویسا ہی نکلا۔ اس سے معلوم ہوا کہ کافرون کی قبرین کہود ڈالنا درست ہی

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب الجنائز

کتاب جنازے کے احکام کی

باب الامراض المكفرة للذنوب وہ کون سی بیماریان ہین جن سے گناہ معاف ہوجاتے ہین **عن** عامر الرام اخي الخضر قال ابو داود قال النفيلي هو الخضر ولكن كذا قال قال اني لببلادنا اذ رفعت لنا رايات والوية فقلت ما هذا قالوا هذا لواء رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتيته وهو تحت شجرة قد بسط له كساء وهو جالس عليه وقد اجتمع اليه اصحابه فجلست اليهم فذكر رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسقام فقال ان المومن اذا اصابه السقم ثم عافاه الله منه كان كفارة لما مضى من ذنوبه وموعظة له فيما يستقبل وان المنافق اذا مرض ثم اعفي كان كالبعير عقله اهله ثم ارسلوه فلم يدر لم عقلوه ولم يدر لم ارسلوه فقال رجل ممن حوله يا رسول الله وما الاسقام والله ما مرضت قط فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم قم عنا فلست منا فبينا نحن عنده اذا قبل رجل عليه كساء وفي يده شيء قد التف عليه فقال يا رسول الله اني لما رأيتك اقبلت اليك فمررت بغيضة شجر فسمعت فيها اصوات فراخ طائر فاخذتهن فوضعتهن في كسائي فجاءت امهن فاستدارت على راسي فكشفت لها عنهن فوقعت عليهن معهن فلففتهن بكسائي فهن اولاء معي قال ضعهن عنك فوضعتهن وابت امهن الا لزومهن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاصحابه اتعجبون لرحم ام الافراخ فراخها قالوا نعم يا رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فوالذي بعثني بالحق لله ارحم بعباده من ام الافراخ بفراخها ارجع بهن حتى تضعهن من حيث اخذتهن وامهن معهن فرجع بهن **ترجمہ** عامر رامی سے روایت ہی جو بہائی تھے خضر کے کہا کہ مین اپنی ملک مین تہا یکایک ہم کو جہنڈے اور نشان دکہائی دیے مین نے پوچہا یہ کیا ہی معلوم ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نشان ہی تو مین آپ پاس آیا آپ ایک درخت کے تلے بیٹہے تہے ایک کملی پر جو بچہائی گئی تھی آپ کیواسطے اور آپکے اوپر جمع ہوگئی تھی آپکے اصحاب یعنی سب طرف سے اصحاب آپکے آپ کو گھیرے ہوتے تہے میں بہی جاکر اون مین بیٹہا **ف** یعنی اون کے حلقے مین شریک ہوگیا تا کہ آپکے وعظ اور نصیحت سنون اور دیکہون آپ کیسی مین کیا فرماتے ہین **ت** تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیماریونکا ذکر کیا فرمایا مومن کو جب بیماری پہنچتی ہی پہر اللہ عزوجل اوس بیماری سے اوسکو عافیت دیتا ہی تو وہ بیماری اوسکے گذرے ہوے گناہونکا کفارہ ہوجاتی ہی اور

لیے نصیحت ہوتی ہی یعنی تنبیہہ ہوتی ہی وہ گناہون گذشتہ سے توبہ کرتا ہی اور زمانہ آیندہ مین پرہیز کرتا ہی اور منافق جب
بیمار ہوتا ہی اور تندرستی دیا جاتا ہی تو وہ مانند اونٹ کے ہوتا ہی جیسے کہ اوسکے مالکنے اوسکو باندہا اور پہر چہوڑ دیا اور
اوس نے نہ جانا کہ کسلیے اوسکو باندہا اور کس لیے چہوڑ دیا تو ایک شخص نے آپ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بیماری کیا چیز ہے
خدا کی قسم مین کبہی بیمار نہین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اوٹھ جا تو ہم مین سے نہین ہی **ف**
پہر آپنے تہدیداً فرمایا یعنی مومن پر ضرور کچہ نہ کچہ صدمہ آتا ہی دنیا مین تاکہ آخرت مین اوسکے گناہون کا کفارہ ہو اور کافرون کو
دنیا مین اکثر راحت ملتی ہی کیونکہ آخرت مین اونکا کچہ حصہ ہی نہین جو کچہ ہے دنیا مین ہی فرمایا اللہ تعالے نے مَا لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
مِنْ نَصِيبٍ **ف** عامر نے کہا ہم آپکے پاس بیٹہے ہی تہے کہ ایک شخص کمل پوش آیا اوسکے ہاتہہ مین کچہ دبا ہوا تہا عرض کیا
یا رسول اللہ جب مینے آپکو دیکہا تو آپکے پاس آنے لگا راہ مین ایک جہنڈ درختون کا دیکہا وہان چڑیا کی بچون کی آواز
سنی تو مینے اونکو پکڑ لیا اپنے کمل مین لپیٹ لیا پہر اون کی مان آئی اور میرے سر پر گہومنے لگی مین نے اوسکی بچون کو
کہولا وہ بہی اون پر گر پڑی اور اونہی کے ساتھ قید ہوگئی اب اون سبکو مین اپنے ساتہہ کمل مین لپیٹ کر لایا ہون آپ نے
فرمایا اونکو یہان رکہ تو مینے رکہا لیکن ماں نے اپنے بچون کا ساتہہ نہ چہوڑا یعنی یہ نہین کیا کہ بچون کو چہوڑ کر اوڑ جاوے
تب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے اصحاب سے کیا تم تعجب کرتے ہو چڑیا کی محبت پر اپنے بچون سے اونہون نے کہا
ہان یا رسول اللہ آپنے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے مجہے بہیجا سچا پیغمبر کرکے بیشک اللہ جل جلالہ اپنے بندون سے اس سے
زیادہ محبت رکہتا ہی جتنی یہ چڑیا اپنے بچون سے رکہتی ہی لیجا ان کو اور وہین رکہ آ جہان سے تو اونکو اوٹہا لایا ہی اور ان
کی ماں کو بہی ساتہہ لیجا پہر وہ شخص لے گیا اونکو **ف** سبحان اللہ اللہ جل جلالہ اپنے بندون پر رحم کرے تو پہر کون کری
ویسی ہم سب کا مالک اور مربی ہی **عن** ابی موسے قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم غیر مرۃ ولا مرتین یقول
اذا کان العبد یعمل عملا صالحا فشغله عنه مرض او سفر کتب له کصالح ما کان یعمل وهو صحیح
مقیم **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی بار کچہ ایک دو بار نہین فرماتے تہی آپ
جب بندہ نیک عمل کیا کرتا ہے پہر کوئی وجہ سے اوس کام سے رکجاتا ہے جیسے بیماری یا سفر سے تو اوسکے لیے اوتنا ہی ثواب لکہا
جاتا ہی جیسے کہ وہ اچہی طرح عمل کرتا تہا صحت اور اقامت مین **ف** یعنی جتنا ثواب اوسوقت لکہا جاتا تہا اوتنا ہی اب
بہی ہوگا **باب** عیادۃ النساء عورتون کی بیمار پرسی کو جانا **عن** ام علاء قالت عادنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وانا مریضة فقال یا ام العلاء ابشری فان مرض المسلم یذهب اللہ به خطایاه
کما تذهب النار خبث الذهب **ترجمہ** ام علاء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری عیادت کی اور
مین بیمار تہی تو آپنے فرمایا ای ام علاء خوش ہو جا کیونکہ مسلمان کے گناہون کو بیماری ایسا دور کردیتی ہی جیسے انگار سونے کی
میل کو دور کردیتی ہی یعنی جب سونے کو تپاؤ تو میل کچیل سے صاف ہو جاتا ہی اسی طرح مسلمان بہی جب بیمار ہو اور صبر و شکر کری

تو او سکے گناہ معاف ہو جاوینگے **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ انی لاعلم اشد ایۃ فی القران قال ایۃ ایۃ یا عائشۃ قالت قول اللہ تعالی من یعمل سوء یجز بہ قال اما علمت یا عائشۃ ان المؤمن تصیبہ النکبۃ او الشوکۃ فیکافئ باسوء عملہ ومن حوسب عذب قالت الیس اللہ یقول فسوف یحاسب حسابا یسیرا قال ذاکم العرض یا عائشۃ من نوقش الحساب عذب **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں جانتی ہوں اُس آیت کو جو سب آیتوں سے زیادہ سخت ہے کلام اللہ میں آپ نے فرمایا بھلا کون سی آیت ہے بتاؤ اے عائشہ انہوں نے کہا آیت مَن یَّعمَل سُوٓءًا یُّجزَ بِہٖ یعنی جو شخص برائی کریگا اُسکا بدلہ دیا جاویگا (جب یہ آیت اوتری تو صحابہ پر بہت شاق گذری کیونکہ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ برائی کا بدلہ قیامت میں ضرور دیا جاویگا) آپ نے فرمایا اے عائشہ کیا تو نہیں جانتی مسلمان کو جب کوئی مصیبت پہونچتی ہے یا کانٹا لگتا ہے تو وہ اوسکے بُرے کاموں کا بدلہ ہو جاتی ہے البتہ جسکا حساب کیا جاویگا قیامت میں اوسکو عذاب ہوگا حضرت عائشہ نے فرمایا اللہ تو فرماتا ہے فسوف یحاسب حسابا یسیرا قریب ہے کہ آسان محاسبہ لیا جاویگا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس سے مراد صرف اعمال کا پیش کرنا ہے اپنے بندے پر اے عائشہ جس سے جھگڑا ہوگا حساب میں اوسکو ضرور عذاب ہوگا

باب فی العیادۃ بیمار پرسی کا بیان **عن** اسامۃ بن زید قال خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعود عبد اللہ بن ابی فی مرضہ الذی مات فیہ فلما دخل علیہ عرف فیہ الموت قال قد کنت انہاک عن حب یہود قال فقد ابغضہم اسعد بن زرارۃ فمہ فلما مات اتاہ ابنہ فقال یا رسول اللہ ان عبد اللہ بن ابی قد مات فاعطنی قمیصک اکفنہ فیہ فنزع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قمیصہ فاعطاہ ایاہ **ترجمہ** اُسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے بیمار پرسی کو عبد اللہ بن ابی کی اُس بیماری میں جس میں وہ مر گیا (ہر چند عبد اللہ بن ابی منافق بلکہ منافقوں کا سرگروہ تہا مگر آپنے اوسکے ساتھ ظاہرداری نہ چھوڑی اور جہانتک ہوسکا احسان کیا اس خیال سے کہ یہ خود شرمندہ ہو کر نفاق چھوڑدے) جب آپنے اوسکو دیکھا تو معلوم کر لیا کہ یہ مر جاویگا آپنے فرمایا میں تجھے منع کرتا تہا یہود کی دوستی سے عبد اللہ نے کہا اسعد بن زرارہ نے اون سے بغض رکہا تو اوسکو کیا فائدہ ہوا (یعنی وہ بھی مر گیا وہ اپنی لذت میں بھی نفع سمجھتا تہا کہ آدمی موت سے بچاو اور بھی ضرر جانتا تہا کہ جلدی) جب عبد اللہ مر گیا تو اوسکا بیٹا آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ عبد اللہ بن ابی مر گیا آپ اپنا قمیص دیجیے تو میں اوسکا کفن کردوں آپنے اپنا قمیص اوتار کر اوسکو دیدیا (سبحان اللہ کسی پیغمبر کے حسن اخلاق اس سے زیادہ کیا ہوں گے)

باب فی عیادۃ الذمی کافر ذمی کی بیمار پرسی کا بیان **عن** انس ان غلاما من الیہود کان مرض فاتاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودہ فقعد عند راسہ فقال لہ اسلم فنظر الی ابیہ وہو عند راسہ فقال لہ اطع ابا القاسم فاسلم فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو یقول الحمد للہ الذی انقذہ بی من

الناس ترجمہ انس سے روایت ہی ایک لڑکا یہودی بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی عیادة کے لیے تشریف
لائے اور اوسکی سر کے پاس بیٹھے اور اوسکو آپ نے فرمایا تو مسلمان ہو جا تو اوس نے اپنے باپ کیطرف دیکھا اور اوسکا باپ بہی
اوسکی سرہانے تہا تو اوسکی باپ نے اوس سے کہا ابو القاسم کی اطاعت کر یعنی حضرت کی تو وہ مسلمان ہوا پہر آپ کہڑی ہوئے
اور کہتے تہے تعریف ہی واسطے اللہ کے ایسا اللہ جسنے اوسکو آگ سے نجات دی میری سبب سے **ف** اس سی معلوم ہوا کہ لڑکا جب
عقل رکہتا ہو تو اوسکا اسلام صحیح ہے **باب** المشی فی العیادة عیادت یعنی بیمار پرسی کو پیادہ جانا **عن** جابر
قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی لیس براکب بغل ولا برذون **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم میری بیمار پرسی کو آتے تہے نہ خچر پر سوار ہوتی تہے نہ ترکی پر **ف** بلکہ پیادہ تشریف لاتی تہے کیونکہ اس مین
زیادہ ثواب ہے **باب** فی فضل العیادة عیادت یعنی بیمار پرسی کی فضیلت کا بیان **عن** انس قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم من توضأ فاحسن الوضوء وعاد اخاه المسلم محتسبا بوعد من جهنم مسيرة سبعين
خريفا قلت يا ابا حمزة وما الخريف قال العام **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو
شخص اچھی طرح سے وضو کرے یعنی پورا وضو کرے اور اپنی مسلمان بہائی کی عیادت کرے بقصد ثواب کے تو وہ دوزخ سے مقدار
ساٹھ خریف کے دور کیا جاتا ہی ثابت نے کہا مین نے ابو حمزہ سے کہا خریف کسکو کہتے ہین انہون نے کہا سال کو (تو جو کوئی
مسلمان کی بیمار پرسی کرے خدا کیواسطے وہ جہنم سے ستر برس کی راہ پر دور ہوگا) **عن** علی قال ما من رجل یعود مریضا
ممسيا الا خرج معه سبعون الف ملك يستغفرون له حتى يصبح وكان له خريف في الجنة ومن اتاه
مصبحا خرج معه سبعون الف ملك يستغفرون له حتى يمسي وكان له خريف في الجنة **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہی کہ نہین کوئی ایسا شخص جو اخیر روز مین بیمار کی عیادت کرے یعنی دوپہر سے بعد مگر اوسکی ساتھ
ستر ہزار فرشتے رحمت و مغفرت کے نکلتے ہین اور اوس کے لیے دعا کرتے ہین مغفرت کی فجر تک اور اوس کے لیے بہشت
مین ایک باغ معین کیا جاتا ہے اور جو کوئی اول روز یعنی صبح کو بیمار کی عیادت کرتا ہی تو اوسکی لیے بہی ستر ہزار فرشتے نکلتے
ہین اور شام تک اوسکی مغفرت کی دعا کرتے ہیں اور جنت مین اوس کے لیے ایک باغ مقرر کیا جاتا ہی **عن** علی عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم بمعناه لم یذکر الخریف **ترجمہ** حضرت علی سے دوسری روایت بہی ایسی ہی کہ یہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مگر اوسمین باغ کا ذکر نہین ہے) **باب** فی العیادة مرارا کئی مرتبہ ایک بیمار کی بیمار پرسی کو جانا
عن عائشة قالت لما اصيب سعد بن معاذ يوم الخندق رماه [illegible] الاكحل فضرب عليه رسول
الله صلى الله عليه وسلم خيمة في المسجد ليعوده من قريب **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی جب جنگ خندق
مین سعد بن معاذ زخمی ہوئے اون کے ہاتہ کی رگ مین ایک تیر لگا تہا (ایسا کہ خون بند نہ ہوتا تہا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اون کے لیے مسجد مین ایک خیمہ نصب کر دیا تہا تاکہ قریب سے اون کی بیمار پرسی کر لیا کرین **ف** مگر حضرت

سعد بن معاذ جو ابھی نہ ہوئے پر انہوں نے دعا کی کہ ای خدا میں زندہ رہوں جبتک بنے قریظہ کی بدعہدی کی سزا دیکھ
لوں آخر بنی قریظہ کو سزا اونکو سامنے ہوئی بعد اسکے اون کی وفات ہوئی **باب** العیادۃ من الرمد یعنی
مسلمان کی آنکھ دکھتی ہو تو عیادت کو جانا **عن** زید بن ارقم قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجع
کان بعینی **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آنکھ کے درد میں میری عیادت
کی **باب** الخروج من الطاعون جہاں پر طاعون ہو وہاں سے چلے جانا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن بن عوف
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا سمعتم بہ بارض فلا تقدموا علیہ واذا وقع بارض
وانتم بہا فلا تخرجوا فرارا منہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے
سنا آپ فرماتے تھے جس زمین میں تم سنو کہ وہاں طاعون ہے تو وہاں مت جاؤ اور جس زمین میں تم ہو اور وہاں طاعون واقع ہو
تو تم وہاں سے بھاگ نہ نکلو **ف** طاعون کہتے ہیں وبا کو یعنے مرض عام کو جو ہوا کے فساد سے ہوتا ہے بعضوں نے کہا طاعون
ایک درد ہے جو بدن کو فنا کر دیتا ہے بعضوں نے کہا طاعون ایک زخم ہے یا پھوڑا ہے جو بغل میں یا پشت میں نکلتا ہے
حفظنا اللہ منہ **باب** الدعاء للمریض بالشفاء عند العیادۃ جب بیمار پاس بیمار پرسی کو جاوے تو اوسکے
واسطے دعا کرے صحت اور سلامتی کی **عن** عائشۃ بنت سعد ان اباہا قال اشتکیت بمکۃ فجاءنی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی ووضع یدہ علی جبہتی ثم مسح صدری وبطنی ثم قال اللہم اشف سعدا
واتمم لہ ہجرتہ **ترجمہ** عائشہ بنت سعد سے روایت ہے کہ اون کے باپ سعد بن وقاص نے کہا میں بیمار ہوا مکے میں تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے میری عیادت کو اور آپ نے اپنا ہاتھ میری پیشانی پر رکھا بعد اسکے میری سینے اور
پیٹ پر پھیرا پھر فرمایا یا اللہ شفا دے سعد کو اور پوری کر ہجرت اوسکی **ف** یعنی مدینے میں پہونچا دے ہرچند مکہ وقت
فتح ہو گیا تھا مگر جہاں سے ہجرت کی وہاں رہنا صحابہ اچھا نہ جانتے تھے اللہ نے ایسا ہی کیا سعد مدینے میں مرے **عن**
ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا الجائع وعودوا المریض وفکوا
العانی **ترجمہ** ابی موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھانا کھلاؤ بھوکے کو اور عیادت
کرو بیمار کی اور چھڑاؤ قیدی کو یعنے جو مسلمان کافروں پاس قید ہو جاوے یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اس باب میں نہیں ہے
باب الدعاء للمریض عند العیادۃ بیمار پرسی کے وقت بیمار کے واسطے دعا کرنا **عن** ابن عباس عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من عاد مریضا لم یحضر اجلہ فقال عندہ سبع مرار اسال اللہ العظیم رب
العرش العظیم ان یشفیک الا عافاہ اللہ من ذلک المرض **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے اور اوسکی موت نہ آئی ہو اور یہ سات بار وہاں بیٹھ کر کہے
اسال اللہ العظیم رب العرش العظیم ان یشفیک یعنی میں خدا سے چاہتا ہوں جو عظمت والا ہے بڑی عظمت والے تخت کا

اللہ ہے کہ تجھکو شفا دیوے تو اللہ جل جلالہ اوسکو ضرور شفا دیگا اُس بیماری سے **عن** ابن عمرو قال قال النبی صلے
اللہ علیہ وسلم اذا جاء الرجل یعود مریضا فلیقل **اللھم** اشف عبدک ینکأ لک عدوا او یمشی لک الی جنازۃ
ترجمہ ابن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بیمار کے پاس عیادت کو آوے تو چاہیے
کہ یوں کہے اے اللہ شفا دے اپنے بندے کو کہ زخمی کرے تیری راہ میں دشمن کو اور چلے تیرے واسطے ساتھ کسی جنازہ کے **باب**
کراھیۃ تمنی الموت موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا یدعون احدکم بالموت لضر نزل بہ ولکن لیقل **اللھم** احیینی ما کانت الحیاۃ خیرا لی وتوفنی اذا کانت
الوفات خیرا لی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے ایک تمہارا موت کی بسبب تکلیف
کے جو پہنچی اوسکو ولیکن اگر کہے تو یہہ کہے اے اللہ جلا تو مجھکو جبتک کہ زندگی میرے لیے بہتر ہو اور مار مجھکو جب میرے لیے موت
بہتر ہو **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یتمنین احدکم الموت فذکر مثلہ
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی پھر بیان کیا
اوسی طرح حدیث کو جیسی کہ پہلے گزری **باب** موت الفجاءۃ ناگہانی موت کا بیان (جو دفعۃً آ جاوے) **عن** عبید
بن خالد السلمی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال موت
الفجاءۃ اخذۃ اسف **ترجمہ** عبید بن خالد سلمی سے روایت ہے جو ایک صحابی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ناگہان مرنا غضب کی پکڑ ہے **ف** ناگہان مرنا اللہ کے غضب کی نشانی ہے بندے
کے لیے اسلیے کہ اوسکو مہلت نہ دی کہ وہ سفر آخرت کا سامان درست کرتا یعنی توبہ اور عمل صالح کرتا یا وصیت کرتا **باب**
فضل من مات فی الطاعون جو شخص طاعون سے مر جاوے اوسکی فضیلت کا بیان **عن** جابر بن عتیک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم جاء یعود عبد اللہ بن ثابت فوجدہ قد غلب فصاح بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم
یجبہ فاسترجع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال غلبنا علیک یا ابا الربیع فصاح النسوۃ وبکین فجعل ابن
عتیک یسکتھن فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعھن فاذا وجب فلا تبکین باکیۃ قالوا وما
الوجوب یا رسول اللہ قال الموت قالت ابنتہ واللہ ان کنت لارجوا ان تکون شھیدا فانک قد
کنت قضیت جھازک قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ عزوجل قد اوقع اجرہ علی قدر نیتہ
وما تعدون الشھادۃ قالوا القتل فی سبیل اللہ تعالی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشھادۃ
سبع سوی القتل فی سبیل اللہ المطعون شھید والغرق شھید وصاحب ذات الجنب شھید والمبطون
شھید وصاحب الحریق شھید والذی یموت تحت الھدم شھید والمرأۃ تموت بجمع شھیدۃ
ترجمہ جابر بن عتیک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیمار پرسی کو آئے عبد اللہ بن ثابت پاس دیکھا تو وہ بیہوش

ہین آپ نے زور سے اونکو پکارا انہون نے جواب نہ دیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انا للہ وانا الیہ راجعون فرمایا اور کہا ہم مغلوب ہوگئے تیرے باب مین اے ابا الربیع (یعنی ہم بہت چاہتے ہین کہ تم اچھے ہو جاؤ مگر اللہ کی تقدیر ہماری ارادے پر غالب ہے) یہ سنکر عورتین چیخنے لگین اور رونے لگین تو ابن عتیک اونکو چپ کرانے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انکو چھوڑ دو اونکو جب وجب ہو جاوے تو اوسوقت کوئی رونیوالی نہ رووے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وجب ہونے سے کیا مراد ہے آپ نے فرمایا جب موت آجاوے اون کی بیٹی نے اپنے باپ (عبد اللہ بن ثابت) کو کہا قسم خدا کی ہم یہ سمجھتی تہے کہ تم شہید ہوگے کیونکہ تم نے اپنے جہاد کا اسباب تیار کیا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے ہر ایک کو ثواب اوسکی نیت کے موافق دیگا (پر عذاب نیت سے نہ دیگا جبتک گناہ نہ کرے پہر بھی بخشش کی امید ہے ہمارا مالک کیسا رحیم وکریم ہے) تم لوگ شہید ہونا کسکو جانتے ہو اونہون نے کہا اللہ کی راہ مین (جہاد مین کافرون کے ہاتھ سے) مارے جانیکو **ف** یہی مشہور اور معروف شہادت ہے اور مطلق شہادت سے بھی یہی مراد ہوتی ہے اور یہ شہادت سب قسمون کی شہادتون سے افضل ہے اور انسان کے سوا اس سے بہتر موت نہین ہے **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوائے قتل فی سبیل اللہ کے سات شہادتین ہین ایک تو طاعون زدہ شہید ہے دوسرا جو ڈوب کر مر جاوے وہ شہید ہے تیسرا ذات الجنب کی بیماری سے جو مر جاوے تو شہید ہے چوتہا جو پیٹ کی بیماری سے یعنی دستون وغیرہ سے مر جاوے تو وہ شہید ہے پانچوان جو آگ مین جلکر مر جاوے تو شہید ہے چھٹے جو دیوار یا چھت وغیرہ کے نیچے دب کر مر جاوے تو شہید ہے ساتوین وہ عورت جو پیٹ سے یا باکرہ مر جاوے شہید ہے **ف** یعنی زچگی مین مر جاوے مگر ان لوگون کو شہادت کا ثواب ہوگا نہ حکم شہید کا)

باب المریض یؤخذ من اظفارہ وعانتہ (موت کے قریب ناخون کاٹنا اور زیر ناف کے بال لینا بہتر ہے)

عن ابی هریرة قال ابتاع بنو الحرث بن عامر بن نوفل خبيبا وكان خبيب هو قتل الحارث بن عامر يوم بدر فلبث خبيب عندهم اسيرا حتى اجمعوا لقتله فاستعار من ابنة الحارث موسى يستحد بها فاعارته فدرج بني لها وهي غافلة حتى اتته فوجدته مخليا وهو على فخذه والموسى بيده ففزعت فزعة عرفها فقال اتخشين ان اقتله ما كنت لافعل ذلك قال ابوداود روى هذه القصة شعيب بن ابي حمزة عن الزهري قال اخبرني عبيد الله بن عياض ان ابنة الحارث اخبرته انهم حين اجتمعوا يعني لقتله استعار منها موسى يستحد بها فاعارته

ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بنی حارث بن عامر بن نوفل نے خبیب بن عدی رضی اللہ عنہ کو خریدا (سولونڈی کر خبیب نے بدر کے دن حارث بن عامر کو قتل کیا تہا اسواسطے حارث کے بیٹون نے اون کو خریدا تاکہ اپنی باپ کے خون کا بدلہ لین) خبیب اونکے پاس قید رہے (کیونکہ جب یہ پہونچے تہے تو اشہر حرم تہے انہون نے انتظار کیا کہ بعد گزر جانے مہینے حرام کے انکو قتل کرین گے) یہانتک کہ سب جمع ہوئے انکو قتل کیلئے اوسوقت خبیب نے حارث کی بیٹی سے ایک استرہ مانگا زیر ناف کے بال لینے کو اوس نے استرہ دیا اوسی حالت مین ایک چہوٹا بچہ اوسکا خبیب پاس جا پہونچا اور اوسکی ماں کو خبر نہ تھی جب وہ آئے تو دیکہا

کہ خبیب کی ران پر بیٹھا ہے اور استرہ خبیب کے ہاتھ میں ہے یہ دیکھکر اوسکی ماں سہم گئی یہانتک کہ خبیب نے اوسکا سہم جانا پہچان
لیا تب خبیب نے کہا کیا تو خوف کرتی ہے کہ میں اسکو مار ڈالون میں ایسا کبھی نہ کرونگا **ف** اگرچہ تم میرے قتل کے
درپے ہو کیونکہ چھوٹے بچون کا قتل کرنا کسی طرح درست نہیں ہے پھر اون کافرون نے خبیب کو سولی دینے کو تنعیم میں
جو حرم سے خارج ہے نکالا تب خبیب نے کہا مجھے اتنی مہلت دو کہ میں دو رکعت نماز پڑھ لون کفار نے مہلت دی انہون نے
دو رکعت نماز پڑھ کر یہ شعر پڑھے **شعر** ولست ابالی حین اقتل مسلما + علی ای شق کان للہ مصرعی +
وذلک فی ذات الالٰہ وان یشأ + یبارک علی اوصال شلو ممزع + مجھکو یہ پرواہ نہیں جبکہ میں مارا جاتا ہون
مسلمان کسی کروٹ پر ہو خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہے اور جو خدا چاہے تو برکت دے عضو پارہ
پارہ کے ٹکڑون میں **باب** حسن الظن باللہ عند الموت مرتے وقت اللہ سے نیک گمان رکھنا چاہیے کہ وہ
بخشدیگا **عن** جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قبل موتہ
بثلاث قال لا یموت احدکم الا وھو یحسن الظن باللہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے میں نے سنا جو آپ فرماتے تھے اپنی وفات سے تین دن پہلے نہ مرے کوئی تم میں سے مگر وہ اللہ کے ساتھ اپنا
گمان نیک رکھتا ہو یعنے اللہ تعالی کے کرم اور مغفرت کا امیدوار ہو کر مرے یہ نہیں کہ اوسکی رحمت سے مایوس ہو کر مرے
باب تطہیر ثیاب المیت عند الموت جب آدمی مرنے لگے تو اوسکو صاف ستہرے کپڑے پہنا دینا بہتر ہے **عن**
ابی سعید الخدری انہ لما حضرہ الموت دعا بثیاب جدد فلبسہا ثم قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول المیت یبعث فی ثیابہ التی یموت فیہا **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ جب
اون کو موت آئی تو اونہون نے نئے کپڑے منگوا کر پہنے اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے
تھے مردہ اونہیں کپڑون میں اوٹھایا جاتا ہے جنمین مرتا ہے **ف** یعنے جو مرتے وقت اوسکے بدن میں ہوتے میں
مگر اکثر لوگون نے ان کپڑون سے کفن مراد لیا ہے اور کفن اچھے نئے کپڑون کا دینا بشرط استطاعت کے مستحب ہے بعضون
نے کہا کپڑون سے اعمال مراد ہیں یعنی مرتے وقت اچھے عمل کرے **باب** ما یستحب ان یقال عند المیت من
الکلام جسوقت کوئی آدمی مرنے لگے تو اوسکے پاس والے لوگونکو کیا کہنا چاہیے **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون فلما
مات ابو سلمۃ قلت یا رسول اللہ ما اقول قال قولی اللھم اغفر لہ واعقبنا عقبی صالحۃ قالت
فاعقبنی اللہ تعالی بہ محمدا صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم قریب المرگ یا میت کے پاس جاؤ تو بھلی بات کہو یعنی دعا مغفرت وغیرہ اسلیے کہ فرشتے آمین کہتے ہیں اوسپر جو تم کہتے
ہو پھر جب ابو سلمہ ام سلمہ کے پہلے خاوند مر گئے تو میں نے کہا یا رسول اللہ میں کیا کہوں تو آپ نے مجھسے فرمایا کہہ یا اللہ

بخشدے اوسکو اور اوسکا بدلہ بہتر عنایت فرما ہم کو ام سلمہ نے کہا اللہ نے مجھکو اوسکے بدلے میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو عنایت
فرمایا **باب** فی التلقین مرتے وقت کونسا کلمہ سکھانا چاہیے **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جسکا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہووے وہ بہشت میں داخل ہوگا **ف** اللہم اجعل آخر کلامنا لا الہ الا اللہ ای خدا ہمارا آخیر
کلام لا الہ الا اللہ کر دے جب کسیکو سکرات شروع ہووے تو پاس والونکو چاہیے یہی کلمہ پڑھیں اور مریض کو سمجھاویں تاکہ آخری کلام
اوسکا یہی ہو جاوے **عن** ابی سعید الخدری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقنوا موتاکم قول لا الہ
الا اللہ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قریب موت کے ہو اوسکو یہہ کلمہ تلقین کرو
لا الہ الا اللہ یعنی نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے خدا عز وجل کے رکنیکہ توحید اصل ہے اسلام کی **باب** تغمیض المیت میت کی
آنکھیں بند کردینا **عن** ام سلمۃ قالت دخل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ وقد شق بصرہ فاغمضہ فضج ناس
من اہلہ فقال لا تدعوا علی انفسکم الا بخیر فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون ثم قال اللہم اغفر لابی سلمۃ
وارفع درجتہ فی المہدیین واخلفہ فی عقبہ فی الغابرین واغفر لنا ولہ رب العالمین اللہم افسح لہ فی قبرہ
ونور لہ فیہ **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے داخل ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی سلمہ کے پاس اور تحقیق اوسکی آنکھیں
کھلی رہ گئیں تھیں تو آپنے اونکو بند کیا تو اون کے گھر والے چلائے یعنے اونکو معلوم ہوا کہ اب وہ مرگئے تب آنحضرت صلعم نے
اونسے کہا کہ اپنی جانوں پر سوا ئے بھلائی کے کوئی دعا نکرو اسلیے کہ تم جو کہتے ہو اوسپر فرشتے آمین کہتے ہیں پھر حضرت نے
فرمایا ای اللہ ابو سلمہ کو بخشدے اور اوسکا درجہ بلند کر راہ پانیوالوں میں اور قائم مقام یعنے کارساز اور جانشین اوسکا
کر اوسکے باقیماندہ لوگوں میں اور ہمکو اور اوسکو بخشدے ای ساری جہانوں کے پالنے والے اور اوسکی قبر اوسکے لیے
کشادہ کر اور اوسکی قبر میں روشنی کر دے **باب** الاسترجاع انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا بیان **عن** ام سلمۃ
قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اصابت احدکم مصیبۃ فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون
اللہم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا وابدل لی بہا خیرا منہا **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسیکو تم میں کچھ مصیبت یعنی تھوڑی یا بہت تکلیف پہونچے تو چاہیے کہ کہے بیشک ہم اللہ
ہی کے ہیں اور بیشک ہم اوسی پاس پھر جانیوالے ہیں ای اللہ تیرے پاس میں اپنی مصیبت لاتا ہوں مجھکو اوسمیں ثواب
دے اور اوس سے بہتر بدلا مجھکو دے **باب** المیت یسجی جب آدمی مرجاوے تو اوسکو کوئی کپڑا اوڑھا دینا **عن** عائشۃ
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سجی فی ثوب حبرۃ **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یمانی کپڑے سے ڈھانکے گئے یعنے جب آپ کے وفات ہوئی تو حضرت کو یمن کے کپڑے سے ڈھانکا **باب**
القراءۃ عند المیت سکرات کیوقت کونسی سورت پڑھنا **عن** معقل بن یسار قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم

الوقر ايس على موتاكم ترجمہ معقل بن يسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے مردوں پر یٰسٓ
پڑھو یعنی جو مرنے لگے تو اوسکے پاس سورہ یٰسٓ پڑھو تا اوسکی جان کنی کی برکت سے تکلیف میں تخفیف ہو **باب الجلوس عند
المصيبة** مصیبت کیوقت بیٹھ جانیکا بیان **عن** عائشة قالت لما قتل زيد بن حارثة وجعفر وعبد الله بن
رواحة جلس رسول الله صلى الله عليه وسلم في المسجد يعرف في وجهه الحزن وذكر القصة ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب زید بن حارثہ اور جعفر بن ابی طالب اور عبد اللہ بن رواحہ کے قتل کی
خبر پہنچی تو آپ مسجد میں بیٹھ گئے آپکے چہرے سے رنج معلوم ہوتا تھا **باب التعزية** میت کے وارثوں کو تعزیت دینا
عن عبد الله بن عمرو بن العاص قال قبرنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني ميتا فلما فرغنا
انصرف رسول الله صلى الله عليه وسلم وانصرفنا معه فلما حاذى بابه وقف فاذا نحن بامرأة مقبلة
قال اظنه عرفها فلما ذهبت اذا هي فاطمة عليها السلام فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما اخرجك يا فاطمة من بيتك فقالت اتيت يا رسول الله اهل هذا البيت فرحمت اليهم ميتهم
اوعزيتهم به فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم فلعلك بلغت معهم الكدى قالت معاذ الله
وقد سمعتك تذكر فيها ما تذكر قال لو بلغت معهم الكدى فذكر تشديدا في ذلك فسألت
ربيعة عن الكدى فقال القبور فيما احسب ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ ہم نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک میت کو دفنایا جب اوس سے فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے اور ہم
بھی آپ کے ساتھ لوٹے یہانتک کہ ہم میت کے مکان تک پہونچے وہاں آپ ٹھہر گئے دیکھا تو ایک عورت سامنے سے چلی آتی ہے
راوی نے کہا میں سمجھتا ہوں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس عورت کو پہچان لیا جب وہ عورت چلی گئی تو معلوم ہوا
کہ وہ سیدة النساء فاطمہ زہرا تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے پوچھا تم کیسے نکلیں اپنے گھر سے انہوں نے کہا یا رسول
اللہ میں اس گھر میں جہاں میت ہوگئی تھی تا کہ اوسکے لوگوں کو تسکین دوں اور تعزیت کروں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شاید تم اون لوگوں کے ساتھ قبرستان تک گئیں انہوں نے کہا معاذ اللہ میں تو آپ سے اسکا بیان سن چکی ہوں
کہ عورتوں کو قبرستان نہیں جانا چاہیے آپنے منع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم اون کے ساتھ قبرستان تک جاتیں
تو میں ایسا کرتا کچھ سختی سے آپنے ارشاد فرمایا **ف** مراد اوس سختی کی تصریح کی نسائی کی روایت میں ہے کہ آپنے
فرمایا اگر تو اون کے ساتھ قبرستان تک جاتی تو جنت کو نہ دیکھ سکتی یہانتک کہ تیرے باپ کا دادا اوسکو دیکھے یعنی عبد المطلب
جنت میں جاوے اور اونکا جانا جنت میں مشکل ہے کیونکہ وہ مشرک تھے۔ اس حدیث سے عورتوں کو قبرستان میں جانا منع ہوا
باب الصبر عند الصدمة صبر کا ثواب اوسوقت ہے جب صدمہ ہوتے ہی صبر کرے نہیں تو رفتہ رفتہ تو سبکو
صبر آجاتا ہے **عن** انس قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم على امرأة تبكي على صبي لها فقال لها اتقي الله

واصبری فقالت وما تبالی انت بمصیبتی فقیل لها هذا النبی صلی الله علیه وسلم فاتته فلم تجد علی

بابه بوابین فقالت یا رسول الله لم اعرفك فقال انما الصبر عند الصدمة الاولی او عند اول صدمة

ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پاس گئے وہ اپنے بچے کے مرنے کے غم سے آواز کے ساتھ رو رہی تھی

آپ نے اُس سے فرمایا تو خدا کے عذاب سے ڈر یعنی نوحہ مت کر ورنہ عذاب کیا جاوے گی اور صبر کر تو اُس عورت نے کہا میری جیسی مصیبت

ہی اُسمین تم گرفتار نہیں ہوئے ہو تو اوس سے کہا گیا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ یعنی اُس عورت نے اُنکو نہیں پہچانا

اور دیکھی جواب دیا تھا جب اوسکو آپکے خبر کی تو وہ عورت پھر حضرت پاس آئی آپکے دروازہ پر دربانون کو نہ پایا یعنی

جیسے بادشاہون اور امیرون کے دروازون پر دربان ہوا کرتے ہیں پھر اوس نے حضرت سے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے

آپ کو پہچانا نہ تھا پھر آپ نے اوس سے فرمایا کہ صبر کا اعتبار نہیں مگر صدمہ کی تیزی میں یا پہلے صدمے میں **ف** یعنی

جب صدمہ پہنچے اوسی وقت صبر کرے اور زبان سے کوئی لفظ برا نہ نکالے تو اس صورت میں صبر کا ثواب حاصل ہوگا یہ

نہیں کہ صدمہ سے خوب رو پیٹ کر بعد کہا پھر آخر مجبور ہو کر صبر کیا **باب** البکاء علی المیت میت پر رونے

کا بیان **عن** اسامة بن زید ان ابنة لرسول الله صلی الله علیه وسلم ارسلت الیه وانا معه وسعد و

احسب ابیا ان ابنی او ابنتی قد حضر فاشهدنا فارسل یقرء السلام وقال قل لله ما اخذ وما اعطی وکل شیء

عنده الی اجل فارسلت تقسم علیه فاتاها فوضع الصبی فی حجر رسول الله صلی الله علیه وسلم ونفسه

تقعقع ففاضت عینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال له سعد ما هذا قال انها رحمة وضعها

الله فی قلوب من یشاء وانما یرحم الله من عباده الرحماء **ترجمہ** اسامہ بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کی بیٹی یعنی حضرت زینب نے کسی کو آپ کی طرف بھیجا اور میں اور سعد آپکے ساتھ تھے اور شاید اُبی بھی ساتھ تھے

حضرت زینب نے کہلا بھیجا کہ میرے بیٹے یا بیٹی کی نزع کی حالت ہے ہم سب وہاں گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی زینب کو

سلام کہلا بھیجا اور فرمایا کہ یہ کہو تحقیق اللہ ہی کے لیے ہے جو چیز کہ لے لے اور اوسی کے لیے ہے جو چیز کہ دے یعنی اولاد وغیرہ

تو اون کے ہلاک ہونے میں جزع فزع نہ چاہیے اس لیے کہ امانت اپنی لے لیتا ہے) اور ہر چیز نزدیک اوسکے ساتھ مدت معین کے ہے

یعنی زندگی تیرے بیٹے کی بھی اتنے ہی مقدر تھی کہ جتنا جیا پھر زینب نے اُنکو بلا بھیجا اور قسم دیا کہ آپ تشریف لاویں پھر حضرت ہی

تشریف لائے اور آپ کی گود میں بچے کو رکھا اور بچہ کی روح حرکت کرتے تھے یعنی جان کنی کی حالت تھی تو رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کے آنکھوں سے آنسو نکلنے لگے سعد نے آپ سے کہا کہ یا رسول اللہ یہ کیا ہے آپ نے فرمایا یہ رحمت ہے اوسکو اللہ نے جسکے

دل میں چاہا رکھا اور اللہ تعالیٰ رحمت یعنی مہربانی نہیں کرتا اپنے بندون میں کسی پر مگر رحمت کرنیوالون پر **ف** سعد نے گمان کیا

کہ رونیکی سب اقسام حرام ہیں اور حضرت بہ بلکر روئے تو آپ نے سعد کو آگاہ کیا کہ آنسوؤن سے رونا مکروہ اور حرام نہیں بلکہ وہ

تو رحمت ہے البتہ چلا کر رونا اور نوحہ اور گریبان چیرنا اور موہنہ پیٹنا حرام ہے **عن** انس بن مالک قال قال رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم ولد لی اللیلة غلام فسمیتہ باسم ابی ابراہیم فذکر الحدیث قال انس لقد رأیتہ
یکید بنفسہ بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدمعت عینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فقال تدمع العین ویحزن القلب ولا نقول الا ما یرضی ربنا انا بک یا ابراہیم لمحزونون ترجمہ انس
بن مالک سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آجکی رات میرا ایک لڑکا پیدا ہوا ہے میں نے اوسکا نام اپنے دادا
کے نام پر ابراہیم رکھا پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک انس نے کہا میں نے دیکھا اوس لڑکے کو اوسکی جان نکل رہی تھی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ کے آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئی **ف** بسبب رنج اور غم کے ابراہیم ماریہ قبطیہ کے
بطن سے پیدا ہوئے تھے **ف** اور آپ نے فرمایا آنسو جاری ہے آنکھ اور غم کرتا ہے دل اور نہیں کہتے ہم مگر وہی جو ہمارے رب
کو پسند آوے یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون کہتے ہیں اے ابراہیم تیری جدائی سے ہم غمناک ہیں **ف** آنکھ سے آنسو کا
نکلنا اور دل کا غم کرنا صبر کے مخالف نہیں بلکہ یہ رحمت اور نرم دلی کی نشانی ہے نوحہ گری اور شکوہ کرنا البتہ صبر
کے مخالف اور حرام ہے **باب فی النوح** چلا کر یا مردہ کے اوصاف بیان کر کر رونا **عن** ام عطیة قالت ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہانا عن النیاحة ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا نوحہ کرنے سے **عن** ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحة والمستمعة ترجمہ
ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا نوحہ کرنیوالی عورت اور نوحہ سننے والی عورت کو **ف**
نوحہ کرنیوالی عورت یعنی جو عورت میت کی بھلائیاں بیان کر کر روے اور بعضوں نے کہا کہ میت پر آواز کے ساتھ
رونیکو نوحہ کہتے ہیں اور نوحہ سننے سے مراد یہ ہے جو قصداً اوسے سنے راضی ہو کر **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان المیت لیعذب ببکاء اہلہ علیہ فذکر ذلک لعائشة فقالت وہل تعنی ابن عمر انما مر
النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی قبر فقال ان صاحب ہذا لیعذب واہلہ یبکون علیہ ثم قرأت ولا
تزر وازرة وزر اخری قال عن ابی معویة علی قبر یہودی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا میت البتہ عذاب کیا جاتا ہے اوسکے گھر والوں کے رونے کے سبب جو اوسپر روتے ہیں حضرت عائشہ کے
پاس اسکا ذکر ہوا تو حضرت عائشہ نے کہا بھول گئے عبد اللہ بن عمر اور غلطی کی انہوں نے سمجھنے میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ایک قبر پر گزرے تو آپ نے فرمایا یہ صاحب قبر یعنی مردہ عذاب کیا جاتا ہے اور اوسکے گھر والے اسپر روتے ہیں پھر حضرت عائشہ
نے پڑھی یہ آیت ولا تزر وازرة وزر اخری اور نہیں اوٹھاتا کوئی اوٹھانیوالا بوجھ دوسرے کا اور دوسری روایت میں ہے
کہ وہ قبر یہودی کی تھی **ف** یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجباً ارشاد فرمایا تھا کہ قبر میں تو میت کو عذاب ہو رہا ہے اور اسکے
وارث یہاں روتے ہیں اس سے عبد اللہ بن عمر یہ سمجھے کہ شاید وارثوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے حالانکہ یہ غلط ہے کلام اللہ کے
عن یزید بن اوس قال دخلت علی ابی موسی وہو ثقیل فذہبت امرأتہ لتبکی او تہم بہ فقال لہا ابو موسی

اما سمعت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قالت بلی قال فسکت فلما مات ابو موسی قال یزید لقیت
المرأة فقلت لها ما قول ابی موسی لک اما سمعت ما قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثم سکت قالت قال
رسول الله صلی الله علیه وسلم لیس منا من حلق ومن سلق ومن خرق ترجمہ یزید بن اوس سے روایت ہے میں ابو موسیٰ
پاس گیا اور بیمار تھے تو ان کی عورت نے رونے کا قصد کیا یا رونا شروع کیا ابو موسیٰ نے اوس سے کہا تو نے نہیں سنا فرمودہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ بولی کیوں نہیں پھر وہ عورت چپ ہو رہی جب ابو موسیٰ مر گئے تو میں اونکی عورت سے ملا اور میں نے پوچھا
دیکھا تب جو ابو موسیٰ نے تجھ سے کہا تھا کیا تو نے نہیں سنا فرمودہ آنحضرت صلعم کا پھر تم چپ ہو رہی تھیں اوس نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے ہم میں سے وہ شخص جو میت کے غم میں اپنا سر منڈا ڈالے یا چلا کر روئے یا اپنے کپڑے
پھاڑے یا بیہودہ پیارے **ف** کفر کی رسم تھی کہ جب کوئی مر جاتا تو اوسکے غم میں یہ کام کرتے جیسے ہندوؤں میں بال منڈانے
کی رسم ہے اوسکو حضرت نے منع فرمایا حدیث سے معلوم ہوا کہ مصیبت میں یا محرم میں جیسے عوام کی عادت ہے پیٹنا اور چلا کر
رونا حرام ہے اور ایسے لوگ حضرت کے طریق پر نہیں اس واسطے کہ مصیبت میں صبر لازم ہے اور اس قسم کے کام مخالف صبر کے ہیں
عن امرأة من المبایعات قالت کان فیما اخذ علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المعروف الذی
اخذ علینا ان لا نعصیه فیه وان لا نخمش وجها ولا ندعو ویلا ولا نشق جیبا وان لا ننشر شعرا
ترجمہ ایک عورت سے روایت ہے جنہوں نے بیعت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ان باتوں میں جنکا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا تھا یہ بھی تھا کہ ہم آپ کی نافرمانی نہ کریں اور منہ نہ نوچیں اور خرابی اور تباہی نہ پکاریں اور
نہ گریبان پھاڑیں اور بال نہ بکھیریں **ف** عورتوں میں یہ سب کام نہ کریں اگر مصیبت پہونچے تو بھی آہستہ آہستہ رو دیں صبر اور شکر کریں
باب صنعة الطعام لاهل البیت میت کے گھر کھانا بھیجنا **عن** عبد الله بن جعفر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
اصنعوا لآل جعفر طعاما فانه قد اتاهم امر یشغلهم ترجمہ عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جعفر کے گھر والوں کے لیے کھانا تیار کرو اون پر ایسی مصیبت کا امر آیا ہے جو اوس سے اونکو فرصت نہ ہوگی **ف**
یعنی وہ بوجہ مصیبت میں ہیں کہانا پکانے کی فرصت اونکو نہ ہوگی اس سے معلوم ہوا کہ عزیزوں اور دوستوں اور ہمسایے والوں
کو میت کے گھر والوں پاس کھانا بھیجنا بہتر ہے **باب** فی الشهید یغسل شہید کو غسل نہ دینا **عن** جابر قال رمی
رجل بسهم فی صدره او فی حلقه فمات فادرج فی ثیابه کما هو قال ونحن مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
ترجمہ جابر سے روایت ہے ایک شخص کے سینے میں یا حلق میں تیر لگا وہ مر گیا تو اوسی طرح اپنے کپڑوں میں لپیٹا گیا جیسا وہ تھا اور
وقت ہم ساتھ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یعنی اوس کے کپڑے نہ اوتارے گئے نہ اوسکو غسل دیا گیا کیونکہ وہ شہید تھا
عن ابن عباس قال امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بقتلی احد ان ینزع عنهم الحدید والجلود وان یدفنوا
بدمائهم وثیابهم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہدائے احد کے حق میں فرمایا کہ اوس سے اونکا

لوہا اور ہتیار اوتارا جاوی یعنی زرہ اور ہتیار اور چمڑا یعنی پوستین وغیرہ جو لہو سے بہری نہین اور وہ دفن کیے جاوین اپنے خون سمیت
اور کپڑون سمیت یعنی جو کپڑے خون مین بہرے ہین **عن** انس بن مالک ان شہداء احد لم یغسلوا ودفنوا
بدمائہم ولم یصل علیہم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ شہداء احد بغیر غسل کے اپنے خون سمیت دفن ہوئے اور ان
پر نماز جنازہ بہی نہ پڑہی گئی **ف** اور بعضی روایتون مین ہے کہ پڑہی گئی مگر وہ روایتین قوی نہین ہین واللہ اعلم **عن**
انس المعنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی حمزۃ وقد مثل بہ فقال لولا ان تجد صفیۃ فی نفسہا
لترکتہ حتی تاکلہ العافیۃ حتی یحشر من بطونہا وقلت الثیاب وکثرت القتلی فکان الرجل والرجلان
والثلاثۃ یکفنون فی الثوب الواحد زاد قتیبۃ ثم یدفنون فی قبر واحد فکان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یسال ایہم اکثر قرانا فیقدمہ الی القبلۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم (جنگ احد مین) حمزہ بن عبد المطلب پر گزرے تو دیکھا کہ وہ مثلہ کیے گئے ہین (یعنی کفار نے اونکے ناک کان وغیرہ
کاٹے ہین) آپنے یہ دیکہکر فرمایا اگر صفیہ بہن حمزہ کی کو رنج نہ ہوتا تو مین حمزہ کی نعش کو پڑا رہنے دیتا یہانتک کہ درندے
اوسکو کہا جاتے پہر وہ حشر کیے جاتے اون کے پیٹون سے نکلتا (اور شہادت کا انتہا مرتبہ اونکو حاصل ہو جاتا اگرچہ اب بہی
حاصل ہے) اوسوقت کپڑون کی قلت بہی اور شہیدون کی کثرت تو ایک اور دو دو اور تین آدمی ایک ہی کپڑے مین کفن دیے
جاتے تہے قتیبہ نے زیادہ کیا پہر ایک ہی قبر مین دفن کیے جاتے تہے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچہتے ان مین سے
کونسا شخص قرآن زیادہ جانتا تہا اوسکو آگے کرتے قبلہ کیجانب مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ضرورت کیوقت ایک
کفن یا ایک قبر مین کئی آدمیون کو دفن کرنا درست ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم مر بحمزۃ وقد مثل
بہ ولم یصل علی احد من الشہداء غیرہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حمزہ کو
دیکہا اون کو مثلہ کیا تہا کافرون نے آپنے کسی شہید پر نماز نہین پڑہی سو حمزہ کے سواون پر پڑہی) **عن** جابر بن عبد اللہ
اخبرہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یجمع بین الرجلین من قتلی احد ویقول ایہما اکثر
اخذا للقرآن فاذا اشیر الی احدہما قدمہ فی اللحد وقال انا شہید علی ہؤلاء یوم القیامۃ وامر بدفنہم
بدمائہم ولم یغسلوا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے شہیدون مین دو دو
آدمیون کو اکٹہا دفن کرتے تہے اور فرماتے تہے المدفونین مین قرآنکا حافظ زیادہ کون ہے جب کوئی بتا دیتا کہ یہ زیادہ حافظ ہے
تو آپ اوسکو آگے کرتے قبر مین آپنے فرمایا مین ان پر گواہ ہون قیامت کے روز اور حکم کیا آپنے اون کے دفن کردینے کا خون
اور کپڑون مین اور نہین غسل دیا اونکو **عن** اللیث بہذا الحدیث بمعناہ قال یجمع بین الرجلین من قتلی احد
فی ثوب واحد **ترجمہ** لیث سے اسی طرح روایت ہے یعنی آپ احد کے شہیدون مین دو دو آدمیونکو اکٹہا ایک ہی کپڑے مین دفن
کرتے تہے **باب** فی ستر المیت عند غسلہ غسل کیوقت میت کا ستر ڈہانپ دینا **عن** علی ان النبی صلی اللہ

علیہ وسلم قال لا تبرز فخذك ولا تنظرن الى فخذ حي ولا ميت ترجمہ حضرت علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کھول ران اپنی اور مت دیکھ ران زندے کی نہ مردے کی (تو مردے کو بھی غسل دیتے وقت اسکا
ستر ایک کپڑے سے چھپا دینا چاہیے) **عن** عبد الله بن الزبير قال سمعت عائشة تقول لما ارادوا غسل النبي
صلى الله عليه وسلم قالوا والله ما ندري انجرد رسول الله صلى الله عليه وسلم من ثيابه كما نجرد
موتانا ام نغسله وعليه ثيابه فلما اختلفوا القى الله عليهم النوم حتى ما منهم رجل الا وذقنه
في صدره ثم كلمهم مكلم من ناحية البيت لا يدرون من هو ان اغسلوا النبي صلى الله عليه وسلم
وعليه ثيابه فقاموا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فغسلوه وعليه قميصه يصبون الماء فوق
القميص ويدلكونه بالقميص دون ايديهم وكانت عائشة تقول لو استقبلت من امري ما استدبرت
ما غسله الا نساؤه **ترجمہ** حضرت عائشہؓ سے روایت ہے جب صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دینا چاہا تو
انہوں نے کہا قسم خدا کی ہم نہیں جانتے کیا آپ کے بدن سے اتاریں جیسے اپنے مردوں کے کپڑے اتارتے ہیں یا کپڑے پہنے ہوئے
دیں اور کپڑوں ہی پر غسل دیں جب ان لوگوں نے اس میں اختلاف کیا تو اللہ نے ان پر نیند بھیجی یہانتک کہ کوئی
آدمی ان میں سے نہ تھا مگر اسکی ٹھوڑی اپنے سینہ پر تھی یعنی جھک گیا اور سو گیا اسوقت ایک بات کرنے والے کی آواز آئی
گھر کے ایک کونے میں سے معلوم نہ ہوا کہ وہ کس نے بات کی وہ بات یہ تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دو کپڑے پہنے ہوئے
پھر یہ سنکر لوگ اٹھے اور آپ کو غسل دیا کرتہ پہنے ہوئے پانی ڈالتے تھے کرتے کے اوپر اور ملتے تھے آپکا جسم مبارک کرتے سے نہ ہاتھ سے
حضرت عائشہ کہتی تھیں اگر پہلے سے مجھے یاد آتا جو بعد کو یاد آیا تو آپ کی بیبیاں آپ کو غسل دیتیں **ف** وہ یہ تھا
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا اگر تو میرے سامنے مرجائے تو میں تجھکو غسل اور کفن دوں اور حضرت
فاطمہؓ کو حضرت علیؓ نے غسل دیا اس سے معلوم ہوا کہ خاوند کو عورت غسل دے سکتی ہے اور عورت کو خاوند غسل دے سکتا ہے
یہی جمہور علما کا قول ہے مگر اہل کوفہ کے نزدیک عورت خاوند کو غسل دے سکتی ہے لیکن خاوند عورت کو غسل دے نہیں سکتا یہ
اسپر کوئی دلیل قوی قائم نہیں ہوتی **باب** كيف غسل الميت میت کو کیونکر غسل دیا جاوے **عن** ام عطية
قالت دخل علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم حين توفيت ابنته فقال اغسلنها ثلاثا او خمسا او اكثر
من ذلك ان رايتن ذلك بماء وسدر واجعلن في الاخرة كافورا او شيئا من كافور فاذا فرغتن فاذنني
فلما فرغنا آذناه فاعطانا حقوه فقال اشعرنها اياه قال عن مالك يعني ازاره ولم يقل مسدد دخل علينا
ترجمہ ام عطیہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی نے انتقال کیا تو آئے ہمارے پاس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اور کہا غسل دو اسکو تین بار یا پانچ بار یا اس سے زیادہ مناسب دیکھو تو پانی اور بیر کے پتے سے اور اخیر میں کافور بھی
شریک کر دو اور جب غسل سے فارغ ہو تو مجھے اطلاع دو کہا ام عطیہ نے جب غسل سے ہم فارغ ہوئے تو آپ کو خبر دی آپ نے اپنا تہبند دیا اور کہا

کہ ہیاون کے بدن پر لپیٹ دو اور یہ تہبند آپ نے تبرک کے طور پر دیا یہ صاحبزادی زینب تہین **عن** ام عطیة قالت
مشطناها ثلاثة قرون **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے ہم نے اونکے سر کے بالون کی تین لٹین کر دین **عن** ام عطية
قالت ضفرنا راسها ثلاثة قرون ثم القيناها خلفها مقدم راسها و قرنيها **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت
ہی کہ ہمنے اونکے سر کے بالون کی تین لٹین گوندہ دین اور ان کو پیچھے ڈالدیا ایک لٹ سامنے کے بالون کی اور دو کنپٹیون
ادہر اودہر کے بالون کی **عن** ام عطية ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهن في غسل ابنته ابدأن
بميامنها ومواضع الوضوء منها **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ون عورتون سے
فرمایا جو آپکی صاحبزادی بی بی زینب کو غسل میت دیتی تہین کہ اوسکے داہنے طرفون سے اور وضو کے مقامون سے
غسل دینا شروع کرو **ف** معلوم ہوا کہ میت کے داہنے طرف سے غسل شروع کرنا سنت ہے اور داہنی طرف مین وضو کے مقامات
کو یعنی موں ہاتھ اور ہاتھ کو مقدم کرے **عن** ام عطية بمعنى حديث مالك زاد في حديث حفصة عن ام عطية
بنحو هذا وزادت فيه او سبعا او اكثر من ذلك ان رايتنه **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے
جیسا اوپر گزرا ام عطیہ کی حدیث مین جسکو مالک نے روایت کیا اور جسکو حفصہ نے ام عطیہ سے روایت کیا اوسمین اتنا زیادہ ہے
غسل دو اوسکو تین بار یا پانچ بار یا سات بار یا اس سے بھی زیادہ جیسا تمکو مناسب ہو **عن** محمد بن سيرين انه كان
يأخذ الغسل من ام عطية يغسل بالسدر مرتين والثالثة بالماء والكافور **ترجمہ** محمد بن سیرین غسل میت
سیکھتے تھے ام عطیہ سے تو اونہون نے کہا پہلے دو بار بیری کی پانی سے غسل دیا جاوے پھر تیسری بار پانی اور کافور سے
باب في الكفن کفن کا بیان **عن** جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم انه خطب يوما
فذكر رجلا من اصحابه قبض فكفن في كفن غير طائل وقبر ليلا فزجر النبي صلى الله عليه وسلم
ان يقبر الرجل بالليل حتى يصلى عليه الا ان يضطر انسان الى ذلك وقال النبي صلى الله عليه وسلم
اذا كفن احدكم اخاه فليحسن كفنه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
دن خطبہ پڑہا اور ایک شخص کا ذکر کیا اپنے اصحاب مین سے جو مر گیا تہا اور لوگون نے ناقص کفن دیکر اوسکو رات کو گاڑ دیا
تہا تو آپنے منع کیا کسی کو دفنانے سے رات کو جبتک اوسپر نماز نہ پڑہی جاوے (جماعت سے) مگر جس صورت مین لاچار
ہو (جیسے سفر وغیرہ مین تو رات کو بھی دفنا دینا برا نہین ہے) اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی تم مین
سے کفن دیوے اپنے بہائی کو تو اچہا کفن دیوے یعنی پورا سنت کے موافق اور پاک صاف سفید نیا یا دہوئے ہوئے کپڑے کا **ف** اس سے یہ مطلب
نہین کہ بہت قیمتی ہو بلکہ حلال مال کا سفید صاف پاک کپڑا مراد ہے اور اوسکی قدر و لیاقت سے کمتر نہو **عن** عائشة قالت
ادرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثوب حبرة ثم اخر عنه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے پہلے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لپیٹے گئے ایک چادر یمانی مین جو مخطط تہی پھر نکال لی گئی وہ چادر اور سفید چادر رکہی گئی **عن** جابر

قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا توفى احدكم فوجد شيئا فليكفن فى ثوب حبرة **ترجمہ**
جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم مین سے کوئی مرجاوے اور اوسکے وارث مالدار ہون
تو کفن دیوین حبرہ کا (جو ایک عمدہ قسم کا کپڑا تھا یمن کا بنا ہوا) **عن** عائشة قالت كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم
فى ثلاثة اثواب يمانية بيض ليس فيها قميص ولا عمامة **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رض سے روایت ہے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کفن دیے گئے تین سفید کپڑون مین جو یمن کے تھے نہ اون مین قمیص تھا نہ عمامہ **ف** یمن
ملک کا نام ہے۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سفید کپڑا کفن کے لیے بہتر ہے اصحاب سنن اور حاکم نے روایت کیا ابن عباس
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفید کپڑے پہنا کرو اور اوسی مین کفن دیا کرو اپنے مُردون کو اور یہ بھی معلوم
ہوا کہ تین کپڑون سے زیادہ کپڑے کفن مین شریک کرنا مکروہ ہے علے الخصوص عمامہ جسکو متاخرین حنفیہ و مالکیہ نے تجویز
کیا ہے بالکل بدعت ہے **عن** عائشة مثله زاد من حديث قال فذكروا لعائشة قولهم فى ثوبين من حبرة
فقالت قد اتى بالبرد ولكنهم ردوه ولم يكفنوه فيه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے ویسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے
کہ دو کپڑے روئی کے بھی ہیں کسی نے حضرت عائشہ سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کفن مین دو سفید کپڑے اور ایک حبرہ
تھا (یعنی مخطط چادر) انہون نے کہا پہلے حبرہ آیا تھا لیکن صحابہ نے پھیر دیا اوسکو اور نہین کفن دیا آپ کو اوس مین
(بلکہ تینون کپڑے سفید تھے) **عن** ابن عباس قال كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم فى ثلاثة اثواب نجرانية
الحلة ثوبان وقميصه الذى مات فيه قال ابو داود قال عثمان فى ثلاثة اثواب حلة حمراء
وقميصه الذى مات فيه **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین کپڑون مین
کفن دیے گئے جو نجران (ایک ضلع ہے) کے بنے ہوئے تھے اون تین کپڑون مین ایک چادر اور ایک تہبند اور ایک وہ
قمیص تھا جسمین آپنے وفات پائی ابو داود نے کہا عثمان بن ابی شیبہ نے یون نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کفن دیے گئے تین کپڑون مین دو کپڑے سرخ (یعنی چادر اور تہبند) جوڑے کے اور ایک قمیص جسمین وفات پائے

باب كراهية المغالات فى الكفن کفن بہت گران قیمت لینا مکروہ ہے **عن** على بن ابى طالب قال لا
تغالوا فى الكفن فانى سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا تغالوا فى الكفن فانه يسلبه سلبا
سريعا **ترجمہ** علی بن ابی طالب سے روایت ہے کہ کفن مین بہت قیمتی کپڑا نہ لگاؤ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے
سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ کفن مین زیادتی مت کرو اسلیے کہ وہ بہت جلد خراب ہو جاتا ہے **ف** یعنے جلدی پرانا ہو
خراب ہو جاتا ہے تو پھر کیا حاجت ہے نفیس اور بھاری قیمت کی غرضکہ اسراف کرنا منع ہے کفن مین اور اوسط درجہ کا کفن
مستحب ہے **عن** خباب قال ان مصعب بن عمير قتل يوم احد ولم يكن له الا نمرة كنا اذا غطينا بها راسه
خرج رجلاه واذا غطينا رجليه خرج راسه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم غطوا بها راسه واجعلوا

على رجليه من الاذخر ترجمہ خباب سے روایت ہے مصعب بن عمیر احد کے دن شہید ہوئے تو سوا ایک کملی کے کفن میسر نہ آیا
اور وہ کملی بھی ایسی چھوٹی تھی کہ جب ہم اون کے سر پر ڈالتے تھے تو پیر کھل جاتے تھے اور اگر پانوؤں پر ڈالتے تھے تو سر کھل جاتا تھا تو رسول اللہ صلعم نے فرمایا کملی
اونکے سر کو ڈہانک دو اور پیروں پر گہاس رکھو **ف** معلوم ہوا جب کچھ میسر نہ آوے تو کفن میں ایک ہی کپڑا کفایت کرتا ہے **عن**
عبادة بن الصامت عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال خير الكفن الحلة وخير الاضحية الكبش
الاقرن **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین کفن حلہ ہے اور بہترین
قربانی دنبہ ہے سینگ دار **ف** حلہ کہتے ہیں ایک تہبند اور چادر کو مقصود یہ ہے کہ ایک کپڑے سے دو کپڑے بہتر ہیں اور کفن
تو تین کپڑے ہیں مینڈھا سینگ دار اسلیے بہتر ہے کہ اکثر وہ زبردست اور موٹا تازہ ہوتا ہے **باب** في كفن المرأة
عورت کے کفن کا بیان **عن** ليلى بنت قانف الثقفية قالت كنت فيمن غسل ام كلثوم بنت رسول الله
صلى الله عليه وسلم عند وفاتها فكان اول ما اعطانا رسول الله صلى الله عليه وسلم الحقاء ثم الدرع
ثم الخمار ثم الملحفة ثم ادرجت بعد في الثوب الآخر قالت ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس
عند الباب معه كفنها يناولناها ثوبا ثوبا **ترجمہ** لیلی بنت قانف ثقفیہ سے روایت ہے میں بھی ان
عورتوں میں تھی جنہوں نے غسل دیا تھا ام کلثوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو جب اونکا انتقال ہوا
تھا تو کفن کے کپڑوں میں سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ازار دی پھر کرتہ دیا پھر سربند دیا پھر
چادر دی پھر ایک اور کپڑا اوسی چادر سے لپیٹ دیا گیا لیلی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر بیٹھے تھے اور
آپ پاس کفن کے کپڑے تھے آپ ہمکو ایک ایک کپڑا اون میں سے دیتے جاتے تھے **ف** تو مرد کے لیے کفن مسنون یہ
ہے ایک کفنی مونڈہوں سے قدم تک اور ازار اور لفافہ یعنی دو چادریں سر سے قدم تک اور عورت کے لیے کفنی اور
اوڑہنی اور ازار اور لفافہ اور سینہ بند اوڑہنی دو ہاتھ کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی اور سینہ بند تین ہاتھ کا لمبا
اور چوڑا بغلوں سے گھٹنوں تک اور باقی تین کپڑے ویسی ہی جیسے مرد کے لیے یعنے کفنی مونڈہوں سے قدم تک اور
دو چادریں سر سے لیکر پانوؤں تک **باب** المسك للميت میت کو مشک لگانا **عن** ابي سعيد قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم اطيب طيبكم المسك **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے سب خوشبوؤں میں بہتر تمہاری مشک ہے (تو میت کو گویا کفن کو لگانا اوسکا بہتر ہوگا) **باب** التعجيل با
الجنازة جنازے کی تجہیز اور تکفین میں جلدی کرنا **عن** الحصين بن وحوح ان طلحة بن البراء مرض فاتاه
النبي صلى الله عليه وسلم يعوده فقال اني لا ارى طلحة الا قد حدث فيه الموت فاذنوني به
وعجلوا فانه لا ينبغي لجيفة مسلم ان تحبس بين ظهراني اهله **ترجمہ** حصین بن وحوح سے روایت ہے
کہ طلحہ بن براء بیمار ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی عیادت کو آئے بعد اسکے آپ نے فرمایا میں سمجھتا ہوں

علیحدہ نہی ہونے تو خبر دو مجھکو اون کی اور جلدی کرو اون کی تجہیز و تکفین میں اسلیے کہ مسلمان کی نعش کو نہیں چاہیے
کہ پڑی رہی اپنے گھر میں **ف** یعنی بے گور و کفن بلکہ جہانتک ہوسکے جلدی کرنا چاہیے اوسکی تجہیز و تکفین میں البتہ اگر ضرورت
کیوجہ سے دیر ہو جاوے تو لاچاری و مجبوری ہے **باب** فی الغسل من غسل المیت میت کو جو غسل دے وہ خود بھی غسل
کرے **عن** عائشة انها حدثته ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یغتسل من اربع من الجنابة ویوم الجمعة
ومن الحجامة وغسل المیت **ترجمه** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غسل کیا کرتے
تھے چار چیزوں سے ایک تو جنابت سے دوسری جمعہ کے دن تیسری پچھنی لگا کر چوتھی میت کو غسل دیکر مگر سوا جنابت کے
اور کوئی غسل فرض نہیں ہے بلکہ سنت ہے) **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من غسل
المیت فلیغتسل ومن حمله فلیتوضأ **ترجمه** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو میت
کو نہلاوے تو اوسکو چاہیے کہ خود بھی غسل کر لیوے اور جو کوئی جنازہ اٹھاوے تو وہ وضو کر لے **عن** ابی هریرة عن
النبی صلی الله علیه وسلم بمعناه قال ابو داود وهذا منسوخ سمعت احمد بن حنبل وسئل عن الغسل
من غسل المیت فقال یجزئه الوضوء قال ابو داود ادخل ابو صالح بینه وبین ابو هریرة فی هذا
یعنی اسحاق مولی زائدة قال وحدیث مصعب فیه خصال لیس العمل علیه **ترجمه** ابی ہریرہ سے
ایسا ہی مروی ہے۔ ابو داود نے کہا میت سے غسل کرنے کے حدیث منسوخ ہے میں نے سنا احمد بن حنبل سے جب اون سے
پوچھا گیا کہ میت کو غسل دیکر غسل کرنا کیسا ہے اونہوں نے کہا وضو کافی ہے۔ خطابی نے کہا میں نہیں جانتا کہ کسی فقیہ
نے واجب کیا ہو غسل کو میت کے غسل دینے سے نہ وضو کو میت کے اٹھانے سے شاید یہ غسل اور وضو مستحب ہو۔ بعضوں نے
کہا یہ غسل مسنون ہے اور بعض سے وجوب بھی اسکا منقول ہے بہر حال احتیاط اسی میں ہے کہ غسل کر لیوے واللہ اعلم **باب**
فی تقبیل المیت میت کو بوسہ دینا **عن** عائشة قالت رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقبل عثمان بن
مظعون وهو میت حتی رأیت الدموع تسیل **ترجمه** حضرت عائشہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو دیکھا آپ بوسہ دیتے تھے عثمان بن مظعون کو اور وہ مر گئے تھے یہانتک کہ آنسو بہتے ہوئے آپکے میں نے دیکھے **ف**
عثمان بن مظعون مہاجرین میں سے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رضاعی بھائی تھے سب سے پہلے مہاجرین
میں اونکا انتقال مدینہ میں ہوا **باب** فی الدفن باللیل رات کو دفن کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد الله قال
رأی الناس نارا فی المقبرة فاتوها فاذا رسول الله صلی الله علیه وسلم فی القبر واذا هو یقول ناولونی
صاحبکم فاذا هو الرجل الذی کان یرفع صوته بالذکر **ترجمه** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ لوگوں
نے روشنی دیکھی رات کو قبرستان میں۔ تو وہاں گئے دیکھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبر کے اندر کھڑے ہیں اور فرماتے ہیں
دو تم مجھے اپنے ساتھی کو (یعنی نعش کو) معلوم ہوا وہ شخص تھا جو بلند آواز سے ذکر الٰہی کرتا تھا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ رات کو

دفن کرنا جایز ہے اور یہی قول ہے جمہور کا [illegible] **باب** فی المیت یحمل من ارض الی ارض مردے
کو ایک ملک سے دوسرے ملک لیجانا **عن** جابر بن عبد الله قال کنا حملنا القتلی یوم احد لندفنهم فجاء منادی
النبی صلی الله علیه وسلم فقال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم یامرکم ان تدفنوا القتلی فی مضاجعهم
فرددناهم **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جنگ احد کے روز ہم نے چاہا بلکہ اوٹھایا شہیدون کو دفن کرنے کیواسطے
(دوسری جگہہ مین لاکر) اتنے مین منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آیا اور پکارا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم
فرماتے ہین کہ دفن کرو مقتولین کو اونھی مقامون پر جہان وہ مارے گئے تھے پھر ہم نے اون کی لاشون کو وہین گاڑدیا **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نعش کو ایک ملک سے دوسرے ملک لیجانا ناجائز ہے **باب** فی الصفوف علی الجنازة
جنازے کی نماز مین کتنی صفین کرے **عن** مالك بن هبيرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من مسلم
یموت فیصلی علیه ثلاثة صفوف من المسلمین الا اوجب قال فكان مالك اذا استقل اهل الجنازة
جزاهم ثلاثة صفوف للحديث **ترجمہ** مالک بن ہبیرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا
کوئی مسلمان نہین کہ وہ مرجاوے اور اوسپر مسلمانون کی تین صفین نماز پڑہین مگر اللہ تعالے اوسپر جنت واجب کرتا ہے
اور حضرت مالک جسوقت کہ آدمیون کو کم جانتے تو اونکو تقسیم کرتے تین صفین بلحاظ اس حدیث کے **ف** اگرچہ ہر صف مین
تھوڑے تھوڑے آدمی ہوتے اور جو آدمی زیادہ ہون تو تین صفون سے زیادہ بھی کرنا درست ہے **باب** اتباع
النساء الجنائز عورتونکا جنازے کے ساتھہ جانا منع ہے **عن** ام عطية قالت نهينا ان نتبع الجنائز ولم يعزم
علینا **ترجمہ** ام عطیہ سے روایت ہے منع کیے گئے ہم جنازون کے پیچھے چلنے سے اور ہمپر تاکید نہ کی گئی (اوسکی منع مین) **باب**
فضل الصلوة على الجنائز وتشييعها جنازے پر نماز پڑہنے کی فضیلت اور اوس کے ساتھہ جانیکی فضیلت **عن** ابی هریرة
یرویه قال من تبع جنازة فصلى عليها فله قيراط ومن تبعها حتى يفرغ منها فله قيراطان اصغرهما
مثل احد . واحدهما مثل احد **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے) جو شخص
جنازہ کے پیچھے جاوے یعنی ہمراہ جاوے پھر اوس جنازے کی نماز پڑہے تو اوسکو قیراط بھر ثواب ہے اور جو کوئی اتنا ٹھہرے کہ اوس کے
دفن کرنے سے فراغت پاوے تو اوس کے لیے دو قیراط برابر ثواب ہے اون دونون مین جو چھوٹا قیراط ہے وہ بھی مثل احد کے
پہاڑ کی ہے یا ایک قیراط اون مین سے احد کے برابر ہے (قیراط کہتے ہین دینار کے بارہوین حصہ کو یہان قیراط سے مراد حصہ عظیم ہے)
عن ابی هریرة انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من خرج مع جنازة من بيتها وصلى
عليها فذكر معنى حديث سفيان فارسل ابن عمر الى عائشة فقالت صدق ابو هريرة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے کہ اونہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص جنازے کے ساتھہ اوس کے گھر سے نکلے پھر نماز پڑہے
تو اوسکو ایک قیراط کا ثواب ہے اور جو دفن تک ساتھہ رہے تو دو قیراط کا ثواب ہے) جب ابن عمر نے یہ حدیث سنی تو حضرت

عائشہ سے پوچھا بھیجا انہوں نے کہا ابوہریرہ نے سچ کہا تو ابن عمر کو پورا یقین ہو گیا اسپر) **عن** ابن عباس قال

سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم یموت فیقوم علی جنازتہ اربعون رجلا لا یشرکون

باللہ شیئا الا شفعوا فیہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے

نہین ہے کوئی ایسا مسلمان جو مر جاوے پھر اوسکے جنازہ پر چالیس مرد جو شرک نکرتے ہون خدا کے ساتھ نماز پڑہتے کھڑے

ہون مگر یہہ کہ خدا اون کی سفارش اوسکے حق مین قبول کرتا ہے **ف** معلوم ہوا کہ چالیس موحد کا نماز جنازہ پڑہنا میت کی

مغفرت کا سبب ہے عبد اللہ بن عباس تلاش کرکے جنازہ کی نماز کیواسطے چالیس مسلمان جمع کرتے تھے بوجہ اس حدیث

کے اور حضرت عائشہ کی روایت مین سو مسلمانونکا ذکر ہے تو جب چالیس کی سفارش قبول ہے تو سو کے بدرجہ اولی قبول ہے اور جو

حدیث آگے گزرگئی اوسمین تین صفون کا ذکر ہے **باب** فی النار یتبع بہا المیت جنازے کے ساتھ آگ لیجانا منع ہے

عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تتبع الجنازۃ بصوت ولا نار زاد ہارون ولا یمشی بین

یدیہا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کے پیچھے آگ نہ رکھی جاوے نہ اوسکے پیچھے آواز

ہو (رونے چلانے والون کی) نہ کوئی جنازہ کے آگے چلے **ف** بعض لوگونکا قاعدہ ہے کہ جنازے کے ساتھ انگار رکہتے مین

اوسمین عود یا اگر جلانے جاتے ہین اسکو منع کیا آپنے **باب** القیام للجنازۃ جنازے کو دیکھکر کھڑے ہو جانا **عن**

عامر بن ربیعۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الجنازۃ فقوموا لہا حتی تخلفکم او توضع

ترجمہ عامر بن ربیعہ سے روایت ہے کہ اون کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہہ حدیث پہونچی جب تم جنازہ کو دیکھو تو اٹھ کھڑے ہو

یہان تک کہ وہ تم سے آگے بڑھ جاوے یا رکہدیا جاوے **ف** بعض علما کا عمل اسی حدیث پر ہے بعضون کے نزدیک یہہ حدیث منسوخ

ہے **عن** ابی سعید الخدری عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تبعتم الجنازۃ فلا تجلسوا

حتی توضع قال ابوداود روی ہذا الحدیث الثوری عن سہیل عن ابیہ عن ابی ہریرۃ قال فیہ حتی توضع

بالارض ورواہ ابومعویۃ عن سہیل قال حتی توضع فی اللحد وسفیان احفظ من ابی معویۃ **ترجمہ**

ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم جنازہ کے پیچھے چلو تو نہ بیٹھا کرو جبتک کہ وہ نعش

سے زمین پر نہ رکھا جاوے یا قبر مین نہ رکھا جاوے **ف** سنت یہی ہے کہ بدون جنازہ کے رکھے نہ بیٹھے کہ اگر جنازہ اٹھانیوالونکو مدد کی حاجت

ہوتی ہے جنازہ رکھے بیٹھنا مکروہ ہے البتہ جب جنازہ زمین پر رکھدیا جاوے تو اوسوقت بیٹھ جانا برا نہین ہے یہہ حکم اوس شخص کے

لیے ہے جو جنازہ کے ساتھ ہو اور جو جنازے کو آتا دیکھے تو وہ کھڑا ہو جاوے بعض سلف کے نزدیک اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد

اور اسحاق کا اور بعضون کے نزدیک کھڑا ہونا ضرور نہین اور یہہ قول ہے ابوحنیفہ اور مالک اور شافعی کا وہ کہتے ہین قیام کی حدیثین

منسوخ ہین دوسری حدیث سے **عن** جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذ مرت بنا جنازۃ فقام لہا فلما

ذہبنا لنحمل اذا ہی جنازۃ یہودی فقلنا یا رسول اللہ انما ہی جنازۃ یہودی فقال ان الموت فزع فاذا رأیتم

جنازة فقوموا ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم ساتھ تھے اور اتنے میں ایک جنازہ نکلا
تو آپ اوسکے لیے اوٹھ کھڑے ہوئے پھر جب ہم اوسکے اٹھانے کے لیے چلے تو معلوم ہوا کہ جنازہ یہودی کا ہے تو ہم نے حضرت سے
عرض کیا یا رسول اللہ یہہ تو یہودی کا جنازہ ہے تو آپ نے فرمایا البتہ موت ڈرنے کی چیز ہے پھر جب تم جنازہ کو دیکھو تو اوٹھ
کھڑے ہو **ف** بعض کے نزدیک اول جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت تھا پھر منسوخ ہوا اب جنازہ دیکھکر اوٹھنا سنت نہیں **عن**
علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قام فی الجنائز ثم قعد بعد ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوا کرتے تھے جنازوں میں پھر بیٹھنے لگے اور کھڑا ہونا چھوڑ دیا یہی دلیل ہے الحنفیہ وغیرہ کی **عن**
عبادة بن الصامت قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقوم فی الجنازة حتی توضع فی اللحد
فمر بہ حبر من الیہود فقال ھکذا نفعل فجلس النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اجلسوا خالفوھم ترجمہ عبادہ
بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب جنازہ کے لیے کھڑے ہوتے تو جبتک وہ قبر میں نہ رکھا جاتا آپ
نہ بیٹھتے پھر ایک یہود کا عالم آپ پاس آیا اور اوس نے کہا کہ ہم بھی اسیطرح کیا کرتے ہیں یعنی جبتک مردہ کو قبر میں نہ رکھیں
تب تک کھڑے رہتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور فرمایا مخالفت کرو یہود کی **ف** کیونکہ یہود بہت مبغوض
تھے لئے اوس زمانے میں اور دشمن تھے مسلمانوں کے تو اون کی مخالفت بہتر تھی) **باب** الرکوب فی الجنازة
جنازے کے ساتھ سوار ہوکر چلنا منع ہے **عن** ثوبان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بدابة وھو مع الجنازة
فابی ان یرکبھا فلما انصرف اتی بدابة فرکب فقیل لہ فقال ان الملائکة کانت تمشی فلم اکن لارکب
وھم یمشون فلما ذھبوا رکبت ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری کے لیے ایک جانور
لایا گیا اور آپ جنازے کے ساتھ تھے آپ نے سواری سے انکار کیا جب جنازہ سے فارغ ہوکر لوٹے تو آپ ایک جانور پر سوار ہوئے لوگوں
نے اسکی وجہ پوچھی (کہ پہلے آپ کیوں سوار نہیں ہوئے تھے) آپنے فرمایا پہلے جنازے کے ساتھ فرشتے پاپیادہ جارہے تھے اسواسطے میں
سوار نہیں ہوا جب وہ پاؤں سے چلتے تھے جب فرشتے چلے گئے تو میں سوار ہو گیا **عن** جابر بن سمرة قال صلی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم علی ابن الدحداح ونحن شہود ثم اتی بفرس فعقل حتی رکبہ فجعل یتوقص بہ ونحن نسعی حولہ
ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن دحداح کے جنازے کی نماز پڑھی اور ہم حاضر تھے پھر آپ
کی سواری کے لیے گھوڑا آیا آپنے اوسکو باندھ دیا یہانتک کہ آپ سوار ہوئے اور گھوڑا کودنے لگا ہم سب آپکے گرد دوڑتے جاتے
تھے) **باب** المشی امام الجنازة جنازے کے آگے چلنے کا بیان **عن** سالم عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وابابکر وعمر یمشون امام الجنازة ترجمہ سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق اور عمر بن الخطاب جنازہ کے آگے چلتے تھے **ف** معارض ہے اسکو جو روایت کیا ہے عبدالرزاق نے
کہ اوس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تا دم وفات جنازہ کے پیچھے چلتے رہے اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا کہ حضرت علی

جنازہ کے پیچھے چلتے تھے **عن** المغیرة بن شعبة قال واحسب ان اهل زیاد اخبرونی انه رفعه الی النبی صلی الله علیه و
سلم قال الراکب یسیر خلف الجنازة والماشی یمشی خلفها وامامها وعن یمینها وعن یسارها قریبا منها
والسقط یصلی علیه ویدعی لوالدیه بالمغفرة والرحمة **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے یونس نے کہا میں گمان کرتا ہوں
کہ زیاد نے یون کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سوار جنازہ کے پیچھے چلے اور پیادہ جنازہ کے پیچھے چلے اور آگے اور داہنے
اوسکی اور بائیں اوس کے اور پاس پاس اوس کے اور کچا بچہ نماز پڑہی جاوے اوسپر اور اوس کے ماں باپ کے لیے دعا کیجاوے بخشش
اور مغفرت کے ساتہ **ف** کچا بچہ وہ ہے جسکی مدت حمل پوری نہ ہوئی ہو لیکن جان پڑگئی ہو اور زندہ پیدا ہو اوسکی نماز
پڑہنا چاہیے اور جو جان نہ پڑی ہو یا مردہ پیدا ہو تو نماز پڑہنا ضرور نہیں ہے بلکہ یون ہی دفن کردینا چاہیے **باب الاسراع**
بالجنازة جنازے کو جلدی لیچلنے کا بیان **عن** ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال اسرعوا بالجنازة
فان تک صالحة فخیر تقدمونها الیه وان تک سوی ذلک فشر تضعونه عن رقابکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے
روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنازہ کو جلدی لیجایا کرو اسلیے کہ اگر مردہ نیک ہے تو تم اوسکو بہلائی کی
طرف جلدی پہونچاتے ہو یعنی قبر میں جاکر ثواب پاویگا اور اگر نیک نہیں تو تم نے اپنی گردن سے شر کو اوتارا **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ کفن اور دفن میں جلدی کرنا مستحب ہے **عن** عبد الرحمن انه کان فی جنازة عثمان بن ابی العاص و
کنا نمشی مشیا خفیفا فلحقنا ابو بکرة فرفع سوطه قال لقد رایتنا ونحن مع رسول الله صلی الله علیه
وسلم نرمل رملا **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے ہم عثمان بن ابی العاص کے جنازے کے ساتہ تھے اور آہستہ آہستہ چلتے تھے
اسمین ابو بکرہ آن پہونچے اور انہون نے اپنا کوڑا ہمارے مارنیکو اوٹہایا اور کہا تم نے دیکہا ہے جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتہ تھے جنازہ کو لیے ہوئے تو جلدی جلدی چلتے تھے (جنازہ کو لیکر نہ بہت دوڑے نہ آہستہ سے چلے بلکہ ذرا تیزی سے
چلے) **عن** عیینة بهذا الحدیث قال فی جنازة عبد الرحمن بن سمرة وقال فحمل علیهم بغلته واهوی
بالسوط دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے مگر اسمین یہ ہے کہ عبد الرحمن بن سمرہ کا جنازہ تہا اور ابو بکرہ نے اپنی خچر کو دوڑایا
اور کوڑے سے اشارہ کیا (کہ جلدی جلدی چلو) **عن** ابن مسعود قال سالنا نبینا صلی الله علیه وسلم عن المشی
مع الجنازة فقال ما دون الخبب ان یکن خیرا تعجل الیه وان یکن غیر ذلک فبعدا لاهل النار والجنازة
متبوعة ولا تتبع لیس معها من تقدمها **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچہا کہ جنازے کے ساتہ کیونکر چلنا چاہیے اونہون نے کہا خبب سے کچہہ کم (خبب دوڑنے کی ایک قسم ہے) اگر وہ جنازہ نیک آدمی کا ہے
تو جلدی پہونچ جائیگی گو اور اگر نیک نہیں ہے تو جہنم والون کا دور رہنا بہتر ہے اور جنازہ آگے رہنا چاہیے (یعنے لوگون کو اوسکے
پیچھے چلنا چاہیے) نہ پیچھے اور جو جنازہ کے آگے چلتا ہے وہ گویا اوسکے ساتہ ہی نہیں ہے (یہ حدیث دلیل ہے ابو حنیفہ اور اوزاعی
کی) **باب الامام یصلی علی من قتل نفسه** جو شخص خودکشی کرے یعنے اپنے تئین آپ مار ڈالے اوسپر امام نماز جنازہ کی نہ پڑہے **عن**

جابر بن سمرة قال مرض رجل فصیح علیه فجاء جاره الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انه قد مات
قال وما یدریك قال انا رأیته قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انه لم یمت قال فرجع فصیح علیه
فقالت امرأته انطلق الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال الرجل اللهم العنه قال ثم انطلق الرجل
فراٰه قد نحر نفسه بمشقص فانطلق الی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره انه قد مات فقال وما یدریك
قال رأیته ینحر نفسه بمشقص معه قال انت رأیته قال نعم قال اذا لا اصلی علیه **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے
روایت ہی ایک شخص بیمار ہوا پہر اوسکی موت کی خبر مشہور ہوئی تو اوسکا ہمسایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ فلان شخص مرگیا آپ نے فرمایا تجھے کیسے معلوم ہوا بولا مین خود اوسکو دیکھکر آیا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پہر وہ لوٹ گیا بعد اوس کے پھر خبر مشہور ہوئی اوسکی موت کی پہر وہی شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ
فلان شخص مرگیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ نہین مرا پھر وہ لوٹ آیا بعد اوسکی پھر خبر مشہور ہوئی اوسکی
موت کی تو اوسکی بی بی نے (یعنی مریض کی بی بی نے) اوسی شخص سے (یعنی ہمسایہ سے جو دوبار آچکا تہا) یہ کہا جا اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کر وہ بولا ای خدا لعنت کر اوسپر راوی نے کہا پہر وہ شخص آیا اوس مریض پاس اور دیکہا اوسکو کہ ہی
گلے کو کاٹ لیا ہی تیر کی پیکان سے تب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ وہ مرگیا آپ نے
فرمایا تجھے کیونکر معلوم ہوا وہ بولا مین خود اوسکو دیکھکر آیا ہون اوسنے اپنا گلا کاٹ لیا ہی تیرون سے آپنے فرمایا تو نے دیکہا
وہ بولا ہان آپنے فرمایا پہر تو مین اوسپر نماز نہ پڑہونگا **باب** الصلوٰة علی من قتله الحدود جو شخص کسی حد شرعی
مین مارا جاوی اوسپر نماز جنازہ پڑہنا **عن** ابی برزة الاسلمی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یصل علی
ماعز بن مالك ولم ینه عن الصلاة علیه **ترجمہ** ابو برزہ اسلمی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز
بن مالک پر نماز نہین پڑہی (جو رجم کئے گئے تہے زنا کی حد مین) نہ منع کیا اور لوگون کو اون کے جنازے پر نماز پڑہنے سے **باب**
الصلاة علی الطفل نابالغ لڑکے پر نماز جنازہ پڑہنا **عن** عائشة قالت مات ابراهیم بن النبی صلی الله علیه وسلم
وهو ابن ثمانیة عشر شهرا فلم یصل علیه رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی
جب حضرت ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز
جنازہ نہین پڑہی (یہ خیال سے کہ وہ معصوم ہین بالوگون کے ساتھ نہ پڑہی اکیلے پڑہ لی جیسا دوسری روایت مین ہے) **عن**
وائل بن داود قال سمعت البهی قال لما مات ابراهیم بن النبی صلی الله علیه وسلم صلی علیه رسول الله
صلی الله علیه وسلم فی المقاعد قال ابو داود قرأت علی سعید بن یعقوب الطالقانی حدثکم ابن المبارك
عن یعقوب بن القعقاع عن عطاء ان النبی صلی الله علیه وسلم صلی علی ابنه ابراهیم وهو ابن سبعین
لیلة **ترجمہ** وائل بن داود سے روایت ہی مین نے سنا بہی سے جب ابراہیم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے کا انتقال

ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر نماز پڑہی اپنی بیٹہنی کی جگہہ مین کہا ابو داؤد نے مین نے پڑہا سعید بن یعقوب
طالقانی پر کہ تم سے حدیث بیان کی ۔ عبد اللہ بن المبارک نے یعقوب بن قعقاع سے انہون نے عطا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے نماز پڑہی اپنی فرزند حضرت ابراہیم پر اور اون کی عمر ستر رات کی تہی یعنی دس دن اور دو مہینے کی (یہ حدیث
ابو داؤد نے پڑہ کر سنائی اپنے شیخ سعید بن یعقوب کو)

باب الصلاة على الجنازة في المسجد (مسجد کے اندر جنازی کی نماز پڑہنا)

عن عائشة قالت والله ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على سهيل بن البيضاء الا
في المسجد **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے خدا کی قسم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سہیل بن بیضا پر
نہین نماز پڑہی مگر مسجد مین یعنی نماز جنازہ (تو مسجد مین نماز پڑہنا درست ہوا) **عن** عائشة قالت والله لقد صلى
رسول الله صلى الله عليه وسلم على ابني بيضاء في المسجد سهيل واخيه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے
خدا کی قسم ہے مقرر نماز پڑہی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیضا کی دونون بیٹون پر مسجد مین یعنی سہیل اور اوسکی بہائی
پر (جنازہ کی) **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة في المسجد فلا شيء
عليه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسجد مین جنازہ کی نماز پڑہے اوس پر کچہ
گناہ نہین (دوسری روایت مین ہے اوسکو کچہہ اجر نہین تو مسجد مین نہ پڑہنا افضل ٹہرا)

باب الدفن عند الطلوع وعند غروبها (آفتاب نکلتے وقت یا ڈوبتے وقت دفن کرنا)

عن عقبة بن عامر قال ثلاث ساعات كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع و
حين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب او كما قال **ترجمہ**
عقبہ بن عامر سے روایت ہے تین وقت مین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرماتے تہے اون وقتون مین نماز پڑہنے اور دفن
کرنے سے اپنے مردون کے ایک تو جب سورج نکلے چمکتا ہوا یہانتک کہ وہ بلند ہو جاوے اور دوسری جب سیدہا کہڑا ہو دوپہر کا
کہڑا ہونے والا یہانتک کہ ڈہلے سورج اور تیسری جس وقت کہ آفتاب ڈوبنے کو جہکے **ف** دفن کہین اس حدیث مین مراد جنازہ ہے اور
بعضون نے دفن میت کہا ہے تو نہی اس سے ہوگی جو عمدا ان وقتون مین دفن کرے اور اگر اتفاق سے ایسے وقتون مین دفن میت
کا موقع پڑجاوے تو بالاتفاق جائز ہے (مسک الختام)

باب اذا حضر جنائز الرجال والنساء من يقدم (جب مرد اور عورت دونون کے جنازے آجاوین تو کس کو آگے کرین)

عن عمار مولى الحرث بن نوفل انه شهد جنازة ام كلثوم
وابنها فجعل الغلام مما يلي الامام فانكرت ذلك وفي القوم ابن عباس وابو سعيد الخدري وابو قتادة
وابو هريرة فقالوا هذه السنة **ترجمہ** عمار سے جو مولی ہے حارث بن نوفل کا روایت ہے وہ حاضر ہوئے ام کلثوم کے جنازے
مین اور انکے لڑکے کے جنازے مین تو لڑکا امام کے پاس رکہا گیا اور عورت امام سے دور رکہی گئی قبلے سے قریب مین نے اسپر انکار کیا
(یعنی اسکو خلاف سنت جانا) اوس وقت لوگون مین عبد اللہ بن عباس اور ابو سعید خدری اور ابو قتادہ اور ابو ہریرہ تہے لوگون نے

یہی سنت ہے **ف** یعنی پہلے لڑکون کو رکھنا پھر عورتون کو اوس پار **باب** این یقوم الامام من المیت اذا صلی علیہ جب امام نماز جنازہ کی پڑہا وے تو میت کے کس عضو کے مقابل کھڑا ہووے **عن** نافع ابی غالب قال کنت فی سکۃ المربد فمرت بجنازۃ معھا ناس کثیر قالوا جنازۃ عبد اللہ بن عمیر فتبعتھا فاذا انا برجل علیہ کساء رقیق علی بریذینۃ علی راسہ خرقۃ تقیہ من الشمس فقلت من ھذا الدھقان قالوا ھذا انس بن مالک فلما وضعت الجنازۃ قام انس فصلی علیھا وانا خلفہ لا یحول بینی وبینہ شیء فقام عند راسہ فکبر اربع تکبیرات لم یطل ولم یسرع ثم ذھب یقعد فقالوا یا ابا حمزۃ المرأۃ الانصاریۃ فقربوھا وعلیھا نعش اخضر فقام عند عجیزتھا فصلی علیھا نحو صلاتہ علی الرجل ثم جلس فقال العلاء بن زیاد یا ابا حمزۃ ھکذا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی الجنازۃ کصلاتک یکبر علیھا اربعا ویقوم عند راس الرجل وعجیزۃ المرأۃ قال نعم قال یا ابا حمزۃ غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال نعم غزوت معہ حنینا فخرج المشرکون فحملوا علینا حتی راینا خیلنا وراء ظھورنا وفی القوم رجل یحمل علینا فیدقنا ویحطمنا فھزمھم اللہ وجعل یجاء بھم فیبایعونہ علی الاسلام فقال رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان علی نذرا ان جاء اللہ بالرجل الذی کان منذ الیوم یحطمنا لاضربن عنقہ فسکت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجیء بالرجل فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا رسول اللہ تبت الی اللہ فامسک رسول اللہ لا یبایعہ لیفی الاخر بنذرہ قال فجعل الرجل یتصدی لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیامرہ بقتلہ وجعل یھاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقتلہ فلما رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یصنع شیئا بایعہ فقال الرجل یا رسول اللہ نذری فقال انی لم امسک عنہ منذ الیوم الا لتوفی بنذرک فقال یا رسول اللہ الا اومضت الی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لیس لنبی ان یومض قال ابو غالب فسالت عن صنیع انس فی قیامہ علی المرأۃ عند عجیزتھا فحدثونی انہ انما کان لانہ لم تکن النعوش فکان یقوم الامام حیال عجیزتھا یسترھا من القوم **ترجمہ** نافع سے جسکی کنیت ابو غالب ہے روایت ہے مین سکۃ المربد (ایک موضع ہے) مین تہا اتنے مین ایک جنازہ نکلا اوس کے ساتھ بہت لوگ تھے لوگون نے کہا عبد اللہ بن عمر کا جنازہ ہے یہ سنکر مین بھی اوسکے پیچھے چلا تو مین نے ایک شخص کو دیکھا باریک کمل اوڑھے ہوئے ایک چھوٹے راس کے گھوڑے پر سوار ہے اونکے سر پر ایک کپڑے کا ٹکڑا دہوپ سے بچاؤ کے لیے ڈالے ہوئے ہے مین نے پوچھا یہ زمیندار کون ہے لوگون نے کہا انس بن مالک ہین (جنہون نے دس برس تک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی سنہ ۹۲ یا سنہ ۹۳ مین اونکا انتقال ہوا اور سو سے زیادہ اون

کی عمر ہوئی) جب جنازہ رکھا گیا تو انس کھڑے ہوئے اور انہون نے نماز پڑہائی مین نے اون کے پیچھے تہا میری اور اون
کے بیچ مین کچہ آڑ نہ تھی انہون نے چار تکبیرین کہین نہ بہت دیر مین نماز پڑہی نہ جلدی پھر جانے لگے بیٹھنے کو لوگون نے کہا
ای ابا حمزہ (کنیت ہی حضرت انس کی) یہ عورت انصاری کا جنازہ ہے پہر اوسکو نزدیک لائے اور وہ ایک سبز تابوت میں
تھی تو انس کھڑے ہوئے اوسکی کولے کے سامنے (یعنی سر کے سامنے کہڑے نہین ہوئے جیسے مرد کے سر کے مقابل کہڑے ہوئے
تہے) پھر نماز پڑہی اوسپر اوسی طرح جیسی مرد پر نماز پڑہی تھی بعد اوس کے بیٹھے تو علا بن زیاد نے کہا ای ابا حمزہ کیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنازی پر اسی طرح نماز پڑہتے تہے جیسے تم نے پڑہی اور چار تکبیرین کہتے تہے اور مرد کے سر کے سامنے
کہڑے ہوتے تہے اور عورت کے کولے کے سامنے انس نے کہا ہان رسول اللہ صلعم اسی طرح نماز پڑہتے تہے اور اسی مقامون مین
کھڑے ہوتے تہے پھر علا بن زیاد نے کہا ای ابا حمزہ کیا تم نے جہاد کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہون نے
کہا ہان مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا غزوہ حنین مین جو سنہ ۸ ہجری مین ہوا حنین ایک جگہہ کا نام ہی
نواح طائف مین آپ وہان کے کفار پر جو بہ قصد جنگ جمع ہوکر نکلے تہے تشریف لیگئے بارہ ہزار آدمی مرکب ہمایون مین تہے) پھر
مشرکین نکلے اور انہون نے ہمپر حملہ کیا یہانتک کہ ہم نے اپنی گہوڑون کو اپنی پیٹہ کے پیچہے دیکہا (یعنی بہاگ نکلے) اور کافرون
مین ایک شخص تہا جو ہمپر حملہ کرتا تہا اور تلوار سے زخمی کرتا تہا اور مارتا تہا پھر اللہ نے اونکو شکست دی **ف** جب آپ
نے مسلمانون کا یہ حال دیکہا تو اپنی خچر کو آگے بڑہایا اور کہنا شروع کیا انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب پھر عباس
نے مسلمانونکو آواز دی وہ لوٹ کر آئے اور کافرون پر سخت حملہ کیا آپ نے ایک مٹھی خاک اور کنکریون کی کافرون پر ماری اور فرمایا
شاہت الوجوہ یعنی بُرے ہوئی منہ کافرون کے تب کافرون کو شکست ہوئی اور وہ بہاگ کھڑے ہوئے بیشمار مال غنیمت مسلمانون
کے ہاتہ مین آیا **ت** اور اونکو لانا شروع کیا وہ آ آکر بیعت کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر ایک شخص نے
جو آپ کی صحابہ مین سے تہا یہ نذر کی کہ اگر اللہ اوس شخص کو لاویگا جو اوسدن ہم کو زخمی کرتا تہا تو مین اوسکی گردن مارونگا
یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چپ ہو رہے اور وہ شخص حاضر کیا گیا جب اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا
تو کہا یا رسول اللہ مین نے توبہ کی اللہ سے آپ نے توقف کیا اوس سے بیعت کی نہین اس خیال سے کہ وہ صحابی اپنی نذر پوری
کر لے (یعنی جلد اوسکو مار ڈالے) مگر وہ صحابی اس انتظار مین تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہکو حکم کرین اوس کے قتل کا
تو مین قتل کرون اور ڈرتا تہا ایسا نہو مین اوسکو قتل کر ڈالون اور آپ خفا ہون جب آپ نے دیکہا کہ وہ صحابی کچہ نہین کرتا (یعنی کسی طرح
اوسکو قتل نہین کرتا) تو مجبور ہو کر آپ نے اوس سے بیعت کر لی تب وہ صحابی بولا یا رسول اللہ میری نذر کیسی پوری ہوگی آپ نے
فرمایا مین جو اب تک کا رہا اور اوس سے بیعت نہ کی تو اسی خیال سے کہ تو اپنی نذر پوری کر وہ بولا یا رسول اللہ آپ نے مجھے اشارہ
کیون نہ کر دیا آپ نے فرمایا پیغمبر کو اشارہ کرنا لائق نہین ہے اس لیے کہ اشارہ ایک چوری کی بات ہے اور ایسے افعال پیغمبرون کی شایان
نہین ہین) پھر ابو غالب نے کہا مین نے لوگون سے پوچھا کہ انس عورت کے کولے پاس کیون کہڑے ہوئے لوگون نے بیان کیا اسواسطے

که تکلنے زمانے میں تابوت نہ تھی تو امام عورت کے کولے پاس کہڑا ہوتا تا کہ مقتدیوں سے اوسکی نعش چھپی رہے کفن میں چھپی ہوتی ہے مگر پردہ پوشی جہانتک ہو سکے بہتر ہے **عن** سمرة بن جندب قال صليت وراء النبي صلى الله عليه وسلم على امرأة ماتت في نفاسها فقام عليها للصلوة وسطها **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی ایک عورت جنازہ پر جو وہ اپنے حالت نفاس میں مرگئی تھی تو آپ اوس کے جنازہ کے بیچ میں کہڑے ہوئے **باب** التكبير على الجنازة جنازہ کی نماز میں تکبیریں کہنے کا بیان **عن** الشعبي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر بقبر رطب فصفوا عليه وكبر عليه اربعا فقلت للشعبي من حدثك قال الثقة من شهده عبد الله بن عباس **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تازی قبر پر گزرے تو آپ آگے کہڑے ہوئے اور صحابہ نے صف باندہی آپ نے چار تکبیریں کہیں ابو اسحاق نے کہا میں نے شعبی سے پوچھا تم سے یہہ حدیث کس نے بیان کی انہوں نے کہا ایک معتبر آدمی نے یعنی عبد اللہ بن عباس نے جو اوس وقت موجود تھے **عن** ابن ابي ليلى قال كان زيد يعني ابن ارقم يكبر على جنائزنا اربعا وانه كبر على جنازة خمسا فسألته فقال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يكبرها **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہے زید بن ارقم جو صحابی ہیں وہ ہمارے جنازوں پر چار تکبیریں کہا کرتے تھے اور ایکبار ایک جنازہ پر اونہوں نے پانچ تکبیریں کہیں تو ہم نے اون سے پوچھا کہ آپ ہمیشہ چار تکبیریں کہتے تھے اب پانچ کیوں کہیں تو اونہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پانچ تکبیریں کہا کرتے تھے **ف** کبھی اور کبھی چار کہتے جب پانچ تکبیریں کہی تو پہلے تکبیر کے بعد ثنا پڑہی دوسری کے بعد فاتحہ تیسری کے بعد درود شریف چوتھی کے بعد دعا پانچویں کے بعد سلام **باب** ما يقرأ على الجنازة جنازہ کی نماز میں سورہ فاتحہ پڑہنا **عن** عبد الله بن عوف قال صليت مع ابن عباس على الجنازة فقرأ بفاتحة الكتاب فقال انها من السنة **ترجمہ** عبد اللہ بن عوف سے روایت ہے نماز پڑہی میں نے ابن عباس کے ساتھ ایک جنازہ پر تو سورہ فاتحہ پڑہی یعنی تکبیر اولی کے بعد اور کہا یہ سنت ہے **ف** یہی مذہب ہے محققین علما کا یعنی چار تکبیریں کہو اور سورہ فاتحہ پڑہے مع ایک سورت کے بعد تکبیر اولی کے **باب** الدعاء للميت میت کیواسطے دعا کرنے کا بیان **عن** ابي هريرة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا صليتم على الميت فاخلصوا له الدعاء **ترجمہ** ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب تم میت پر نماز پڑہو تو اوس کے لیے اخلاص سے دعا کرو یعنی کسی کے دکھانے سنانے کو نہیں وہ محض اللہ کی خوشنودی منظور ہو اور دل سے دعا کرے **عن** علي بن شماخ قال شهدت مروان سأل ابا هريرة كيف سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يصلي على الجنازة قال امع الذي قلت قال نعم قال كلام كان بينهما قبل ذلك قال ابو هريرة اللهم انت ربها وانت خلقتها وانت هديتها للاسلام وانت قبضت روحها وانت اعلم بسرها وعلانيتها جئناك شفعاء فاغفر له **ترجمہ** علی بن شماخ سے روایت ہے میں موجود تھا

مروان پاس آئے پہ ابوہریرہ ... تم نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ جنازی کی نماز مین کون سی حالانکہ تہے ابوہریرہ
نکلا کیا تو مجہ سے اون باتون کے ساتہہ پوچہتا ہے جو کہہ چکا ہی پیشتر مروان مین اور ابوہریرہ مین کچہہ سخت کلامی ہوگئی تہی (مروان نے
کہا ہان - ابوہریرہ نے کہا آپ یہ فرماتے تہے - اللہم انت ربہا اخیر تک یعنی تو اوسکا رب ہے اور تو نے اوسکو پیدا کیا اور تو نے اسکو راہ دکہائی
اسلام کیطرف اور تو نے اوس کے جان کہینچ لی اور تو خوب جانتا ہی اوسکی ظاہر اور باطن کو ہم اوس کے سفارش کرنیوالے حاضر ہوئے ہین تو

اوسکو بخشدی عن ابی هريرة قال صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم على جنازة فقال اللهم اغفر لحينا وميتنا
وصغيرنا وكبيرنا وذكرنا وانثانا وشاهدنا وغائبنا اللهم من احييته منا فاحيه على الايمان
ومن توفيته منا فتوفه على الاسلام اللهم لا تحرمنا اجره ولا تضلنا بعده ترجمہ ابی ہریرہ سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ کی پڑہی تو فرمایا الٰہی بخشدے ہماری زندون اور مردون کو اور ہماری چہوٹون
کو اور بڑون کو اور ہماری مردون کو اور عورتون کو اور ہمارے حاضر کو اور غائب کو الٰہی ہماری مین جسکو تو زندہ رکہے تو اوسکو ایمان
پر زندہ رکہہ اور ہماری مین جسکو تو مارے تو اوسکو اسلام پر مار الٰہی ہمکو تو اوس کے ثواب سے محروم مت کہہ اور بعد اوسکی ہم کو فتنی مین مت

ڈال عن واثلة بن الاسقع قال صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على رجل من المسلمين فسمعته يقول
اللهم ان فلان بن فلان في ذمتك فقه فتنة القبر قال عبد الرحمن في ذمتك وحبل جوارك
فقه من فتنة القبر وعذاب النار وانت اهل الوفاء والحمد اللهم فاغفر له وارحمه انك انت الغفور

الرحيم قال عبد الرحمن عن مروان بن جناح ترجمہ واثلہ بن اسقع سے روایت ہی نماز پڑہی ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہہ مسلمانون مین سے ایک شخص پر تو مینی حضرت سے سنا آپ فرماتے تہے اللہم ان فلان بن فلان اخیر تک یعنی مقرر
فلانا فلانے کا بیٹا تیری امان مین ہی یعنے اسلیے کہ وہ تجہپر ایمان رکہتا تہا اور قرآن کے ساتہہ تمسک رکہنیوالا تہا کہ وہ رسی ہی الٰہی
ہی تو اوسکو قبر کے فتنے سے بچالے یعنے اوسکے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اور تو صاحب وفا کا ہی کہ بندون کے ساتہہ جو
عہد اور وعدہ کیا ہے اوسکو پورا کرتا ہی اور تو صاحب حمد کا ہی الٰہی بخشش کر اوسکی واسطے اور اوسپر رحم کر مقرر تو بخشنے والا اور مہربان
ہی اوسکی گناہون کو معاف کردیگا باب الصلوة على القبر قبر کے اوپر جاکر جنازی کی نماز پڑہنا عن ابي هريرة

ان امرأة سوداء او رجلا كان يقم المسجد ففقده النبي صلى الله عليه وسلم فسأل عنه فقيل مات فقال لا
اذنتموني به قال دلوني على قبره فدلوه فصلى عليه ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی ایک کالی عورت یا ایک مرد مسجد
مین جہاڑو دیا کرتا تہا ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو نہ پایا تو پوچہا اوسکو لوگون نے کہا وہ شخص مرگیا آپنے فرمایا
تم نے مجہکو خبر نہ کی اب مجہے اوسکی قبر بتاؤ لوگون نے قبر بتادی آپنے جاکر اوسکی قبر پر نماز پڑہی ف جمہور علما کا یہی قول ہے کہ قبر پر
نماز جنازہ پڑہنا درست ہی اور یہی صحیح ہی باب في الصلاة على المسلم يموت في بلاد الشرك جو مسلمان کافرون
کے ملک مین مرجاوے اوسکی نماز جنازہ پڑہنا عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نعى للناس النجاشي

[illegible]

فی الیوم الذی مات فیه وخرج بهم الی المصلی فصف بهم وکبر اربع تکبیرات ترجمہ
ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو خبر پہونچائی نجاشی کے مرنے کی جس دن وہ مرا آپ اپنے
صحابہ کے ساتھ عیدگاہ کیطرف نکلے پھر اون کے ساتھ صف باندھی اور چار تکبیرین کہین **ف** نجاشی لقب
ہی حبشہ کے بادشاہ کا اور اوس نجاشی کا نام اصحمہ تہا جسپر حضرت نے نماز پڑہی وہ اول نصاریٰ کے دین پر تہا
پھر حضرت پر ایمان لایا اور جو صحابہ وہان گئے اون کی خوب طرح سے خدمت کی پھر جب وہ مرا تو حضرت نے
خبر بیان کی اور عیدگاہ مین جاکر صحابہ کے ساتھ اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی **عن** ابی بردۃ عن ابیه
قال امرنا رسول الله صلی الله علیه وسلم ان ننطلق الی ارض النجاشی فذکر حدیثه
قال النجاشی اشهد انه رسول الله صلی الله علیه وسلم وانه الذی بشر به عیسی بن
مریم ولولا ما انا فیه من الملک لاتیته حتی احمل نعلیه ترجمہ ابی بردہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو حکم کیا نجاشی کے ملک مین چلے جانیکا جب کافرون نے
ایذا دی اور تکلیف پہونچائی پھر بیان کیا قصہ اوسکا نجاشی نے کہا مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ محمد
اللہ کے رسول ہین اور محمد ہے وہ شخص ہین جن کی بشارت دی عیسی بن مریم علیہ السلام نے اور مین اگر سلطنت
کے کامون مین مشغول نہوتا تو اون کے پاس جاتا اور اون کی جوتیان اوٹہاتا **ف** حالانکہ نجاشی حبش
کی ملک مین مرا تہا لیکن مدینے مین آپ نے اوسکے جنازے کی نماز پڑہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نماز جنازہ
میت غائب پر درست ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اکثر سلف کا **باب** فی جمع الموتی
فی قبر والقبر یعلم کئی آدمیون کو ایک قبر مین دفن کرنا اور قبر کیطرف خطاب کرنا **عن**
المطلب قال لما مات عثمان بن مظعون اخرج بجنازته فدفن امر النبی صلی الله علیه وسلم
رجلا ان یاتیه بحجر فلم یستطع حمله فقام الیها رسول الله صلی الله علیه وسلم وحسر عن
ذراعیه قال کثیر قال المطلب قال الذی یخبرنی ذلک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال کانی انظر الی بیاض ذراعی رسول الله صلی الله علیه وسلم حین حسر عنهما ثم حملها
فوضعها عند راسه وقال اتعلم بها قبر اخی وادفن الیه من مات من اهلی
ترجمہ مطلب سے روایت ہے عثمان بن مظعون جب مرے تو اونکا جنازہ نکالا گیا اور دفن کیے گئے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم کیا جو آپ کے پاس پتھر لادے یعنے پتھر تا علامت
کے لیے رکہا جاوے تو وہ شخص اوس پتھر کو نہ اوٹہا سکا پھر اوسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے
ہوئے اور آپ نے اپنے دونون ہاتہون کے آستینین چڑہائین مطلب راوی نے کہا اوس شخص نے مجھکو

خبر دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے گویا کہ مین دیکھتا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونون ہاتھون کی سفیدی کی طرف جسوقت آپ نے دونون ہاتھون کو کھولا اور اوسکو اوٹھا کر عثمان کی قبر کے سرہانے رکھا اور فرمایا اوس قبر تو جانتی ہے یہہ میرا بھائی ہے اور اوسکے پاس اور شخص کو دفن کرونگا جو میرے اہل مین سے مریگا **ف** عثمان بن مظعون کو آپ نے اپنا بھائی فرمایا اس لحاظ سے کہ اون سے اخوت ایمانی تھی بعضون نے کہا درحقیقت بھائی تھے کیونکہ وہ قریش مین سے تھے بعضون نے کہا آپ کے رضاعی بھائی تھے عثمان بن مظعون نے ساری عمر کبھی شراب نہین پیا نہ جاہلیت مین نہ اسلام مین اور سب سے پہلے مہاجرین مین وہ دفن کیے گئے بقیع مین راضی ہو اون سے اللہ جل جلالہ اور سب صحابہ اور تابعین سے اور اون کی طفیل سے ہم گنہگارون کا بھی بیڑا پار کرے + شکر خدا کا تمام ہوا پارہ بیسوان سنن ابی داؤد کے تینتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اکیسوان اوس کے فضل اور احسان اور مدد پر توکل اور اعتماد کر کے

حسبنا اللہ ونعم الوکیل

جو لوگ مہاجرین سے مدینہ مین ہجرت کیے اون مین سے پہلے انتقال کیا مہاجرین مین سے مدینہ مین

تم الجزء العشرون ويتلوه الجزء الحادي والعشرون انشاء اللہ تعالی

فہرست پارہ بیستم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۴۸۳	جزیہ وصول کرنے مین سختی کرنے کا بیان		مین اوسکا جزیہ نہ لیا جاوے گا۔
ء	جب کافر ذمی نے مال تجارت لیکر پھرین تو ان سے دسوان حصہ محصول لیا جاوے	۴۸۵	امام کو مشرکین کا ہدیہ لینا درست ہے یا نادرست اوسکا بیان۔
		۴۸۸	زمین مقطعہ دینا۔
۴۸۵	جو ذمی مسلمان ہو جاوے سال کے اندر تو جتنے دن سال بیچ گزرے	۴۹۳	بنجر لاوارث زمین کو آباد کرنے کا بیان۔

صفحہ	باب
۷۹۶	خراجی زمین مین رہنا کیسا ہے
〃	کسی زمین کے گہانس یا پانی کو امام روکے یا اور کوئی شخص روکے یعنی اور کسی کو وہان کی گہانس نہ لینے دے نہ پانے تو کیسا ہے۔
〃	رکاز کا بیان یعنی جو مال گڑا ہوا لاوارث ملے۔
۷۹۷	پرانی قبرین کہودنے کا بیان یعنے کافرون کی جن مین روپیہ ہو
۷۹۸	وہ کون سے بیماریان ہین جن سے گناہ معاف ہوجاتے ہین۔
۷۹۹	عورتون کی بیمارپرسی کو جانا۔
۸۰۰	بیمارپرسی کا بیان۔
〃	کافر ذمی کی بیمارپرسی کا بیان۔
۸۰۱	بیمارپرسی کو پیادہ جانا۔
〃	بیمارپرسی کی فضیلت کا بیان۔
〃	کئی مرتبہ ایک بیمار کے بیمارپرسی کو جانا۔
۸۰۲	کسی مسلمان کی آنکھ دکھتی ہو تو عیادت کو جانا۔
〃	جہان پر طاعون ہو وہان سے چلے جانا کیسا ہے۔
〃	جب بیمار پاس بیمارپرسی کو جاوے تو اوسکے واسطے دعا کرے صحت اور سلامتی کی۔
〃	بیمارپرسی کیوقت بیمار کیواسطے دعا کرنا۔
۸۰۳	موت کی آرزو کرنا منع ہے۔
〃	ناگہانی موت کا بیان یعنی جو دفعۃً آجاوے
〃	جو شخص طاعون سے مرجاوے اوسکی فضیلت کا بیان۔
۸۰۴	موت کے قریب ناخون کاٹنا۔ اور زیر ناف کے بال لینا بہتر ہے۔
۸۰۵	مرتے وقت اللہ سے نیک گمان رکہنا چاہیے کہ وہ بخشدیگا۔
〃	جب آدمی مرنے لگے تو اوسکو صاف ستہری کپڑے پہنا دینا بہتر ہے۔
〃	جسوقت کوئی آدمی مرنے لگے تو اوسکے پاس کے لوگون کو کیا کہنا چاہیے۔
۸۰۶	مرتے وقت کونسا کلمہ اوسکو کہنا چاہیے۔
〃	میت کی آنکہین بند کردینا۔
〃	انا للہ وانا الیہ راجعون کہنے کا بیان۔
〃	جب آدمی مرجاوے تو اوسکو کوئی کپڑا اوڑہا دینا
〃	سکرات کیوقت کونسی سورت پڑہنا۔
۸۰۷	تعزیت کیوقت بیٹھ جانے کا بیان۔
〃	میت کے وارثون کو تعزیت دینا۔
〃	صبر کا ثواب اوسیوقت ہے جب صدمہ ہوتے ہی صبر کرے۔

صفحہ	باب
۸۰۸	میت پر رونے کا بیان
۸۰۹	چلا کر یا مُردے کے اوصاف بیان کر کر رونا۔
۸۱۰	میت والون کے گھر مین کھانا روانہ کرنا۔
"	شہید کو غسل نہ دینا۔
۸۱۱	غسل کے وقت میت کا ستر ڈھانپ دینا۔
۸۱۲	میت کو کیونکر غسل دیا جاوے۔
۸۱۳	کفن کا بیان۔
۸۱۴	کفن بہت گران قیمت لینا مکروہ ہے۔
۸۱۵	عورت کے کفن کا بیان۔
"	میت کو مشک لگانا۔
"	جنازے کی تجہیز اور تکفین مین جلدی کرنا
۸۱۶	میت کو جو غسل دے وہ خود بھی غسل کرے
"	میت کو بوسہ دینا۔
"	رات کو دفن کرنے کا بیان۔
۸۱۷	مسلمان ایک ملک سے دوسرے ملک بھیجنا
"	جنازے کی نماز مین کتنی صفین ہے
"	عورتون کا جنازے کے ساتھ جانا منع ہے
"	جنازہ پر نماز پڑھنے کی فضیلت۔ اور اوسکے ساتھ جانے کی فضیلت۔
۸۱۸	جنازہ کے ساتھ نگارہ بجانا منع ہے۔
"	جنازہ کو آتے دیکھکر کھڑے ہو جانا۔
۸۱۹	جنازہ کے ساتھ سوار ہو کر چلنا منع ہے۔
"	جنازہ کے آگے چلنے کا بیان۔
۸۲۰	جنازہ کو جلدی لیچلنے کا بیان۔
"	جو شخص خودکشی کرے یعنی اپنے تئین آپ مار ڈالے اوس پر امام نماز جنازہ کی نہ پڑھے۔
۸۲۱	جو شخص کسی حد شرعی مین مارا جاوے اوسپر نماز جنازہ پڑھنا
"	نابالغ لڑکے پر نماز جنازہ کس طرح پڑھنا۔
۸۲۲	مسجد کے اندر جنازہ کی نماز پڑھنا۔
"	آفتاب نکلتے وقت یا ڈوبتے وقت دفن کرنا۔
"	جب مرد اور عورت دونون کی جنازہ آجاوین تو کس کو آگے کرین۔
۸۲۳	جب امام نماز جنازہ کی پڑہاوے تو میت کے کس عضو کے مقابل کھڑا ہووے
۸۲۵	جنازے کی نماز مین تکبیرین کہنے کا بیان۔
"	جنازہ کی نماز مین سورہ فاتحہ پڑھنا۔
"	میت کیواسطے دعا کرنیکا بیان۔
۸۲۶	قبر کے اوپر جا کر جنازہ کی نماز پڑھنا۔
"	جو مسلمان کافرون کے ملک مین مر جاوے اوسپر نماز جنازہ پڑھنا۔
۸۲۷	کئی آدمیونکو ایک قبر مین دفن کرنا اور قبرون کی طرف خطاب کرنا۔

تمت بعونہ تعالیٰ

الجزء الحادی والعشرون

پارہ اکیسوان

باب فی الحفار یجد العظم هل ینتکب ذلک المکان قبر کہودنیوالا اگر مردے کی ہڈی دیکھے تو اوسکو توڑے بلکہ چھوڑ دے اور دوسری جگہہ کہودے **عن** عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کسر عظم المیت ککسرہ حیا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مردہ کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسا زندہ کی ہڈی توڑنا **باب** فی اللحد بغلی قبر بنانیکا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لحد ہمارے واسطے ہے اور شق غیروں کے لیے ہے **ف** یعنی غیر انبیا کیواسطے یا غیر اہل اسلام کیواسطے شق کہتے ہیں صندوقی قبر کو اور لحد بغلی قبر کو تو بغلی افضل ہے اور صندوقی بھی درست ہے **باب** کم یدخل القبر کتنے آدمی قبر کے اندر جاوین میت کو رکہنے کے لیے **عن** عامر قال غسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی والفضل واسامۃ بن زید وهم ادخلوہ قبرہ قال وحدثنی مرحب او ابن ابی مرحب انهم ادخلوا معهم عبد الرحمن بن عوف فلما فرغ علی قال انما یلی الرجل اهله **ترجمہ** عامر شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو غسل دیا حضرت علیؓ اور فضل بن عباس اور اسامہ بن زید نے اور انہوں نے قبر کے اندر رکہا راوی یعنی شعبی نے کہا مرحب یا ابن ابی مرحب نے بیان کیا کہ ان لوگوں نے اپنے ساتھ عبد الرحمن بن عوف کو بھی شریک کر لیا جب فارغ ہوئے دفن سے تو حضرت علی نے کہا کہ آدمی کے کام اوسی کے گھروالے کیا کرتے ہیں **ف** یہ اسواسطے کہا کہ اور صحابہ کو جو حضرت علی سے سن وعمر میں زیادہ تھے ناگوار نہ ہو کہ ہم سے یہ کام کیوں نہ لیا گیا علی اور ابن عباس تو حضرت کے بہائی تھے اور اسامہ علی کے بیٹے تھے **عن** ابی مرحب ان عبد الرحمن بن عوف نزل فی قبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانی انظر الیهم اربعۃ **ترجمہ** ابو مرحب سے روایت ہے کہ عبد الرحمن بن عوف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں اوترے تھے گویا کہ میں دیکھ رہا ہوں ان چاروں آدمیوں کو (علی وفضل بن عباس اور اسامہ اور عبد الرحمن بن عوف) **باب** فی المیت یدخل من قبل رجلیہ میت قبر میں پائنتی کیطرف سے لایا جاوے **عن** ابی اسحاق قال اوصی الحرث ان یصلی علیہ عبد اللہ بن یزید فصلی علیہ ثم ادخلہ القبر من قبل رجلی القبر وقال هذا من السنۃ **ترجمہ** ابی اسحاق سے روایت ہے حارث نے وصیت کی تھی کہ اونپر عبد اللہ بن یزید نماز پڑہیں تو عبد اللہ بن یزید نے اون پر نماز پڑہی اور اون کو قبر میں داخل کیا پائنتی کیطرف سے اور کہا یہ سنت ہے **ف** یہی قول ہے شافعی اور اکثر علما کا **باب** الجلوس عند القبر قبر کے پاس کیونکر بیٹہنا چاہیے

عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار
فانتهينا الى القبر ولم يلحد بعد فجلس النبي صلى الله عليه وسلم مستقبل القبلة وجلسنا معه
ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے ایک شخص انصاری کے جنازہ میں جب قبر
پر پہونچے تو ابھی کھدی نہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبلہ کیطرف مونھ کر کے بیٹھ گئے اور آپکے ساتھ ہم بھی بیٹھ
گئے **باب** في الدعاء للميت اذا وضع في قبره میت کو جب قبر میں رکھیں تو کیا دعا پڑھیں **عن** ابن عمر
ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا وضع الميت في القبر قال بسم الله وعلى سنة رسول الله صلى الله
عليه وسلم هذا لفظ مسلم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میت کو جب قبر میں
رکھتے تھے تو فرماتے تھے میں اللہ کے نام کے ساتھ رکھتا ہوں اور اللہ کے رسول کی شریعت پر یعنی بسم اللہ وعلی سنۃ رسول اللہ فرماتے
یہ لفظ مسلم بن ابراہیم نے نقل کیے **باب** الرجل يموت له قرابة مشرك مسلمان کا کوئی رشتہ دار مشرک مر جاوے تو کیا
کرے **عن** علي عليه السلام قال قلت للنبي صلى الله عليه وسلم ان عمك الشيخ الضال قد مات قال اذهب
فوار اباك ثم لا تحدثن شيئا حتى تاتيني فذهبت فواريته وجئته فامرني فاغتسلت ودعا لي
ترجمہ حضرت امیر المؤمنین علی رض سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ کا بوڑھا چچا گمراہ گزر گیا
(یعنی ابو طالب حضرت علی کے باپ) رسول اللہ صلعم نے فرمایا جا اور اپنے باپ کو گاڑ کر آ بیچ میں اور کوئی کام نہ کرنا جب تک میرے
پاس لوٹ کر نہ آنا میں گیا اور ابو طالب کو مٹی میں چھپا کر آیا آپ نے حکم فرمایا مجھے غسل کرنے کا تو میں نے غسل کیا اور آپنے
میرے لیے دعا کی (اس سے غسل میت ثابت ہوا) **باب** في تعميق القبر قبر کو گہرا اور نیچا کھودنا **عن** هشام
بن عامر قال جاءت الانصار الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم احد فقالوا اصابنا قرح وجهد
فكيف تامرنا قال احفروا واوسعوا واجعلوا الرجلين والثلاثة في القبر قيل فايهم يقدم قال
اكثرهم قرانا قال اصيب ابي يومئذ عامر بين اثنين او قال واحد **ترجمہ** ہشام بن عامر سے روایت ہے احد کے
دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس انصار آئے اور کہا ہم زخمی ہیں اور تھکے ہوئے ہیں تو آپ نے فرمایا قبریں کشادہ کھودو
اور دو دو تین تین کو ایک ایک قبر میں رکھو لوگوں نے کہا کسکو آگے کریں آپنے فرمایا جو قرآن زیادہ جانتا ہو ہشام نے کہا
میرا باپ عامر بھی اوسی دن شہید ہوئے اور دو یا ایک آدمی کے ساتھ دفن ہوئے **ف** دوسری روایت میں جو
آگے آتی ہے کہ قبر کو گہرا کھودو محمد بن الحسن نے کہا قبر کا گہراؤ اتنا چاہیے کہ اندر قبر کے متوسط قد کا آدمی کھڑا ہو تو سینے تک ہو اور اس
سے زیادہ افضل ہے **عن** حميد بن هلال باسناده ومعناه زاد فيه واعمقوا **ترجمہ** اس روایت میں اتنا زیادہ
ہے کہ قبر کو گہرا کرو۔ قبر کے گہرا کرنے میں یہی منفعت ہے کہ مردے کی عفونت زمین پر رہنے والوں کو اثر نہیں کرتی اور بدبو نہیں
آتی **باب** في تسوية القبر قبر کو اونچا نہ کرنا اوس پر عمارت بنانا **عن** ابي الهياج الاسدي قال بعثني علي

قال ابعثك على ما بعثني عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا ادع قبرا مشرفا الا سويته ولا تمثالا الا طمسته **ترجمہ** ابی الہیاج اسدی سے روایت ہے کہ مجھے حضرت علی نے بھیجا اور فرمایا کہ کیا بھیجوں مین تجھکو اوس کام پر جس کام پر مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا اور وہ یہہ کام ہے کہ تو کسی قبر بلند کو بغیر برابر کیے مت چھوڑیو اور کسی تصویر کو بغیر مٹائے کے نہ چھوڑیو **ف** مراد تصویر سے ذی روح کی تصویر ہے مجسم ہو یا منقش اور بعضون نے صرف مجسم مین نفی کو خاص کیا ہے اس حدیث سے قبر کے اونچا کرنے کی یا اوس پر عمارت بنانے کی صاف ممانعت نکلتی ہے) **عن ابی علی الهمدانی** قال كنا مع فضالة بن عبيد برودس من ارض الروم فتوفي صاحب لنا فامر فضالة بقبره فسوي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يامر بتسويتها قال ابوداود رودس جزيرة في البحر **ترجمہ** ابو علی ہمدانی سے روایت ہے ہم فضالہ بن عبید کے ساتھ تھے رودس مین (جو ایک جزیرہ ہے سکندریہ کے سامنے) جو ملک روم مین ہے وہان ہمارا ایک رفیق گزر گیا تو فضالہ نے حکم کیا اوسکی قبر زمین کے برابر بنائی گئی بعد اوس کے کہا مین نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ حکم کرتے تھے قبرون کے برابر کرنیکا (یعنی زمین کے ساتھ برابر کرنیکا اونچا نہ بنانے کا لیکن اگر نشان کیواسطے کسی قدر بلند کر دیوے یا وہان پتھر رکھدیوے تو درست ہے) **عن القاسم** قال دخلت على عائشة فقلت يا امه اكشفي لي عن قبر النبي صلى الله عليه وسلم وصاحبيه رضي الله عنهما فكشفت عن ثلاثة قبور لا مشرفة ولا لاطئة مبطوحة ببطحاء العرصة الحمراء قال ابو علي يقال رسول الله صلى الله عليه وسلم مقدم وابوبكر عند راسه وعمر عند رجليه راسه عند رجلي رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** قاسم سے روایت ہے حضرت عائشہ پاس جاکر مینے کہا اے میری مان کھولدو میرے لیے قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اون کی دونون یارون کی یعنی حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کی تو کھولدین میرے لیے تینون قبرین تو نہ بہت بلند تھین اور نہ زمین سے ملی ہوئی تھین (یعنی بلکہ بالشت بالشت بھر بلند تھین) اور سرخ کنکریان میدان کی اونپر بچھی ہوئی تھین یعنے جو مدینہ منورہ کے گرد ہے۔ ابو علی نے کہا لوگ کہتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے ہین اور آپکے سر مبارک پاس حضرت ابوبکر صدیق ہین اور آپکے دونو پانون کے پاس حضرت عمر فاروق ہین تو سر حضرت عمر کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اقدام مبارک کے برابر ہے (تینون صاحب ایک ہی حجرہ شریفہ مین مدفون ہین)

باب الاستغفار عند القبر للميت جب دفن کرنے سے فارغ ہون اور لوٹنے کا قصد ہو تو میت کے لیے استغفار کرین

عن عثمان قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت وقف عليه فقال استغفروا لاخيكم وسلوا له بالتثبيت فانه الان يسأل قال ابوداود بحير ابن ريسان **ترجمہ** حضرت عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب میت کے دفن سے فارغ ہوتے تھے تو وہان توقف کرتے تھے اور فرماتے اپنے بھائی کے لیے بخشش

ٹانگو ورا و سکے لیئے ثابت تہمت نکی عاکرو اوقت وہ پوچھا جاتا ہے یعنی ابھی تمہاری جانچ ہوتی ہے منکر اور نکیر آوینگے اور سوال کرین گے

باب کراہیۃ الذبح عند القبر قبر کے پاس ذبح کرنیکی ممانعت **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عقر فی الاسلام قال عبد الرزاق کانوا یعقرون عند القبر بقرۃ او شاۃ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام مین عقر نہین ہے عبد الرزاق نے کہا جاہلیت مین لوگ قبرون کے پاس جاکر گائے یا بکری کاٹا کرتے تھے (اسکو عقر کہتے ہین اسلام مین اس سے ممانعت ہوئی اب جو کوئی ایسا کام کرے یعنے قبر پر جاکے کوئی جانور کاٹے تو اوسنے مشرکون کا فعل اختیار کیا)

باب المیت یصلی علی قبرہ بعد حین میت کی قبر پر ایک مدت کے بعد نماز جنازہ کی پڑھنا **عن** عقبۃ بن عامر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج یوما فصلی علی اہل احد صلاتہ علی المیت ثم انصرف **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مدینے سے نکلے اور احد کے شہیدون پر نماز پڑھی جس طرح میت پر نماز پڑھتے تھے پھر لوٹ آئے **ف** نماز جنازہ حقیقت مین دعا اور استغفار ہے میت کیلئے تو جب چاہے پڑھ سکتا ہے کوئی وقت یا مدت مقرر نہین) **عن** یزید بن حبیب بہذا الحدیث قال ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صلی علی قتلی احد بعد ثمان سنین کالمودع للاحیاء والاموات **ترجمہ** دوسری روایت مین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی احد کے شہیدون پر آٹھ برس کے بعد جیسے آپ رخصت ہوتے تھے زندون اور مردون سے **ف** گویا یہ آخری عاتھی اسلیے کہ غزوہ احد ۳ھ مین ہوا اوسکے آٹھ برس بعد آپکی وفات ہوئی)

باب البناء علی القبر قبر پر عمارت بنانیکی ممانعت **عن** جابر یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یقعد علی القبر وان یقصص ویبنی علیہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ منع فرماتے تھے قبر پر بیٹھنے سے اور قبر کو پختہ کرنے سے اور قبر پر عمارت بنانے سے **ف** قبر پر بیٹھنے سے مراد یہ ہے کہ حاجت کیلئے اوسپر بیٹھے یا ہمیشہ وہان بیٹھے رہے بعضون نے کہا مطلق بیٹھنے سے ممانعت کی کیونکہ اسمین صاحب قبر کا استخفاف ہے بعضون نے کہا بیٹھ کر حدث کرنا اوسپر ممنوع ہے اور بیٹھنا درست ہے

عن جابر بہذا الحدیث قال ابو داؤد وقال عثمان او یزاد علیہ وزاد سلیمان بن موسی او ان یکتب علیہ ولم یذکر مسدد فی حدیثہ او یزاد علیہ قال ابو داؤد خفی علی من حدیث مسدد حرف وان **ترجمہ** دوسری روایت بھی جابر سے اسی طرح ہے پر اسمین اتنا زیادہ ہے کہ منع فرمایا آپنے قبر پر بیٹھکے کھانا کہانیسی اور لکھنے سے **ف** قبر پر لکھنے سے مراد وہ کتبہ ہے جو بعضے لوگ قبر پر لگاتے ہین جسمین میت کا نام اور اوسکے اوصاف اور تاریخ وفات ہوتے ہین بعضون نے کہا مراد اللہ یا رسول کا نام لکھنا ہے قبر پر کیونکہ اسمین خوف ہے اوسکے گرنیکا یا کسی حیوان کے پیشاب یا پاخانہ کرنیکا اور وہ موجب ہے استخفاف کا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قاتل اللہ الیہود اتخذوا قبور انبیائہم مساجد **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت

کرے اللہ یہود پر جنہوں نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد بنا لیا اور وہان سجدہ کرنے لگے یا پیچھے عبادت کرنے لگے یعنی
کیطرح وہان ہر وقت آنے لگے **باب** کراهیة القعود علی القبر قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان **عن** ابی ہریرة
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لان یجلس احدکم علی جمرة فتحرق ثیابہ حتی تخلص الی جلدہ خیر لہ
من ان یجلس علی قبر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی تم مین سے آگ کی
چنگاری پر بیٹھے اور اوس کے کپڑے جلکر کہال تک آگ پہونچی تو اوس کے حق مین قبر پر بیٹھنے سے بہتر ہے **ف** اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ قبر پر بیٹھنا یا قبرون پر چلنا پہرنا گناہ ہے **عن** بسر بن عبید اللہ قال سمعت واثلة بن الاسقع
یقول سمعت ابا مرثد الغنوی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا
تصلوا **ترجمہ** بسر بن عبید اللہ سے واثلہ بن اسقع سے اور اوس نے ابا مرثد غنوی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا قبرون پر بیٹھا نہ کرو اور اون کی طرف نماز نہ پڑہا کرو **ف** یعنی قبرون کو ایسا ذلیل بھی نہ کرو کہ اوس پر بیٹھو اور
جا ضرور اور پیشاب کرو اور اتنی تعظیم بھی نہ کرو کہ اون کو قبلہ بنا کر اوس پر نماز پڑہو یا اون سے دعا مانگو معلوم ہوا کہ قبرون مین نماز
درست نہین **باب** المشی فی الخفاف قبرون مین جوتا پہنکر جانا کیسا ہے **عن** بشیر مولی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وکان اسمہ فی الجاهلیة زحم بن معبد فهاجر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما اسمك
قال زحم قال بل انت بشیر قال بینما انا اماشی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر بقبور المشرکین فقال
لقد سبق هؤلاء خیرا کثیرا ثلاثا ثم مر بقبور المسلمین فقال لقد ادرك هؤلاء خیرا کثیرا
وحانت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نظرة فاذا رجل یمشی فی القبور علیہ نعلان فقال یا
صاحب السبتیتین ویحك الق سبتیتیك فنظر الرجل فلما عرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلعهما
فرمی بهما **ترجمہ** بشیر سے روایت ہے جو مولی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اوسکا نام زمانہ جاہلیت مین زحم بن معبد
تہا پہر اوس نے ہجرت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے پوچہا تیرا کیا نام ہے وہ بولا زحم آپ نے فرمایا نہین تو بشیر ہے
ف زحم زحمت سے مشتق ہے آپ کی عادت شریف تہی کہ بری نام کو بدل دیتے اور اچہا نام رکہدیتے **ت** بشیر نے کہا مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ جا رہا تہا اتنے مین آپ مشرکین کے قبرون پر گزرے تو آپ نے فرمایا یہ لوگ بڑی بہلائی کے پہلے چلے گئے
تین بار فرمایا یعنی دین اسلام کے ساتہ مشرف ہونے سے پہلے مر گئے پہر مسلمانون کی قبر پر گزرے تو فرمایا ان لوگون نے بہت بہلائی
پائی بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دفعةً ایک شخص کو دیکھا جو قبرون کے بیچ مین ہو کر جا رہا ہے جوتیان پہنے ہوئے
آپ نے فرمایا اے جوتیا والے افسوس ہے تجھپر اوتار جوتیان اپنی اوس نے دیکھا تو پہچانا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین پہر اوس نے
اپنی جوتیان اوتار پہینک دین **ف** شاید اوسکی جوتیون مین نجاست ہوگی یا وہ تکبر کی راہ سے جوتیان پہنکر چلتا ہو گا ورنہ
نماز مسجد مین جوتیان پہنکر درست ہے تو قبرستان مین کیونکر اوس سے ممانعت ہو سکتی تہی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ

وسلم انه قال ان العبد اذا وضع فی قبره وتولی عنه اصحابه انه لیسمع قرع نعالهم **ترجمہ** انس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب میت قبر مین رکھا جاتا ہے اور اوسکے ساتھی لوٹتے ہین تو وہ
اونکی جوتیون کی آواز سنتا ہے (اس سے معلوم ہوا کہ قبرستان مین جوتیان پہنی ہوئی جانا درست ہے بعضون نے
کہا جوتیان اوتارنا بہتر ہے مسلمانون کی قبرستان مین اون کے احترام کیواسطے) **باب** تحویل المیت من
موضعه للامر یحدث میت کو قبر مین سے نکالنا کسی ضرورت کیواسطے کیسا ہے **عن** جابر قال دفن
مع ابی رجل فکان فی نفسی من ذلک حاجة فاخرجته بعد ستة اشهر فما انکرت منه شیئا
الا شعیرات کن فی لحیته مما یلی الارض **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے میرے باپ کے ساتھ ایک شخص اور
دفن ہوا تھا اس سبب سے میرے دل مین یہ تھا کہ اونکو وہان سے نکال لون پھر مین نے چھ مہینے بعد اپنے باپ کو
وہان سے نکالا تو کوئی چیز مین اون کے فرق نہین ہوا تھا البتہ چند بال داڑھی کے جو زمین سے لگی ہوئی تھے اون کی حالت
بدل گئی تھی (یعنی رنگ بدل گیا تھا یا گل گئی تھی) **باب** الثناء علی المیت میت کی تعریف کرنا اور اوسکی بہتری
بیان کرنا **عن** ابی هریرة قال مروا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم بجنازة فاثنوا علیها خیرا
فقال وجبت ثم مروا باخری فاثنوا علیها شرا فقال وجبت ثم قال ان بعضکم علی بعض شهداء
ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ لوگ گزرے ایک جنازہ پر پھر اوسکی بھلائی کی تعریف کی
آپ نے فرمایا واجب ہوئی پھر ایک اور دوسرے جنازہ پر گزرے اور اوسکے برائیونکا ذکر کیا آپ نے فرمایا واجب ہوئی بعد
اوسکے فرمایا تم مین سے ہر ایک دوسرے پر گواہ ہے **ف** تو جسکے لیے تمنے گواہی دی بہتری کی وہ اللہ کے نزدیک بھی بہتر ہے
اوسکے لیے جنت واجب ہوئی اور جسکے لیے تمنے گواہی دی برائی کی وہ اللہ کے نزدیک بھی برا ہے اوسکے لیے دوزخ واجب ہوئی **باب**
فی زیارة القبور قبرون کی زیارت کرنیکا بیان **عن** ابی هریرة قال اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم قبر امه
فبکی وابکی من حوله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم استاذنت ربی تعالی علی ان استغفر لها فلم یؤذن
لی فاستاذنت ان ازور قبرها فاذن لی فزوروا القبور فانها تذکر بالموت **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں کی قبر کی زیارت کی تو آپ روئے اور اپنے ساتھ والون کو بھی رولایا پھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے اپنے رب سے اجازت مانگی کہ اپنی ماں کے لیے مغفرت مانگون سو مجھکو اجازت نہ دی
پھر مین نے اجازت مانگی کہ اوسکی قبر کی زیارت کرون سو مجھکو زیارت کی اجازت دی اور فرمایا کہ قبرون کی زیارت کیا
کرو کیونکہ وہ اوس سے موت یاد دلاتی ہے **ف** اگر کوئی پوچھے کہ قرآن مین مشرکون کیواسطے مغفرت مانگنا منع ہے پھر حضرت
نے کیون اپنی ماں کے لیے مغفرت مانگنے کا ارادہ کیا اوسکا جواب یہ ہے کہ حضرت کو اپنے اختصاص کی امید ہوگی [illegible]
[illegible]

عذاب مین تخفیف ہوئی تھی یا یہہ کہ یہہ اجازت مانگنا منع ہونیسے قبل ہوا ہو **عن** بریدة قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہیتکم عن زیارة القبور فزوروہا فان فی زیارتہا تذکرة **ترجمہ**
بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین نے تم کو قبرون کی زیارت سی منع کیا تہا سو اب
زیارت کرو اسلیے کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہی **ف** ابتدای اسلام مین لوگ بت پرستی چہوڑکر مسلمان ہوتے تہے اسواسطے
حضرت نے زیارت قبور سے منع کیا کہ مبادا یہہ کہین شرک مین گرفتار نہو جاوین جب لوگون کے دلون مین اسلام اور
توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا تو پہر آپ نے اجازت دی اور اوسکا فائدہ بتلایا کہ اوس سے آخرت اور موت یاد پڑتی ہی
حضرت نے یہہ فائدہ اسوسطے بتلایا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت روائی نہ چاہین **باب** فی زیارة
النساء القبور عورتون کو قبرون کی زیارت کرنا کیسا ہی **عن** ابن عباس قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم زائرات القبور والمتخذین علیہا المساجد والسرج **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے قبرون کی زیارت کرنیوالیون کو یعنے عورتون کو لعنت کی اور اون لوگون پر بہی لعنت کی جو قبرون پر مسجدین
بناوین اور وہان چراغ جلاوین اس حدیث سی عرس اور چراغان کی ممانعت ثابت ہوئی **باب** ما یقول
اذا زار القبور او مر بہا جب قبرون کی زیارت کو جاوے یا قبرونکے اوپر سے ہوکر گذرے تو کیا کہے **عن** ابی ہریرة ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج الی المقبرة فقال السلام علیکم دار قوم مؤمنین وانا
ان شاء اللہ بکم لاحقون **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان کیطرف
تشریف لائے تو فرمایا سلام ہے تمپری مومنون کے گہر والو اور ہم خدا چاہی تو تم سے ملنے والے ہین **باب** المحرم
یموت کیف یصنع بہ جو آدمی احرام کیحالت مین مر جاوے تو اوس سے کیا کرین **عن** ابن عباس قال اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم برجل وقصتہ راحلتہ فمات وہو محرم فقال کفنوہ فی ثوبیہ واغسلوہ بماء و
سدر واجعلوا فی احدیہما طیبا

سدر ولا تخمروا راسہ فان اللہ یبعثہ یوم القیامة یلبی قال ابو داود سمعت احمد بن حنبل
یقول فی ہذا الحدیث خمس سنن کفنوہ فی ثوبیہ ای یکفن المیت فی ثوبین واغسلوہ بماء وسدر
ای ان فی الغسلات کلہا سدرا ولا تخمروا راسہ ولا تقربوہ طیبا وکان الکفن من جمیع المال
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکشخص کو لائے جسکی گردن اوس کی اونٹنے
توڑ ڈالی تھی اور وہ مر گیا تہا احرام کیحالت مین۔ آپ نے فرمایا کفن دو اوسکو اوسکے دو کپڑون مین یعنی تہبند اور چادر
مین جو احرام کیحالت مین پہنا تہا) اور غسل دو اوسکو پانی اور بیری کے پتے سے اور اوسکا سر مت ڈہانپو کیونکہ اللہ جل جلالہ
قیامت کے روز اوسکو اوٹہاویگا لبیک کہتا ہوا۔ ابو داؤد نے کہا مین نے امام احمد بن حنبل سے سنا کہتے تہی اس حدیث مین
پانچ سنتین ہین۔ ایک تو دو کپڑون مین کفن دینا۔ دوسری پانی اور بیری کے پتے سے غسل دینا یعنی ہر غسل مین بیری کا پتہ

غرض یہ ہی کہ تیسری محرم کا سر ڈہانپنا جو تیہلے دسی خوشبو نہ لگانا پانچوین کل مال مین سے کفن دینا یعنی کفن اور دفن ترکہ کے حق پر مقدم ہی پہلے کل مال مین سے تجہیز و تکفین کرینگے پھر قرض ادا کرینگے پھر ثلث سے وصیت پوری کرینگے باقی وارثون مین تقسیم ہوگا

عن ابن عباس نحوہ قال وکفنوہ فی ثوبین قال ابوداؤد قال سلیمان قال ایوب ثوبیہ وقال عمر ثوبین وقال ابن عبید قال ایوب فی ثوبین وقال عمرو فی ثوبیہ زاد سلیمان وحدہ ولا تحنطوا **ترجمہ** دوسری روایت مین ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہی آپ نے فرمایا کفن دوا دسکو دو کپڑون مین سلیمان نے زیادہ کیا کہ خوشبو نہ لگاؤ اوسکے **ف** اسی روایت کی بنا پر امام صاحب نے چوتھی سنت جو اس حدیث سے نکلی خوشبو نہ لگانا بیان کیا ہے ورنہ پہلی روایت مین خوشبو لگانے کا ذکر نہین ہی اور وہ جو روایت ابوداؤد آگے نقل کرتے ہین اوس مین بھی یہ مذکور ہی کہ خوشبو نزدیک نہ لیجاؤ اوسکے کیونکہ وہ اوٹھیگا لبیک کہتا ہوا

عن ابن عباس قال وقصت برجل محرم ناقتہ فقتلتہ فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال اغسلوہ وکفنوہ ولا تغطوا راسہ ولا تقربوہ طیبا فانہ یبعث یھل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی کہ ایک شخص محرم کو اوسکی اونٹنی نے گردن توڑکر مار ڈالا وہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپ نے فرمایا اس کو غسل دو اور کفن اور مت ڈھانپو سر اوسکا اور نہ لیجاؤ خوشبو نزدیک اوسکے کیونکہ وہ اوٹھیگا (قیامت کے روز) لبیک پکارتا ہوا سبحان اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب الایمان والنذور

شروع ہوئی کتاب قسمون کی اور نذرون کی اور تمام ہوئی کتاب جنائز کی

باب التغلیظ فی الایمان الفاجرۃ

جھوٹی قسم کھانے کا گناہ بہت بڑا ہی اوسکے عذاب کا بیان

عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین ھو فیھا فاجر لیقطع بھا مال امرئ مسلم لقی اللہ وھو علیہ غضبان فقال الاشعث فی واللہ کان ذلک کان بینی وبین رجل من الیھود ارض فجحدنی فقدمتہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم الک بینۃ قلت لا فقال للیھودی احلف قلت یا رسول اللہ اذا یحلف ویذھب بمالی فانزل اللہ تعالی ان الذین یشترون بعھد اللہ الی اخر الایۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے کسی بات پر اور وہ جھوٹا ہو اوس مین کسی مسلمان کا مال مارنے کے لیے تو ملیگا اللہ سے غصے کی حالت مین یعنی پروردگار اوس پر غصے ہوگا اشعث نے کہا قسم خدا کی یہہ حدیث میرے مقدمہ مین آپ نے ارشاد فرمائی میری اور ایک یہودی کے بیچ مین ایک زمین مشترک تھی اوس نے انکار کیا اور مکر گیا میرے حصے سے تو مین اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آیا آپ نے مجھسے پوچھا تیرے پاس گواہ ہین مین نے کہا نہین پھر آپ نے یہودی سے کہا تو حلف کر مین نے

عرض کیا یارسول اللہ وہ تو حلف کرلیگا اور میرا مال اوڑالیگا اوسوقت اللہ جل جلالہ نے یہہ آیت اوتاری ان الذین
یشترون بعہد اللہ وایمانھم ثمنا قلیلا یعنے جو لوگ اللہ کے نام پر اقرار کرکے یا قسم کہاکے تہوڑا سا مال کاتے ہین ون کو
آخرت مین کچہہ حصہ نہین ہی اللہ جل جلالہ ایسے لوگون سے آخرت مین نہ بات کریگا نہ اون کی طرف دیکہیگا بلکہ اون کو دکہ
کی مار دیگا اس سے معلوم ہوا کہ مدعی علیہ جب منکر ہو تو مدعی کو گواہ لانا چاہیے ورنہ مدعی علیہ سے قسم لیجاویگی **عن**

الاشعث بن قیس ان رجلا من الکندۃ ورجلا من حضرموت اختصما الی النبی صلی اللہ علیہ

وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یا رسول اللہ ان ارضی اغتصبنیہا ابو ھذا وھی فی یدہ

قال ھل لک بینۃ قال لا ولکن احلفہ واللہ ما یعلم انہا ارضی اغتصبنیہا ابوہ فتہیأ الکندی

للیمین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقطع احد مالا بیمین الا لقی اللہ وھو اجذم فقال

الکندی ھی ارضہ **ترجمہ** اشعث بن قیس سے روایت ہی کہ ایک شخص نے قبیلہ کندہ سے جہگڑا کیا ایک شخص کے
ساتہہ جو حضرموت کا رہنے والا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک زمین مین جو یمن مین تہی حضرموت والے نے کہا
یارسول اللہ وہ زمین میری تہی اسکے باپ نے مجہہ سے غصب کرلی تہی اب وہ زمین اسکی پاس ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوس سے پوچہا تیرے پاس گواہ ہین وہ بولا نہین لیکن وہ قسم کہاوے اس طرح سے کہ قسم خدا کی مین نہین جانتا
کہ یہ زمین اسکی ہو اور اس سے میری باپ نے غصب کرلی ہو (یہہ سنکر کندی مستعد ہوا قسم کہانے کو رسول اللہ نے فرمایا جو شخص مال لیلیوے قسم کہاکر تو وہ اللہ سے ملے گا اوس حال
مین کہ اوسکے ہاتہہ پانون کٹی ہونگے یعنے لنجا ہوگا) جب کندی نے یہہ سنا تو کہنے لگا بیشک وہ زمین اسی کی ہے **ف**
جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے جہوٹی قسم کی سزا سنی تو ڈر گیا اور اقرار کرلیا **عن** وائل بن حجر الحضرمی

قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال الحضرمی یا

رسول اللہ ان ھذا غلبنی علی ارض کانت لابی فقال الکندی ھی ارضی فی یدی ازرعہا

لیس لہ فیہا حق قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للحضرمی الک بینۃ قال لا قال فلک یمینہ قال

یارسول اللہ انہ فاجر لا یبالی ما حلف لیس یتورع من شیء فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لک

منہ الا ذاک فانطلق لیحلف لہ فلما ادبر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما لئن حلف علی

مال لیاکلہ ظالما لیلقین اللہ عز وجل وھو عنہ معرض **ترجمہ** وائل بن حجر سے روایت ہی ایک شخص
حضرموت کا رہنے والا اور ایک شخص کندہ کا دونو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرموت والے نے کہا یارسول
اللہ اس نے زبردستی ہی میری زمین چہین لی ہی جو میری باپ کے پاس تہی کندی نے کہا واہ وہ زمین میری ہی میرے
قبضے مین ہی مین خود اوس مین کہیتی کرتا ہون اسکا کچہہ حق اوس زمین مین نہین ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حضرموت والے سے کہا کیا تیرے پاس گواہ ہین اوسنے کہا نہین آپ نے فرمایا تو پہر تیرے واسطے اوسکی قسم ہی حضرموت

والے نے کہا یا رسول اللہ وہ فاجر ہی اوسکو باک نہین قسم کہانے مین وہ کسی بات سے پرہیز نہین کرتا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تیرے واسطے سوا اسکے کچھ نہین ہوسکتا (یعنے وس سے صرف قسم لے سکتا ہی اگرچہ وہ فاجر ہو) پھر کندی چلا قسم کہانیکو جب اوس نے پیٹھ پہیری تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو اگر یہ جہوٹی قسم کہاویگا پرایا مال مارنے کے لیے ظلم سے تو جب اللہ سے ملیگا اللہ اوس سے منہ پھیر لیگا (یعنے اوسکی طرف التفات نہ کریگا نہ توجہ بندہ ہی کیونکہ واسطے اس نالایق کے کیا عذاب ہوگا کہ اوسکا مالک اوسکی طرف مخاطب نہ ہو) **عن** عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حلف علی یمین مصبورة کاذبا فلیتبوأ بوجهه مقعده من النار **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حاکم کی مجلس مین محبوس ہوکر (یا دیدہ دانستہ) جہوٹ قسم کہالیوے تو وہ اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیوے **ف** یعنے دنیا مین اوسکا کچھ کفارہ نہین ہی بلکہ آخرت مین اوسکا بدلہ یہی ہی کہ جہنم مین جاوے

باب فی تغلیظ الیمین عند منبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر جہوٹی قسم کہانا بہت بڑا گناہ ہی **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحلف احد عند منبری هذا علی یمین آثمة ولو علی سواك اخضر الا تبوأ مقعده من النار او وجبت له النار **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی شخص ایسا نہین ہی جو میرے منبر کے پاس جہوٹی قسم کہاوے اگرچہ ایک تازی مسواک کے لیے ہو مگر اوس نے اپنا ٹہکانا جہنم مین بنا لیا یا واجب ہوگیا اوس کے لیے جہنم **ف** اگرچہ جہوٹی قسم کہانا پناہ بخدا ہر وقت اور ہر جگہہ گناہ عظیم ہی پر عمدہ اور بہتر وقت جیسے رمضان یا جمعہ اور بزرگ مقام مین جیسے مسجد نبوی اور منبر شریف اور کعبہ اور مقام ابراہیم مین اور زیادہ گناہ ہے

باب الحالف بالانداد سوا اللہ جل جلالہ کے اور کسی بت کے نام پر قسم کہانا بڑا گناہ ہی **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من حلف فقال فی حلفه واللات فليقل لا اله الا الله ومن قال لصاحبه تعال اقامرك فليتصدق بشیٔ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کہاوے کوئی شخص اور اپنی قسم مین وہ یون کہے کہ مین لات کی قسم کہاتا ہون۔ (لات ایک بت کا نام ہی) تو اوسکو چاہیے کہ لا الہ الا اللہ کہہ لیوے اور جو کسی نے اپنے یار سے کہا آؤ ہم تجہسے جوا کہیلین تو اوسکو چاہیے کہ کچھ تصدق کرے **ف** تاکہ وہ کفارہ ہو جاوے اس قصد فاسد کا اور لا الہ الا اللہ کہنے کو اسواسطے فرمایا کہ مدار اس کلمہ طیبہ پر ہے پس جب اوس نے حلف کی غیر اللہ کے نام پر تو خوف ہی زوال اور فساد ایمان کا اسلیے تجدید ایمان مناسب ہے

باب فی کراهية الحلف بالآباء اپنے باپ دادون کی قسم کہانا منع ہی **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم لا تحلفوا بآبائكم ولا بامهاتكم ولا بالانداد ولا تحلفوا الا بالله ولا تحلفوا بالله الا وانتم صادقون **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت قسم کہاؤ اپنی باپون کی اور ماؤن کی اور بتون کی اور نہ قسم کہاؤ مگر اللہ کے نام کی اور نہ قسم کہاؤ اللہ کے نام کی

مگر اوس صورت مین جب تم سچی ہو۔ اور یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصریہ مین نہین ہی ۱۲ **عن** عمر بن الخطاب ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادرکہ وھو فی رکب وھو یحلف بابیہ فقال ان اللہ ینھٰکم
ان تحلفوا بآبائکم فمن کان حالفا فلیحلف باللہ او لیسکت **ترجمہ** عمر بن خطاب رض سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملی عمر بن خطاب سے اور وہ ایک قافلے مین تہے سوارون کے اور اپنے باپ کی
قسم کہا رہے تہے تو آپ نے اونسے فرمایا اللہ جل جلالہ اسبات سے تم کو منع کرتا ہی کہ تم اپنے باپون کی قسم کہاؤ جو شخص تمسے
قسم کہانا چاہیے تو اللہ کی قسم کہاوے یا چپ رہے **ف** ترمذی اور حاکم نے ابن عمر سے روایت کیا ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قسم کہاوی سوا خدا کے اور کسیکی تو اوس نے کفر کیا اور شرک کیا۔ غیر اللہ کی
قسم کہانا مالکیہ و شافعیہ کے نزدیک مکروہ تنزیہی ہی اور حنابلہ او ظاہریہ کے نزدیک حرام ہی۔ اگر سوا اللہ کے اور کسی کی
قسم کہاوی جیسے پیغمبر یا کعبہ یا فرشتون کی پہر قسم توڑ ڈالی تو کفارہ واجب نہو گا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہی قال
عمر فواللہ ما حلفت بھذا ذاکرا ولا آثرا عمر نے قسم خدا کی پہر مین نے حلف نہ کی ان چیزون کی نہ اپنی طرف سے نہ حکایۃ

عن سعید بن ابی عبیدۃ قال سمع ابن عمر رجلا یحلف لا والکعبۃ فقال لہ ابن عمر انی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد اشرک **ترجمہ** سعید بن ابی عبیدہ سے روایت
ہی عبد اللہ بن عمر نے سنا ایک شخص کو حلف کہاتی ہوئی کعبے کی تو اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتی تہی جس نے حلف کی سوا خدا کی اور کسی کے نام پر تو اوس نے شرک کی یعنی مشرکون کے مشابہ کام کیا وہ بہی قسم
کہاتے ہین غیر اللہ کی یا درحقیقت شرک کی اگر غیر اللہ کے نام کو مثل اللہ کے واجب التعظیم سمجہا پر اگر اتفاق سے زبان سے نکلجاوے
تو گناہ لازم نہوگا جیسا آگے حدیث مین آتا ہے۔ **طلحۃ بن عبید اللہ یعنی فی حدیث قصۃ الاعرابی قال**
النبی صلی اللہ علیہ وسلم افلح وابیہ ان صدق دخل الجنۃ وابیہ ان صدق **ترجمہ** طلحہ بن عبید اللہ سے
اعرابی کے قصے مین روایت ہی کہ جب آپ نے اوسکو دین اسلام تعلیم کیا تہا رسول اللہ صلعم نے فرمایا مراد پائی اوس نے قسم
اوسکی باپ کی اگر سچا ہے اور داخل ہوگا جنت مین قسم اوس کے باپ کی اگر سچا ہی۔ بعضون نے کہا یہ حدیث پہلے فرمائی ہوگی
قبل ممانعت کے پہر آپ نے صاف منع کر دیا ان باپ کے نام پر قسم کہانے سے جیسی اوپر گزر چکا یہہ دونون حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر
مین نہین ہین **باب فی کراھیۃ الحلف بالامانۃ** امانت پر قسم کہانیکا بیان یعنی یون کہنے کا امانت
کی قسم **عن** بریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بالامانۃ فلیس منا **ترجمہ**
بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص امانت کی قسم کہاوی تو وہ ہم لوگون مین سے نہین ہی
ف اسلیے کہ امانت اللہ جل جلالہ کے اسما اور صفات مین سے نہین ہی تو اوس کی قسم ناجائز ہوگی اور اوسمین کفارہ نہ ہوگا
(خطابی) اور ابو حنیفہ کے نزدیک امانت کی قسم صحیح ہی اور اوسمین کفارہ واجب ہوگا کیونکہ امین اللہ کا نام ہی **باب**

لغو الیمین لغو قسم کا بیان جسمین گناہ نہین ہی عن عطاء اللغو فی الیمین قال قالت عائشۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ہو کلام الرجل فی بیتہ کلا واللہ وبلی واللہ قال ابو داود ابراہیم الصائغ قتلہ
ابو مسلم بعرندس قال وکان اذا رفع المطرقۃ فسمع النداء سیبہا قال ابو داود روی ہذا الحدیث داود
بن ابی الفرات عن ابراہیم الصائغ موقوفا علی عائشۃ ترجمہ عطاء نے بیان کیا کہ لغو قسم وہ ہی جو ام المؤمنین حضرت
عائشہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی جو اپنے گہر مین ایسی باتین کہتا ہی نہین واللہ اور
واللہ یعنے عادت کی طور پر تکیہ کلام ہو جاتا ہی ف تو اکثر منہ سے واللہ اور بااللہ نکلجاتا ہی اور قصد قسم کہانیکا نہین
ہوتا یہی قسم لغو ہے اسمین نہ کفارہ ہی نہ گناہ اور ابو حنیفہ کے نزدیک لغو وہ قسم ہی کہ کہائی جاوے سچ سمجہکر حالانکہ واقع مین
ایسا نہ ہوا اور منعقدہ وہ قسم ہے کہ قسم کہاوی ایک کام کے آیندہ کرنے یا نہ کرنے پر اسمین اگر خلاف کریگا تو کفارہ واجب ہوگا
اور غموس وہ قسم ہی کہ عمدا کسی بات کو جہوٹ جان کر قسم کہاوی اور سیدہی جہنم مین لیجاوی گی باب المعاریض فی
الیمین قسم کہانے مین تاویل کر لینا فائدہ نہین بخشتا عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یمینک علی ما یصدقک علیہا صاحبک ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا تیری قسم کا اعتبار اوس چیز پر ہے جسپر تیرا ساتھی تصدیق کرے ف یعنی مدعی کی مراد پر قسم معتبر ہی قسم کہانے والا اگر
کوئی لفظ آہستہ یا پکار کر اپنی بچاؤ کا کہہ لیوے تو مفید نہ ہوگا اور گناہ اوسکی ذمی سے نہ جاویگا عن سوید بن حنظلۃ
قال خرجنا نرید رسول اللہ ومعنا وائل بن حجر فاخذہ عدو لہ فتحرج القوم ان یحلفوا وحلفت
انہ اخی فخلی سبیلہ فاتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ ان القوم تحرجوا ان یحلفوا و
حلفت انہ اخی قال صدقت المسلم اخو المسلم ترجمہ سوید بن حنظلہ سے روایت ہی ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس آنے کے لیے اور ہمارے ساتہہ وائل بن حجر تہے اونکا ایک دشمن تہا اوس نے اون کو پکڑ لیا تو اور ساتہیون نے
برا جانا جہوٹی قسم کہانے کو اور مین نے قسم کہائی کہ وہ میرا بہائی ہی (یہ جہوٹ سچ ہوا اور اون کی جان بچ گئی کیونکہ دشمن یہ سمجہا
کہ یہ وائل بن حجر نہین ہین ورنہ اسکی بہائی کیونکر ہوتے) جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو آپ سے بیان کیا
اور ذکر کیا کہ لوگون نے قسم نہ کہائی لیکن مین نے قسم کہائی کہ یہہ میرا بہائی ہی آپنے فرمایا تو نے سچ کہا مسلمان بہائی ہی
دوسرے مسلمان کا باب ماجاء فی الحلف بالبراءۃ من ملۃ غیر الاسلام سوا اسلام کے اور کسی ملت مین
ہو جانے پر حلف کرنا عن ثابت بن الضحاک انہ بایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحت الشجرۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حلف بملۃ غیر ملۃ الاسلام کاذبا فہو کما قال ومن قتل نفسہ
بشیء عذب بہ یوم القیمۃ ولیس علی رجل نذر فیما لا یملکہ ترجمہ ثابت بن الضحاک سے روایت ہی
اوس نے بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شجرۃ الرضوان کے تلے آپنے فرمایا جو شخص قسم کہاوی سواے اسلام کے

اور کسی دین مین داخل ہونے کی (مثلا یون کہے اگر مین یہ کام کرون تو یہودی ہون) پھر جو شخص ایسا ہو تو وہ ویسا
ہی ہو جاویگا جیسا اوس نے کہا (یعنی معاذ اللہ کافر ہو جاویگا) اور جو شخص اپنے تئین مار ڈالے کسی چیز سے
دنیا مین تو آخرت مین اوسی چیز سے اوسکو عذاب ہوگا اور نہین لازم آتی آدمی پر وہ نذر جسکا اختیار اوسکو نہین
ہے (جیسی پرائی غلام یا لونڈی کے آزاد کرنے کی یا مثل اسکے) **عن** بریدة قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم من حلف فقال انی بریء من الاسلام فان کان کاذبا فهو کما قال وان کان صادقا
فلن یرجع الی الاسلام سالما **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف
کرے اسلام سے نکلجانے پر (مثلا یون کہے اگر مین نے فلان کام کیا ہو تو مین مسلمان نہین ہون) پھر در حقیقت وہ
جھوٹا ہو تو سچ ہے وہ مسلمان نہ رہیگا اور اگر سچا ہو تو بھی اسلام مین سلامتی سے نہ آسکے گا (یعنی کچھ نہ کچھ خلل ضرور
ہوگا گنہگار ہوگا یہہ سارا باب کا باب اور اوسکی دونو حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہے **باب** الرجل
یحلف ان لا یتادم جو شخص قسم کہاوے ادام نہ کہانے پر **عن** عبد الله بن سلام قال رأیت النبی صلی
الله علیه وسلم وضع تمرة علی کسرة فقال هذه ادام هذه **ترجمہ** عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے روٹی کے ایک ٹکڑے پر کہجور رکہی اور فرمایا یہ اسکا ادام ہے **ف** ادام کہتے ہین
عرب مین نانخورش کو یعنی سالن کو جس سے روٹی کہائی جاوے حدیث سے معلوم ہوا کہ کہجور بھی نانخورش ہے اگر کوئی قسم کہاوے ادام
نہ کہانے پر پھر کہجور کہالیوے تو اوسکی قسم ٹوٹ جاویگی **باب** الاستثناء فی الیمین قسم کے بعد انشاء اللہ لگا دینا
عن ابن عمر یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم قال من حلف علی یمین فقال ان شاء الله فقد استثنی
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کام پر قسم کہائی پھر کہا اگر اللہ نے چاہا تو اوس نے
استثنا کیا اب وہ قسم مین جھوٹا نہین ہو سکتا کیونکہ قسم معلق ہوگئی اللہ کی مشیت پر **عن** ابن عمر قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم من حلف فاستثنی فان شاء رجع وان شاء ترک غیر حنث **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص حلف کرے پھر انشاء اللہ کہے تو چاہے قسم پورا کرے چاہے
نہ کرے وہ حانث نہ ہوگا **باب** فی القسم هل یکون یمینا قسم کا لفظ بھی یمین مین داخل ہے **عن** ابن
عباس ان ابا بکر اقسم علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال له النبی صلی الله علیه وسلم لا تقسم **ترجمہ** عبد اللہ
بن عباس سے روایت ہے ابو بکر صدیق نے قسم کہائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر (قصہ اسکا آگے کی روایت مین آتا ہے)
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت قسم کہا ۔ ابن عباس قال کان ابو هریرة یحدث ان رجلا
اتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال انی اری اللیلة فذکر رؤیا فعبرها ابو بکر فقال النبی صلی الله
علیه وسلم اصبت بعضا واخطأت بعضا فقال اقسمت علیک یا رسول الله بابی انت لتحدثنی ما الذی

اخطأت فقال النبي صلی اللہ علیه وسلم لا تقسم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ابوہریرہ کہتے تھے کہ ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولا مین نے ایک خواب دیکھا ہی رات کو پھر اوس نے خواب بیان کیا تو ابوبکر صدیق نے اوسکی تعبیر کہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھ تم نے ٹھیک کہا کچھ غلطی کی ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ مین قسم کہاتا ہون آپ پر فدا ہون آپ پر مان باپ میرے آپ مجھے بتائیے مین نے کون سی غلطی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین قسم نہ کہاؤ **ف** حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قاعدہ تھا کہ قسم کو پورا کرتے مگر آپنے اس قسم کو پورا نہ کیا شاید کچھ مصلحت ہوگی اس خواب مین اصلی تعبیر بیان نہ کرنے مین **عن** ابن عباس عن النبي صلی اللہ علیه وسلم بهذا لم یذکر القسم زاد فيه ولم يخبره **ترجمہ** ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہی دوسری روایت میں لیکن اوسمین قسم کا ذکر نہین ہی اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اوسکی غلطی بیان نہ کی

باب فيمن حلف على طعام لا ياكله جو شخص قسم کہاوے کسی چیز کی نہ کہانے پر **عن** عبد الرحمن بن ابي بكر قال نزل بنا اضياف لنا قال وكان ابو بكر يتحدث عند رسول الله صلى الله عليه وسلم بالليل فقال لا ارجعن اليك حتى تفرغ من ضيافة هؤلاء ومن قراهم فاتاهم بقراهم فقالوا لا نطعمه حتى ياتي ابو بكر فجاء فقال ما فعل اضيافكم افرغتم من قراهم قالوا لا قلت قد اتيتهم بقراهم فابوا قالوا والله لا نطعمه حتى يجيء فقالوا صدق قد اتانا به فابينا حتى يجيء قال فما منعكم قالوا مكانك قال والله لا اطعمه الليلة قال فقالوا ونحن والله لا نطعمه حتى تطعمه قال ما رايت في الشر كالليلة قط قال قربوا طعامكم قال فقرب طعامهم قال بسم الله فطعم وطعموا فاخبرت انه اصبح فغدا على النبي صلى الله عليه وسلم فاخبره بالذي صنع وصنعوا قال بل انت ابرهم واصدقهم **ترجمہ** عبد الرحمن بن ابی بکر صدیق سے روایت ہی ہمارے پاس کچھ لوگ مہمان آگر اوترے اور ابوبکر رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باتین کیا کرتے تھے تو بولے مین نہین آؤنگا جبتک تو فارغ نہ ہوجاویگا مہمانون کی ضیافت سے یعنی تو اونکو کہانا وانا کھلا دیجیو مین رات گئی آؤنگا میرا انتظار نہ کرنا عبد الرحمن نے ایسا ہی کیا اور کہانا لائے مہمانون کیواسطے انہون نے کہا ہم نہین کہاوینگے جبتک ابوبکر نہ آوینگے اتنے مین ابوبکر آئے اور پوچھا مہمانون کا کیا حال ہوا کیا تم فارغ ہوئے اونکی مہمانی سے لوگون نے کہا نہین عبد الرحمن نے کہا مین اونکے سامنے کہانا لیکر آیا مگر انہون نے انکار کیا اور قسم کہا کر کہا ہم کبھی نہین کہاوینگے جبتک ابوبکر نہ آوین۔ مہمانون نے عبد الرحمن کی تصدیق کی اور کہا بیشک کہانا لیکر آئے تھے مگر ہم نے انکار کیا کہانیسے جبتک آپ نہ آوین ابوبکر نے کہا کیون تم نے کہانا نہین کہایا مہمانون نے کہا آپ تو بھی نہین بغیر آپکے کیونکر کہاتے ابوبکر نے کہا قسم خدا کی ہم بھی نہین کہاوینگے جبتک آپ نہ کہاوینگے ابوبکر نے کہا مین نے ایسی بری رات کبھی نہین دیکھی پھر کہا کہانا لاؤ تو کہانا لایا گیا ابوبکر نے بسم اللہ کہکر کہایا اور لوگون نے بھی کہایا

پہر مجہی معلوم ہوا کہ صبح کو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے ذکر کیا جو اونہوں نے کیا اور جو مہمانوں نے
نے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اون سب مین زیادہ سچی اور راست گو ہو (یعنے کفارہ قسم سہل ست د
وآزردن دل دوستان جہل) **عن** عبد الرحمن بن ابی بکر بهذا الحدیث نحوه زاد عن سالم
فی حدیثه قال ولم یبلغنی کفارة **ترجمہ** دوسری روایت بہی ایسی ہی ہے سالم سے اتنا زیادہ ہے کہ مجہے
خبر نہین پہونچی کہ ابو بکر نے کفارہ دیا ہو (کیونکہ یہ لغو قسم تہی) **باب** الیمین فی قطیعة الرحم ناتا توڑنے
پر قسم کہانے کا بیان **عن** سعید بن المسیب ان اخوین من الانصار کان بینهما میراث فسال احدهما
صاحبه القسمة فقال ان عدت تسالنی عن القسمة فکل مالی فی رتاج الکعبة فقال له عمر ان
الکعبة غنیة عن مالک کفر عن یمینک وکلم اخاک سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول
لا یمین علیک ولا نذر فی معصیة الرب وفی قطیعة الرحم وفیما لا تملک **ترجمہ** سعید بن المسیب سے
روایت ہے کہ انصار مین دو بہائی تہے اور ان دونون مین میراث تہی یعنی اون دونون کو کسی کی میراث پہونچی تہی
جسکو بانٹنا چاہیے تہا تو ایک بہائی نے دوسرے بہائی سے اوسکے بانٹنے کی درخواست کی اوس نے کہا اپنے بہائی سے اگر تو
دوبارہ پہر مجہسے میراث کے بانٹنے کی درخواست کریگا تو میرا سب مال کعبے پر وقف ہے تو حضرت عمر نے اوس سے کہا کعبہ تیری
مال سے بے پرواہ ہے یعنی کعبے کو تیری مال کے نذر کرنے کی کچہ حاجت نہین اور یہہ امر واجب اور ضروری نہین تو تو اپنے
قسم کا کفارہ دے اور اپنے بہائی سے بات چیت کر یعنی اگر تیرا بہائی تقسیم میراث کی درخواست کرے تو اوس کے سوال کا جواب
دے اور میراث کے مال کو تقسیم کر کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ فرماتی تہی نہ قسم ہے تجہپر نہ نذر اوس بات
کی جسمین اللہ کی نافرمانی ہو نہ ناتا توڑنے مین نہ اوس امر مین جسکا تجہے اختیار نہین **ف** بلکہ ایسی صورتون مین یا
تو قسم لغو ہے یا اوسکا کفارہ دیکر قسم کو توڑنا چاہیے جیسا دوسری حدیث مین ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن
جده قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نذر ولا یمین فیما لا یملک ابن آدم ولا فی معصیة
الله ولا فی قطیعة رحم ومن حلف علی یمین فرای غیرها خیرا منها فلیدعها ولیات الذی
هو خیر فان ترکها کفارتها **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہے نذر اور نہ قسم اوس بات مین جسکا مالک نہین ہے آدمی (جیسے پرائی غلام لونڈی
کو آزاد کرنے کی نذر کرنا) اور جسمین نافرمانی ہے پروردگار کی اور جسمین ناتا توڑا جاوے اور جو شخص قسم کہاوے کسی بات پر
پہر اوسکی خلاف کرنا بہتر سمجہے تو قسم کو چہوڑ دے اور جو کام بہتر معلوم ہو وسکو کرے کیونکہ چہوڑ دینا قسم کا یہی اوسکا کفارہ ہے
(یعنی بری بات پر قسم کہانا درحقیقت لغو ہے اوس سے کچہ نہین ہوتا) **باب** فیمن یحلف کاذبا متعمدا
(جو شخص قصدا جان بوجہہ کر جہوٹی قسم کہاوے) **عن** ابن عباس ان رجلین اختصما الی النبی صلی الله علیه وسلم

فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الطالب البینة فلم تکن له بینة فاستحلف المطلوب فحلف بالله الذی
لا اله الا هو فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم بلی قد فعلت ولکن غفر لك باخلاص قول لا اله الا
الله قال ابو داود یراد من هذا الحدیث انه لم یامره بالکفارة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
دو شخص نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی سے گواہ مانگے اوس کے پاس
گواہ نہ تھے تب آپ نے مدعی علیہ سے قسم چاہی اوس نے قسم کھائی اللہ کی جسکے سوا کوئی معبود نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تو نے کیا ہے لیکن اللہ نے تجھے بخش دیا ہے تیری خلوص کے سبب سے جو تو نے خلوص سے کہا
لا الہ الا اللہ کہا ابو داؤد نے اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ رسول اللہ صلعم نے کفارہ کا حکم نہیں کیا **باب الرجل
یکفر قبل ان یحنث** قبل حنث کے کفارہ دینے کا بیان **عن** ابی بردة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه
وسلم قال انی والله ان شاء الله لا احلف علی یمین فاری غیرها خیرا منها الا کفرت عن یمینی
واتیت الذی هو خیر او قال الا اتیت الذی هو خیر وکفرت یمینی ترجمہ ابی بردہ نے اپنے باپ سے
روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم ہے جو خدا نے چاہا تو میں کسی چیز پر قسم کہا ونگا اور جو میں
اپنی قسم کے خلاف میں بہتری دیکھوں تو اوس قسم کا اپنے کفارہ دونگا اور جو بہتر ہے اوسکو کرونگا یا بہتر کام کرونگا
اور قسم کا کفارہ دونگا **ف** حاصل یہ ہے کہ اگر ایک کام پر میں قسم کہاؤں کہ اوسکو نکروں گا اور پھر معلوم ہو کہ اوس کام
کا کرنا بہتر ہے تو کفارہ دیکر قسم توڑ کر اوس کام کو کرونگا **عن** عبد الرحمن بن سمرة قال قال لی النبی صلی الله علیه
وسلم یا عبد الرحمن بن سمرة اذا حلفت علی یمین فرایت غیرها خیرا منها فات الذی هو خیر
وکفر عن یمینک قال ابو داود وسمعت احمد یرخص فیها الکفارة قبل الحنث ترجمہ عبد الرحمن
بن سمرہ سے روایت ہے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عبد الرحمن بن سمرہ جب کسی چیز پر تو قسم کہاوے پھر
تو اوسکے خلاف میں اپنی بہتری دیکھے تو اوس کام کو کر جس میں تیری بہتری ہو اور اپنی قسم کا کفارہ دے کہا ابو داؤد نے
میں نے امام احمد سے سنا وہ کفارہ کو جائز رکھتے تھے قسم توڑنے سے پہلے ۔ **عبد الرحمن بن سمرة نحوه قال فـ**
عن یمینک ثم ائت الذی هو خیر قال ابو داود احادیث ابی موسی الاشعری وعدی بن حاتم
وابی هریرة فی هذا الحدیث روی عن کل واحد منهم فی بعض الروایة الحنث قبل الکفارة
وفی بعض الروایة الکفارة قبل الحنث ترجمہ عبد الرحمن بن سمرہ سے ایسا ہی مروی ہے اس روایت میں یہ ہے
کہ کفارہ دے اپنے قسم کا پھر اوس کام کو کر جو بہتر ہو کہا ابو داؤد نے ابو موسی اشعری اور عدی بن حاتم اور ابو ہریرہ کی بعض
روایتوں میں قسم توڑنا کفارے سے پہلے ہے اور بعضوں میں کفارہ قسم توڑنے سے پہلے ہے **ف** مگر قسم توڑنے کے بعد
بالاتفاق کفارہ درست ہے اور قسم توڑنے سے پہلے کفارہ دینا ابو حنیفہ کے نزدیک درست نہوگا اور شافعی اور مالک کے

نزدیک درست ہوگا اور قیاس اسکو مقتضی ہے کہ کفارہ حنث (قسم توڑنے) کے بعد ہو **باب کم الصاع**
فی الکفارۃ کفارہ قسم مین کونسا صاع معتبر ہے **عن** ام حبیب بنت ذویب بن قیس المزنیۃ وکانت
تحت رجل منهم من اسلم ثم کانت تحت ابن اخ لصفیۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن
حرملۃ فوهبت لنا ام حبیب صاعا حدثتنا عن ابن اخی صفیۃ عن صفیۃ انه صاع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال انس فجربته او قال فحزرته فوجدته مدین ونصفا بمد هشام **ترجمہ**
ام حبیب بنت ذویب سے روایت ہے جو ایک شخص کے نکاح مین تہین قبیلہ مزن سے بنی اسلم مین سے پہر نکاح مین آئین
ام المؤمنین صفیہ کے بہتیجے کے ابن حرملہ نے کہا ام حبیب نے ہم کو ایک صاع دیا اور نقل کیا اپنے شوہر ثانی یعنی صفیہ
کے بہتیجے سے انہون نے صفیہ سے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا صاع ہے انس بن عیاض نے کہا
مین نے اوسکو آزمایا تو دو مد اور نصف مد کا تہا ہشام بن عبد الملک کی مد سے (ایک مد دو رطل کا ہوتا ہے تو صاع
پانچ رطل ہوئے یہی صاع حجازی ہے جو تمام کفارات اور صدقہ فطر مین دینا چاہیے اور صاع عراقی آٹھ رطل کا ہوتا
ہے یعنے چار مد کا) **باب فی الرقبۃ المؤمنۃ** مسلمان لونڈی کا بیان جو کفارے مین آزاد کرنے کے لائق ہو
عن معاویۃ بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ جاریۃ لی صککتها صکۃ فعظم ذلک
علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت افلا اعتقها قال ائتنی بها قال فجئت بها قال این
اللہ قالت فی السماء قال من انا قالت انت رسول اللہ قال اعتقها فانها مؤمنۃ **ترجمہ** معاویہ بن
حکم سلمی سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ میری ایک لونڈی ہے اوسکو مین نے مارا پہر یہ مارنا مجہہ پر شاق
گزرا کیا مین اوسکو آزاد کرون آپ نے فرمایا اوسکو میرے پاس لیکر آ مین لیکر گیا آپ نے پوچہا اللہ جل جلالہ کہان ہے؟
بولی آسمان پر ہے پہر آپ نے پوچہا مین کون ہون بولی آپ اللہ کے رسول ہین آپ نے فرمایا آزاد کردے اوسکو کیونکہ
وہ مومنہ ہے **ف** خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مومنہ فرمایا اس سے زیادہ صحت ایمان کی کیا دلیل
ہوگی اس حدیث سے ثابت ہوا کہ اللہ جل جلالہ اوپر ہے اپنے عرش معلے پر **عن** الشرید ان امہ اوصتہ ان یعتق عنها
رقبۃ مؤمنۃ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ان امی اوصت ان اعتق عنها
رقبۃ مؤمنۃ وعندی جاریۃ سوداء نوبیۃ فذکر نحوہ **ترجمہ** شرید سے روایت ہے اون کی ماں نے
اون کو وصیت کی تہی اپنی طرف سے ایک مومنہ لونڈی آزاد کرنے کی تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں نے وصیت کی ہے ایک مسلمان لونڈی آزاد کرنے کی اور میرے پاس ایک کالی لونڈی نوبہ
(ایک ملک ہے حبش پاس) کی ہے پہر بیان کیا مانند اس کے (اس روایت مین یہ ہے آپ نے پوچہا تیرا رب کون ہے بولی
اللہ ہے اخیر تک) **باب الاستثناء فی الیمین بعد السکوت** قسم کہا کر چپ رہنا اور پہر انشاء اللہ کہنا

عن عکرمة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال والله لاغزون قریشا والله لاغزون قریشا ثم قال
ان شاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرونگا قریش پر
جہاد کرونگا مین قسم خدا کی قریش پر پھر فرمایا ان شاء اللہ ف ابن عباس کا عمل ہے حدیث پر یہ کہ استثنا منفصل بھی صحیح
ہے اور جمہور کے نزدیک متصل ہونا ضرور ہے عن عکرمة یرفعه قال والله لاغزون قریشا ثم قال ان شاء
الله ثم قال والله لاغزون قریشا ان شاء الله ثم قال والله لاغزون قریشا ثم سکت ثم قال
ان شاء الله ترجمہ عکرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرون گا
قریش پر پھر فرمایا اگر اللہ چاہے پھر فرمایا قسم خدا کی مین جہاد کرونگا قریش پر پھر چپ ہو رہے پھر فرمایا ان شاء
اللہ

باب النهي عن النذر نذر کرنے کی ممانعت

عن عبد الله بن عمر قال اخذ رسول الله
صلی الله علیه وسلم ینهی عن النذر ویقول لا یرد شیئا وانما یستخرج به من البخیل ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع فرمایا اسلیے کہ آپ فرماتے
تھے نذر تقدیر کے کسی چیز کو دور نہین کرتی سوا اس کے نہین کہ نذر کے سبب سے بخیل سے نکالا جاتا ہے یعنی کچھ مال اوس کے
قبضے سے نکلتا ہے اور فقیرون کے کام مین آتا ہے بس یہی فائدہ نذر سے سمجھنا چاہیے

باب ما جاء في النذر في المعصية گناہ کی نذر کرنا یعنے اون باتون کی جو شرع مین منع ہین

عن عائشة رضی الله عنها قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من نذر ان یطیع الله فلیطعه ومن نذر ان یعص الله فلا یعصه
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اللہ کی طاعت کی نذر
کرے تو اوسکو چاہیے کہ طاعت کرے اور جو شخص گناہ کی نذر مانے اللہ کی تو وہ گناہ نہ کرے ف اور ایسی نذر کو لغو
سمجھے کیونکہ اللہ گناہ سے خوش نہین ہوتا عن عائشة رضی الله عنها ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا نذر
في معصية وكفارته كفارة یمین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور اوسکا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے عن عائشة علیها السلام قالت
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا نذر في معصية وكفارته كفارة یمین ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور کفارہ اوسکا وہی ہے جو قسم کا
کفارہ ہے عن عقبة بن عامر انه سال النبي صلی الله علیه وسلم عن اخت له نذرت ان تحج حافية
غیر مختمرة فقال مروها فلتختمر ولتركب ولتصم ثلاثة ایام ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ اونہون نے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی بہن کے بابمین پوچھا کہ اون کی بہن نے یہ نذر مانی تھی کہ ننگے پانون ننگے سر پیدل حج کرین
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اونکو یہ حکم کرو کہ وہ اپنا سر ڈھانپین اور سوار ہون اور تین روزے رکھ لیوین

ف سر ڈھانکنے کا حکم اسلیے فرمایا کہ عورت کو سر کھلا رکھنا گناہ ہی کیونکہ وہ ستر میں داخل ہے اور سواری کا حکم اسلیے فرمایا کہ وہ پیادہ چلنے اور مشقت اوٹھانے سے عاجز تھیں تو نذر کا پورا کرنا ضرور نہ ہوا صرف کفارہ کافی ہوا

عن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان اختی نذرت یعنی ان تحج ماشیة فقال النبی صلی الله علیه وسلم ان الله لا یصنع بشقاء اختك شیئا فلتحج راکبة ولتکفر عن یمینها ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میری بہن نے پیدل حج کرنے کی نذر مانی ہے تو آپنے اوس سے فرمایا مقرر اللہ تعالے کو تیری بہن کی مشقت کی کچھ پرواہ نہیں یا صرف مشقت پر ثواب نہیں دیگا یعنی صرف تکلیف اٹھانے پر ثواب نہیں دیتا جو خواہ نخواہ پیادہ چلنا اپنے پر واجب کری) تو وہ سواری پر جاکر حج کرے اور اپنی قسم کا کفارہ دے

عن ابن عباس ان اخت عقبة بن عامر نذرت ان تمشی الی البیت فامرها النبی صلی الله علیه وسلم ان ترکب وتهدی هدیا ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے نذر مانی پیادہ بیت اللہ کو جانے کے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حکم فرمایا کہ سوار ہووے اور ہدی ذبح کری یہی کفارہ ہے اوس نذر کا ۔ ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم لما بلغه ان اخت عقبة بن عامر نذرت ان تحج ماشیة قال ان الله لغنی عن نذرها مرها فلترکب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب یہ پہونچی کہ عقبہ بن عامر کی بہن نے پیادہ پا حج کرنے کی نذر مانی ہی تو آپ نے فرمایا مقرر اللہ اوسکے نذر سے بے پرواہ ہے۔ یعنی ایسی پیادہ پا چلنے کی نذر سے ۔ اوسکو حکم کر کہ وہ سوار ہو

عقبة بن عامر الجهنی قال نذرت اختی ان تمشی الی بیت الله فامرتنی ان استفتی لها رسول الله صلی الله علیه وسلم فاستفتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقال لتمش ولترکب ترجمہ عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہی پیدل بیت اللہ کو جاکر حج کرنے کی میری بہن نے نذر مانی اور مجھسے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو اسکے لیے پوچھوں تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس مسئلہ کو پوچھا آپنے فرمایا پیادہ جاوے اور سوار بھی ہووے (یعنے جب تھک جاوے تو سوار بھی ہووے) عن ابن عباس قال بینما النبی صلی الله علیه وسلم یخطب اذا هو برجل قائم فی الشمس فسأل عنه قالوا هذا ابو اسرائیل نذر ان یقوم ولا یقعد ولا یستظل ولا یتکلم ویصوم قال مروه فلیتکلم ولیستظل ولیقعد ولیتم صومه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین خطبہ فرماتے تھے کہ دفعتًہ ایک شخص نظر پڑا دھوپ مین چپکا کھڑا ہے تو آپنے اوسکا سبب پوچھا لوگون نے عرض کیا کہ یہ ابو اسرائیل ہے اور اوس نے نذر مانی ہی کہ کھڑا رہیگا اور نہ بیٹھیگا اور نہ سایہ مین آویگا

اور نہ کلام کرے یعنے مطلقا اور روزہ رکھے آپ نے فرمایا اس سے کہو کلام کرے اور سایہ مین آوے اور بیٹھے اور اپنا روزہ پورا کرے
ف روزہ عبادت تہا اوسکی اجازت دی اور نہ بولنا اور دہوپ مین کہڑا ہونا عبادت نہ تہا اسواسطے منع فرمایا معلوم ہوا
کہ غیر مشروع نذر کا ہو اگر نا نہ چاہیئے اوسکے پورا کرنے مین کچہ ثواب ہے بلکہ گناہ کا ڈر ہے **عن** انس بن مالک ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یہادی بین ابنیہ فسال عنہ فقالوا نذر ان یمشی فقال ان اللہ لغنی
عن تعذیب ہذا نفسہ وامرہ ان یرکب **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک
کو دیکہا جو اپنے دونوں بیٹوں کے بیچ مین چلتا ہے یعنی بسبب ضعف کے اون پر تکیہ کیے ہے تو آپ نے اوسکا حال پوچہا تو لوگون
نے عرض کیا کہ اس نے پیدل جانے کی نذر مانی ہے۔ یعنے بیت اللہ کو تو آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالی تو اس سے بے پرواہ ہے کہ یہ اپنی
جان پر عذاب کرے اور اوسکو سوار ہونیکا حکم فرمایا **ف** دوسری روایت مین ہے آپ نے دیکہا ایک شخص کے ناک
مین ڈوری ڈالکر طواف اوسکو کرا رہے ہین آپ نے فرمایا ہاتہہ پکڑکے کراؤ **باب** من نذر ان یصلی فی بیت
المقدس جو شخص نذر کرے بیت المقدس مین نماز پڑہنے کی **عن** جابر بن عبد اللہ ان رجلا قام یوم الفتح
فقال یا رسول اللہ انی نذرت للہ ان فتح اللہ علیک مکۃ ان اصلی فی بیت المقدس رکعتین
قال صل ہہنا ثم اعاد علیہ قال صل ہہنا ثم اعاد علیہ فقال شانک اذن **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے فتح مکے کے دن ایک شخص کہڑا ہوا اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے اللہ جل جلالہ کے لیے نذر مانی ہے کہ
اگر مکے کو اللہ تعالے آپکے لیے فتح کر دیگا یعنے آپ مکے کو فتح کر لینگے تو دو رکعت نماز مین بیت المقدس مین پڑہونگا
آپ نے فرمایا اسی جگہہ پڑہ لے یعنی مسجد الحرام مین اسلیے کہ یہ اوس سے افضل اور سہلتر ہے اوس نے پہر دوبارہ آپ سے وہی بات
پوچہی تو حضرت نے بہی فرمایا کہ اسی جگہہ نماز پڑہ لے پہر سائل نے حضرت سے سہ بارہ وہی بات پوچہی تو تیسری بار آپ نے
فرمایا اب تو مختار ہے۔ یعنی اگر تو یہان کی نماز پڑہنے سے انکار کرتا ہے تو تو بیت المقدس مین ہی پڑہ کہان تک تجہے سمجہایا
جاوے **عن** عمر بن عبد الرحمن بن عوف عن رجال من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا الخبر
زاد فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم والذی بعث محمدا بالحق لو صلیت ہہنا لاجزا عنک صلاۃ
فی بیت المقدس **ترجمہ** عمر بن عبد الرحمن بن عوف نے چند صحابہ سے سنا اسے حدیث کو اتنا زیادہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا قسم اوس شخص کی جس نے محمد کو سچا پیغمبر بناکے بہیجا اگر تو اسجگہہ نماز پڑہتا تو کافی ہوتا بیت المقدس
مین نماز پڑہنے سے **ف** یعنی پہر بیت المقدس کو جانے اور وہان نماز پڑہنے کی ضرورت نہ رہتی کیونکہ کعبہ بیت المقدس سے
افضل ہے مگر تو خود اپنی تکلیف چاہتا ہے **باب** فی النذر فیما لا یملک جس بات کا آدمی کو اختیار نہین ہے
اوسکی نذر کرنا **عن** عمران بن حصین قال کانت العضباء لرجل من بنی عقیل وکانت من سوابق
الحاج قال فاسر فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی وثاق والنبی صلی اللہ علیہ وسلم علی حمار علیہ

قطیفة فقال یا محمد علام تاخذنی وتاخذ سابقة الحاج قال اخذتک بجریرة حلفائک ثقیف

قال وکان ثقیف قد اسروا رجلین من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقد قال فیما قال وانا

مسلم او قال وقد اسلمت فلما مضی قال ابوداود فہمت ھذا من محمد بن عیسی ناداہ یا محمد

یا محمد قال وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحیما رفیقا فرجع الیہ قال ماشانک قال انی مسلم

قال لو قلتہا وانت تملک امرک افلحت کل الفلاح قال ابوداود ثم رجعت الی حدیث سلیمان

قال یا محمد انی جائع فاطعمنی انی ظمان فاسقنی قال فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھذا

حاجتک او قال ھذہ حاجتہ قال ففودی الرجل بعد بالرجلین قال وحبس رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم العضباء لرحلہ قال فاغار المشرکون علی سرح المدینة فذھبوا بالعضباء قال

فلما ذھبوا بہا واسروا امرأة من المسلمین قال فکانوا اذا کان اللیل یریحون ابلہم فی افنیتہم

قال فنوموا لیلة وقامت المرأة فجعلت لا تضع یدھا علی بعیر الا رغا حتی اتت علی العضباء

قال وفاتت علی ناقة ذلول مجرسة قال فرکبتہا ثم جعلت للہ علیہا ان نجاھا اللہ لتنحرنہا

قال فلما قدمت المدینة عرفت الناقة ناقة النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاخبر النبی صلی اللہ علیہ

وسلم بذلک فارسل الیہا فجیء بہا واخبر بنذرھا فقال بئس ما جزیتیہا او جزتہا ان اللہ

انجاھا علیہا لتنحرنہا لا وفاء لنذر فی معصیة اللہ ولا فیما لا یملک ابن آدم قال ابوداود والمرأة

ھذہ امرأة ابی ذر ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے کہ عضباء (ایک اونٹنی کا نام ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سواری میں تھی نہایت تیز رو تھی) بنی عقیل میں سے ایک شخص کے تھی اور یہ اونٹنی اون جانوروں میں سے تھی جو حاجیوں کے آگے جاتے پھر وہ شخص (یعنے مالک عضباء کا) پکڑا گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا باندھکر اوسوقت آپ ایک گدہی پر سوار تھے ایک چادر اوڑھے تھی وہ شخص (یعنے عضباء کا مالک) بولا اے محمد تم کس بات پر مجھکو پکڑتے ہو اور اوس جانور کو جو حجاج کے آگے رہتا ہے (اونکا انتظام کرنے کو) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم تجھکو پکڑتے ہین تیرے حلفا ثقیف کے جرم مین ف ثقیف ایک قبیلہ کا نام ہے جو طائف کی نواح مین رہتا تھا اور یہ شخص اونکا حلیف تھا یعنے معاہد اور دوست ت اور ثقیف نے یہہ جرم کیا تھا کہ دو شخصونکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب مین سے قید کرلیا تھا اس شخص نے یہہ بھی کہا کہ مین مسلمان ہون یا مسلمان ہوگیا لیکن آپ آگے چلے گئے جب آپ آگے بڑھ گئے تو اس شخص نے پکارا یا محمد یا محمد عمران نے کہا آپ بہت رحیم اور کریم تھے یہہ آواز سنکر آپ لوٹ آئے اور پوچھا کیا کہتا ہے وہ شخص بولا مین مسلمان ہون آپنے فرمایا اگر تو یہہ پیشتر سے کہتا جب تو اپنے اختیار مین تھا (یعنے گرفتار نہ ہوا تھا) تو بالکل نجات پاتا ف یعنے تجھسے بالکل مواخذہ نہ ہوتا اور اب جو تو کہتا ہے تو شبہہ ہوتا ہے اس بات کا کہ جھوٹ جانے کے لیے جھوٹھ بولتا ہے

ف اوس شخص نے کہا یا محمد مین بہوکا ہون مجہے کہانا کہلاؤ اور مین پیاسا ہون مجہے پانی پلاؤ عمران نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا یہی تیرا مقصد ہی یا یہی اوسکا مقصد ہی راوی نے کہا پہر وہ شخص فدیہ دیا گیا اون دو شخصون کے بدلے مین جو ثقیف کے پاس قید تہے رعینی ثقیف نے اس شخص کو لے لیا اور اوس کے بدلے مین اون دونو مسلمانون کو چہوڑ دیا اور عضبا رکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کے لیے رکہہ چہوڑا راوی نے کہا پہر مشرکون نے مدینے کی جانورون پر ڈاکہ مارا اور عضبا رکو لے گئے اور مسلمانون مین سے ایک عورت کو بہی قید کر لے گئے جب رات ہوتی تو اپنے اونٹون کو آرام کے لیے میدانون مین چہوڑ دیتے ایک رات کو وہ سب سو گئے تو وہ عورت کہڑی ہوئی (اس خیال سے کہ چپکے سے کسی اونٹ پر سوار ہو کے چلدیے) پہر وہ جس اونٹ پر اپنا ہاتہہ رکہتے تہے وہ آواز کرتا تہا (یعنی سوار نہ ہونے دیتا چلاتا اور چلانے مین یہہ خوف تہا کہ کہین مشرک جاگ نہ اوٹہین) یہانتک کہ عضبا پر پاس آئی دیکہا تو وہ نہایت غریب اور سواری مین مشاق ہی پہر وہ سوار ہو گئے اوسپر بعد اوسکے اللہ کے لیے نذر کی کہ اگر خدا مجہکو نجات دیگا تو مین اس اونٹنی کو نحر کرونگی راوی نے کہا جب وہ عورت مدینے مین آن پہونچی تو لوگون نے دیکہکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کو پہچانا آپ کو خبر دیدی آپنے اوس عورت کو بلا بہیجا وہ آئی اور اپنی نذر بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برا بدلہ دینا چاہا تو نے اونٹنی کو اگر خدا نے تجہکو اوسکی پشت پر نجات دی تو اوسکا یہی بدلہ ہے کہ تو اوسکو نحر کرے جو نذر گناہ کے لیے ہو یا اوس چیز مین جسکا آدمی مالک نہین ہی تو وہ نذر پوری نہ کیجاوے گی **ف** ابوداؤد نے کہا یہہ عورت ابوذر رض کی تہی آو اونٹنی کا نحر کرنا اگرچہ گناہ نہ تہا مگر وہ اوس عورت کی ملک نہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملک تہی پہر پرائی چیز مین اوس کی نذر کیونکر صحیح ہو سکتی تہی

باب ما یؤمر بہ من الوفاء بہ من النذر
نذر کا پورا کرنا ضرور ہی اوسکے پورا کرنے کی تاکید کا بیان

عن ثابت بن الضحاك قال نذر رجل على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينحر ابلا ببوانة فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني نذرت ان انحر ابلا ببوانة فقال النبي صلى الله عليه وسلم هل كان فيها وثن من اوثان الجاهلية يعبد قالوا لا قال هل كان فيها عيد من اعيادهم قالوا لا قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اوف بنذرك فانه لا وفاء لنذر في معصية الله ولا فيما لا يملك ابن ادم

ترجمہ ثابت بن ضحاک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین ایک شخص نے یہ نذر مانی کہ بوانہ (ایک جگہہ کا نام ہی) مین اونٹ ذبح کری تو وہ شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا کہ مین نے بوانہ مین اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی صحابہ سے کیا جاہلیت کے بتون مین سے کوئی بت اوس مین تہا جو وہ پوجا جاتا تہا صحابہ نے عرض کیا کہ نہین پہر آپنے فرمایا کیا کفار کے عیدون مین سے کوئی عید اوسمین تہی عرض کیا نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یعنی سائل کیطرف متوجہ ہوکر کہ اپنی نذر پوری کر اسلیے کہ گناہ مین نذر کا پورا کرنا جائز نہین اور نذر اوس چیز مین لازم نہین ہوتی ہی جس کا ابن آدم مالک نہین **ف** عید سے مراد یہہ

اونکا وہان کوئی میلہ ہوتا تہا جو وہان جاکر سیر و تماشا مین مشغول ہوتے تہے یا کوئی بت وہان تہا جسکی عبادت کی لیے وہان جاتے تہی اور اوس مقام کو متبرک سمجہتی تہی جب یہہ دونون باتین نہین ہین تو نذر کے پوری کرنے مین کیا قباحت ہی عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان امرأۃ اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی نذرت ان اضرب علی راسک بالدف قال اوفی بنذرک قالت انی نذرت ان اذبح بمکان کذا وکذا مکان کان یذبح فیہ اہل الجاہلیۃ قال لصنم قالت لا قال لوثن قالت لا قال اوفی بنذرک ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سی اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی یعنی عبد اللہ بن عمرو سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک عورت آئی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین نے آپکے سر پر یعنی روبرو دف بجانی کی نذر مانی ہی یعنے جب آپ جہاد سی آوین تو آپکے روبرو دف بجاؤن تو آپنے فرمایا اپنی نذر پوری کرلے پہر اوس نے عرض کیا میرنے فلانے فلانے مکان مین ذبح کرنے کی نذر مانی ہی زمانہ جاہلیت کے لوگ اوس مکان مین ذبح کرتے تہے حضرت نے فرمایا کیا اوس مکان مین کسی بت کے لیے ذبح کرتے تہے اوس عورت نے کہا کہ نہین پہر آپنے پوچہا کیا کسی غیر اللہ کیواسطے اوس نے کہا نہین پہر آپنے اوس سے فرمایا تو اپنے نذر پوری کر ف یعنی اگر اوس مکان مین ذبح کرنے سی کسی بت کی یا اور کسی کی تعظیم سوائے اللہ کے منظور ہی تو وہان ذبح نہ کر اور جو خدا ہی کے لیے وہان ذبح ہوا کرتا تہا تو ذبح کر کیا قباحت ہی اگرچہ زمانہ جاہلیت مین لوگ وہان ذبح کیا کرتے تہے باب فیمن نذر ان یتصدق بمالہ جو شخص اپنا سب مال خدا کی راہ مین دینے کی نذر کرے عن کعب بن مالک قال قلت یا رسول اللہ ان من توبتی ان انخلع من مالی صدقۃ الی اللہ والی رسولہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسک علیک بعض مالک فہو خیر لک قال فقلت انی امسک سہمی الذی بخیبر ترجمہ کعب بن مالک سے روایت ہی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مقرر میری توبہ یہہ ہے کہ مین اپنی ساری مال سے الگ ہو جاؤن اور مال کو اللہ اور اوسکے رسول کے لیے صدقہ کردون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوس مین سے کچہ مال تو اپنے لیے بہی رکہہ لے تیرے لیے اسمین بہتری ہی مین نے عرض کیا کہ خیبر مین جو میرا حصہ ہے اوسکو رکہہ لیتا ہون ف کعب جنگ تبوک مین حضرت کے ساتہہ نگئی تہی خدا اور رسول کا اون پر پچاس روز تک عتاب رہا جب اون کی توبہ قبول ہوئی تو خوشی کے مارے اونہون نے چاہا کہ اپنا تمام مال خیرات کرین عن عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب عن ابیہ عن جدہ فی قصتہ قال قلت یا رسول اللہ ان من توبتی الی اللہ ان اخرج من مالی کلہ الی اللہ والی رسولہ صدقۃ قال لا قلت فنصفہ قال لا قلت فثلثہ قال نعم قلت فانی سامسک سہمی من خیبر ترجمہ کعب سے روایت ہی عرض کیا یا رسول اللہ میری توبہ یعنی تمام کمال توبہ یہہ ہے کہ اللہ جل جلالہ کے لیے مین اپنے ساری مال سے نکلجاؤن یعنے دست بردار ہوکر سب مال اپنا اللہ اور اوس کے رسول کی لیے خیرات کردون تو آپنے فرمایا

کہ نہیں تو پھر مینے عرض کیا کیا آدہا مال آپ نے فرمایا نہیں تیسری بار پھر مین نے عرض کیا تہائی مال یعنی خیرات کریں
آپ نے فرمایا ہان یعنے تیسرے حصے کے لیے خیرات کے لیے حضرت نے رضامندی ظاہر فرمائی تو مین نے عرض کیا کہ خیبر مین
جو میرا حصہ ہے اوسی کو مین رکھ لیتا ہون **ف** شاید وہ ثلث مال کے مقدار ہوگا دوسری روایت مین ہے کہ انہون
نے کہا میری توبہ جب پوری ہوگی کہ جب مین اپنی قوم کے گھر چھوڑ دونگا جسمین مین نے گناہ کیا ہے اور کل مال کو نکال دونگا

باب فی قضاء النذر عن المیت مردے کی نذر پورا کرنے کا بیان **عن** عبد الله بن عباس ان سعد
بن عبادة استفتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ان امی ماتت وعلیها نذر لم تقضه فقال
رسول الله صلی الله علیه وسلم اقضه عنها **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں مرگئی اور اوسپر ایک نذر واجب تھی وہ نہین ادا کی آپ نے فرمایا اوسکی طرف سے تو ادا
کر دے **عن** ابن عباس ان امرأة رکبت البحر فنذرت ان الله نجاها ان تصوم شهرا فنجاها الله فلم تصم حتی
ماتت فجاءت بنتها او اختها الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فامرها ان تصوم عنها **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہے ایک عورت سمندر مین سوار ہوئی اور نذر کی کہ اگر اللہ مجھکو اوس سے نجات دیگا تو مین ایک مہینہ بھر روزے رکھونگی پھر اللہ نے
اوسکو نجات دی لیکن اوس نے روزے نہ رکھے یہانتک کہ مرگئی بعد اوس کے اوسکی بیٹی یا بہن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئی اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا تو اوسکی طرف سے روزے رکھ لے **ف** معلوم ہوا کہ میت کیطرف سے روزہ رکھ سکتا ہے

عن بریدة ان امرأة اتت رسول الله صلی الله علیه وسلم فقالت کنت تصدقت علی امی
بولیدة وانها ماتت وترکت تلک الولیدة قال قد وجب اجرک ورجعت الیک فی المیراث
قالت وانها ماتت وعلیها صوم شهر فذکر نحو حدیث عمرو **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے ایک عورت آئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور بولی مین نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ دی تھی پھر وہ مرگئی اور لونڈی کو چھوڑ گئی
آپ نے فرمایا تجھکو ثواب واجب ہو گیا اور لونڈی لوٹ آئی تیری پاس میراث کے رو سے پھر اوس عورت نے کہا میری ماں پر ایک
مہینے کے روزے تھے (اور اوس نے نہ رکھے یہانتک کہ مرگئی) پھر بیان کیا مثل پہلے حدیث کے (یعنی آپ نے حکم کیا کہ تو
اپنی ماں کیطرف سے روزے رکھ لے جیسا اوپر کی حدیث مین گذرا) **باب** من نذر نذرا لا یطیقه جو شخص ایسی
بات کی نذر کرے جو پوری نہ ہو سکے **عن** ابن عباس ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من نذر نذرا لم
یسمه فکفارته کفارة یمین ومن نذر نذرا فی معصیة فکفارته کفارة یمین ومن نذر نذرا
لا یطیقه فکفارته کفارة یمین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غیر معین
نذر مانے۔ یعنی یون کہے کہ خدا کے لیے مجھپر نذر ہے اور اوسمین روزہ یا صدقہ وغیرہ کا کچھ نام مقرر نہ کرے تو جو قسم کا کفارہ
ہے وہی اوسکا کفارہ ہے اور جو شخص نذر مانے گناہ کی تو اوسکا بھی کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے اور جو شخص ایسی نذر مانے

جسکے ادا کرنے کی طاقت نہ ہو تو کفارہ اوسکا قسم ہے کا کفارہ ہے ف ایک نسخہ میں اتنا زیادہ ہے ومن نذر نذرا
اطاقه فلیف به یعنی جو شخص ایسے نذر کی جسکے پورا کرنے کی طاقت ہو تو اوسکو پورا کرے ابو داؤد نے کہا وکیع وغیرہ
نے اسکو موقوف کیا ابن عباس پر عن عقبة بن عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کفارة النذر
کفارة الیمین ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نذر کا کفارہ وہی ہے جو قسم
کا کفارہ ہے ف یعنی دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا اون کو کپڑے پہنانا یا ایک بردہ آزاد کرنا اگر یہ نہ ہو سکیں تو تین
روزے رکھنا عن عمر رضی الله عنه انه قال یا رسول الله انی نذرت فی الجاهلیة ان اعتکف فی
المسجد الحرام لیلة فقال له النبی صلی الله علیه وسلم اوف بنذرك ترجمہ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ اونہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مین نے جاہلیت مین نذر مانی ہے کہ مسجد حرام مین رات بھر اعتکاف کروں
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا تم اپنی نذر پوری کرو ف اگرچہ یہ نذر جاہلیت کے زمانے کی ہے پر چونکہ کام اچھا ہے اسلیے

آخر کتاب الایمان والنذور

تمام ہوئی کتاب قسموں اور نذروں کی اور بڑا اختلاف ہے اور تقدیم و تاخیر بہت ہے اس کتاب مین درمیان نسخہ مطبوعہ دہلی
اور مطبوعہ مصر کے لیکن اس کتاب کے ترجمے مین زیادہ تر مصر کے نسخے کی پیروی کی گئی ہے

بسم الله الرحمن الرحیم

کتاب البیوع

شروع ہوئی کتاب خرید و فروخت کی یعنی بیچنے اور مول لینے کی **باب فی**
التجارة یخالطها الحلف واللغو سوداگری مین جھوٹ تہمت ہوتا ہے عن قیس بن ابی غرزة
قال کنا فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم نسمی السماسرة فمر بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
فسمانا باسم هو احسن منه فقال یا معشر التجار ان البیع یحضره اللغو والحلف فشوبوه بالصدقة
ترجمہ قیس ابن ابی غرزہ سے روایت ہے تھا ہمارا یعنی گروہ تجار کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین سماسرہ
نام تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہمارا نام پہلے نام سے بہتر رکھا اور آپ نے فرمایا اے
معشر تجار یعنے سوداگروں کے گروہ مقرر بیع مین لغو اور قسم ہوتی ہین تو بیع کو صدقہ کے ساتھ ملاؤ ف یعنی بیع و شرا
کے مقدمات مین اکثر لغو اور بے فائدہ قسم وغیرہ کا اتفاق پڑتا ہے تو اوس کے کفارہ کے لیے کچھ بعد صدقہ بھی دیا کرو عن
قیس بن ابی غرزة بمعناه قال یحضره الحلف والکذب وقال عبد الله الزهری اللغو والکذب
ترجمہ قیس بن ابی غرزہ سے ایسا ہی مروی ہے اسمین یہ ہے کہ بیع مین حلف کھانیکا اور جھوٹ بولنے کا اتفاق ہو جاتا ہے
یا بیہودہ اور جھوٹ بولنے کا اتفاق ہوتا ہے تو صدقہ دیا کرو **باب فی استخراج المعادن** معدن نکالنے کا بیان عن
ابن عباس ان رجلا لزم غریما له بعشرة دنانیر فقال والله لا افارقك حتی تقضینی او تأتینی بحمیل

فتحمل بها النبی صلی الله علیه وسلم فاتاه بقدر ما وعده فقال له النبی صلی الله علیه وسلم من این اصبت
هذا الذهب قال من معدن قال لا حاجة لنا فیها لیس فیها خیر فقضاها عنه رسول الله صلی الله
علیه وسلم ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے اپنے قرضدار کو پکڑا جسپر دس دینار آتے تھے قرضخواہ
نے کہا قسم خدا کی مین تجھے کبھی نہ چھوڑونگا جبتک میرے دینار ادا نہ کریگا یا ضمانت نہ دیگا راوی نے کہا یہ سنکر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے قرضدار کی ضمانت کرلی پھر وہ اپنے وعدے پر سونا لیکر آیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا یہہ سونا
تو نے کہاں سے پایا اوس نے کہا میں نے کان میں سے نکالا آپنے فرمایا ہم کو اسکی حاجت نہیں ہی نہ اوس مین بھلائی ہے
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی طرف سے قرضہ ادا کردیا **ف** شاید وہ کان کان نہ ہوگی کانے یعنے دفینہ ہوگا
جو کسی کے ملک مین ہوگا ورنہ کان نکالنا اور اوس سے فائدہ اوٹھانا درست ہی جیسا اوپر گذر چکا

باب فی اجتناب الشبہات شبہات سے بچنا بہتر ہے

عن نعمان بن بشیر یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول ان الحلال بین وان الحرام بین وبینهما امور مشتبهات احیانا یقول مشتبهة و
ساضرب لکم فی ذلک مثلا ان الله حمی حمی وان حمی الله ما حرم وانه من یرع حول الحمی یوشک
ان یخالطه وانه من یخالط الریبة یوشک ان یجسر ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی کہ آپ فرماتے تھے مقرر حلال بھی کھلا ہی اور حرام بھی کھلا ہی اور مشتبہ ان دونو کے
درمیان مین ہے (جسکی حلت اور حرمت مین شک ہے) تو مین تم سے اسکی ایک مثال بیان کرتا ہون اللہ جل جلالہ نے ایک
حد باندہی ہے اور وہ حد محارم ہین (یعنے جن امرونکو اللہ تعالی نے حرام کیا) اور بیشک جو شخص اپنے جانورون کو حد کے
گرد چراویگا تو قریب ہے کہ حد کے اندر چلا جاوے اسی طرح جو شخص مشتبہ کام کرے تو خوف ہے جرات بڑہ جاویگا (یعنی
جب مشتبہ کی دفعت اوسکی دل سے کم ہو جاوے تو حرام کر نمین کیا دیر ہے

عن نعمان بن بشیر قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول بهذا الحدیث قال وبینهما مشتبهات لا یعلمها کثیر من الناس
فمن اتقی الشبهات استبرأ عرضه ودینه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام ترجمہ نعمان بن بشیر
سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتے تھے حلال کھلا ہی اور حرام کھلا ہی (یعنی سب کو
معلوم ہے) لیکن حلال اور حرام کے درمیان دو طرف ملتی ہوئین شبہہ کی چیزین ہین اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو جو
شبہے سے بچا وہ اپنے دین اور آبرو کو سلامت لے گیا اور جو شبہون مین پڑا وہ آخر حرام مین بھی پڑا **ف** یہہ حدیث بڑے
کام کی ہی اسمین شریعت اور طریقت سب جو دہی اسکو خوب یاد رکھنا چاہیے کہ دنیا کی سب چیزین تین طرح کی ہین۔ حلال
اور حرام۔ اور مشتبہ۔ جو چیزین حلال ہین وہ قرآن اور حدیث مین صاف کہلے ہین سب مسلمانون مین مشہور ہین
جیسے کہیتی سوداگری مزدوری گائے بکری اونٹ دودہ شہد میوہ۔ اور جو حرام ہین وہ بھی مشہور ہین جیسے ناحق قتل خمر

سو جو حرام کاری چوری دغا بازی جھوٹ اسی طرح اور چیزین اونکو سب حرام جانتے ہین جاہل تک بھی اور مشتبہہ وہ ہے جو کچہہ حلال سے بہی میل رکہتی ہو اور حرام سے بہی جیسے کوئی چیز کو تو اپنے گہر مین پاوے لیکن تجھکو یہہ معلوم نہین کہ وہ چیز تیری ہی یا کسی اور کی اوسکو بہت لوگ نہین جانتے سو اوسکا حضرت نے قاعدہ بتلایا کہ جس چیز مین شبہہ پڑے کہ یہہ حلال ہے یا حرام ہے یا عالمونکا اوس مین اختلاف ہو کوئی حلال بتلاتا ہو اور کوئی حرام تو اوسکو چہوڑ دے ہرگز نہ کرے اسی مین دین کا بچاو ہے اسواسطے کہ شاید وہ حرام ہو اور نہین تو جب شبہے والی چیزون مین آدمی پڑا تو ہوتے ہوتے حرام چیزون مین بہی گرفتار ہو جاتا ہے تقوی اور پرہیزگاری اسی کا نام ہے جو آدمی شبہون کی چیزون سے بچے

عن ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ليأتين على الناس زمان لا يبقى احد الا اكل الربا فان لم ياكله اصابه من بخاره قال ابن عيسى اصابه من غباره **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوگون پر ایک زمانہ ایسا آویگا جو بغیر سود کہائی کے کوئی باقی نہ رہیگا اور جو سود نہ کہاویگا تو اوسکا بخار یعنی سود کا اثر ہی اوسکو پہونچیگا (یعنی اگر ربوا مین مبتلا نہ ہوگا تو شبہہ ربوا مین مبتلا ہوگا)

عن رجل من الانصار قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فى جنازة فرأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو على القبر يوصى الحافر اوسع من قبل رجليه اوسع من قبل راسه فلما رجع استقبله داعى امرأة فجاء وجيء بالطعام فوضع يده ثم وضع القوم فاكلوا فنظر اباؤنا رسول الله صلى الله عليه وسلم يلوك لقمة فى فمه ثم قال اجد لحم شاة اخذت بغير اذن اهلها فارسلت المرأة يا رسول الله انى ارسلت الى النقيع يشترى لى شاة فلم اجد فارسلت الى جار لى قد اشترى شاة ان ارسل بها الى بثمنها فلم يوجد فارسلت الى امرأته فارسلت الى بها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اطعميه الاسارى **ترجمہ** ایک شخص انصاری سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ نکلے ایک جنازے مین تو مین نے دیکہا آپ قبر پر کہڑے ہوئے قبر کہودنے والے کو تعلیم کرتے ہین پائنتی کیطرف ذرا اور کہول سرکیطرف اور کہول (یعنی کشادہ کر) جب آپ لوٹے فرغت پاکر تو کسی عورت کیطرف سے کوئی بلانیوالا آیا آپ وہان تشریف لیگئے کہانا سامنے آیا پہلے آپنے ہاتہہ ڈالا پہر اور لوگون نے ہاتہہ ڈالا اور کہانا شروع کیا۔ ہمارے بزرگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ ایک لقمہ کو چبا رہے ہین لیکن اوتارتے نہین (یعنی حلق کے نیچے) بعد اوس کے آپنے فرمایا مجہی ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ گوشت اوس بکری کا ہے جو لی گئی ہے بے اجازت اپنی مالک کے (یعنی یہہ مشتبہہ گوشت ہے مغصوبہ بکری کا اسی واسطے اوسکا کہانا آپ پر گران گزرا اور گلے سے نیچے نہ اوترسکا اللہ نے اپنے نبی کو مشتبہہ مال کے کہانے سے بچالیا اور آگاہ کر دیا) پہر اوس عورت نے کہلا بہیجا یا رسول اللہ مین نے بقیع مین اپنا آدمی ایک بکری خریدنے کے لیے بہیجا تو بکری نہ ملی پہر مین نے اپنے ہمسایے کے پاس کہلا بہیجا جو تم نے بکری خریدی ہے وہ اوسی قیمت پر مجہکو دیدو اتفاق

سو وہ ہمسایہ بھی اپنی گھر مین تھا مین نے اوسکی عورت سی کہلا بھیجا اوس نے بکری میری پاس بھیجدی رسول اللہ صلی اللہ نے فرمایا یہ گوشت قیدیون کو کھلا دے **ف** جو بیچاری مجبور ہین کسب سے عاجز ہین قیدیونسے یا تو حقیقت وہی لوگ مراد ہین جو قید مین یا فقرا اور مساکین وہ بھی مثل قیدیونکے قوت کے ذریعے حاصل کرنیسے عاجز ہین اس سے معلوم ہوا کہ مشتبہ مال کا خیرات کردینا درست ہے **باب فی اکل الربا وموکلہ** سود کہانیوالے اور سود کہلانیوالے کا بیان

عن عبد اللہ بن مسعود قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکل الربا وموکلہ وشاہدہ وکاتبہ **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی سود کہانے والے پر اور سود کہلانے والے پر اور اوسکے گواہ پر اور اوسکے لکھنے والے پر **باب فی وضع الربا** سود کا معاف کردینا **عن** عمرو قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجۃ الوداع یقول الا ان کل ربا من ربا الجاہلیۃ موضوع لکم رؤس اموالکم لا تظلمون ولا تظلمون الا وان کل دم من دم الجاہلیۃ موضوع واول دم اضع منہا دم الحارث بن عبد المطلب کان مسترضعا فی بنی لیث فقتلتہ ہذیل **ترجمہ** عمرو بن الاحوص سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے حجۃ الوداع مین آگاہ ہو جتنے سود تہے زمانہ جاہلیت کے وہ سب لغو ہوگئے (یعنے ساقط اور معاف ہوگئے) تم اپنی اصل مال وصول کرلو نہ ظلم کرو نہ ظلم کیے جاؤ (یعنے نہ تم کسی سے سود لو نہ تم سے کوئی سود لیوے) اور جتنے خون تھے جاہلیت کے زمانے مین وہ سب معاف ہوگئے اور سب سے پہلے ان خونون مین سے مین حارث بن عبد المطلب کا خون معاف کرتا ہون جو دودہ پیتے تھے بنی لیث مین پھر اونکو ہذیل کے لوگون نے مار ڈالا **ف** تو مین اب ہذیل کے لوگون سے اپنے چچا حارث کے خون کا بدلہ نہ لون گا

باب فی کراہیۃ الیمین فی البیع خرید فروخت مین قسم کہانیکی ممانعت (یعنے جہوٹی قسم کہانے کے)

عن ابی ہریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الحلف منفقۃ للسلعۃ ممحقۃ للبرکۃ قال ابن السرح للکسب وقال عن سعید بن المسیب عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے قسم اسباب کے رواج کے لیے سبب ہے اور برکت کے مٹنی کا بھی سبب ہے **ف** یعنے قسم کہانے سے گو مال زیادہ بکتا ہے لوگ دہوکا کھاتے ہین لیکن برکت جاتی رہتی ہے **باب فی الرجحان فی الوزن بالاجر** تول مین جہکتا ہوا دینا اور مزدوری لیکر مال تولنا

عن سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفۃ العبدی بزا من ہجر فاتینا بہ مکۃ فجاءنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی فساومنا بسراویل فبعناہ وثم رجل یزن بالاجر فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زن وارجح **ترجمہ** سوید بن قیس سے روایت ہے کہ مین اور مخرفہ عبدی ہجر (قریب مدینہ کے ایک مکان کا نام ہے) سے کپڑا لائے بیچنے کے لیے پہر اوسکو ہم مکہ مین لائے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس

پیادہ بالشریف لائے اور آپ نے ہم سے ایک پاجامہ چکایا تو ہم نے اوسکو آپکے ہاتھ بیچا اور اوسجگہہ ایک شخص مزدوری پر
تول رہا تہا۔ یعنے تول نے کی مزدوری لیتا تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسسے فرمایا تو تول دیا کر لیکن جھکتا ہوا
تولا کر **ف** یعنی اگر ماشہ یا تولہ بھر جھکتا تولے تو کچہ قباحت نہین مالک بھی ناراض نہ ہوگا اور تولنے والا بھی گنہگار نہ
ہوگا برابر تولنے مین کمی کا خوف ہی جو بڑا گناہ ہے **عن** ابی صفوان بن عمیرۃ قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بمکۃ قبل ان یہاجر بھذا الحدیث ولم یذکر یزن باجر **ترجمہ** شعبہ نے اس حدیث کو روایت
کیا ابو صفوان سے لیکن اوس مین مزدوری پر تولنے کا ذکر نہین ہی ابو داؤد نے کہا پہلی روایت سفیان کی ہی اور قیس نے
بھی سفیان کے موافق روایت کیا اور سفیان کی روایت زیادہ معتبر ہی اور دو ہیون سے **عن** ابن ابی رزمۃ سمعت
ابی یقول قال رجل لشعبۃ خالفک سفیان قال دمغتنی وبلغنی عن یحیی بن معین
قال کل من خالف سفیان فالقول قول سفیان **ترجمہ** ابو رزمہ سے روایت ہی ایک شخص نے شعبہ سے
کہا سفیان نے تمہاری خلاف روایت کیا اونہون نے کہا تو نے میرا دماغ کہا لیا ابو داؤد نے کہا مجہے یحیی بن معین
سے پہونچا وہ کہتے تہے جو شخص خلاف کرے سفیان کا تو قول سفیانکا قول ہوگا یعنے مخالف کا قول معتبر نہ ہوگا اور مجہہ
سے احمد بن حنبل نے کہا اونہون نے وکیع سے سنا کہ شعبہ کہتے تہے سفیان مجہہ سے زیادہ یاد رکہنے والے ہین **باب**
قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم المکیال مکیال المدینۃ ناپ مین مدینے والونکا اعتبار ہی اور تول مین مکے والونکا
عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوزن وزن اہل مکۃ والمکیال مکیال
المدینۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تول مین مکہ والون کی تول ہی اور ناپ مین
مدینہ والون کی ناپ ہے **ف** خطابی نے کہا کہ مراد سونے اور چاندی کا وزن ہی یعنی زکوۃ مین دراہم کے مکے کی وزن
کا اعتبار ہے کہ ہر دس درم سات مثقال کے برابر کیونکہ اوس زمانے مین دراہم مختلف وزن کے رائج تہے اور ناپ سے مراد
صاع ہے یعنی کفارات مین اور صدقہ فطر مین مدینہ والون کا صاع معتبر ہی بعضون نے کہا اہل مدینہ کاشتکار
لوگ تہے تو ناپ مین اونکا اعتبار کیا گیا اور اہل مکہ صحاب تجارت تہے تو وزن مین اونکا اعتبار کیا گیا **باب**
فی التشدید فی الدین قرضے کی سختی کا بیان اور اوسکی ادا کرنیکی تاکید **عن** سمرۃ قال خطبنا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ھاھنا احد من بنی فلان فلم یجبہ احد ثم قال ھاھنا
احد من بنی فلان فلم یجبہ احد ثم قال ھاھنا احد من بنی فلان فقام رجل فقال انا یا رسول
اللہ فقال صلی اللہ علیہ وسلم ما منعک ان تجیبنی فی المرتین الاولیین اما انی لم انوہ بکم
الا خیرا ان صاحبکم ماسور بدینہ فلقد رایتہ ادی عنہ حتی ما احد یطلبہ بشئ **ترجمہ** سمرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا ہم کو تو فرمایا یہان کوئی شخص ہے فلانے قوم والا یعنی کسی

کسی شخص کا نام لیکر اوسکو پوچہا تو کسی نے آپکو جواب نہ دیا پہر فرمایا یہان وہ شخص ہے فلان قوم والا جب۴ ایک شخص کہڑا ہوا
اور عرض کیا یا رسول اللہ مین حاضر ہون آپنے فرمایا تو نے پہلے دو بار مین کیون مجھکو جواب نہ دیا مین تو تمہاری ساتہہ بہتری کرنا
چاہتا ہون فلان شخص تمہاری قوم مین سے اپنی قرضے کے بدلے مین قید ہے یعنی جنت مین جا نہین سکتا بوجہ قرض نہ ادا کرنے کے
روکا گیا ہے یہہ وہ شخص تہا جسکے اعمال نیک تہے مگر قرضدار مرا تہا اور اوس کے ادا کرنے کے لیے مال نہین چہوڑ گیا تہا سمرہ نے کہا
پہر اوس شخص نے (جس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مخاطب ہوتے تہے) ادا کیا قرضہ اوس شخص کا (جو قرضدار مرا تہا) یہان
تک کہ کوئی اپنا قرض مانگنے والا اوس سے نہ رہا **عن** ابی بردة بن ابی موسی الاشعری یقول عن ابیہ عن
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ان اعظم الذنوب عند اللہ ان یلقاہ بہا عبد بعد الکبائر
التی نہی اللہ عنہا ان یموت رجل و علیہ دین لا یدع لہ قضاء **ترجمہ** ابا بردہ بن ابی موسی اشعری نے اپنے
باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر سب سے بڑا گناہ اللہ جل جلالہ کے پاس گناہ کبیرہ کے
بعد یہہ ہے کہ بندہ اللہ تعالی سے ملے اوس گناہ کے ساتہہ جس سے اوسنے منع فرمایا ہے اپنے بندیکو یعنی قرضدار ہوکر مرجاوے اور اوس
کے ادا کے لیے کوئی چیز نہ چہوڑے ـ یعنے جس سے اوس کے مرنے کی بعد اوسکا قرض ادا کیا جاوے **ف** اس حدیث سے
بی ضرورت قرض لینیکی قباحت نکلی اور یہہ بھی معلوم ہوا کہ زندگی مین قرض ادا کر دینا بہتر ہے ورنہ بقدر قرض مال چہوڑ جانا
ضرور ہے **عن** جابر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یصلی علی رجل مات و علیہ دین فاتی
بمیت فقال علیہ دین قالوا نعم دیناران قال صلوا علی صاحبکم فقال ابو قتادة الانصاری
ہما علی یا رسول اللہ قال فصلی علیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلما فتح اللہ علی رسولہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال انا اولی بکل مومن من نفسہ فمن ترک دینا فعلی قضاؤہ ومن ترک مالا فلورثتہ
ترجمہ جابر سے روایت ہے جو قرضدار شخص مرجاتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی جنازہ کے نماز نہ پڑہتے ـ
یعنی دوسرونسے کہتے کہ تم پڑہ لو پہر آپ پاس ایک جنازہ آیا تو آپنے صحابہ سے پوچہا کیا اسپر کچہہ قرض ہے لوگون نے عرض کیا
کہ ہان دو دینار ہین آپنے فرمایا تم اپنے یار پر نماز پڑہ لو پہر ابو قتادہ انصاری نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ مجہپر ہین
یعنی اوسکو مین ادا کرونگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جنازہ پر نماز پڑہی پہر جب اللہ نے اپنے رسول پر فتح کو کہول
دیا یعنی فتوحات اور غنا حاصل ہوئی تو آپنے فرمایا مین اولی ہون مومنون کے ساتہہ اون کی جانون سے تو جو کوئی قرضدار مرجاوے
تو اوسکا قرض ادا کرنا میرے ذمہ ہے اور جو کوئی مالدار مرجاوے تو اوسکے مال کو اوس کے وارث لینگے (سبحان اللہ کیا عنایت
ہے) **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ قال اشتری من عیر بیعا و لیس عندہ ثمنہ
فاربح فیہ فباعہ فتصدق بالربح علی ارامل بنی مطلب وقال لا اشتری بعدہا شیئا الا وعندی
ثمنہ **ترجمہ** ابن عباس سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چیز خریدی مگر آپ پاس

۴ یعنی کسی نے جواب نہ دیا پہر ... بیان ... شخص فلان قوم والا جب ۴

دام نہ تہے بعد اوسکو آپ نے نفع سے اوسکو بیچا اور جو نفع ہوا وہ بنی عبدالمطلب کے بیوؤں اور محتاجوں کو دیدیا اور فرمایا اب مین کوئی چیز نہ خریدونگا جبتک اوسکی دام میری پاس نہ ہون اسلیئے کہ آپ نے قرضے کو برا جانا اور اوس کے نفع کو بھی سمجھا)

باب فی المطل قرضہ ادا کرنے مین دیر کرنا **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیئ فلیتبع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار شخص کا دیر کرنا قرض ادا کرنے مین ظلم ہے **ف** یعنی جس شخص کو قرض ادا کرنے کی طاقت ہو اور وہ ادا کرنے مین دیر کرے تو یہ ظلم ہے یعنے گناہ کبیرہ ہے **ت** اور جب تم مین سے کوئی حوالہ کیا جاوے مالدار شخص پر تو چاہیے کہ حوالہ قبول کرے **ف** حوالہ کہتے ہین قرض کے اوتار دینے کو ایک ذمہ پر سے دوسرے ذمہ پر مثلاً زید مدیون تہا عمرو کا تو زید نے عمرو کا مقابلہ کروا دیا اوس دین کے وصول کے لیے بکر پر **عن** ابی رافع قال استسلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکرا فجاءتہ ابل من الصدقۃ فامرنی ان اقضی الرجل بکرہ فقلت لم اجد فی الابل الا جملا خیارا رباعیا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعطہ ایاہ فان خیار الناس احسنہم قضاء **ترجمہ** ابورافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹا اونٹ قرض لیا جب صدقہ کی اونٹ آپ پاس آئے تو آپ نے مجھکو حکم کیا ویسا ہی اونٹ ادا کرنے کو مین نے عرض کیا یارسول اللہ صدقہ کے اونٹون مین سب اونٹ اچھی بڑے بڑے ہین چھ چھ برس کے آپ نے فرمایا اوسی مین سے دیدے اچھی وہ لوگ ہین جو قرض اچھی طور سے ادا کردین **عن** جابر بن عبداللہ قال کان لی علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم دین فقضانی وزادنی **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرا قرض تہا تو آپ نے مجھکو زیادہ دیکر ادا کیا یعنی میری قرض سے زیادہ مجھکو آپ نے دیا اگر قرضدار اپنی خوشی سے بغیر شرط کے زیادہ دیوے تو لینے مین کچھ قباحت نہین ہے

باب فی الصرف بیع صرف کا بیان **عن** عمر رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذہب بالورق ربا الا ہاء وہاء والبر بالبر ربا الا ہاء وہاء والتمر بالتمر ربا الا ہاء وہاء والشعیر بالشعیر ربا الا ہاء وہاء **ترجمہ** عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونیکا بیچنا چاندی کے بدلے مین ربا ہے مگر جب نقدا نقد ہو اور گیہون بدلے گیہون کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد اور کہجور بیچنا کہجور کے بدلے ربا ہے مگر نقدا نقد اور جو بیچنے جو کے بیچنا ربا ہے مگر نقدا نقد **عن** عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الذہب بالذہب تبرہا وعینہا والفضۃ بالفضۃ تبرہا وعینہا والبر بالبر مدی بمدی والشعیر بالشعیر مدی بمدی والتمر بالتمر مدی بمدی والملح بالملح مدی بمدی فمن زاد او ازداد فقد اربی ولا باس ببیع الذہب بالفضۃ والفضۃ اکثرہما یدا بید واما نسیئۃ فلا ولا باس ببیع البر بالشعیر والشعیر اکثرہما یدا بید واما نسیئۃ فلا **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ

(حاشیہ: بیع صرف کے معنی یعنی بیچنا چاندی سونے کو بیچنا یعنی چاندی بیچنے کے بدلے مین نقدا نقد ہونا ضروری ہے ادہار درست نہین ہے ۱۲ منہ)

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا سونے کے بدلے مین برابر بیچو ڈلا ہو یا سکہ دار اسی طرح چاندی کو چاندی کے بدلے
مین برابر بیچو ڈلا ہو یا سکہ دار (کمی یا زیادتی درست نہین اگرچہ ایک طرف عمدہ ہو دوسری طرف خراب) اور گیہون کو
گیہون کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی ایک مدی کے بدلے مین (مدی ایک پیمانہ ہی شام اور مصر مین جو پندرہ مکوک کا ہوتا ہی
اور ہر مکوک ڈیڑہ صاع کا) اسی طرح کہجور کہجور کے بدلے مین برابر بیچو ایک مدی کے بدلے مین ایک مدی اور نمک نمک کے عوض
مین برابر بیچو جو شخص زیادہ دیگا یا زیادہ لیگا اوس نے سود دیا یا لیا اور سونے کو چاندی کے بدلے مین بیچنا کمی بیشی کے ساتہہ
برا نہین جب نقدا نقد ہو لیکن اودہار تو درست نہین اور گیہون کو جو کے بدلے مین کمی بیشی کے ساتہہ بیچنا برا نہین جب
نقدا نقد ہو لیکن اودہار تو درست نہین (حاصل یہہ ہی کہ جب اختلاف جنس ہو تو کمی بیشی درست ہی مگر نقدا نقد ہونا ضرور
ہی) **عن** عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذا الخبر یزید وینقص وزاد قال فاذا
اختلفت هذه الاصناف فبیعوا کیف شئتم اذا کان یدا بید **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے ایسا ہی مروی ہی کچہہ
کمی بیشی سے اتنا اسحدیث مین زیادہ ہے کہ جب اقسام مختلف ہون (جیسے سونا چاندی کے بدلے مین یا گیہون جو کے بدلے
مین) تو جسطرح چاہو بیچو (یعنے ایک طرف زیادہ ہو دوسری طرف کم) اگر یہہ ضرور ہی کہ معاملہ نقدا نقد ہو (اس ہاتہہ سے
اوس ہاتہہ اودہار درست نہین اگرچہ تہوڑی مدت کا ہو) **باب** فی حلیة السیف تباع بالدراهم
تلوار کی کوٹہی یا قبضے کو جو چاندی کا ہو درہمون کے بدلے مین بیچنا کیسا ہی **عن** فضالة بن عبید قال اتی النبی
صلی الله علیه وسلم عام خیبر بقلادة فیها ذهب وخرز قال ابو بکر وابن منیع فیها خرز معلقة
بذهب ابتاعها رجل بتسعة دنانیر او بسبعة دنانیر فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا حتی تمیز بینه
وبینه فقال انما اردت الحجارة فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا حتی تمیز بینهما قال فرده حتی
میز بینهما وقال ابن عیسی اردت التجارة قال ابو داود وکان فی کتابه الحجارة **ترجمہ** فضالہ بن عبید سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال خیبر فتح ہوا ایک ہار آیا جس مین سونا تہا اور نگ (یعنی مہرے
کسی پتہر کے) بہی تہے ابو بکر اور ابن منیع نے کہا اوس مین نگ تہے جو ڈہنپے ہوئے تہی سونے سے ایک شخص نے اوسکو نو دینار
یا سات دینار کے بدلے مین خرید تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ خرید درست نہین ہی جبتک کہ سونے کو
نگون سے علحدہ نکرے وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین نے پتہر لینے کا قصد کیا تہا (یعنی جو دام مین نے دیے وہ پتہر کے بدلے
مین دیے یعنی میری نیت یہی تہی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین یہہ خرید درست نہین جبتک کہ سونے کو علحدہ
نکرے نگون سے یہہ سنکر اوس نے وہ ہار واپس کر دیا یہانتک کہ سونا علحدہ کیا گیا نگون سے (اسواسطے کہ جو دینار اوس نے دیے ہیں
وہ برابر ہون یا کم ہون اوس سونے سے جو اوس ہار مین ہی اس صورت مین ربا ہو جاویگا) **عن** فضالة بن عبید قال
اشتریت یوم خیبر قلادة باثنی عشر دینارا فذکرت ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال لا تباع حتی

نقصل ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہی خیبر کی لڑائی کے دن مین نے بارہ دینار کو ایک ہار کل خریدا اوس مین سونا اور نگینہ
جڑا ہوا تھا۔ یعنے جڑاؤ تھا مین نے اوسکے سونے کو جدا کیا تو بارہ دینار سے زیادہ پایا پھر اوسکا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیا
تو آپنے فرمایا بغیر جدا کیے نہ بیچا جاویگا **عن** فضالة بن عبيد قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر
نبايع اليهود الاوقية من الذهب بالدينار قال غير قتيبة بالدينارين والثلاثة ثم اتفقا فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم لا تبيعوا الذهب بالذهب الا وزنا بوزن ترجمہ فضالہ بن عبید سے روایت ہی خیبر کی
لڑائی کے دن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور یہود سے خرید و فروخت کرتے تھے ایک اوقیہ سونیکا ایک
دینار کے بدلے مین (یا دو یا تین دینار کے بدلے مین فروخت کرتے تھے (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونیکو سونے سے مت بیچو جبتک وزن مین دونون طرف برابر نہ ہون حاصل یہہ ہی کہ سونے
کو سونے سے بیچے تو کمی زیادتی درست نہین **باب** فی اقتضاء الذهب من الورق چاندی کے عوض مین سونا لینا

عن ابن عمر قال كنت ابيع الابل بالبقيع فابيع بالدنانير واخذ الدراهم وابيع بالدراهم واخذ
الدنانير اخذ هذه من هذه واعطي هذه من هذه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم
وهو في بيت حفصة فقلت يا رسول الله رويدك اسألك اني ابيع الابل بالبقيع فابيع
بالدنانير واخذ الدراهم وابيع بالدراهم واخذ الدنانير اخذ هذه من هذه واعطي هذه
من هذه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا بأس ان تأخذها بسعر يومها ما لم تفترقا
وبينكما شيء ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہ بقیع (ایک جگہ کا نام ہے) مین مین اونٹ بیچتا تہا تو دینار کے
حساب سے بیچتا اور اون کے بدلے مین دراہم لیتا اور دراہم کے حساب سے بیچتا اور اون کے عوض مین دینار لیتا غرض دینار
کے بدلے دراہم لیتا اور دراہم کے بدلے دینار لیتا پہر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو آپ بی بی حفصہ کے مکان
مین تشریف رکہتے تھے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ذرا تامل کیجیے مین یہہ پوچھتا ہون کہ بقیع مین اونٹ بیچتا
ہون تو دینار کے حساب سے بیچتا ہون اور اوس کے بدلے دراہم لیتا ہون اور دراہم کے حساب سے بیچتا ہون اور اوس کے بدلے
دینار لیتا ہون تو اسکو اوسکے بدلے مین لیتا ہون اور اوسکو اسکے بدلے مین دیتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس مین کچھ
مضایقہ نہین اگر اوس دن کے نرخ سے لے اور تم دونون مین جبتک جدائی نہ ہو کوئی چیز تم دونون مین موجود ہو یعنے
تمہارا دینا کچھ باقی ہو یا اوسکا تمیز مطلب یہہ ہی کہ جدا ہونے سے پیشتر معاملہ صاف اور طی ہو جاوے **عن** سماك باسناده
ومعناه والاول اتم لم يذكر بسعر يومها ترجمہ سماک سے یہ حدیث اسی اسناد سے اسی طرح مروی ہی لیکن جو روایت اوپر
گذری وہ زیادہ پوری ہی اسمین اوس دن کا نرخ مذکور نہین **باب** فی الحیوان بالحیوان نسیئة یعنی ایک جانور
کو دوسرے جانور کے بدلے مین ادہار بیچنا منع ہے **عن** سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع الحيوان

بقیع

بالحیوان نسیئۃ ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا جانور کے بدلے میں جانور اودہار
بیچنے سے یعنی جیتے جانور کو **باب** فی الرخصۃ اسکی جواز کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرہ ان یجھز جیشا فنفدت الابل فامرہ ان یاخذ فی قلاص الصدقۃ فکان
یاخذ البعیر بالبعیرین الی ابل الصدقۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
انکو لشکر کی تیاری کا حکم فرمایا تو اونٹ تمام ہو گئی تو آپ نے انکو حکم فرمایا کہ صدقہ کے اونٹوں کے آنے کی شرط پر اونٹ
لیوین تو وہ صدقہ کے اونٹ آنے تک کی شرط پر دو اونٹ کے عوض میں ایک اونٹ لیتے **باب** فی ذلک اذا
کان یدا بید ایک جاندار کو دوسرے جاندار کے بدلے میں نقد بیچنا درست ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم اشتری عبدا بعبدین **ترجمہ** جابر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو غلاموں کے بدلے میں
ایک غلام مول لیا **باب** فی التمر بالتمر کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنا **عن** زید ابی عیاش انہ سال سعد
بن ابی وقاص عن البیضاء بالسلت فقال لہ سعد ایھما افضل قال البیضاء قال فنہاہ عن ذلک و
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسال عن شراء التمر بالرطب فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اینقص الرطب اذا یبس قالوا نعم فنہاہ عن ذلک **ترجمہ** زید ابی عیاش سے روایت ہے اوس نے سعد بن ابی
وقاص سے پوچھا گیہوں کو سلت (ایک غلہ ہے مشابہ گیہوں کے جو تاثیر جو کی رکھتا ہے) کے بدلے میں برابر بیچنا کیسا ہے سعد نے
کہا کون بہتر ہوتا ہے ان دونوں میں زید نے کہا گیہوں انہوں نے منع کیا اس سے اور کہا میں نے سنا نبی صلعم سے
آپ پوچھے گئے تر کھجور کے بدلے سوکھی کھجور کے خریدنے سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تر کھجور جب سوکھ جاتی
ہے تو کم ہو جاتی ہے صحابہ نے عرض کیا البتہ تو آپ نے اوس سے منع فرمایا **ف** جمہور علما کا یہی قول ہے مگر ابو حنیفہ رح کے نزدیک
برابر برابر بیچنا درست ہے **عن** سعد بن ابی وقاص یقول نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن بیع
الرطب بالتمر نسیئۃ **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا تر کھجور کو
سوکھی کھجور کے ساتھ اودھار بیچنے سے (اور اگر نقد ہو تو بھی منع ہے پہلی حدیث سے لیکن ابو حنیفہ کے نزدیک وہ محمول ہے اودھار
پر) **باب** المزابنۃ مزابنہ کا بیان (وہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے میوے کا اندازہ کر کے اوسی قدر کٹے ہوئے میوے کے بدلے
میں بیچنا) **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن بیع الثمر بالتمر کیلا وعن بیع العنب بالزبیب
کیلا وعن بیع الزرع بالحنطۃ کیلا **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
کھجور کو کھجور کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے اسی طرح انگور کو (جو بیلوں پر ہو) سوکھے انگور کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے
اور کھیتی کے اناج کو درختوں پر ہو کٹے ہوئے غلے کے بدلے میں بیچنے سے اندازہ کر کے کیونکہ اسمیں احتمال ہے کمی بیشی کا **باب**
فی بیع العرایا عرایا کا بیان (اسکی تفسیر آگے آتی ہے) **عن** زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی

بیع العرایا بالتمر والرطب ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی بیع میں خشک یا تر کھجور کے بدلے میں ف عرایا جمع ہے عریہ کی عریہ اوسکو کہتے ہیں کہ باغ میں سے ایک درخت یا دو درخت کسی مسکین کو دیدے پھر اوسکے آنیسے باغ میں تکلیف ہو تو مالک باغ اوس درخت کے پھلوں کا اندازہ کرکے پھر وہ درخت اوس سے خرید لیوے اور اوسکو بدلے میں تر یا سوکھا میوہ اوسکے حوالے کرے ہر چند یہ بھی مزابنہ ہے مگر آپ نے مزابنہ سے منع کیا اور عرایا کو جائز رکھا کیونکہ عرایا کے جائز رکھنے میں مسکینوں کا فائدہ تھا اگر آپ اسسے منع کردیتے تو لوگ مسکینوں کو درخت دینا موقوف کردیتے اس لیے کہ اونکا پھر خریدنا تخمین نہ ہوتا میوے کے عوض میں عن سهل بن ابی حثمة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع التمر بالتمر ورخص في العرايا ان تباع بخرصها يأكلها اهلها رطبا ترجمہ سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درخت پر کھجور بیچنے سے سوکھا کھجور لیکر اور عرایا میں اجازت دی کہ اوسکو اندازہ کرکے بیچیں تر کے بدلے میں تاکہ لینے والے رطب کہاویں ف مثلاً ایک شخص کے پاس سوکھی کھجور ہی ہو رطب یعنی تر کھجور کھانے کو نہ تھے اوس نے کسی باغ والے سے ایکدرخت کی کھجوریں اندازہ کرکے خریدلیں اپنی سوکھی کھجور کے بدلے میں

باب فی مقدار العریۃ عرایا کی بیع کس مقدار تک درست ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رخص فی بیع العرایا دون خمسة اوسق او فی خمسة اوسق شك داؤد بن الحصين ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عریوں کے بیچنے میں بشرطیکہ پانچ وسق سے کم ہوں یا پانچ وسق کے اندر ہوں ف وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے۔ داؤد بن حصین راوی نے شک کیا ہے اسمیں اس سے زیادہ کی ضرورت اکثر کہانے کو نہیں پڑتی

باب تفسیر العرایا عرایا کا بیان یعنی اوسکے معنی عن عبد ربه بن سعيد الانصاری انه قال العرية الرجل يعري الرجل النخلة او الرجل يستثني من ماله النخلة او الاثنتين ياكلها فيبيعها بتمر ترجمہ عبد ربہ بن سعید انصاری نے کہا عریہ یہ ہے کہ ایک شخص کسی شخص کو کھجور کا درخت دے یا ساری باغ میں سے ایک یا دو درخت مستثنی کرے کہانیکے لیے پھر اوسکو خریدلے سوکھی کھجور کے عوض میں یا بیچڈالے اوسکو عوض میں ف مثلاً مالک باغ نے ساری باغ کا میوہ کسی شخص کے ہاتھ بیچا اور دو ایک درخت اپنے کہانے کے لیے نکال لیے اب مشتری کو مالک کا آنا باغ میں گھڑی گھڑی دشوار ہوا مالک نے اون درختوں کا میوہ اندازہ کرکے سوکھے میوے کے بدلے میں مشتری کے ہاتھ بیچڈالا عن ابن اسحق قال العرايا ان يهب الرجل للرجل النخلات فيشق عليه ان يقوم عليها فيبيعها بمثل خرصها ترجمہ ابن اسحاق سے روایت ہے عرایا اسکو کہتے ہیں ایک شخص دوسرے شخص کو چند درختوں کا میوہ ہبہ کرے کہانے کو لیکن پھر مالک کو اوسکا آنا اور درختوں پر رہنا ناگوار گزرے تو وہ شخص مالک کے ہاتھ میوے کا اندازہ کرکے اون درختوں کا میوہ بیچڈالے سوکھے یا تر میوے کے بدلے میں

باب فی بیع الثمار قبل ان یبدو صلاحها میوے کا بیچنا اوسکے پختگی ظاہر ہونے

سے پہلے منع ہے ایسا نہو پہل تباہ ہوجاوین **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی
عن بیع الثمار حتی یبدو صلاحہا نھی البائع والمشتری **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا پہلون کے بیچنے سے یہانتک کہ اونکی پختگی اور بہتری کا یقین ہوجاوے منع کیا بائع کو اور مشتری
کو بائع کو بیچنے سے منع کیا اور مشتری کو خریدنے سے کیونکہ اگر پہل تلف ہوجاوین تو بائع غیر کا مال بلا عوض ہضم کریگا
اور مشتری اپنا مال مفت کہویگا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع النخل حتی یزھو
وعن السنبل حتی یبیض ویامن العاھۃ نھی البائع والمشتری **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہجور کی بیع سے یہانتک کہ پختہ ہو اور بالی کے بیچنے سے یہانتک کہ پختہ ہو اور آفت سے بیخوف ہوجاوے
منع کیا آپنے بائع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے **عن** ابی ھریرۃ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عن بیع المغانم حتی تقسم وعن بیع النخل حتی تحرز من کل عارض وان یصلی الرجل بغیر حزام **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلعم نے مال غنیمت کے بیچنے سے تقسیم کے پہلے اور کہجور کے بیچنے سے جبتک بیخوف
نہو جاوے ہر آفت سے اور منع کیا نماز پڑہنے سے بغیر کمربند کے جب ستر کہلنے کا خوف ہو بغیر کمربند کے تو کمربند باندہنا
ضرور ہے **عن** جابر بن عبد اللہ یقول نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تباع الثمرۃ حتی تشقح قیل
وما تشقح قال تحمار وتصفار ویوکل منھا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع فرمایا پہلون کے بیچنے سے جبتک کہ وہ مشقح نہو جاوین لوگون نے آپ سے پوچھا کہ مشقح کیا چیز ہے یعنی کیا مراد ہے
اوس سے تو آپنے فرمایا سرخ ہوجاوین اور زرد ہوجاوین اور اوسمین سے کہانے مین آوین یعنی وہ کہانے کے قابل ہوجاوین
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع العنب حتی یسود وعن بیع الحب حتی یشتد
ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور بیچنے سے جبتک کہ سیاہ نہو وے اور غلہ کے بیچنے سے جبتک
کہ وہ سخت نہوے یعنی انگور اور غلہ جب پختگی پر آوے تو اوسکو بیچنا چاہیے اور کچے پن مین انکا بیچنا درست نہین **عن**
یونس سالت ابا الزناد عن بیع الثمر قبل ان یبدو صلاحہ وما ذکر فی ذلک فقال کان عروۃ بن الزبیر
یحدث عن سہل بن ابی حثمۃ عن زید بن ثابت قال کان الناس یتبایعون الثمار قبل ان یبدو صلاحہا
فاذا جد الناس وحضر تقاضیھم قال المبتاع قد اصاب الثمر الدمان واصابہ مراض عاھات یحتجون
بھا فلما کثرت خصومتھم عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کالمشورۃ
یشیر بھا فاما فلا تتبایعوا الثمرۃ حتی یبدو صلاحہا لکثرۃ خصومتھم واختلافھم **ترجمہ** یونس
سے روایت ہے مین نے ابو الزناد سے پوچھا میوے کا بیچنا قبل اوس کے پختگی و بہتری کے حال معلوم ہونے کے کیسا ہے اور اوسکے
مین کچھ حدیث وہی ہے انہون نے کہا عروہ بن الزبیر حدیث روایت کرتے تھے سہل بن ابی حثمہ سے اور وہ زید بن ثابت سے

کہ لوگ پہلوں اور میوون کی خرید و فروخت کیا کرتے تھے اوسکی پختگی اور بہتری معلوم ہونیسے پہلے جب میوہ کاٹنے لگتے اور وقت وصول کرنیکا آتا تو خریدار کہتا میوے کو دمان ہوگیا یا قشام یا مراض (یہ تینون آفتون کے نام ہین جو کھجور پر ہوا کرتی ہین) اسی قسم کی آفتون پر حجت کرتے اور خریدار مول مین تخفیف چاہتا یا بالکل نہ لینا چاہتا اور بائع ہمپر راضی نہوتا تو خبث جھگڑنے لگتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہبات کے تو آپ نے فرمایا مشورہ کے طور پر لوگون سے کہ میوے کو نہ بیچا کرو جبتک اوسکی بہتری کا حال معلوم نہ ہو کیونکہ وہ لوگ بہت جھگڑتے تھے اور بڑا اختلاف کرتے تھے تو اسمین اس لیے آپنے تمام جھگڑون اور اختلافون کے موقوف کرنیکو یہہ فرمایا کہ میوہ کوئی نہ کرے جبتک اوسکی پختگی اور بہتری کا حال معلوم نہ ہو جب حال معلوم ہو جاویگا تو پھر کوئی جھگڑا نرہیگا) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الثمر حتی یبدو صلاحہ ولا یباع الا بالدینار والدرھم الا العرایا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا میوے کے بیچنے سے جبتک کہ اوسکا پکنا ظاہر نہووے اور فرمایا نہ بیچا جاوے میوہ مگر روپیہ اشرفی کے بدلے مین مگر عرایا کہ اوسکا بیچنا میوے کے بدلے مین درست ہے

باب فی بیع السنین کئی برس کے میوہ بیچنا درست نہین ہے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع السنین و وضع الجوائح **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درختون کا میوہ بیچنے سے کئی سال کا مثلا جیسے دو یا تین سال تک کا میوہ بیچ ڈالے اور مجرا دیا آفت اور نقصان کو یعنی جو بیہہ نقصان مجرا دیا **عن** جابر بن عبد اللہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن المعاومۃ [illegible] بیع السنین **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ منع کیا رسول اللہ صلعم نے معاومہ سے یعنی کئی سال تک درختون کا میوہ بیچنے کو اسی کہ یہہ بیع معدوم کی ہے معلوم نہین کہ ان برسون مین میوہ آوے یا نہ آوے اور آوے تو بچے یا نہ بچے [illegible] تو دہوکا ہوا) **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیع الغرر زاد عثمان و [illegible] **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دہوکے کی بیع سے اور بیع حصاۃ سے یعنی بائع [illegible] یا مشتری بائع سے یہہ کہے کہ جب مین تیری طرف کنکر پہینکدون تو بیع لازم ہو جاویگی یا بکریون کے گلے مین جس بکری [illegible] کنکر پڑے وہی مین دیدونگا یا لے لونگا **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن بیعتین و عن لبستین اما البیعتان فالملامسۃ والمنابذۃ واما اللبستان فاشتمال الصماء وان یحتبی الرجل فی ثوب واحد کاشفا عن فرجہ او لیس علی فرجہ منہ شیئ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا دو طور کے خرید و فروخت سے اور دو طور کے کپڑا پہننے سے وہ خرید و فروخت کے تو دو [illegible] ہوئی ہین ایک ملامسہ ملامسہ اوسکو کہتے ہین آدمی ایک کپڑا چہو کر خرید لیوے نہ اوسکو کہولے اور نہ اندر سے دیکہے یا اندہیری رات مین خریدے نہ جانے اوسمین کیا ہے اور بعضون نے کہا ملامسہ یہہ ہے کہ بائع اور مشتری یہہ بات ٹہرالین کہ جب اوسکا کپڑا وہ چہولے یا وہ اوسکا

تو بیع لازم ہو جاوے - اور دوسرا طور منابذہ - منابذہ اسکو کہتے ہین کہ بائع اپنا کپڑا مشتری کیطرف پہینکدے
اور مشتری اپنا کپڑا بائع کیطرف نہ سوچین نہ سمجہین یہہ اسکے بدلے مین اور وہ اوسکے بدلے مین - یہہ دو نو بیع ممنوع ہین
اور دو طور کے کپڑا پہننے سے ایک تو بطور صما کے مراد صما سے یہہ ہے کہ بدن پر ایک ہی کپڑا سے پانون تک لپیٹ لے
اور دوسری اسطرح کہ ایک کپڑا اوڑہ کے گوٹ مارکر بیٹہے اسطرحسے کہ شرمگاہ کہلے یا شرمگاہ پر کوئی کپڑا نہ ہو **عن**
ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا الحدیث نزاد واشتمال الصماء یشتمل فی ثوب
واحد یضع طرفی الثوب علی عاتقه الایسر ویبدو شقه الایمن والمنابذة ان یقول اذا نبذت
هذا الثوب فقد وجب البیع والملامسة ان یمسه بیده ولا ینشره ولا یقلبه اذا مسه وجب
البیع **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے کہ اشتمال صما سے یہہ مراد ہے
کہ ایک کپڑا سارے بدن پر لپیٹ لیوے اور دونو کنارے اوس کپڑے کے بائین کندہے پر ہون اور داہنا جانب کہلا ہو
منابذہ یہہ ہے کہ بائع یہہ کہے جب مین اس کپڑے کو تیری طرف پہینکدون تو بیع لازم ہوگئی اور ملامسہ یہہ ہے کہ جب ہاتہ
سے چہو لیوے تو بیع لازم ہو جاوے نہ اوسکو کہول سکے نہ اولٹ سکے **ف** ان بیعون سے منع فرمایا کیونکہ اسمین دہوکا
ہوتا ہے یا بیع متعین نہین ہوتی پہر جب کوئی نقصان نکلتا ہے تو بائع اور مشتری مین ناحق جہگڑا اور فساد ہوتا ہے اور جس بیع کا انجام فساد
ہو تو اوسکا موقوف ہی کہنا بہتر ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعنی حدیث
سفیان وعبد الرزاق جمیعاً **ترجمہ** ابو سعید خدری سے ایسا ہی وہی ہے جیسا اوپر گزرا **ف** اشتمال صما اسلیے منع ہوا
کہ اوسمین آدمی مجبور ہو جاتا ہے نہ ہاتہ ہلا سکتا ہے نہ اچہی طرح چل سکتا ہے بلکہ گر پڑنے کا خوف ہوتا ہے **عن** عبد اللہ بن
عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن بیع حبل الحبلة **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع کیا حبل الحبلہ کی بیع سے - یہہ بیع ایام جاہلیت مین مروج تہی آدمی اونٹ خریدتا تہا اس مدہ پر کہ جب
اونٹنی کا بچہ ہوگا اور پہر بچہ کا بچہ اوسوقت مین دام دونگا **ف** تو یہہ بیع بسبب جہالت میعاد کے فاسد ہے شافعی
اور مالک نے اس حدیث کی معنی یہی بیان کیے ہین اور عبد اللہ بن عمر سے یہی تفسیر منقول ہے اور احمد اور اسحاق اور ابو حنیفہ
کے نزدیک حبل الحبلہ کے یہہ معنی ہین ایک شخص کی اونٹنی حاملہ ہو وہ کسی سے کہے مین تیرے ہاتہ اس بچہ کے بچہ کو بیچتا ہون **عن**
ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوه وقال والحبل الحبلة ان تنتج الناقة ثم تحمل التی نتجت **ترجمہ**
ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے اور کہا کہ حبل الحبلہ سے یہہ مراد ہے کہ اونٹنی کا بچہ پیدا ہو پہر وہ
بچہ حاملہ ہو جو پیدا ہوا تہا **باب** فی بیع المضطر مضطر یعنی لاچار ہو کر بیع کرنا **عن** علی بن ابی طالب قال
سیاتی علی الناس زمان عضوض یعض الموسر علی ما فی یدیه ولم یؤمر بذلك قال اللہ تعالی
ولا تنسوا الفضل بینکم ویبایع المضطرون وقد نهی النبی صلی اللہ علیه وسلم عن بیع المضطر

وبیع الغرر وبیع الثمرة قبل ان تدرک **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک زمانہ ایسا
آویگا جسمین لوگ کاٹنے لگے ایکدوسرے کو (یعنی ستاوینگے اور ایذا دینگے) اور جو شخص مالدار ہوگا وہ اپنے مال کو دانتون
سے پکڑے رہیگا (یعنی کسی کو نہ دیگا نہ قرض دیگا نہ صدقہ دیگا بلکہ بخیلی کریگا اور اپنا مال ہمیشہ اپنے قبضے مین رکھیگا)
حالانکہ ایسا حکم نہین اللہ تعالے فرماتا ہی مت بہولو احسان کو آپس مین اور لاچاری سے بیع کرینگے حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا مضطر کا مال خریدنے سے (یعنی ضرورتمند کے مال کو ارزان خریدنے سے یا زبردستی سے کسی کا مال
خریدنے سے اور دہوکے کی بیع سے اور پختگی سے پہلے میوہ بیچنے سے **باب** فی الشرکة شرکت کا بیان **عن** ابی ھریرة

رفعه قال ان الله تعالی یقول انا ثالث الشریکین ما لم یخن احدهما صاحبه فاذا خانه خرجت من بینهما

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ صاحب نے فرمایا ہم تیسری ہین دو شریکون کے جبتک
اون دونون مین سے ایک اپنے رفیق کی خیانت نکرے اور جب کسی نے دونون مین سے خیانت کی سو اون دونون مین سے مین نکل
جاتا ہون **باب** فی المضارب یخالف وکیل ایسا تصرف کرے جس سے موکل کو فائدہ ہو تو درست ہی **عن** عروة یعنی

بیچ سے برکت جاتی رہتی ہے

البارقی قال اعطاه النبی صلی الله علیه وسلم دینارا یشتری به اضحیة او شاة فاشتری شاتین

فباع احدهما بدینار فاتاه بشاة ودینار فدعا له بالبرکة فی بیعه فکان لو اشتری ترابا لربح

فیه **ترجمہ** عروہ بارقی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونہین ایک دینار دیا تاکہ آپکے لیے قربانی خریدین
انہون نے ایک دینار کی دو بکریان خریدین پھر ایک بکری کو ایک دینار کے بدلے مین بیچا اور ایک بکری اور ایک دینار رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیے آئے آپنے دعا کی کہ برکت ہو اونکی اون کی بیع مین تو ایسا ہی ہوا اگر عروہ مٹی بھی خریدتے اوس مین
نفع کماتے **ف** اس حدیث سے تجارت کی بڑی خوبی ثابت ہوئی عمدہ سے عمدہ ذریعہ دولت کا بھی تجارت ہی **عن** حکیم

بن حزام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعث معه بدینار یشتری له اضحیة فاشتراها بدینار وباعها

بدینارین فرجع فاشتری له اضحیة بدینار وجاء بدینار الی النبی صلی الله علیه وسلم فتصدق به النبی

صلی الله علیه وسلم ودعا ان یبارک له فی تجارته **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اونہین دینار دیکر بھیجا جو وہ آپکے لیے قربانی خریدین تو اونہون نے ایک دینار کو قربانی خریدی اور ایک دینار
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچا لائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس دینار کو خیرات کیا اور اون کی تجارت
کے لیے برکت کی دعا فرمائی (اسلیے وہ دینار نہ لیا صدقہ دیدیا) **باب** فی الرجل یتجر فی مال الرجل بغیر اذنه

کوئی شخص دوسرے کے مال مین تجارت کرے اوسکی بہتری کے لیے اچھی نیت سے بے اوس کے پوچھے تو درست ہی **عن** عبد اللہ

قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من استطاع منکم ان یکون مثل صاحب فرق الارز

فلیکن مثله قالوا ومن صاحب فرق الارز یا رسول الله فذکر حدیث الغار حین سقط علیهم

الجبل فقال کلهم بعد منهم اذکروا احسن عمل عملتموه قال وقال الثالث اللهم انك تعلم انی استاجرت اجیرا
بفرق ارز فلما امسیت عرضت علیه حقه فابی ان یاخذه وذهب فثمرته له حتی جمعت له بقرا ورعاءها
فلقینی فقال اعطنی حقی فقلت اذهب الی تلك البقر ورعاءها فخذها فذهب فاستاقها **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے
روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم میں سے چاہے کہ ہو جاوے اس شخص کے
مثل جسکے پاس ایک فرق (پیمانہ ہے سولہ رطل کا) چاول تھی تو ہو جاوے لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ کیا قصہ ہے آپ نے
غار کی حدیث بیان کی جب اون لوگون پر پہاڑ گر پڑا تو انہوں نے کہا ہم میں سے ہر شخص اپنا اچھا کام اور عمل بیان
کرے تاکہ اللہ تعالے اوسکے طفیل سے اس آفت سے نجات دیوے تو تیسری شخص نے بیان کیا کہ اے پروردگار تو جانتا ہے
کہ میں نے ایک شخص سے مزدوری کرائی تھی ایک فرق چاول پر جب شام ہوئی تو میں نے اوسکو اوسکی مزدوری دینے لگا اوس نے
نہ لی اور چلا گیا میں نے اوسکے چاولوں سے زراعت کی اور بڑھاتے بڑھاتے اوس میں سے بیل و چرواہے اکٹھا کیے بعد اوسکے وہ
شخص مجھسے ملا اور کہنے لگا لاؤ دیدو میرا حق میں نے کہا جا اور لے لے اپنے بیلوں و چرواہوں کو وہ گیا اور ہانک لے گیا اپنے
جانوروں کو اور چرانے والوں کو ف خیرخواہی اور دیانت داری ہی کا نام ہے جو اوس نے کی حدیث سے معلوم ہوا کہ اپنے بھائی
مسلمان کے مال میں بے اوسکے پوچھے تجارت کر سکتا ہے اوسکی بہتری اور خیرخواہی کے لیے **باب فی الشرکة**
علی غیر راس المال بغیر لاگت لگائے ہوئے شرکت کرنیکا بیان **عن** عبداللہ قال اشترکت انا وعمار
وسعد فیما نصیب یوم بدر قال فجاء سعد باسیرین ولم اجئ انا وعمار بشیء **ترجمہ** عبداللہ سے
روایت ہے میں اور عمار اور سعد باہم شریک ہوئے اوسمیں جو ہم بدر کے دن پاویں تو سعد دو قیدی لائے اور میں اور عمار
کچھ نہ لائے **ف** یہ شرکت ہوئی بغیر راس المال کے محنت اور مزدوری میں اور یہ درست ہے **باب فی المزارعة**
مزارعت کا بیان (یعنی بٹائی پر زمین دینا) **عن** ابن عمر یقول ما کنا نرے بالمزارعة باسا حتی سمعت رافع
بن خدیج یقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عنہا فذکرته لطاؤس فقال قال ابن عباس ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم ینه عنها ولکن قال یمنح احدکم ارضه خیر من ان یاخذ علیها
خرجا معلوما **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت ہے ہم مزارعت کو برا نہ جانتے تھے یہانتک کہ ہم نے رافع بن خدیج سے سنا
وہ کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مزارعت سے تو میں نے یہہ طاؤس سے بیان کیا اوس نے کہا ابن عباس
کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں کیا مزارعت سے لیکن آپ نے فرمایا اگر کوئی تم میں سے اپنی زمین یوں ہی
کسی کو زراعت کے لیے دیدے تو بہتر ہے اس سے کہ ایک محصول لگا کر دیوے **ف** پس معلوم ہوا کہ مزارعت درست ہے
اور یہی قول ہے امام احمد و اسحاق و ابو یوسف اور محمد اور اصحاب حدیث کا **عن** عروة بن الزبیر قال قال زید بن ثابت
یغفر اللہ لرافع بن خدیج انا واللہ اعلم بالحدیث منه انما اتاه رجلان قال مسدد من الانصار ثم

انه قد اقتتلا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان كان هذا شانكم فلا تكروا المزارع فزاد مسدد فسمع قوله لا تكروا المزارع **ترجمہ** عروہ بن الزبیر سے روایت ہے زید بن ثابت نے کہا اللہ بخشے رافع بن خدیج کو مین قسم خدا کی اونسے زیادہ حدیث کو سمجھتا ہون اصل یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دو شخص انصاری آئے جو لڑ لیے تھے آپنے فرمایا اگر تمہارا یہہ حال ہے تو زمین کو کرایہ نہ دیا کرو رافع بن خدیج نے یہی سن لیا کہ زمین کو کرایہ نہ دیا کرو **ف** یعنی پیداوار کے ایک حصہ پر ابو حنیفہ اور مالک نے اسی واسطے مزارعت کو ناجائز قرار دیا البتہ زمین کا کرایہ دینا چاندی یا سونے کے بدلے مین تو بالاتفاق درست ہے دوسری روایت مین اسکی تصریح موجود ہے **عن سعد قال كنا** نكري الارض بما على السواقي من الزرع وما سعد بالماء منها فنهانا رسول الله صلی الله علیه وسلم عن ذلك وامرنا ان نكريها بذهب او فضة **ترجمہ** سعد سے روایت ہے ہم زمین کو کرایہ دیا کرتے تھے اوسقدر پیداوار کے بدلے مین جو نالیون کے کنارون پر ہوا اور جسپر خود بخود پانی پہونچ جاوے تو منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے اور حکم کیا ہم کو زمین کے کرایہ دینے کا سونے یا چاندی کے بدلے مین **عن حنظلة بن قيس الانصاري** قال سالت رافع بن خديج عن كراء الارض بالذهب والورق فقال لا باس بها انما كان الناس يؤاجرون على عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم بما على الماذيانات واقبال الجداول واشياء من الزرع فيهلك هذا ويسلم هذا ويسلم هذا ويهلك هذا ولم يكن للناس كراء الا هذا فلذلك زجر عنه فاما شيء مضمون معلوم فلا باس به **ترجمہ** حنظلہ بن قیس انصاری سے روایت ہے مین نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کرایہ پر دینے کے باب مین سونے چاندی کے بدلے تو اونہون نے جواب دیا اسمین کچھہ مضایقہ نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین لوگ اجارہ کرتے تھے پانی کے رو اور نالون کے سرے کو اور کھیتی کے کچھہ حصہ کو تو کبھی یہہ ہلاک ہوتا اور وہ سلامت رہتا اور کبھی وہ ہلاک ہوتا اور یہہ سلامت رہتا **ف** یعنی جب پانی کی طغیانی ہوتی تو جو زمین نیچی اور نہرون کے کنارہ پر ہوتے وہ ڈوب جاتی اور جو اونچی مین ہوتی وہ بچ رہتی اور جب خشکی ہوتی تو پہلے کے خلاف نیچی سی بچتے اور اونچی خراب ہو جاتی **ت** سوا اسکی لوگون مین اور کرایہ جاری نہ تھا اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا اور جو چیز محفوظ اور مامون ہو اسمین کچھہ مضایقہ نہین **عن حنظلة بن قيس انه سال رافع بن خديج عن كراء الارض فقال نهى رسول الله صلی الله علیه وسلم عن كراء الارض فقلت بالذهب والورق فقال اما بالذهب والورق فلا باس به** **ترجمہ** حنظلہ بن قیس سے روایت ہے اونہون نے رافع بن خدیج سے پوچھا زمین کو کرایہ پر دینے کے باب مین تو اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زمین کو کرایہ پر دینے سے ۔ یعنے کھیتی کے لیے پھر حنظلہ نے کہا رافع سے مینے پوچھا اگر سونے چاندی کے بدلے مین کرایہ کو دے اونہون نے کہا کچھ قباحت نہین ہے ۔ شکر خدا کا تمام ہوا پارہ

اکیسوان سنن ابی داؤد کے بتیس پارون مین سے اب شروع ہوتا ہے پارہ بائیسوان اوسکی فضل اور انعام پر اعتماد کر کے فقط

تم الجزو الحادی و العشرون ویتلوه الجزء الثانی و العشرون انشاء الله تعالی

فہرست پارہ بست و یکم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۸۳۱	قبر کھودنے والا اگر مردے کی ہڈی دیکھے تو اوسکو نہ توڑے بلکہ چھوڑ دے اور دوسری جگہ کھودے	۸۳۶	میت کی تعریف کرنا اور اوسکی بہتری بیان کرنا۔
״	بغلی قبر بنانے کا بیان	״	قبرون کی زیارت کرنے کا بیان۔
״	کتنے آدمی قبر کے اندر جاوین میت کو رکھنے کیلیے	۸۳۷	عورتون کو قبرون کی زیارت کرنا کیسا ہے۔
״	میت قبر مین پائنتی کیطرف سے لایا جاوے	״	جب قبرون کی زیارت کو جاوے یا قبرون کے اوپر سے ہو کر گزرے تو کیا کہے۔
״	قبر کے پاس کیونکر بیٹھنا چاہیے۔	״	جو آدمی احرام کیحالت مین مرجاوے تو اوس سے کیا کرین۔
۸۳۲	میت کو جب قبر مین رکھنے لگین تو کیا دعا پڑہین۔	۸۳۸	جھوٹی قسم کھانے کا گناہ بہت بڑا ہے اوسکے عذاب کا بیان۔
״	مسلمان کا کوئی رشتہ دار مشرک مرجاے تو کیا کرے	۸۴۰	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر شریف پر جھوٹی قسم کھانا بہت بڑا گناہ ہے۔
״	قبر کو گہرا اور نیچا کھودنا۔	״	سوا اللہ جل جلالہ کے اور کسی بت کے نام پر قسم کھانا بڑا گناہ ہے
״	قبر کو اونچا نہ کرنا نہ اوسپر عمارت بنانا	״	اپنے باپ دادون کی قسم کہانا منع ہے۔
۸۳۳	جب دفن کر کے فارغ ہون اور لوٹنے کا قصد ہو تو میت کے لیے استغفار کرین۔	۸۴۱	امانت پر قسم کہانے کا بیان یعنے یون کہنے کا امانت کی قسم۔
۸۳۴	قبر کے پاس ذبح کرنے کی ممانعت۔	״	لغو قسم کا بیان (جس مین گناہ نہین ہے)
״	میت کی قبر پر ایک مدت کے بعد نماز جنازہ کی پڑہنا	۸۴۲	قسم کہانے مین اپنا بچاؤ کر لینا فایدہ نہین بخشتا
״	قبر پر عمارت بنانے کی ممانعت۔	״	سوا اسلام کے اور کسی ملت مین ہو جانے پر حلف کرنا
۸۳۵	قبر پر بیٹھنے کی ممانعت کا بیان۔	۸۴۳	جو شخص قسم کھا دے ادام نہ کھانے پر۔
״	قبرون مین جوتا پہن کے جانا کیسا ہے۔		
۸۳۶	میت کو قبر مین سے نکالنا کسی ضرورت کی لیے کیسا ہے		

صفحہ	باب	صفحہ	باب
٨٤٣	قسم کے بعد الا ان شاء اللہ لگا دینا	٨٥٤	مردے کی نذر پوری کرنے کا بیان۔ جو شخص ایسی بات نذر کرے جو پوری نہ ہو سکے۔
"	قسم کا لفظ بھی یمین مین داخل ہے	٨٥٥	سوداگری مین جھوٹ سچ بہت ہوتا ہے
٨٤٤	جو شخص قسم کہاوے کسی چیز کے نکہانے پر	"	معدن نکالنے کا بیان
٨٤٥	ناتا توڑنے پر قسم کہانے کا بیان۔	٨٥٦	شبہات سے بچنا بہتر ہے۔
"	جو شخص قصداً جان بوجہ کر جھوٹی قسم کہاوے۔	٨٥٨	سود کہانے والے اور کہلانے والے کا بیان۔
٨٤٦	قبل حنث کے کفارہ دینے کا بیان	"	سود کا معاف کر دینا۔
٨٤٧	کفارہ کی قسم مین کونسا صاع معتبر ہے۔	"	خرید و فروخت مین قسم کہانے کی ممانعت (یعنی جھوٹی قسم کہانے کی)
"	مسلمان لونڈی کا بیان جو کفارہ مین آزاد کرنے کے لائق ہو	"	تول مین جھکتا ہوا دینا) اور مزدوری لیکر مال تولنا۔
"	قسم کہا کر چپ رہنا اور پھر انشاء اللہ کہنا۔	٨٥٩	ناپ مین مدینے والون کا اعتبار ہے اور تول مین مکے والون کا
٨٤٨	نذر کرنے کی ممانعت۔	"	قرضے کے سختی کا بیان۔ اور اوس کے ادا کرنے کی تاکید۔ قرضہ ادا کرنے مین حسن کرنا۔
"	گناہ کی نذر کرنا یعنے اون باتون کی جو شرع مین منع ہین۔	٨٦١	بیع صرف کا بیان
٨٥٠	جو شخص نذر کرے بیت المقدس مین نماز پڑہنے کی۔	٨٦٢	تلوار کی کوٹھی یا قبضہ جو چاندی کا ہو روپون کے بدلے مین بیچنا کیسا ہے
"	جس بات کا آدمی کو اختیار نہین ہے اوس کی نذر کرنا۔	٨٦٣	چاندی کے عوض مین سونا لینا۔
٨٥٢	نذر کا پورا کرنا ضرور ہے اوس کے پورے کرنے کی تاکید کا بیان۔	"	ایک جانور کو دوسرے جانور کے بدلے مین اودہار بیچنا منع ہے۔
٨٥٣	جو شخص اپنا سب مال خدا کی راہ مین دینے کی نذر کرے	٨٦٤	اوس کے جواز کا بیان
		"	ایک جاندار کو دوسرے جاندار کے بدلے مین نقد بیچنا درست ہے

صفحہ	باب
٨٦٤	کھجور کو کھجور کے بدلے مین بیچنا۔
"	مزابنہ کا بیان (وہ یہ ہے کہ درخت پر لگے ہوئے میوے کا اندازہ کرکے اوسے قدر کٹے ہوئے میوے کے بدلے مین بیچ ڈالے
"	عرایا کا بیان اسکی تفسیر آگے آتی ہے
٨٦٥	عرایا کی بیع کس مقدار تک درست ہے۔
"	عرایا کا بیان یعنے اوس کے معنے۔
"	میوے کا بیچنا اوس کی پختگی ظاہر ہونے سے پہلے منع ہے۔ ایسا نہ ہو پھل تباہ ہو جاوین۔
٨٦٧	کئی برس کو درخت کا میوہ بیچنا درست نہین ہے کیونکہ وہ بالفعل معدوم ہے
٨٦٨	مضطر (یعنی لاچار ہو کر) بیع کرنا۔
٨٦٩	شرکت کا بیان۔
٨٦٩	وکیل ایسا تصرف کرے جس سے مؤکل کو فایدہ ہو تو درست ہے
"	کوئی شخص دوسرے کے مال مین تجارت کرے اوس کے بہتری کے لیے اچھی نیت سے بے اوس کے پوچھے تو درست ہے۔
٨٧٠	بغیر لاگت لگائے ہوئے شرکت کرنیکا بیان
"	مزارعت کا بیان۔ (یعنے بٹائی پر زمین دینا)

قد تم بالخیر

باب التشدید فی ذلک مزارعت کی ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر انه کان یکری ارضه حتی بلغه ان رافع بن خدیج الانصاری حدث ان رسول الله صلی الله علیه وسلم کان ینهی عن کراء الارض فلقیه عبد الله فقال یا ابن خدیج ماذا تحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی کراء الارض قال رافع لعبد الله بن عمر سمعت عمی وکانا قد شهدا بدرا یحدثان اهل الدار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن کراء الارض قال عبد الله والله لقد کنت اعلم فی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الارض تکری ثم خشی عبد الله ان یکون رسول الله صلی الله علیه وسلم احدث فی ذلک شیئا لم یکن علمه فترک کراء الارض **ترجمه** عبد اسد بن عمرؓ اپنی زمین کو بٹائی پر دیا کرتے تہے یہانتک کہ اونکو یہہ خبر پہونچی کہ رافع بن خدیج حدیث بیان کرتے ہین کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم منع کرتے تہے اس سے تو عبد اسد بن عمر نے ملاقات کی رافع بن خدیج سے اور کہا ای ابن خدیج تم کیا حدیث روایت کرتے ہو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے زمین کی کرایہ دینے مین رافع نے کہا مین نے اپنے دونو چچاؤن سے سنا جو جنگ بدر مین حاضر تہے وہ حدیث بیان کرتے تہے گہر والون سے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے منع کیا زمین کو کرایہ دینے سے عبد اسد بن عمر نے کہا قسم خدا کی مین جانتا ہون کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین زمین کرایے پر دی جاتے تہے پہر عبد اسد نے خیال کیا کہ شاید رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اس باب مین کوئی نیا حکم دیا ہو جسکی خبر عبد اسد کو نہ ہوئی ہو تو اونہون نے چہوڑ دیا زمین کا کرایہ دینا **ف** یعنی پیداوار کے ایک حصے پر ٹہیکا دینا اور چاندی سونے کے بدلے مین تو بالاتفاق درست ہے جیسا اوپر گزر چکا بعضون نے کہا کہ جس مزارعت سے آپ نے منع کیا تہا وہ وہی تہی جس مین شرط فاسد داخل ہو جیسے کسی خاص مقام کی پیداوار لینا یا اور کوئی شرط مثل اوسکے لیکن نصف یا ثلث پیداوار پر معاملہ زراعت کرنا تو اس کی ممانعت ثابت نہ ہوئی اور صحابہ اسکو کرتے ہے **عن** رافع بن خدیج قال کنا نخابر علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر ان بعض عمومته اتاه فقال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن امر کان لنا نافعا وطواعیة الله ورسوله انفع لنا وانفع قال قلنا وما ذاک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کانت له ارض فلیزرعها او لیزرعها اخاه ولا یکاریها بثلث ولا بربع ولا بطعام مسمی **ترجمه** رافع بن خدیج سے روایت ہے ہم مزارعت کیا کرتے تہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے زمانے مین تو ایکبار میرا کوئی چچا آیا اور بولا کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ممانعت کی اوس معاملے سے جسمین ہمارا نفع

تہا لیکن اللہ اور اوسکے رسول کی اطاعت کرنا بہتر ہی ہمارے واسطی بہت بہتر ہی ہم نے کہا وہ کونسا معاملہ تہا انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی پاس زمین ہو تو وہ خود اوسکو جوتی بوئے یا اپنے بہائی کو دیوے جوتنی بونے کے لیے اور نہ دیوے اوسکو ثلث یا ربع پیداوار پر نہ معین غلہ پر **ف** جیسے ایک من یا دو من یا بیس من غلہ پر اسواسطے کہ احتمال ہے اسقدر غلہ پیدا نہ ہو ایسی قدر پیدا ہو تو کاشتکار کی محنت کا کچہ عوض نہ رہے گا **عن** رافع بن خدیج قال جاءنا ابو رافع من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن امر کان یرفق بنا وطاعة اللہ وطاعة رسولہ ارفق بنا نہانا ان یزرع احدنا الا ارضا یملک رقبتہا او منیحة یمنحہا رجل **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی ہمارے پاس ابو رافع آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور بولا منع کیا ہم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شی سے جسمین ہمارا فائدہ تہا لیکن اللہ کی اطاعت اور اوسکے رسول کی اطاعت بہتر ہی ہمارے واسطے منع کیا آپنے ہم کو زراعت کرنیسے مگر اوس زمین مین جسکے ہم مالک ہون یا ہم کو کوئی دیوے (یعنی عاریة بونے جوتنے کے لیے دیوے مفت پیداوار مین سے کوئی حصہ نہ لیے) نہ ٹہراوے جسکو مزارعت اور مخابرت اور کرایۃ الارض کہتے ہین **عن** مجاہد ان اسید بن ظہیر قال جاءنا رافع بن خدیج فقال ان رسول اللہ ینہاکم عن امر کان لکم نافعا وطاعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انفع لکم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہاکم عن الحقل وقال من استغنی عن ارضہ فلیمنحہا اخاہ او لیدع **ترجمہ** اسید بن ظہیر سے روایت ہی ہمارے پاس رافع بن خدیج آئے اور کہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہین تم کو اوس امر سے جسمین تمہارا نفع تہا لیکن اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول اللہ کی زیادہ نفع پہونچاوے گی تم کو بیشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے ہین تم کو حقل سے یعنی مزارعت سے اور فرمایا آپنے جو شخص اپنی زمین کے جوتنے اور بونے کی حاجت نہ رکہے تو وہ شخص اوس زمین کو اپنے بہائی کی سپرد کرے (یعنی مفت بطور عاریت کر دیدیوے) یا چہوڑ دے **عن** ابی جعفر الخطمی قال بعثنی عمی انا وغلاما لہ الی سعید بن المسیب قال فقلنا لہ شیئ بلغنا عنک فی المزارعة قال کان ابن عمر لا یری بہا باسا حتی بلغہ عن رافع بن خدیج حدیث فاتاہ فاخبرہ رافع ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی بنی حارثة فرای زرعا فی ارض ظہیر فقال ما احسن زرع ظہیر قالوا لیس لظہیر قال الیس ارض ظہیر قالوا بلی ولکنہ زرع فلان قال فخذوا زرعکم وردوا علیہ النفقة قال رافع فاخذنا زرعنا ورددنا الیہ النفقة قال سعید افقر اخاک او اکرہ بالدراہم **ترجمہ** ابی جعفر خطمی سے روایت ہی میرے چچا نے مجہکو اور ایک اور لڑکے کو سعید بن المسیب پاس بہیجا ہم نے یہ کہا کہ مزارعت کے باب مین تمہاری طرف سے ایک خبر ہمکو پہونچی ہی سعید نے کہا عبد اللہ بن عمر مزارعت مین کچہ قباحت نہین جانتے تہے یہانتک کہ اون کو رافع بن خدیج کی حدیث پہونچی تو وہ رافع پاس آئے اور اون سے پوچہا رافع نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی حارثہ پاس آئے تو ایک کہیت دیکہا ظہیر کی زمین مین فرمایا کیا اچہا کہیت ہی ظہیر کا لوگون نے کہا یہ ظہیر کا نہین ہی آپ نے پوچہا کیا یہ زمین

ظہیر کی نہین ہی لوگون نے کہا ہان زمین تو ظہیر کی ہی لیکن کہیت دوسری کا ہی آپ نے فرمایا اپنا کہیت لے لو اور محنت کرنیوالے کو اوسکی مزدوری دیدو رافع نے کہا پہر ہم نے کہیت لے لیا اور محنت کرنیوالے کو یعنی جس نے جوتا بویا تہا) اوسکی مزدوری دیدی سعید نے کہا یہ دو صورتین ہین یا تو اپنے بہائی کی محتاجی کو رفع کرے یعنے عاریۃً بغیر کرایہ کے زمین اوسکو دیدے کہ وہ جوتے اور بووے پہر جب فارغ ہو تو زمین اپنی لے لے) یا درہمون کے عوض مین زمین کرایہ دی (یعنی زمین کے بدلے مین پیداوار کا کوئی حصہ نہ لے نقد روپیہ اوس سے ٹہرا لے) **عن** رافع ابن خدیج قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن المحاقلة والمزابنة وقال انما يزرع ثلاثة رجل له ارض فهو يزرعها ورجل منح ارضا فهو يزرع ما منح ورجل استكرى ارضا بذهب او فضة قرأت على سعيد بن يعقوب الطالقاني قلت حدثكم ابن المبارك عن سعيد بن ابي شجاع حدثني عثمان بن سهل بن رافع بن خديج قال اني ليتيم في حجر رافع بن خديج وحججت معه فجاءه اخي عمران بن سهل فقال اكرينا ارضنا فلانة بمائتي درهم فقال دعه فان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن كراء الارض **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزابنہ اور محاقلہ سے (محاقلہ اسکو کہتے ہین کہ گیہون کا کہیت بدلے مین خشک گیہون کے بیچے۔ سوا گیہون کے اور جتنے اناج ہین سب کا یہی حکم ہے محاقلہ کے مشہور معنی یہی ہین جو بیان ہوئے) (اور مزابنہ اسکو کہتے ہین کہ درخت پر پہل کہجور یا انگور اندازہ کر کے خشک کہجور یا انگور کے بدلے مین فروخت کیے جاوین لیکن یہان محاقلت سے مزارعت مراد ہی) منع کیا اور کہا زراعت تین طرح پر ہوتی ہی۔ ایک تو وہ شخص زراعت کرتا ہی جسکی زمین ذات کی ہی۔ دوسری وہ شخص جسنے زمین کو مستعار لیا تو وہ زراعت کرتا ہی اپنی مستعار زمین مین تیسری وہ شخص جسنے سونا یا چاندی دیکر زمین کرایہ لی۔ ابو داؤد نے کہا مین نے پڑہ کر سنایا سعید بن یعقوب طالقانی کو کہ تم سے حدیث بیان کی عبد اللہ بن مبارک نے انہون نے سنا سعید بن ابی شجاع سے انہون نے کہا حدیث بیان کی ہم سے عثمان بن سہل بن رافع بن خدیج نے کہ مین یتیم تہا پرورش پاتا تہا رافع بن خدیج کی گود مین اور اون کے ساتہ مین نے حج کیا تو میرا بہائی عمران بن سہل آیا اور بولا کہ مین نے فلان شخص کو اپنی زمین دو سو درہم کے بدلے مین کرایہ دی رافع نے کہا چہوڑ دے اس معاملے کو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی زمین کو کرایہ دینے سے ارشاد یہ ہم پہلے لکہ چکے ہین کہ یہ ہم پر روی ہی ورنہ سونا چاندی کے بدلے مین کرایہ دینا بالاتفاق درست ہی **عن** رافع بن خديج انه زرع ارضا فمر به النبي صلى الله عليه وسلم وهو يسقيها فسأله لمن الزرع ولمن الارض فقال زرعي ببذري وعملي لي الشطر ولبني فلان الشطر فقال اربيتما فرد الارض على اهلها وخذ نفقتك **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی اونہون نے کہیتی کی ایک زمین مین وہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور رافع اوس وقت اپنے کہیت مین پانی پہونچا رہے تہے تو آپ نے پوچہا یہ کسکا کہیت ہی اور زمین کس کی ہی رافع نے کہا کہیت میرا ہی اور تخم بہی میرا ہی اور محنت بہی میری ہی

اس شرط پر کہ نصف پیداوار مجھکو ملے اور فلان شخص کو جو مالک ہی زمین کا نصف پیداوار ملے آپ نے فرمایا تم
نے ربا کی (یعنی عقد ناجائز کیا) تو زمین پھیر دی اوسکی مالک کو اور اپنی محنت کا خرچ لے لی **باب** فی زرع الارض
بغیر اذن صاحبہا بغیر اجازت زمین کے مالک کے اوسمین کوئی زراعت کرے تو کیا حکم ہی **عن** رافع بن خدیج
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من زرع فی ارض قوم بغیر اذنہم فلیس له من الزرع شئ وله نفقته
ترجمہ رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کے زمین مین اوسکی بے اجازت
کہیتی کی تو کہیتی مین اوسکا کچہ حصہ نہین اوسکی لاگت اوسکو ملیگی **ف** یعنی خرچہ اور محنت کا جو عوض قرار پاوے وہ
لیگا **باب** فی المخابرة مخابرہ یعنے مزارعت کا بیان **عن** جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی
الله علیه وسلم عن المحاقلة والمزابنة والمخابرة والمعاومة قال عن حماد وقال احدهما والمعاومة
وقال الآخر بیع السنین ثم اتفقوا وعن الثنیا ورخص فی العرایا **ترجمہ** جابر بن عبد الله سے روایت ہی رسول
الله صلی الله علیه وسلم نے منع فرمایا لگی ہوئے کہیت کو بیچنے سے اور پہل کو درخت پر بیچنے سے اور مخابرہ سے (یعنی بٹائی کرنے سے
جو خیبر والون سے آپ نے کیا تہا) اور معاومہ (کئی سال تک کا میوہ بیچنے سے) اور استثنا کرنے سے (یعنی ساری باغ یا کہیت کو
بیچنا اور اوسمین سے ایک مقدار نکال لینا) اور رخصت دی آپ نے عرایا مین (اون سب کا بیان مفصل گذر چکا)
عن جابر بن عبد الله قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم عن المزابنة والمحاقلة وعن الثنیا
الا ان تعلم **ترجمہ** جابر بن عبد الله سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے منع فرمایا پہل کو درخت پر بیچنے سے
اور لگے ہوئے کہیت کو بیچنے سے اور استثنا کرنے سے مگر جب اوسکا مقدار معلوم ہو **ف** یعنی اگر یون کہے کہ مین نے اس باغ
کے پہل بیچے مگر ایک حصہ نہین بیچا تو نادرست ہی بسبب جہالت بیع کے البتہ اگر حصہ مستثنی معلوم و معین ہو جیسے ثلث یا ربع
تو درست ہی **عن** جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من لم یذر المخابرة
فلیؤذن بحرب من الله ورسوله **ترجمہ** جابر بن عبد الله سے روایت ہی مین نے رسول الله صلی الله علیه وسلم سے سنا
آپ فرماتے تہے جس نے مخابرہ کو نہ چہوڑا تو وہ آگاہ رہے کہ الله اور اوسکے رسول سے لڑتا ہی **ف** بعضون نے کہا یہ حدیث منسوخ
ہی خیبر کی حدیث سے آپ نے اون لوگون سے مخابرہ یعنی بٹائی پر فیصلہ کیا ۱ه **عن** زید بن ثابت قال نهی رسول الله صلی
الله علیه وسلم عن المخابرة قلت وما المخابرة قال ان تاخذ الارض بنصف او ثلث او ربع **ترجمہ** زید بن ثابت
سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے منع فرمایا مخابرہ سے مین نے عرض کیا کہ مخابرہ کیا چیز ہی آپ نے فرمایا زمین کو
نصف یا تہائی یا چوتہائی حصہ پر بٹائی لینا **باب** فی المساقاة مساقاة کا بیان (وہی بٹائی ہی مگر مزارعت
کہیت مین اور مساقاة درختون مین ہوتی ہی) **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم عامل اهل خیبر بشطر
ما یخرج من ثمر او زرع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے خیبر والون سے آدہے کی شرط پہ معاملہ

کیا جو میوہ یا کھیتی اوس زمین سے پیدا ہو **عن** نافع ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم دفع الی یهود خیبر
نخل خیبر وارضها علی ان یعتملوها من اموالهم وان لرسول الله صلی الله علیه وسلم شطر ثمرتها **ترجمہ**
نافع نے ابن عمر سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر والونکو خیبر کی زمین اور درخت کھجور کے اس شرط پر دیے
کہ وہ اوس زمین اور درختون کو آباد کرین اور اوسکی پیداوار مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نصف ہو وے (اس سے
جواز مزارعت اور مساقاۃ نکلا) **عن** ابن عباس قال افتتح رسول الله صلی الله علیه وسلم خیبر واشترط انّ
له الارض وکل صفراء وبیضاء قال اهل خیبر نحن اعلم بالارض منکم فاعطناها علی ان لکم
نصف الثمرة ولنا نصف فزعم انه اعطاهم علی ذلک فلما کان حین یصرم النخل بعث الیهم عبد الله
بن رواحة فحزر علیهم النخل وهو الذی یسمیه اهل المدینة الخرص فقال فی ذه کذا وکذا قالوا
اکثرت علینا یا ابن رواحة فقال فانا الی حزر النخل واعطیکم نصف الذی قلت قالوا هذا الحق وبه
تقوم السماء والارض قد رضینا ان ناخذه بالذی قلت **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کو فتح کیا اس شرط پر کہ زمین ہم لے لین گے اور جو کچھ سونا چاندی نکلے وہ بھی ہمارا
ہے تب خیبر کے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم خوب جانتے ہین زمین کو (یعنی زراعت کو) بہ نسبت آپ کے تو زمین
ہم کو سپرد کر دیجیے اس شرط پر کہ نصف پیداوار آپکو دین گے اور نصف ہم لیوین گے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اسی شرط پر وہ زمین اون کو دیدی جب کھجور کٹنے کا وقت آتا تو آپ عبد اللہ بن رواحہ کو بھیجدیتے وہ جا کر کھجور کا اندازہ
کر لیتے (یعنے خرص کر لیتے اہل مدینہ کی اصطلاح مین درخت پر پھلونکو آنکنا کہ کتنے ہون گے خرص کہلاتا ہے) تو عبد اللہ بن
رواحہ کہتے اس باغ مین اتنی کھجورین نکلین گی خیبر والے کہتے تم نے بہت کہا ای ابن رواحہ (یعنے سچے اندازے سے زیادہ) انکا
عبد اللہ بن رواحہ کہتے اچھا تو مین پھل توڑنیکا کام کرونگا اور جو اندازہ مین نے کیا ہے اوسکا نصف تم کو دیدونگا خیبر
والے یہہ سنکر کہتے بیشک تم سچ کہتے ہو اسی سبب سے آسمان زمین قائم ہین ہم راضی ہین تمہاری اندازے پر ان پھلون کے لینے
کو (یعنی تمہارے اندازے کیموافق نصف دیدیجیے) **عن** جعفر بن برقان باسناده ومعناه قال فحزر و
قال عند قوله وکل صفراء وبیضاء یعنی الذهب والفضة **ترجمہ** دوسری روایت مین جو جعفر بن برقان
نے نقل کی ایسا ہی ہے **ف** یہودی ایکبار عبد اللہ بن رواحہ کو لالے لگے اور اپنی عورتون کا زیور رشوت کے طور پر دینے لگے
تاکہ تخفیف کرین اون پر انہون نے نہ لیا اور کہا یہ حرام ہے **عن** مقسم ان النبی صلی الله علیه وسلم حین افتتح
خیبر فذکر نحوه حدیث زید قال فحزر النخل وقال فانا الی جذاذ النخل واعطیکم نصف الذی قلت
ترجمہ اس روایت مین بھی ایسا ہی ہے جیسا اوپر گزر چکا عبد اللہ بن رواحہ نے کہا اچھا تو مین درختون کے پھل خود کاٹون
گا اور جو اندازہ مین نے کیا ہے اوسکا نصف تم کو دیدونگا جب یہہ کہا تو یہود نے مان لیا کیونکہ اندازہ اونکا بالکل واجبی تھا

باب فی الخرص پہلونکا اندازہ کرنا درختونپر (یعنے اٹکلنا اون کے مقدار کا) **عن** عائشة رضی اللہ عنہا
قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبعث عبد اللہ بن رواحة فیخرص النخل حین یطیب قبل ان
یوکل منہ ثم یخیر الیہود یاخذونہ بذلک الخرص او یدفعونہ الیہم بذلک الخرص لکی تحصی الزکاة
قبل ان توکل الثمار وتفرق **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہیجا کرتے عبد اللہ بن رواحہ کو
(خیبر مین) بہیجتے وہ اندازہ کیا کرتے کہجور کا جب پکنے کے قریب ہوتی قبل اسکے کہ کہانے کے قابل ہو پہر اختیار دیتے یہودیون کو
کہ تم اس اندازے کا آدہا قبول کرکے ان پہلونکو اپنے قبضے مین رکہو یا ہمارے قبضے مین دیدو تاکہ زکوة پوری پوری نکل آوے قبل
اس کے کہ لوگ پہلونکو کہاوین یا متفرق ہوجاوین (یعنے اگر پہلے سے اندازہ نہ کرلیتے تو لوگ کہا لیتے کچھ پہل بیچتے اونکا پتہ
نہ لگتا اور اوسی کا نصف ادا کرتے) **عن** جابر قال انہ افاء اللہ علی رسولہ خیبر فاقرہم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کما کانوا وجعلہا بینہ وبینہم فبعث عبد اللہ بن رواحة فخرصہا علیہم **ترجمہ** جابر سے
روایت ہے اللہ جل جلالہ نے اپنے رسول کو خیبر دیا تو آپنے وہین کے لوگون کو وہیں قائم رکہا اور پیداوار مین شریک ہوئے
پہر آپنے عبد اللہ بن رواحہ کو بہیجا اونہون نے جاکر پہلونکا اندازہ کرلیا (اوسی اندازہ کا نصف اون سے لیا گیا) **عن**
جابر بن عبد اللہ یقول خرصہا ابن رواحة اربعین الف وسق وزعم ان الیہود لما خیرہم ابن
رواحة اخذوا الثمر وعلیہم عشرون الف وسق **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے عبد اللہ بن رواحہ نے
اندازہ کیا کہجورون کا چالیس ہزار وسق (ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے) پہر یہودیون کو جب اختیار دیا گیا تو انہون
نے پہل اپنے قبضے مین رکہے اور بیس ہزار وسق دینا قبول کیے (بعد کہجورین کٹنے کے کیونکہ اندازہ بلکل درست تہا) **باب**
کسب المعلم معلم کو تعلیم کی اجرت لینا کیسا ہے **عن** عبادة بن الصامت قال علمت ناسا من اہل الصفة
الکتاب والقرآن فاہدی الی رجل منہم قوسا فقلت لیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ عز وجل
لآتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلاسألنہ فاتیتہ فقلت یا رسول اللہ رجل اہدی الی قوسا ممن
کنت علمہ الکتاب والقرآن ولیست بمال وارمی عنہا فی سبیل اللہ قال ان کنت تحب ان تطوق
طوقا من نار فاقبلہا **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے مین نے چند لوگون کو اصحاب صفہ مین سے قرآن پڑہایا
اور لکہنا سکہایا تو میرے شاگردون مین سے ایک شخص نے مجہکو ایک کمان تحفہ بہیجی مین نے خیال کیا کہ یہ تو کچھ مالیت نہین
ہے اور مین اللہ کی راہ مین اسسے تیر مارونگا مگر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاونگا اور آپسے پوچہونگا تو مین آپکے
پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ایک شخص نے جسکو مین نے قرآن پڑہایا اور لکہنا سکہایا مجہے ایک کمان تحفہ دی ہے وہ کچھ
مالیت نہین رکہتی مین اوس سے جہاد کرونگا اللہ کی راہ مین آپ نے فرمایا اگر تو انگارے کا ایک طوق پہننا چاہے تو اوس کمان کو
لے لے **ف** ظاہر حدیث سے ابو حنیفہ نے تمسک کیا اور مکروہ کہا اجرت لینے کو تعلیم قرآن پر لیکن متاخرین حنفیہ

جمہور علما نے اجازت دی اسکی بدلیل حدیث ابن عباس کے کہ بہتر اون کاموں مین جنپر تم اجرت لیتے ہو اسد کی کتاب ہے اور نکاح کیا آپ نے ایکعورت کا بعوض تعلیم قرآن کے مگر احتیاط ابو حنیفہ کے قول مین ہے **عن** عبادة بن الصامت نحو هذا الخبر والاول اتم فقلت ما ترى فيها يا رسول الله فقال جمرة بين كتفيك تقلدتها او تعلقتها **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے ایسا ہی مروی ہے لیکن پہلی روایت بہت پوری ہے اسمین یہہ ہے مین عرض کیا یا رسول اسد پہر آپ کیا فرماتے ہین اسمین آپنے فرمایا ایک انگارا ہے جسکو تونے لٹکالیا اپنے دونون مونڈہون کے بیچمین یعنے یہہ کمان کیا ہے آگ ہے)

باب في كسب الاطباء دوا علاج پر مزدوری لینا کیسا ہے

عن ابي سعيد الخدري ان رهطا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم انطلقوا في سفرة سافروها فنزلوا بحي من احياء العرب فاستضافوهم فابوا ان يضيفوهم قال فلدغ سيد ذلك الحي فشفوا له بكل شيء لا ينفعه شيء فقال بعضهم لو اتيتم هؤلاء الرهط الذين نزلوا بكم لعل ان يكون عند بعضهم شيء ينفع صاحبكم فقال بعضهم ان سيدنا لدغ فهل عند احد منكم يعني رقية فقال رجل من القوم اني لارقي ولكن استضفناكم فابيتم ان تضيفونا ما انا براق حتى تجعلوا لي جعلا فجعلوا له قطيعا من الشاء فاتاه فقرء عليه بام الكتاب ويتفل حتى برء كانما انشط من عقال فاوفاهم جعلهم الذي صالحوه عليه فقالوا اقتسموا فقال الذي رقى لا تفعلوا حتى ناتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اين علمتم انها رقية احسنتم واضربوا لي معكم بسهم

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے چند صحابہ رسول خدا صلی اسد علیہ وسلم کے سفر مین گئے اور عرب کے کسی قبیلے پر اوترے اون سے مہمانی چاہی (یعنے یہ چاہا کہ ہماری ضیافت کرین کہانا کہلاوین جیسا دستور ہوتا ہے) مگر انہون نے ضیافت سے انکار کیا پہر اوس قبیلے کے سردار کو (سانپ یا بچہونے) کاٹ کہایا (اور اونہون نے علاج کیا جہانتک ہوسکا مگر کسی طرح فائدہ نہ ہوا تب اون مین سے بعض لوگون نے کہا چلو انہی لوگون کے پاس چلو جو یہان آکر اوترے ہین شاید اون کے پاس کوئی دوا ہو جس سے کچہ فائدہ ہو پہر اون مین سے چند لوگ ان صحابہ پاس آئے اور بولے کہ ہمارے سردار کو (سانپ یا بچہونے) کاٹ کہایا ہے تو تمہارے پاس کوئی منتر ہے ان مین سے ایک شخص بولا ہان ہمارے پاس منتر ہے لیکن تمنے تو ہماری ضیافت بہی نہ کی باوجودیکہ ہم نے تم سے ضیافت چاہی اب مین کبہی منتر نہ پڑہون گا جتبک تم مجہے اجرت نہ دو انہون نے ایک گلہ بکریون کا دینا کیا تب وہ شخص آیا اور سورہ فاتحہ پڑہ پڑہ کر تہوکنا شروع کیا یہانتک کہ وہ اچھا ہوگیا گویا قید سے چہٹ گیا (یعنی پہلے ایسا بیحس وحرکت تہا گویا رسیون مین جکڑا ہوا تہا سورہ فاتحہ کی برکت سے تندرست ہوگیا اور چلنے پہرنے لگا) پہر اون لوگون نے جو اجرت ٹہرائی تہی دیدی صحابہ نے کہا لاؤ اسکو تقسیم کرلین مگر جس شخص نے منتر پڑہا تہا اوس نے کہا نہین ٹہرو جتبک ہم رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس

فقدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم

جاوین اور آپ سے پوچھ لین پھر صبح کو آپ پاس آئے اور آپ سے ذکر کیا آپ نے فرمایا تم نے کہا انسے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے خیر اچھا کیا تم نے میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھ لگا لو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منتر کرنا درست ہے جب اوسمین کوئی مضمون برا نہ ہو خصوصاً آیت یا حدیث سے اور ایسا ہی اُجرت لینا دوا اور علاج اور منتر پر درست ہے اور یہ اُجرت حلال ہے جب آیت یا حدیث کی منتر پر اجرت لینا درست ہوا تو دوا دارو کی اجرت لینا بطریق اولی درست ہوگا **عن** خارجة بن الصلت عن عمه انه مر بقوم فاتوه فقالوا انك جئت من عند هذا الرجل بخير فارق لنا هذا الرجل فاتوه برجل معتوه في القيود فرقاه بام القران ثلاثة ايام غدوة وعشية وكلما ختمها جمع بزاقه ثم تفل فكانما انشط من عقال فاعطوه شيئا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكره له فقال النبي صلى الله عليه وسلم كل فلعمري لمن اكل برقية باطل لقد اكلت برقية حق **ترجمہ** خارجہ بن الصلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبد اللہ بن عثیر) سے سنا وہ ایک قوم پر سے گزرے تو اوس قوم کے لوگ ان کے پاس آئے اور کہا تم اون کے پاس سے لائے ہو (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے) بہتری اور برکت کو تو منتر پڑھو ہمارے فلان شخص پر پھر وہ لوگ اوس شخص کو لیکر آئے جو دیوانہ تھا رسیون مین بندھا ہوا انھون نے اوسپر سورہ فاتحہ پڑھی تین روز تک صبح اور شام جب پڑھ چکتے تو منہ مین تھوک جمع کرکے تھوک دیتے پھر وہ شخص ایسا ہوگیا گویا قید سے چھوٹ گیا (یعنی خوش اور خرم صحیح اور تندرست) اون لوگون نے اونکو (میرے چچا کو) کچھ دیا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا کہا اوس مین سے قسم میری عمر کی (یعنی اوس شخص کی جسکے اختیار مین میری بقا ہے) لوگ تو جھوٹے منتر کرکے کھاتے ہین تو نے تو سچا منتر کیا ہے (یعنے درحقیقت سورہ فاتحہ منتر ہے ہر مرض کی)

باب في كسب الحجام پچھنے لگانیکی اُجرت کا بیان

عن رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال كسب الحجام خبيث وثمن الكلب خبيث ومهر البغي خبيث **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سینگھی لگا کر مزدوری لینے کا پیشہ برا ہے اور کتے کی قیمت پلید ہے اور زنا کار عورت کی خرچی پلید ہے **ف** مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنی لگائی اور لگانے والی کو مزدوری دی **عن** محيصة انه استاذن رسول الله صلى الله عليه وسلم في اجارة الحجام فنهاه عنها فلم يزل يساله ويستاذنه حتى امره ان اعلفه ناضحك ورقيقك **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہے کہ اوس نے سینگھی لگا کر مزدوری لینے کی اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے اوسکو منع کیا پھر وہ آپ سے ہمیشہ اجازت مانگتا رہا یہانتک کہ آپ نے فرمایا کہ اوس سے اپنے اونٹ کو گھاس کھلا یا غلام کو دیدے **ف** مگر تو خود اپنے خرچ مین مت لا جانورون کے چارے یا غلامون کی خوراک مین خرچ کر امام احمد کا یہی قول ہے **عن** ابن عباس قال احتجم رسول الله صلى الله عليه وسلم واعطى الحجام اجره ولو علمه خبيثا لم يعطه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سینگھی لگوائی اور سینگھی لگانیوالے کو اوسکی مزدوری دی اگر آپ اوسکو برا جانتے تو مزدوری نہ دیتے اوسکو

ند پیتے **عن** انس بن مالک انه قال حجم ابو طيبة رسول الله صلى الله عليه وسلم فامر له بصاع من تمر
وامر اهله ان يخففوا عنه من خراجه **ترجمه** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طیبہ
نے سینگھی لگائی آپ نے اوسکو ایک صاع خرما دینے کا حکم فرمایا اور اوس کے مالکون کو حکم کیا کہ اوسکی خراج مین کچھ کم کردین **ف**
یعنے اوسکی کمائی مین سے جو لیتے ہین کسیقدر اوسمین کمی کرین **باب** فی کسب الاماء لونڈیون کی کمائی لینا
کیسا ہی اوسکا بیان **عن** ابی هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الاماء **ترجمه** ابو ہریرہ
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی لونڈیون کی کمائی سے جبتک معلوم نہ ہوجاوے کہ کہان سے
نے کمایا علما نے کہا آپنے لونڈیون کی کمائی سے اسواسطے منع کیا کہ لوگ اون پر محصول مقرر کرتے تہے پس وہ لاتین جہان سے
ہوسکتا اگر کچھ کام نہ ہوسکتا تو زنا کراتین اور خرچی کماتین اسواسطے منع فرمایا اون کی کمائی لینے سے جبتک تحقیق نہ ہوجاوی
بعضون نے کہا کمائی سے مراد وہی زنا کی خرچی ہی **عن** طارق بن عبد الرحمن القرشي قال جاء رافع بن رفاعة
الى مجلس الانصار فقال لقد نهانا نبي الله صلى الله عليه وسلم اليوم فذكر اشياء ونهى عن كسب الامة
الا ما عملت بيدها وقال هكذا باصابعه نحو الخبز والغزل والنفش **ترجمه** طارق بن عبد الرحمن قرشی
سے روایت ہی رافع بن رفاعہ انصار کی مجلس مین آئے اور کہا ہم کو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آج چند چیزون سے
پہر بیان کیا اونکو کہا کہ منع کیا ہم کو لونڈی کی کمائی سے مگر جو وہ اپنے ہاتہون سے محنت کرکے کماوے آپنے اونگلیون سے اشارہ کیا
جیسے روٹی پکانا چرخہ کاتنا روئی دہننا (یا اور کام اور صنعت جو شرع مین حلال ہین) **عن** رافع بن خديج قال
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن كسب الامة حتى يعلم من اين هو **ترجمه** رافع بن خدیج سے روایت
ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لونڈی کی کمائی سے جبتک اوسکا حال معلوم نہ ہو کہ کہان اور کیونکر کمائی
ہوہی اگر حلال ہی ذریعے سے ہو تو اوسکا لینا درست ہی) **باب** فی عسب الفحل نر کو مادہ پر کدانے کی اُجرت لینا
عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل **ترجمه** ابن عمر سے روایت ہی منع فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا نر غیر کے مادہ پر چہوڑکر اوسکی مزدوری لینے سے **باب** فی الصائغ سنار کا بیان
عن ابي ماجدة قال قطعت من اذن غلام او قطع من اذني فقدم علينا ابو بكر حاجا فاجتمعنا اليه فرفعنا
الى عمر بن الخطاب رضي الله عنه فقال عمر ان هذا قد بلغ القصاص ادعوا لي حجاما ليقتص منه فلما دعي
الحجام قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اني وهبت لخالتي غلاما وانا ارجو ان يبارك لها
فيه فقلت لها لا تسلميه حجاما ولا صائغا ولا قصابا **ترجمه** ابی ماجدہ سے روایت ہی مین نے کسی لڑکے کا کان کاٹ ڈالا
یا میرا کان کسی نے کاٹ ڈالا (راوی کو شک ہے کہ ابو ماجدہ نے کیا کہا) پہر ابو بکر ہمارے پاس حج کے لیے آئے ہم سب اونکے پاس
جمع ہوئے انہون نے حضرت عمر رض پاس بہیجدیا عمر نے کہا اسمین تو قصاص ہوسکتا ہے بلاؤ کسی حجام کو تاکہ قصاص لے اوس سے

رجس نے کان کاٹی ہی جب حجام آیا تو حضرت عمر نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تہی مین نے اپنی
خالہ کو ایک غلام ہبہ کیا ہے مجھے امید ہی کہ اونکو برکت ہوگی اوس غلام مین (وہ خالہ آنحضرت م کی فاختہ بنت عمرو زاہریہ تہین)
لیکن مین نے کہدیا ہی کہ اس غلام کو حجام یا سنار یا قصاب کے سپرد نہ کرنا **ف** جو اوسکو حجامت یا سناری یا قصابی کا
کام سکہاوے ۔ آپ نے ان پیشون کو برا جانا اسلیے کہ حجام اور قصاب رات دن خون کے نزدیک رہتے ہین طہارت اون سے
نہین ہو سکتی اور سنار اکثر جہوٹے وعدہ خلاف ہوتے ہین دوسری یہ کہ ہمیشہ کہری مین کہوٹ ملاتے ہین اور وزن مین
کمی کرتے ہین حقیقت مین ہزارون سنارون مین کوئی ایک سنار ایسا ہوگا جو وعدے کا سچا اور ایماندار ہو **باب**
فی العبد یباع وله مال ایک غلام بیچا جاوی اور اوسکی پاس مال ہو تو مال کسکا ہوگا **عن** سالم عن ابیه عن
النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان یشترط المبتاع ومن باع نخلا
مؤبرا فالثمرة للبائع الا ان یشترط المبتاع **ترجمه** سالم نے اپنے باپ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام کے پاس مال ہووے تو غلام کا مال بائع ہی لیویگا مگر جبکہ خریدار شرط کرلے اور جس نے
کہجور کا درخت بیچا مؤبر (یعنی نر کو مادے کے ساتہہ پیوند کیا ہوا) تو اوسکے پہل بائع لیویگا مگر جب خریدار بائع سے
شرط کرلیوے **ف** کہ مال یا پہل مین لونگا اور بائع منظور کرلے تو خریدار ہی لیگا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیه وسلم بقصة النخل **ترجمه** عبد اللہ بن عمر سے ایسا ہی روایت ہی جو اوپر گذری جسمین کہجور کا قصہ مذکور ہی **عن**
جابر بن عبد الله یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من باع عبدا وله مال فماله للبائع الا ان
یشترط المبتاع **ترجمه** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے غلام کو بیچا اور غلام
کی پاس مال ہو تو اوس غلام کے مال کا بائع مستحق ہے مگر خریدار اگر بائع سے شرط کرلیوی کہ یہ مال مین لونگا تو لے سکتا ہی **باب**
فی التلقی تاجرون سے بازار مین آنے سے پہلے جا کر ملنا **عن** عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال لا یبع بعضکم علی بیع بعض ولا تلقوا السلع حتی یهبط بها الاسواق **ترجمه** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی کسی کے بکری پر اپنی چیز نہ بیچے ۔ یعنی ایک کے خریدار کو دوسرا نہ بلالے
اور جبتک تاجر اپنا مال بازار مین نہ اوتارے اوسکے مال کو آگے سے جاکر نہ ٹہرالو **ف** اس خیال سے کہ بازار مین آویگا تو مال
سستا بیچیگا **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن تلقی الجلب فان تلقاه متلق فا
شتراه فصاحب السلعة بالخیار اذا وردت السوق قال ابو علی سمعت ابا داود یقول قال سفیان لا
یبع بعضکم علی بیع بعض ان یقول ان عندی خیرا منه بعشرة **ترجمه** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا آگے بڑہ کر خریدنے سے ۔ یعنی تاجر کے بازار مین آنے سے پہلی ہی راہ مین سے جا کر اوسکا مال خریدنے سے پھر اگر کوئی آگے
سے جاکر خرید لیا یعنی ارزان تو غلے کے مالک کو بازار مین آنے کے بعد اختیار ہے **ف** جب اوسکو معلوم ہو کہ نرخ بازار

گران ہی اور اسنے دہوکا دیکر مجھ سے سستا لیا تو اوس مال کو پہیر سکتا ہے **ت** سفیان نے کہا بیچ ایک تم مین سے
دوسرے کی بیع پر یعنی مثلا خریدار گیارہ روپے کو ایک چیز خریدتا ہی پہر اوس سے میری پاس سے دس روپیہ کو اوس سے بہتر لو)

باب فی النہی عن النجش نجش کا بیان (اوسکی تفسیر آتی ہی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لا تناجشوا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نجش نکرو (یعنے خود کو خریدنا منظور نہ ہو
فقط دوسرے خریدار کے دہوکا دینے کے لیے نرخ نہ بڑہا دو)

باب فی النہی ان یبیع حاضر لباد شہر والا باہر دیہات
والی کا اسباب نہ بیچے (مہنگا کرنے کے لیے) **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیع حاضر
لباد فقلت ما یبیع حاضر لباد فقال لا یکون له سمسارا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا شہر والے کو بدوی یعنی گانوں والے کی چیز بیچنے سی تو مین نے عرض کیا شہر والا بدو کی چیز نہ بیچے تو آپ نے
فرمایا کہ اوسکی دلالی نکرے یعنی اپنی آڑہت مین رکہکر اوسکی دلالی نہ کرے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یبیع حاضر لباد وان کان اخاه او اباه **ترجمہ** انس بن مالک سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دیہاتی کی چیز شہر کا رہنے والا نہ بیچے اگرچہ اوسکا بہائی ہو یا باپ ہو بلکہ اوسکو خود بیچنے دیوے **عن**
انس بن مالک قال کان یقال لا یبیع حاضر لباد وهی کلمة جامعة لا یبیع له شیئا ولا یبتاع له شیئا
ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی لوگ کہا کرتے تہے بستی کا رہنے والا باہر والی کے لیے نہ بیچے یہ ایک جامع کلام ہی یعنی نہ باہر
والے کے ہاتہہ کوئی شی بیچے (اس خیال سے کہ وہ گران خریدیگا اور شہر والے ارزان لینا چاہیں گے یا شہر والون کے تکلیف
کو لیے) نہ اوسکو واسطے کوئی شی خریدے (اپنی دلالی سی مار کہانے کے لیے) **عن** سالم المکی ان اعرابیا حدثه انه
قدم بحلوبة له علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم فنزل علی طلحة بن عبید الله فقال ان النبی
صلی الله علیه وسلم نهی ان یبیع حاضر لباد ولکن اذهب الی السوق فانظر من یبایعك فشاورنی حتی آمرك
او انهاك **ترجمہ** سالم مکی سے روایت ہی ایک اعرابی نے اون سے بیان کیا مین حلوبہ لیکر آیا (حلوبہ پہلے حلوبہ تو دودہ دینے
والی اونٹنی اور حلوبہ وہ مال جو لایا جاتا ہی فروخت کو لیے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین تو اوترا طلحہ بن عبید اللہ
پاس انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہی بستی والے کو دیہات والے کے لیے بیچنے سی تو خود تو بازار مین جا
اور دیکہہ کون بیچتا ہے تیری ہاتہہ پہر مشورہ لے مجھ سے مین اجازت دونگا یا منع کرونگا (اگر یہ نہیں ہو سکتا کہ مین تیری ساتھ چلوں
اور تیرا دلال بن جاؤن اور بستی والون کا نقصان کرون) **عن** جابر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یبیع حاضر لباد
دعوا الناس یرزق الله بعضهم من بعض **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہر والا
دیہاتی کی چیز نہ بیچے اور لوگون کو چہوڑ دو تا اللہ تعالی بعضون کیطرف سے بعضون کو روزی دیوی (یعنی کوئی نفع کماوے
کوئی نقصان اٹہاوے تم کیون تجارت مین دخل دو)

باب من اشتری مصراة فهو کوئی شخص ایسی بکری

خریدی جسکے تہن مین کسی دنکا دودہ اکٹہا کیا ہو **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا
تلقوا الرکبان للبیع ولا یبیع بعضکم علی بیع بعض ولا تصروا الابل والغنم فمن ابتاعها بعد ذلک
فهو بخیر النظرین بعد ان یحلبها فان رضیها امسکها وان سخطها ردها وصاعا من تمر **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگے بڑہکر قافلہ سے نہ ملو ازان خرید کر ان بیچنے کو لیے
یعنی قافلہ کو شہر مین آنیسے پہلے اونسے ملکر غلہ نہ خریدو اور کسی کی خرید و فروخت مین کوئی اپنی چیز نہ بیچے۔ یعنی ایک کے
خریدار کو دوسرا نہ بلالیوے اور اونٹنی اور بکری بیچنے مین تصریہ نکرو (یعنی ایک دن یا دو دنکا دودہ اونکی تہنون مین جمع کرکے نہ بیچو
پھر جو کوئی ایسے بکری یا اونٹنی خرید کریگا تو اوسکو دودہ دوہنے کے بعد اختیار ہے اوسکی لینے اور پہیر دینے مین اگر پسند کرے تو رکہہ لیوے
اور ناپسند ہو تو پہیر دے ایک صاع خرما دیکر **ف** وہ اوسکے دودہ کا بدلہ ہو جاویگا جو خریدار نے لیا **عن** ابی هریرة
ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اشتری شاة مصراة فهو بالخیار ثلاثة ایام ان شاء ردها وصاعا
من طعام لا سمراء **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے تصریہ کی ہوئی بکری کو خرید
کیا (تصریہ کا بیان آگے گزرچکا) تو وہ اوسکی پہیرنیکا اختیار رکہتا ہے تین دن تک اگر پہیر دے تو اوسکے ساتہہ ایک صاع
اناج دیوے نہ گیہون (یعنی کچھ گیہون کا دینا ضرور نہین کوئی اناج دیدے) **عن** ابی هریرة یقول قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم من اشتری غنما مصراة احتلبها فان رضیها امسکها وان سخطها ففی حلبتها صاع
من تمر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے تصریہ کی ہوئی بکری خرید کر اوسکا
دودہ دوہا پھر چاہے اوسکو رکہہ لے اور ناپسند ہو تو ایک صاع کہجور اوسکے دودہ کے بدلے دیکر اوسکو پہیر دے **عن** عبد الله
بن عمر یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من ابتاع محفلة فهو بالخیار ثلاثة ایام فان ردها رد
معها مثل او مثلی لبنها قمحا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی تہن
مین دودہ بہری بکری خریدے تو اوسکو تین دن تک اختیار ہے اگر اوسکو پہیر دے تو اوسکے ساتہہ جتنا دودہ دوہا ہے اوسی قدر
یا اوس سے دونے گیہون دیوے **باب** فی النهی عن الحکرة آدمیون یا جانورون کی قوت اور ضرورت کو روکنا اور
رکہہ چہوڑنا **عن** معمر بن ابی معمر احد بنی عدی بن کعب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحتکر
الا خاطئ فقلت لسعید فانک تحتکر قال ومعمر کان یحتکر قال ابو داود کان سعید بن المسیب یحتکر
النوی والخبط والبزر سمعت احمد بن یونس یقول سالت سفیان عن کبس القت فقال کانوا یکرهون الحکرة
وسالت ابا بکر بن عیاش فقال اکبسه **ترجمہ** معمر بن ابی معمر سے جو اولاد مین سے ہین عدی بن کعب کے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا احتکار (یعنی نرخ مہنگا کرنیکو غلہ نہین جمع کرتا سو گنہگار کے محمد بن عمرو نے کہا مین نے سعید بن المسیب سے
کہا تم تو احتکار کرتے ہو انہون نے کہا معمر بھی احتکار کرتے تہے ابو داود نے کہا سعید بن المسیب احتکار کرتی تہی کہجور کی گٹہلیون کا

اور چارے کا اور اون چیزوں کا جن سے تیل نکلتا ہے یا جو مصالحہ میں پڑتی ہیں۔ احمد بن یونس نے کہا میں نے سفیان سے پوچھا چارہ
جانور کا روکنا کیسا ہے انہوں نے کہا اگلے لوگ برا جانتے تھے احتکار کو اور میں نے ابا بکر بن عیاش سے پوچھا تو انہوں نے کہا
روک رکھو سکو عن قتادة قال ليس في التمر حكرة قال ابن المثنى قال عن الحسن فقلنا له لا تقل عن
الحسن قال ابو داؤد قال الاوزاعي المحتكر من يعترض السوق ترجمہ قتادہ سے روایت ہے کہ کھجور میں احتکار
نہیں ہے۔ راوی نے کہا یہ حدیث حسن بصری سے مروی ہے ہم نے کہا حسن کا نام نہ لی (نسخہ مطبوعہ دہلی میں ہے ابو داؤد نے
کہا ہمارے نزدیک یہ حدیث باطل ہے) ابو داؤد نے کہا اوزاعی نے کہا (جو شام کے مجتہد تھے) کہ محتکر وہ ہے جو بازار میں مداخلت
کرے یعنی غلہ آنے کو روکے **باب** في كسر الدراهم روپیوں کا توڑنا بے ضرورت منع ہے **عن** عبد الله
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان تكسر سكة المسلمين الجائزة بينهم الا من بأس ترجمہ عبد الله بن
عمر سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کا سکہ توڑنے سے جو ان میں رائج ہو مگر کسی ضرورت
کی وجہ سے ہو تو درست ہے **باب** في التسعير نرخ مقرر کرنا درست نہیں ہے **عن** ابي هريرة ان رجلا جاء
فقال يا رسول الله سعر فقال بل ادعو ثم جاءه رجل فقال يا رسول الله سعر فقال بل الله يخفض
ويرفع واني لارجو ان القى الله وليس لاحد عندي مظلمة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ نرخ کر دیجیے آپ نے فرمایا نہیں بلکہ میں دعا کروں گا (غلہ ارزاں ہونے کے لیے) پھر ایک شخص آیا اور عرض
کیا یا رسول اللہ نرخ مقرر کر دیجیے آپ نے فرمایا بلکہ اللہ نرخ گھٹاتا ہے بڑھاتا ہے اور میں امید رکھتا ہوں کہ اللہ سے
ملوں اور میرے پاس کوئی مظلمہ نہ ہو (یعنی کوئی ایسا امر نہ ہو جس سے میرا ظلم کسی پر پایا جائے) **عن** انس قال قال
الناس يا رسول الله غلا السعر فسعر لنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله هو المسعر القابض الباسط
الرزاق واني لارجو ان القى الله وليس احد منكم يطلبني بمظلمة في دم ولا مال ترجمہ انس سے روایت
ہے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ نرخ گراں ہو گیا ہے آپ ہمارے لیے نرخ باندھ دیجیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مقرر اللہ وہ ہے نرخ باندھتا ہے تنگی کرتا ہے کشایش کرتا ہے روزی دیتا ہے اور مجھ کو امید ہے اللہ تعالی سے اس حالت پر ملنے
کی کہ کوئی تم میں سے میرا مدعی نہ ہو کسی طور کا بسبب ظلم کے اور نہ خون کے اور مال کے **ف** خطابی میں بردستی
نرخ باندھنا ظلم ہے مال میں مالک کو اختیار ہے جس طرح چاہے بیچے **باب** في النهي عن الغش برا مال اچھے مال میں ملا دینا
گناہ ہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم مر برجل يبيع طعاما فسأله كيف تبيع
فاخبره فاوحي اليه ادخل يدك فيه فادخل يده فيه فاذا هو مبلول فقال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ليس منا من غش ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک شخص کے پاس تشریف
لے گئے وہ اناج بیچ رہا تھا آپ نے پوچھا کیسے بیچتا ہے اس نے بیان کیا اور پھر آپ پر وحی آئی کہ اپنا ہاتھ ڈال کر دیکھو آپ نے

جانتا تھا اگر دیکھتا تو وہ اناج اندر سے تر (یعنی گیلا) تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو فریب کرے اور اچھی مال میں
برا مال چھپاوے تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنی اسلام کے شیوہ کے خلاف ہے کہ مکر اور فریب کرے)

باب خیار المتبایعین

بائع اور مشتری کے اختیار کا بیان عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان
کل واحد منہما بالخیار علی صاحبہ ما لم یفترقا الا بیع الخیار ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو شخص آپس میں خرید و فروخت کرنیوالے جبتک جدا نہ ہوں ایکدوسرے پر اختیار رکھتے
ہیں یعنی چیز پھیر دینے کا سوای بیع خیار کے ف وہ بیع جسمیں جدا ہونے کے بعد بھی اختیار باقی ہے یعنی پسند
ناپسند کی شرط کر لی ہو عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال او یقول احدہما لصاحبہ
اختر ترجمہ ابن عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ہے ایسا ہی یعنی جبتک جدا نہ ہوں یا ایکدوسرے
سے کہدیوے کہ بیع کو نافذ کر عن عمرو بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المتبایعان بالخیار
ما لم یفترقا الا ان تکون صفقۃ خیار ولا یحل لہ ان یفارق صاحبہ خشیۃ ان یستقیلہ ترجمہ
عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچنے والا اور خریدنے والا دونوں جبتک جدا نہ ہوں اختیار
رکھتے ہیں یعنی چیز پھیر دینے کا مگر یہ بیع کہ خیارہ ہو یعنی بیع خیارہ میں بعد جدا ہونے کے بھی اختیار باقی رہتا ہے اور بائع مشتری
دونوں میں کسیکو حلال نہیں کہ چیز پھیر دینے کے ڈر سے اپنے ساتھی سے جدا ہو جاوے (یعنی اوٹھکر چلدیوے) عن ابی الوضئ قال
غزونا غزوۃ لنا فنزلنا منزلا فباع صاحب لنا فرسا بغلام ثم اقاما بقیۃ یومہما ولیلتہما فلما اصبحا
من الغد حضر الرحیل قام الی فرسہ یسرجہ فندم فاتی الرجل واخذہ بالبیع فابی الرجل ان یدفعہ الیہ
فقال بینی وبینک ابو برزۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیا ابا برزۃ فی ناحیۃ العسکر فقالا لہ ہذہ القصۃ فقال
اترضیان ان اقضی بینکما بقضاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البیعان
بالخیار ما لم یتفرقا قال ہشام بن حسان حدث جمیل انہ قال ما اراکما افترقتما ترجمہ ابو الوضئ عباد بن نسیب سے
روایت ہے میں نے ایک جہاد کیا تو ایک منزل میں اوترے وہاں ہمارے ایک ساتھی نے ایک گھوڑا فروخت کیا غلام لیکر پھر بائع
اور مشتری ساری دن اور رات وہیں رہے جب دوسرے دن صبح ہوئی اور کوچ کا وقت آیا تو گھوڑا جس نے بیچا تھا وہ زین کسنے
لگا اپنے گھوڑے پر اوسوقت شرمندہ ہوا (یعنی گھوڑا پسند آیا اور بیچنا اچھا نہ معلوم ہوا) اور مشتری پاس گیا گھوڑا واپس لینے
کو اوس نے انکار کیا واپس دینے سے تب اوس نے کہا اچھا ابو برزہ صحابی جو فیصلہ کریں پھر دونوں ابو برزہ کے پاس آئے لشکر
کی ایک جانب میں اور یہ قصہ اون سے بیان کیا انہوں نے کہا تم راضی ہو اس بات پر میں تمہارا فیصلہ کروں جسطرح رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہے آپنے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہ ہوں تو میں دیکھتا ہوں تم دونوں جدا نہیں
ہوئے ف یعنی اوسی مقام میں ہو جہاں بیع کی تھی پھرتی ہے تو دونوں ساتھ ہی اسوجہ سے اختیار باقی ہے مطلب یہ ہے

کہ بعد ایجاب اور قبول کے جبتک بائع اور مشتری جدا نہ ہو جاوین یعنی بائع اپنی راہ لے اور مشتری اپنی راہ لے تب تک ہر ایک کو اختیار رہیگا کہ بیع فسخ کر ڈالے یہی قول ہے جمہور صحابہ اور تابعین کا اور ابو حنیفہ رح کے نزدیک بعد ایجاب اور قبول کے فسخ کا اختیار نرہیگا مگر جب شرط ہو جاوے اختیار کی اور یہ احادیث اونپر حجت ہین **عن** ابن ایوب قال کان ابو زرعة اذا بايع رجلا خيره قال ثم يقول خيرني ويقول سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يفترقن اثنان الا عن تراض **ترجمہ** یحیی بن ایوب سے روایت ہے ابو زرعہ جب خرید و فروخت کرتے تو اختیار دیتے دوسرے کو پھر کہتے مجھے بھی اختیار دے اور وہ کہتے تھے کہ مین نے ابا ہریرہ سے سنا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ جدا ہوں دونون یعنی بائع اور مشتری سوا رضامندی کے (یعنی راضی ہو کر الگ ہون) **عن** حكيم بن حزام ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يفترقا فان صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وان كتما وكذبا محقت البركة من بيعهما قال ابو داود وكذلك رواه سعيد بن ابي عروبة وحماد واما همام فقال حتى يتفرقا ويختار ثلاث مرات **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں پھر اگر دونون سچ سچ کہین اور جو عیب ہو بیان کر دین یعنی بکنے کی چیز کا تو خرید و فروخت مین دونون کو برکت ہو گی اور اگر جھوٹ کہین اور چیز کا عیب چھپاوین تو انکی خرید و فروخت مین برکت کم ہو گی یا مٹ جاوے گی **ف** ہمام کی روایت مین ہے حتی یتفرقا ویختار ثلاث مرات یعنی بائع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک دونون جدا نہوں اور اختیار کی شرط کر لین تین بار یہ ارشاد فرمایا

باب في فضل الاقالة

بیع فسخ کر ڈالنے کی فضیلت **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اقال مسلما اقاله الله عثرته **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمان سے اقالہ کرے قیامت کے دن اللہ اسکا قصور معاف کریگا **ف** یعنی ارزان خرید کر کے پھیر دے یا گران بیچکر پھیر لیوے اور بائع مشتری سے اور مشتری بائع سے سلوک کرے تو ثواب ہے تا کہ اپنے بھائی مسلمان کا نقصان نہ ہو

باب فيمن باع بيعتين في بيعة

ایک بیع مین یعنی ایک عقد مین دو بیعین کرنا منع ہے **عن** ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم من باع بيعتين في بيعة فله اوكسهما او الربا **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ایک بیع مین دو بیع کیا تو جو اوسمین کم ہو اوسکو اختیار کرنا چاہیے اور نہین تو سود ہو گا **ف** جیسے بائع مشتری سے کہے یہ کپڑا ایک دینار کا ہے اور یہ دو دینار کا اور مشتری کو دونون مین سے ایک لینا پڑے بعضون نے کہا اسکی مثال یہ ہے بائع مشتری سے کہے مین نے تیرے ہاتھ یہ کپڑا نقد دس کو اور ادھار پندرہ روپیہ کو بیچا بعضون نے کہا بائع مشتری سے کہے مین نے اپنا غلام تیرے ہاتھ بیچا اس شرط سے کہ تو اپنا گھر میرے ہاتھ بیچے مگر دوسری صورت اس حدیث کے مضمون سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ دو قیمتین کم و بیش ہین اوسمین سے کم کو اگر اختیار نہ کرے تو سود لازم آتا ہے

باب النهي عن العينة

بیع عینہ کی ممانعت کا بیان

عن ابن عمر قال سمعت رسول الله صلی الله علیہ وسلم یقول اذا تبایعتم بالعینة واخذتم اذناب البقر و رضیتم بالزرع وترکتم الجهاد سلط الله علیکم ذلا لا ینزعه حتی ترجعوا الی دینکم ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتے تھے جب تم بیع عینہ کروگے (یعنی سود خوارون نے ایجاد کی ہی مثلاً زید عمرو کے ہاتھ ایک تھان دس روپیہ کا بیچی ایک معین کی میعاد پر پھر آٹھ روپیہ نقد دیکر وہ تھان عمرو سے خرید لیوے) اور گائی بیل کی دم تھاموگی اور کھیتی سے خوش ہوگے اور جہاد کو چھوڑ دوگے تو اللہ تعالی ڈالدیگا تمہاری اوپر ذلت کو پھر دور نہ کریگا ذلت تمہاری یہانتک کہ پھر جاؤ اپنے دین کیطرف (یعنی پھر دین پر قائم ہوجاؤ اور جہاد شروع کرو تو عزت دیگا خدا تعالی اور غالب کریگا کفار پر ورنہ روز بروز ذلیل ہوتے جاؤگے یہی حال ہے مسلمانون کا اس زمانے مین اللہ رحم کرے)

باب فی السلف سلف (یعنی سلم کا) بیان راوسکی تفسیر آتی ہی **عن** ابن عباس قال قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة وهم یسلفون فی الثمر السنة والسنتین والثلاثة فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من اسلف فی تمر فلیسلف فی کیل معلوم ووزن معلوم الی اجل معلوم ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے مین تشریف لائے اور وہان کے لوگ میوون مین ایک ایک برس اور دو دو برس تین تین برس کا سلف کرتے تھے **ف** سلف اور سلم اوسکو کہتے ہین کہ مشتری بائع کو قیمت نقد دیدے اور مبیع کی ایک میعاد مقرر ہو جائے جیسے کسی سے دس روپیہ کے بدلے مین ایک من گیہون ٹھیرا دس روپیہ نقد اوسکو دیدے اور گیہون لینے کی میعاد ایک مہینہ مقرر ہو **ت** تو آپ نے فرمایا جسے میوہ خریدنے کی لیے قیمت پیشگی دی اوسکو چاہیے کہ اوسکی ماپ اور وزن یا ماپ مقرر کرے اگر مدت مجہول ہوگی یا وزن نامعلوم ہوگا تو سلم درست نہوگی **عن** محمد او عبد الله بن مجالد قال اختلف عبد الله بن شداد وابو بردة فی السلف فبعثونی الی ابن ابی اوفی فسألته فقال انا کنا نسلف علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم وابی بکر وعمر فی الحنطة والشعیر والتمر والزبیب زاد ابن کثیر الی قوم ما هو عندهم ثم اتفقا وسألت ابن ابزی فقال مثل ذلک ترجمہ محمد سے یا عبد اللہ بن مجالد سے روایت ہی کہ عبد اللہ بن شداد اور ابو بردہ نے آپسمین سلف کے باب مین اختلاف کیا تو مجھکو یہ مسئلہ پوچھنے کیلیے ابن ابی اوفی پاس بھیجا مین نے اونسے پوچھا اونہون نے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین اور ابو بکرؓ اور عمرؓ کے زمانہ مین گیہون اور جو اور کھجور اور انگور خشک مین سلف کیا کرتے تھے اور اون لوگون سے جنکے پاس یہ میوے نہوتے پھر مین نے ابن ابزی سے پوچھا اونہون نے بھی ایسا ہی بیان کیا (جیسا ابن ابی اوفی نے کہا) **عن** ابن ابی المجالد بهذا الحدیث قال عند قوم ما هو عندهم ترجمہ دوسری روایت مین ابن ابی المجالد سے ایسا ہی ہی ہے کہ اون لوگون سے سلم کرتے تھے جنکے پاس یہ مال نہوتے ابو داؤد نے کہا ابن ابی المجالد صحیح ہی **عن** عبد الله بن ابی اوفی الاسلمی قال غزونا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم الشام فکان یاتینا انباط من انباط الشام فنسلفهم فی البر والزیت سعرا معلوما واجلا معلوما

فقيل له ثمن له ذلك قال ما كنا نسئلهم ترجمہ عبد اللہ بن ابی اوفی اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شام کیطرف ہم نے سفر کیا جہاد کے لیے تو ہمارے پاس شام کے ملک کے کھیتی والے آئے اور ہم اون سے
گیہون اور تیل مین سلف کرتے۔ یعنے پہلی قیمت دیدیتے تھے اون کی بھاؤ اور مدت ٹھہرا کر کسی نے اون سے پوچھا اون
لوگون سے سلم کرتے ہوگے جنکے پاس یہہ مال ہوتا ہوگا انہون نے کہا ہم پوچھتے تھوڑے تھے **باب** فی السلم فی ثمرة
بعینہا کسی خاص درخت کے میوے مین سلم کرنا درست نہین ہے **عن** ابن عمر ان رجلا اسلف رجلا فی نخل
فلم تخرج تلك السنة شيئا فاختصما الى النبي صلى الله عليه وسلم قال بم تستحل ماله اردد عليه
ماله ثم قال لا تسلفوا فی النخل حتى يبدو صلاحه ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے ایک شخص نے سلم کیا
خاص ایک درخت کے میوے پر اوس سال اوس درخت مین میوہ نہ نکلا تو دونون نے جھگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
پاس آپ نے بائع سے کہا تو کس چیز کے بدلے اوسکا مال لیتا ہے پھیر دے اوسکا مال (یعنے جب میوہ نہین نکلا تو اوسکا راس المال پھیر دے)
پھر آپ نے فرمایا مت سلم کیا کرو کھجور کے درختون کے میوے مین جبتک پھل نکلنے پر نہ آوین **باب** السلف يحول سلم
مین مسلم فیہ کو بدل دینا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اسلف فی
شیء فلا یصرفه الی غیره ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی پہلی قیمت
دیکر کسی چیز کو خریدے سو وہ پیشتر کسی اور چیز سے بدلے یعنے جبتک اوس چیز کو اپنے قبضہ اور اختیار مین نلاوے
اوسکا بدلنا درست نہین مثلا سلم کی گیہون لینے پر اور گیہون لینے سے پہلے اوس کے بدلے مین چانول ٹھہرالیے تو یہ نادرست ہے
باب فی وضع الجائحة اگر کھیت یا باغ پر کوئی آفت آجاوے تو مشتری کو نقصان مجرا دینا چاہیے **عن**
ابی سعید الخدری انه قال اصيب رجل فی عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فی ثمار ابتاعها فكثر
دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم تصدقوا عليه فتصدق الناس عليه فلم يبلغ ذلك وفاء
دينه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا ما وجدتم وليس لكم الا ذلك ترجمہ ابی سعید
خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک شخص نے میوہ خریدا پھر اوس میوے پر کوئی آفت
آگئی اور وہ بہت سا قرضدار ہوگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اوسکے لیے خیرات دینے کا حکم فرمایا
تو لوگون نے اوسکو خیرات دی وہ مال خیرات کا بھی اوسکے قرض ادا ہونے کے قابل نہ ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا۔ یعنے اوسکے قرضخواہون سے جو کچھ اوس کے پاس ہے تم کو ملے تم وہی لے لو اور سوا اسکے تم کو اور کچھ نہ ملیگا (یعنے
اب بالفعل کچھ نہین ہوسکتا البتہ جب آیندہ اور کچھ مال کماوے تو اوس سے لے سکتے ہو) **عن** جابر بن عبد اللہ ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان بعت من اخيك ثمرا فاصابتها جائحة فلا يحل لك ان تاخذ
منه شيئا بم تاخذ مال اخيك بغير حق ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اگر میوہ بیچے تو اپنے بہائی مسلمان کے ہاتھ اور اوسپر یعنے میوہ پر کوئی آفت پہونچی تو تجہے خریدار سے ایک کوڑی بھی لینا حلال نہین **ف** یہہ حکم اوسوقت ہی کہ میوہ بالکل خراب ہو جاوی خواہ بعد پختگی کے لے یا نا دانی سی قبل پختگی کے اور اگر کچہہ رہی اور کچہہ جاتا رہے تو اوسوقت بقدر نقصان قیمت کے تخفیف چاہیے خواہ بعد پختگی کے لے یا جہالت سی قبل پختگی کے **ت** تو ناحق اپنے بہائی کا مال کیونکر لے گا

باب فی تفسیر الجائحة آفت کسکا نام ہی اور کیا چیز ہے **عن** عطاء قال الجوائح كل ظاهر مفسد من مطر او برد او جراد او ريح او حريق **ترجمہ** عطا سے روایت ہی آفت وہ ہے جو کہلی کہلی ہو جس سے تباہی ہو جیسے بارش یا پالا یا ٹیری یا آندہی یا انگار جس کا انکار کسیکو نہ ہو سکے

عن يحيى بن سعيد انه قال الاجائحة فيما اصيب دون ثلث راس المال قال يحيى وذلك فى سنة المسلمين **ترجمہ** یحیی بن سعید سی روایت ہی انہون نے کہا اگر تہائی سے کم مال پر آفت آوی تو اوسکو آفت نہ کہین گے یحیی نے کہا یہ مسلمانون کا طریقہ ہی ربعنے اون کی رواجی بات ہی کہ تہائی سی کم اگر نقصان ہو تو مشتری کو مجرا نہین دیتی کیونکہ ایسا ہوا کرتا ہے

باب منع الماء پانی کو روکنا چارہ روکنے کے لیے منع ہے **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچی ہوئی پانی سے کوئی منع نہ کری تاکہ گہاس بچ رہے ۔ عرب مین قاعدہ تہا کہ کنوون سے پانی بھر کر ایک حوض یا گڈہے مین ڈالتے اور اپنی جانورون کو پانی پلاتے جو بچ رہتا اوس سے اور لوگون کے جانور بھی نفع اوٹہاتے بعضون نے اوس بچے ہوئے پانی سی روکنا شروع کیا اس خیال سے کہ جب پانی نہ ملیگا تو لوگ اپنی جانورون کو گہانس چرانے کے لیے بہی نہ لاوین گے تو گہانس محفوظ رہیگی آنحضرت نے اس سے منع کیا

عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة لا يكلمهم الله يوم القيامة رجل منع ابن السبيل فضل ماء عنده ورجل حلف على سلعة بعد العصر يعنى كاذبا ورجل بايع اماما فان اعطاه وفى له وان لم يعطه لم يف له **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن اللہ تعالی تین شخصون سی بات نہ کریگا ایک تو وہ شخص کہ اوسکی پاس حاجت سے زیادہ پانی موجود ہو اور مسافر کو اوس پانی سی روکے اور دوسرا وہ شخص جو جہوٹی قسم بعد عصر کے کہا دے اپنا اسباب بیچنے کے لیے ۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے امام سی بیعت کی پہر امام نے اگر کچہ اوسکو دیا تو اوس نے بہی اپنی عہد کو پورا کیا ۔ یعنی دنیا ہی کے لیے بیعت کی **عن** الاعمش باسناده ومعناه قال ولهم عذاب اليم وقال فى السلعة بالله لقد اعطى بها كذا وكذا فصدقه الاخر فاخذها **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی اتنا زیادہ ہی کہ اللہ اون تینون آدمیون سے نہ بات کریگا نہ اون کو گناہون سے پاک کریگا اور اونکو دکہ کا عذاب ہوگا اور اسباب پر قسم کہانا یہ ہی کہ قسم خدا کی فلان شخص اسکو اتنی روپیہ کو خریدتا تہا یہ سنکر مشتری سچ جانے اور لے لیوے

عن امرأة يقال لها بهيسة عن ابيها قالت استاذن ابى النبى صلى الله عليه وسلم فدخل بينه وبين قميصه فجعل يقبل ويلتزم ثم قال يا نبى الله ما الشئ الذى لا يحل منعه قال الماء قال يا نبى الله ما الشئ الذى لا يحل

[illegible] نے اوسکو کچھ نہ دیا

منعه قال الملح قال يا نبي الله ما الشيء الذي لا يحل منعه قال ان تفعل الخير خير لك ترجمہ بہیسہ سے روایت
ہی کہ میری باپ نے اجازت مانگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر اونکا کرتہ اوٹھا کر اندر منہ ڈالا اور چومنے لگا اور لپٹنے لگا پھر
پانی پھر اوس نے پوچھا ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہے جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا نمک پھر اوس نے پوچھا ای نبی
اللہ کے وہ کون سی شی ہو جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا جتنی تو نیکی کرے اوسی قدر بہتر ہی (یعنی پانی اور نمک کا تو روکنا
کسی طرح درست نہین باقی اور چیزون کو بھی تو اگر نہ روکے گا دیگا تو زیادہ ثواب ہے) عن رجل من المهاجرين من اصحاب
النبي صلى الله عليه وسلم قال غزوت مع النبي صلى الله عليه وسلم ثلاثا اسمعه يقول المسلمون شركاء
في ثلاث في الكلاء والماء والنار ترجمہ مہاجرین صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ایک شخص سے روایت
ہی مین نے جہاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین بار مین نے سنا آپ فرماتے تھی مسلمان شریک ہین تین چیزون
مین گھانس مین پانی اور آگ مین (یعنی نہر اور چشمہ اسی طرح جلانے کی لکڑی جو جنگل مین ہو کسی کے ملک نہ ہو اور آگ سلگانی
کے پتھر جو پہاڑون مین ہوتے ہین اسیطرح گھانس جو بنجر لاوارث زمین مین اگے اوسپر کسیکا اجارہ نہین ہو سکتا ہر شخص
ان چیزون سے نفع اوٹھا سکتا ہے) باب في بيع فضل الماء بچا ہوا پانی بیچنے کا بیان عن اياس بن عبد ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع فضل الماء ترجمہ ایاس بن عبد سے روایت ہی مقرر منع فرمایا ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس پانی کے بیچنے سے جو حاجت سے زیادہ بچ رہے ف یعنی پینے کے لیے ورنہ کھیتی کے لیے
بیچنا درست ہی باب في ثمن السنور بلی کو بیچنا کیسا ہے عن جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله
عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب والسنور ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
کتی اور بلی کی قیمت لے نے سے منع فرمایا ہی (تو کتی کی قیمت حرام ہی شافعی اور احمد اور مالک کے نزدیک) عن جابر
ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الهرة ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی
کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہی باب في اثمان الكلاب کتون کی قیمت لینا کیسا ہی عن ابي مسعود عن النبي
صلى الله عليه وسلم انه نهى عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن ترجمہ ابی مسعود نے روایت کیا ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتی کی قیمت لینے سے ف کتی کی قیمت لینا حرام ہی جمہور علما کے نزدیک اونہین مین
سے ہین ابوہریرہ اور حسن بصری اور ربیعہ اور حکم بن حماد اور امام شافعی اور امام احمد اور داؤد اور ابن منذر وغیرہ ت
اور فاحشہ زانیہ کی خرچی لینے سے) ف زانیہ کی خرچی حرام ہونے پر مسلمانون کا اجماع ہی - موطا مین امام مالک نے کہا ہی
مہر بغی سے وہ چیز مراد ہی جو کہ زانی عورت کو دی جاوے اور ایسی طرح لکھا ہی امام نووی نے اور شیخ عبد الحق اور ملا علی قاری نے
ت اور کاہن فال نکالنے والے کی کمائی سے ف کاہن وہ سکو کہتے ہین جو زمانہ آیندہ کی خبر دے کہ ایسا ہوگا تو جو اوسکو
دینے پڑے اوسکو کچھ نقد یا کپڑا مٹھائی وغیرہ دینا حرام ہی اور عربی مین اوسکو حلوان کہتے ہین حلوا کے معنے شیرینی کے مین اور

(ای نبی اللہ کے وہ کون سی چیز ہی جسکا روکنا درست نہین آپ نے فرمایا

کہا بغوی نے اور قاضی عیاض نے کہ اجماع کیا ہے مسلمانوں نے اوپر حرام ہونے حلوان کاہن کے اسلیے کہ وہ بدلہ ہے حرام چیز کا اور اس لیے کہ وہ کہاتا ہے مال ساتھ باطل کے **عن** عبد الله بن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب وقال ان جاء يطلب ثمن الكلب فاملأ كفيه ترابا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے اور فرمایا جو کوئی کتے کی قیمت لینے آوے تو اوسکی مٹھی میں مٹی بھر دے **عن** عون بن ابي جحيفة ان اباه قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الكلب **ترجمہ** عون بن ابی جحیفہ نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کتے کی قیمت لینے سے **ف** مگر عطا اور ابو حنیفہ اور اون کے تابعین نے جائز رکھا ہے اون کتوں کی قیمت لینے کو جن سے منفعت ہوتی ہے جیسے شکاری کتا۔ طحاوی نے کہا یہ نہی اوس وقت تھی جب کتوں کے قتل کا حکم ہوا تھا جب اونکا قتل منع ہوا اور نفع لینا اون سے درست ہو گیا **عن** ابي هريرة يبلغ به قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل ثمن الكلب ولا حلوان الكاهن ولا مهر البغي **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہیں کتے کی قیمت اور فال نکالنے والے کی کمائی اور فاحشہ کے خرچی

باب ثمن الخمر والميتة

شراب اور مردار کی قیمت لینا اور اسی طرح بیچنا جس کا کہانا حرام ہے **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان الله حرم الخمر وثمنها وحرم الميتة وثمنها وحرم الخنزير وثمنه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر اللہ جل جلالہ نے حرام کیا شراب کو اور اوسکی قیمت کو اور حرام کیا مردے کو اور اوس کی قیمت کو اور حرام کیا سور کو اور اوس کی قیمت کو **عن** جابر بن عبد الله انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول عام الفتح وهو بمكة ان الله ورسوله حرم بيع الخمر والميتة والخنزير والاصنام فقيل يا رسول الله ارأيت شحوم الميتة فانه يطلى بها السفن ويدهن بها الجلود ويستصبح بها الناس فقال لا هو حرام ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم عند ذلك قاتل الله اليهود ان الله لما حرم عليهم شحومها اجملوه ثم باعوه فاكلوا ثمنه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکے میں تھے مقرر اللہ نے حرام کیا خرید فروخت شراب کی اور مردے کی اور سور کی اور بتوں کی لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ مردہ کی چربی سے ناؤ کو روغن کرتے ہیں اور کہال اوس سے چربی دیجاتی ہے اور لوگ اوس سے روشنی کرتے ہیں تو آپ نے فرمایا نہیں وہ تو حرام ہے پھر اوسی وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی لعنت کرے یہود پر جب اللہ جل جلالہ نے اون پر جانوروں کی چربی حرام کی تو اونہوں نے اوس چربی کو پگہلا کر بیچا اور اوسکے دام کہائے **ف** تو آپ نے فرمایا حرام کی قیمت بھی کھانا ایسا ہی ہے جیسے حرام کو کھانا **عن** يزيد بن ابي حبيب قال كتب الي عطاء عن جابر نحوه لم يقل هو حرام **ترجمہ** دوسری روایت میں بھی جابر سے ایسا ہی ہے مگر اس میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے فرمایا

نہین وہ تو حرام ہے (باقی سب ہی ہے) عن ابن عباس قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالسا
عند الرکن قال فرفع بصرہ الی السماء فضحک فقال لعن اللہ الیہود ثلاثا ان اللہ حرم علیہم الشحوم
فباعوھا واکلوا اثمانھا وان اللہ اذا حرم علی قوم اکل شیء حرم علیہم ثمنہ ولم یقل فی حدیث
خالد بن عبد اللہ رایت قال قاتل اللہ الیہود ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
مین نے رکن (حجر اسود یا کعبہ کا اور کوئی کونا) کے پاس بیٹھے دیکھا راوی کہتا ہے پھر آپ نے آسمان کی طرف دیکھا اور ہنسے پھر
تین بار آپ نے فرمایا اللہ یہود پر لعنت کرے مقرر اللہ جل جلالہ نے جانورون کی چربی حرام کی تو انہون نے اوس کو بیچکر
اوسکی قیمت لیکر کھائی اور مقرر اللہ جل جلالہ نے جب کسی قوم پر کسی چیز کا کھانا حرام کیا تو اوس کی قیمت بھی اون پر حرام کی
(خالد بن عبد اللہ کی حدیث مین یہ نہین ہے کہ مین نے حضرت کو کعبے کے کن کے پاس دیکھا اوس مین یہ ہے کہ تباہ کرے
اللہ یہود کو) عن المغیرۃ بن شعبۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من باع الخمر فلیشقص الخنازیر
ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے شراب بیچا اوس نے سور کا گوشت حلال کیا
(یعنی سور کھانے کو بھی درست سمجھا کیونکہ شراب اور سور حرمت مین برابر ہین) عن عائشۃ قالت لما نزلت الآیات
الاواخر من سورۃ البقرۃ خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقراھن علینا وقال حرمت التجارۃ
فی الخمر ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے جب سورہ بقرہ کی اخیر کی آیتین اترین (یعنی یسئلونک عن الخمر والمیسر) تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے (در اون آیتون کو پڑھکر سنایا ہم کو اور فرمایا حرام ہوئی سوداگری شراب کی اللہ نے فرمایا
کہہ تو اے محمد شراب اور قمار بازی مین نفع ہین لوگون کو پر گناہ اون مین نفع سے زیادہ ہے) باب فی بیع
الطعام قبل ان یستوفی (غلے کو بیچنا اوسپر قبضہ کرنے سے پہلے درست نہین ہے) عن ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم قال من ابتاع طعاما فلا یبیعہ حتی یستوفیہ ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جو کوئی غلہ مول لیوے تو اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو تول کر اپنے قبضہ مین نہ لاوے ف چارون اماموں کا یہی مذہب ہے
کہ غلہ بیچنا مول لیکر اور بغیر اوسکو بدون اپنا قبضہ کئے درست نہین اور امام شافعی کے نزدیک کوئی چیز غلہ ہو یا نہ مین اور باغ بدون قبضہ
بیچنا درست نہین اور امام اعظم کے مذہب مین زمین اور باغ اور گھر مین قبضہ ہونا شرط نہین باقی سب منقولات مین قبضہ شرط
ہے منقول وہ مال جو ایک جگہ سے دوسری جگہ جاسکے اور غیر منقول جیسے زمین اور باغ عن ابن عمر انہ قال کنا
فی زمن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبتاع الطعام فیبعث علینا من یامرنا بانتقالہ من المکان الذی
ابتعناہ فیہ الی مکان سواہ قبل ان نبیعہ یعنی جزافا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم اناج خریدتے تھے پھر آپ ہمارے پاس ایک آدمی بھیجتے تھے وہ ہم کو حکم کرتا تھا کہ غلہ اوس جگہ سے
اوٹھا لیجاوین جہان خریدا ہے قبل اسکے کہ ہم اوسکو بیع کرین ف تاکہ وہ غلہ اون کے قبضہ مین بخوبی آجاوے اسکی بیع

اگر ہو عن ابن عمر قال كانوا يتبايعون الطعام جزافا باعلى السوق فنهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يبيعوه حتى ينقلوه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی لوگ غلہ خرید کرتے تھے ایک جاہی مین ڈہیر کے ڈہیر جو بازار کی بلندی پر
تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اوسکے بیچنے سے جبتک اوس غلہ کو وہان سے دوسری جگہہ نہ لیجاوین تاکہ پہلے
مشتری کا قبضہ ہو جاوے) عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان يبيع احد طعاما
اشتراه بكيل حتى يستوفيه ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص اناج
بیچے جسکو اوس نے ناپ یا تول پر خریدا ہے جبتک اوس پر قبضہ کرلے عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من ابتاع طعاما فلا يبعه حتى يكتاله زاد ابو بكر قال قلت لابن عباس لم قال الا ترى انهم يتبايعون
بالذهب والطعام مرجئ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اناج خریدے
پھر اوسکو نہ بیچے جبتک اوسکو تول نہ لیوے ف مروان اپنی حکومت مین سپاہیونکو تنخواہ مین چٹہیان لکہدیتا تہا کہ اتنا
اناج فلانے نگر یا فلانے گاؤن سے لے لو سپاہیون نے بدون اناج لیے لوگون کے ہاتھہ وہ چٹہیان بیچنا اختیار کیا تب ان سے یہ حدیث
بیان کی پہر مروان نے منع کردیا اس سے ت ابو بکر نے اتنا زیادہ کیا مین نے ابن عباس سے کہا کیون یہ ممانعت ہوئی
اونہون نے کہا لوگ اناج کو بیچڈالتے تھے اشرفیان لیکر حالانکہ اناج ایک میعاد پر ملنے والا ہوتا (یعنی ابہی تک بائع کے پاس سے
مشتری تک آیا بھی نہوتا اور مشتری قبل قبضے کے اوسکو بیچڈالتا پہر دوسرا مشتری اور کسی کے ہاتہہ بیچڈالتا عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اشترى احدكم طعاما فلا يبعه حتى يقبضه قال سليمان
بن حرب حتى يستوفيه زاد مسدد قال وقال ابن عباس واحسب ان كل شيء مثل الطعام ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اناج خریدے تو اوسکو جبتک اپنے قبضہ مین نلاوے کسی کے
ہاتہہ نہ بیچے ابن عباس نے کہا میری نزدیک ہر چیز کا یہی حکم ہے یعنی جو چیز کوئی خریدے تو جبتک اوسپر قبضہ کرے اوسکو دوسرے
کے ہاتہہ نہ بیچے اناج ہو یا جانور یا مکان یا عن ابن عمر قال رايت الناس يضربون على عهد رسول الله صلى الله عليه
وسلم اذا اشتروا الطعام جزافا ان يبيعوه حتى يبلغه الى رحله ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی مین نے
لوگون کو دیکھا مار پڑتی تھی اونپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین جب اناج کے ڈہیر خریدتے پھر اوسکو بیچڈالتے اپنے مکان
پر لیجانے سے پہلے (یعنے وہین کے وہین قبضے سے پہلے بیچڈالتے) عن ابن عمر قال ابتعت زيتا في السوق فلما استوجبته
لقيني رجل فاعطاني به ربحا حسنا فاردت ان اضرب على يده فاخذ رجل من خلفي بذراعي فالتفت فاذا زيد
بن ثابت فقال لا تبعه حيث ابتعته حتى تحوزه الى رحلك فان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى ان تباع السلع
حيث تبتاع حتى يحوزها التجار الى رحالهم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی کہ مین نے بازار مین تیل خریدا اور جب
مین نے کامل کرلیا تو مجھے ایک شخص ملا اور اوس مین خاطر خواہ فائدہ دینے لگا سو مین نے چاہا کہ اس خریدار کو وہ تیل دیدون اتنے مین

ایک شخص نے میرا ہاتھ پیچھے سے پکڑ لیا مین گہوم کر دیکھا تو زید بن ثابت مین اونہون نے کہا جبتک اوسکو اپنے ٹہکانے
پر نہ لیجاوے خرید نیکی جگہہ سے مت بیچ۔ یعنے جہان خریدا ہی وہین مت بیچ بلکہ اپنے ٹہکانے پر لاکر بیچ اسلیے کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی جہان پر چیز خریدی جاوے وہین پر بیچے جبتک سوداگر اپنے ٹہکانے پر نہ لیجاوے نہ بیچے **باب**
فی الرجل یقول فی البیع لاخلابۃ جو شخص بیچتے وقت یہ کہدے اسمین حیلہ اور فریب نہین ہی تو اوسکو اختیار ہوگا

عن ابن عمر ان رجلا ذکر لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ یخدع فی البیع فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا بایعت فقل لاخلابۃ فکان الرجل اذا بایع یقول لاخلابۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک شخص نے ذکر کیا کہ خرید و فروخت مین لوگ اوسکو دہوکہا دیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا جب تو خرید و فروخت کیا کرے تو کہدیا کر کہ دہوکا نہین ہی (یعنے اگر مجھکو کسی چیز مین نقصان معلوم ہوتا تو وہ معاملے کو فسخ کر
دیا) **عن** انس بن مالک ان رجلا علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یبتاع وفی عقدتہ ضعف فاتی

اھلہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا یا نبی اللہ احجر علی فلان فانہ یبتاع وفی عقدتہ ضعف
فدعاہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنھاہ عن البیع فقال یا نبی اللہ انی لا اصبر عن البیع فقال صلی اللہ علیہ
وسلم ان کنت غیر تارک البیع فقل ھا وھا ولاخلابۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص نے (حبان بن
منقذ بن عمرو انصاری) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین خرید و فروخت کیا کرتا ہتا اوس کے عقل مین فتور تہا
تو اوسکے عزیز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہنے لگے یا رسول اللہ اوس شخص پر حجر کیجیے تاکہ اوسکا کوئی تصرف
صحیح نہو یعنے لوگون کو مطلع کر دیجیے کہ اس سے کوئی معاملہ نہ کرے) کیونکہ وہ سوداگری کرتا ہے اور اوسکی عقل مین فتور ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہہ سنکر اوسکو بلا بہیجا اور خرید و فروخت سے منع کیا اوس نے عرض کیا یا رسول اللہ مجہسے صبر نہین ہو سکتا
کہ مین خرید و فروخت نہ کرون تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچہا تو اگر خرید و فروخت کو چہوڑ نہین سکتا تو معاملہ
کرتے وقت یہ کہا کر آگاہ رہو اس معاملے مین فریب اور حیلہ نہین ہی **ف** دارقطنی اور بیہقی کی روایت مین اتنا زیادہ ہی مجہے
اختیار ہی تین دن تک یعنی سوچنے سمجہنے کے لیے اگر نقصان معلوم ہو تو معاملے کو فسخ کرونگا **باب** فی العربان بیع عربان
کے بیان مین (اسکی تفسیر آتی ہی) **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ انہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن بیع العربان **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا بیع عربان سے **ف** امام مالک نے کہا ہماری نزدیک اوسکی معنی یہہ ہین کہ آدمی ایک غلام یا لونڈی خریدے
یا جانور کو کرایہ لے پہر بائع سے یا جانور والے سے کہدیوے کہ مین تجہے ایک دینار یا کم زیادہ دیتا ہون اس شرط پر کہ اگر مین
غلام یا لونڈی کو خرید لونگا تو وہ دینار اوسکی قیمت مین سے سمجہنا یا جانور پر سواری کرونگا تو کرایہ مین سے خیال کرنا ورنہ مین
اگر غلام یا لونڈی تجہے پہیر دون یا جانور پر سوار نہ ہون تو دینار مفت تیرا مال ہو جاویگا اوسکو واپس نہ لونگا نہ ہندی مین اسکو

بعیانہ اور سائی کہتے ہین شریعت مین یہہ بیع باطل ہے اور لغو) **باب** فی الرجل یبیع مالیس عندہ جو چیز
اپنے پاس نہو اوسکا بیچنا نادرست ہی **عن** حکیم بن حزام قال یا رسول الله یاتینی الرجل فیرید منی البیع
لیس عندی افابتاعه له من السوق قال لاتبع مالیس عندک **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہی کہ مین نے عرض
کیا یا رسول اللہ بعض آدمی میرے پاس آتا ہی اور وہ چیز مجھہ سے مانگتا ہی جو میری پاس موجود نہین تو مین اوسکو بازار
سے خرید کر لادون سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چیز تیری پاس موجود نہین اوسکو مت بیچ **عن** عبد الله
بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يحل سلف وبيع ولا شرطان في بيع ولا ربح مالم تضمن
ولا بيع ماليس عندك **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ادہار کی
شرط پر بیچنا حلال نہین یا ادہار کی شرط پر بیچنا یعنے کسی کے ہاتہہ کچہہ بیچنا اور اوس سے شرط کرنا کہ اسقدر روپیہ وغیرہ مجھکو قرض
دینا ہوگا درست نہین ۔ یا یہہ معنی ہین ۔ کہ ایک شخص کسیکو کچہہ قرض دے اور اپنی کوئی چیز اوسکے ہاتہہ گران قیمت سے بیچے)
اور نہ ایک بیع مین دو شرطین) مثلا بائع مشتری سے کہے یہہ کپڑا مین نے تیرے ہاتہہ اس شرط پر بیچا کہ دہلوا بھی دونگا اور
سلوا بھی دونگا اور علما نے لکھا ہی دو شرطون کی قید اتفاقی ہی ورنہ ایک شرط بھی جائز نہین) اور نہ نفع اوس چیز کا
کہ جسمین اپنا ذمہ نلیا جاوے اور نہ بیچنا اوس چیز کا جو اپنے پاس موجود نہو یعنی اپنے قبضہ مین نہو **باب** فی شرط
فی بیع بیع مین شرط کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد الله قال بعته يعني بعيره من النبي صلى الله عليه وسلم
واشترطت حملانه الى اهلي قال في آخره ترانی انما ماكستك لاذهب بجملك خذ جملك وثمنه فهما لك
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی مین نے اپنا اونٹ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہہ بیچا اور شرط لگالی مین اپنے اوسپر
سوار ہونگا اور بوجہہ لادنے کی اپنے گہر تک پہر بیان کیا قصہ اوسکا اخیر مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہسے فرمایا کیا تو سمجہتا ہی
مین جو تیرے مین تامل اسلیے کرتا ہون کہ تیرا اونٹ لیجاؤن جا اپنا اونٹ بھی لے اور قیمت بھی اوسکی لیلے دونو تیرے لیے ہو
باب فی عهدة الرقيق غلام لونڈی جب خریدے تو تین دن تک مشتری کو اختیار ہی **عن** عقبة بن عامر ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال عهدة الرقيق ثلاثة ايام **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا غلام اور لونڈی کے عیب کی جوابدہی بائع پر تین روز تک ہی یعنی تین روز تک مشتری اگر چاہی تو بغیر عیب
ثابت کیے ہوے واپس کر سکتا ہی بعد تین دن کے عیب کو ثابت کرنا ضرور ہی گواہون سے یا بائع کے اقرار سے اہل مدینہ کا یہی قول ہے
اور جمہور علما نے اس حدیث پر عمل نہین کیا کیونکہ یہ حدیث ضعیف ہی **عن** قتادة باسناده فى معناه زاد ان وجد
داء فى الثلث ليالي رد بغير بينة وان وجد داء بعد الثلاث كلف البينة انه اشتراه وبه هذا الداء
ترجمہ دوسری روایت قتادہ سے ایسی ہی ہی یعنی اگر تین دن کے اندر غلام لونڈی مین کوئی عیب نکلے تو مشتری بغیر گواہون کے واپس کر سکتا ہی
اور جو تین دن کے بعد عیب نکلے تو مشتری سے گواہ طلب ہون گے اسبات پر کہ جب اوس نے خریدا تہا تو یہ عیب موجود تہا ابو داود نے کہا یہہ تفسیر

قتادہ کا کلام ہی) **باب** فیمن اشتری عبدا فاستعمله ثم وجد عیبا ایک شخص نے غلام خرید اور اوسکو
کام مین لگایا پہر اوسمین عیب نکلا تو اجرت مشتری کی ہوگی **عن** عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله
صلی الله علیه وسلم الخراج بالضمان **ترجمه** عائشہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا محاصل
کا وہی مستحق ہی جو ضامن ہو تو مشتری اوس غلام کا ضامن تھا کیونکہ اگر غلام مرجاتا یا تلف ہوجاتا تو مشتری کا نقصان
ہوتا اسواسطی محنت مزدوری کی اجرت بہی وہی لیگا اور بائع کو نہ دیگا اگرچہ غلام عیب کے وجہ سے پہیر دیگا **عن**
مخلد الغفاری قال کان بینی وبین اناس شرکة فی عبد فاقتویته وبعضنا غائب فاغل علی غلة
فخاصمنی فی نصیبه الی بعض القضاة فامرنی ان ارد الغلة فاتیت عروة بن الزبیر فحدثته فاتاه عروة
فحدثه عن عائشة علیها السلام عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الخراج بالضمان **ترجمه** مخلد غفاری سے
روایت ہی میری اور چند لوگون مین ایک غلام مشترک تہا مین نے اوس غلام سے کچہ کام لینا شروع کیا بغیر اجازت اور اطلاع
اور شرکا کے تو یہ ضامن ہوگئی اوس غلام کے اوس نے روپیہ کمایا اب جو شریک غائب تہا اوس نے مجہ سے جہگڑا کیا کہا
میرا بہی حصہ اوسمین سے دو اور نالش کی ایک قاضی پاس اوس نے حصہ لانے کا حکم کیا پھر مین عروہ بن الزبیر پاس آیا
اور اونسے بیان کیا تو عروہ نے اون سے وہ حدیث بیان کی جو حضرت عائشہ سے سنی تہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا منافع اوس کے ہون گے جو ضامن ہوگا البتہ اگر مخلد اور شرکا کی رضامندی اور اطلاع سے یہ کام کرتے
ہر ایک ضامن ہوتا پہر ہر ایک کو نفع بہی ملتا **عن** عائشة رضی الله عنها ان رجلا ابتاع غلاما فاقام عنده
ماشاء الله ان یقیم ثم وجد به عیبا فخاصمه الی النبی صلی الله علیه وسلم فرده علیه فقال الرجل
یا رسول الله قد استغل غلامی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الخراج بالضمان **ترجمه** حضرت
ام المؤمنین عائشہ رض سے مروی ہی ایک شخص نے ایک غلام خریدا پہر جبتک خدا کو منظور تہا وہ غلام اوسکی پاس رہا اوسکے پہر
مین عیب نکلا تو جہگڑا کیا اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آپ نے غلام بائع کو پھروا دیا بائع بولا یا رسول
اللہ اس نے میری غلام سے روپیہ کمایا ہی محنت کراکر آپ نے فرمایا منافع اوسی کو ملین گے جو ضامن ہو پس مشتری جبتک
غلام اوس کے پاس تہا اوسکا ضامن تہا اس لیے جو روپیہ حاصل ہوا ہی وہ بھی وہی لیوے گا **باب** اذا اختلف
البیعان والبیع قائم جب اختلاف ہو بائع اور مشتری مین قیمت کا اور مبیع موجود ہو **عن** محمد بن الاشعث
قال اشتری الاشعث رقیقا من رقیق الخمس من عبد الله بعشرین الفا فارسل عبد الله الیه فی ثمنهم
فقال انما اخذتهم بعشرة الاف فقال عبد الله فاختر رجلا یکون بینی وبینک قال الاشعث انت بینی
وبین نفسک قال عبد الله فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا اختلف البیعان ولیس
بینهما بینة فهو ما یقول رب السلعة او یتتارکان **ترجمه** محمد بن اشعث سے روایت ہی کہ اشعث نے چند غلام

عبد اللہ بن مسعود سے بیس ہزار روپیہ کو خریدے جو خمس مین اونکو ملے تھے عبد اللہ بن مسعود نے اون کی قیمت اشعث سے
منگا بھیجی اشعث نے کہا مین نے دس ہزار کو خریدے ہین عبد اللہ بن مسعود نے کہا اچھا تو کسی شخص کو تجویز دو جو میری اور تمہارے
درمیان فیصلہ کرے اشعث نے کہا تم ہی میرے اور اپنے درمیان ہو جاؤ (یعنے جو انصاف ہے سچا فیصلہ کر دو سبحان
اللہ صحابہ کتنے خوش اور نیک نفس تھے) عبد اللہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے
جب خریدنے والا اور بیچنے والا دونو آپس مین جھگڑا کرین اور دونون مین کوئی گواہ نہ ہو تو جو بات صاحب مال کہے
وہی مشتری تسلیم کرے یا دونون ملکر بیع کو فسخ کر ڈالین **عن** ابن مسعود باع من الاشعث بن قیس رقیقا فذکر
معناہ والکلام یزید وینقص **ترجمہ** دوسری روایت مین بھی یہی قصہ مذکور ہے کہ عبد اللہ بن مسعود نے
چند غلام اشعث بن قیس کے ہاتھ بیچے تھے کچھ الفاظ کی کمی بیشی ہے **باب** فی الشفعۃ شفعہ کا بیان (جو مشہور ہے) **عن**
جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل شرک ربعۃ او حائط لا یصلح ان یبیع
حتی یؤذن شریکہ فان باع فہو احق بہ حتی یؤذنہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شفعہ **ف** شفعہ کہتے ہین اوس استحقاق کو جو شریک کو حاصل ہوتا ہے زمین یا مکان کے بکنے کے وقت مثلاً
ایک مکان یا باغ چار آدمیون مین مشترک تھا اب ایک شخص نے اون مین سے اپنا حصہ کسی غیر شخص کے ہاتھ بیچا تو
باقی شریکون کو شفعہ کا حق حاصل ہوگا اگر وہ چاہین تو مشتری کو اوتنے دام جتنے کو اوس نے خریدا ہے دیکر جبرا وہ حصہ لے
لین) ہر مشترک چیز مین گھر ہو یا باغ جبتک اپنے شریک کی اجازت نہو اوسکا بیچنا خوب نہین اور جو بلا اجازت اوسکی
بیچڈالے تو اوسکے لینے کا وہی شریک بہت مستحق ہے جبتک کہ وہ اجازت نہ دیوے **عن** جابر بن عبد اللہ قال انما
جعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشفعۃ فی کل ما لم یقسم فاذا وقعت الحدود وصرفت الطرق
فلا شفعۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شفعہ ہر چیز مین ہے جو تقسیم نہین ہوئی ہے
اور جب حدین بند ہو گئین اور راہین جدا ہو گئین تو شفعہ نہین ہے (کیونکہ پھر شرکت ہی نہ رہی سب الگ ہو گئی) **عن**
ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قسمت الارض وحدت فلا شفعۃ فیہا **ترجمہ** ابی ہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمین کی تقسیم ہو کر حد بند ہو گئی تو پھر اوسمین شفعہ نہین **عن**
ابی رافع سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول الجار احق بسقبہ **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے ہمسایہ زیادہ ترحقدار ہے اپنے لگے ہوئے مکان کا **ف** یعنے جب جگہ بکے
تو ہمسایہ کے ہوتے ہوئے اجنبی آدمی اوسکو مول نہین لے سکتا اوسکو بھی حق شفعہ کہتے ہین ابو حنیفہ کے نزدیک ہمسایہ کو
بھی حق شفعہ ہے اور بعض ائمہ کے نزدیک نہین ہے **عن** سمرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال جار الدار احق
بدار الجار او الارض **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا اپنے ہمسایہ کے

گہر یا زمین لینے کا زیادہ مستحق ہے **عن** جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
الجار احق بشفعة جاره ينتظر بها وان كان غائبا اذا كان طريقهما واحدا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ والا زیادہ حقدار ہے اپنے ہمسایہ والے کے شفعہ کا۔ اگر ہمسایہ والا حاضر
نہ ہوگا تو شفعہ میں اوسکا انتظار کیا جاویگا جب اون دونون کے گہر کا ایک ہی رستہ ہوگا **باب** فی الرجل
یفلس فیجد الرجل متاعه بعینه ایک شخص کوئی چیز کسی سے لیکر مفلس ہو جاوے تو چیز والا اپنی چیز کا زیادہ
حقدار ہوگا اور دوسرے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما الرجل فلس فادرک
الرجل متاعه بعینه فهو احق به من غیره **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے مفلس کے پاس اپنا مال جوں کا توں پایا تو وہ اوس مال کا وہی زیادہ تر لائق ہے اور قرضخواہوں کی نسبت
ف یعنی جس نے اپنا مال کسی کے ہاتھ بیچا اور مول لینے والا مفلس اور قرضدار ہوگیا قیمت نہیں دے سکتا تو وہ اپنے
مال کو اگر بجنسہ پاوے تو پھیر لیوے اور بیع کو باطل کر دیوے اور قرضخواہوں کا اوس میں حق نہیں اور یہی مذہب ہے امام شافعی
کا اور امام اعظم کے نزدیک اوس مال کا بیچنے والا سب قرضخواہوں کے برابر ہے بانٹ لیوین **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن
بن الحرث بن هشام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ایما رجل باع متاعا فافلس الذی ابتاعه
ولم یقبض الذی باعه من ثمنه شیئا فوجد متاعه بعینه فهو احق به وان مات المشتری فصاحب
المتاع اسوة الغرماء **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن بن حارث بن ہشام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس شخص نے اپنا مال بیچا پہر خریدار مفلس ہوگیا اور بیچنے والے نے اپنے مال کی کچھ قیمت نہ پائی اور بجنسہ اپنے مال کو
خریدار کے پاس پایا تو اوس مال کے لینے کا وہی بائع زیادہ تر حقدار ہے اور اگر خریدار مر گیا ہو تو مال والا اور قرضخواہوں کی مثل
ہے **عن** ابی بکر بن عبد الرحمن بن الحرث بن هشام ان رسول الله صلی الله علیه وسلم فذکر معنی حدیث
مالک زاد وان کان قد قضی من ثمنها شیئا فهو اسوة الغرماء فیها **ترجمہ** ابی بکر بن عبد الرحمن سے دوسری
روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ اگر مشتری اوس مال کی کسی قدر قیمت ادا کر چکا ہے تو مالک اوس کا سب قرضخواہوں کے برابر ہوگا
(یعنی اور قرضخواہوں پر مقدم نہ سمجھا جاویگا بلکہ اوس مال میں سے تمام قرضخواہوں کو حصہ رسد کے طور پر حصہ ملیگا) **عن**
ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم نحوه قال فان کان قضاه من ثمنها شیئا فما بقی فهو اسوة الغرماء
وایما امرئ هلک وعنده متاع امرئ بعینه اقتضی منه شیئا او لم یقتض فهو اسوة الغرماء **ترجمہ**
دوسری روایت ابو ہریرہ سے بھی ایسی ہی ہے اوسمین یہ ہے کہ اگر مشتری کسقدر قیمت بائع کو دے چکا ہے تو وہ اور قرضخواہوں کے
مثل ہوگا اور جو کوئی شخص مر گیا اور اوسکے پاس کوئی چیز بجنسہ کسی کی نکلی (یعنے اوس سے خریدی ہوئی) تو خواہ بائع نے یعنی
صاحب مال نے میت سے کچھ قیمت پائی ہو خواہ نہ پائی ہو ہر حال میں وہ سب قرضخواہوں کے برابر ہوگا اور مقدم جب ہوتا تہا کہ

مدیون مفلس ہوجاوے لیکن نہ ہو عن عمر بن خلدة قال اتینا ابا هریرة فی صاحب لنا افلس فقال لاقضین فیکم
بقضاء رسول الله صلی الله علیه وسلم من افلس او مات فوجد رجل متاعه بعینه فهو احق به ترجمہ عمر بن خلدہ سے
روایت ہے ابوہریرہؓ پاس ہم آئے ہمارے صاحب کے مقدمہ میں جو مفلس ہوگیا تھا اُنہون نے کہا ہم تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے فیصلہ کاسا فیصلہ کرتے ہیں جو مفلس ہوگیا یا مرگیا پھر صاحب مال نے اپنی چیز کو بجنسہٖ پایا تو وہ زیادہ حقدار ہے بہ نسبت
اور قرضخواہون کے **باب** فیمن احیی حسیرا جو شخص بیکار نکالے ہوئے جانور کو درست کرے کھلا پلا کر یا دوا کر کے عن
عامر الشعبی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من وجد دابة قد عجز عنها اهلها ان یعلفوها فسیبوها
فاخذها فاحیاها فهی له قال فی حدیث ابان قال عبید الله فقلت عمن قال عن غیر واحد من اصحاب
النبی صلی الله علیه وسلم ترجمہ عامر شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی ایسے جانور کو پاوے
جسکے لوگون نے عاجز ہوکر اوسکو چھوڑ دیا ہو (یعنے بیکار سمجھکر نکالدیا ہو اوسکا دانہ چارہ اون پر دشوار ہو) پھر اوسکو لیکر دوبارہ
زندہ کرے اوسکو (یعنی کھلاوے پلاوے دوا علاج کرے کہ وہ چنگا بھلا ہو جاوے) تو وہ جانور اوسی کا ہو جاویگا۔ ابان نے
کہا میں نے عامر شعبی سے پوچھا تم نے یہ حدیث کس سے سنی اُنہون نے کہا ایک چھوڑ کئی صحابہ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے
عن الشعبی یرفع الحدیث الی النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من ترک دابة بمهلک فاحیاها
رجل فهی لمن احیاها ترجمہ عامر شعبی سے دوسری روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی
جانور کو تباہی کیحالت میں چھوڑ دے پھر کوئی شخص اوسکو لیکر دوبارہ زندہ کرے تو وہ اوسی کا ہوگا جس نے دوبارہ زندہ
کیا ہے **باب** فی الرهن گروی کا بیان (یعنی گرو رکھنے کا) عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لبن
الدر یحلب بنفقته اذا کان مرهونا والظهر یرکب بنفقته اذا کان مرهونا وعلی الذی یرکب ویحلب
النفقة ترجمہ ابی ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دودہ والی جانور کا دودہ دوہوے جب جانور گرو
ہو ویسا ہی طرح اوس پر سوار ہو اور جو دودہ دوہوے یا سوار ہو اوسی پر جانور کا کہانا ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا اگر و جانور پر
سواری کرنا اور اوسکا دودہ پینا دانہ گہانس کے بدلے مرتہن کو درست ہے اور یہی مذہب ہے امام احمد کا لیکن اونکے نزدیک رہن
کا نفع لینا بقدر خرچ کے چاہیے خرچ سے زیادہ نہیں درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک منافع کا حق مالک کو ہے اور اوسی پر خرچ لازم
ہے اور امام اعظم کے نزدیک جیسے وہ چیز گرو ہے ویسی ہی اوسکا نفع بھی مرتہن اگر منافع لیوے تو اپنے اصل قرض میں وصول کرتا
جاوے اور خرچ اوسکا مالک پر لازم ہے **باب** فی الرجل یاکل من مال ولده کوئی شخص اپنی اولاد کی کمائی کہاوے تو
درست ہے عن عمارة بن عمیر عن عمته انها سالت عائشة رضی الله عنها فی حجری یتیم أفآکل من
ماله فقالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اطیب ما اکل الرجل من کسبه وولده من کسبه
ترجمہ عمارہ بن عمیر سے اپنی پھوپھی سے سنا اُنہون نے حضرت عائشہ سے پوچھا میں ایک یتیم کو پالتی ہون کیا میں اوسکا مال کہاؤن

تو حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت پاکیزہ خوراک آدمی کی وہ ہی جو آدمی کے کسب سے ہو اور بیٹے
کا کسب باپ ہی کا کسب ہے **ف** اسی واسطے بیٹے پر ماں باپ کا نفقہ لازم ہے جب عاجز ہوں اور محتاج اگر بیٹا حاضر نہ ہو یا
نہ دیوے تو بقدر خرچ کے ماں باپ کو اوسکی مال میں سے لینا درست ہی **عن** عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم
انه قال ولد الرجل من کسبه من اطیب کسبه فکلوا من اموالهم **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کی اولاد بھی اوسکی کمائی ہے بلکہ بہتر کمائی ہے تو اولاد کے مال میں سے
کھاؤ اگر احتیاج ہو تو بقدر احتیاج اونکا مال خرچ کرو **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رجلا اتی
النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله ان لی مالا وولدا وان والدی یحتاج مالی قال انت ومالك
لوالدك ان اولادکم من اطیب کسبکم فکلوا من کسب اولادکم **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس
مال ہے اور اولاد بھی ہے اور میرا باپ میرے مال کا محتاج ہے تو آپ نے فرمایا تو اور تیرا مال دونو تیرے باپ ہی کے ہیں یعنی
خبرگیری باپ کی تجھپر واجب ہے اسلیے کہ اولاد بہتر کمائی تمہاری ہے تو اپنی اولاد کی کمائی میں سے کھاؤ کیونکہ وہ کمائی
کی کمائی ہے) **باب** فی الرجل یجد عین ماله عند رجل ایک شخص اپنی چیز کو بجنسہ دوسرے کے پاس پاوے
تو وہ لے لے **عن** سمرة بن جندب قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من وجد عین ماله عند
رجل فهو احق به ویتبع البیع من باعه **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس نے اپنا مال بجنسہ کسی کے پاس پایا تو اوس مال کا وہی زیادہ تر حقدار ہے اور جسنے اس مال کو خریدا ہے وہ بائع پر
اوسکے دام کا دعوی کرے) **باب** فی الرجل یاخذ حقه من تحت یده کوئی شخص اپنے مال میں سے
اپنی حق کے مقدار لے لیوے تو کیسا ہے **عن** عائشة رضی الله عنها ان هندا ام معاویة جاءت رسول الله
صلی الله علیه وسلم فقالت ان ابا سفیان رجل شحیح وانه لا یعطینی ما یکفینی وبنی فهل علی من جناح
ان اخذ من ماله شیئا قال خذی ما یکفیك وبنیك بالمعروف **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ہندہ جو ماں معاویہ
کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے عرض کیا کہ ابوسفیان تو بخیل آدمی ہے اور وہ مجھے اسقدر نفقہ نہیں دیتا
ہے جو مجھے اور میری اولاد کے لیے کافی ہو تو کیا میری پر گناہ ہے جو میں اوسکی مال میں سے کچھ لے لوں آپ نے اوس سے فرمایا
اسقدر لے لے جو تجھکو اور تیری بیٹوں کے لیے کفایت کرے (موافق دستور کے زیادہ نہ لے) **عن** عائشة رضی الله عنها
قالت جاءت هند الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ان ابا سفیان رجل ممسك فهل
علی من حرج ان انفق علی عیاله من ماله بغیر اذنه فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا حرج علیك ان
تنفقی علیهم بالمعروف **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہندہ آئی اور

عرض کیا یا رسول اللہ ابوسفیان تو بخیل شخص ہے تو کیا اس مین مجھپر کچھہ حرج ہی جو مین بے اجازت اوسکی اوسکی مال مین
سے اوسکی اولاد کے کہانے پینے مین خرچ کرون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرے لیے کچھہ حرج نہین اگر تو دستور
کیموافق اون بچون پر خرچ کرے **عن** یوسف بن ماهك المكي قال كنت اكتب لفلان نفقة ايتام
كان وليهم فغالطوه بالف درهم فاداها اليهم فادركت لهم من مالهم مثليها قال قلت اقبض الالف
الذي ذهبوا به منك قال لا حدثني ابي انه سمع رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ادالامانة الى من ائتمنك
ولا تخن من خانك **ترجمہ** یوسف بن ماہک مکی سے روایت ہی مین ایک شخص کا حساب لکھا کرتا تہا جو وہ خرچ کرتا تہا چند یتیمون
پر جو اوسکی پرورش مین تھی (جب یتیم بڑے ہوئی) انہون نے مغالطہ دیا اوس شخص کو ہزار درم (فریب اور مغالطہ دیکر)
اوس سے لے لیے پھر مجھکو اون یتیمونکا مال اسیقدر ملا مین نے اوس شخص سے کہا تم اپنے ہزار لے لو جو مغالطہ دیکر تم سے لیے گئے اوس
نے کہا نہین مین نے اپنے باپ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے جو تیرے پاس امانت رکھا ہی تم اوسکی امانت ادا
کردو اور جو تیری مال مین خیانت کری تو اوسکی مال مین خیانت مت کر **ف** یہہ آپنے حسن اخلاق کے طور پر فرمایا علما نے
کہاہی کہ اگر اپنے حق کے جنس مین سے پاوے تو لے سکتا ہی بدلیل حدیث ام معاویہ کے جو اوپر گذری **باب** في قبول الهدايا
ہدیہ اور تحفہ قبول کرنیکا بیان **عن** عائشة رضي الله عنها ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقبل الهدية ويثيب
عليها **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدیہ کو قبول فرماتے تہے اور اوسکا عوض دیتے تہے **عن**
ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم وايم الله لا اقبل بعد يومي هذا من احد هدية الا ان
يكون مهاجرا قرشيا او انصاريا او دوسيا او ثقفيا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
قسم خدا کی مین آج سے کسی کا ہدیہ نہ لونگا مگر قریشی مہاجر کا یا انصاری کا یا دوسی کا یا ثقفی کا چونکہ یہ لوگ مہذب اور معقول ہوتے ہین ایک اعرابی
نے آپکو ایک اونٹ تحفہ دیا آپنے اوسکے بدلے مین چھہ اونٹ اوسکو دیے جب بہی وہ ناراض رہا اوسوقت آپ نے یہہ حدیث فرمائی
باب الرجوع في الهبة کوئی چیز دیکر پھر پھیر لے تو کیسا ہی **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال العائد في الهبة كالعائد في قيئه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی ہوئی
چیز کا پھیر لینے والا ایسا ہی جیسی اپنی قے کو آپ کہانے والا ارقتادہ نے کہا ہم تو قے کو حرام سمجھتے ہین تو دی کو پھیر لینا بہی حرام ہوگا
حالانکہ حرام نہین ہی **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يحل للرجل ان يعطي عطية او يهب
هبة فيرجع فيها الا الوالد فيما يعطي ولده ومثل الذي يعطي العطية ثم يرجع فيها كمثل الكلب اكل
فاذا شبع قاء ثم عاد في قيئه **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی حلال نہین مرد کو کہ کوئی چیز دیکر یا کوئی چیز ہبہ کرکے
پھر اوسمین رجوع کرے (یعنی پھیر لے) مگر باپ اوس چیز مین جو بیٹے کو دیتا ہی اور مثال اوسکی جو کوئی چیز دیکر پھیر لے جیسی مثال
کتے کی ہی جس نے پیٹ بہر کر کہایا اور قے کی پھر اوس قے کو لوٹ کر کہا لیا **عن** عبد الله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه

وسلم قال مثل الذی یسترد ما وھب کمثل الکلب یقی فیاکل قیئه فاذا استرد الواھب فلیوقف
فلیعرف بما استرد ثم لیدفع الیه ما وھب ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو دیکر پھیر لیتا ہے اوس شخص کی مثال کتے کی سے ہے جو قے کرتا ہے پھر اوسی قے کو کھا لیتا ہے پس جو شخص ہبہ سے اور
پھیرنا چاہے تو موہوب لہ کو سبب پھیرنے کا پوچھنا چاہیے (اگر بدلا نہ مناسب ہو تو بدلہ دیوے) جب معلوم ہو جاوے تو
اُس وقت پھیر دیوے **باب** فی الھدیة لقضاء الحاجة کوئی کام کر دینے پر ہدیہ لینا کیسا ہے **عن** ابی امامة
عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال من شفع لاخیه بشفاعة فاھدی له ھدیة علیھا فقبلھا فقد
اتی بابا عظیما من ابواب الربا ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی سفارش
کرے پھر وہ ہدیہ بھیجے اسکے بدلے میں اور یہ لے تو ایک بڑے دروازے میں سود کے داخل ہوا (یعنے برا کیا کیونکہ بھائی مسلمان
کی دستگیری اور مدد کرنا ثواب ہے پھر ثواب کے کام پر بدلہ لینا اچھا نہیں ہے) البتہ اگر کافر سے لیوے تو درست ہوگا **باب**
فی الرجل یفضل بعض ولدہ فی النحل کوئی شخص اپنے بیٹوں میں سب سے زیادہ ایک بیٹے کو دیوے تو کیسا ہے **عن**
نعمان بن بشیر قال نحلنی ابی نحلا قال اسماعیل بن سالم من بین القوم نحله غلاما له قال فقالت
له امی عمرة بنت رواحة ایت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فاشھدہ فاتی النبی صلی اللہ علیه وسلم فاشھدہ
فذکر ذلک له فقال انی نحلت ابنی النعمان نحلا وان عمرة سالتنی ان اشھدک علی ذلک قال فقال
الک ولد سواہ قال قلت نعم قال فکلھم اعطیت مثل ما اعطیت النعمان قال لا فقال بعض ھولاء
المحدثین ھذا جور وقال بعضھم ھذا تلجئة فاشھد علی ھذا غیری قال مغیرة فی حدیثه الیس
یسرک ان یکونوا لک فی البر واللطف سواء قال نعم قال فاشھد علی ھذا غیری وذکر مجالد فی
حدیثه ان لھم علیک من الحق ان تعدل بینھم کما ان لک علیھم من الحق ان یبروک قال ابو داود
فی حدیث الزھری قال بعضھم اکل ولدک وقال ابن ابی خالد عن الشعبی فیه الک بنون سواہ وقال ابو
عن النعمان بن بشیر الک ولد غیرہ ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے میرے باپ نے مجھکو کچھ دیا (اسماعیل بن سالم
نے جو سند حدیث کے راویوں میں سے ہے کہا ایک غلام دیا تھا) نعمان نے تو میری ماں عمرہ بنت رواحہ نے میرے باپ سے کہا جا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کر دے وہ حاضر ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور آپ سے بیان کیا کہ میں نے اپنے بیٹے نعمان کو ایک چیز
دی ہے عمرہ نے مجھ سے کہا کہ آپ کو گواہ کر دوں اس بات کا (اسلیے میں آپ پاس حاضر ہوا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا
تیرا اور بھی کوئی لڑکا ہے سوا نعمان کے وہ بولا ہاں کیوں نہیں آپ نے فرمایا تو نے سب لڑکوں کو ایسا ہی کچھ دیا ہے جیسا نعمان
کو دیا ہے وہ بولا نہیں (اب بعضی روایتوں میں ہے) آپ نے فرمایا یہ تو جور ہے (یعنی ظلم جو ممنوع ہے کہ ایک کو دیا اور دوسروں
کو نہ دیا) بعض روایتوں میں ہے سب اولاد کو دیتا کسی ضرورت کیوجہ سے کرتا ہے تو میرے سوا کسی اور کو گواہ کر لے اس معاملے کا مغیرہ

نے اپنی روایت مین کہا کہ آپ نے فرمایا کیا تجھے بھلا معلوم نہین ہوتا کہ سعادتمندی اور نیکی مین سب برابر ہون وہ بولا ہان پھر آپ نے فرمایا کسی اور کو اس معاملے پر گواہ کر لے مجالد کی روایت مین ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تجھپر اون سب کا یہ حق ہی کہ تو اون مین انصاف کرے جیسا تیرا حق اون سبھون پر ہی کہ تیری ساتھہ بھلائی کرین **ف** یعنی تو آخر یہی چاہتا ہے کہ تیری سب بیٹے لائق اور سعادتمند ہون کہ حاجت کیوقت میری ساتھہ اچھا سلوک کرین اسپر تجھکو بھی چاہیے کہ سب بیٹون کے ساتھہ برابر سلوک کرے ہر چند یہ امر کچھہ وجب یا فرض نہین ہی پر آپ نے جو فرمایا وہ حسن اخلاق اور تہذیب کا مقتضا ہی کہ ظاہر مین سب کے ساتھہ یکسان برتاؤ کرے تاکہ کوئی دل شکستہ نہ ہوا اور دل پر تو کچھہ زور نہین چلتا یہ خدا کیطرف سی کبھی بعضے بیٹی یا بی بی سے زیادہ محبت اور الفت ہوتی ہی **عن** نعمان بن بشیر قال اعطاہ ابوہ غلاما فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ھذا الغلام قال غلامی اعطانیہ ابی قال فکل اخوتک اعطی کما اعطاک قال لا قال فارددہ **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی اونکے باپ نے ایک غلام اونہین دیا سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے غلام کا حال پوچھا اونہون نے عرض کیا یہ میرا غلام ہی جو مجھے میرے باپ نے دیا ہی تو آپ نے فرمایا کیا تیری سب بھائیون کو ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا تجھے دیا ہی اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا تو پھیر دی اس غلام کو **عن** نعمان بن بشیر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعدلوا بین اولادکم اعدلوا بین ابنائکم **ترجمہ** نعمان بن بشیر کہ روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنی اولاد مین برابری کیا کرو اور اپنے لڑکون مین برابری کیا کرو **ف** یعنی سبکو برابر دیا کرو بعضون کو زیادہ بعضونکو کم دینا شفقت پدری کے مناسب نہین **عن** جابر قال قالت امرأۃ بشیر انحل ابنی غلامک واشھد لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابنۃ فلان سالتنی ان انحل ابنہا غلاما وقالت اشھد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ اخوۃ فقال نعم قال فکلھم اعطیت ما اعطیتہ قال لا قال فلیس یصلح ھذا وانی لا اشھد الا علی حق **ترجمہ** جابر سے روایت ہی بشیر کی بی بی نے بشیر کو کہا کہ تو اپنا غلام میرے بیٹے کے یعنی جو اوس کے پیٹ سے تہا اوسکی غلامی مین دیدے اور اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میرے لیے گواہ کر دی تو بشیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا کہ فلانے کی بیٹی نے مجھہ سے میرا غلام اپنے بیٹے کے لیے مانگا ہی اور کہا ہی کہ اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گواہ کر دے تب حضرت نے فرمایا کیا اوسکی اور بھائی بھی ہین اوس نے کہا ہان ہین پھر آپ نے فرمایا کیا اون سبھون کو تو نے دیا ہی یعنی غلام جیسا اسکو دیا تو اوس نے کہا نہین تو آپ نے فرمایا یہ مناسب نہین ہی اور مین تو سوا حق کے گواہ نہین ہوتا یعنی جو کام سچا اور انصاف کا ہو اوسی پر گواہ ہوتا ہون

باب فی عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجہا عورت خاوند کے مال مین سی بغیر اوسکے پوچھے کسیکو دیوے تو درست نہین ہی

عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامرأۃ امر فی مالہا اذا ملک زوجہا عصمتہا **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سی

اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو جائز نہین اپنے خاوند کے مال مین
سے دینا جو اوسکے پاس ہے جب خاوند اوسکی عصمت کا مالک ہے (یعنے جبتک اوسکے نکاح مین ہے) **عن** عبد اللہ بن عمرؓ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجوز لامرأة عطیة الا باذن زوجها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بغیر حکم خاوند کے اوسکے مال مین سے کچھ دینا عورت کو درست نہین **باب** فی العمرے
عمر بہر مین چیز دینا درست ہے **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال العمرے جائزة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمر بہر کو چیز دینا درست ہے **ف** یعنے اگر کوئی اپنا گہر یا باغ کسی کو دیوے اسطرح کہ یہہ دیئے
تجہکو تیری عمر تک دیا تو درست ہے اگر اوسکا قبضہ ہوا تو وہ مالک ہوگیا اور بعد اوسکے مرجانے کے اوسکے وارث مالک ہونگے جیسے ہبہ مین
اور یہی مذہب ہے امام اعظم رح کا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول العمری لمن وہبت لہ **ترجمہ**
جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے عمر بہر کی چیز دی ہوئی کا وہی مالک ہے جسکو چیز دی **ف**
یعنے عمری مثل ہبہ کے سبب ہے ملک کا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعمر عمری فہی لہ ولعقبہ
یرثہا من یرثہ من عقبہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کسیکو کوئی چیز دی
عمر بہر کو تو وہ اوسی کی ہوگی جسکو دی ہے جبتک وہ زندہ ہے پہر اوسکی وارثون کو ملیگی **ف** مگر امام مالک کے نزدیک بعد
اوسکو مرنے کے پہر اوس کے پاس آجاویگی جس نے دی تہی کیونکہ اوس نے منفعت کا اختیار دیا تہا نہ اوس کے ذات کا مالک
کردیا تہا) **باب** من قال فیہ ولعقبہ جو شخص عمر بہر کو دیوے اور وارثون کا بہی ذکر کردے **عن** جابر
بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما الرجل اعمر عمری لہ ولعقبہ فانہا للذی یعطاہا
لا ترجع الی الذی اعطاہا لانہ اعطا عطاء وقعت فیہ المواریث **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے جسکو لیے عمری کیا یعنے عمر بہر کو کوئی چیز دی اور یہہ کہدیا کہ اوسکو اور اوس کے
وارثون کو عمری دیا تو وہ عمری اوس کے اور اوس کے اولاد کے لیے ہے اور وہ اوسکی اسی ملک ہے کہ دینے والے کو نہ پہیریگا
اس لیے کہ اوس نے ایسا دینا دیا ہے جس مین میراثین ٹہر گئین **ف** ایسا عمری تو بالاتفاق دینے والے کیطرف نہ اویگا
کیونکہ یہہ ہبہ ہوا جب معمر لہ نے اوسپر قبضہ کرلیا تو اوس کے ملکیت ثابت ہوگئی **عن** جابر بن عبد اللہ قال انما
العمری التی اجاز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یقول ہی لک ولعقبک فاما اذا قال ہی لک ما
عشت فانہا ترجع الی صاحبہا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے جس عمری کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اجازت دی وہ یہہ ہے (یعنے دینے والا جسکو دیتا ہے اوس سے اسطرح کہے) کہ یہہ تیری لیے اور تیری اولاد کے لیے ہے اور جو یون نہ کہا
بلکہ کہا یہ تیری لیے ہے جبتک تو زندہ رہے تو وہ اپنے مالک کیطرف ہی پہر جاویگا (جب معمر لہ مرجاوے یہی حدیث دلیل ہے
امام مالک کی) **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ترقبوا ولا تعمروا فمن ارقب شیئا او عمرہ

فهو لورثته **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رقبیٰ اور عمریٰ نکرو **ف** رقبیٰ یہہ ہی کہ کہے یہہ گھر رکھہ تجھی میں نے اس شرط پر دیا کہ اگر تو پہلے مرا تو پہر مین لے لونگا اور اگر مین پہلے مرا تو تیرا ہو چکا

ت اگر کوئی رقبے یا عمرے دیوی تو اوسی کا ہو جاوے گا جسکو دیا ہی اور اوس کے وارثون کا **عن** جابر بن عبد اللہ

قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امراۃ من الانصار اعطاها ابنها حدیقة من نخل فماتت فقال ابنها انما

اعطیتها حیاتها وله اخوة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هی لها حیاتها وموتها قال کنت تصدقت

بها علیها قال ذلك ابعد لك **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک انصار کے عورت کا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم نے فیصلہ کیا اسطرح پر اوسکے بیٹے نے اوسکو ایک باغ دیا تہا جب وہ مرگئی تو بیٹے نے کہا مین نے اوسکی زندگی تک دیا

تہا اوسکی بہائی موجود تھی (یعنے لڑکے کے ماموں) آپ نے فرمایا وہ زندگی اور موت دونون مین اوس عورت کا ہی لڑکا بولا مین

نے صدقہ دیا تہا آپ نے فرمایا تو پہر تو یہہ بڑی تعجب کی بات ہی تجہسے **باب** فی الرقبی رقبی کا بیان جسکی تفسیر

گزر چکی ہی **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمریٰ جائزة لاهلها والرقبیٰ جائزة لاهلها

ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمریٰ اوس کے اہل کا ہو جاتا ہی اور رقبی اوس کے اہل کا ہو جاتا

ہی **ف** یعنی معمر له اور مرقب له کا ہو جاتا ہی دینے والے کو پہر نہین مل سکتا **عن** زید بن ثابت قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم من اعمر شیئا فهو لمعمره محیاه ومماته ولا ترقبوا فمن ارقب شیئا فهو سبیله

ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کچہ عمریٰ کیا تو وہ چیز اوسی کے لیے ہی

جس شخص کے لیے عمری کیا گیا جیتے اور موئے اور رقبی نکرو اس لیے کہ جسکو کچہ رقبے مین دیا تو وہ اوسی کا ہو جاویگا (دینے

والے کو نہ ملے گا) **عن** مجاهد قال العمریٰ ان یقول الرجل للرجل هو لك ما عشت فاذا قال ذلك فهو له

ولورثته والرقبی ان یقول الانسان هو للآخر منی ومنك **ترجمہ** مجاہد سے روایت ہی عمریٰ یہ ہی جو کوئی

شخص کسی شخص سے کہے یہ چیز تیری ہی جبتک تو زندہ ہی جب ایسا کہا تو وہ چیز اوسکی ہوگئی اوس کے مرنے کے بعد اوس کے

وارثون کو ملیگی اور رقبے یہہ ہے ایک شخص کہے یہ چیز تیری ہی اگر تو میری بعد ہے نہین تو میری ہی مین لے لونگا **باب**

فی تضمین العاریة جو شخص مانگے چیز لیوے پہر تلف ہو جاوے **عن** سمرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال

علی الید ما اخذت حتی تؤدی ثم ان الحسن نسی قال هو امینك لاضمان علیه **ترجمہ** سمرہ سے روایت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ذمہ ہی ہاتھ کا جو لیا یہانتک کہ ادا کرے **ف** یہ غصب اور قرض اور خرید مین ہی

ت پہر حسن نے کہا جس سے تو مانگے پر چیز دیوے تو وہ امین ہی اوسپر تاوان نہین (اگر خود بخود تلف ہو جاوے) **عن** صفوان

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعار منه ادراعا یوم حنین فقال اغصب یا محمد فقال لا بل عارية

مضمونة **ترجمہ** صفوان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کے دن اوس سے چند زرہیں عاریت لین تو اوس نے

کہا یا محمد کیا زبردستی سے آپ نے فرمایا زبردستی سے نہیں لیتا ہون بلکہ یہہ تو پہیر دی جاوینگے **ف** یعنی عاریت لیتا ہون اگر
محفوظ رہین تو بھی رہین پہیر دونگا ورنہ قیمت اوسکی دیجاوے گی۔ یہ قول ہی شافعی اور احمد کا کہ عاریت اگر تلف ہو جاوے تو تاوان
دینا ہوگا ۔ ۔ ۔ اناس من آل صفوان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا صفوان هل عندك من سلاح قال
عاریۃ او غصبًا قال لا بل عاریۃ فاعاره ما بین الثلاثین الی الاربعین درعا وغزا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حنینا فلما هزم المشرکون جمعت دروع صفوان ففقد منها ادراعا فقال لصفوان ان شئت غرمناها لك قال لا
یا رسول اللہ لان فی قلبی الیوم ما لم یکن یومئذ **ترجمہ** آل صفوان کے بعض لوگون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے صفوان سے فرمایا اے صفوان کیا تیرے پاس کچھ ہتہیار ہین اوس نے عرض کیا آپ عاریت چاہتے ہین یا زبردستی سے آپ نے
فرمایا زبردستی نہین بلکہ عاریت چاہیے تو اوس نے تیس سے چالیس تک (یعنے کچھ کم و بیش) زرہین آپ کو عاریت دین اور رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے حنین کی لڑائی کی پہر جب مشرکین کو شکست ہوئی تو صفوان کی زرہین اکٹھا کی گئین اوس مین سے
چند زرہین کہو دی اگر تم کہو تو ہم اوسکا تاوان دین صفوان نے کہا نہین یا رسول اللہ اب میری دل مین وہ بات نہین
ہے جو پہلے تھی **ف** یعنی پہلے تو مین کافر تہا مجہو آپ سے دشمنی تھی۔ اب مسلمان ہو گیا ہون بہلا مین آپ سے کا ہے کو
تاوان لینے لگا۔ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے **عن** ابی امامۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ان اللہ عز وجل قد اعطی کل ذی حق حقه فلا وصیۃ لوارث لا تنفق المرأۃ شیئا من بیتها الا
باذن زوجها فقیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلك افضل اموالنا ثم قال العاریۃ مؤداۃ والمنحۃ
مردودۃ والدین مقضی والزعیم غارم **ترجمہ** ابا امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے
آپ فرماتے تہے مقرر اللہ جل جلالہ نے ہر حق والے کو اوسکا حق دیدیا تو اب وارث کیواسطے وصیت درست نہین ہے یعنے اللہ
جل جلالہ نے کلام اللہ مین وارثونکا حصہ مقرر کر دیا جب اون کو حصہ ملتا ہے تو وصیت اون کے لیے درست نہین ہے عورت
اپنے گھر مین سے کچھ خرچ نکرے مگر اپنے خاوند کی اجازت سے کسی نے کہا یا رسول اللہ کہانا بھی نہ دیوے بغیر اجازت کے آپ نے فرمایا
اناج تو سب مالون مین بہتر ہے پہر آپ نے فرمایا عاریت کو واپس دینا چاہیے (یعنے اگر سلامت رہے ورنہ قیمت) اور منحہ پہیری
جاویگی (یعنے دودہیلا جانور اگر کوئی دودہ پینے کے لیے کسیکو دیوے تو بعد دودہ موقوف ہو جانیکے جسکا جانور ہے اوسکو دینا
چاہیے) اور قرض ادا کرنا تو فرض ہے اور ذمہ لینے والا ضامن ہے) یعنی جس چیز کا ذمہ لیا اوسکا ادا کرنا ضروری ہے **عن**
یعلی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتتك رسلی فاعطهم ثلاثین درعا وثلاثین بعیرا قال فقلت
یا رسول اللہ اعاریۃ مضمونۃ او عاریۃ مؤداۃ قال بل مؤداۃ **ترجمہ** یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب تیرے پاس میرے قاصد آوین تو اون کو تیس زرہین اور تیس اونٹ دیجیو راوی کہتا ہے مین نے عرض کیا یا رسول
اللہ کیا اوسکا عاریت کے طور پر دون جسکا ضمان لازم آتا ہے یا اوس عاریت کے طور پر جو مالک کو واپس دلائی جاتی ہے آپ نے فرمایا

عاریت کے طور پر جو مالک کو واپس دیجاتی ہے **باب** فیمن افسد شیئا یغرم مثلہ جو شخص دوسرے کی چیز تلف کردیوے
تو ویسی ہی چیز تاوان دیوے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان عند بعض نسائہ فارسلت احدی
امہات المؤمنین مع خادمہا قصعۃ فیہا طعام قال فضربت بیدہا فکسرت القصعۃ قال ابن المثنی
فاخذ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الکسرتین فضم احداہما الی الاخری فجعل یجمع فیہا الطعام ویقول غارت
امکم زاد ابن المثنی کلوا فاکلوا حتی جاءت قصعتہا التی فی بیتہا ثم رجعنا الی لفظ مسدد وقال کلوا و
حبس الرسول والقصعۃ حتی فرغوا فدفع القصعۃ الصحیحۃ الی الرسول وحبس المکسورۃ فی بیتہ **ترجمہ**
انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ایک بی بی پاس تھے پھر ایک اور مومنوں کی ماں نے اپنے خادم کے
ہات آپ کے پاس ایک پیالہ میں کھانا بھیجا اوس بی بی نے (عائشہ نے) پیالہ توڑ دیا اپنا ہاتھ مار کر (جنکے گھر میں آپ تھے) ابن المثنی نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونو ٹکڑون کو لیکر جمایا اور اوس میں پھر کھانا اکٹھا کیا اور آپ فرماتے تھے (یعنی
سامعین صحابہ سے) تمہاری ماں کو برا معلوم ہوا (یعنی اون کو غیرت آئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری گھر میں ہیں
اور کھانا اور جگہ سے پک کر آوے) آپ نے فرمایا کھاؤ سب نے کھانا شروع کیا یہانتک کہ اوس بی بی (جس نے پیالہ توڑ دیا
تہا) کے گھر کا پیالہ آیا آپنے فرمایا کھاؤ اور خادم کو ٹہرائے رکھا اور پیالے کو بھی بہیج دیا جب لوگ فارغ ہوئے تو آپ نے ثابت
پیالے کو اوس خادم کے حوالے کیا اور ٹوٹا ہوا اپنے گھر میں رکھہ لیا (یعنی جس بی بی کے گھر میں تھے وہیں رکھہ لیا) **عن**
جسرۃ بنت دجاجۃ قالت عائشۃ رضی اللہ عنہا ما رایت صانعا طعاما مثل صفیۃ صنعت لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم طعاما فبعثت بہ فاخذنی افکل فکسرت الاناء فقلت یا رسول اللہ ما کفارۃ ما
صنعت قال اناء مثل اناء وطعام مثل طعام **ترجمہ** جسرہ بنت دجاجہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے کہا میں نے کسی
کو ایسا کھانا پکاتے نہیں دیکھا جیسا صفیہ پکاتی تہیں (جو بی بی تہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی) ایک روز انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیو سطے کھانا پکا کر بھیجا مجھے طیش آیا (یعنی برا معلوم ہوا کہ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میری
باری میں کیوں کھانا بھیجتی ہیں) میں نے برتن توڑ ڈالا پھر عرض کیا یا رسول اللہ میرے اس فعل کا کیا کفارہ ہے
آپ نے فرمایا برتن کا بدلہ ایسا ہی دوسرا برتن ہے اور کھانے کا بدلہ ایسا ہی دوسرا کھانا ہے **باب** المواشی تفسد زرع
قوم کسی شخص کے جانور دوسری کی زراعت کو پامال کریں تو کیا حکم ہوگا **عن** محیصۃ ان ناقۃ للبراء بن عازب دخلت
حائط رجل فافسدتہ فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی اہل الاموال حفظہا بالنہار وعلی اہل المواشی
حفظہا باللیل **ترجمہ** محیصہ سے روایت ہے کہ براء بن عازب کی اونٹنی ایک شخص کے باغ میں گھسی اور اوسکے باغ کو تباہ کردیا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلہ اسطور پر کیا دن کو تو باغ کی حفاظت باغ والے کے ذمے ہے اور رات کو جانورون
کی حفاظت اون کے مالک کے ذمے ہے (اگر رات کو جانورون نے باغ تباہ کیا تو وہ جانور والے سے لیا جاویگا) **عن**

البراء بن عازب قال كانت له ناقة ضارية فدخلت حائطا فافسدت فيه فكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم فيها فقضى ان حفظ الحوائط بالنهار على اهلها وان حفظ الماشية بالليل على اهلها وان على اهل الماشية ما اصابت ماشيتهم بالليل ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ اون کے پاس ایک اونٹنی ضاریہ (اوسکو کہتے ہیں جسکو عادت ہو لوگون کے کہیت یا باغ اجاڑنیکی) تھی سو وہ ایک باغ مین گہسی اور باغ کو تباہ کردیا اوسکی گفتگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا فیصلہ اسطرح کیا کہ باغونکی حفاظت دن کو تو باغ والون کے ذمہ پر ہے اور حفاظت جانورون کی رات کو جانور والے کے ذمہ پر ہے اگر رات کو انہون نے اپنے جانور دن کو چہوڑ دیا اور وہ کسے کا باغ یا کہیت چر گئے تو جو نقصان ہوگا وہ جانور والے سے لیا جاویگا

بسم الله الرحمن الرحيم

كتاب الاقضية

(کتاب قاضی بننے کے اور حکمون اور فیصلون کی ریتنے عدالت کے اصول کا بیان)

باب في طلب القضاء

(قضا کے عہدے کی درخواست کرنا کیسا ہے) **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من ولي القضاء فقد ذبح بغير سكين ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قاضی بنایا گیا تو وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا (یہ چھری سے ذبح ہونیسے بھی زیادہ دشوار ہے) **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من جعل قاضيا بين الناس فقد ذبح بغير سكين ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی لوگون مین قاضی بنا وہ بغیر چھری کے ذبح ہوا (یعنی عاقبت بگڑنیکا خوف ہے)

باب في القاضي يخطى

(قاضی سے غلطی اور خطا ہو تو کیسا ہے) **عن** بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال القضاة ثلاثة واحد في الجنة واثنان في النار فاما الذي في الجنة فرجل عرف الحق فقضى به ورجل عرف الحق فجار في الحكم فهو في النار ورجل قضى للناس على جهل فهو في النار ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاضی تین طرح کے ہوتے ہین ایک جنت مین اور دو آگ مین سو جو جنت مین ہے وہ تو وہ شخص ہے جسنے حق کو جانا اور اوسی کیموافق فیصلہ کیا۔ اور ایک وہ شخص ہے کہ اوس نے حق پہچانا پہر اپنے حکم مین ظلم کیا تو وہ آگ مین ہے اور ایک وہ شخص ہے جس نے نادانی سے لوگونکا فیصلہ کیا تو وہ بھی آگ مین ہے **عن** عمرو بن العاص قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حكم الحاكم فاجتهد فاصاب فله اجران واذا حكم فاجتهد فاخطأ فله اجر فحدثت به ابا بكر بن حزم فقال هكذا حدثني ابو سلمة عن ابي هريرة ترجمہ عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب حاکم نے عقل کی مقدور بہر سوچ سمجھکر حکم دیا اور اوس کے سمجھ ٹہیک ٹہی تو اوسکی لیے دوہرا ثواب ہے اور جب عقل خوب سوچکر حکم کیا اور سمجھ اوس کی ٹہیک نہ ٹہری تو اوسکی لیے اکہرا ثواب ہے **ف** یعنی جب حاکم یا قاضی نے قضیہ فیصل کیا نہین مجوب منہ کیا اور قرآن اور حدیث اور اجماع امت سے اوسکا حکم نکالا اگر وہ ٹہیک ہے تو اوسکو دو ثواب ہین اور اگر چوکا ہے تو ایک ثواب ہے

بعد کوشش کے چوک پڑے گنہ نہین اسی طرح جو عالم مجتہد وہ مسئلہ جو قرآن اور حدیث اور اجماع امت مین صاف مذکور
نہین اوسکو اپنے قیاس سے قرآن اور حدیث مین غور کرکے نکالے تو مقرر ثواب پاویگا اگر ٹھیک مسئلہ ہی تو دو ثواب ہین
اور اگر چوک ہی تو اوس مین ایک ثواب ہی بشرطیکہ اجتہاد کی لیاقت رکھتا ہو اور اجتہاد کی شرطین علم فقہ مین مذکور ہین **عن**
ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من طلب قضاء المسلمين حتى يناله ثم غلب عدله جوره فله
الجنة ومن غلب جوره عدله فله النار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی مسلمانون
کا قاضی بنا چاہی یہانتک کہ قاضی ہوجاوے پہر اوسکے ظلم پر اوسکا عدل غالب ہوجاوے تو اوسکے لیے بہشت ہی اور جسکی عدل پر اوسکا ظلم غالب
ہو تو اوسکے لیے آگ ہی **عن** ابن عباس قال ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون الى قوله الفاسقون
هؤلاء الآيات الثلاث نزلت في اليهود خاصة في قريظة والنضير **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
یہ جو تین آیتین ہین ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الكافرون فاولئك هم الظالمون فاولئك هم الفاسقون یعنی جو اللہ کے
حکم کے موافق فیصلہ کرے وہ کافر ہے اور ظالم ہے اور فاسق ہی یہ تینون آیتین خاص بنی قریظہ اور نضیر کے یہودیون کی شان
مین اوتری (پس مسلمان اگر خلاف قرآن و حدیث فیصلہ کرے تو کافر نہوگا مگر ظالم اور فاسق ہونے بلکہ قریب کفر ہونے
مین کیا شک ہے) **باب** في طلب القضاء والتسرع اليه فیصلہ کرنے مین جلدی کرنا بہت برا ہی بلکہ خوب سمجھنا اور غور
کرنا چاہیے **عن** عبد الرحمن بن بشير الازرق قال دخل رجلان من ابواب الكندة وابو مسعود الانصاري
جالس في حلقة فقالا الا رجل ينفذ بيننا فقال رجل من الحلقة انا فاخذ ابو مسعود كفا من حصى فرماه
به وقال مه انه كان يكره التسرع الى الحكم **ترجمہ** عبد الرحمن بن بشیر ازرق سے روایت ہی دو شخص کندہ کے
آئے جھگڑتے ہوے اسوقت ابو مسعود انصاری ایک حلقے مین بیٹھے تھے اون دونون نے کہا کوئی ہی جو ہم دونونکا فیصلہ کردیوے
ایک شخص حلقے والون مین سے بولا اٹھا ہان مین فیصلہ کردونگا ابو مسعود نے ایک مٹھی کنکریان لیکر اوسکو مارین اور کہا ٹھہر تو ابو مسعود برا
جانتے تھے فیصلے اور قضا مین جلدی کرنیکو (کیونکہ جلدی اور اضطراب مین اکثر غلطی ہوجاتی ہی برخلاف اطمینان اور سہولت کے)
عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من طلب القضاء واستعان عليه وكل اليه
ومن لم يطلبه ولم يستعن عليه انزل الله ملكا يسدده **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھے جو شخص قضا کے عہدے کی خواہش کریگا اور اوس عہدے کے لیے مدد چاہیگا لوگون سے (یعنے
سفارشین کرادیگا) تو اللہ تعالے اوسکی مدد نہ کریگا اور جو نہ خواہش کریگا نہ سفارش کرادیگا تو اللہ جل جلالہ ایک فرشتے کو اوتاریگا
جو اوسکی مدد کرے **عن** ابی موسى قال النبي صلى الله عليه وسلم لن نستعمل او لا نستعمل على عملنا من اراده **ترجمہ**
ابو موسی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہم کسی ایسے کو کام پر مقرر نکرینگے جو اوسکی خواہش کرے **باب**
كراهية الرشوة رشوت کی برائی کا بیان **عن** عبد الله بن عمرو قال لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہی رشوت دینے والے اور لینے والے پر

باب فی ھدایا العمال عاملون اور قاضیون کو جو تحفے اور ہدیے ملین **عن** عدی بن عمیرۃ الکندی ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یا ایھا الناس من عمل منکم لنا علی عمل فکتمنا منہ مخیطا فما فوقہ فھو غل
یاتی بہ یوم القیامۃ فقام رجل من الانصار اسود کانی انظر الیہ فقال یا رسول اللہ اقبل عنی عملک قال وما
ذاک قال سمعتک تقول کذا وکذا قال وانا اقول ذلک من استعملناہ علی عمل فلیات بقلیلہ وکثیرہ
فما اوتی منہ اخذ وما نھی عنہ انتھی ترجمہ عدی بن عمیرہ کندی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ای لوگو ہماری طرف سے جو شخص عامل مقرر ہو تم مین سے کسی کام پر پھر ہمسے اوس نے چھپایا محاصل مین سے ایک سوئی یا
اوس سے بھی کم سو وہ چوری مین داخل ہی اور قیامت کے دن چورائی ہوئی چیز کے ساتھ آویگا استنے مین ایک شخص انصار مین سے کالا رنگ کا
کھڑا ہوا راوی کہتا ہی گویا مین اوسکی طرف دیکھ رہا ہون اور اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ آپ اپنا عمل مجھ سے لیجیے تو آپ نے فرمایا کیا کہتا ہے
اوس نے عرض کیا مین نے آپ سے سنا ہی آپ ایسا ایسا فرماتے تھے پھر آپ نے فرمایا مین تو یہ کہتا ہون کہ جسکو ہم نے کسی کام پر بھیجا تو تھوڑا
یا بہت جو کچھ اوسکو ملے وہ حاضر کرے (یعنے حاصل اوسکا) اور جو اجرت اوسکا کام کی اوسکو ملے وہ لے لے اور جس سے منع ہوا
کر تحصیلدار یا کسی کارخانہ کے داروغہ کو مالک کے بدون مرضی سوئی برابر بھی چیز اپنے خرچ مین لانا درست نہین کہ صاف چوری
ہی جسکو قیامت مین خدا کو مونہ دکھانا ہو وہ بیگانی چیز سے بچتا رہی اوسکو آسان نہ جانے **باب** کیف القضاء قضا
کرنیکا کیا طریقہ ہے **عن** علی علیہ السلام قال بعثنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیمن قاضیا فقلت یا
رسول اللہ ترسلنی وانا حدیث السن ولا علم لی بالقضاء فقال ان اللہ سیھدی قلبک ویثبت لسانک
فاذا جلس بین یدیک الخصمان فلا تقضین حتی تسمع من الاخر کما سمعت من الاول فانہ احری ان
یتبین لک القضاء قال فما زلت قاضیا او ما شککت فی قضاء بعد ترجمہ حضرت علی سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے یمن کا قاضی کر کر بھیجا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے قاضی بنا کر بھیجتے ہین
اور مین کم عمر نوجوان ہون اور قضا کا علم بھی مجھے نہین ہے تو آپ نے مجھ سے فرمایا تیری دل کو اللہ راہ دیکھا دیگا
اور تیری زبان کو ثابت رکھیگا جب دو شخص تیری پاس کوئی مقدمہ لاوین تو جبتک دونون کا اظہار نہ سن لینا تب تک اول
ہی کا حال سنکر اوسی پر فیصلہ نہ کر دینا کیونکہ اسمین بہت اچھی طور سے تیری لیے مقدمہ کی حقیقت کھلجاوی گی حضرت علی
کہتے ہین پھر مین نے کسی مقدمہ کے فیصلہ کرنے مین شک نہ کیا اسکے بعد **ف** جب سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو تدبیر
بتائی اور مین نے اوسپر عمل کیا **باب** فی قضاء القاضی اذا اخطا اگر قاضی غلطی سے فیصلہ کر دیوے تو جسکا اوسمین فائدہ
ہو وہ اپنی تئین بری نہ سمجھے **عن** ام سلمۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما انا بشر وانکم تختصمون
الی ولعل بعضکم ان یکون الحن بحجتہ من بعض فاقضی لہ علی نحو ما اسمع منہ فمن قضیت لہ من اخیہ

بشئ فلا یاخذ منه شیا فانما اقطع له قطعة من النار ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین بھی آدمی ہی ہون **ف** یعنی مجھہ مین بشریت ہی اور بشر کام کی حقیقت اور باطن کو
کچھہ جانتا نہین ہی تو مین بموجب کتاب اللہ کے ظاہر کیموافق لوگون مین حکم کرونگا اور باطن کے بھیدون کو اللہ جل جلالہ ہی
خوب جانتا ہے **ف** اور تم اپنے مقدمات کو میری پاس لاتے ہو اور شاید تم دونون مین سے (یعنے مدعی اور مدعا علیہ)
ایک شخص خوش تقریر اور تیز زبان ہو اپنے اظہار مین دوسرے شخص سے اور مین فیصلہ کرون اوسی کی مرضی کے موافق اوسکا
حال سنکر سو جسکے لیے مین نے حکم کیا اوسکے بھائی کے کسی چیز پر تو چاہیے کہ اوسکو نہ لیوے سلیے کہ اوسکو ایک آگ کا ٹکڑا دیتا
ہون **ف** یعنی قاضی اور حاکم ظاہر پر حکم کرتا ہے سو اگر کوئی شخص خوش تقریری سے دہوکا دیکر حاکم سے حکم لیوے اور پرایا
حق چہینے تو وہ مال اوسکے حق مین خدا کے نزدیک حرام ہی اور اوسکا انجام دوزخ ہے اگرچہ ظاہر مین درست ہی اور آپکے فرمانے
سے یہی معلوم ہوا کہ جیسی اور لوگون کو غیب کا حال معلوم نہین ظاہر پر حکم کرتی ہین ویسا ہی مجھکو بھی ہر ایک بات
غیب کی معلوم نہین اس حدیث سے رد ہو گیا اون لوگون کا جو جانتے ہین کہ آنحضرت کو ہر ایک بات غیب کی معلوم تھی **عن**

ام سلمة قالت اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجلان یختصمان فی مواریث لہما لم تکن لہما بینة الا
دعواہما فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر مثله فبکی الرجلان وقال کل واحد منہما حقی لک
فقال لہما النبی صلی اللہ علیہ وسلم اما اذ فعلتما ما فعلتما فاقتسما وتوخیا الحق ثم استہما ثم تحالا **ترجمہ** ام المؤمنین
ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص میراث کے مقدمہ مین جھگڑتے ہوئے آئے **ف**
یعنے ہر ایک نے مال مین دعوے کیا کہ یہہ مجھے میراث مین ملا ہی) اور اون دونون مین کسی کا گواہ نہ تھا لیکن صرف دعوے
کرتے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی جو گذرا کہ مین ایک آدمی ہون مجھہ سے غلطی ہو جاتی ہی کیونکہ مین ظاہر پر
فیصلہ کرتا ہون یہ سنکر دونون شخص رونے لگے اور ہر ایک اسمین کہنے لگا مین نے اپنا حق تجھکو دیا (یعنے مین اپنے دعوے سے درگذرا)
پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون دونون سے فرمایا جب تم ایسا کرتے ہو تو مال کو آپسمین تقسیم کر لو اور حق کو ڈھونڈہ کر اوسپر
عمل کرو اور قرعہ ڈالکر حصے لے لو اور ایک دوسری کو معاف کر دو **عن** ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بهذا الحدیث

قال یختصمان فی مواریث واشیاء قد درست فقال انی انما اقضی بینکم برای فیما لم ینزل علی فیه
ام سلمہ سے روایت ہی یہی حدیث انہون نے کہا دو شخص ایسے تھے ترکے مین لڑتے ہوئے اور پرانی دہرانی چیزون مین جھگڑا کرتے
ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین تم دونون کا فیصلہ کرونگا اپنی راے سے اوس مقدمے مین جسمین کوئی
حکم مجھہ پر نہین اوترا **عن** ابن شہاب ان عمر بن الخطاب رضی اللہ عنه قال وهو علی المنبر یا ایها الناس ان

الرای انما کان من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبا لان اللہ کان یریه وانما هو منا الظن والتکلف
ترجمہ ابن شہاب سے روایت ہی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے منبر کے اوپر فرمایا اے لوگو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی راے

ٹھیک ہی تھی کیونکہ اسد جل جلالہ اون کو سوجہاتا تہا (فاحکم بین الناس بما اراک اللہ) اور ہماری ہی ایک بات ہی اور
محنت ہی ہماری ہم محنت اور خوض کرکے ایک بات نکالتی ہین پہراوسپر بھی بہروسا نہ چاہیے کہ ہمیشہ صحیح اور درست ہوتی ہو **باب**
کیف یجلس الخصمان بین یدی القاضی مدعی اور مدعی علیہ قاضی کے سامنے کیونکر بیٹھین **عن** عبد اللہ بن
الزبیر قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الخصمان یقعدان بین یدی الحکم **ترجمہ** عبد اللہ
بن زبیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ہی کہ مدعی اور مدعا علیہ دونون حاکم کے روبرو بیٹھین یعنی بوقت
مقدمہ دریافت کرنے کے) **باب** القاضی یقضی وھو غضبان قاضی غصے کیوقت قضا نکرے **عن** ابی بکرۃ
انہ کتب الی ابنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یقضی الحکم بین اثنین
وھو غضبان **ترجمہ** ابی بکرہ سے روایت ہی کہ اونہون نے اپنے بیٹے کو لکہا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا غصے کیحالت مین قاضی دو آدمیون کے مقدمہ کا فیصلہ نہ کرے **ف** یعنے جب حاکم
اور قاضی غصے مین ہو اوسوقت حکم نہ کرے اسلیے کہ قضیہ فیصل کرنیکو عقل اور ہوش چاہیے کہ سچ اور جہوٹ
کو پہچانے اسی طرح جب بہت بہوکا ہو یا اوسکا پیٹ بہت بہرا ہو یا کسی بات کا رنج اور فکر ہو یا بہت
جاگا ہو تو قاضی اور حاکم کو حکم کرنا درست نہین کہ ان حالتون مین ہوش نہین رہتا جیسا غصے مین
باب الحکم بین اھل الذمۃ کافرونکا مقدمہ کسطرح فیصل کرنا **عن** ابن عباس فان
جاؤک فاحکم بینہم او اعرض عنھم فنسخت قال فاحکم بینہم بما انزل اللہ
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی پہلے یہ حکم تہا فان جاؤک فاحکم بینہم یعنے جب کفار تیرے پاس
آوین تو اون کا فیصلہ کر یا نہ کر یہ منسوخ ہوا پہر حکم ہوا کہ فیصلہ کر اونکا اللہ کی کتاب کے موافق
عن ابن عباس قال لما نزلت ھذہ الآیۃ فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض
عنھم + وان حکمت فاحکم بینھم بالقسط الآیۃ قال کان بنو النضیر اذا
قتلوا من بنی قریظۃ ادوا نصف الدیۃ واذا قتل بنو قریظۃ من بنی النضیر
ادوا الیھم الدیۃ کاملۃ فسوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بینھم **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری فان جاؤک فاحکم بینھم او اعرض عنھم یعنے جب کافر تیرے
پاس آوین تو اونکا فیصلہ کر یا نہ کر اگر فیصلہ کر تو انصاف سے کر تو پہلے یہ دستور تہا کہ بنو نضیر
جب بنی قریظہ کے لوگون مین سے کسی کو مار ڈالتے تو آدہی دیت دیتے اور جب بنو قریظہ بنی نضیر کے
کسی آدمی کو مار ڈالتے تو پوری دیت دیتے اس آیت کے اوترنے ہی آپ نے دیت برابر کر دی **ف**

تمام ہوا پارہ بائیسواں سنن ابی داؤد کے تعلیق پارون مین سے - اب شروع ہوتا ہے پارہ تیئیسواں اوسکے تفضل اور انعام پر توکل کرکے - ھو الموفق و

ھو المعین و بہ نستعین

فقط

تم الجزء الثانی والعشرون ویتلوہ الجزء الثالث والعشرون ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ بست و دوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران +

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۸۷۵	مزارعت کے ممانعت کا بیان	۸۸۳	لونڈیون کی کمائی لینا ایسا ہی اوس کا بیان -
۸۷۸	بغیر اجازت زمین کے مالک کے اوس مین کوئی زراعت کرے تو کیا حکم ہے -	"	نر کو مادہ پر کودانے کے اُجرت لینا کیسا ہے -
"	مخابرہ - (یعنے مزارعت کا بیان)	"	سنار کا بیان -
"	مساقات کا بیان (وہی بٹائی ہے مگر مزارعت کہیت مین اور مساقات درختون مین ہوتی ہے)	۸۸۴	ایک غلام بیچا جاوے اور اوس کے پاس مال ہو تو مال کس کا ہوگا -
۸۸۰	پہلون کا اندازہ کرنا درختون پر یعنے انکنا اون کے مقدار کا -	"	تاجرون سے بازار مین آنے سے پہلے جا کر ملنا -
"	معلم کو تعلیم کی اُجرت لینا کیسا ہے	۸۸۵	نجش کا بیان (اوس کی تفسیر آگے آتی ہے)
۸۸۱	دوا علاج پر مزدوری لینا کیسا ہے -	"	شہر والا باہر دیہات والے کا اسباب نہ بیچے مہنگا کرنے کے لیے
۸۸۲	پچھنی لگانیکی اجرت کا بیان	"	کوئی شخص پیسے بکری خریدے

صفحہ	باب
	جس کے تہن مین کئی دن کا دودہ اکٹھا کیا گیا ہو
٨٨٦	آدمیون یا جانورون کے قوت اور ضروریات کو روکنا اور رکہہ چہوڑنا
٨٨٧	درختون کا توڑنا بے ضرورت منع ہے
״	زخم مضر کرنا درست نہین ہے۔
״	برا مال اچہی مال مین ملا دینا گناہ ہے
٨٨٨	بایع اور مشتری کے اختیار کا بیان۔
٨٨٩	بیع ... فسخ کر ڈالنے کی فضیلت
״	ایک بیع مین یعنے ایک عقد مین دو بیعین کرنا منع ہے۔
״	بیع عینہ کی ممانعت کا بیان۔
٨٩٠	سلف (یعنے سلم کا بیان) اسکی تفسیر آگے آتی ہے۔
٨٩١	کسی خاص درخت کے میوہ مین سلم کرنا درست نہین ہے۔
״	بیع سلم مین مسلم فیہ کو بدل دینا کیسا ہے۔
״	اگر کہیت یا باغ پر کوئی آفت آجاوے تو مشتری کو نقصان مجرا دینا چاہیے۔
٨٩٢	آفت کس کا نام ہے اور کیا چیز ہے۔
״	پانی کو روکنا چارہ روکنے کے لیے منع ہے۔
٨٩٣	بچا ہوا پانی بیچنے کا بیان۔
״	بلی کو بیچنا کیسا ہے۔
״	کتون کی قیمت لینا کیسا ہے۔
٨٩٤	شراب اور مردار کی قیمت لینا حرام ہے جیسے اوسکا کہانا حرام ہے
٨٩٥	غلہ کو بیچ ڈالنا اوس پر قبضہ کرنے سے پہلے درست نہین ہے۔
٨٩٧	جو شخص بیچنے کے وقت یہ کہدے اس مین چہلکہ اور فریب نہین ہے تو اوسکو اختیار ہوگا۔
״	بیع عربان کا بیان (اوس کی تفسیر آگے آتی ہے)
٨٩٨	جو چیز اپنے پاس نہ ہو اوسکا بیچنا نادرست ہے۔
״	بیع مین شرط کرنے کا بیان۔
״	غلام لونڈی جب خریدے تو تین دن تک مشتری کو اختیار ہے۔
٨٩٩	ایک شخص نے غلام خریدا اور اوسکو کام مین لگایا پہر اوس مین عیب نکلا تو اجرت مشتری کی ہوگی۔
״	جب اختلاف ہو بایع اور مشتری مین قیمت کا اور مبیع موجود ہو۔
٩٠٠	شفعہ کا بیان (جو مشہور ہے)

صفحہ	باب
۹۰۱	ایک شخص کوئی چیز کسی سے لیکر مفلس ہوجاوے تو چیز والا اپنی چیز کا زیادہ حقدار ہوگا اورون سے -
۹۰۲	جو شخص بے کار نکالے ہوئے جانور کو درست کرے کھلا پلا کر یا دوا کرکے -
〃	گروی کا بیان (یعنے گرو ہنے کا)
〃	کوئی شخص اپنے اولاد کی کمائی کہا وے تو درست ہی
۹۰۳	ایک شخص اپنے چیز کو بجنسہ دوسرے کے پاس پاوے تو وہ لے لے -
〃	کوئی شخص امانت مال مین سے اپنے حق کے مقدار لے لیوے تو کیسا ہی
۹۰۴	ہدیہ اور تحفہ قبول کرنے کا بیان
〃	کوئی چیز دیئے لے پہر پہیرے تو کیسا ہے -
۹۰۵	کوئی کام کردینے پر ہدیہ لینا کیسا ہے -
〃	کوئی شخص اپنے بیٹون مین سب سے زیادہ ایک بیٹے کو دیوے - کیسا ہے -
۹۰۶	عورت خاوند کے مال مین سے بے اوسکے پوچھے کسیکو دیوے تو درست نہین -
۹۰۷	عمر بھر مین چیز دینا درست ہی -
〃	جو شخص عمر بھر کو دیوی اور وارثون کا بھی ذکر کردے -
۹۰۸	رقبے کا بیان جسکی تفسیر گزر چکی -
〃	جو شخص مانگے چیز لیوی پہر تلف ہوجاوے
۹۱۰	جو شخص دوسرے کی چیز تلف کردیوی تو ویسی ہی چیز تاوان دیوے -
〃	کسی شخص کے جانور دوسرے کی زراعت کو پامال کردیوین تو کیسا حکم ہوگا -
۹۱۱	قضا کے عہدہ کی درخواست کرنا کیسا ہی
〃	قاضی سے غلطی اور خطا ہو تو کیسا حکم ہے -
۹۱۲	فیصلہ کرنے مین جلدی کرنا بہت برا ہی بلکہ خوب سمجھنا اور غور کرنا چاہیے -
〃	رشوت کی برائی کا بیان -
۹۱۳	عاملون اور قاضیونکو جو تحفے اور ہدیے ملین
〃	قضا کرنیکا کیا طریقہ ہے -
〃	اگر قاضی غلطی سے فیصلہ کردیوے تو جسکا اوس مین فائدہ ہو وہ اپنے تئین بری نہ سمجھے -
۹۱۵	مدعی اور مدعا علیہ قاضی کے سامنے کیونکر بیٹھین
〃	قاضی غصہ کیوقت قضا نہ کرے
〃	کافرون کا مقدمہ کسطرح فیصلہ کرنا -

تمت

باب اجتهاد الرای فی القضاء قضا اور حکم مین رای کو دخل دینا جب حدیث قرآن مین وہ صورت نہ ملے

عن اصحاب معاذ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم لما اراد ان یبعث معاذا الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لك قضاء قال اقضی بکتاب الله قال فان لم تجد فی کتاب الله قال فبسنة رسول الله صلی الله علیه وسلم قال فان لم تجد فی سنة رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا فی کتاب الله قال اجتهد برایی ولا آلو فضرب رسول الله صلی الله علیه وسلم صدره وقال الحمد لله الذی وفق رسول رسول الله صلی الله علیه وسلم لما یرضی رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** اصحاب معاذ سے روایت ہے رسول الله صلی الله علیه وسلم نے جب معاذ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا (یعنے قضا کا عہدہ دیکر) تو آپ نے معاذ سے فرمایا کہ جب تیری پاس مقدمہ آویگا تو اوسکو کسطرح فیصلہ کریگا معاذ نے عرض کیا اللہ کی کتاب کے موافق آپ نے فرمایا اور جو کتاب اللہ مین نہ پاوے تو عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق پھر آپ نے فرمایا اور جو سنت رسول اللہ مین بھی نہ پاوے اور کتاب اللہ مین بھی نہ پاوے معاذ نے عرض کیا پھر مین اپنی عقل سے غور اور دریافت کرونگا اور کوتاہی نہ کرونگا (یعنے مقدمہ کو سوچ کر فیصلہ کرونگا) راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معاذ کا سینہ تہپکا (یعنی شاباشی کے طور پر) اور آپ نے فرمایا سب طرح کی تعریف اللہ ہی کو لائق ہے جس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول کو اوس چیز کے توفیق بخشی جس سے اللہ کا رسول راضی اور خوش ہے **ف** اس حدیث مین دلیل ہے قیاس اور اجتہاد کے حجت ہونے پر مگر جو مسئلہ قرآن و حدیث مین مفصل مصرح پاوے اوسمین تقلید کسی امام اور مجتہد کی نہ کرے بلکہ قرآن و حدیث کے موافق عمل کرے کیونکہ مصرحات مین مجتہد کے اجتہاد کو دخل نہین درسے پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نہایت خوش ہوکر معاذ کو شاباشی دی تو معلوم ہوا کہ جبتک مسئلہ قرآن و حدیث مین مفصل مصرح پاوے اجتہاد کو دخل نہ دے اور خلاف اوسکا اگر کتب مجتہدین مین نکلا ہو تو اوس سے چشم پوشی کرکے قرآن حدیث پر عمل کرے نہین تو نسخ قرآن و حدیث کا اقوال مجتہدین سے لازم آویگا اب صورت اوسکی یون سمجھنا چاہیے اور اسی طرح عقیدہ رکھنا چاہیے کہ جو مسئلہ قرآن مین مفصل مذکور ہو اوسپر عمل کرے نہین مانے اور اندیشہ نہ رکھے اور جو قرآن مین مفصل مذکور نہ ہو تو اوسکا حال حدیث سے دریافت کرلے اور جو حدیث مین بھی صریح بیان نہ ہو تو پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کے اجماع سے دریافت کرے کیونکہ حدیث کے روسے پیروی اجماع صحابہ رضوان اللہ علیہم کی ثابت ہے اگر صحابہ نے اوس مسئلے مین اجماع کیا ہو بلکہ اختلاف کیا ہو تو جمہور صحابہ کا مسلک اختیار کرے اگر طرفین مین صحابہ برابر ہون تو خلفاء راشدین اور اجلۂ صحابہ جیسے عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن عباس اور

عبداللہ بن مسعود کا قول اختیار کرنا بہتر ہے اگر صحابہ سے بھی کچھ اوس مسئلہ مین منقول نہ ہو تو بہ شرط لیاقت قرآن و حدیث مین غور کر کے اپنی رای پر عمل کرے اگر اپنی رای پر بھی اطمینان نہ ہو تو اور اہل الرای کے اقوال کو دیکھے خصوصاً ائمہ اربعہ اور داؤد ظاہری اور سفیان ثوری اور وکیع اور اوزاعی وغیرہم کے اقوال کو ان لوگون کے اقوال مین سے جو قول مناسب اور عمدہ معلوم ہو اوس پر عمل کرے اگر اوس مسئلہ مین احادیث مختلف ہون تو ائمہ حدیث نے جس حدیث کو ترجیح دی ہو اوس پر عمل کرے یہی طریقہ ہے محققین سلف کا **باب فی الصلح** صلح کرنیکا بیان کونسی صلح درست ہے اور کون سی نادرست **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم الصلح جائز بین المسلمین زاد احمد الا صلحا احل حراما او حرم حلالا و زاد سلیمان بن داؤد وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمون علی شروطہم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صلح درست ہے مسلمانون کے درمیان مگر وہ صلح جو حلال کر دیوے حرام کو یا حرام کر دیوے حلال کو سلیمان بن داؤد کی روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان اپنی شرطون پہ عمل کرین **ف** مگر ایسی شرط ہی کہ ایکو کرین جو شریعت مین ناجائز ہو جس کی وجہ سے آیندہ قباحت واقع ہو **عن** کعب بن مالک انہ تقاضی ابن ابی حدرد دینا کان لہ علیہ فی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی المسجد فارتفعت اصواتہما حتی سمعہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو فی بیتہ فخرج الیہما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی کشف سجف حجرتہ ونادی کعب بن مالک فقال یا کعب فقال لبیک یا رسول اللہ فاشار الیہ بیدہ ان ضع الشطر من دینک قال کعب قد فعلت یا رسول اللہ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قم فاقضہ **ترجمہ** عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے کہ کعب بن مالک اونکے باپ کا قرض ابن ابی حدرد پر آتا تھا انہون نے تقاضا کیا اوس پر رسول اللہ صلعم کے زمانے مین مسجد کے اندر تو بلند ہوئین آوازین اون دونون کی یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سن لیا آپ اوسوقت گہر مین تہے تو گہر سے نکل آئے اور پردہ اوٹہا کر کعب بن مالک کو پکارا کعب نے کہا حاضر ہون یا رسول اللہ آپ نے ہاتہ سے اشارہ کیا کہ آدہا قرضہ معاف کر دے کعب نے کہا مین نے معاف کیا یا رسول اللہ تب آپ نے ابن ابی حدرد سے فرمایا اوٹہ اور قرضہ ادا کر **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ امام یا حاکم کو سمجہا بجہا کر مدعی اور مدعی علیہ مین صلح کرا دینا اور مدعی سے کچہ معاف کرا دینا درست ہے مگر اوسمین زبردستی نہین ہو سکتی اگر مدعی معاف نہ کرے تو قاضی اوسکو پورا حق دلا دیگا۔ کعب بن مالک بن ابی کعب انصاری راوی اس حدیث کے مشہور صحابی ہین اور اون تین لوگون مین سے ہین جو غزوہ تبوک مین پیچہے رہ گئی تہے پہر اللہ نے اونکا قصور معاف کیا **باب فی الشہادات** گواہیونکا بیان **عن** زید بن خالد الجہنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا اخبرکم بخیر الشہداء الذی یاتی بشہادتہ ویخبر بشہادتہ قبل ان یسالہا شک عبد اللہ بن ابی بکر ایتہما قال قال ابو داؤد قال مالک الذی یخبر بشہادتہ ولا یعلم بہا الذی ہی لہ قال الہمدانی ویرفعہا الی السلطان قال ابن السرح او یاتی بہا الامام والاخبار فی

حدیث الهمدانی قال ابن السرح ابن ابی عمرة لم یقل عبد الرحمن **ترجمہ** زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر کرون مین تم کو سب سے بہتر گواہ کے جو گواہی دیتا ہے اور بیان کرتا ہے کہ مین گواہ ہون
قبل اوسکے کہ پوچھا جاوے اوس سے **ف** یعنے حقوق اللہ مین جیسے طلاق عتاق وقف مین یا جب مدعی سچا ہوا اور اوسکو گواہ نہ ملتا
ہو اور کسی شخص کو اوسکی حق کا حال معلوم ہو وہ شخص خود بخود جا کر حاکم کے پاس گواہی دیوے تاکہ اوسکا حق تلف نہ ہو اس قسم
کی گواہی ثواب ہے اور یہہ حدیث اوس حدیث کے مخالف نہین کہ ایک قوم ایسی پیدا ہوگی جو گواہی دینگے قبل پوچھے
جانے کے کیونکہ اوس حدیث مین مراد جھوٹی گواہی ہے یا گواہی سے قسم مقصود ہے یعنے قسم کہا دینگے قبل قسم لینے کے بعضون
نے اس حدیث کے معنی یہہ کیے ہین کہ بمجرد پوچھے جانے کے گواہی دین اور یہہ جو کہا قبل پوچھے جانیکے گواہی دین مبالغہ اور مجاز
کے طور پر ہے **ت** ابوداؤد نے کہا امام مالک نے کہا وہ گواہ مراد ہے جو اپنی گواہی ظاہر کردیوے اور یہ نہ معلوم ہو اوس کو
کہ یہہ گواہی کس کے مفید ہے **ف** یعنی وہ گواہ اظہار شہادت سے اظہار حق کا قصد کرتا ہو نہ دنیا کی بہلائی کا یا کسی مرتبہ
کا علما نے کہا بعض اوقات مین حق کی شہادت دینا فرض ہو جاتا ہے جیسے رمضان کا چاند دیکھا یا ذیحجہ کا اور معلوم ہے کہ دوسرا
گواہ بھی ہمارے ساتھ ہے یا کسی شخص کا حق ڈوبا جاتا ہے اگر یہ گواہی نہ دے اسی واسطے فرمایا **ولا تکتموا الشہادۃ** **باب**
فیمن یعین علی خصومۃ من غیر ان یعلم امرہا کوئی شخص مدعی یا مدعا علیہ کے مدد کرے اور یہ نہ جانتا ہو کہ حق پر ہے
یا ناحق پر تو بڑا گناہ ہے **عن** یحیی بن راشد قال جلسنا لعبد اللہ بن عمر فخرج الینا فجلس فقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حالت شفاعتہ دون حد من حدود اللہ فقد ضاد اللہ ومن
خاصم فی باطل وهو یعلمہ لم یزل فی سخط اللہ حتی ینزع ومن قال فی مؤمن مالیس فیہ اسکنہ اللہ
ردغة الخبال حتی یخرج مما قال **ترجمہ** یحیی بن راشد سے روایت ہے ہم بیٹھے عبد اللہ بن عمرؓ کے انتظار مین تو وہ نکلے
اور بیٹھکر بولے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی جس شخص نے سفارش کی اللہ کی کوئی حد روکنے کو
جیسے چور کے ہاتہہ کٹنے سے بچانی کر لیے یا زانی کی رجم یا جلد سے بچنے کے لیے بعد اوس کے کہ مقدمہ قاضی تک پہونچ گیا
تو اوس نے ضد کی اللہ سے اور جس نے جہگڑا کیا ناحق جانکر تو وہ ہمیشہ اللہ کے غصے مین رہیگا یہانتک کہ چہوڑ دے اوس جھگڑے
کو اور توبہ کرے اور جسنے کسی مومن کے حق مین وہ بات کہی جو اوسمین نہ تھی تو وہ جہنمیون کی میل کچیل اور پیپ مین ہوگا یہانتک کہ توبہ
کرے اوس سے **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال ومن اعان علی خصومۃ بظلم فقد باء
بغضب من اللہ عز وجل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرؓ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ جو شخص مدد کرے ناالش فساد
مین ناحق اور ظلم پر تو وہ پڑ جاویگا اللہ جل جلالہ کے غصے مین اگر دنیا مین فیصل ہوگا نہین تو آخرت مین ضرور ہوگا **باب**
فی شہادۃ الزور جھوٹی گواہی دینے کا بیان **عن** خریم بن فاتک قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلوة الصبح فلما انصرف قام قائما فقال عدلت شهادة الزور بالاشراک باللہ ثلاث مرات

ثم قرأ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور حنفاء لله غير مشركين به ترجمہ
خریم بن فاتک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز پڑھی جب نماز سے فارغ ہوکر آپ کھڑے ہوگئے اور تین
بار فرمایا کہ جھوٹی گواہی اللہ کے ساتھ شرک کرنے کے برابر ہے پھر آپ نے پڑھا بچتے رہو بتوں کی گندگی سے اور بچتے رہو جھوٹی بات سے ایک اللہ
ہی کی طرف ہوکر نہ اوس کے ساتھ ساجھی بنا کر یعنی یہ آیت فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور الآیۃ
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رد شہادۃ الخائن والخائنۃ
وذی الغمر علی اخیہ ورد شہادۃ القانع لاہل البیت واجازہا لغیرہم قال ابوداؤد الغمر الحقد و
الشحناء ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیانت
کرنیوالے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی کو رد کیا اور اپنے بھائی سے کینہ رکھنیوالے کی گواہی کو رد کیا۔ اور اپنے گھر والوں
پر قناعت کرنیوالے کی گواہی کو گھر والوں کے فائدہ کے لیے رد کیا اور اون کے لیے جائز کہا ف قناعت کرنیوالے سے یہ
کہ ایک شخص خادم ہو یا ملازم قدیمی ہو کسی کے گھر کا تو اوس کی گواہی اون گھر والوں کے فائدے کی نہیں درست ٹھہرے عن
سلیمان بن موسیٰ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجوز شہادۃ خائن ولا خائنۃ ولا زان ولا
زانیۃ ولا ذی غمر علی اخیہ ترجمہ سلیمان بن موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنی
والے مرد اور خیانت کرنیوالی عورت کی گواہی جائز نہیں اور نہ بدکار مرد اور بدکار عورت کی گواہی جائز ہے اور جو اپنے بھائی سے
کینہ رکھے اوسکی گواہی بھی جائز نہیں یعنے دنیا کے وجہ سے عداوت رکھے باب شہادۃ البدوی علی اہل الامصار
جنگلی آدمی کی گواہی شہر والے پر کافی نہیں ہے عن ابی ہریرۃ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا
تجوز شہادۃ بدوی علی صاحب قریۃ ترجمہ ابی ہریرہ سے روایت ہے اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سنا آپ فرماتے تھے شہر والے پر دیہاتی کی گواہی درست نہیں (کیونکہ دیہاتی اکثر بیوقوف اجڈ ہوتے ہیں) باب
الشہادۃ فی الرضاع دودھ پلانیکی گواہی کا بیان عن ابن ابی ملیکۃ قال حدثنی عقبۃ بن الحارث وحدثنیہ
صاحب لی عنہ وانا لحدیث صاحبی احفظ قال تزوجت ام یحیی بنت ابی اہاب فدخلت علینا امرأۃ سوداء
فزعمت انہا ارضعتنا جمیعا فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فاعرض عنی فقلت یا رسول
اللہ انہا لکاذبۃ قال وما یدریک وقد قالت ما قالت دعہا عنک ترجمہ ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے حدیث
بیان کی مجھ سے عقبہ بن حارث نے اور حدیث بیان کی مجھ سے میرے ایک دوست نے عقبہ سے اور مجھے اپنی دوست کی روایت خوب
یاد ہے عقبہ نے کہا میں نے ام یحیی بنت ابی اہاب سے نکاح کیا ایک بار ہمارے پاس ایک کالی عورت آئی اور بولی میں نے تم دونوں کو دودھ
پلایا ہے (یعنی شوہر اور جورو دونوں کو) میں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے مجھ سے منہ پھیر
لیا پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جھوٹی ہے آپ نے فرمایا تجھ کو کیا معلوم اب وہ تو ایسا کہتی ہے چھوڑ دے تو اپنی بی بی کو

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صرف مرضعہ یعنی دودہ پلانیوالی عورت کی گواہی ثبوت رضاعت کیلیے کافی ہے امام احمد کا یہی
قول ہے اور جمہور علما کے نزدیک یہ محمول ہے ورع اور احتیاط پر **باب** شهادة اهل الذمة في الوصية في
السفر کافر ذمی کی شہادت کا بیان سفر مین وصیت کرنے پر **عن** الشعبي ان رجلا من المسلمين حضرته
الوفاة بدقوقاء هذه ولم يجد احدا من المسلمين يشهده على وصيته فقال الاشعري هذا امر لم
يكن بعد الذي كان في عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فاحلفهما بعد العصر بالله ما خانا
ولا كذبا ولا بدلا ولا كتما ولا غيرا وانها لوصية الرجل وتركته فامضى شهادتهما **ترجمہ**
شعبی سے روایت ہے ایک مسلمان مرنے لگا دقوقا مین (دقوقا کسی بستی کا نام ہے) اور کوئی مسلمان اوسکو نہ ملا جسکو گواہ
کرے اپنی وصیت پر تو اوس نے گواہ کر دیا دو شخصون کو اہل کتاب مین سے پھر وہ دونو شخص کوفے مین آئے اور ابوموسے
اشعری سے بیان کیا اور اوسکا ترکہ بھی لیکر آئے اور وصیت بھی بیان کی ابوموسے نے کہا یہ تو ایسا امر ہے جو رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ایکبار ہوا تھا پھر نہین ہوا بعد اوسکے ابوموسے نے اون دونون کو حلف دی عصر کے بعد
کہ قسم خدا کی ہم نے خیانت نہین کی نہ جھوٹ بولا نہ بات بدلی نہ چھپایا نہ تغیر کیا اور بیشک اوس شخص کی یہی وصیت تھی
یہی ترکہ تھا پھر اون کی گواہی پر حکم کر دیا **عن** ابن عباس قال خرج رجل من بني سهم مع تميم الداري وعدي بن بداء
فمات السهمي بارض ليس بها مسلم فلما قدما بتركته فقدوا جاما من فضة مخوصا بالذهب فاحلفهما رسول
الله صلى الله عليه وسلم ثم وجد الجام بمكة فقالوا اشتريناه من تميم وعدي فقام رجلان من اولياء
السهمي فحلفا لشهادتنا احق من شهادتهما وان الجام لصاحبهم قال فنزلت فيهم يا ايها الذين امنوا
شهادة بينكم اذا حضر احدكم الموت الاية **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے ایک مسلمان شخص بنی سہم
مین سے تمیم داری اور عدی بن بدا کے ساتھ (دونون نصرانی تھے) نکلا پھر وہ مرگیا ایسی ملک مین جہان کوئی مسلمان نہ تھا جب وہ دونون
اوسکا ترکہ لیکر آئے تو اوسمین چاندی کا گلاس جسپر سونیکے پتر جڑے ہوئے تھے نہ ملا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اون دونون کو حلف دی پھر وہ گلاس مکے مین ملا جنکے پاس ملا انہون نے کہا ہم نے اسکو تمیم اور عدی سے خریدا بعد اوسکے دو شخص
اوس سہمی کے اولیا مین سے کھڑے ہوئے اور انہون نے حلف کی ہماری گواہی اون دونون کی گواہی سے زیادہ معتبر ہے اور گلاس
ہمارے صاحب (یعنی سہمی) کا تھا اوسوقت یہہ آیت اوتری - یا ایہا الذین آمنوا شہادة بینکم اذا حضر احدکم الموت اخیر تک (پھر
وہ گلاس میت کی فہرست مین بھی نکلا اور خیانت کا جرم اون پر ثابت ہوا - لہذا اون سے بھر لیا گیا (سورہ مائدہ کے اخیر
مین یہہ قصہ مذکور ہے) **باب** اذا علم الحاكم صدق الشاهد الواحد يجوز له ان يحكم به جب ایک
شخص کے گواہی پر حاکم کو یقین ہوجاوے کہ سچا ہے تو فیصلہ کر سکتا ہے **عن** عمارة بن خزيمة ان عمه حدثه
وهو من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ابتاع فرسا من اعرابي فاستتبعه النبي صلى الله عليه وسلم

ليقضيه ثمن فرسه فاسرع رسول الله صلى الله عليه وسلم المشي وابطأ الاعرابي فطفق رجال يعترضون
الاعرابي فيساومونه بالفرس ولا يشعرون ان النبي صلى الله عليه وسلم ابتاعه فنادى الاعرابي رسول
الله صلى الله عليه وسلم فقال ان كنت مبتاعا هذا الفرس والا بعته فقام النبي صلى الله عليه وسلم حين سمع
نداء الاعرابي فقال اوليس قد ابتعته منك فقال الاعرابي يقول لا والله ما بعتكه فقال النبي صلى الله
عليه وسلم بلى قد ابتعته منك فطفق الاعرابي يقول هلم شهيدا فقال خزيمة بن ثابت انا اشهد انك
قد بايعته فاقبل النبي صلى الله عليه وسلم على خزيمة فقال بم تشهد فقال بتصديقك يا رسول الله فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم شهادة خزيمة شهادة رجلين **ترجمہ** عمارہ بن خزیمہ سے روایت ہے اس
نے اپنے چچا سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گھوڑا خریدا
ایک اعرابی سے پھر آپ اوسکو اپنے ساتھ لیچلے تاکہ گھوڑے کی قیمت ادا کریں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جلدی جلدی چلنے لگے اور اس
اعرابی نے دیر کی اسمین اور چند لوگ بیچ اعرابی کے سامنے آنا شروع کیا اور گھوڑا چکانے لگے اون کو یہ معلوم نہ تھا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اس گھوڑے کو خرید چکے ہیں تب اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور کہا اگر آپ خریدتے ہیں اس
گھوڑے کو تو خرید لیجیے نہیں تو میں بیچے ڈالتا ہوں یہ سنکر آپ کھڑے ہوگئے اور فرمایا کیا میں تجھ سے اس گھوڑے کو خرید نہیں چکا اعرابی نے
کہا نہیں قسم خدا کی میں نے نہیں بیچا آپ کے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں نہیں تو بیچ چکا ہے میرے ہاتھ اعرابی
کہنا شروع کیا اچھا گواہ لاؤ اوسوقت خزیمہ بن ثابت نے کہا میں گواہی دیتا ہوں اسبات کی کہ آپ گھوڑا مول لے چکے ہیں (اور وہ
بیچ چکا ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا تم کیسی گواہی دیتے ہو انہوں نے کہا اسوجہ سے کہ میں
آپ کو سچا جانتا ہوں تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو گواہیوں کے قائم مقام کیا **ف** جمہور علما کے
نزدیک یہ امر مخصوص تھا خزیمہ سے اور کے لیے نہیں ہوسکتا بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات کے جب زید بن ثابت
کلام اللہ جمع کرتے تھے تو اون کے پاس لوگ آیتیں لیکر آتے وہ ہر ایک آیت کے لیے دو گواہ عادل طلب کرتے مگر سورہ برات کا اخیر
صرف خزیمہ بن ثابت پاس ملا انہوں نے کہا لکھو کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خزیمہ کی گواہی کو دو مردوں کی گواہی کے
برابر رکھا تھا پھر خزیمہ کی انتقال تک یہی طریقہ رہا **باب** القضاء باليمين والشاهد ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ
کرنا **عن** ابن عباس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى بيمين وشاهد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ کیا **ف** یعنی مدعی کے پاس ایک ہی گواہ تھا آپ نے مدعی سے قسم لی اور
یہ قسم ایک گواہ کی قائم مقام ہوئی عمر نے اتنا زیادہ کیا کہ یہ فیصلہ حقوق یعنی معاملات میں تھا نہ حدود میں وہاں دو گواہ عادل کی
گواہی ضروری **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قضى باليمين مع الشاهد **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک قسم اور ایک گواہ پر مقدمہ فیصلہ کیا **ف** یہی مذہب ہے ائمہ ثلثہ اور جمہور علما کا اور ابو حنیفہ اور ثوری

اور اوز اعی کے ایک گواہ اور قسم پر فیصلہ نہین ہو سکتا جبتک دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتین گواہ نہ ہون جیسا کلام اللہ مین حکم ہے

عن الزبیب یقول بعث نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیشا الی بنی العنبر فاخذ وہم برکبۃ من ناحیۃ الطائف فاستاقوہم الی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرکبت فسبقتہم الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اتانا جندک فاخذونا وقد کنا اسلمنا وخضرمنا آذان النعم فلما قدم بلعنبر قال لی نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل لکم بینۃ علی انکم اسلمتم قبل ان تؤخذوا فی ہذہ الایام قلت نعم قال من بینتک قلت سمرۃ رجل من بنی العنبر ورجل اخر سماہ لہ فشہد الرجل وابی سمرۃ ان یشہد فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد ابی ان یشہد لک فتحلف مع شاہدک الاخر قلت نعم فاستحلفنی فحلفت باللہ لقد اسلمنا یوم کذا وکذا وخضرمنا آذان النعم فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہبوا فقاسموہم انصاف الاموال ولا تمسوا ذراریہم لولا ان اللہ تعالی لا یحب ضلالۃ العمل ما رزیناکم عقالا قال الزبیب فدعتنی امی فقالت ہذا الرجل اخذ زربیتی فانصرفت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فاخبرتہ فقال لی احبسہ فاخذت بتلبیبہ وقمت معہ مکاننا ثم نظر الینا نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائمین فقال ما ترید باسیرک فارسلتہ من یدی فقام نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال للرجل رد علی ہذا زربیۃ امہ التی اخذت منہا فقال یا نبی اللہ انہا خرجت من یدی قال فاختلع نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سیف الرجل فاعطانیہ وقال للرجل اذہب فزدہ آصعا من طعام قال فزادنی آصعا من شعیر

ترجمہ زبیب عنبری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر بنی العنبر کیطرف بہیجا لشکر کے لوگون نے اون کو گرفتار کیا رکبہ مین (جو ایک موضع ہے نواح طائف مین) اور پکڑ لائے اون کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تو مین سوار ہوا اسوجہ سے آگے آیا اور سلام کیا مین نے اونکو مین نے کہا السلام علیک یا نبی اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپکا لشکر ہماری پاس آیا اور ہم کو گرفتار کیا حالانکہ ہم مسلمان ہو چکے تہے اور ہم نے جانورون کے کان کاٹ ڈالی تہی (خطابی نے کہا شاید یہ علامت تھی اگلے زمانے مین کہ مسلمانون کے جانورون کے کان پہٹی ہوتے تھے) جب بنو العنبر کے لوگ آئے تو مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری پاس کوئی گواہ ہے اس بات کا کہ تم مسلمان ہو چکے تہے گرفتار ہونیسے پہلے مین نے کہا ہان ہے آپ نے فرمایا کون ہے مین نے کہا سمرہ جو ایک شخص تہا بنی العنبر مین سے اور ایک اور شخص جسکا زبیب نے نام لیا پہر اوس شخص نے تو گواہی دی اور سمرہ نے گواہی دینے سے انکار کیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سمرہ نے تو گواہی دینے سے انکار کیا اب تو حلف کریگا اپنی ایک گواہ کے ساتھ مین نے کہا ہان کرونگا پہر آپ نے مجکو حلف دلائی مین نے قسم کہائی اللہ کی بیشک ہم فلان فلان روز مسلمان ہو گئے تہے اور اپنی جانورون کے کان چیر دیے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لشکر کے لوگون سے فرمایا جاؤ تقسیم کر لو انکا آدہا مال **ف** یعنی اگر انکا کفر ثابت رہتا تو انکے سب مال مسلمانو

ملک ہوجاتے اور ان کی اولاد لونڈی غلام ہوجاتی اور جو اسلام پورے دو مردون کی گواہی سے ثابت ہوجاتا تو بالکل آزاد رہتی اُسوقت انکے مال مین سے ایک تہائی کا لینا بھی درست نہ ہوتا مگر چونکہ ثبوت درمیانی ہے نہ کامل ہے نہ معدوم اس لیے حکم بھی متوسط دیاگیا کہ نصف مال انکا تم لے لو اور نصف انکو دیدو **وت** اور ان کی اولاد کو ہاتھ نہ لگاؤ اگر اللہ تعالی مجاہدین کی سعی بیکار ہونا برا نہ جانتا تو ہم تمہارے مالون مین سے ایک رسی بھی نہ لیتے زید نے کہا مجھکو میری مان نے بلایا اور کہا اس شخص نے میری توشک چھین لی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا پکڑ اوسکو مین نے اوسکو گلے مین کپڑا ڈالکر پکڑا اور مین اوس کے ساتھ کھڑا ہوا اپنی جگہ مین آپ نے ہم دونون کو کھڑا دیکھکر فرمایا تو اپنے قیدی سے کیا چاہتا ہے مین نے اوسکو چھوڑ دیا پھر آپ کھڑے ہوئے اور فرمایا اوس شخص سے اس کی مان کی توشک دیدے جو تو نے لی ہے وہ بولا اے نبی اللہ کے وہ جاتی رہی میرے پاس سے آپ نے اوس کی تلوار لیکر مجھکو دیدی اور اوس شخص سے کہا جا اور کئی صاع اناج کے اسکو دیدے (یعنے صلح کرادی آپ نے توشک کے بدلے مین تلوار اور کئی صاع پر) اوس شخص نے مجھکو چند صاع جو کے دیے (علاوہ تلوار کے) **باب** الرجلان یدعیان شیئا ولیست لہما بینۃ دو شخص ایک چیز کا دعوی کرین اور کسی کے پاس گواہ نہون **عن** سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن جدہ ابی موسی الاشعری ان رجلین ادعیا بعیرا او دابۃ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیست لواحد منہما بینۃ فجعلہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما **ترجمہ** سعید بن ابی بردہ نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا ابوموسی اشعری سے روایت کی دو شخصون نے دعوی کیا ایک اونٹ یا اور کوئی جانور کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور اون دونون مین کسیکے پاس گواہ نہ تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جانور کو یا اونٹ کو اون دونون مین تقسیم کردیا نصفا نصف یعنی دونون مین وہ جانور یا اونٹ مشترک کردیا سوا اسکے کیا چارہ تہا) **عن** قتادۃ بمعنی اسنادہ ان رجلین ادعیا بعیرا علی عہد النبی صلی اللہ علیہ وسلم فبعث کل واحد منہما شاہدین فقسمہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بینہما نصفین **ترجمہ** قتادہ سے ایسی ہی اسناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک اونٹ مین دو شخصون نے دعوے کیا اور ہر ایک نے دو دو گواہ اپنی دعوی کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گزرانے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس اونٹ کو دونون مین آدہا آدہ تقسیم کردیا **عن** ابی ہریرۃ ان رجلین اختصما فی متاع الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لواحد منہما بینۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم استہما علی الیمین ما کانا احبا ذلک او کرہا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے دو شخص ایک چیز مین جھگڑتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور اون دونون مین ایک کے پاس بھی گواہ نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے قرعہ ڈالنے کو کہا قسم پر خواہ اسکو [illegible] چاہین یا برا جانین یعنے پہلے قرعہ ڈالو جسکا نام نکلے وہ قسم کہا کر اس چیز کو لے لے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کرہ الاثنان الیمین او استحباہا فلیستہما علیہا قال سلمۃ قال انا معمر وقال اذا اکرہ الاثنان علی الیمین **ترجمہ** ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دونو آدمی قسم کہانے کو برا جانین یا قسم کہانا چاہین تو قرعہ ڈالین اوس کے
یعنی قرعہ ڈالین قسم کہانے پر جسکے نام پر قسم کہانا نکلے وہ قسم کہاکر اوس چیز کو لے لیوے **عن** سعید بن ابی عروبة باسناد
بن منہال مثله قال فی دابة ولیس لهما بینة فامرهما رسول الله صلی الله علیه وسلم ان یستهما علی الیمین
ترجمہ دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہے دو شخصون سے ایک جانور کے مقدمہ مین اور اون دونون مین کسی پاس بھی گواہ نہ تہا
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے قسم کہانے پر قرعہ ڈالنے کا حکم دیا **باب** الیمین علی المدعی علیه مدعی
علیہ قسم کہاوے جب مدعی پاس گواہ نہ ہون **عن** ابن ابی ملیکة قال کتب الی ابن عباس ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم قضی بالیمین علی المدعی علیه **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہے ابن عباس نے مجہے لکہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مدعی علیہ پر قسم کا فیصلہ کر دیا ہے یعنی جب وہ منکر ہو اور مدعی پاس گواہ نہ ہون **باب** کیف
الیمین قسم کیونکر دینا چاہیے **عن** ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم قال یعنی لرجل حلفه احلف بالله
الذی لا اله الا هو ماله عندك شیء یعنی للمدعی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ایک شخص کو قسم کہلائی تو آپنے اوس سے یون فرمایا کہ اللہ کی قسم کہا جو سوا اوس کے کوئی بندگی کے لائق نہین
کہ تیری پاس مدعی کی کوئی چیز نہین ہے آپنے یہہ قسم مدعی علیہ کو کہلائی **باب** اذا کان المدعی علیه ذمیا
ایحلف جب مدعی علیہ کافر ذمی ہو تو اوسکو حلف دیجاوی یا نہ دیجاوے **عن** الاشعث قال کان بینی و بین رجل
من الیهود ارض فجحدنی فقدمته الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم الك بینة قلت لا قال
للیهودی احلف قلت یارسول الله اذا یحلف ویذهب بمالی فانزل الله ان الذین یشترون بعهد الله وایمانهم
الی آخر الآیة **ترجمہ** اشعث سے روایت ہے میری اور ایک یہودی کے درمیان کچہ زمین تھی سو یہودی نے مجہہ سے انکار کیا مین نے اوسے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا آپ نے مجہہ سے فرمایا تیری پاس کوئی گواہ ہے مین نے عرض کیا کہ نہین پھر آپ نے یہودی سے فرمایا
تو قسم کہا تو مین نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ تو قسم کہاکر میرا مال اوڑا لیگا پہر اللہ جل جلالہ نے اوتارا مقرر جو لوگ اللہ کا عہد دیکے
اور قسم کہاکر تہوڑا مال خریدتے ہین اونکا آخرت مین کچہ حصہ نہین ہے اخیر آیت تک **باب** یحلف الرجل علی علمه
فیما غاب عنه علم پر قسم دینا جب وہ فعل مدعی علیہ کا نہ ہو **عن** الاشعث بن قیس ان رجلا من کندة ورجلا
من حضرموت اختصما الی النبی صلی الله علیه وسلم فی ارض من الیمن فقال الحضرمی یارسول الله ان
ارضی اغتصبنیها ابو هذا وهی فی یده قال هل لك بینة قال لا ولکن احلفه والله ما یعلم انها ارضی
اغتصبنیها ابوه فتهیا الکندی یعنی للیمین **ترجمہ** اشعث بن قیس سے روایت ہے کہ ایک شخص کندی اور ایک
حضرموتی ایک زمین کے مقدمہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جہگڑتے ہوئے آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ
میری زمین کو اسکے باپنے غصب سے لیا ہے اور وہ اسی کے قبضہ مین ہے آپنے اوس سے فرمایا بہلا تیرا کوئی گواہ بھی ہے

اوس نے عرض کیا کہ نہین مگر مین کندیکو قسم دیتا ہون اللہ جل جلالہ کی اس بات پر کہ یہہ اسکو نہین جانتا کہ یہہ میری زمین ہی
اسکی باپ نے اوسکو غصب سے لیا ہی سو کندی قسم کہانے پر تیار ہوگیا ریہان پر علم کی قسم آئی کیونکہ غصب اوسکی باپ کا فعل تہا) عن
وائل بن حجر الحضرمی قال جاء رجل من حضرموت ورجل من کندة الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقال الحضرمی یا رسول الله ان هذا غلبنی علی ارض کانت لابی فقال الکندی هی ارضی فی یدی ازرعها
لیس له فیها حق فقال النبی صلی الله علیه وسلم للحضرمی الک بینة قال لا قال فلک یمینه فقال یا رسول الله
انه فاجر لیس یبالی ما حلف لیس یتورع من شیء فقال لیس لک منه الا ذلک ترجمہ وائل بن حجر حضرمی سے
روایت ہی ایک شخص حضرموت کے اور ایک کندی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے حضرمی نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے
میری باپ کی زمین لے لی ہی کندی نے عرض کیا کہ میری زمین ہے مین اوس مین کہیتی کیا کرتا ہون اسکا اوس مین
کچہ حق نہین ہے حضرمی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیرا کوئی گواہ بھی ہی اوس نے عرض کیا نہین تو آپ نے
اوس سے فرمایا تجہی اوس کے قسم ملیگی یعنے جب گواہ نہین ہین تو یہی ہوسکتا ہی کہ کندی سے قسم لے لے حضرمی نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہہ تو بدکار ہے قسم کی کچہ پرواہ نہین رکہتا اور یہہ پرہیزگار شخص نہین ہے آپنے اوس سے فرمایا سوا قسم کے تیرا
اوسپر کچہ حق ودعوی نہین ف یعنے اور کوئی تدارک نہین ہوسکتا جب تیری پاس گواہ نہین ہین پس یہی ہوسکتا ہی
کہ اوس سے حلف لے **باب** کیف یحلف الذمی کافر ذمی کو کیونکر قسم دیجاوے **عن** ابی هریرة قال قال النبی
صلی الله علیه وسلم یعنی للیهود انشدکم بالله الذی انزل التوراة علی موسی ما تجدون فی التوراة علی
من زنی ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہودیون سے کہا قسم دیتا ہون مین تم کو اوس اللہ
کی جسنے موسی علیہ السلام پر توریت اوتاری کیا حکم پاتی ہو تم توریت مین اوس شخص کا جو زنا کری (یہہ جب آپ نے فرمایا کہ یہودیون
نے انکار کیا کہ رجم کی سزا توریت مین نہین ہی) **عن** عکرمة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال له یعنی لابن صوریا
اذکرکم بالله الذی نجاکم من آل فرعون واقطعکم البحر وظلل علیکم الغمام وانزل علیکم المن والسلوی
وانزل علیکم التوراة علی موسی اتجدون فی کتابکم الرجم قال ذکرتنی بعظیم ولا یسعنی ان اکذبک وساق
الحدیث ترجمہ عکرمہ سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن صوریا یہودی کے عالم سے کہا مین تم کو یاد دلاتا ہون
اوس اللہ کی جس نے نجات دی تم کو فرعون کی قوم سے اور رستہ کردیا تمہارا الیے سمندر مین (بحر قلزم مین) اور سایہ کیا تمہاری اوپر
ابر کا اور اوتارا تمپر من اور سلوی کو اور اوتارا توریت تمہاری کتاب کو موسی علیہ السلام پر کیا تمہاری کتاب مین رجم یعنے زانی کو پتہر
مار ڈالنے کا ذکر ہے ابن صوریا نے کہا تم نے بہت بڑا حوالہ دیا اب مجہسے جہوٹ نہین بولا جاتا پہر بیان کیا حدیث کو آخر تک
(یعنی پہر رجم کا حکم توریت مین نکلا اور زانی یہودی رجم کیا گیا) **باب** الرجل یحلف حقه آدمی سچی بات مین
کوشش کرے تو تہک کر نہ بیٹہ رہی **عن** عوف بن مالک انه حدثهم ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی بین رجلین

فقال المقضي [redacted] ادبر حسبي الله [redacted] فقال النبي صلى الله عليه وسلم ان الله يلوم على العجز ولكن عليك بالكيس فاذا غلبك امر فقل حسبي الله ونعم الوكيل **ترجمہ** عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو شخص کا فیصلہ کیا تو جو مقدمہ ہار گیا اوس نے بعد فیصلے کے پیٹھ پھیر کر کہا مجھ کو اللہ بس ہے اور وہ بہتر کام بنانیوالا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مقرر اللہ تعالی ملامت کرتا ہے آدمی کو بیوقوفی پر مگر تجھکو ہوشیاری لازم ہے پھر اگر تو کسی وجہ سے ہار جاوے تو کہہ اللہ جل جلالہ مجھے بس ہے اور وہ بہتر کام بنانیوالا ہے **ف** یہ حدیث اس زمانے کے مسلمانوں کے لیے اچھا سبق ہے آدمی کو ہوشیاری اور بندوبست ہر کام کا پہلے ضروری ہے نہیں کہ بیکار بیٹھے رہے کسی کام کا انتظام نہ کرے پھر جب مصیبت سر آپڑے تو لگے رونے پیٹنے

باب في الدين وغيره قرضے کی وجہ سے کسی کو قید کرنا

عن الشريد عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لي الواجد يحل عرضه وعقوبته قال ابن المبارك يحل عرضه يغلظ له وعقوبته يحبس له **ترجمہ** شرید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار آدمی کا قرض نہ ادا کرنا اوسکی عزت ریزی اور سزا کو درست کر دیتا ہے ابن المبارک نے کہا عزت ریزی سے مراد اوس سے سخت کلامی اور تنبیہ ہے اور سزا سے قید کرنا مقصود ہے (یعنی جب مقدور ہو اور قرض نہ ادا کرے تو اوسکی سزا دینی درست ہے) **عن** هرماس بن حبيب رجل من اهل البادية عن ابيه عن جده قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم بغريم لي فقال لي الزمه ثم قال لي يا اخا بني تميم ما تريد ان تفعل باسيرك **ترجمہ** ہرماس بن حبیب ایک شخص تھا جنگل کا رہنے والا اوس نے اپنے باپ سے روایت کیا اوس نے دادا سے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک اپنے قرضدار کو لایا آپ نے فرمایا اوسکے ساتھ رہو پھر فرمایا کیا چاہتا ہے تو اپنے قیدی سے (یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے) **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم حبس رجلا في تهمة **ترجمہ** بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو تہمت میں قید کیا (یعنی ثبوت کامل نہ تھا صرف گمان پر قید کیا تاکہ آئندہ حقیقت معلوم ہو) **عن** بهز بن حكيم عن ابيه عن جده انه قام الى نبي الله صلى الله عليه وسلم وهو يخطب فقال جيراني بما اخذوا فاعرض عنه مرتين ثم ذكر شيئا فقال النبي صلى الله عليه وسلم خلوا له عن جيرانه لم يذكر مؤمل وهو يخطب **ترجمہ** بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ وہ یا اوسکا بھائی یا چچا جیسا ابن قدامہ کی روایت میں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کھڑا ہوا اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے

باب في الوكالة کسی کو اپنی طرف سے وکیل کرنیکا بیان

عن جابر بن عبد الله انه سمعه يحدث قال اردت الخروج الى خيبر فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فسلمت عليه وقلت له اني اردت الخروج الى خيبر فقال اذا اتيت وكيلي فخذ منه خمسة عشر وسقا فان ابتغى منك آية فضع يدك على ترقوته **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا میں نے ارادہ کیا روانگی کا طرف خیبر کی تو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور سلام کر کے عرض کیا کہ میں خیبر کے جانیکا ارادہ رکھتا ہوں تو آپ نے مجھ سے فرمایا

جب تو ہماری وکیل سنے ملیو تو سیدرہ وسق کہجور کے اوس سو لے لیجیو اگر وہ تجہہ سے نشانی مانگے تو اپنا ہاتہہ اوسکے گلے پر رکہہ دینا
ف شاید یہی نشانی آپنے اوس وکیل سے بیان کر دی ہوگی

ابواب من القضاء

قضا کے متعلق اور چند بابونکا بیان

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا تدارأتم فی طریق فاجعلوہ سبعۃ اذرع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم رستے مین جہگڑا کرو تو سات ہاتہہ رستہ چہوڑ دو کیونکہ اسقدر کافی ہوتا ہے راہ چلنیوالون اور جانورون کے لیے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا استاذن احدکم اخاہ ان یغرز خشبۃ فی جدارہ فلا یمنعہ فنکسوا فقال ما لی اراکم قد اعرضتم لاالقینہا بین اکتافکم وھذا حدیث ابن ابی خلف وھو اتم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارا کوئی بہائی تم سے تمہاری دیوار مین لکڑی گاڑنے کی اجازت چاہے تو اوسکو منع نکرو یہہ سنکر لوگون نے سر جہکا لیا ف اگر پڑوسی دیوار مین کڑیان رکہا چاہے تو اوسکو نہ روکو یا میخ وغیرہ گاڑنے سے نہ روکو کہ ہمسایہ کا حق ہے جمہور علما کے نزدیک یہہ امر استحبابا ہے اور احمد اور اسحاق اور اہل حدیث کے نزدیک وجوبا اونکے نزدیک جب ہمسایہ کسی کے دیوار مین لکڑی گاڑنا چاہے تو اجازت دینا واجب ہے ت پھر ابوہریرہ نے کہا کیا وجہ ہے جو تم اس حدیث کو متوجہ ہوکر نہین سنتے ہو اور مین تو اسکو خوب مشہور کرونگا یہہ تو حاصل ترجمہ تہا اور لفظی یہہ ہے کہ کیا ہے واسطے میرے دیکہتا ہون مین تم کو اس حدیث سے مونہہ پہیرتے ہوئے اور مین تو اس حدیث کو تمہاری کندہون کے بیچمین ڈالونگا یعنی سنا سنا کر تم کو خوب تنگ کرونگا اور زبردستی سے عمل کرواونگا

عن ابی صرمۃ صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من ضار اضر اللہ بہ ومن شاق شاق اللہ علیہ ترجمہ ابو صرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی کو ضرر پہونچاویگا یعنی بے سبب شرعی تو اللہ اوسکو ضرر پہونچاویگا اور جو کسی سے دشمنی کریگا تو اللہ اوس سے دشمنی کریگا

عن سمرۃ بن جندب انہ کانت لہ عضد من نخل فی حائط رجل من الانصار قال ومع الرجل اھلہ قال فکان سمرۃ یدخل الی نخلہ فیتاذی بہ ویشق علیہ فطلب الیہ ان یبیعہ فابی فطلب الیہ ان یناقلہ فابی فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر لہ ذلک فطلب الیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یبیعہ فابی فطلب الیہ ان یناقلہ فابی قال فھبہ لہ ولک کذا وکذا امرا رغبہ فیہ فابی فقال انت مضار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للانصاری اذھب فاقلع نخلہ ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ ایک انصاری کے باغ مین اونکی ایک کہجور کے درخت تہے اور اوس انصاری کے ہمراہ زنانہ بہی تہا تو سمرہ جب اپنے درخت کے لیے جاتے تو انصاری کو تکلیف ہوتی یعنی بسبب زنانہ کے اور انکا آنا اوس پر دشوار ہوتا اسلیے انصاری نے وہ درخت سمرہ سے خریدنا چاہے مگر سمرہ نے انکار کیا پہر مبادلہ پر مانگی تو بہی سمرہ نے انکار کیا پہر اوسنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا آپ نے سمرہ سے کہا بیچ ڈالو اوسنے نمانا پہر کہا بدل لے جب بہی نمانا پہر کہا ہبہ کر دے اور اوسکے عوض مین یہہ لے بہت رغبت دلائی مگر سمرہ نے نمانا تہا نمانا جب آپ نے فرمایا تو مضار ہے یعنی ایذا دینے والا پہر رسول اللہ صلی

اسد علیہ وسلم نے انصاری سے فرمایا کہ تو جا کر اوس کے درختون کو اوکہیڑ ڈال ف اسلیے کہ ضد کرتا ہے اسکو اصلاح منظور نہیں ہے پس جو ایسا کرے اوسکی یہی سزا ہی عن عبد اللہ بن الزبیر ان رجلا خاصم الزبیر فی شراج الحرة التی یسقون بہا فقال الانصاری سرح الماء یمر فابی علیہ الزبیر ثم ارسل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للزبیر اسق یا زبیر ثم ارسل الی جارک فغضب الانصاری فقال یا رسول اللہ ان کان ابن عمتک فتلون وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قال اسق ثم احبس الماء حتی یرجع الی الجدر فقال الزبیر فو اللہ انی لاحسب ہذہ الآیة نزلت فی ذلک فلا وربک لا یؤمنون الآیة ترجمہ عبد اللہ بن الزبیر سے روایت ہے کہ زبیر سے ایک شخص نے نالیون کے مقدمہ مین جہگڑا کیا جو سنگستان سے آتی تہین اور اون سے کہیتون کو پانی پلایا جاتا تہا انصاری نے کہا پانی کو بہنے دو تو زبیر نے اوس سے انکار کیا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے زبیر سے فرمایا کہ زبیر تو اپنے کہیت کو سینچ لے پہر پانی کو چہوڑ دی اپنی ہمسایہ کیطرف انصاری کو اسپر غصہ آیا اور کہنے لگا یا رسول اسد زبیر تو آپ کے پہپی کا بیٹا تہا تو اوسوقت رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا چہرہ مبارک غصے سے متغیر ہوگیا اور زبیر سے پہر آپ نے فرمایا کہ اپنے کہیت کو سینچ کر پانی کو بند کردے یہانتک کہ کہیت کے مینڈہ تک پانی بہر جاوے زبیر نے کہا خدا کی قسم مین سمجہتا ہون یہ آیت اسی باب مین اوتری ہے۔ فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّى يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا یعنے قسم تیری رب کی وے مومن ہونگے جبتک تجکو حاکم نہ بناوین اپنے جہگڑون مین پہر جو تو فیصلہ کردے اوس سے دل تنگ نہ ہووین اور مان لین عن ثعلبة بن ابی مالک انہ سمع کبراءہم یذکرون ان رجلا من قریش کان لہ سہم فی بنی قریظة فخاصم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مہزور یعنی السیل الذی یقتسمون ماءہ فقضی بینہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الماء الی الکعبین لا یحبس الاعلی علی الاسفل ترجمہ ثعلبہ بن ابی مالک سے روایت ہے اوس نے اپنی بزرگون سے سنا بیان کرتے تہے کہ ایک شخص قریشی شریک تہا بنی قریظہ کا (پانی مین) پہر اوس نے فریاد کی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے ایک نالے کے پانی مین جسکا پانی سب تقسیم کرلیتے تہے آپ نے یون فیصلہ کیا کہ جبتک پانی ٹخنون تک نہ ہوجاوے تب تک اوپر والا نیچے کہیت والی پر پانی نہ چہوڑے ف کیونکہ ٹخنی ٹخنی برابر جب پانی جمع ہوجاتا ہے اوسوقت کہیت سیراب ہوجاتا ہے جب اتنا ہوجاوے تو اب پانی کو نہ روکے بلکہ نیچے کہیت والے کیطرف چہوڑ دیوے عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی فی السیل المہزور ان یمسک حتی یبلغ الکعبین ثم یرسل الاعلی علی الاسفل ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے مہزور (ایک میدان ہے) کے نالہ کے باب مین اسطرح فیصلہ کیا کہ پانی روکا جاوے جبتک کہ ٹخنی برابر پہونچے پہر اوپر والا نیچے والے کے لیے پانی چہوڑ دے ف یعنے اوپر کے کہیت والا جب ٹخنی برابر پانی کہیت مین سینچ لیوے تو پہر اپنے سے نیچے والے کہیت کے لیے چہوڑ دے اسی طرح دوسرا

کر سے جب تخنی برابر ہو جاوے تو دو دست کے لہیت میں چہوڑ دی عن ابی سعید الخدری قال اختصم الی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رجلان فی حریم نخلة فی حدیث احدھما فامر بھا فذرعت فوجدت سبعة اذرع وفی حدیث الاٰخر فوجدت خمسة اذرع فقضی بذالك قال عبد العزیز فامر بجریدة من جریدھا فذرعت

ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے دو شخص نے جہگڑا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک درخت کے تہالے میں آپ نے حکم دیا اوس کے ناپنے کا تو وہ سات ہاتھ نکلا پھر آپ نے اسی کا حکم کر دیا دوسری روایت میں ہے کہ وہ پانچ ہاتھ نکلا آپ نے ایسا ہی حکم کیا عبد العزیز نے کہا آپ نے اوسی درخت کی ایک ٹہنی سے ناپنے کو کہا تو ناپا گیا **ف** تو درخت کی تہالی کی حد اپنی سات ہاتھ تک قرار دی یہہ کہجور کے درخت میں تہا اور درختوں میں اوسکی بڑائی چھوٹائی کے لحاظ سے تہالی کا اندازہ کر لینا چاہیے

اخر کتاب الاقضیة

تمام ہوئی کتاب قضا اور فیصلوں کی یا اللہ اسیطرح تمام کروادے ساری کتاب کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اوّل کتاب العلم

شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا علم کی کتاب کو **باب** الحث علی طلب العلم علم حاصل کرنیکی فضیلت اور اوسطرف رغبت دلانا **عن** کثیر بن قیس قال کنت جالسا مع ابی الدرداء فی مسجد دمشق فجاءہ رجل فقال یا ابا الدرداء انی جئتك من مدینة الرسول صلی اللہ علیہ وسلم لحدیث بلغنی انك تحدثه عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما جئت لحاجة قال فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من سلك طریقا یطلب فیه علما سلك اللہ به طریقا من طرق الجنة وان الملائکة لتضع اجنحتھا رضا لطالب العلم وان العالم یستغفر له من فی السمٰوٰت ومن فی الارض والحیتان فی جوف الماء وان فضل العالم علی العابد کفضل القمر لیلة البدر علی سائر الکواکب وان العلماء ورثة الانبیاء وان الانبیاء لم یورثوا دینارا ولا درھما ورثوا العلم فمن اخذہ اخذ بحظ وافر

ترجمہ کثیر بن قیس سے روایت ہے کہ میں ابی الدرداء کے ساتھ دمشق کی مسجد میں بیٹھا تہا اتنے میں اونکے پاس ایک شخص آیا اور اوس نے کہا میں تمہارے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینہ سے آیا ہوں ایک حدیث کے واسطے مجھکو خبر پہونچی ہے جو تم اوس حدیث کو نقل کرتے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور میں کسی اور غرض کے لیے نہیں آیا ہوں ابو الدرداء نے کہا مقرر میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے جو شخص علم حاصل کرنے کو کوئی راہ چلے اللہ تعالے اوسکی سبب سے اوسکو بہشت کی راہ چلاتا ہے اور طالب علم کی خوشی کے لیے فرشتے اپنے پر بچھاتے ہیں اور بیشک عالم کے لیے بخشش چاہتے ہیں جو کچھ آسمان اور زمین میں ہیں والے میں یہانتک کہ مچھلیاں پانی میں اور عابد کے اوپر عالم کی فضیلت ایسی ہے جیسی چودہویں رات کے چاند کی بزرگی تمام تاروں پر ہے اور مقرر پیغمبروں کے وارث عالم ہیں اور پیغمبر نے کسی کو اپنا

وارث درہم و دینار کا نہ کیا بجز علم کے اپنی میراث مین کچہہ نہ چہوڑا تو جسنے علم حاصل کیا اوسنے کامل حصہ لیا **ف** یعنے وہ حصہ جو پیغمبرون نے حاصل کیا تہا دنیا مین علم سے زیادہ کوئی نعمت نہین ہے اس نعمت کو روز بروز ترقی ہی کبہی زوال نہین جسقدر علم کو خرچ کرو اوسی قدر بڑہتا جاتا ہے برخلاف مال کے کہ خرچ کرنے سے کم ہوتا جاتا ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من رجل یسلک طریقا یطلب فیہ علما الا سھل اللہ لہ بہ طریق الجنۃ ومن ابطأ بہ عملہ لم یسرع بہ نسبہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا کوئی شخص نہین ہی جو وہ علم دین کا سیکہنی کیلیے راہ چلے لیکن اللہ تعالی اوس کی برکت سے اوسپر بہشت کی راہ آسان کر دیگا **ف** یہہ بہشت کی بشارت ہی طالب علم اور دیندار عالمون کے حق مین علم دین تفسیر و حدیث و فقہ ہی اور جو علم کہ تفسیر حدیث مین کام آوی جیسی صرف و نحو وغیرہ اور جس سے مسلمانونکو فیض و ہدایت ہو وہ سب علم دین مین داخل ہے مگر نیت خالص ہونا چاہیے **ف** اور جسکی ساتہہ اوس کے عمل نے دیر لگائی تو اوسکی ساتہہ اوسکا نسب کچہہ شتابی نکریگا **ف** یعنے بدون نیک عمل کے ذات کچہہ کام نہ آویگی۔ مصرع۔ بندگی باید پسر زادگی منظور نیست

باب روایۃ حدیث اھل الکتاب

اہل کتاب یعنی یہود اور نصاری سے روایت کرنا کیسا ہی **عن** ابی نملۃ الانصاری انہ بینما ھو جالس عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ رجل من الیھود مر بجنازۃ فقال یا محمد ھل تتکلم ھذہ الجنازۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اعلم فقال الیھودی انھا تتکلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما حدثکم اھل الکتاب فلا تصدقوھم ولا تکذبوھم وقولوا امنا باللہ ورسلہ فان کان باطلا لم تصدقوہ وان کان حقا لم تکذبوہ **ترجمہ** ابو نملہ انصاری جنکا نام عمار ہے یا عمرو یا عمارہ بن معاذ بن زرارہ سے روایت ہی وہ بیٹھی ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اوسوقت ایک یہودی بھی تہا اتنے مین ایک جنازہ گزرا تو یہودی نے کہا یا محمد کیا یہہ جنازہ بات کرتا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے تب یہودی نے کہا یہہ بات کرتا ہی (مگر دنیا کے لوگ نہین سنتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بات تمسے اہل کتاب کہین تم اونکو نہ سچ کہو نہ جہوٹہہ (کیونکہ دونون صورتون مین خوف ہی غلطی کا اگر جہوٹہہ کہین اور وہ سچ ہو یا سچ کہین اور وہ جہوٹ ہو) بلکہ یون کہو ایمان لائے ہم اللہ پر اور اوسکی رسولون پر اس صورت مین اگر وہ بات جہوٹ ہوگی تو تم نے اوسکو سچ نہین کہا اور اگر سچ ہوگی تو بہی تمنے اوسکو جہوٹ تہوڑی کہا (غرض ہر طرح سے گناہ سے محفوظ رہی) **عن** زید بن ثابت امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتعلمت لہ کتاب یھود وقال انی واللہ ما امن یھود علی کتابی فتعلمتہ فلم یمر بی الا نصف شھر حتی حذقتہ فکنت اکتب لہ اذا کتب واقرأ لہ اذا کتب الیہ **ترجمہ** زید بن ثابت سے روایت ہی مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا یہودیون کی تحریر سیکہنی کا اور فرمایا قسم خدا کی مجہکو یہودیون پر بہروسا نہین کہ وہ میرا خط درست لکہتی ہون زید نے کہا آدہ مہینہ نہین گذرا تہا کہ مین نے اونکی تحریر خوب سیکہہ لی پہر جب آپ کچہہ لکہوانا چاہتی

تو مین کہ دیتا اور جب کبھین سے آپ پاس کوئی تحریر آتی تو مین اوسکو پڑھ دیتا **باب** فی کتاب العلم علم کی باتون کو لکھنا کیسا
ہے **عن** عبداللہ بن عمرو قال کنت اکتب کل شیء اسمعه من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارید حفظه
فنهتنی قریش وقالوا اتکتب کل شیء تسمعه ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشر یتکلم فی الغضب والرضی فامسکت عن الکتاب
فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاومی باصابعه الی فیه فقال اکتب فوالذی نفسی بیده
ما یخرج منه الا حق ترجمہ عبداللہ بن عمر سے روایت ہے مین جو حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنتا اوس کو
لکھہ لیتا اپنے یاد کرنے کے لیے پھر قریش کے لوگون نے مجھ کو منع کیا لکھنے سے اور کہا تم ہر بات لکھہ لیتے ہو حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم بشر ہین باتین کرتے ہین غصے اور خوشی دونو حالتون مین یہ سنکر مین نے لکھنا چھوڑ دیا پھر مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا آپ نے اونگلیون سے اپنے مونہہ کیطرف اشارہ کیا اور فرمایا لکھا کر قسم اوس ذات پاک کی جسکے ہاتھ
مین میری جان ہے نہین نکلتی اس منہ سے کوئی بات مگر سچی (خواہ غصہ ہو یا خوشی ہو) **عن** المطلب بن عبداللہ بن حنطب
قال دخل زید بن ثابت علی معاویة فساله عن حدیث فامر انسانا یکتبه فقال له زید ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم امرنا ان لا نکتب شیئا من حدیثه فمحاه ترجمہ مطلب بن عبداللہ بن حنطب سے روایت ہے زید بن
ثابت معاویہ بن ابی سفیان پاس گئے اور اون سے ایک حدیث پوچھی پھر معاویہ نے حکم کیا ایک شخص کو اوس حدیث کے لکھنے کا
زید نے اون سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہم کو حدیث کے لکھنے سے اور مٹا دیا اوسکو جو لکھا گیا تہا (شاید اول
اسلام مین ہو جب باتین یاد رکھنا بہتر معلوم ہوا) **باب** فی التشدید فی الکذب علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا سخت گناہ ہے **عن** عبداللہ بن الزبیر قال قلت للزبیر ما یمنعک
ان تحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما یحدث عنه اصحابه فقال اما واللہ لقد کان لی منه وجه
ومنزلة ولکنی سمعته یقول من کذب علی متعمدا فلیتبوا مقعده من النار ترجمہ عبداللہ بن زبیر سے روایت
ہے کہ زبیر سے مین نے پوچھا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث کو کس لیے روایت نہین کرتے ہو مثل اور صحابہ کے انہون
نے کہا خبردار ہو قسم ہے خدا کی مجھہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک طرح کا تقرب تہا لیکن مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کوئی جان بوجھکر قصدا میری پر جھوٹ باندھے اوسکو چاہیے اپنی جائی دوزخ مین ٹھہرالے (اس
وجہ سے مین بہت احتیاط کرتا ہون نقل حدیث مین) **باب** الکلام فی کتاب اللہ بغیر علم اللہ کی کتاب مین بغیر سمجھے
بوجھے معنے لگانا کیسا ہے **عن** جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی کتاب اللہ عز وجل برایه فاصاب
فقد اخطا ترجمہ جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ عز وجل کی کتاب ۔ یعنی قرآن مجید مین
اپنی عقل سے کچھ کہا تو اوس نے ٹھیک ہی کہا تو خطا کیا (بلکہ صحابہ اور تابعین کی اور حدیث کی پیروی ضروری ہے) **باب**
تکریر الحدیث ایک ایک بات کو کئی کئی مرتبہ کہنا **عن** ابی سلام عن رجل خدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا احدث حدیثا اعادہ ثلاث مرات ترجمہ ابو سلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ایک خادم سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کبھی باتیں کرتے تو ایک ایک بات کو تین تین بار دہراکر سامع کو سمجھاتے
تاکہ بخوبی اوسکی سمجھ مین آجاوے **باب** فی سرد الحدیث جلدی جلدی باتین کرنا اچھا نہین ہے **عن** عروۃ قال جلس ابو ھریرۃ
الی جنب حجرۃ عائشۃ رضی اللہ عنہا وھی تصلی فجعل یقول اسمعی یا ربۃ الحجرۃ مرتین فلما قضت صلاتہا
قالت الا تعجب الی ھذا وحدیثہ ان کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیحدث الحدیث لو شاء العاد
ان یحصیہ احصاہ **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے کہ ابو ہریرۃ حضرت عائشہ کے حجرے کے بازو بیٹھے وہ نماز پڑہ رہی تہین اور
یہ کہ رہے تھے سنو ای حجرے والی دوبار نماز پڑہ کر انہون نے کہا تم کو تعجب نہین آتا ان پر اور ان کی بات پر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم جب کلام کرتے تو اوسکو گر سننے والا گننا چاہتا تو آپ کی کلام کو گن سکتا۔ یعنی آپ ایسی صاف اور کہلی ہوئے باتین
کرتے کہ کوئی چاہے تو گن لیوے **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت لعروۃ الا یعجبک ابو ھریرۃ
جاء فجلس الی جنب حجرتی یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسمعنی ذلک وکنت اسبح فقام
قبل ان اقضی سبحتی ولو ادرکتہ لرددت علیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یسرد الحدیث
مثل سردکم **ترجمہ** عروہ سے روایت ہے حضرت عائشہ نے ان سے کہا کیا تمکو تعجب نہین آتا ابو ہریرہ پر وہ آئی اور میرے
حجرے کی ایک جانب بیٹھے اور حدیث بیان کرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے سنانیکو مین نماز پڑہ رہی
تھی جبتک مین نماز پوری کرون وہ کہڑے ہوکر چلدیے اگر مین انکو پاتی تو کہتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری
طرح تڑتڑ باتین نہین کرتے تھے بلکہ نہایت نرمی اور آہستگی سے ہر ہر لفظ کو جدا کرکے باتین فرماتے تھے تاکہ سب سننے والے
سمجھ جاوین **باب** التوقی فی الفتیا فتوی دینے مین بڑی احتیاط کرنا چاہیے **عن** معاویۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن الغلوطات **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مغالطہ دینے سے منع کیا ہے
عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افتی بغیر علم کان اثمہ علی من افتاہ زاد
سلیمان المھری فی حدیثہ ومن اشار علی اخیہ بامر یعلم ان الرشد فی غیرہ فقد خانہ وھذا لفظ
سلیمان **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر علم کے فتوی دیا گیا تو اوسکا گناہ اوسی پر ہوگا
جس نے اوسکو فتوی دیا سلیمان مہری نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا اور جس نے اپنے بہائی کو جان بوجھکر اوسکی نقصان کا مشورہ
دیا تو مقرر اوس نے خیانت کی یعنی امانت اور خیرخواہی کے خلاف کیا **باب** کراھیۃ منع العلم علم کی بات چھپانا بڑا گناہ
ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن علم فکتمہ الجمہ اللہ بلجام من نار یوم القیمۃ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی علم دین کا مسئلہ پوچھا گیا اور جان بوجھکر اس مسئلے کو لوگوں سے
نہ بتایا تو قیامت کے دن وہ شخص آگ کی لگام دیا جاویگا **باب** فی فضل نشر العلم علم پہیلانے اور مشہور کرنیکی فضیلت **عن**

ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تسمعون ویسمع منکم ویسمع ممن سمع منکم ترجمہ ابن عباس
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مجھسے سنتے ہو علم کو اور لوگ تم سے سنینگے پھر جن لوگون نے تم سے سنا ہے اون سے
اور لوگ سنینگے (یعنے حدیث اور قرآن کو) عن زید بن ثابت قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول نضر اللہ

امرا سمع منا حدیثا فحفظہ حتی یبلغہ فرب حامل الفقہ الی من ہو افقہ منہ ورب حامل الفقہ لیس بفقیہ
ترجمہ زید بن ثابت سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے اللہ تعالی اوس شخص کو تر و تازہ رکھے
جسنے میری بات سنکر یاد رکھا اور اوسکو پہونچا دیا (یعنے دوسرے لوگون کو بھی سنا دیا) کیونکہ بہت سے لوگ ایسے ہین جو سمجھ کے
بات اپنے سے زیادہ سمجھدار کو سنا دینگے ف یعنے جیسے حضرت سے سنا ہوے اوسکو بجنسہ ویسا ہی سنا دیوے علم والا حضرت کی کلام
سے اپنی فہم کے لائق مسئلہ نکال لیویگا اور جو کوئی خطا کریگا تو اصل کلام حضرت کا باقی رہیگا اوس سے دوسرا علم والا سمجھ لیوےگا
غرضکہ حضرت کا کلام پاک لفظ بلفظ نگاہ رکہنا چاہیے اور بجنسہ ادا کرنا چاہیے کیونکہ بہت لوگ ایسے ہین کہ اونکی فہم و سمجھ اوس سے بہتر
ہے جس سے سنا ت اور بہت سے فقہ کے اٹھانیوالے ایسے ہین کہ وہ فقیہہ نہین ہین (یعنے خود سمجھدار نہین ہین پر اون کو نقل کرنا

چاہیے) عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال واللہ لان یہدی بہداک رجل واحد خیر
لک من حمر النعم ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم اگر تیری رہنمائی سے اللہ جل جلالہ ایک
آدمی کو ہدایت دیوے تو وہ بہتر ہے تیرے واسطے سرخ اونٹون سے (جو بہت قیمتی اور عزیز ہوتے ہین) باب الحدیث عن بنی

اسرائیل بنی اسرائیل سے روایت کرنیکی اجازت عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثوا عن
بنی اسرائیل ولا حرج ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنی اسرائیل سے حدیث بیان کرو اسلیے
اسمین کچھ گناہ نہین ہے ف یعنے اگر اون سے سند صحیح کے ساتھ کوئی بات کام کی سن لو یا اون کے دین کا حال دریافت کرنیکو لیے
سن لو تو کچھ گناہ نہین سب کام نیت سے علاقہ رکھتے ہین مثلاً حضرت کی نبوت کا ذکر اگر اون کی کتاب سے دریافت کرینگے تو اہل
کتاب کو سمجھ پھیر لا دینگے عن عبد اللہ بن عمرو قال کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحدثنا عن بنی اسرائیل

حتی یصبح ما یقوم الا الی عظم صلاۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے بنی اسرائیل کے
باتین اسقدر کرتے کہ فجر ہو جاتے پھر نہین اٹھتے مگر نماز کے خیال سے (یعنے نماز ادا کرنیکے لیے) باب فی طلب العلم لغیر

اللہ تعالی جو شخص علم دین کو کہ اللہ کی رضا سے حاصل ہوتی ہے دنیا اور غرض سے سیکھے اوس کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم علما مما یبتغی بہ وجہ اللہ عز وجل لا یتعلمہ الا لیصیب بہ عرضا

من الدنیا لم یجد عرف الجنۃ یوم القیامۃ یعنی ریحہا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جسنے اللہ جل جلالہ کی رضامندی کے علم کو (یعنے دین کے) دنیا کی غرض سے سیکھا قیامت کے دن اوسکو جنت کی بو بھی نہ
لگیگی باب فی القصص قصے اور حکایتین بیان کرنا کیسا ہے عن عوف بن مالک الاشجعی قال سمعت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یقص الا امیر او مامور او مختال ترجمہ عوف بن مالک الاشجعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے جو آپ فرماتے تھے قصے اور حکایتین (وعظ مین) وہ کہیگا جو حاکم ہو یا محکوم ہو یعنے حاکم اوسکو حکم کرے اسطرح کی (وعظ کہنیکا) یا مکار فریبی ہو یعنے دنیا کے کمانے کے لیئے خواہ نخواہ بے سند باتین اور موضوع حدیثین جھوٹ سچ قصے وعظ مین بیان کرے جیسے اس زمانے کے واعظون کی عادت ہے عن ابی سعید الخدری قال جلست فی عصابة من ضعفاء المهاجرین وان بعضهم لیستتر ببعض من العری وقارئ یقرأ علینا اذ جاء رسول الله صلی الله علیه وسلم فقام علینا فلما قام رسول الله صلی الله علیه وسلم سکت القارئ فسلم ثم قال ما کنتم تصنعون قلنا یا رسول الله کان قارئ لنا یقرأ علینا فکنا نستمع الی کتاب الله تعالی قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحمد لله الذی جعل من امتی من امرت ان اصبر نفسی معهم قال فجلس رسول الله صلی الله علیه وسلم وسطنا لیعدل بنفسه فینا ثم قال بیده هکذا فتحلقوا وبرزت وجوههم له قال فما رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم عرف منهم احدا غیری فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابشروا یا معشر صعالیک المهاجرین بالنور التام یوم القیامة تدخلون الجنة قبل اغنیاء الناس بنصف یوم وذلک خمسمائة سنة ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ مین غریب مہاجرین کی جماعتین جا بیٹھا اور برہنگی کے سبب سے اون مین بعض بعض سے پردہ کرتا تہا (یعنی غربت سے اسقدر اون کو کپڑا میسر تہا جو کہ حقہ ستر پوشی کرتے) اور ایک قاری ہمارے بیچ مین قرآن پڑہ رہا تہا اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دفعۃً تشریف لائے اور ہمارے روبرو کہڑے ہوگئے پھر جب کہ آپ کہڑے ہوے تو قاری قرآن پڑہنے سے چپ ہو رہا پھر آپ نے ہم سے سلام کیا (یہان سے معلوم ہوا کہ قرآن پڑہنے والے پر سلام کرنا نہ چاہیے) اور پوچھا کہ تم کیا کر رہے تھے ہمنے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ جل جلالہ کی کتاب کو سن رہے تھے۔ پھر آپ نے فرمایا سب تعریف اللہ ہی کو ثابت ہے جسنے میری امت مین ایسے لوگون کو پیدا کیا کہ مجھے بھی اونکے ساتھ صبر کرنیکا ہوا (اسمین اشارہ ہے اس آیت کیطرف وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِينَ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ) راوی کہتا ہے کہ پھر آپ ہماری جماعت کے بیچون بیچ اپنی ذات مبارک سے آ بیٹھے جماعت کے برابر کرنے کے لیے (یعنے اپنی تمیز نہ ہو کہ ہر شخص سے فاصلہ برابر تہا اور بعضون نے کہا کہ سب سے برابر یعنی حضرت مین اور دوسرون مین امتیاز باقی نہ رہی اسطرح سے جماعت مین لگ گئے) پھر آپ نے اپنے دست مبارک سے حلقہ ہو کر بیٹھنے کا اشارہ فرمایا سو سب حلقہ ہو گئے اور آپکی طرف سب کے چہرے ظاہر ہوئے ابو سعید خدری نے کہا مین جانتا ہون رسول اللہ صلعم نے اون مین کسی کو نہ پہچانا سوا میرے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے فقراء مہاجرین کی جماعت خوش ہو جاؤ قیامت کے دن تم تونگرون سے آدہے دن پہلے نور کامل کے ساتھ بہشت مین جاؤ گے اور وہ آدہا دن بھی پانچسو برس کا ہوگا **ف** یہان سے معلوم ہوا کہ ایسے فقرا کا مرتبہ اغنیا سے زیادہ ہوگا اور قیامت کے دن کے طول مین جو خلاف آیات واحادیث مین ہے سو لوگون کے اختلاف حال پر محمول ہے یعنی جتنی جسپر سختی ہوگی

اوسکو قیامت کا دن تو تناہی لانبا معلوم ہوگا اور جسپر جسقدر تکلیف کم معلوم ہوئی اوسی اوتنا ہی کم معلوم ہوگا **عن** انس بن
مالک قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لان اقعد مع قوم یذکرون الله تعالی من صلاة الغداة حتی
تطلع الشمس احب الی من ان اعتق اربعة من ولد اسماعیل ولان اقعد مع قوم یذکرون الله من صلاة العصر الی ان
تغرب الشمس احب الی من ان اعتق اربعة **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مقرر اگر مین اوس قوم کے ساتھ بیٹھون جو فجر کی نماز سے آفتاب نکلنے تک اللہ تعالی کا ذکر کیا کرتے ہین تو مجھے بہت پیارا ہی
(یعنی اسقدر ذکر کرنا) اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد مین سے چار غلام آزاد کر دینے سے بھی اور مقرر مین اگر اوس قوم کے ساتھ بیٹھون
جو عصر کی نماز سے آفتاب ڈوبنے تک اللہ تعالی کا ذکر کرتے ہین تو مجھے بہت پیارا ہی چار غلام آزاد کرنے سی **ف** اللہ تعالی کی ذکر کی فضیلت
ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے چار بردہ آزاد کرنے سے بھی اسکو عزیز فرمایا **عن** عبد الله قال
قال لی رسول الله صلی الله علیه وسلم اقرأ علیّ سورة النساء قال قلت اقرأ علیک وعلیک انزل قال انی احب ان
اسمعه من غیری قال فقرأت علیه حتی اذا انتهیت الی قوله فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید الآیة فرفعت
راسی فاذا عیناه تهملان **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ اپنے روبرو سورۂ نسا پڑھنے کو فرمایا
مین نے عرض کیا آپ پر تو قرآن ہی اوترتا ہے پھر مین کیا پڑھون آپنے فرمایا مجھ اور سے سننا بہت پیارا معلوم ہوتا ہی تب پھر
مین نے آپکے روبرو پڑھا یہانتک کہ جب مین اس آیت پر پہونچا فکیف اذا جئنا من کل امة پھر کیسا ہوگا جب لاوینگے ہم ہر امت سے
ایک گواہ آخر آیت تک پھر مین نے اپنا سر اوٹھایا تو حضرت کی چشم مبارک سے آنسو جاری تہی (اس خیال سے کہ مجھے بھی اپنی امت
کا گواہ ہونا ہوگا اور معلوم نہین کہ میری امت کیسے عمل کرے +

آخر کتاب العلم

اللہ کے فضل سے تمام ہوئی کتاب علم کی اسی طرح اللہ تعالی ساری کتاب کو تمام کرا دے

بسم الله الرحمن الرحیم

اول کتاب الاشربة شروع ہوتی ہے اللہ کے نام سے جو مہربان ہے بڑی رحم والا کتاب شرابون کی **باب**

فی تحریم الخمر خمر (یعنی شراب) کے حرام ہونیکا بیان **عن** عمر قال نزل تحریم الخمر یوم نزل وهی من خمسة
اشیاء من العنب والتمر والعسل والحنطة والشعیر والخمر ما خامر العقل وثلاث وددت ان رسول الله صلی
الله علیه وسلم لم یفارقنا حتی یعهد الینا فیهن عهدا ننتهی الیه الجد والکلالة وابواب من ابواب الربا
ترجمہ حضرت عمر سے روایت ہی شراب کی حرمت مین جب آیت اوتری اوسوقت پانچ چیز سے شراب بنتی تہی - انگور - اور کہجور - اور شہد
اور گیہون - اور جو - کی اور جو عقل کو زائل کرے وہ شراب ہی **ف** اس پہلی عبارت سے معلوم ہوتا ہی کہ شراب انہین پانچ چیز پر موقوف
نہین بلکہ انکے سوا اور چیز سے بھی ہوتی ہی جس کے پینے سے عقل جاتی رہے **ت** اور مین چاہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

جدا نہ ہون جبتک تین باتون کا حال ہم سے اچھی طرح بیان نہ کرین ایک تو دادا کا حصہ دوسری کلالہ کا حال تیسری چند مقدمات
ربا (یعنی سود کے) جنہین آخر تک رہ گیا اور مجتہدین نے بہت اختلاف کیا عن عمر بن الخطاب قال لما نزل تحریم الخمر
قال عمر اللهم بین لنا فی الخمر بیانا شافیا فنزلت الاية التی فی البقرة یسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیهما
اثم کبیر قال فدعی عمر فقرئت علیه قال اللهم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت الاية التی فی النساء یا ایها
الذین امنوا لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری فکان منادی رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا اقیمت الصلوة
ینادی الا لا یقربن الصلوة سکران فدعی عمر فقرئت علیه فقال اللهم بین لنا فی الخمر بیانا شفاء فنزلت
هذه الاية فهل انتم منتهون قال عمر انتهینا ترجمہ حضرت عمر بن خطاب سے روایت ہے جب شراب کی حرمت
اوتری تو اونہون نے کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے جب وہ آیت اتری جو سورۂ بقرہ مین ہے
یسئلونک عن الخمر والمیسر یعنی پوچھتے ہین تجھسے شراب اور جوئے کا حال تو کہہ دونون بڑے گناہ ہین اور لوگون کو فائدہ بھی ہے
اون مین لیکن گناہ اونکا اون کے فائدہ سے زیادہ ہے تو حضرت عمر بلائے گئے اور یہ آیت اونکو سنائی گئی انہون نے کہا یا اللہ
شراب کے باب مین ہمکو صاف صاف حکم بیان کر دے تب وہ آیت اتری جو سورہ نسا مین ہے یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوة
الآیة ای ایمان والو مت نزدیک ہو نماز کے جب تم نشے مین ہو پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی پکارتا پھرتا تھا جب نماز
کی تکبیر ہوتے دیکھو کوئی نشے کیحالت مین نماز مین شریک نہ ہو پھر حضرت عمر بلائے گئے اور اونکو یہ آیت سنائی گئی انہون نے
کہا یا اللہ شراب کے باب مین ہم کو صاف صاف حکم بیان کر دے تب یہ آیت اتری انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام الآیة اسکی
اخیر مین یہ ہے کہ اب بھی تم باز آتے ہو یا نہین تب حضرت عمر نے کہا ہم باز آئے (شراب اور جوئے سے) عن علی علیه السلام
ان رجلا من الانصار دعاه وعبد الرحمن بن عوف فسقاهما قبل ان تحرم الخمر فامهم علی فی المغرب
فقرا قل یا ایها الکفرون فخلط فیها فنزلت لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری حتی تعلموا ما تقولون ترجمہ
حضرت علی سے روایت ہے اونکو ایک شخص انصاری نے بلا بھیجا اور عبد الرحمن بن عوف کو اور دونون کو شراب پلایا اُس وقت تک شراب
حرام نہین ہوا تھا پھر حضرت علی نے امامت کی اون لوگون کی مغرب کی نماز مین اور قل یا ایہا الکافرون پڑہا معلوم نہین کیا گڑبڑ
کر گئے (بعضون نے کہا بھول گئے بعضون نے کہا لا کا لفظ چھوٹ گئے) تب یہ آیت اتری لا تقربوا الصلوة وانتم سکاری مت
نزدیک جاؤ نماز کے جب تم نشے مین ہو یہانتک کہ جو منہ سے کہو اسکو سمجھنے لگو عن ابن عباس یا ایها الذین امنوا لا تقربوا
الصلوة وانتم سکاری ویسئلونک عن الخمر والمیسر قل فیهما اثم کبیر ومنافع للناس نسختها فی المائدة
انما الخمر والمیسر والانصاب الاية ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے یہ دو آیتین - یا ایہا الذین آمنوا لا تقربوا الصلوة وانتم
سکاری - اور - یسئلونک عن الخمر والمیسر جن سے شراب کی حرمت ثابت نہین ہوتی منسوخ ہوگئین اوس آیت سے جو سورۂ مائدہ
مین ہے انما الخمر والمیسر الآیة سے یعنی شراب اور جوا وغیرہ ناپاکی ہین شیطان کے کام سو تو پرہیز کرو اوس سے تاکہ تم نجات پاؤ جہنم کے

عذاب ہے عن انس قال کنت ساقی القوم حیث حرمت الخمر فی منزل ابی طلحۃ وما شرابنا یومئذ الا الفضیخ فدخل علینا رجل فقال ان الخمر قد حرمت ونادی منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا ھذا منادی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ انس سے روایت ہی جب شراب حرام ہوا تو اوسوقت مین ساقی تھا لوگونکا ابو طلحہ کے مکان مین وسوقت ہمارا شراب بھی تہا کہجور کا ایک شخص ہمارے پاس آیا اور بولا شراب حرام ہوگیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی نے پکارا ہم لوگون نے کہا یہ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا منادی ہی (اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ شراب انگور سے خاص نہین ہے) **باب** العنب یعصر للخمر کوئی شخص انگور کو نچوڑے شراب بنانے کے لیے **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لعن اللہ الخمر وشاربھا وساقیھا وبائعھا ومبتاعھا وعاصرھا ومعتصرھا وحاملھا والمحمولۃ علیہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ کی لعنت ہی شراب پر اور اسکے پینے والے پر اور پلانے والے پر اور اوس کے بیچنے اور خریدنیوالے پر اور اوس کے نچوڑنے والے پر اور نچوڑوانے والے پر اور اوٹھانیوالے پر اور جسکی لیے اوٹہایا جاوے **باب** فی الخمر تخلل شراب کا سرکہ بنانا درست نہین ہے **عن** انس بن مالک ان ابا طلحۃ سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ایتام ورثوا خمرا قال اھرقھا قال افلا اجعلھا خلا قال لا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ابو طلحہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا یتیمونکے باب مین جنہون نے میراث مین شراب کو پایا تہا آپ نے فرمایا کہ اسکو بہا دی پہر عرض کیا کہ اوسکا سرکہ بنا لون تو آپ نے فرمایا سرکہ بھی مت بنا **باب** الخمر مما ھو شراب کن کن چیزون سے بنتا ہے **عن** نعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من العنب خمرا وان من التمر خمرا وان من العسل خمرا وان من البر خمرا وان من الشعیر خمرا **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب انگور سے بنتا ہی اور کہجور سے اور شہد سے اور گیہون سے اور جو سے **ف** اکثر نہین چیزون سے شراب بنتا تہا ہوا سلیے انکا ذکر فرمایا ورنہ کچہ انہین چیزون پر منحصر نہین بلکہ اور چیزون سے بھی شراب بنتا ہی **عن** نعمان بن بشیر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الخمر من العصیر والزبیب والتمر والحنطۃ والشعیر والذرۃ وانی انھاکم عن کل مسکر **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تہے شراب انگور کے شیرہ سے ہوتا ہے اور سوکھی انگور سے اور کہجور سے اور گیہون سے اور جو سے اور کنگنی سے اور مین تمکو منع کرتا ہون ہر ایک نشہ کی چیز سے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الخمر من ھاتین الشجرتین النخلۃ والعنبۃ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شراب ان دو درختون سے بنتا ہے خرمی اور انگور سے **باب** النہی عن المسکر ہر نشہ لانیوالے چیز سے ممانعت کا بیان **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن مات وھو یشرب الخمر یدمنھا لم یشربھا فی الاخرۃ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک نشہ دار چیز شراب ہے اور سب نشے والی چیزین حرام مین اور جو

شخص سدا شراب پیتا رہا اور اوسی حالت پر مرگیا تو وہ آخرت مین بہشت کی شراب نہ پیویگا **ف** اس حدیث سے ثابت
معلوم ہوا کہ جو چیز مست کردے اور نشہ لاوے وہ شراب ہے اور حرام ہے پھر وہ خواہ انگور سے بنے خواہ کھجور سے خواہ منقی یا شہد
یا گیہون یا جوار یا باجرہ یا جو سے یا درخت کا عرق ہو جیسے تاڑی اور سیندھی یا کوئی گھاس ہو جیسے بھنگ وغیرہ قلیل او
کثیر اوسکا سب حرام ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک اور شافعی اور امام احمد اور امام محمد اور محدثین کا اور حضرت امام اعظم کے نزدیک
بجنس خمر حرام وہی شراب ہے جو شیرہ انگور سے بنے اور جوش مارکر گاڑھی ہو کر جھاگ لاوے اور جو اور چیزون سے بنے جیسے گیہون جو یا
انجیر سے اوسکا پینا اسقدر درست ہے جس سے نشہ نہ ہو لیکن یہ قول امام اعظم کا ضعیف اور مرجوح ہے از روئے لغت اور از روئے
احادیث دونون کے کیونکہ اہل لغت کے نزدیک خمر عام ہے شامل ہے ہر اوس چیز کو جو عقل کو زائل کرے اور احادیث صحیحہ مین
وارد ہے کہ ہر مسکر خمر ہے اور ہر خمر حرام ہے جیسا آگے آویگا شاید امام ابوحنیفہ کو وہ حدیثین نہ پہونچی ہونگی **عن** ابن عباس عن
النبي صلى الله عليه وسلم قال كل مخمر خمر وكل مسكر حرام ومن شرب مسكرا بخست صلاته اربعين
صباحا فان تاب تاب الله عليه فان عاد الرابعة كان حقا على الله ان يسقيه من طينة الخبال قيل وما
طينة الخبال يا رسول الله قال صديد اهل النار ومن سقاه صغيرا لا يعرف حلاله من حرامه
كان حقا على الله ان يسقيه من طينة الخبال **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہر ایک عقل بگاڑنیوالا شراب ہے اور ہر ایک نشہ دار چیز حرام ہے اور جس نے نشے دار چیز پی تو گھٹ جاوینگی چالیس دن کے نمازین
اوسکی **ف** جب بخست رابی کی باوجود ہونے فضل عبادت بدن کے ضائع ہو جاوے تو اوسکی اور عبادتون کا پھر کیا حال ہوگا
پھر اگر اوس نے توبہ کرلیا تو اللہ تعالی اوسکے توبہ کو قبول فرما دیگا اور اگر وہ اسیطرح چوتھی بار تک پیتا رہا تو اللہ تعالی پر حق ہے کہ اوسکو
طینۃ الخبال پلاوے صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ طینۃ الخبال کیا مراد ہے آپ نے فرمایا طینۃ الخبال جہنمیون کی پیپ ہے پھر آپ
نے فرمایا جو شخص کسی کمسن لڑکے کو جسکو حلال حرام کی تمیز نہ ہو شراب پلاوے تو اللہ کو ضرور ہوگا کہ اوسکو جہنمیون کی پیپ پلاوے
اس سے معلوم ہوا کہ جو چوتھی بار جو شراب پیے اوسکا گناہ معاف ہونا دشوار ہے چنانچہ دوسری حدیث مین ہے کہ پھر اللہ معاف
کریگا **عن** جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اسكر كثيره فقليله حرام
ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بہت سی چیز نشہ لاتی ہے وہ تھوڑی سی بھی حرام ہے
عن عائشة رضي الله عنها قالت سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن البتع فقال كل شراب اسكر
فهو حرام **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا بتع یعنی شہد کی شراب کا
حکم آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے **ف** وہی خمر ہے قلیل ہو یا کثیر جیسے دوسری حدیث مین ہے انگور کی ہو یا کھجور کی
یا شہد کی یا گیہون کی یا جو کی یا انجیر کی سب کو خمر کہتے ہین کیونکہ خمر مشتق ہے مخامرت سے جسکے معنے چھپانے کے ہین پس جسمین نشہ ہو
عقل چھپ جاوے وہ خمر کہی جاوے گی یہی صحیح ہے اہل لغت کے نزدیک اور حضرت عمر نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور احادیث متعددہ

اسپر دال ہین کہ خمر انگور سے خاص نہین بلکہ شہد اور گیہون اور جو کی شراب کو بھی خمر کہتے ہین اور مدینہ مین جب حرمت خمر کی اتری
تو اوس زمانے مین انگور کی شراب رائج نہ تھی صرف کھجور کی مستعمل تھی اسلیے سلف ائمہ ثلاثہ اور محمد بن الحسن اور جمہور علما اسطرف گئے
ہین کہ جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے اور اوسکا قلیل ہو یا کثیر وہ بالکل حرام ہے صرف ابو حنیفہ سے یہ منقول ہے کہ خمر خاص ہے انگور سے اور باقی
شراب اسقدر حلال ہے جس سے نشہ نہ ہو البتہ اتنا پینا کہ نشہ ہو جاوے حرام ہے مگر دلیل ابو حنیفہ کے از روی لغت اور از روی عادت
دونون طرح سے ضعیف ہے اور قابل اعتماد نہین ہے۔ اور صاحب ہدایہ نے جو اتفاق اہل لغت کا خمر کے خاص ہونے پر انگور سے بیان
کیا ہے بالکل غلط ہے بڑی دلیل حنفیہ کے حدیث ابن عباس ہے جسکو نسائی نے مرفوعا روایت کیا ہے خمر قلیل و کثیر حرام ہے اور باقی
شرابون مین سے سکر حرام ہے اول تو یہ حدیث مختلف فیہ ہے اوسکے وصل اور انقطاع مین دوسرے الفاظ بھی اس کے محتمل ہین
تو دوسرے احادیث صحیحہ متعددہ کے معارض کیونکر ہو سکتی ہے **عن** الزهري بهذا الحديث باسناده زاد والبتع
نبيذ العسل كان اهل اليمن يشربونه قال ابو داود سمعت احمد بن حنبل يقول لا اله الا الله ما كان اثبته
ما كان فيهم مثله يعني في اهل حمص يعني الجرجسي **ترجمه** دوسری روایت بھی ابن شہاب زہری سے ایسی ہی ہے اتنا زیادہ
ہے کہ بتع شہد کے شراب کو کہتے ہین راوی نے کہا کہ یمن کے لوگ اس شراب کو پیا کرتے تھے اسحدیث کو ابو داود نے یزید بن عبد ربہ
جرجسی سے نقل کیا امام احمد نے کہا لا الہ الا اللہ کیسا معتبر شخص تھا اور کہا حمص (ایک شہر کا نام ہے) والون مین کوئی جرجسی کے
مثل نہ تھا (یعنی وثوق اور اعتبار مین) **عن** ديلم الحميري قال سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت
يا رسول الله انا بارض باردة نعالج فيها عملا شديدا وانا نتخذ شرابا من هذا القمح نتقوى به على
اعمالنا وعلى برد بلادنا قال هل يسكر قلت نعم قال فاجتنبوه قال قلت فان الناس غير تاركيه قال فان
لم يتركوه فقاتلوهم **ترجمه** دیلم حمیری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے پوچھا یا رسول اللہ ہم سرد زمین
مین رہتے ہین (یعنی ہمارا ملک بہت ٹھنڈا ہے) اور اوسمین محنت اور مشقت کے کام کیا کرتے ہین اور ہم اپنے حصول طاقت
اور دفع سردی کے لیے جو ہمارے شہرون مین پڑتی ہے اس قسم کی گیہون کی شراب بنایا کرتے ہین آپنے فرمایا بھلا نشہ کرتی ہے
وہ شراب مینے عرض کیا ہان (یعنی کرتی ہے) پھر آپنے فرمایا کہ اوس سے بچو مین نے عرض کیا لوگ تو کچھ اوسکو چھوڑنیوالے نہین
آپنے فرمایا اگر اوسکو نہ چھوڑین تم اونسے لڑو (کیونکہ وہ کفر کی بات پر اڑتے ہین ایسون سے جہاد کرنا چاہیے) **عن** ابي موسى
قال سالت النبي صلى الله عليه وسلم عن شراب من العسل فقال ذاك البتع قلت وينتبذ من الشعير و
الذرة فقال ذاك المزر ثم قال اخبر قومك ان كل مسكر حرام **ترجمه** ابو موسے سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے شہد کی شراب کا مسئلہ پوچھا تو آپنے فرمایا شہد کی شراب بتع ہے مین نے کہا جو اور جوار سے بھی شراب بنتا ہے آپنے
فرمایا ہان جسکو مزر کہتے ہین تم اپنی قوم کو خبر کر دو کہ ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے (خواہ قلیل ہو یا کثیر اور تمباکو مفتر ہے نہ مسکر اسکی حلت
اور حرمت مین خلاف ہے اور صحیح کراہت ہے واللہ اعلم) **عن** عبد الله بن عمرو ان نبي الله صلى الله عليه وسلم نهى

عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال کل مسکر حرام ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع فرمایا ہے شراب اور جوئے سے اور کوبہ اور غبیراء سے ف کوبہ اوس باجے کو کہتے ہیں جو دونو طرف سے سنڈا ہوتا ہے جیسے ڈھولک
مرذنگ وغیرہ اس حدیث سے معلوم ہوا جیسے شراب اور نشہ کی چیز جیسے بنگ تاڑی سینڈہی وغیرہ حرام ہے ویسے ہی ڈھولک کے
قسم کا باجا بجانا اور سننا بھی حرام ہے۔ اور غبیراء جوار کی شراب کو کہتے ہیں ت اور فرمایا ہر ایک نشہ وار چیز حرام ہے عن
ام سلمة نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن کل مسکر ومفتر ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے منع فرمایا ہے ہر ایک نشہ وار چیز سے اور مفتر یعنی سستی لانیوالی چیز سے عن عائشة رضی اللہ عنها قالت سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول کل مسکر حرام وما اسکر منه الفرق فملء الکف منه حرام ترجمہ ام
المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ ہر ایک نشہ لانیوالی چیز
حرام ہے اور جو چیز فرق بھر نشہ لاتی ہے اوسکا ایک چلو بھی حرام ہے

باب فی الداذی

داذی ایک قسم کی شراب ہے اوسکی حرمت کا بیان عن مالک بن ابی مریم قال دخل علینا عبد الرحمن بن غنم فتذاکرنا الطلاء
فقال حدثنی ابو مالک الاشعری انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیشربن ناس من امتی الخمر
یسمونها بغیر اسمها ترجمہ مالک بن ابی مریم سے روایت ہے عبد الرحمن ابن غنم ہماری پاس آئے تو ہم نے ذکر کیا طلاء کا
(طلاء انگور کا شیرہ جسکے دو حصے پکاکر خشک کر دیے جاویں اور ایک حصہ رہ جاوے) عبد الرحمن نے کہا کہ ابو مالک اشعری نے
مجھسے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مقرر میری امت کے بعض لوگ شراب
پیوینگے اور اوسکا نام کچھ اور رکھ لینگے ف یعنی جیسے اس زمانے کے لوگ تاڑی وغیرہ پیتے ہیں اور اوسکو شراب نہیں جانتے
حالانکہ جو نشہ لانیوالی چیز ہے وہ خمر ہے عن ابن عمر وابن عباس قالا نشهد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نھی عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر ترجمہ ابن عمر اور ابن عباس دونوں سے روایت ہے ہم گواہی دیتے ہیں
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے استعمال کرنیسے کدو کے تونبے سے اور سبز لاکھی برتن سے اور رال لگے ہوئے برتن سے اور لکڑی
کے برتن سے عن سعید بن جبیر قال سمعت عبد اللہ بن عمر یقول حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نبیذ الجر فخرجت علی ابن عباس فقلت اما تسمع ما یقول ابن عمر قال وما ذاک قال حرم رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر قال صدق حرم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نبیذ الجر قلت ما الجر قال کل شیء یصنع
من مدر ترجمہ سعید بن جبیر نے کہا عبد اللہ بن عمر نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے جو نبیذ جر میں
بنایا جاوے تو میں ابن عباس پاس گیا اون سے کہا تم نے سنا عبد اللہ بن عمر کیا کہتے ہیں انہوں نے پوچھا کیا میں نے کہا وہ کہتے ہیں جر کا
نبیذ حرام ہے ابن عباس نے کہا سچ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا جر کی نبیذ کو میں نے کہا جر کیا چیز ہے انہوں
نے کہا جو برتن مٹی سے بنایا جاوے عن ابن عباس قدم وفد عبد القیس علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فقالوا یارسول الله انا هذا الحی من ربیعة قد حال بیننا وبینک کفار مضر ولیس نخلص الیک الا

فی شهر حرام فمرنا بشیء ناخذ به وندعو الیه من ورائنا قال آمرکم باربع وانهاکم عن اربع الایمان

بالله شهادة ان لا اله الا الله وعقد بیده واحدة وقال مسدد الایمان بالله ثم فسرها لهم شهادة

ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلاة وایتاء الزکاة وان تؤدوا الخمس مما غنمتم

وانهاکم عن الدباء والحنتم والمزفت والنقیر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

پاس عبد القیس کے لوگ آئے اور اونہون نے آپ سے عرض کیا یارسول اللہ ہم ایک قبیلہ ہین ربیعہ کے اور ہمارے اور آپ کے بیچ

مین مضر کے کفار ہین تو ہم نہین پہونچ سکتے آپ تک مگر حرام مہینون مین (یعنے ذیقعدہ اور ذیحجہ اور محرم اور رجب مین)

اسلیے حکم فرمایی ہم کو اوس چیز کا کہ ہم خود اوسپر عمل کرین اور اپنے اودھر جو لوگ رہتے ہین انکو بھی اوسپر عمل کہنے کیلیے کہین

آپ نے فرمایا مین تم کو چار باتونکا حکم کرتا ہون اور چار چیزون سی منع کرتا ہون (جنکا حکم کرتا ہون وہ یہہ ہین) ایمان لانا

اللہ پر یعنے گواہی دینا اسبات کی کہ نہین کوئی سچا معبود سوا اللہ کے اور آپنے ایک کیطرف اشارہ کیا ہاتھ سے اور گواہی دینا

اسبات کی کہ محمد بھیجے ہوئے ہین اور قائم کرنا نماز کو اور دینا زکوۃ کا اور مال غنیمت مین سے پانچوان حصہ ادا کرنا اور منع کرتا ہون

مین تم کو چار باسنون کے استعمال کرنیسے تونبے کدو کے۔ اور لاکھی برتن۔ اور رال لگی ہوئی برتن۔ اور چوبی برتن)

ف یہہ ممانعت اوائل اسلام مین تھی جب شراب پینا حرام ہوا تو شراب کے برتنونکا بھی استعمال منع ہوا تاکہ شراب کا خیال

بھی نہوے پھر آپ نے فرمایا کہ برتنون سی کیا ہوتا ہے اور سب طرح کے برتنونکا استعمال درست کر دیا گیا **عن** ابی هریرة ان

رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لوفد عبد القیس انهاکم عن النقیر والمقیر والحنتم والدباء و

المزادة المجبوبة ولکن اشرب فی سقائک واوکه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

عبد القیس کے لوگون کو منع کیا چوبی برتن سے جو درخت کی جڑ سے بنتا ہے اور قیر لگی ہوئی برتن سے (یعنی روغنی) اور لاکھی اور کدو کے

تونبے اور کٹی ہوئی مشک سے (یعنی جسمین نیچے کیطرف منہ بنا ہو کیونکہ اوسمین نبیذ کا حال معلوم نہین ہوتا اور وہ تیز ہو جاتا

ہی) بلکہ فرمایا پیا کرو اسی مشک مین اور منہ اوسکا باندھ دیا کرو **عن** ابن عباس فی قصة وفد عبد القیس قالوا فیم

نشرب یا نبی الله فقال نبی الله صلی الله علیه وسلم علیکم باسقیة الادم التی یلاث علی افواهها **ترجمہ**

ابن عباس سے روایت ہی وفد عبد القیس کے قصہ مین اون لوگون نے کہا ہم کس برتن مین پئین اے نبی اللہ کے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چمڑون کی مشکون مین پیا کرو جنکا منہ باندھا جاتا ہی **ف** یہ قید ابتدائی اسلام مین تھی جیسا کہ اوپر گزرا

زمانے مین شراب کے برتنون مین نبیذ بھگونا منع تھا **عن** ابی القموص زید بن علی قال حدثنی رجل کان من الوفد الذین

وفدوا الی النبی صلی الله علیه وسلم من عبد القیس یحسب عوف ان اسمه قیس بن النعمان فقال لا تشربوا

فی نقیر ولا مزفت ولا دباء ولا حنتم اشربوا فی الجلد الموکأ علیه فان اشتد فاکسروه بالماء فان اعیاکم

فاهريقوه **ترجمہ** ابو القموص زيد بن علی سے روايت ہے مجھسے بيان کيا ايک شخص نے جو عبد القيس کے لوگون مين رسول اللہ
صلے اللہ عليہ وسلم پاس آيا تہا عوف خيال کرتے تہے کہ اوسکا نام قيس بن نعمان تہا وہ کہتا تہا رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے
فرمايا مت پيو چوبی برتن مين نہ رال کے رغنی برتن مين نہ تونبے مين کدو کے نہ لاکہی برتن مين بلکہ پيو چمڑی کی مشک مين جسپر
داشت لگا ہو يعنی سر بند ہو اگر نبيذ مين تيزی آجاوے تو پانی ڈالکر اوس کی تيزی توڑ دو اگر جب بہی تيزی نہ جاوے
تو اوسکو بہا دو **عن** ابن عباس ان وفد عبد القيس قالوا يا رسول الله فيما نشرب قال لا تشربوا فی الدباء
ولا فی المزفت ولا فی النقير وانتبذوا فی الاسقية قالوا يا رسول الله فان اشتد فی الاسقية قال
فصبوا عليه الماء قالوا يا رسول الله فقال لهم فی الثالثة او الرابعة اهريقوه ثم قال ان الله حرم علی او
حرم الخمر والميسر والكوبة قال وكل مسكر حرام قال سفيان فسالت علی بن بذيمة عن الكوبة قال الطبل
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روايت ہے عبد القيس کے لوگون نے کہا يا رسول اللہ ہم کس برتن مين نبيذ پيين آپنے فرمايا
مت پيو کدو کے تونبے مين اور نہ رال لگے ہوئے برتن مين اور نہ چوبی برتن مين بلکہ نبيذ بھگويا کرو مشکون مين اون لوگون نے کہا يا رسول
اللہ اگر مشکون مين تيز ہو جاوے آپنے فرمايا پانی ڈالدو پہر اون لوگون نے ايسا ہی کہا آپ نے تيسری يا چوتہی بار مين فرمايا
اوسکو بہا دو پہر اوسکے فرمايا بيشک اللہ نے حرام کيا مجہپر يا حرام کيا گيا مجہپر شراب اور جوا اور ڈہول اور فرمايا آپنے ہر نشہ لانيوالی چيز حرام ہے
ف نبيذ اتنے دنون تک پينا درست ہے کہ تيز نہ ہو جاوے اور اوسمين جھاگ نہ اٹہنے لگے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم ايک دن
دو دن تک نبيذ کا بہگويا ہوا پيتے پہر اگر تيز ہو جاتا تو اوسکو پہينک ديتے **عن** علی عليه السلام قال نهانا رسول الله صلی
الله عليه وسلم عن الدباء والحنتم والنقير والجعة **ترجمہ** حضرت علی سے روايت ہے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے ہمکو منع کيا
تونبے کے برتن اور لاکہی برتن اور چوبی برتن سے اور جو کی شراب سے **ف** اسيطرح گيہون اور جوار کی شراب بھی ممنوع ہے قليل ہو
يا کثير يہی قول ہے ائمہ ثلثہ کا عيسوی برگزر **عن** بريدة قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم نهيتكم عن ثلاث
وانا امركم بهن نهيتكم عن زيارة القبور فزوروها فان فی زيارتها تذكرة ونهيتكم عن الاشربة ان تشربوا
الا فی ظروف الادم فاشربوا فی كل وعاء غير ان لا تشربوا مسكرا ونهيتكم عن لحوم الاضاحی ان لا تاكلوها
بعد ثلاث فكلوا واستمتعوا بها فی اسفاركم **ترجمہ** بريدہ سے روايت ہے رسول اللہ صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا مينے
تين چيزون سے تمکو منع کيا تہا اب مين ہی اونکے کرنے کا تمکو حکم ديتا ہون قبرون کی زيارت کرنيسے مينے تمکو منع کيا تہا سو تم اب
اونکی زيارت کيا کرو اسليے کہ قبرون کی زيارت کرنيسے دنياسے بے رغبتی اور آخرت کی ياد حاصل ہوتی ہے اور منع کيا تہا مينے تمکو
سوائے چمڑی کے اور برتنون مين نبيذ استعمال کرنيسے سو اب تم ہر ايک برتن مين پيو مگر نشہ کی کوئی چيز مت پيو اور منع کيا تہا مينے تمکو
تين روز کے بعد قربانی کا گوشت کہانيسے سو اب اسکو بھی جبتک چاہو کہايا کرو اور سفر مين اوس سے فائدہ اوٹہايا کرو **ف** ابتدا اسلام
مين لوگ بت پرستی چہوڑ کر مسلمان ہوئے تہے اسوجہسے حضرت نے زيارت قبور سے منع کيا کہ مبادا شرک مين گرفتار نہ ہو جاوين جب

لوگون کے دلون مین اسلام اور توحید کا عقیدہ مضبوط ہوگیا توآپ نے اجازت دی اور بلکہ زیارت قبور کا فائدہ تبلایا کہ
اوس سے عبرت حاصل ہوتی ہے اور آخرت یاد پڑتی ہے حضرت نے یہہ فائدہ اسلئے تبلایا تہا تاکہ لوگ اہل قبور سے اپنی حاجت
روائی نہ چاہین اور شرک مین گرفتار نہ ہون اور جب شراب حرام ہوئی تو شراب کے برتنوں کا استعمال کرنا بھی منع ہوا تاکہ شراب نہ یاد
پڑے اور جب کہ اوسکی بھی برائی دلون مین جم گئی اور بالکل عادت چھوٹ گئی تو اون برتنوں کے استعمال کی بھی اجازت دی **عن**
جابر بن عبد اللہ قال نهى رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الاوعیة قال قالت الانصار انہ لابد لنا قال
فلا اذن **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ان برتنوں کے استعمال کی ممانعت فرمائی تو
راوی کہتا ہے کہ انصار نے آپ سے عرض کیا کہ ہم کو تو اون کی بہت سی ضرورت ہوتی ہے تو آپ نے اونسے فرمایا اچھا تو مین ممانعت
نہین کرتا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاوعیة الدباء والحنتم والمزفت
والنقیر فقال اعرابی انہ لا ظروف لنا فقال اشربوا ما حل **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے برتنوں کو بیان کیا (جن سے منع کیا) ایک تونبا کدو کا دوسری لاکھی برتن تیسری روغنی برتن چوتھی چوبی برتن
درخت کی جڑ کا ایک اعرابی بولا ہمارے اور کوئی برتن ہماری لیے نہیں آپ نے فرمایا اچھا جو حلال ہے اوسکو پیو کسی برتن مین ہو)
عن شریک باسنادہ قال اجتنبوا ما اسکر **ترجمہ** دوسری روایت مین ایسا ہی ہے آپ نے فرمایا نشہ لانیوالی چیز سے
بچو **عن** جابر قال کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء فاذا لم یجد واسقاء نبذ لہ فی تور من
حجارة **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ ڈالا جاتا تہا مشک مین اور جو مشک نہ ملتی تو پتھر کے
برتن مین نبیذ ڈالا جاتا

باب فی الخلیطین

ملی ہوئی چیزین کہانے پینے کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انہ نهى ان ینبذ الزبیب والتمر جمیعا ونهى ان ینبذ البسر والرطب جمیعا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انگور اور کہجور ملاکر اوسکو بہگوکر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا گدر کہجور اور پکی
کہجور ملاکر بہگوئی جاوین **ف** کیونکہ احتمال ہے کہ دونون کے ملنے سے جلدی تیزی پیدا ہو جاوے مگر یہہ نہی تنزیہی ہے اگر تیزی
نہو تو اوسکا پینا درست ہے **عن** قتادة انہ نهى عن خلیط الزبیب والتمر وعن خلیط البسر والتمر وعن خلیط الزهو
والرطب وقال انتبذوا کل واحد علی حدة **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے منع کیا اونہون نے انگور اور کہجور ملاکر نبیذ بنانے
سے اور گدر کہجور اور سوکھی کہجور ملاکر نبیذ بنانے سے اور گدر کہجور اور تازی پختہ کہجور ملاکر نبیذ بنانے سے اور فرمایا کہ ہر ایک کا جدا
نبیذ بنالو بیہقی نے کہا یہہ حدیث ابو سلمہ نے ابو قتادہ سے مرفوعا روایت کی ہے **عن** رجل من اصحاب النبی صلی اللہ
علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نهى عن البلح والتمر والزبیب والتمر **ترجمہ** ایک صحابی سے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے روایت ہے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تازی پختہ کہجور اور سوکھی کہجور ملاکر بہگونے سے اور انگور اور کہجور
ملاکر بہگونے سے **عن** کبشة بنت ابی مریم قالت سالت ام سلمة ما کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم ینهى عنہ

قالت کان یہ ناسا نا ان نخلیط النوی طبخا او نخلط الزبیب والتمر ترجمہ کبشہ بنت ابی مریم سے روایت ہے میں
نے ام سلمہ سے پوچھا اون چیزونکا حال جن سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ام سلمہ نے کہا آپ منع کرتے تھے کھجور
کو اتنا پکانے سے کہ گٹھلی اوس کی ضائع ہو جاوے (یعنے جانورون کے کھانے کے لائق نہ رہے) اور منع کیا آپنے انگور اور کھجور
ملا کر بھگونے سے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان ینبذ لہ زبیب فیلقی
فیہ تمرا و تمر فیلقی فیہ الزبیب ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے لیے نبیذ بنایا جاتا انگور کا تو اوسمین کھجور پڑتی اور کھجور کا نبیذ ہوتا تو اوسمین انگور پڑتی (اس سے جواز ملانے کا
ثابت ہوا) **عن** صفیۃ بنت عطیۃ قالت دخلت مع نسوۃ من عبد القیس علی عائشۃ فسألناها
عن التمر والزبیب فقالت کنت اخذ قبضۃ من تمر و قبضۃ من زبیب فالقیہ فی اناء فامرسہ
ثم اسقیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ صفیہ بنت عطیہ سے روایت ہے کہ مین عبد القیس کے عورتون کے ساتھ حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس گئے اور حضرت عائشہ سے کھجور اور انگور کے نبیذ کا حال پوچھا تو اونہون نے کہا ہم ایک مٹھی کھجور
اور ایک مٹھی منقی لیکر ایک برتن مین نبیذ کے لیے ڈالدیتے تھے پھر اونکو ہاتھون سے ملتے پھر اوسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پلاتے

باب نبیذ البسر گدر کھجور کا نبیذ بنانا کیسا ہے **عن** جابر بن زید و عکرمۃ انہما کانا یکرہان
البسر وحدہ و یاخذان ذلک عن ابن عباس وقال ابن عباس اخشی ان یکون المزاء الذی نہیت
عنہ عبد القیس فقلت لقتادۃ ما المزاء قال النبیذ فی الحنتم والمزفت ترجمہ جابر بن زید اور عکرمہ
سے روایت ہے وہ دونو گدر کھجور کے نبیذ کو مکروہ جانتے تھے جب صرف گدر کھجور ہی ہوا اور نقل کرتے تھے یہ ابن عباس سے ابن عباس
نے کہا مین ڈرتا ہون کہ مین یہ مزا نہ ہو جس سے ممانعت ہوئی تھی عبد القیس کے لوگونکو مین نے قتادہ سے کہا مزا کیا چیز
ہی اونہون نے کہا نبیذ بھگونا لاکھی یا روغنی برتن میں (نہایہ مین ہے مزا وہ ہے جس شراب مین ترشی ہو بعضون نے کہا وہ گدر اور
سوکھی کھجور سے ملاکر بنایا جاتا ہے) **باب** فی صفۃ النبیذ نبیذ کا بیان کہ کسطرح بنایا جاوے **عن** الدیلمی قال
اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ قد علمت من نحن و من این نحن فالی من نحن قال
الی اللہ والی رسولہ فقلنا یا رسول اللہ ان لنا اعنابا ما نصنع بہا قال زببوہا قلنا ما نصنع بالزبیب قال
انبذوہ علی غدائکم واشربوہ علی عشائکم وانبذوہ علی عشائکم واشربوہ علی غدائکم وانبذوہ فی
الشنان ولا تنتبذوہ فی القلل فانہ اذا تاخر عن عصرہ صار خلا ترجمہ فیروز دیلمی سے روایت ہے ہم رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ جانتے ہین ہم کون ہین اور کہان کے رہنے والے ہین اور کسکے پاس
آئے ہین آپنے فرمایا اللہ اور اوسکے رسول پاس ہم نے کہا یا رسول اللہ ہماری یہان انگور پیدا ہوتا ہے ہم اوسکو کیا کرین آپنے
فرمایا سکھالو ہم نے کہا سوکھی انگور کو کیا کرین آپنے فرمایا صبح کو اوسکو بھگو دو اور شام کو اوسکو پیو اور شام کو جو بھگو تو صبح کو اوسکو

اور بہگو یا کرو اون کو مشکون مین چمڑے کے اور ست ہہلو و گہڑون مین اور مٹہورون مین کیونکہ اگر دیر ہو جاوے گی نچوڑنے مین تو وہ سرکہ ہو جاویگا ارکثرمٹی کے مٹہو مین بہگونیسے جلدی تیزی آجاتی ہو اسواسطے منع فرمایا او چمڑی مین یہ بات نہین **عن** عائشۃ رضی

اللہ عنہا قالت کان ینبذ لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سقاء یوکا اعلاہ ولہ عزلاء ینبذ غدوۃ

فیشربہ عشاء وینبذ عشاء فیشربہ غدوۃ **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے جو مشک مین نبیذ ڈالا جاتا تہا تو اوسکا اوپر کا مونہہ بند کیا جاتا تہا اور اوس کے لیے عزلاء تہا **ف** یعنی اوس مشک کی نیچی طرف سے بھی مونہہ تہا اوپر کے مونہہ کو بند کر کے نیچے کی طرف سے پیتے **ت** جو نبیذ صبح کو بنایا جاتا آپ اوسکو عشا کو پی لیتے اور جو نبیذ عشا کو بنایا جاتا آپ اوسکو غدوہ مین پی لیتے **ف** امین فجر کی نماز اور منہ دہونے آفتاب کے جو وقت ہو اوسکو غدوہ اور بعد زوال سے غروب تک کو عشا بولتے ہین **عن** عائشۃ رضی اللہ

عنہا انہا کانت تنبذ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم غدوۃ فاذا کان من العشی تعشی فشرب علی عشائہ وان

فضل شیء صببتہ او فرغتہ ثم ینبذ لہ باللیل فاذا اصبح تغدی فشرب علی غدائہ قالت یغسل السقاء

غدوۃ وعشیۃ فقال لہا ابی مرتین فی یوم قالت نعم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے وہ نبیذ ڈالتی تہین غدوہ کو پہر جب عشا کا وقت ہوتا تو آپ اوسکو عشا کو پی لیتے اور جو زیادہ بچ رہتا تو اوسکو بہا دیتے یا تمام کر دیتے پہر جو نبیذ رات کو تیار کیا جاتا اور جب صبح ہوتی تو آپ اوسکو پیتے صبح کا کہانا کہا کر اور مشک کو صبح شام دہویا کرتے مقاتل نے کہا میرے باپ حیان نے اون سے کہا ایک دن رات مین دو بار دہوتے انہون نے کہا ہان

دوبار دہوتے **عن** ابن عباس قال کان ینبذ للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الزبیب فیشربہ الیوم والغد

وبعد الغد الی مساء الثالثۃ ثم یامر بہ فیسقی الخدم او یہراق **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نبیذ کشمش کا بنایا جاتا آپ اوسکو دن بہر پیتے اور دوسرے دن بھی پیا کرتے اور تیسرے دن بھی شام تک پہر حکم کرتے تو جو بچتا وہ خدمتگارون کو پلا دیا جاتا یا بہا دیا جاتا (اگر اوس مین تیزی ہو جاتی) **باب** فی شراب

العسل شہد کا شربت پینا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم تخبر ان النبی صلی اللہ علیہ

وسلم کان یمکث عند زینب بنت جحش فیشرب عندہا عسلا فتواصیت انا وحفصۃ ایتنا ما

دخل علیہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلتقل انی اجد منک ریح مغافیر فدخل علی احداہن فقالت ذلک

فقال بل شربت عسلا عند زینب بنت جحش ولن اعود لہ فنزلت لم تحرم ما احل اللہ لک ان تبتغی

الی ان تتوبا الی اللہ لعائشۃ وحفصۃ رضی اللہ عنہما واذ اسر النبی الی بعض ازواجہ حدیثا لقولہ بل

شربت عسلا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زینب بنت جحش (جو آپ کی بی بی تہین) پاس ٹہرا کرتے اور شہد پیا کرتے ایک روز مین نے اور حفصہ نے صلاح کی کہ ان دونون مین سے جسکے پاس آپ جاوین وہ کہے مجہے

آپ مین سے مغافیر کی بو آتی ہے (مغافیر ایک قسم کا گوند ہے اوسمین بدبو ہوتی ہے) آپ کو اس سے بڑی نفرت تھی کہ بدن مین ذ
دمڑی کو کسی قسم کی بو معلوم ہو) پھر آپ دونون مین سے کسیکے پاس گئے انہون نے یہی کہا آپ نے فرمایا نہین تو مین نے
شہد پیا ہے زینب بنت جحش کے پاس اب سے ہرگز نہ پیونگا جب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت اوتاری یا ایہا النبی لم تحرم ما احل اللہ
لک الآیۃ اے نبی تو کیون حرام کرتا ہے اوس چیز کو جو حلال کی اللہ نے تیرے واسطے تو اپنی بی بیون کی خوشی چاہتا ہے اور اللہ بخشنے
والا مہربان ہے اور حکم ہوا حضرت عائشہ اور حفصہ کو کہ توبہ کرو اللہ سے تمہارے دل ڈگمگا گئے ہین حق سے نہین تو اللہ اپنے
پیغمبر کو تم سے بہتر بی بیان دیگا عن عائشۃ قالت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب الحلواء
والعسل فذکر بعض ہذا الخبر وکان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یشتد علیہ ان توجد منہ الریح وفی الحدیث
قالت سودۃ اکلت مغافیر قال بل شربت عسلا سقتنی حفصۃ فقلت جرست نحلۃ العرفط
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میٹھی چیز اور شہد
کو بہت چاہتے تھے پھر یہی حدیث تھوڑی سی بیان کی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت ناگوار ہوتا تھا یہ امر کہ آپ مین
سے بو معلوم ہو حدیث مین یہ ہے کہ سودہ نے کہا آپ نے مغافیر کہایا ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا نہین مین نے شہد پیا ہے
حفصہ نے مجھکو شہد پلا دیا مین نے کہا شاید اوسکی مکھی نے عرفط کو چاٹا ہوگا (عرفط ایک گہانس ہے کانٹے دار اوسمین بدبو
ہوتی ہے حضرت عائشہ نے کہا شاید شہد مین بو ہونے کی یہی وجہ ہوگی کہ اوسکی مکھی نے عرفط کہا کر شہد اوگلا) باب
فی النبیذ اذا غلی جب نبیذ مین تیزی پیدا ہو جاوے تو اوسکا پینا درست نہین عن ابی ہریرۃ قال علمت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یصوم فتحینت فطرہ بنبیذ صنعتہ فی دباء ثم اتیتہ بہ
فاذا ہو ینش فقال اضرب بہذا الحائط فان ہذا شراب من لا یومن باللہ والیوم الآخر ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے مین جانتا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر روزہ رکہا کرتے ہین سو مین دیکہتا رہا کہ کسدن آپ روزہ نہین
رکہتے اوسدن مین آپ پاس نبیذ لیگیا جو کدو کے تونبے مین تہا جب مین اوسکو لے گیا تو وہ جوش مارتا تہا آپ نے فرمایا پہینک
دے اسکو دیوار پر یہ تو وہ شخص پیے گا جو ایمان نہین لاتا اللہ پر اور قیامت پر جب نبیذ مین تیزی آجاوے تو اوسکا پینا
درست نہین باب فی الشرب قائما کہڑے ہوکر پانی پینا کیسا ہے عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نہی ان یشرب الرجل قائما ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے کہڑے ہوکر پانی
پینے سے آدمی کو عن النزال بن سبرۃ ان علیا دعا بماء فشربہ وہو قائم قال ان رجالا کان یکرہ
احدہم ان یفعل ہذا وقد رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یفعل مثل ما رایتمونی افعلہ ترجمہ
نزال بن سبرہ سے روایت ہے حضرت علی نے پانی منگوایا اور کہڑے ہوکر پیا اور کہا کہ بعض آدمی اسکو برا جانتے ہین اور مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا ہی کرتے دیکہا جیسا تم نے مجھکو دیکہا عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

عن الشرب من في السقاء وعن ركوب الجلالة والمجثمة **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی مشک کے دہانے سے پانی پینے سے اور نجاست خوار جانور کی سواری سے اور مجثمہ کے کہانیسے **ف** مجثمہ
اوسکو کہتے ہین کہ تیرون کے نشانے لگاکر مارے اور اوسکو ذبح نہ کرے **باب** في اختناث الاسقية مشک کا
منہ موڑکر اوسمین سے پانی پینا **عن** ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اختناث الاسقية
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی مشک کے دہانے کو موڑکر پانی پینے سے تاکہ
کیڑے وغیرہ نہ پہنچین یا مشک کا منہ بدبودار نہ ہو جاوے **عن** عبد اللہ رجل من الانصار ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم دعا باداوة یوم احد فقال اخنث فم الاداوة ثم شرب من فيها **ترجمہ** عبد اللہ انصاری
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مشکیزہ منگوایا احد کے دن پھر فرمایا موڑ منہ اوسکا اور پیا آپ نے اوس کے
منہ سے ضرورت کی وقت **عن** ابی سعید الخدری انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الشرب من
ثلمة القدح وان ینفخ فی الشراب **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی پیالہ
کے سوراخ سے پانی پینے سے اور پانی مین پھونکنے سے اس لیے کہ پھونکنے مین منہ سے کوئی چیز نکلکر پانی مین نہ پڑے **باب**
الشرب فی آنية الذهب والفضة سونے یا چاندی کے برتن مین پینا اور کہانا کیسا ہے **عن** ابن ابی لیلی قال
کان حذیفة بالمدائن فاستسقی فاتاہ دهقان باناء فضة فرماہ به وقال انی لم ارمه به الا انی
قد نهيته فلم ينته وان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن الحرير والديباج وعن الشرب فی آنية
الذهب والفضة وقال هی لهم فی الدنیا ولکم فی الاخرة **ترجمہ** ابن ابی لیلی سے روایت ہی حذیفہ مدائن مین
(مدائن ایک شہر ہے) انہون نے پانی مانگا تو ایک زمیندار چاندی کے برتن مین پانی لیکر آیا انہون نے پہینک دیا اور کہا مین نے
اسواسطی اسکو پہینک دیا کہ اس زمیندار کو مین اسسے منع کرچکا ہون لیکن وہ باز نہین آیا مقرر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا ہے استعمال سے ریشمی کپڑے اور دیباج کے کپڑے سے اور سونے چاندی کے برتن مین پانی پینے سے اور آپ نے فرمایا کہ یہہ چیزین
کافرون کے لیے دنیا مین ہین اور تمہارے واسطے اے مسلمانو آخرت مین ملینگی **ف** دیبا ایک ریشمی کپڑے کی قسم ہے اور بعضے
ریشمی بوٹہ دار کو دیبا کہتے ہین سونے چاندی کے برتن مین کہانا پینا درست ہے نہ مرد اور عورت دونون کے لیے لیکن پہننا چاندی کا جائز
ہے مرد اور عورت دونون کو اور سونے کا پہننا عورت کو مختلف فیہ ہی بعضون کے نزدیک درست نہین اور اکثر علما کے نزدیک
درست ہی **باب** فی الکرع منہ سے پانی پینا جیسے جانور پیتے ہین **عن** جابر بن عبد اللہ قال دخل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ورجل من اصحابه علی رجل من الانصار وهو يحول الماء فی حائط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان کان عندک ماء بات هذه الليلة فی شن والا کرعنا قال عندی ماء بات فی شن **ترجمہ**
جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صحابی کے ساتھ ایک شخص انصار کے پاس تشریف لیگئے اور وہ انصاری اپنے باغ کو

پانی دے رہا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تیرے پاس پرانی مشک مین رات کا باسی پانی ہو تو بہت اچھا ورنہ ہم منہ لگا کر نہر ہی سے پانی پی لیتے ہین اوس نے عرض کیا کہ ہان میرے پاس رات کا باسی پانی موجود ہے مشک مین **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ منہ لگا کر پانی پی لینا دریا نہر سے درست ہے جب کوئی برتن پاس نہ ہو مگر ہاتھ مین لیکر پینا تو بہتر ہے

باب فی الساقی متی یشرب جو شخص قوم کا ساقی ہو وہ سب کے آخیر مین پیے **عن** عبداللہ بن ابی اوفی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ساقی القوم آخرہم شربا **ترجمہ** عبداللہ بن ابی اوفی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساقی کو آخر مین سب کے پینا چاہیے **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بلبن قد شیب بماء وعن یمینہ اعرابی وعن یسارہ ابوبکر فشرب ثم اعطی الاعرابی وقال الایمن فالایمن **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے دودھ آیا اوسمین پانی ملا تھا اور آپ کے داہنی طرف ایک دہقانی تھا اور بائین طرف ابوبکر صدیق رض تھے آپ نے دودھ پی کر دہقانی کو پیالہ دیا اور فرمایا داہنی والا پھر داہنی والا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ داہنی طرف سے ہر چیز کا شروع کرنا بہتر ہے اگرچہ بائین طرف کے لوگ عالی درجہ اور زیادہ معزز ہون **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب تنفس ثلاثا وقال ہو اہنأ وامرأ وابرأ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین دم مین پانی پیتے تھے یعنی ہر بار جب پانی پیکر دم لیتے تو برتن کو منہ سے جدا کرتے پھر دم لیکر پانی پیتے **ف** اور آپ فرماتے کہ یہ دم لینا پیاس کو خوب بجھاتا ہے اور کھانا ہضم کرتا ہے اور تندرستی لاتا ہے

باب فی النفخ فی الشراب پانی مین پھونکنا منع ہے تاکہ کوئی چیز منہ سے پانی مین نہ گرے **عن** ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یتنفس فی الاناء او ینفخ فیہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے برتن مین سانس لینے اور چھونے سے اور اوسمین پھونکنے سے **ف** ایسا نہ ہو پانی دماغ مین چلا جاوے یا پانی مین کوئی چیز منہ سے گرے **عن** عبداللہ بن بسر من بنی سلیم قال جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی فنزل علیہ فقدم الیہ طعاما فذکر حیسا اتاہ بہ ثم اتاہ بشراب فشرب فناول من علی یمینہ واکل تمرا فجعل یلقی النوی علی ظہر اصبعیہ السبابۃ والوسطی فلما قام قام ابی فاخذ بلجام دابتہ فقال ادع اللہ لی فقال اللہم بارک لہم فیما رزقتہم واغفر لہم وارحمہم **ترجمہ** عبداللہ بن بسر سے جو بنی سلیم مین سے تھے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے گھر تشریف لائے انہون نے حیس یعنی ایک قسم کا کھانا ہے جو کھجور وغیرہ سے تیار کیا جاتا ہے پیش کیا آپ نے کھایا پھر وہ شربت لیکر آئے آپ نے پیا اور پیکر داہنی طرف والے کو دیدیا پھر آپ نے کھجورین کھائین اور اوسکی گٹھلیان بیچ کی اونگلی یا کلمہ کی اونگلی کی پشت پر رکھتے گئے جب آپ چلنے کے لیے کھڑے ہوئے تو میرا باپ بھی کھڑا ہو گیا اور آپ کی سواری کے جانور کی لگام پکڑ کر عرض کیا کہ میرے لیے اللہ تعالی سے دعا کیجیے آپ نے فرمایا الہی اللہ برکت دے اونکو اوس چیز مین جو روزی دی ہے تو نے اونکو اور بخشدے اونکو اور اون پر رحم کر

باب ما یقول اذا شرب اللبن دودھ پی کر کیا کہنا چاہیے اور کھانا کھا کر کیا کہنا چاہیے **عن** ابن عباس

قال كنت في بيت ميمونة فدخل رسول الله صلى الله عليه وسلم ومعه خالد بن الوليد فجاؤا بضبين
مشويين على ثمامتين فتبزق رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال خالد اخالك تقذره يا رسول الله
قال اجل ثم اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بلبن فشرب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اكل
احدكم طعاما فليقل اللهم بارك لنا فيه واطعمنا خيرا منه واذا سقي لبنا فليقل اللهم بارك لنا فيه وزدنا
منه فانه ليس شيء يجزي من الطعام والشراب الا اللبن هذا لفظ مسدد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت
ہے میں میمونہ کے گھر میں تھا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خالد بن ولید کے ساتھ وہاں تشریف لائے آپ کے سامنے دو گوہ بھنی ہوئی
دو لکڑیوں پر رکھی ہوئے لائی گئی آپ نے ان کو دیکھکر تھوک دیا خالد نے کہا شاید آپ کو اس سے نفرت ہے یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا ہاں (اسلیے کہ یہ گوہ میری ملک میں نہیں ہوتا نہ وہاں میں نے اسکو کھایا ہے) پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے
دودہ لایا گیا تو آپ نے اسکو پی کر فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانا کھاوے تو چاہیے کہے اے اللہ اس کھانے میں برکت دے اور اس
کھانے سے بہتر کھانا تو ہم کو کھلا اور جب دودہ پئے تو کہنا چاہیے اس میں ہم کو برکت دے اور اس سے بھی زیادہ دے اسلیے کہ کوئی چیز ایسی
نہیں جو کھانے اور پینے دونوں کے لیے کفایت کرے سوا دودہ کے **ف** تو دودہ سب سے بہتر ہوا اسواسطے اسی کو زیادہ مانگنا چاہیے **باب**
ایکاء الآنیة رات کو سوتے وقت برتنوں کو بند کر دینا **عن** جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اغلق بابك
واذكر اسم الله فان الشيطان لا يفتح بابا مغلقا واطف مصباحك واذكر اسم الله وخمر اناءك ولو بعود
تعرضه عليه واذكر اسم الله واوك سقاءك واذكر اسم الله **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اللہ کا نام لیکر دروازہ کو بند کر دے اسلیے کہ بند دروازے کو شیطان کھول نہیں سکتا ہے (یعنی جو بسم اللہ کے ساتھ بند ہوا) اور
اللہ کا نام لیکر اپنے چراغ کو بجھا دے اور اپنے برتن کو بھی چھپا دے اگرچہ ایک لکڑی ہی سے ہو اللہ کا نام لیکر اور اپنی مشکیزہ میں منہ
لگا دے اللہ کا نام لیکر **عن** جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الخبر وليس بتمامه قال
فان الشيطان لا يفتح غلقا ولا يحل وكاء ولا يكشف اناء وان الفويسقة تضرم على الناس بيتهم او بيوتهم
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا یہ حدیث پوری نہیں ہے فرمایا کہ شیطان بند
دروازہ کو نہیں کھولتا ہے اور نہ بند مشک کو کھولتا ہے اور نہ کسی ڈھنپے برتن کو کھولتا ہے اور (چراغ بجھانے کی وجہ یہ ہے) چوہا یا
چوہیا لوگوں کے گھر جلا دیتی ہے (بتی کو منہ میں پکڑ کے لیجاتی ہے اوس سے آگ لگ جاتی ہے) **عن** جابر بن عبد الله رضه
قال واكفتوا صبيانكم عند العشاء وقال مسدد عند المساء فان للجن انتشارا وخطفة **ترجمہ** جابر سے روایت
ہے آنحضرت نے فرمایا عشا کے وقت بچوں کو اپنے پاس بٹھاؤ یا شام کے وقت (باہر پھرنے مت دو) کیونکہ جن اس وقت پھیلتے ہیں (اور اچکتے ہیں)
عن جابر قال كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم فاستسقى فقال رجل من القوم الا نسقيك نبيذا قال بلى
قال فخرج الرجل يشتد فجاء بقدح فيه نبيذ فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا خمرته ولو ان تعرض عليه عودا

ترجمہ جابر سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے آپ نے پانی مانگا تو قوم میں سے ایک شخص نے عرض کیا
آپ نبیذ نہیں پیتے ہیں آپ نے فرمایا ہاں پی تے ہیں راوی کہتا ہے وہ شخص نکلا دوڑتا ہوا گیا اور ایک پیالہ میں نبیذ لے آیا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس پیالے کو تو نے کیوں نہ ڈھانکا اگر تو اسکی چوڑائی پر ایک لکڑی ہی رکھ دیتا تو کافی تھا یعنے
بہرحال ڈھانپنا ضرور اور مناسب ہے ॥ **عن** عائشة رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یستعذب له
الماء من بیوت السقیا قال قتیبة عین بینها و بین المدینة یومان **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے میٹھا پانی لایا جاتا سقیا کے گھروں میں سے **ف** سقیا ایک کوئیں کا نام ہے وہاں کا پانی شیریں
ہوتا ہے قتیبہ نے کہا سقیا ایک چشمہ ہے مدینے سے دو دن کی راہ پر اس سے معلوم ہوا کہ شیریں اور عمدہ پانی دور سے منگانا درست ہے +

اخر کتاب الاشربة

تمام ہوئی کتاب پینے کی اور شرابوں کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الاطعمة

شروع ہوتی ہے کتاب کھانوں کی اللہ کے نام سے جو رحمت والا ہے بہت مہربان **باب**
ما جاء فی اجابة الدعوة دعوت قبول کرنا ضرور ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
اذا دعی احدکم الی الولیمة فلیاتها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم
میں سے کوئی بلایا جاوے ولیمہ کے دعوت میں تو حاضر ہو **ف** ولیمہ کی دعوت کو قبول کرنا مسنون ہے اور ظاہریہ کے نزدیک
واجب ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمعناه زاد فان کان مفطرا فلیطعم وان کان
صائما فلیدع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا ہی جو گزرا اتنا زیادہ ہے اگر روزہ دار نہ ہو
تو کھانا کھا لیوے اور اگر روزہ دار ہو تو صرف دعا کرے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا
احدکم اخاه فلیجب عرسا کان او نحوه **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی بھائی
تمہارا تمہیں دعوت دیکر بلاوے تو چاہیے اسکی دعوت قبول کر لیوے خواہ ولیمہ ہو یا مثل ولیمہ کے اور کچھ تقریب ہو بشرطیکہ کوئی کام
خلاف شرع نہو **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلیجب فان شاء طعم وان شاء ترک **ترجمہ**
جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی دعوت میں بلایا جاوے تو چاہیے کہ دعوت قبول کرے پھر اگر چاہے تو کھانا کھاوے
اور چاہے تو نہ کھاوے (اگر روزہ دار ہو مگر جاوے ضرور رد نہ کرے) **عن** عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من دعی فلم
یجب فقد عصی اللہ و رسوله ومن دخل علی غیر دعوة دخل سارقا وخرج مغیرا **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکی دعوت ہو اور وہ اس دعوت کو نہ قبول کرے تو مقرر اوس نے اللہ کی اور اوسکے رسول کی نافرمانی کی اور جو
کوئی بن دعوت کے چلا گیا تو گویا وہ چور بنکر گھر میں گیا اور لوٹ مار کر نکلا **عن** ابی هریرة انه کان یقول شر الطعام

طعام الولیمة یدعی لها الاغنیاء ویترك المساکین ومن لم یأت الدعوة فقد عصی الله ورسوله **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے اونہون نے کہا کہ برا کہانا کہانا اوس ولیمہ کا ہے جسمین امیر بلائے جاتے ہین اور فقیر چہوڑ دیے جاتے ہین **ف** یعنی جو ولیمہ ایسا ہو کہ صرف امیر ہی اوسمین بلائے جاوین اور محتاج نہ آنے پاوین وہ برا ہی نہ کہ مطلقا ولیمہ برا ہے۔ بخاری اور مسلم نے اس حدیث کو مرفوعا روایت کیا ہے **ف** اور جو شخص دعوت مین نہ آیا اوس نے نافرمانی کی اللہ اور رسول کی

باب فی استحباب الولیمة للنکاح

جب نکاح ہو تو ولیمہ کرنا مستحب ہے **عن** ثابت قال ذکر تزویج زینب بنت جحش عند انس بن مالك فقال ما رأیت رسول الله صلی الله علیه وسلم اولم علی احد من نسائه ما اولم علیها اولم بشاة **ترجمہ** ثابت سے روایت ہے زینب بنت جحش ام المومنین کے نکاح کا ذکر آیا انس بن مالک پاس انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکہا آپ نے ولیمہ کیا ہو ایسا کسی اور بیوی کے نکاح مین جیسا زینب کے نکاح مین کیا آپ نے ایک بکری کا ولیمہ کیا **عن** انس بن مالك ان النبی صلی الله علیه وسلم اولم علی صفیة بسویق وتمر **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کے نکاح مین ولیمہ کیا ستو اور خرمہ سے (اس سے معلوم ہوا کہ گوشت ہونا ضرور نہین)

باب فی کم تستحب الولیمة

کتنے دنون تک ولیمہ کی دعوت کرنا چاہیے **عن** رجل اعور من ثقیف کان یقال له معروفا ای یثنی علیه خیرا ان لم یکن اسمه زهیر بن عثمان فلا ادری ما اسمه ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الولیمة اول یوم حق والثانی معروف والیوم الثالث سمعة وریاء **ترجمہ** عبداللہ بن عثمان نے کہا ایک کانے شخص سے مین نے سنا جو ثقیف کے قبیلے مین تہا اوسکو لوگ معروف کہا کرتے تہے یعنی لوگ اوسکی بہلائی کے ہونہار اوسکا نام زہیر نہ تہا اگر یہہ نام نہو تو مجھکو معلوم نہین کیا نام تہا وہ کہتا تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ولیمہ کا اول دن کا کہانا ضروری ہے اور دوسرے دنکا بہتر ہے اوس مین بہی بلایا جاوے اور دعوت قبول کیجاوے اور تیسرے دن دعوت نہ قبول کرے کہ ریا اور سمعہ ہے (یعنی دکہلانے کو ہے) **عن** سعید بن المسیب بهذه القصة قال دعی اول یوم فاجاب ودعی الیوم الثانی فاجاب ودعی الیوم الثالث فلم یجب قال اهل سمعة وریاء وفی روایة ودعی الیوم الثالث فلم یجب وحصب الرسول **ترجمہ** سعید بن المسیب پہلے دن بلائے گئے ولیمہ کی دعوت مین تو گئے پہر دوسرے دن بلائے گئے تو گئے تیسرے دن بلائے گئے تو نہ گئے اور کہا ریاء اور سمعہ کے لوگ ہین دوسری روایت مین ہے کہ بلانیوالے کو کنکریون سے مارا

باب الاطعام عند القدوم من السفر

جب آدمی سفر سے آوے تو لوگون کو کہانا کہلانا بہتر ہے **عن** جابر قال لما قدم النبی صلی الله علیه وسلم المدینة نحر جزورا او بقرة **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف لائے تو آپ نے ایک اونٹ یا بیل ذبح کیا

باب ما جاء فی الضیافة

مہمان کی مہمانی کب تک اور کیونکر کرنا چاہیے **عن** ابی شریح الکعبی ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کان یؤمن بالله والیوم الآخر فلیکرم ضیفه جائزته یوم ولیلة الضیافة ثلاثة ایام وما بعد ذلك فهو صدقة ولا یحل له ان یثوی عنده حتی یحرجه **ترجمہ** ابی شریح کعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جو کوئی اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان لاوے تو اوسکو چاہیے کہ اپنے مہمان کے ایک دن اور ایک رات اچھی طرح سے تعظیم کرے اور
جائزہ مہمان کا ایک دن ایک رات ہی اور تین دن تک تو مہمانداری ہی اور اوس کے بعد پھر صدقہ ہی **ف** نہایہ مین اس
حدیث کے معنی یون لکہا ہے کہ تین روز مہمانداری کرے تو پہلی روز تکلف کرے اور جو کچھ کہ ہو سکی بھلائی اور احسان سی
پیش آوے اور دوسری تیسری دن جو کچھ موجود ہو بے تکلف حاضر کری اور بعد اس کے کچھ اسقدر دیدے کہ جس سے مہمان
ایک روز شب طی کر سکے اور مراد جائزہ سی کچھ دیدینا ہے مگر یہ حکم ابتدای اسلام مین تہا اب مہمانی کا وجوب منسوخ ہو گیا مسنون
رہ گیا **ف** اور میزبان کو مشقت مین ڈالنی کے لیے۔ اوسکے پاس ٹھہرنا مہمان کو حلال نہین **ف** اگر کسی مرض یا عذر کے
سبب سے تین دن سے زیادہ رہنی کا اتفاق ہو تو اپنے مال سی کہاوے اور میزبان کو تشویش مین نہ ڈالے **عن** اشہب
سئل مالك عن قول النبي صلى الله عليه وسلم جائزته يوم و ليلة فقال يكرمه ويتحفه ويحفظه
يوم و ليلة وثلاثة ايام ضيافة **ترجمہ** اشہب سے روایت ہی امام مالک سے سوال ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے یہ جو فرمایا مہمان کا جائزہ ایک دن رات ہی اس سی کیا مراد ہی انہون نے کہا یہی مراد ہی کہ ایک دن رات
تک اوسکی عزت کری تحفہ دی حفاظت کری اور تین دن تک ضیافت کری **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال الضيافة ثلاثة ايام فما سوى ذلك فهو صدقة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت کی حد تین دن تک ہی پھر اس کے بعد خیرات ہی **عن** ابی كريمة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة الضيف حق على كل مسلم فمن اصبح بفنائه فهو عليه
دين ان شاء اقتضى وان شاء ترك **ترجمہ** ابوکریمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک
رات مہمان کا حق ہر مسلمان پر ہی جو کسی مسلمان کے مکان مین اوترے تو ایک دن کی مہمانی گویا اوسکا قرض ہے
چاہے وصول کری چاہے نہ وصول کری چھوڑ دی **عن** المقدام ابی كريمة قال قال رسول الله ايما رجل
اضاف قوما فاصبح الضيف محروما فان نصره حق على كل مسلم حتى ياخذ بقرى ليلة
من زرعه وماله **ترجمہ** مقدام ابوکریمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی قوم کا پاس مہمان
ہو کر جاوے اور وہ فجر تک ویسا ہی بے نصیب رہا (یعنے رات کو کسی نے اوس کی مہمانداری نہ کی) تو اوس کی مدد کرنا
سب مسلمانون پر لازم ہو جاتا ہے یہان تک کہ وہ مہمان اپنی مہمانی اوس قوم کی زراعت اور مال مین سی لے سکتا ہی
(یعنی اس قدر جس مین اوس کی آسودگی ہو) یہہ دونو حدیثین ابتدائی اسلام کی ہین جب مہمانی واجب تھی۔ مگر اب بھی
مہمانی کرنا سنت موکدہ اور ضروری ہی) **عن** عقبة بن عامر انه قال قلنا يا رسول الله انك تبعثنا
فننزل بقوم فلا يقروننا فما ترى فقال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نزلتم بقوم
فامروا لكم بما ينبغي للضيف فاقبلوا فان لم يفعلوا فخذوا منهم حق الضيف الذي

ینبغی لهم ترجمہ عقبہ بن عامر سے روایت ہی ہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ ہم کو بھیجتے ہین (یعنی جہاد یا دوسرے
کام کے لیے) اور ہم ایسی قوم مین جاکر اوترتے ہین کہ وہ ہماری مہمانی نہین کرتے ہین تو اس مین آپ ہماری لیے کیا مناسب
جانتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اگر تم کسی قوم مین جاو اترو پھر وہ تمہاری لیے سب
سامان کردین جیسا کہ مہمان کیواسطے چاہیے تو تم قبول کرو اور اگر وے نہ کرین تو تم اون سے مہمانی کا حق جیسا کہ اون کو
چاہیے لیلو **ف** بعضی کا قول ہے کہ حضرت نے صلح کی تہی تو اوس صلح مین یہ قول و قرار بہی ہوا تہا کہ اگر مسلمان تمہارے
ملک مین آوین جاوین تو اون کی ضیافت اور مہمانداری کیجیو تو اس حدیث مین وہی لوگ مراد ہین اور یہ مطلب نہین کہ مسافر
بجبر اور زبردستے مسلمانون سے اپنی مہمانی مانگے ہان البتہ ہے کہ مہمانداری کرنا مستحب ہے **باب** نسخ
الضیف یاکل من مال غیره دوسری کا مال کہانا درست ہوا نہ کہانے کا حکم منسوخ ہوگیا **عن** ابن عباس
قال لا تاکلوا اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم فکان
الرجل یحرج ان یاکل عند احد من الناس بعد ما نزلت هذه الایة فنسخ ذلك الایة التی
فی النور قال لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم الی قوله اشتاتا کان
الرجل الغنی یدعو الرجل من اهله الی طعام قال انی لاجنح ان اکل منه والتجنح
الحرج ویقول المسکین احق به منی فاحل فی ذلك ان یاکلوا مما ذکر اسم الله
علیه واحل طعام اهل الکتاب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی جب یہ آیت اوتری ولا تاکلوا
اموالکم بینکم بالباطل الا ان تکون تجارة عن تراض منکم یعنے نہ کہاؤ ایک دوسری کا مال
فریب اور جہوٹ سے البتہ تجارت مین رضامندی سے ایک دوسرے کا مال لے سکتا ہی۔ اوس وقت سے
ہر ایک آدمی دوسرے کے یہان کہانا کہانے کو بھی گناہ سمجہتا پھر یہ آیت منسوخ ہوگئی اوس آیت سے جو سورۂ
نور مین اوتری لیس علیکم جناح ان تاکلوا من بیوتکم او بیوت اباءکم الایة یعنے
تمپر کچھ گناہ نہین ہے اگر تم اپنے گہرون مین کہانا کہاؤ یا اپنی باپ کے گھر مین یا اپنے بیٹون کے گہر مین یا بہائیون
کے یا بہنیون کے گھر مین یا چچا یا پہوپھی کے گھر مین یا ماموں یا خالہ کے گھر مین یا جن گہرون کی کنجی قفل
کے تم مالک ہو یا دوست آشنا کے گہر مین اخیر تک۔ پہلے لوگون کا یہ حال تہا کہ مالدار آدمی اپنے لوگون
کو کہانا کہلانے کے لیے بلاتا تو وے کہتے ہم کو کہانا اس مین سے گناہ معلوم ہوتا ہے بلکہ مسکین اسکا زیادہ
حقدار ہے بعد اوس کے یہ درست ہوگیا یعنے دوسری مسلمان کا کہانا کہانا جب اوس پر اللہ کا نام لیا گیا ہو اور
درست ہوا اہل کتاب کا کہانا فقط۔ الحمد للہ تمام ہوا انتیسوان پارہ سنن ابی داود کے ترجمہ تیس پارون مین سے
اب شروع ہوتا ہے چوبیسوان پارہ اوسکے فضل اور انعام پر توکل کرکے ہو النا صرو المعین +

تم الجزؤ الثالث والعشرون ویتلوہ الجزؤ الرابع والعشرون ان شاء اللہ تعالیٰ

فہرست پارہ بست و سوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۹۱۹	قضا اور حکم میں رای کو دخل دینا جب حدیث قرآن میں وہ صورت نہ ملے۔	۹۲۷	قسم کیونکر دینا چاہیے
۹۲۰	صلح کرنے کا بیان کون سی صلح درست ہے اور کون سی نادرست۔	〃	جب مدعی علیہ کافر ذمی ہو تو اوس کو حلف دیجاوے یا نہ دیجاوے
〃	گواہیوں کا بیان۔	〃	علم پر قسم دینا جب فعل مدعی علیہ کا نہ ہو۔
۹۲۱	کوئی شخص مدعی یا مدعی علیہ کی مدد کرے اور یہ نہ جانتا ہو کہ حق پر ہے یا ناحق پر تو بڑا گناہ ہے۔	۹۲۸	کافر ذمی کو کیونکر قسم دیجاوے
〃	جھوٹی گواہی دینے کا بیان	〃	آدمی سچی بات میں کوشش کرنی تھک کر نہ بیٹھ رہے
۹۲۲	جنگلی آدمی کی گواہی شہر والے پر کافی نہیں۔	۹۲۹	قرضے کی وجہ سے کسی کو قید کرنا۔
〃	دودھ پلانے کی گواہی کا بیان۔	〃	کسی کو اپنے طرف سے وکیل کرنے کا بیان۔
۹۲۳	کافر ذمی کے شہادت کا بیان سفر میں وصیت کے بارے	۹۳۰	قضا کے متعلق اور چند بابوں کا بیان
〃	جب ایک شخص کے گواہی حاکم کو یقین ہو جاوے کہ سچی ہے تو اس پر فیصلہ کر سکتا ہے	۹۳۲	علم حاصل کرنے کی فضیلت اور اوس طرف رغبت دلانا
۹۲۴	ایک قسم اور ایک گواہ پر فیصلہ کرنا۔	۹۳۳	اہل کتاب یعنے یہود اور نصاری سے حدیث کرنا کیسا ہے۔
۹۲۶	دو شخص ایک چیز کا دعوے کریں اور کسی کے پاس گواہ نہ ہوں۔	۹۳۴	علم کی باتوں کا لکھنا کیسا ہے۔
۹۲۷	مدعی علیہ قسم کھاوے جب مدعی پاس گواہ نہ ہوں۔	〃	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر جھوٹ باندھنا کتنا بڑا سخت گناہ ہے۔
		〃	اللہ کے کتاب میں بغیر سمجھے بوجھے معنے لگانا کیسا ہے۔

صفحہ	باب
٩٣٤	ایک ایک بات کو کئی کئی مرتبہ کہنا
٩٣٥	جلدی جلدی باتین کرنا اچھا نہین ہے
"	فتوے دینے مین بڑی احتیاط کرنا چاہیے۔
"	علم کی بات چھپانا بڑا گناہ ہے
"	علم پھیلانے اور مشہور کرنے کی فضیلت۔
٩٣٦	بنی اسرائیل سے روایت کرنی کی اجازت۔
"	جو شخص علم دین کو خالصاً للہ حاصل نہ کرے بلکہ اور غرض سے اوس کی برائی کا بیان
"	قصے اور حکایتین بیان کرنا کیسا ہے
٩٣٨	خمر (یعنی شراب کے حرام ہونے کا بیان)
٩٤٠	کوئی شخص انگور کو نچوڑے شراب بنانے کے لیے۔
"	شراب کا سرکہ بنانا درست نہین ہے۔
"	شراب کن چیزون سے بنتا ہے۔
"	ہر نشہ لانیوالی چیز سے ممانعت کا بیان
٩٤٣	داذی ایک قسم کی شراب ہے اوسکی حرمت کا بیان۔
٩٤٦	ملی ہوی چیزین کہانیکے بیان مین
٩٤٧	گدر کہجور کا نبیذ بنانا کیسا ہے۔
٩٤٧	نبیذ کا بیان کہ کب تک پیا جاوے۔
٩٤٨	شہد کا شربت پینا۔
٩٤٩	نبیذ مین تیزی پیدا ہو جاوی تو اوسکا پینا درست نہین
"	کھڑی ہو کر پانی پینا کیسا ہے۔
٩٥٠	مشک کا مونھ موڑ کر اوس مین سے پانی پینا۔
"	سونے یا چاندی کے برتن مین پینا اور کہانا کیسا ہے
"	مونھ سے پانی پینا جیسے جانور پیتے ہین۔
٩٥١	جو شخص قوم کا ساقی ہو وہ سب کے اخیر مین پئے۔
"	پانی مین پھونکنا منع ہے تاکہ کوئی چیز مونھ سے پانی مین نہ گرے۔
"	دودھ پی کر کیا کہنا چاہیے اور دوا کہا کر کیا کہنا چاہیے
٩٥٢	رات کو سوتی وقت برتنون کو بند کر دینا۔
٩٥٣	دعوت قبول کرنا ضرور ہے
٩٥٤	جب نکاح ہو تو ولیمہ کرنا مستحب ہے۔
"	کتنے دنون تک ولیمہ کی دعوت کرنا چاہیے۔
"	جب آدمی سفر سے آوے تو لوگون کو کہانا کہلانا بہتر ہے۔
"	مہمان کی مہمانی کب تک اور کیونکر کرنا چاہیے
٩٥٥	دوسرے کا مال کہانا درست ہوا نہ کہانے کا حکم منسوخ ہوگیا۔

تمت

الجزء الرابع والعشرون

چوبیسوان پارہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی طعام المتباریین جو ایک دوسری کی ضد سے فخر کے لیے کہانا کہلاوین اونکا کہانا نہ کہانا بہتر ہے

عن ابن عباس یقول ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن طعام المتباریین ان یوکل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی دو فخر کرنیوالون کے کہانیسے **ف** ہر ایک یہ چاہتا ہے کہ مین دوسرے سے بڑہ کر رہون اور اوسکو مغلوب کرون ایسے لوگونکا کہانا منع ہوا کیونکہ وہ خدا کیواسطے نہین ہے

باب اجابة الدعوة اذا حضرها مکروہ جب دعوت کے گہر مین کوئی کام خلاف شرع ہو تو دعوت قبول نہ کرنا

عن سفینة ابی عبد الرحمن ان رجلا اضاف علی بن ابی طالب فصنع له طعاما فقالت فاطمة لو دعونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکل معنا فدعوہ فجاء فوضع یدہ علی عضادتی الباب فرای القرام قد ضرب به فی ناحیة البیت فرجع فقالت فاطمة لعلی الحقه فانظر ما رجعه فتبعته فقلت یا رسول اللہ ما ردک فقال انه لیس لی او لنبی ان یدخل بیتا مزوقا **ترجمہ** سفینہ ابو عبد الرحمن سے روایت ہی ایک شخص نے دعوت کی امیر المومنین علی بن ابی طالب کی اور اون کے لیے کہانا تیار کیا (اور بعید یا اونکے مکان پر) تو حضرت فاطمہ نے کہا کاش ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلا لیتے اور وہ بھی ہمارے ساتھ کہاتے پھر بلایا اونہون نے آنحضرت کو آپ تشریف لائے اور اپنا ہاتھ دروازے کی چوکھٹ پر رکھا دیکھا گھر کے ایک طرف پردہ لگا ہوا ہی (جسمین نقش و نگار تہا) یہ دیکھکر آپ لوٹے حضرت فاطمہ نے علی سے کہا جاؤ دیکھو آپ کیون لوٹے جاتے ہین علی آپکے ساتھ ہوئے اور پوچھا یا رسول اللہ آپ کیون لوٹے آپ نے فرمایا میرے لیے یا کسی نبی کیواسطے درست نہین ایسے گہر مین جانا جہان نقش و نگار ہو **ف** یعنی وہ گہر مزین اور منقش ہو یہ تو دنیا دارون کا طریقہ ہی نبیاء ایسے گہرون مین جانیسے بچتے ہین اس حدیث سے معلوم ہوا کہ گہر کو نہایت آراستہ کرنا اور بیکار زینت دنیا اچھا نہین ہے طریقہ نبوی کے برخلاف ہی اور جہان کوئی کام خلاف شرع ہو وہان دعوت قبول کرنا ضرور نہین

باب اذا اجتمع داعیان ایھما احق جب دو آدمی ایک ساتھ دعوت کرین تو کہان جاوے

عن رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اجتمع داعیان فاجب اقربھما بابا فان اقربھما بابا اقربھما جوارا وان سبق احدھما فاجب الذی سبق **ترجمہ** ایک شخص سے روایت ہی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو شخص ایک ساتھ دعوت کرین تو جسکا مکان قریب ہو اوسکے یہان جا کیونکہ جسکا مکان قریب ہے وہ ہمسائگی کے حق سے زیادہ نزدیک ہی (یعنی اوسکی ہمسائگی کا حق مقدم ہی) اور اگر کسی نے پہلی دعوت کی ہو تو وہی زیادہ حقدار ہی (دوسری سی جسنی بعد دعوت سنائی) یعنے جب ایک شخص دعوت کر چکے

پہر دوسر اکرے تو پہلا زیادہ حقدار ہی **باب** اذا حضر العشاء والعشاء جب شام کا کہانا سامنے آوے اور نماز عشا بھی تیار ہو تو کیا کرے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وضع عشاء احدکم واقیمت الصلاۃ فلا یقوم حتی یفرغ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسیکا رات کا کہانا تیار ہوا اور اقامت نماز کی بھی ہو تو جبتک کہانیسے فراغت نہ ہو لے نہ اوٹہے **ف** یعنی اول کہانیسے فراغت حاصل کرے پہر نماز پڑہے تا کہ تسکین سے نماز ادا ہو کہانے کیطرف دل نہ لگا رہی زاد مسدد وکان عبد اللہ اذا وضع عشاؤہ او حضر عشاؤہ لم یقم حتی یفرغ وان سمع الاقامۃ وان سمع قراءۃ الامام یعنی عبد اللہ بن عمر کے سامنے جب شام کا کہانا رکہا جاتا تو نہین اوٹہتے جبتک فارغ نہ ہولیتے کہانے سے اگرچہ تکبیر یا امام کی قرات کی آواز سنتے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تؤخر الصلاۃ لطعام ولا لغیرہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز مین دیر نہین ہو سکتی نہ کہانے کیواسطے نہ اور کسی کام کیواسطے (جب کہانے کی زیادہ احتیاج نہ ہو یا دیر سے مراد قضا کرنا ہی) **عن** عبد اللہ بن عبید بن عمیر قال کنت مع ابی فی زمان ابن الزبیر الی جنب عبد اللہ بن عمر فقال عباد بن عبد اللہ بن الزبیر سمعنا انہ یبدأ بالعشاء قبل الصلاۃ فقال عبد اللہ بن عمر ویحک ما کان عشاؤہم اتراہ کان مثل عشاء ابیک **ترجمہ** عبد اللہ بن عبید بن عمیر سے روایت ہی مین اپنے باپ کے ساتہ عبد اللہ بن الزبیر کے زمانے مین عبد اللہ بن عمر کے ساتہ تہا تو عباد بن عبد اللہ نے کہا ہم نے سنا ہی کہ شام کا کہانا مقدم کیا جاتا تہا نماز پر عبد اللہ بن عمر نے کہا افسوس ہی تجہپر کیا اگلے لوگون کا کہانا تمہارے باپ کا سا کہانا سمجہتے ہو **ف** یعنی تمہارے باپ عبد اللہ بن زبیر جو حاکم ہین مکے کے اون کے کہانے مین طرح طرح کے تکلفات ہوتی ہین اور کہانے سے فراغت ہونے کے لیے بہت دیر لگتی ہی تو نماز پہلے ادا کر لینا چاہیے برخلاف آنحضرت کے وقت کہانا کیا تہا چند لقمے تہے جو سد رمق کو کافی ہوں **باب** فی غسل الیدین عند الطعام کہانیسے پہلے دونو ہاتہہ دہونیکا بیان **عن** عبد اللہ بن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج من الخلاء فقدم الیہ طعام فقالوا الا ناتیک بوضوء فقال انما امرت بالوضوء اذا قمت الی الصلاۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاخانے سے نکلے پھر آپکے سامنے کہانا لایا گیا لوگون نے کہا کیا ہم وضو کے واسطے پانی لاوین آپنے فرمایا مجہے وضو کا حکم نماز کے لیے ہوا ہے **ف** شاید یہان وضو سے مراد پورا وضو ہو اور وہ کہانے کے پہلے مسنون نہین لیکن ہاتہونکا دہونا تو وہ بہتر ہے آپ دہو چکے ہونگے لوگون نے نہ دیکہا ہوگا۔ **عن** سلمان قال قرأت فی التوراۃ ان برکۃ الطعام الوضوء قبلہ فذکرت ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال برکۃ الطعام الوضوء قبلہ والوضوء بعدہ **ترجمہ** سلمان سے روایت ہی مین نے توریت مین دیکہا تہا کہ کہانے کی برکت وضو کرنیسے ہوتی ہی کہانے سے پہلے تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کیا آپنے فرمایا کہانے کی برکت اس سے ہوتی ہی کہ کہانے سے پہلے اور کہانے کے بعد وضو کرے

یعنی ہاتہہ دہووے ۲

باب فی طعام العجالۃ جلدی کیونت بغیر ہاتہہ دہوے ہی کہانا درست ہی **عن** جابر بن عبد اللہ انہ قال
اقبل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من شعب من الجبل وقد قضی حاجتہ وبین ایدینا تمر علی ترس او حجفۃ
فدعوناہ فاکل معنا وما مس ماء **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک پہاڑ کی گہاٹی سے انکی حاجت
سے فارغ ہوکر اوسوقت ہماری سامنے ڈہال پر کہجورین کہین تہین ہم نے آپ کو بلایا آپ نے ہماری ساتہہ اون کہجورونکو کہایا اور
پانی کو ہاتہہ بہی نہین لگایا **باب** فی کراہیۃ ذم الطعام کہانے کی برائی کرنا منع ہی اگر جی چاہے تو نہ کہاوے **عن**
ابی ہریرۃ قال ما عاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما قط ان اشتہاہ اکلہ وان کرہہ ترکہ
ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی کہانے کی برائی بیان نہین کی بلکہ اگر آپ کا جی چاہتا
تو آپ کہانے کو کہا لیتے اور جو جی نہ چاہتا تو نہ کہاتے (پر اوسکو برا نہ کہتے) **باب** فی الاجتماع علی الطعام سب ملکر ایک
جگہہ کہانا موجب برکت کا ہی **عن** وحشی بن حرب عن ابیہ عن جدہ ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قالوا یا رسول اللہ انا ناکل ولا نشبع قال فلعلکم تفترقون قالوا نعم قال فاجتمعوا علی طعامکم
واذکروا اسم اللہ یبارک لکم فیہ **ترجمہ** وحشی بن حرب نے اپنے باپ حرب سے سنا اوس نے اوسکے دادا وحشی بن حرب سے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کہاتے ہین مگر پیٹ نہین بہرتا آپ نے فرمایا شاید تم الگ
الگ کہاتے ہو انہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا سب ملکر ایک جگہہ کہایا کرو اور اللہ کا نام لیکر کہایا کرو برکت ہوگی **ف**
جب کئی آدمی اپنا اپنا کہانا لیکر آوین اور اکٹہے ملکر کہاوین تو اکثر برکت ہوتی ہی اس لیے کہ کوئی کم کہانے والا مگر اوسکا کہانا زیادہ
ہوتا ہے وہ کافی ہو جاتا ہی اس شخص کے لیے جو زیادہ کہانے والا اور اوسکا کہانا کم ہوتا ہے **باب** التسمیۃ علی الطعام
کہانا شروع کرنیسے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے **عن** جابر بن عبد اللہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا دخل الرجل
بیتہ فذکر اللہ عند دخولہ وعند طعامہ قال الشیطان لا مبیت لکم ولا عشاء واذا دخل فلم
یذکر اللہ عند دخولہ قال الشیطان ادرکتم المبیت فاذا لم یذکر اللہ عند طعامہ قال ادرکتم المبیت
والعشاء **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی انہون نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے جب کوئی شخص اپنے
گہر مین جاتے وقت بسم اللہ کہتا ہی اور کہاتے وقت بہی بسم اللہ کہتا ہی تو شیطان کہتا ہی یہان نہ جگہہ ہے نہ کہانے کو کچہہ
ملیگا اور جب گہر مین جاتے وقت بسم اللہ نہین کہتا تو شیطان کہتا ہی چلو رہنے کا ٹہکانا ہوگیا پہر اگر کہاتے وقت بہی بسم
اللہ نہ کہی تو شیطان کہتا ہی رہنے کو بہی جگہہ ملے اور کہانا بہی ملا **ف** یعنی اوسوقت تو نہایت خوش ہوتا ہی کہ پوری پوری بہانے
اوسکی ہوئی آدمی کو چاہیے کہ ہر کام کے شروع پر اللہ جل جلالہ کا نام لیا کرے تاکہ شیطان اوس مین دخل نہ دے یہ بات تجربی سے
بہی معلوم ہوئی ہی کہ اکثر اوقات بسم اللہ الرحمن الرحیم کہنا موجب برکت اور خوشی کا ہوتا ہے **عن** حذیفۃ قال کنا اذا حضرنا
مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعاما لم یضع احدنا یدہ حتی یبدأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا حضرنا

باتین معلوم ہوئین۔ ایک یہ کہ اکٹھا جمع ہوکر ایک برتن مین کہانا بہتر ہے دوسری یہ کہ کنارون سی کہانا بہتر ہے تیسری یہ کہ کہانا وقت
اگر ہجوم ہو تو پہیل کر بیٹہنا نہ چاہیے کہ اور لوگون کو جگہ نہ ملے **باب** ما جاء فی الجلوس علی مائدة علیها بعض ما
یکرہ جس دسترخوان پر مکروہات یا محرمات کا استعمال ہو اوس پر بیٹہنا نہ چاہیے **عن** سالم عن ابیه قال نهی رسول
الله صلی الله علیه وسلم عن مطعمین عن الجلوس علی مائدة یشرب علیها الخمر وان یاکل وهو منبطح
علی بطنه **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو کہانون سی ایک تو
اوس دسترخوان پر بیٹہ کے کہانے سے جس پر شراب کا استعمال ہو اگرچہ خود نہ پیے کیونکہ شراب خوارون کے ساتہ بیٹہکر کہانا
بھی منع ہے جبکہ شراب وہان موجود ہو) دوسری اوندہی لیٹ کر کہانے سے **ف** ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منکر
ہی جعفر بن برقان نے اس حدیث کو زہری سی نہین سنا۔ شراب کے حکم مین ہر حرام چیز داخل ہے جیسے سودا اور مردار اور
خون اور تاڑی اور بہنگ وغیرہ جن چیزون مین نشہ ہی، **باب** الاکل بالیمین داہنے ہاتہ سے کہانے کا بیان **عن**
ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا اکل احدکم فلیاکل بیمینه واذا شرب فلیشرب
بیمینه فان الشیطان یاکل بشماله ویشرب بشماله **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم مین سے کہانا کہاوی تو داہنے ہاتہ سے کہاوے اور جب پانی پیوی تو داہنے ہاتہ سے
پیے اسلیے کہ شیطان بائین ہاتہ سے کہاتا ہے اور بائین ہاتہ سے پیتا ہی (پس شیطان کی مخالفت کرنا بہتر ہوگا) **عن**
عمر بن ابی سلمة قال قال النبی صلی الله علیه وسلم ادن منی فسم الله وکل بیمینك وکل مما یلیك **ترجمہ**
عمر بن ابی سلمہ سے روایت ہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نزدیک ہو جا مجہسے اور بسم اللہ کہہ اور داہنے ہاتہ سے
اور کہا اپنی طرف سے (یعنی ایک کنارے سی جو اپنے پاس ہے نہ دوسری طرف سے) **باب** فی اکل اللحم گوشت کہانے
کا بیان **عن** عائشة رضی الله عنها قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تقطعوا اللحم بالسکین فانه من صنیع الاعاجم وانهسوه فانه اهنا وامرا **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہ رض سے روایت
ہی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت کاٹو گوشت کو چہری سی کیونکہ یہ عجم کے لوگون کا طریقہ ہے بلکہ منہ سے
نوچکر کہاؤ کیونکہ اسمین لذت زیادہ ہوتی ہی اور جلدی ہضم ہوتا ہے (اس حدیث کو ابن جوزی نے موضوعات مین لکہا ہی
اور اسکے خلاف رسول اللہ صلعم سے ثابت ہی) **عن** صفوان بن امیة قال کنت اکل مع النبی صلی الله
علیه وسلم فاخذ اللحم من العظم فقال ادن العظم من فیك فانه اهنا وامرا **ترجمہ** صفوان بن امیہ سے
روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہانا کہا رہا تہا اور گوشت کو ہڈی مین سے چہڑا رہا تہا آپ نے فرمایا
ہڈی اٹہاکر منہ سے لگاؤ (اور گوشت منہ سی نوچ نوچ کر کہاؤ) کیونکہ اسطرح کہانے سی لذت زیادہ ہوتی ہی اور جلدی ہضم ہوتا
ہی **عن** عبد الله بن مسعود قال کان احب العراق الی رسول الله صلی الله علیه وسلم عراق الشاة **ترجمہ**

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی سب ہڈیون مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بکری کی ہڈی زیادہ پسند تہی ف
عراق اوس ہڈی کو کہتی مین جس پر سے گوشت اوتار لیا جاوے یعنے بہت گوشت اوس پر نہو اگرچہ تہوڑا سا لگا ہی وبھذا
الاسناد قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعجبہ الذراع قال وسم فی الذراع وکان یری ان
الیہود ھم سموہ ترجمہ اسی اسناد سے عبداللہ بن مسعود سے روایت ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دست
کا گوشت بہت بہاتا تہا ایکبار دست کے گوشت مین زہر ملا دیا گیا آپ سمجہتے تہے کہ یہودیون نے اوسمین زہر ملایا تہا باب
فی اکل الدباء کدو یعنے لنبا کدو لوکی کہانے کا بیان عن انس بن مالک یقول ان خیاطا
دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لطعام صنعہ قال انس فذھبت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم الی ذلک الطعام فقرب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خبزا من شعیر ومرقا فیہ دباء وقدید
قال انس فرایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتتبع الدباء من حوالی الصحفۃ فلم ازل احب الدباء
بعد یومئذ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہی ایک درزی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہانا کہلانے کے لیے
بلایا جو آپ کے لیے تیار کیا تہا انس کہتے مین کہ مین بہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ چلا گیا اوس دعوت مین
تو جو کی روٹی اور کدو کا شوربا اور خشک گوشت نمک چشیدہ کا ہوا آپ کے پاس رکہا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
مین نے دیکہا آپ رکابی کے کنارون سے کدو کے ٹکڑے ڈہونڈہتے تہے ف اس حدیث مین ہی کہ آنحضرتؐ رکابی کے
چارون طرف کدو تلاش کرکے کہاتے تہے اور دوسری حدیث مین ہی کہ جب کہانا کسی کے ساتہ کہاوے تو اپنے آگے سے کہاوے
تو دونون کیمو فقت اسطرح سے ہی کہ یہہ حکم وہان ہی کہ جب ساتھی ناراض ہووے اور حضرت کیو اسطے یہہ بات نہ تہی بلکہ صحابہ
کو اسبات کی آرزو تہی کہ آپ ہماری آگے سے کہاوین تاکہ ہم کو دین کی برکت حاصل ہو اور اس حدیث سے یہہ بہی مسئلہ
نکلا کہ دعوت کا قبول کرنا سنت ہے اگرچہ کہانا تہوڑا سا ہووے یا ٹری کو چہوٹا بلادی اور یہہ بہی معلوم ہوا کہ درزی کا پیشہ اچہا ہے
اور کدو کی محبت سنت ہی اور اسی طرح جس شی کو حضرت دوست رکہین اوس کی محبت مسلمانون کو لازم ہی ف پہر انس
روز سے مین ہمیشہ کدو کو دوست رکہتا ہون باب فی اکل الثرید ثرید کا بیان اوس کی تفسیر آگے آتی ہی عن
ابن عباس قال کان احب الطعام الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الثرید من الخبز والثرید من الحیس ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کہانون مین روٹی کا ثرید ف ثرید اوسکو کہتی مین کہ روٹی کے
ٹکڑے شوربے مین تر کر دے ت اور حیس کا ثرید بہت پیارا تہا ف حیس کا ثرید اوسکو کہتی مین کہ روٹی کے ٹکڑون مین
کہجور اور گہی بطور مالیدہ ملاوے باب فی کراھیۃ التقذر للطعام کسی کہانے سے گہن کرنا برا ہی یعنے جو حلال شرع
مین ہے عن ھلب قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وسالہ رجل فقال ان من الطعام طعاما اتحرج
منہ فقال لا یتخلجن فی صدرک شیء ضارعت فیہ النصرانیۃ ترجمہ ہلب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی کہ آپ سے ایک شخص نے پوچھا کہ کہانے کی چیزون سی کوئی ایسی چیز ہی کہ مین اوس کے کہانے سے پرہیز
کرون تو آپ نے فرمایا تیری دل مین شبہہ کچھ نہ گزرے یعنی کچھ شک خطرہ نہ کرے ا تو مشابہ کیا چاہتا ہی اپنے کو رہبانیت کے
ساتھہ یعنی نصرانیت سو کہ وہ شک کیا کرتے ہین ہر چیز مین **باب النہی عن اکل الجلالة** جلالہ یعنی نجاست خوار جانور
کا کہانا کیسا ہے **عن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالة و البانہا **ترجمہ**
ابن عمر سے روایت ہی منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کہانے سے اور اوسکا دودہ پینے سے **ف** مراد
جلالہ سے وہ جانور ہی جو نجاست کہاوے اسقدر کہ اوس کے گوشت اور پوست مین نجاست کی بو آنے لگی۔ یہ حدیث نسخہ مطبوعہ
مصر مین نہین ہی **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبن الجلالة **ترجمہ** ابن عباس سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کا دودہ پینے سے منع فرمایا ہے کیونکہ وہ نجاست کہاتا ہی **عن** ابن عمر
قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الجلالة فی الابل ان یرکب علیہا او یشرب من البانہا
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہی غلیظ خور اونٹ کی سواری اور اوسکا دودہ پینے
سے کیونکہ سواری مین اوسکا پسینا لگیگا اور وہ نجس ہے **باب فی اکل لحوم الخیل** گہوڑی کا گوشت کہانا کیسا ہے
عن جابر بن عبد اللہ قال نہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر واذن
فی لحوم الخیل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن ہم کو منع کیا گدہی
کے گوشت سی اور گہوڑے کے گوشت کہانے کی اجازت دی **ف** یہی قول ہی شافعی اور احمد اور ابو یوسف اور محمد کا اور
ابو حنیفہ اور اوزاعی اور مالک کے نزدیک گہوڑی کا گوشت مکروہ ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال ذبحنا یوم خیبر
الخیل و البغال والحمیر فنہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن البغال والحمیر ولم ینہنا عن الخیل
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی خیبر کے دن ہم نے گہوڑی اور خچر اور گدہے ذبح کیے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خچر اور گدہی سے ہم کو منع کیا اور گہوڑے سے نہ منع کیا اس لیے کہ گہوڑا لطیف اور شریف ہی اوس کی حرمت کی
کوئی وجہ نہین ہے برخلاف گدہی کے / **عن** خالد بن الولید ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن اکل
لحوم الخیل والبغال والحمیر زاد حیوة وکل ذی ناب من السباع قال ابو داود وہذا منسوخ قد اکل
لحوم الخیل جماعة من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابن الزبیر و فضالة بن عبید و انس بن
مالک واسماء ابنة ابی بکر و سوید بن غفلة و علقمة وکانت قریش فی عہد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم تذبحہا **ترجمہ** خالد بن ولید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گہوڑی اور خچر اور گدہے
کے گوشت کہانے سی منع فرمایا ہے حیوة نے اتنا زیادہ کیا کہ منع فرمایا آپ نے ہر دانت والے درندے کے گوشت سے ابو داود
نے کہا یہ حدیث منسوخ ہی اسلیے کہ گہوڑے کے گوشت کو ایک جماعت صحابہ نے کہایا اون مین سی ہین عبد اللہ بن الزبیر اور فضالہ بن عبید

اور انس بن مالک اور اسماء بنت ابی بکر اور سوید بن غفلہ اور علقمہ اور قریش کے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں انہوں سے کاٹا کرتے تھے **ف** علاوہ برین اس حدیث کا اسناد ضعیف ہی قابل احتجاج نہیں ہی اور معارض ہے اسکی حدیث جابر کی جو اس سے پہلی گزری اور اسناد اوسکا صحیح ہی پھر ابو حنیفہ کے نزدیک بھی کراہت گھوڑی کی تنزیہی ہے نہ مضمون نے کہا تحریمی ہی واللہ اعلم

باب فی اکل الارنب خرگوش کہانیکا بیان **عن** انس بن مالک قال کنت غلاما حزورا فصدت ارنبا فشویتها فبعث معی ابو طلحۃ بعجزها الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ بہا فقبلہا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی میں ایک مضبوط لڑکا تہا تو مین نے شکار کیا خرگوش کا اور بہونا اسکو ابو طلحہ نے اوسکا پچھلا دھڑ میری ساتھ کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا مین لیکر آیا (دوسری روایت مین ہی کہ آپ نے اوسکو قبول کیا اور لے لیا) **عن** عبد اللہ بن عمرو وکان بالصفاح قال محمد مکان بمکۃ وان رجلا جاء بارنب قد صادها فقال یا عبد اللہ بن عمرو ما تقول قال قد جیء بها الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس فلم یاکلها ولم ینه عن اکلها وزعم انها تحیض **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو صفاح مین تھے جو ایک مقام ہی مکے مین اون کے پاس ایک شخص خرگوش لایا شکار کرکے اور کہا اے عبد اللہ بن عمرو کیا کہتے ہو اس کے بارے مین انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے خرگوش لایا گیا اور مین بیٹھا ہوا تہا آپنے اوسکو نہیں کہایا نہ اوس کے کہانے سے منع فرمایا آپ نے یہ کہا کہ اسکو حیض آتا ہے (اسواسطے آپنے مکروہ جانکر نہ کہایا یہ نہیں کہ خرگوش کہانا حرام تہا ورنہ آپ اور صحابہ کو بھی اوس کے کہانے سے ممانعت کرتے (باتفاق ہمہ اہل سنت خرگوش حلال ہے)

باب فی اکل الضب گوہ کہانا کیسا ہے **عن** ابن عباس ان خالتہ اهدت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمنا واضبا واقطا فاکل من السمن ومن الاقط وترک الاضب تقذرا واکل علی مائدتہ ولو کان حراما ما اکل علی مائدۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی اون کی خالہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گھی اور گوہ اور پنیر بھیجا آپ نے گھی اور پنیر کہایا اور گوہ کو گھن کہا کر چھوڑ دیا لیکن وہ کہایا گیا آپ کے دسترخوان پر اور جو حرام ہوتا تو کبہی نہ کہایا جاتا آپ کے دسترخوان پر **ف** دسترخوان سے مراد وہ کپڑا ہے یا بوریے کا ٹکڑا جو بچھایا جاتا ہی کہانا کہاتے وقت تاکہ کہانا زمین پر نہ گرے نہ لکڑی وغیرہ کا خوان جسکی نفی دوسرے حدیث مین وارد ہی **عن** خالد بن الولید انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت میمونۃ فاتی بضب محنوذ فاهوی الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیدہ فقال بعض النسوۃ اللاتی فی بیت میمونۃ اخبروا النبی صلی اللہ علیہ وسلم بما یرید ان یاکل منہ فقالوا هو ضب فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ قال فقلت احرام هو قال لا ولکنہ لم یکن بارض قومی فاجدنی اعافہ قال خالد فاجتررتہ فاکلتہ ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینظر **ترجمہ** خالد بن ولید سے روایت ہی کہ وہ رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ حضرت میمونہ کے گہر گئے وہان بہونا ہوا ایک گوہ لایا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر ہاتہہ
ڈالنا چاہا اسمین بعض عورتون نے جو میمونہ کے گہر مین تہین کہا کہ بیان کردو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس
چیز کو جسکے کہانے کا آپ قصد کرتے ہین انہون نے کہا یارسول اللہ وہ گوہ ہی یہہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتہہ کہینچ
لیا خالد نے کہا مین نے پوچہا یارسول اللہ کیا یہ حرام ہی آپ نے فرمایا نہین حرام نہین ہی بلکہ یہہ میری ملک مین نہین ہوتا
اسواسطی مجہے اس سے نفرت ہوتی ہی خالد نے کہا یہ سنکر مین نے اوسکو کہینچا اور کہایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہہ
رہی تہے **ف** اس حدیث سی گوہ کی حلت ثابت ہوئی اور یہی قول ہے اکثر اہل علم حدیث شافعی اور مالک کا اور بعضون نے
گوہ کو مکروہ جانا ہے بعضون نے حرام کہا ہی مگر صحیح یہہ ہے کہ حلال ہی اگرچہ آپ نے اوسکو نہین کہایا **عن** ثابت بن
ودیعة قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جیش فاصبنا ضبابا قال فشویت منہا ضبا
فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوضعتہ بین یدیہ قال فاخذ عودا فعد بہ اصابعہ ثم
قال ان امة من بنی اسرائیل مسخت دواب فی الارض وانی لا ادری ای الدواب ھی قال فلم یاکل ولم ینہ
ترجمہ ثابت بن ودیعہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہے ایک لشکر مین تو ہم نے کئی گوہ پکڑی ایک کو بہونکر مین رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لایا اور آپ کے سامنے رکہا آپ نے ایک لکڑی لیکر اوسکی انگلیون کو گنا اور فرمایا کہ ایک گروہ بنی
اسرائیل کا مسخ ہوکر جانور ہوگیا تہا لیکن مین نہین جانتا کہ وہ کونسا جانور ہے راوی نے کہا پہر آپ نے نہ کہایا اوس کو نہ منع کیا
اوس کے کہانے سے **ف** تو نہ کہایا آپ نے بطریق احتیاط اور تورع کے نہ بوجہ حرمت کے ۔ دوسری حدیث سی معلوم ہوا
کہ جو گروہ مسخ ہوا تہا وہ سب تین دن مین گئے پہر یہہ شبہ جاتا رہا) **عن** عبد الرحمن بن شبل ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نھی عن اکل لحم الضب **ترجمہ** عبد الرحمن بن شبل سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گوہ کا
گوشت کہانیسی منع فرمایا ہے **باب** فی اکل لحم الحبارے حباری (ایک چڑیا کا نام ہی) کا گوشت درست ہی **عن** سفینة
قال اکلت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لحم حباری **ترجمہ** سفینہ سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ساتہہ حباری کا گوشت کہایا (حباری ایک پرند ہی جسکو تغدری کہتی ہین) **باب** فی حشرات الارض حشرات الارض
یعنی جو جانور زمین کے اندر رہتی ہین اونکا بیان **عن** تلب قال صحبت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلم اسمع لحشرات
الارض عن تحریما **ترجمہ** تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ تہا آپ نے حشرات الارض
کی حرمت بیان نہین کی (جیسے گوہ ساہی وغیرہ) **عن** نمیلة قال کنت عند ابن عمر فسئل عن اکل القنفذ فتلی
قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الآیة قال شیخ عندہ سمعت ابا ھریرة یقول ذکر عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقال خبیثة من الخبائث فقال ابن عمر ان کان قالہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا فھو کما قال **ترجمہ**
نمیلہ سے روایت ہی مین عبد اللہ بن عمر پاس بیٹہا تہا ایک شخص نے پوچہا ساہی کا کہانا کیسا ہی انہون نے یہ آیت پڑہی

قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الآیۃ ایک بوڑھا شخص بولا میں نے ابوہریرہ سے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
اوسکا ذکر آیا آپ نے فرمایا ایک ناپاک جانور ہی بری جانوروں میں سے عبداللہ بن عمر نے کہا اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے ایسا فرمایا ہے تو بیشک ایسا ہی ہی **ف** اسی واسطے حشرات الارض کی حرمت میں اختلاف ہی بعضوں کے نزدیک حرام
ہیں کیونکہ وہ خبیث میں بعضوں کے نزدیک درست ہیں کیونکہ گوہ بہی حشرات الارض میں ہی اور وہ کہایا گیا سامنے
رسول اللہ صلعم کے **باب** مالم یذکر تحریمہ جن جانوروں کی حرمت قرآن اور حدیث میں نہیں ہی **عن**
ابن عباس قال کان اہل الجاہلیۃ یاکلون اشیاء ویترکون اشیاء تقذرا فبعث اللہ تعالی نبیہ
وانزل کتابہ واحل حلالہ وحرم حرامہ فما احل فہو حلال وما حرم فہو حرام وما سکت عنہ
فہو عفو وتلا قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الی آخر الآیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی جاہلیت کے
لوگ بعضی چیزیں کہاتے تہے اور بعض نہیں کہاتے تہے برا جانکر پہر اللہ جل جلالہ نے اپنے نبی کو بہیجا اور کتاب اوتاری اور حلال
کو حلال تبلایا اور حرام کو حرام کہا پہر جو آپنے حلال کہا وہ حلال ہی اور جو حرام کہا وہ حرام ہے اور جس سے آپ نے سکوت کیا
وہ معاف ہی بعد اوس کے یہ آیت پڑہی قل لا اجد فیما اوحی الی محرما الآیۃ **ف** یعنے کہدی تو ای محمد میں نہیں پاتا
ہوں حرام اوس چیز میں جو وحی کی گئی میری طرف کسی کہانیوالے پر جو کہاوی اوسکو مگر مردار اور خون بہتا ہوا اور سور کا گوشت
کیونکہ وہ ناپاک ہی اور جو جانور سوا خدا کے اور کسی کے نام پر ذبح کیا جاوی **باب** فی اکل الضبع کفتار یعنی بہنڈار یا لکڑ بگہا
کہانیکا بیان **عن** جابر بن عبداللہ قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الضبع فقال ہو
صید ویجعل فیہ کبش اذا صادہ المحرم **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے روایت ہی یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
پوچہا کفتار کو آپ نے فرمایا وہ تو شکار ہی (نسائی اور ترمذی کی روایت میں ہی کہ وہ کہایا جاوے) اور دیوی اوس میں
محرم ایک دنبہ جب شکار کرے اوسکا (احرام کی حالت میں اس سے معلوم ہوا کہ کفتار حلال ہی یہی قول ہی شافعی اور محققین علما
کا) **باب** النہی عن اکل السباع درندے جانوروں کے گوشت کہانیکی ممانعت **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن کل کل ذی ناب من السبع **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے سے یعنی اوس کے گوشت کہانے سے (جیسے شیر بہیڑیا چیتا ریچہ وغیرہ)
عن ابن عباس قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل کل ذی ناب من السبع وعن کل ذی مخلب
من الطیر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا ہر دانت والے درندے کے کہانے سے اور ہر پنجے
والے پرندے کے کہانے سے (یعنی جو پنجے سے شکار کرے جیسے باز شکرہ بحری گدھ وغیرہ) **عن** المقدام بن معدیکرب
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الا لا یحل ذو ناب من السباع ولا الحمار الاہلی ولا اللقطۃ
من مال معاہد الا ان یستغنی عنہا وایما رجل ضاف قوما فلم یقروہ فان لہ ان یعقبہم بمثل قراہ

ترجمہ مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ نہیں حلال ہے دانت والا درندہ
اور نہ بستی کا گدہا اور نہ کافر ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب اوس کافر نے خود چہوڑ دیا ہو۔ (بیکار جانکر یا بے پرواہی کر کے)
اور جو شخص مہمان ہوا کسی قوم کا پھر اُس قوم نے اوسکی مہمان داری نہ کی تو اوسکو درست ہے کہ بقدر اپنی مہمانی کے
جبراً اون سے وصول کر کر (یہ حکم ابتداء اسلام مین تہا جب کافرون سے مہمانی کرنیکا عہد لیا گیا تہا) **عن ابن عباس**
قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم خيبر عن كل ذي ناب من السباع وعن كل ذي مخلب
من الطير **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی خیبر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہر ایک درندے دانت
پہاڑنیوالے جانور سے اور ہر ایک چنگل گیر پرندہ جانور سے **ف** درندے جانور سے مراد وہ جانور ہے جو دانت سے شکار
کرے جیسا کہ شیر اور بہیڑیا اور جو مانند اسکی ہو اور چنگل گیر پرند سے وہ مراد ہے جو پرند چنگل سے شکار کرے جیسے باز جرہ وگدہ وغیرہ
عن خالد بن الوليد قال غزوت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم خيبر فاتت اليهود
فشكوا ان الناس قد اسرعوا الى حظائرهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا لا تحل اموال
المعاهدين الا بحقها وحرام عليكم حمر الاهلية وخيلها وبغالها وكل ذي ناب من السباع
وكل ذي مخلب من الطير **ترجمہ** خالد بن ولید سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جہاد کیا
خیبر مین پس یہودی آپ پاس آئے اور شکایت کرنے لگے کہ لوگون نے جلدی کر کے اون کی مندی جانورون کے لوٹ
لی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو خبردار رہو جو کافر تم سے عہد کر لین یا ون کے مال لوٹنا درست نہین ہی مگر حق پر
اور حرام ہین تم پر بستی کے گدہے اور گہوڑے اور خچر اور ہر دانت والا درندہ اور ہر پنجے والا پرندہ **ف** جو کافر تم سے عہد
کر لین یعنے تمہاری امان مین آجاوین جنکو ذمی کہتے ہین پھر اونکا مال محفوظ ہو جاویگا مثل مسلمانون کے ناحق لینا
درست نہین **عن** جابر بن عبد الله ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن ثمن الهر قال ابن عبد الملك
عن اكل الهر واكل ثمنها **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کی قیمت سے
منع فرمایا ہے اور ابن عبد الملک نے کہا کہ بلی کے کہانے سے اور اوسکی قیمت کہانے سے منع فرمایا (یعنی جیسی بلی کا گوشت حرام ہے
ایسی ہی اوسکو بیچنا بھی نادرست ہی) **باب** في لحوم الحمر الاهلية بستی اور آبادی کے گدہون کا گوشت کہا
کیسا ہے **عن** جابر بن عبد الله قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ان ناكل لحوم الحمر
وامرنا ان ناكل لحوم الخيل قال عمرو فاخبرت هذا الخبر ابا الشعثاء فقال قد كان الحكم الغفاري فينا
يقول هذا وابى ذلك البحر يريد ابن عباس **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم کو گدہون کا گوشت کہانے سے اور حکم کیا ہم کو گہوڑون کا گوشت کہانیکے لیے عمرو بن دینار جو اس حدیث کا راوی ہے
اوس نے کہا مین نے یہہ حدیث ابو الشعثاء سے بیان کی انہون نے کہا حکم غفاری بھی ہم مین ایسا ہی کہتے تہے لیکن ابن عباس

نے اسکا انکار کیا یعنی ابن عباس نے راوی کو متبحر کہا یعنے بڑے عالم تھے گویا دریا تھے علم کے انہون نے انکار کیا یعنی گہوڑی کے
حلت سے کیونکہ اللہ نے گہوڑون خچر گدہون کو فرمایا کہ ہمنے اون کو سواری کے لیے بنایا **عن** غالب بن ابجر قال اصابتنا
سنة فلم یکن فی مالی شیء اطعم اهلی الا شیء من حمر وقد کان رسول الله صلی الله علیه وسلم حرم
لحوم الحمر الاهلیة فاتیت النبی صلی الله علیه وسلم فقلت یا رسول الله اصابتنا السنة ولم یکن
فی مالی ما اطعم اهلی الا سمان الحمر وانك حرمت لحوم الحمر الاهلیة قال اطعم اهلك من سمین حمرك
فانما حرمتها من جل جوال القریة یعنی الجلالة **ترجمہ** غالب بن ابجر سے روایت ہے ہم قحط مین مبتلا ہوئے
تو میری پاس کچھ نہ تہا جو اپنے لوگون کو کہلاؤن سوا چند گدہون کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرام کر چکے تہے بستی
کے گدہون کے گوشت کو یعنے پالوگ ہون کے گوشت کو جو آبادی مین رہتے ہین لیکن جنگلی گدہا جسکو گورخر کہتے ہین وہ
بالاتفاق حلال ہے تو مین آپ پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم قحط مین مبتلا ہین اور میری پاس کچھ مال نہین ہے
جو کہلاؤن مین اپنے لوگون کو مگر چند موٹے گدہے ہے اور حرام کر دیا ہے آپنے گدہون کے گوشت کو یہ سنکر آپ نے فرمایا تو کہلا
اپنے لوگون کو موٹے گدہے اپنے کیونکہ مینے گانون کے گدہون کو حرام کر دیا تہا اس سبب ناپاکیون کے **ف** یعنی آبادی
اور شہر مین اکثر نجاستین پڑی رہتی ہین اور گدہے اوسکو کہا لیتے ہین اسوجہہ مین نے آبادی اور شہر کے گدہون کے گوشت
سے منع کیا ورنہ اصل مین گدہا حلال ہے یہی قول ہے بعض محققین کا نووی نے کہا یہ حدیث مضطرب مختلف الاسناد
ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده قال نهی رسول الله صلی الله علیه وسلم یوم خیبر عن
لحوم الحمر الاهلیة وعن الجلالة وعن رکوبها واکل لحمها **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیبر کے دن بستی کے گدہون کے گوشت سے اور اوس جانور کے گوشت سے
جو نجاست خوار ہو اور ایسے جانور پر سواری کرنے سے اور اوسکا گوشت کہانے سے کیونکہ سواری کرنے مین پسینا اوسکا لگیگا اور وہ
نجس ہے **باب** فی اکل الجراد ٹڈی کا گوشت کہانا کیسا ہے **عن** ابی یعفور قال سمعت ابن ابی اوفی
وسالته عن الجراد فقال غزوت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم ست او سبع غزوات فکنا ناکله
معه **ترجمہ** ابی یعفور سے روایت ہے کہ مین نے ابن ابی اوفے سے پوچہا ٹڈی کے گوشت کو اونہون نے کہا مین رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہو کر چھہ یا سات لڑائیان لڑا اور آپکے ساتھ ہم اوسکو کہاتے رہے یعنی آپ بھی کہاتے
تہے جیسا ابو نعیم نے روایت کیا طب مین **عن** سلمان قال سئل النبی صلی الله علیه وسلم عن الجراد فقال
اکثر جنود الله لا آکله ولا احرمه **ترجمہ** سلمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹڈی کہانیکے
حکم سے پوچھے گئے تو آپنے فرمایا اللہ کے بہت سے لشکرون مین سے ہے نہ مین اوسکو کہاتا ہون اور نہ اوسکو حرام کرتا ہون یعنی جبتک صاف
صاف اوسکا حکم نہ اترے **عن** سلمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سئل فقال مثله

جنود الله قال على اسمه فاتنه يعني ابا العوام ترجمہ سلمان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال
ہوا ٹیری کی گوشت کا آپ نے ایسا ہی فرمایا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پہلے آپ کو تردد تھا ٹیری کی حلت حرمت مین
پھر دوسری حدیثون سے معلوم ہوا کہ حلت اوسکی متحقق ہوگئی آپ نے فرمایا دو مردے ہم کو حلال مین ایک ٹیری دوسری
مچھلی **باب** في الطافي من السمك جو مچھلی دریا مین مرکر پانی پر تیر آوے اوسکا کہانا کیسا ہے **عن** جابر بن
عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما القى البحر او جزر عنه فكلوه وما مات فيه
وطفا فلا تأكلوه ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ جس مچھلی کو باہر ڈالدے
یا دریا کا پانی کم ہو جاوے تو اوسکو کہا لوا اور جو مچھلی کہ دریا مین مرے اور پر تیر آوے تو اوسکو مت کہاؤ **ف** کیونکہ معلوم ہوا وہ
خود بخود مر گئی ابو داؤد نے کہا یہ حدیث موقوفا صحیح ہی اور مسندا ضعیف ہی اسی سبب سے مالک اور شافعی اور احمد اور ظاہریہ
کے نزدیک ایسی مچھلی کا کہانا درست ہی **باب** في المضطر الى الميتة جو شخص لاچار ہو جاوے مردار کہانے پر اوسکا
بیان **عن** جابر بن سمرة ان رجلا نزل الحرة ومعه اهله وولده فقال رجل ان ناقة لي ضلت فان
وجدتها فامسكها فوجدها فلم يجد صاحبها فمرضت فقالت امرأته انحرها فابى فنفقت فقالت
اسلخها حتى نقدد شحمها ولحمها ونأكله فقال حتى اسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتاه فسأله
فقال هل عندك غنى يغنيك قال لا قال فكلوها قال فجاء صاحبها فاخبره الخبر فقال هلا كنت
نحرتها قال استحييت منك ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہی ایک شخص اترا حرہ مین (حرہ ایک موضع ہی مدینہ
کے قریب) اوس کے ساتھ اوس کے گہر کے لوگ اور بال بچے تہے ایک شخص اوس سے بولا میری اونٹنی گم ہوگئی ہے اگر تو اوسکو
پاوے تو پکڑ رکہیو اوس نے پایا اونٹنی کو لیکن مالک نہ ملا یہانتک کہ وہ اونٹنی بیمار ہوئی تو اوسکی عورت بولی اسکو کاٹ ڈالو
مگر اوس نے نہ مانا وہ مر گئی تب اوس کی عورت نے کہا اسکی کہال نکالو تاکہ ہم اوس کی چربی اور گوشت جدا کرکے کہاوین وہ بولا
مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ لون تب آپ پاس آیا اور آپ سے پوچھا آپ نے فرمایا تیری پاس کوئی چیز ہے جو
بے پرواہ کرے تجھکو (مردار کہانے سے) وہ بولا نہین میرے پاس کچھہ نہین ہے آپ نے فرمایا تو کہا لو اوسکو اتنے مین اوس
اونٹنی کا مالک آگیا اوس نے سب حال اوس سے بیان کیا مالک نے کہا تو نے کاٹ کیون نہ ڈالی وہ بولا مین نے شرم کی تجھہ سے
(کہ بغیر پوچھے کیونکر پرایا مال کہا جاوٴن) **عن** الفجيع العامري انه اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما
تحل لنا الميتة قال ما طعامكم قلنا نغتبق ونصطبح قال ابو نعيم فسره لي عقبة قدح غدوة وقدح
عشية قال ذاك وابى الجوع فاحل لهم الميتة على هذه الحال قال ابو داود الغبوق من اخر النهار
والصبوح من اول النهار ترجمہ فجیع عامری سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول
اللہ کیا ہم کو مردار حلال نہین ہی آپ نے فرمایا کیون تم کو کتنا کہانا ملتا ہے اوس نے کہا شام کو ایک پیالہ دودہ کا اور صبح کو

ایک پیالہ دودہ کا اسمین قسم ہے میری باپ کی مین بالکل بہوکا رہتا ہون تب آپ نے حلال کیا مردار کو اوسکے لیے اس حال مین
ف مردار ضطرار کیحالت مین درست ہی۔ ضطرار کی کوئی حد مقرر نہین ہے اسلیے کہ ہر ایک آدمی قوت اور ضعف مین یکسان
تہوڑی ہی کوئی ایک دن کے فاقے سے مضطر ہوجاتا ہی کوئی تین دن تک بہی ضبط کرسکتا ہے **باب** فی الجمع بین
لونین من الطعام کئی قسم کے کہانے پکانا اور کہانا ایک وقت مین درست ہی **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله
علیه وسلم وددت ان عندی خبزة بیضاء من برة سمراء ملبقة بسمن ولبن فقام رجل من القوم فاتخذه
فجاء به فقال فی ای شیء کان هذا قال فی عکة ضب قال ارفعه **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول الله
صلی الله علیه وسلم نے فرمایا سفید روٹی سفید گیہون سمرا کی (سمرا ایک قسم کا بہتر گیہون ہے) دودہ اور گہی مین نرم کی ہوئی مجہے
بہت پیاری ہی اتنے مین قوم مین سے ایک شخص کہڑا ہوا اور اوسکو تیار کرکے آپ کے پاس لایا آپ نے پوچھا یہہ گہی کس تن
مین تہا عرض کیا گوہ کے مشک مین تہا تو آپنے فرمایا اسکو اوٹہا لو **ف** گوہ کے چمڑے کے مشک مین گہی رکہا تہا تو آپ نے
کراہت طبعی کے سبب سے فرمایا کہ اسکو اوٹہا لو اگر نجاست کے سبب سے فرماتے تو اوسکو بہا دینے کو فرماتے اور لوگون کو اوسکے
کہانے سے منع فرماتے **باب** فی اکل الجبن پنیر کہانے کا بیان **عن** ابن عمر قال اتی النبی صلی الله علیه وسلم
بجبنة فی تبوك فدعا بسکین فسمی وقطع **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی غزوہ تبوک مین رسول الله صلی الله علیه وسلم
پاس ایک پنیر لایا گیا تو آپ نے چہری منگوائی اور بسم الله کہکر اوسکو تراشا **باب** فی الخل سرکے کا بیان **عن**
جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال نعم الادام الخل **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے
فرمایا اچہا سالن سرکہ ہے (روٹی اوس کے ساتہ کہا سکتے ہین) **عن** جابر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال نعم الادام
الخل **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا سرکہ اچہا سالن ہے **ف** حضرت نے ایکبار گہر مین
روٹی کے ساتہ سالن مانگا لوگون نے کہا اور تو کچہہ موجود نہین سرکہ حاضر ہی حضرت نے اوسکو منگا اور آپ اوسکو کہاتے
جاتے تہے اور یہہ فرماتے تہے کہ سرکہ کیا اچہا سالن ہے۔ سرکہ کی تعریف دو سبب سے فرمائی اول تو سرکہ کم خرچ ہے اوسکے
لیے زیادہ سامان کا نہین ایکبار بنا لیا مدت کو کفایت ہی دوسری یہہ کہ سرکہ بلغم کو کاٹ کر دور کردیتا ہے **باب** فی
اکل الثوم لہسن کہانیکا بیان **عن** جابر بن عبد الله قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من اکل
ثوما او بصلا فلیعتزلنا او لیعتزل مسجدنا ولیقعد فی بیته وانه اتی ببدر فیه خضرات من البقول
فوجد لها ریحا فسال فاخبر بما فیها من البقول فقال قربوها الی بعض اصحابه کان معه فلما راه کرهها
اکلها قال کل فانی اناجی من لا تناجی قال احمد بن صالح ببدر فسره ابن وهب طبق **ترجمہ** جابر بن عبد الله سے
روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا کہ جو لہسن یا پیاز کہاوے وہ ہم سے الگ رہے یا ہماری مسجد سے الگ رہے
اور اپنے گہر مین بیٹہہ رہے پہر آپ کے پاس ایک رکابی لائی گئی جسمین ساگ سبزی کی ترکاری تہی تو آپ نے اوسکی بو پائی اور

اوسکو پوچھا لوگون نے کچھ نذر کاریان اوسمین تھین بیان کین آپ نے فرمایا فلان شخص کو دیدو اپنے ساتھیون مین سے
کسی کو دیدو جب یہ کہا کہ آپ نہین کہاتے تو برا جانا اوسکے کہانے کو آپ نے فرمایا تو کہالے مین تو اوس شخص سے سرگوشی
کرتا ہون جس سے تو سرگوشی نہین کرتا یعنے خداوند کریم سے یا ملائکہ سے یا ارواح مقدس سے سو تجہے نہین کہا سکتا **عن**
ابی سعید الخدری انه ذکر عند رسول الله صلی الله علیه وسلم الثوم والبصل قیل یا رسول الله واشد
ذلک کله الثوم افتحرمه فقال النبی صلی الله علیه وسلم کلوه ومن اکل منکم فلا یقرب هذا المسجد
حتی یذهب ریحه منه **ترجمہ** ابو سعید خدری کی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ذکر ہوا لہسن اور پیاز کا
لوگون نے کہا یا رسول اللہ اور ان سب مین زیادہ تیز لہسن ہے کیا آپ اوسکو حرام کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا کہا و اوسکو لیکن جو کہاوے وہ اس مسجد مین نہ آوے جبتک بو اوس کے منہ سے جاتی نہ رہے اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ کچی لہسن یا پیاز کہانا حلال ہے لیکن اوسکو کہا کر مسجدون مین جانا کہ لوگون کو اوس کی بو سے تکلیف پہونچے مکروہ ہے **عن**
حذیفة اظنه عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من تفل تجاه القبلة جاء یوم القیامة تفله بین عینیه
ومن اکل من هذه البقلة الخبیثة فلا یقربن مسجدنا ثلاثا **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے راوی نے کہا مین سمجہتا ہون
وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے تہے آپ نے فرمایا جس نے تہوکا قبلے کیطرف نماز مین یا مسجد مین تو قیامت کے
دن اوسکا تہوک اوسکی دونو آنکہون کے درمیان لگا ہوگا اور جو شخص اس بری سبزی کو کہاوے یعنے لہسن یا پیاز یا گندنا تو ہماری
مسجد کے پاس نہ پہٹکے تین بار یہ ارشاد فرمایا **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اکل من هذه
الشجرة فلا یقربن المساجد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس درخت یعنی لہسن
سے کہاوے وہ مسجدون مین نہ آوے تاکہ لوگون کو اوسکی بو سے تکلیف نہ ہو **عن** المغیرة بن شعبة قال اکلت
ثوما فاتیت مصلی النبی صلی الله علیه وسلم وقد سبقت برکعة فلما دخلت المسجد وجد النبی صلی
الله علیه وسلم ریح الثوم فلما قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم صلاته قال من اکل من هذه الشجرة
فلا یقربنا حتی یذهب ریحها او ریحه فلما قضیت الصلاة جئت الی رسول الله صلی الله علیه وسلم
فقلت یا رسول الله لتعطینی یدک قال فادخلت یده فی کم قمیصی الی صدری فاذا انا معصوب
الصدر قال ان لک عذرا **ترجمہ** مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے مین لہسن کہا کر مسجد مین آیا جہان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نماز پڑہتے تہے ایک رکعت ہو چکی تہی جب مین مسجد کے اندر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو لہسن کی بو معلوم ہوئی آپ نے نماز
پڑہ کر فرمایا جو شخص اس درخت مین سے کہاوے تو وہ ہماری پاس نہ آوے جبتک اوسکی بو جاتی نہ رہے مین جب نماز پڑہ چکا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپکو قسم خدا کی اپنا ہاتہہ مجہے دیجیے مین نے آپکا ہاتہہ پکڑ کے اپنی کرتے
کے اندر کیا سینے تک تو میرا سینہ بندہا ہوا نکلا آپ نے فرمایا تو معذور ہے **ف** سینہ بندہا ہوا تہا یعنی بیماری بہوک سے باندہ لیا تہا

مطلب یہ ہے کہ مغیرہ نے کہا میں مفلس ہوں ہو کا مجھی لہسن مکئی تو ضعیف سے سمجھکر آدمی اگر کہا لیا بعضوں نے کہا یہ مراد نہیں
ہے بلکہ مغیرہ کے سینے میں درد تہا یا کوئی عارضہ تہا اسوجہ سے انہوں نے لہسن کہائی تہی آپ نے اونکو معذور کہا
قرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن هاتين الشجرتين وقال من اكلهما فلا يقربن
المسجدنا وقال ان كنتم لا بد آكليهما فاميتوهما طبخا قال يعني البصل والثوم ترجمہ قرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو درختوں سے منع فرمایا اور یہ فرمایا کہ جو ان کو کہاوے تو ہماری مسجد کے
نزدیک نہ آوے اور پھر فرمایا کہ جو تمہیں ان کے کہانے کی ضرورت ہو تو ان کو پکا کر مار ڈالو یعنے بو کہو دو مراد ہی لہسن اور پیاز ہے
عن علي عليه السلام قال نهى عن اكل الثوم الا مطبوخا ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن کہانے سے مگر پکی ہوئے کا کچہ مضائقہ نہیں عن جابر بن مسلمة انه سال عائشة
عن البصل فقالت ان آخر طعام اكله رسول الله صلى الله عليه وسلم طعام فيه بصل ترجمہ جابر بن سلمہ
سے روایت ہے انہوں نے حضرت عائشہ سے پیاز کہانے کے لیے پوچھا تو حضرت عائشہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے جو آخری کہانا کہایا تو اوسمیں پیاز تہی یعنے پکی ہوئی اور وہ منع نہیں ہے **باب في التمر**
کہجور کا بیان عن یوسف بن عبد الله بن سلام قال رايت النبي صلى الله عليه وسلم اخذ كسرة
من خبز شعير فوضع عليها تمرة وقال هذه ادام هذه ترجمہ یوسف بن عبد اللہ بن سلام سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے دیکھا کہ آپ نے جو کی روٹی کا ٹکڑا لیکر اوسپر کہجور کو رکہا اور فرمایا یہ سالن ہے
اوسکا یعنے کہجور بھی ایک نان خورش ہے عن عائشة رضي الله عنها قالت قال النبي صلى الله عليه وسلم
بيت لا تمر فيه جياع اهله ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جس گہر میں خرما نہیں اوس کے لوگ بہوکے ہیں یعنی اونکو آسودگی نہیں ف یہ حضرت نے اہل مدینہ کے
حق میں فرمایا اسواسطے کہ اون کی غذا اکثر خرما تہا **باب** تفتيش التمر عند الاكل کہاتے وقت کہجور کو دیکھتے
جانا اور صاف کرتے جانا عن انس بن مالك قال اتي النبي صلى الله عليه وسلم بتمر عتيق فجعل يفتشه
يخرج السوس منه ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پرانی کہجور آئے تو آپ
اوسمیں سے کیڑے چن چن کر پہینک دیتے تہے ف معلوم ہوا کہ کیڑے وغیرہ کے سبب سے طعام نجس نہیں ہوتا عن اسحاق
بن عبد الله بن ابي طلحة ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يؤتى بالتمر فيه دود فذكر معناه ترجمہ
اسحاق بن عبد اللہ بن ابی طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کہجوریں گہن لگی ہوئیں آتی تہیں پہر
بیان کیا حدیث کو اوسی طرح **باب** الاقران في التمر عند الاكل دو دو تین تین کہجوریں ایک بار میں اٹھا کر
کہانا عن ابن عمر قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الاقران الا ان تستاذن اصحابك

ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو کہجورین کہانے سے مگر یہکہ اپنے رفیق سے اون چاہے اگر وہ اجازت دے تو ایسا کرے **باب** فی الجمع بین لونین فی الاکل دو قسم کے کہانون کو ملا کر کہانے کا بیان **عن** عبد اللہ بن جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یاکل القثاء بالرطب **ترجمہ** عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ککڑی خرمے کے ساتہہ کہایا کرتے تہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل البطیخ بالرطب فیقول نکسر حر ھذا ببرد ھذا و برد ھذا بحر ھذا **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تربوز یا خربوزے کو گدر کہجور کے ساتہہ کہاتے اور فرماتے اسکی گرمی بینے خرمے کی اوس کی سردی کے ساتہہ ہم توڑتے ہین اور اوس کی سردی یعنی تربوز کی اوس کی گرمی کے ساتہہ توڑتے ہین **عن** سلیم بن عامر عن ابنی بسر السلمیین قالا دخل علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمنا زبدا و تمرا وکان یحب الزبد والتمر **ترجمہ** سلیم بن عامر نے بسر کے دونون لڑکون سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم نے مکہن اور کہجور آپ کے روبرو حاضر کیا اور آپ کو مکہن اور کہجور بہت پیارا تہا کیونکہ بہت لذیذ اور مقوی ہے **باب** الاکل فی آنیۃ اھل الکتاب اہل کتاب یعنی یہود و نصاری کے برتنون مین کہانا کیسا ہے **عن** جابر قال کنا نغزو مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنصیب من آنیۃ المشرکین واسقیتہم فنستمتع بہا فلا یعیب ذلک علیہم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ مین ہم جہاد کرتے اور ہم کو مشرکون کے برتن مل جاتے تو ہم اون سے پیتے اور اپنے کام مین لاتے تو اسمین کچہہ عیب آپ نہ کرتے تہے جب مشرکون کے برتن درست ہوتی تو اہل کتاب کے ضرور درست ہونگے **عن** ابی ثعلبۃ الخشنی انہ سال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انا نجاور اھل الکتاب وھم یطبخون فی قدورھم الخنزیر ویشربون فی آنیتہم الخمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان وجدتم غیرھا فکلوا فیہا واشربوا وان لم تجدوا غیرھا فارحضوھا بالماء وکلوا واشربوا **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچہا کہ ہم اہل کتاب کے پڑوس مین رہتے ہین اور وہ اپنے ہانڈیون مین سور کا گوشت پکاتے ہین اور اپنے برتنون مین شراب پیتے ہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا اگر تم کو اون کے سوائے اور برتن ملین تو تم اون مین کہاؤ پیو اور جو سوائے اون کے اور برتن نہ ملین تو تم اون برتنونکو دہو ڈالو پانی سے پہر اون مین کہاؤ اور پیو (جب معلوم ہو جاوے کہ اس برتن مین شراب یا سور کا گوشت تہا تو وہ نجس ہوگیا بن دہوئے پاک نہین ہو سکتا) **باب** فی دواب البحر سمندر کے جانور کہانا درست ہے **عن** جابر قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وامر علینا ابا عبیدۃ نتلقی عیرا لقریش وزودنا جرابا من تمر لم نجد لہ غیرہ فکان ابو عبیدۃ یعطینا تمرۃ تمرۃ کنا

تمصها کما یمص الصبی ثم نشرب علیها من الماء فتکفینا یومنا الی اللیل و کنا نضرب بعصینا الخبط ثم نبله بالماء فنأکله قال وانطلقنا علی ساحل البحر فرفع لنا کهیئة الکثیب الضخم فاتیناه فاذا هو دابة تدعی العنبر فقال ابو عبیدة میتة ولا تحل لنا ثم قال بل نحن رسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وفی سبیل اللہ وقد اضطررتم الیه فکلوا فاقمنا علیه شهرا ونحن ثلثمائة حتی سمنا فلما قدمنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکرنا ذلک له فقال هو رزق اخرجه اللہ لکم فهل معکم من لحمه شیء فتطعمونا فارسلنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاکل ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو عبیدہ کو ہمپر امیر کر کے ہم کو روانہ کیا قریش کا ایک قافلہ پکڑنے کو اور ایک تھیلہ کھجور کا راہ کو توشہ دیا سوا اسکے اور کچھ ہمارے پاس نہ تہا تو ابو عبیدہ ہر روز ہم کو ایک ایک کھجور دیا کرتے ہم اوس کو اسطرح چوستے جیسے بچہ چوستا ہے پہر پانی پی لیتے وہ سارے دن کو رات تک کفایت کرتی اور ہم اپنی لکڑیوں سے درخت کے پتے جہاڑتے پہر پانی میں تر کر کے اوسکو کہاتے یہاں تک کہ ہم سمندر کے کنارے پہونچے تو ایک ٹیلہ سا ریت کا معلوم ہوا جب آگے قریب گئے تو وہ ایک جانور تہا جسکو عنبر کہتے ہیں وہ ایک قسم کی مچہلی ہے جسکی کہال سے ڈہال بنائی جاتی ہے اور عنبر اوسی سے ہوتی ہے ابو عبیدہ نے کہا یہ تو مردار ہے اور وہ حلال نہیں ہے پہر کہا نہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بہیجے ہوئے ہیں اور اللہ کی راہ میں نکلے ہیں اور تم لاچار ہو گئے ہو تو کہاؤ اوسکو جابر نے کہا ہم وہاں ایک مہینے تک ٹہرے رہے اور تین سو آدمی تہے اوسی کو کہایا کیے یہاں تک کہ ہم موٹے ہو گئے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا وہ رزق تہا جو اللہ نے تمہارے لیے بہیجا تہا اب کچھ گوشت اوسکا تمہارے پاس باقی ہے تو وہ ہم کو بھی کہلا دیں تو ہم نے اوسکا گوشت آپ پاس بہیجا آپ نے کہایا **ف** امام مالک کے نزدیک دریا کے سب جانور درست ہیں اور اسی طرح امام شافعی کے نزدیک اور ابو حنیفہ کے نزدیک سوا مچہلی کے اور سب جانور نا درست ہیں اور امام احمد کے نزدیک جسکو عرب کے لوگ طیب سمجہیں وہ حلال ہے اور جسکو خبیث سمجہیں وہ حرام ہے واللہ اعلم

باب فی الفارة تقع فی السمن جو گھی میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے **عن** میمونة ان فارة وقعت فی سمن فاخبر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القوا ما حولها وکلوا ترجمہ میمونہ سے روایت ہے کہ گھی میں چوہا گر پڑا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کی تو آپ نے فرمایا چوہے کے آس پاس کے گھی کو پہینک کر باقی گھی کو کہا لو یہ جب ہے کہ گھی جما ہوا ہو **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت الفارة فی السمن فان کان جامدا فالقوها وما حولها وان کان مائعا فلا تقربوه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گھی میں چوہا گرے تو گھی اگر جما ہوا ہو تو چوہے کو اور اوس کے گرد کے گھی کو پہینک دو اور اگر گھی پگہلا ہوا ہو تو پہر اوس کے پاس نہ جاؤ **ف** یعنی اوسکو استعمال میں نہ لاؤ نہ اوسکو بیچو اور نہ اوس سے چراغ وغیرہ روشن کرو یہی حکم تیل

انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جاء الی سعد بن عبادۃ فجاء بخبز وزیت فاکل ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم افطر عندکم الصائمون واکل طعامکم الابرار وصلت علیکم الملائکۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد بن عبادہ پاس گئے وہ روٹی اور زیتون کا تیل لیکر آئے آپ نے کھایا بعد اسکے فرمایا روزہ دار تمہارے پاس افطار کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھاویں اور فرشتے تم پر رحمت بھیجیں ~ + ::

آخر کتاب الاطعمۃ

تمام ہوئی کتاب کھانوں کی شکر ہے اللہ جل جلالہ کا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الطب شروع ہوئی کتاب دوا و علاج کی باب

الرجل یتداوی دوا اور علاج کرنا کیسا ہے عن اسامۃ بن شریک قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واصحابہ کانما علی رؤسہم الطیر فسلمت ثم قعدت فجاء الاعراب من ھھنا وھھنا فقالوا یا رسول اللہ انتداوی فقال تداووا فان اللہ عزوجل لم یضع داء الا وضع لہ دواء غیر داء واحد الھرم ترجمہ اسامہ بن شریک سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ کے صحابہ اس طرح بیٹھے تھے گویا اون کے سروں پر چڑیاں رہتے ہیں یعنی چپ چاپ کمال ادب سے میں نے سلام کیا اور بیٹھا اتنے میں عرب لوگ ادھر ادھر سے آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم دوا کریں ف یعنی دوا کریں یا توکل کریں مت آپ نے فرمایا تم دوا کرو اس لیے کہ اللہ جل جلالہ نے کوئی بیماری ایسی نہیں پیدا کی کہ اوس کے لیے دوا نہ ہو سوا ایک بیماری کے اور وہ بڑہاپا ہے (یعنی بڑہاپا رفع نہیں ہوسکتا ضرور ایک نہ ایک روز موت آویگی) باب فی الحمیۃ پرہیز کرنیکا بیان عن ام المنذر بنت قیس الانصاریۃ قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ومعہ علی علیہ السلام وعلی ناقہ ولنا دوالی معلقۃ فقام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل منھا وقام علی لیاکل فطفق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلی مہ انک ناقۃ حتی کف علی علیہ السلام قالت وصنعت شعیرا وسلقا فجئت بہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا علی اصب من ھذا فھو انفع لک ترجمہ ام منذر بنت قیس انصاری کو روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس آئے اور آپ کے ساتھ علی تھے لیکن علی نقیہ تھے (یعنی بیماری سے ابھی نکلے ہوئے تھے تو ضعف اوسکا باقی تھا) اور ہمارے پاس کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوکر اونکو کھانے لگے اور علی بھی کھڑے ہوئے کھانے کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے کہنا شروع کیا باز آؤ کہا نسیے تم ابھی نقیہ ہو یہانتک کہ علی رک گئے ام منذر نے کہا میں نے جو اور چقندر پکائے تھے تو میں اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئی آپ نے فرمایا اے علی اسمیں سے کھاؤ یہ مفید ہے

تم کو ف اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دوا اور علاج مین جن چیزون سے طبیب منع کرے اون سے پرہیز کرنا بہتر ہے بدپرہیزی سے دوا کا فائدہ جاتا رہتا ہے اور مرض عود کرتا ہے

باب فی الحجامة پچھنی لگانے کا بیان **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ان كان فى شئ مما تداويتم به خير فالحجامة ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمہارے سب دواؤن مین کوئی دوا بہتر ہے تو وہ حجامت (یعنی پچھنی لگانا) ہے **عن** سلمى خادم رسول الله صلى الله عليه وسلم قالت ما كان احد يشتكى الى رسول الله صلى الله عليه وسلم وجعا فى راسه الا قال احتجم ولا وجعا فى رجليه الا قال اخضبهما ترجمہ سلمی سے روایت ہے جو خادمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تہین کوئی اپنے سر کی درد کی شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ لاتا مگر آپ اوسکو سینگی لگانے کو فرماتے اور جو کوئی آپ پاس پیرون کے درد کی شکایت لاتا آپ اوسکو حنا لگانے کو فرماتے یعنی مہندی کی

باب فی موضع الحجامة پچھنی کس مقام پر لگاوے **عن** ابى كبشة الانمارى ان النبى صلى الله عليه وسلم كان يحتجم على هامته وبين كتفيه ويقول من اهراق من هذه الدماء فلا يضره ان لا يتداوى بشئ لشئ ترجمہ ابو کبشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سینگی کھچواتے اپنی فرق سر پر (سر مین بالون کے بیچ مین جو راہ نکالتے ہین اوسکو فرق بولتے ہین) اور دونو مونڈھون کے درمیان اور آپ فرماتے جو کوئی ان جگہون کا خون نکالے سو اوسکو کسی بیماری کے لیے کوئی دوا نہ کرنا ضرر نہین کرتا) **عن** انس ان النبى صلى الله عليه وسلم احتجم ثلاثا فى الاخدعين والكاهل قال معمر احتجمت فذهب عقلى حتى كنت القن فاتحة الكتاب فى صلاتى وكان احتجم على هامته ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دونو مونڈھون کے بیچ مین اور اخدعین (گردن کے دونو طرف جو دو رگ ہین اونکو اخدعین بولتے ہین جنکو ہندی مین گردن کا پٹھا بولتے ہین) کے بیچ مین تین سینگی کھچوائی۔ معمر نے کہا مین نے پچھنے لگائی چندیا پر تو میری عقل جاتی رہی یہانتک کہ سورہ فاتحہ نماز مین لوگون کے بتانے سے پڑہتا

باب متى تستحب الحجامة پچھنی کن تاریخون مین لگانا مستحب ہے **عن** ابى هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من احتجم لسبع عشرة وتسع عشرة واحدى وعشرين كان شفاء من كل داء ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے سینگی کھچوائی سترہوین یا اونیسوین اور اکیسوین تاریخ مین تو اوس کے لیے بیماری سے شفا ہوگی (کیونکہ یہہ دن ہر مہینے کے اوسط مین ہین خون ان دنون مین اعتدال کی حالت پر ہوگا) **عن** كبيشة بنت ابى بكرة ان اباها كان ينهى اهله عن الحجامة يوم الثلاثاء ويزعم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يوم الثلاثاء يوم الدم وفيه ساعة لا يرقا ترجمہ کبیشہ بنت ابی بکرہ سے روایت ہے کہ اوسکا باپ اپنے گھر کے لوگون کو منگل کے دن سینگی کھچوانے سے منع کرتا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتا کہ منگل کا دن ہے

تہا اور اوس مین ایکساعت ایسی ہی کہ اوس مین خون ٹہرتا نہین رہتا یعنے منگل کے دن ایک ایسی ساعت ہے کہ اوس مین حجامت
چلنے پہرنے سے باز نہین رہتا اگر وہ ساعت موافق پڑجاوے تو نوبت ہلاکت کی پہونچی **عن** جابر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم احتجم علی ورکہ من وثئ کان بہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے
ورک (سرین) پر پچھنے لگوائے درد کی وجہ سے **باب** فی قطع العرق رگ کاٹنا یعنے فصد لینے کا بیان **عن** جابر
قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی ابی طبیبا فقطع منہ عرقا **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے ایک طبیب کو ابی بن کعب کیطرف بہیجا طبیب نے ایک رگ اون کی کاٹ ڈالی **باب** فی الکی داغ دینے
کا بیان **عن** عمران بن حصین قال نہی النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الکی فاکتوینا فما افلحن ولا انجحن **ترجمہ**
عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دینے سے منع کیا لیکن ہمکو داغ تو کچھ فائدہ نہ دیا نہ کام
آیا **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کوی سعد بن معاذ من رمیتہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن معاذ کو داغ دیا ایک زخم کیوجہ سے معلوم ہوا ضرورت کیوقت داغ دینا درست ہی **باب**
فی السعوط ناک مین دوا ڈالنے کا بیان **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعط **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ناک مین دوا ڈالی **باب** فی النشرۃ نشرہ (جو ایک منتر ہی شیطانون
کے نام کا) کی ممانعت **عن** جابر بن عبد اللہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن النشرۃ فقال
ہو من عمل الشیطان **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے نشرہ (ایک قسم کا
منتر ہے) کو پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شیطانی کام ہی **باب** فی التریاق تریاق جو
زہر کی سمیت کو دفع کرتا ہی اوسکا بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول ما ابالی ما اتیت ان انا شربت تریاقا او تعلقت تمیمۃ او قلت الشعر من قبل نفسی قال
ابو داود ہذا کان للنبی صلی اللہ علیہ وسلم خاصۃ وقد رخص فیہ قوم یعنی التریاق **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھے مین خوف و اندیشہ نہین رکھتا اور پروا نہین
کرتا اگر مین تریاک پی لون یا گنڈا لٹکا لون یا خواہش نفسانی کے اشعار کہون (یعنی اگر مجھ سے اس قسم کے کام صادر ہون
تو مین بھی اوسی قسم کے لوگون مین سے ہو جاؤن جو خوف و اندیشہ نہین رکھتے خلاف شرع کام کرتے جو جی مین آتا ہے
کرتے ہین) ابو داود نے کہا یہ خاص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور تریاک کہانے کی اجازت دی ہی ایک قوم نے
ف آپنے تریاک کو برا جانا کیونکہ اوسمین بعض جانورون کے گوشت اور شراب ہوا کرتے ہین اگر یہ چیزین نہون تو تریاک
کی استعمال مین قباحت نہین ہے) **باب** فی الادویۃ المکروہۃ جن دواؤن کا استعمال مکروہ ہی اون کا
بیان **عن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الدواء الخبیث **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خبیث دوا سے منع فرمایا ہے (یعنی نجس یا حرام سے مثل پیشاب یا شراب کی) عن عبد الرحمن بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاه النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها ترجمہ عبدالرحمن بن عثمان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حکیم نے مینڈک کو دوا مین ڈالنے کے لیے پوچھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مینڈک کے قتل کرنے سے منع فرمایا کیونکہ وہ حرام ہے پھر بیکار اس کے قتل سے کیا فائدہ عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من حسا سما فسمه فی یده یتحساه فی نار جهنم خالدا مخلدا فیها ابدا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص زہر پیویگا تو قیامت کے دن وہی زہر اوس کے ہاتھ مین ہوگا اور جہنم کے انگار مین اوس کو پیا کریگا ہمیشہ ہمیشہ کبھی نہ نکلے گا ف جب وہ خودکشی کو حلال اور عمدہ جانتا ہوگا اور جانکر ایسا فعل کیا ہوگا عن وائل ذکر طارق بن سوید او سوید بن طارق سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن الخمر فنهاه فقال له یا نبی اللہ انها دواء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا ولکنها داء ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے طارق بن سوید نے یا سوید بن طارق نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شراب پینے کے لیے پوچھا سو آپ نے اوس کو منع فرمایا تو اونہون نے عرض کیا ای نبی اللہ کے وہ تو دوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوا تو نہین وہ تو بیماری ہے ف اس سے معلوم ہوا کہ شراب اور جو اس قسم کی حرام اور نجس دوا ہو اوسکو استعمال مین نہ لانا چاہیے عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء فتداووا ولا تداووا بحرام ترجمہ ابی الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے بیماری اور دوا دونون اوتارے اور ہر ایک بیماری کے لیے دوا ٹھہرائی سو تم دوا کرو مگر حرام چیز سے دوا نہ کرو (یعنے دوا کرکے یون جانو کہ اللہ شفا دیگا تو صحت ہوگی

باب فی تمرۃ العجوۃ عجوہ (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) کی فضیلت

عن مجاهد عن سعد قال مرضت مرضا اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعودنی فوضع یده بین ثدیی حتی وجدت بردها علی فوادی فقال انک رجل مفؤود ائت الحارث بن کلدۃ اخا ثقیف فانه رجل یتطبب فلیاخذ سبع تمرات من عجوۃ المدینة فلیجاهن بنواهن ثم لیلدک بهن ترجمہ سعد سے روایت ہے مین بیمار ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پوچھنے کو آئے اور اپنا ہاتھ میری دونون چھاتیون کے بیچ مین رکھا یہانتک کہ آپ کے ہاتھ کی ٹھنڈک میرے دل تک پہونچی پھر آپ نے فرمایا تیرے دل مین بیماری ہے جا تو حارث بن کلدہ پاس جو قبیلہ ثقیف مین سے ہے وہ دوا علاج کرتا ہے اوسکو چاہیے سات کھجورین مدینے کی عجوہ کھجورون مین سے لیکر اونکو کوٹ ڈالے گٹھلیون سمیت پھر اونکا لدود بنا کر تیرے منہ مین ڈالے ف لدود اوس دوا کو کہتے ہین جو مریض کے منہ مین ڈالی جاتی ہے ہرچند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اونکا معالجہ معلوم تہا مگر طبیب کے طرف رجوع کرنیکو فرمایا تاکہ

اوس سے بہی اوس کی جاوے اور لیقین نہ کہبراوے **عن** سعد بن ابی وقاص ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من تصبح بسبع تمرات عجوۃ لم یضرہ ذلک الیوم سم ولا سحر **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی فجر کو عجوہ مدینے مین ایک بہتر قسم کی کہجور ہے سیاہ رنگ اور کہتے مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ کی وس کی جنس ہے سات کہجور ناشتہ کری تو اوس کو اوس روز جادو اور زہر کچہ ضرر نکریگا **باب** فی السعوط وغیرہ انگلی سے حلق دبانا بچون کا **عن** ام قیس بنت محصن قالت دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بابن لی قد اعلقت علیہ من العذرۃ فقال علام تدغرن اولادکن بہذا العلاق علیکن بہذا العود الہندی فان فیہ سبعۃ اشفیۃ منہا ذات الجنب یسعط من العذرۃ ویلد من ذات الجنب **ترجمہ** ام قیس بنت محصن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اپنے بچے کو لیکر آئی مین نے اوسکا حلق دبایا تہا عذرہ کی وجہ سے (عذرہ ایک بیماری ہی جو بچونکو اکثر گرمی کے موسم مین ہو جاتی ہی وہ دہوتا ہی یا درم حلق ہی) آپ نے فرمایا تم اپنے لڑکون کے حلق کو کس لیے دباتی ہو اس بیماری مین بلکہ اپنے لڑکون کے لیے تم اس عود ہندی کو لازم کر لو اس لیے کہ اوسمین سات شفا مین یعنے سات بیماریون کے لیے شفا ہے ازانجملہ ذات الجنب ہی اوس سے بیمار رہتا ہی ناک کی راہ سے ڈالا جاوے عذرہ مین اور لدود بنا کر دیا جاوے ذات الجنب مین **ف** ذات الجنب ایک ورم حار ہوتا ہے نواحی صدر مین اکثر ہلاک کرتا ہے **باب** فی الامر بالکحل سرمہ لگانے کا حکم اور اوس کے فوائد کا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البسوا من ثیابکم البیاض فانہا من خیر ثیابکم وکفنوا فیہا موتاکم وان خیر اکحالکم الاثمد یجلو البصر وینبت الشعر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سفید رنگ کے کپڑے پہنا کرو اسلیے کہ تمہارا بہتر کپڑا سب کپڑون مین ہی اور اپنے مردون کو اوس مین کفنایا کرو اور تمہارے لیے اثمد بہت اچہا سرمہ ہے آنکہ کی روشنی زیادہ کرتا ہی اور پلک کے بالونکو اوگاتا ہے (اثمد سرمہ اصفہانی کو کہتے مین) **باب** ماجاء فی ان العین حق نظر لگنا صحیح ہے شرع کے رو سے اسکی اصل ہے **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العین حق **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر حق ہے یعنے نظر لگنے سے ضرر ہوتا ہی اور نقصان پہونچتا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یؤمر العائن فیتوضا ثم یغتسل منہ المعین **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہی نظر لگانے والیکو حکم ہوتا وہ وضو کرتا پہر اوس پانی سے غسل دیا جاتا وہ شخص جسکو نظر لگی ہی **باب** فی الغیل جب عورت بچے کو دودہ پلاتی ہو تو اوس سے جماع نہ کرے **عن** اسماء بنت یزید بن السکن قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقتلوا اولادکم سرا فان الغیل یدرک الفارس فیدعثرہ عن فرسہ **ترجمہ** اسماء بنت یزید سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تہے مت قتل کرو اپنے

اولاد کو چلکے سے کیونکہ دودھ پینے کے دنوں میں جماع کرنے سے بچہ ضعیف ہوجاتا ہے پھر جب وہ بچہ بڑا ہوجاتا ہی
اور گھوڑے پر چڑھتا ہے تو گھوڑے پر سے گر پڑتا ہے اور سوت ضعف کا اثر معلوم ہوتا ہے) **عن** جدامة الاسدیة
انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لقد هممت ان انهى عن الغيلة حتى ذكرت ان الروم
وفارس يفعلون ذلك فلا يضر اولادهم قال مالك الغيلة ان يمس الرجل امراته وهي ترضع
ترجمہ جدامہ اسدیہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے کہ میرا قصد ہوا کہ منع
کروں غیلہ سے (یعنی حالت رضاعت میں جماع کرنے سے) یہانتک کہ مجھ کو معلوم ہوا کہ روم اور فارس کے لوگ ایسا کیا کرتے ہیں
اور ان کی اولاد کو کچھ ضرر نہیں ہوتا **ف** پہلی حدیث سے غیلہ کی ممانعت ثابت ہوئی تھی دوسری حدیث سے جواز
نکلتا ہے مگر یہ اوسی صورت میں ہو کہ اولاد کی مضرت کا خوف نہ ہو اگر ضرر ہو تو غیلہ ناجائز ہوگا **باب** تعلیق
التمائم تعویذ لٹکانے کا بیان **عن** عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول
ان الرقى والتمائم والتولة شرك قالت قلت لم تقول هذا والله لقد كانت عينى تقذف
وكنت اختلف الى فلان اليهودي يرقيني فاذا رقاني سكنت فقال عبد الله انما ذلك الشيطان
كان ينخسها بيده فاذا رقاها كف عنها انما كان يكفيك ان تقولى كما كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول اذهب الباس رب الناس اشف انت الشافي لا شفاء الا شفاؤك
شفاء لا يغادر سقما **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ فرماتے تھے
منتر اور گنڈا اور تولہ (ایک قسم کا جادو ہے تاگے یا کاغذ میں عورتیں مرد کی دوستی کے لیے کرتی ہیں) شرک ہیں زینب
نے کہا کیا کہتے ہو خدا کی قسم ہے میری آنکھ شدت درد سے نکلی جاتی تھی اور میں فلانے یہودی پاس آیا جایا کرتی دم
کروانے کے لیے تو جب مجھ پر وہ دم کرتا تو میرا درد ٹھہر جاتا عبد اللہ نے کہا یہ کام تو شیطان ہی کا تھا شیطان اپنے
ہاتھ سے آنکھ میں چبھوتا تھا جب اوس نے دم کیا باز رہا اوس سے تیرے لیے تو یہی کفایت تھا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فرماتے تھے دور کر بیماری کو اے رب آدمیوں کے اور شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا وہ شفا دے کہ کسی بیماری کو نہ چھوڑے **ف**
منتر اور گنڈا جب شرک ہوگا کہ اوس کو بالاستقلال موثر جانے لیکن وہ تعویذ جس میں اسماء الٰہی ہوں اوس کا لٹکانا بچوں کو درست ہے
عن عمران بن حصين عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا رقية الا من عين او حمة **ترجمہ** عمران بن
حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منتر تو کچھ نہیں ہے سوائے بد نظر یا زہر دار زخم کے (جیسے بچھو یا
سانپ کے کاٹنے سے) **باب** ما جاء فی الرقی منتر کرنے کا بیان (اور اوس کا جواز وہی منتر جس میں شرک کے الفاظ
نہ ہوں) **عن** رسول الله صلى الله عليه وسلم انه دخل على ثابت بن قيس قال احمد وهو مريض
فقال اكشف الباس رب الناس عن ثابت بن قيس ثم اخذ ترابا من بطحان فجعله في قدح ثم نفث

عليهما وصبه عليه ترجمہ ثابت بن قیس بن شماس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کے پاس
گئے اور وہ بیمار تھے تو آپ نے فرمایا دور کردے بیماری کو اے پالنے والے سب لوگون کے ثابت بن قیس سے پھر آپ نے تھوڑی
مٹی بطحان (ایک وادی ہی مدینے مین) کی لیکر ایک پیالہ مین رکھی اوسپر پانی پہونک کر ڈالا پھر وہ پانی ثابت بن قیس پر
ڈالدیا **ف** یہ بہی شاید ایک قسم کی دوا تھی اور وہ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا تھی تو دعا اور دوا دونون
کا کرنا درست ہوا **عن** عوف بن مالك قال كنا نرقي في الجاهلية فقلنا يا رسول الله كيف ترى في
ذلك فقال اعرضوا على رقاكم لا باس بالرقى ما لم تكن شرك ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہی کہ زمانہ
جاہلیت مین ہم جہاڑ پہونک کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین عرض کیا کہ آپ کیا فرماتے
ہین اس بارے مین آپنے فرمایا تم اپنے منتر میرے آگے لاؤ کیونکہ جبتک منتر کی مضمون مین شرک نہ ہووے تو اوسکا
کچھ مضایقہ نہین **عن** الشفاء بنت عبد الله قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا عند حفصة
فقال لي الا تعلمين هذه رقية النملة كما علمتيها الكتابة ترجمہ شفا بنت عبد اللہ سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس تشریف لائے اور مین اوسوقت حفصہ پاس تھی تو آپنے مجھے فرمایا یہ نملہ کا منتر حفصہ کو تو
کیون نہین سکہاتی جیسا تو نے اوسکو لکھنا سکہایا **ف** نملہ ایک بیماری ہی جو پہلو مین مثل پہونسی کی نکلتی ہے اس حدیث سے
عورتونکو لکھنا پڑھنا علوم عامہ سکھانا درست نکلا اور علماء جو اعتراض کرتے ہین عورتون کو لکھنا سکہانا بہتر نہین محض بے
اصل ہے **عن** سهل بن حنيف يقول مررنا بسيل فدخلت فاغتسلت فيه فخرجت محموما فنمي ذلك الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال مروا ابا ثابت يتعوذ قالت فقلت يا سيدي والرقى صالحة فقال
لا رقية الا في نفس او حمة او لدغة قال ابو داود الحمة من الحيات وما يلسع ترجمہ سہل بن حنیف سے
روایت ہی ہم ایک ندی پہ ہو کر گزرے تو مین نے اوسمین غسل کیا جب نہا کر باہر نکلا تو مجھے بخار چڑھا ہوا تھا پھر اسکی خبر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچائی گئی آپنے فرمایا حکم کرو اوسکو شیطان سے پناہ مانگے تو مین نے عرض کیا اور منتر بھی مفید ہے
آپنے فرمایا منتر تو تین آفتون کے لیے ہوتا ہے ایک نظر دوسری سانپ کاٹنے کے لیے تیسری بچھو کے ڈنگ مارنیکی لیے **ف**
سوا اس کے اور جو امراض ہین ان مرضون مین بہی دوا یا دعا بہتر ہے یہ تجربہ سے معلوم ہوا ہی کہ بدنظر یا سانپ بچھو کی کاٹے
مین منتر بہت تاثیر کرتا ہی **عن** انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا رقية الا من عين او حمة
او دم يرقأ لم يذكر العباس العين وهذا لفظ سليمان بن داود ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا بری نظر کے سوا منتر نہین ہے زہریلے جانور کے کاٹنے سے یا خون بہنے سے **ف** یعنی اکثر ان تینون چیزون مین
منتر مفید ہوتا ہے دین اسلام مین منتر کیا ہی آنحضرت کی دعائین یا اسما اور آیات الٰہی **باب كيف الرقى** منترون کا
بیان **عن** انس يعني لثابت الا ارقيك برقية رسول الله صلى الله عليه وسلم قال بلى فقال اللهم رب

الناس مذهب البأس اشف انت الشافی لا شافی الا انت اشفہ شفاء لا یغادر سقما ترجمہ انس بن
مالک نے ثابت سے کہا کیا مین تجھپر وہ منتر نہ کرون جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا کرتے تھے ثابت نے کہا کیون
نہین کرو انس نے کہا اللھم رب الناس اخیر تک ای خداوند پالنے والے سب لوگون کے دور کرنیوالے بیماری کے تندرستی
دی سوا تیرے کوئی تندرست کرنیوالا نہین تندرست کردے اوسکو ایسا کہ کوئی بیماری باقی نرہے یعنی شفای کامل
عنایت فرما یہ دعا مجرب ہے واسطے دفع ہر مرض کے عن عثمان بن ابی العاص انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال عثمان وبی وجع قد کاد یھلکنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسحہ بیمینک
سبع مرات وقل اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد قال ففعلت ذلک فاذھبہ اللہ عز وجل
ماکان بی فلم ازل امر بہ اھلی وغیرھم ترجمہ عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور اپنی جسم کے درد کی حضرت سے شکایت کی کہ ورد نے مجھے ہلاکت کے قریب پہونچایا ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ جسم مین جہان درد ہے وہان پر اپنا داہنا ہاتھ پھیر کر سات مرتبہ پڑھ مین
پناہ چاہتا ہون اللہ کی عزت اور قدرت کی اوس چیز کی بدی سے جو مین پاتا ہون راوی کہتا ہے مینے اسی طرح سے
کیا تو اللہ عز وجل نے میری درد کو دور کیا پھر مین ہمیشہ اپنے گھر والونکو اور اور لوگون کو اسیکا حکم کیا کرتا عن
ابی الدرداء قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اشتکی منکم شیئا او اشتکاہ
اخ لہ فلیقل ربنا اللہ الذی فی السماء تقدس اسمک امرک فی السماء والارض کما رحمتک
فی السماء فاجعل رحمتک فی الارض اغفر لنا حوبنا وخطایانا انت رب الطیبین انزل رحمۃ
من رحمتک وشفاء من شفائک علی ھذا الوجع فیبرأ ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے مینے سنا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص تم مین سے بیمار ہو یا کوئی دوسرا بہائی اپنی بیماری اوس سے بیان
کرے تو یہ کہے رب ہمارا وہ اللہ ہے جو آسمان پر ہے پاک ہے نام تیرا ای خدا اختیار تیرا ہے زمین اور آسمان مین جیسی رحمت تیری
آسمان مین ہے ویسی ہی زمین مین رحمت کر اور بخشدے ہمارے گناہون اور خطاؤن کو تو پروردگار ہے پاک لوگون کا
اوتار ایک رحمت اپنی رحمتون مین سے اور ایک شفا اپنی شفاؤن مین سے اس دکھہ پر پھر وہ دکھہ جاتا ہے گا انشاء
اللہ تعالے یہ دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جامع تبلائی جو سب ضعفون اور بیماریون کے لیے مفید ہے عن عمرو
بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم من الفزع کلمات
اعوذ بکلمات اللہ التامۃ من غضبہ وشر عبادہ ومن ھمزات الشیاطین ان یحضرون وکان
عبد اللہ بن عمرو یعلمھن من عقل من بنیہ ومن لم یعقل کتبہ فاعلقہ علیہ ترجمہ
عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکو گھبراہٹ کے لیے یہ کلمات سکھاتے

اعوذ بکلمات اللّٰہ التامة اخیر تک یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کے پوری کلمونکے ساتھ اوسکے غصے سے اور اوسکے بندونکی
شر سے اور شیاطین کے وسوسون سے اور میری پاس اونکے آنے سے عبد اللہ بن عمرو اپنے بیٹون مین سے جو سیانا ہوتا اوسکو یہ دعا سکہا دیتے
اور جو سیانا نہ ہوتا تو یہ دعا لکھکر اوسکی گلے مین لٹکا دیتے **عن** یزید بن ابی عبیدة قال رأیت اثر ضربة فی ساق
سلمة فقلت ما هذه قال صابتنی یوم خیبر فقال الناس اصیب سلمة فاتی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فنفث فیہ ثلاث نفثات فما اشتکیتها حتی الساعة **ترجمہ** یزید بن ابی عبید سے روایت ہے کہ مین نے
سلمہ کی پنڈلی مین ایک چوٹ کا نشان دیکھا تو مین نے پوچھا یہ کیا ہے انہون نے کہا یہ صدمہ مجھے خیبر مین پہونچا لوگ کہنے
لگے سلمہ کو صدمہ ہوا پھر مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے تین بار مجہپر پہونکا اوس روز سے مجہے اب تک
اسکا شکوہ نہین ہوا **ف** اس حدیث سے ساری آیتی یا دعا پڑہکر پہونکنے کا جواز معلوم ہوا اور یہ بہی معلوم ہوا
کہ اوسمین فائدہ ہے **عن** عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول للانسان اذا اشتکی
یقول بریقه ثم قال به فی التراب تربة ارضنا بریقة بعضنا یشفی سقیمنا باذن ربنا **ترجمہ** عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جب کوئی بیمار کچہ شکایت کرتا تو آپ اپنا تہوک لیتے
پہر خاک لگا کر فرماتے یہ خاک ہے ہماری زمین کی ملی ہوئی ہے تہوک کے ساتھ بعضے ہماری کے تاکہ ہمارا بیمار ہماری رب کے
حکم سے شفا پاوے **عن** خارجة بن الصلت التمیمی عن عمه انه اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
ثم اقبل راجعا من عنده فمر علی قوم عندهم رجل مجنون موثق بالحدید فقال اهله انا حدثنا ان
صاحبکم هذا قد جاء بخیر فهل عندک شیء تداویه فرقیته بفاتحة الکتاب فبرأ واعطونی
مائة شاة فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرته فقال هل الا هذا وقال مسدد فی موضع
اخر هل قلت غیر هذا قلت لا قال خذها فلعمری لمن اکل برقیة باطل لقد اکلت برقیة حق
ترجمہ خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبد اللہ بن عثیمر) سے روایت کیا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آئے اور مسلمان ہوئے پہر لوٹ کر ایک قوم پر گذرے جن مین ایک شخص دیوانہ تہا لوہے سے جکڑا ہوا تہا اوسکے لوگون
نے کہا ہم نے سنا ہے کہ تمہاری مینے شخص (یعنے رسول اللہ صلعم) برکت اور بہتری لیکر آئے ہین تو کوئی چیز تمہارے پاس ایسی ہے
جس سے علاج کرو اس شخص کا مین نے سورہ فاتحہ منتر ادسپر کیا وہ اچہا ہو گیا انہون نے مجہے سو بکریان دین مین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا بس تو نے یہی سورت پڑہی مین نے کہا جی ہان فقط یہی سورت پڑہی آپ نے
فرمایا لے لے اون بکریون کو قسم میری عمر کے لوگ تو جہوٹے منتر پر روٹی کہاتے ہین تو نے تو سچے منتر پر کہایا **ف** یعنی سورہ فاتحہ
تو درحقیقت عمدہ دوا ہے ہر بیماری کی اسی واسطے اسکو سورہ شفا بہی کہتے ہین جیسے معوذتین دوا ہے واسطے دفع ضرر سحر کے
عن خارجة بن الصلت عن عمه انه قال فرقاه بفاتحة الکتاب ثلاثة ایام غدوة وعشیة

كلما ختمها جمع بزاقه ثم تفل فكأنما انشط من عقال فاعطوه شيئا فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكره معنى حديث مسدد ترجمہ دوسری روایت میں ہے کہ خارجہ بن الصلت کے چچا نے اوس مجنون پر تین دن تک سورہ فاتحہ صبح اور شام پڑہی جب سورہ فاتحہ پڑھ چکتے تو اپنا تہوک جمع کرکے تہوک دیتے پہر وہ اچھا ہو گیا جیسے کوئی رسیون میں جکڑا ہوا ہو اور وہ کہل جاوے اون لوگون نے اوسکو کچھ دیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر آپ سے بیان کیا بعد اوسکے اوسی طرح حدیث بیان کی جیسے اوپر گزر چکی عن ابی صالح قال سمعت رجلا من اسلم قال كنت جالسا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فجاء رجل من اصحابه فقال يا رسول الله لدغت الليلة فلم انم حتى اصبحت قال ماذا قال عقرب قال اما انك لو قلت حين امسيت اعوذ بكلمات الله التامات من شر ما خلق لم تضرك ان شاء الله ترجمہ ابو صالح سے روایت ہے میں نے سنا ایک شخص سے جو قبیلہ اسلم سے تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس میں بیٹہا تہا اتنے میں ایک آپکے صحابی آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مجہے کسی نے کاٹا تو رات بہر نیند نہیں آئی آپ نے فرمایا کس چیز نے عرض کیا بچہو نے آپ نے فرمایا خبردار ہو اگر تو شام ہوتے وقت یہ کہدیتا میں پناہ چاہتا ہون اللہ کے کلمات سے جو پوری اور کامل ہیں سب مخلوقات کی بدی سے تو تجہکو بچہو نقصان نہ کرتا اگر خدا چاہتا یہ دعا مجرب ہے اسطرح دفع موذیات کے عن ابی هريرة قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم بلديغ لدغته عقرب قال فقال لو قال اعوذ بكلمات الله التامة من شر ما خلق لم يلدغ او لم تضره ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص بچہو کا کاٹا ہوا آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اگر تو کہتا میں پناہ چاہتا ہون اللہ کے پوری پوری کلمات سے سب مخلوقات کی بدی سے تو نہ کاٹتا یا تجہکو کچہہ ضرر نہ ہوتا عن ابی سعيد الخدري ان رهطا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم انطلقوا في سفرة سافروها فنزلوا بحي من احياء العرب فقال بعضهم ان سيدنا لدغ فهل عند احد منكم شيء ينفع صاحبنا فقال رجل من القوم نعم والله اني لارقي ولكن استضفناكم فابيتم ان تضيفونا ما انا براق حتى تجعلوا لي جعلا فجعلوا له قطيعا من الشاء فاتاه فقرأ عليه ام الكتاب ويتفل حتى برأ كانما انشط من عقال قال فاوفاهم جعلهم الذي صالحوهم عليه فقالوا اقتسموا فقال الذي رقى لا تفعلوا حتى نأتي رسول الله صلى الله عليه وسلم فنستأمره فغدوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكروا له فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اين علمتم انها رقية احسنتم اقتسموا واضربوا لي معكم بسهم ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ ایک جماعت صحابہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میں سے سفر میں گئے تو عرب کے ایک قبیلے پر اوتری اون میں سے ایک نے کہا ہماری سردار کو بچہو یا سانپ نے کاٹ کہایا ہے تو تمہارے پاس کوئی دوا ہے جو اوسکو فائدہ دیوے تو بتا دیجئے اوسپر ایک شخص

ہم مین سے بولا ہان قسم خدا کی میرے پاس اسکا منتر ہے لیکن ہمنے تمسے ضیافت چاہی تمنی ہماری ضیافت نہ کی اب مین کبھی منتر نہ پڑہونگا جبتک تم مجھکو اجرت نہ دو انہون نے ایک گلہ بکریونکا مقرر کیا اسکی عوض مین وہ شخص آیا اور اسپر سورہ فاتحہ پڑہ پڑہ کر تہوکنا شروع کیا یہانتک کہ وہ اچھا ہوگیا گویا قید سے چھوٹ گیا راوی نے کہا پہر ان لوگون نے جو مزدوری ٹہرائی تھی وہ ادا کی صحابہ نے آپسمین کہا اسکو تقسیم کرو جسنے منتر کیا تہا وہ بولا ابھی تقسیم نہ کرو جبتک رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس نہ چلین اور آپ سے پوچھہ نہ لین پھر وہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپسے بیان کیا رسول اللہ صلعم نے فرمایا تم نے کہان سے جانا کہ سورہ فاتحہ منتر ہے بہت اچھا کیا تم نے میرا بھی ایک حصہ اپنے ساتھہ لگا دو

ف سنن ابن ماجہ مین ہے کہ یہ جماعت تیس صحابہ کی تہی اور ترمذی نے بہی یہی روایت کیا ہے اور بعض روایات مین ہے کہ مزدوری بہی تیس بکریان ٹہرین تہین اس حدیث سے منتر کرنیکا جواز اور اوس پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا یہی قول ہے ائمہ اربعہ کا لیکن وہی منتر مراد ہے جسمین شرک اور کفر کے الفاظ نہ ہون

عن خارجة بن الصلت التميمي عن عمه قال قبلنا من عند رسول الله صلى الله عليه وسلم فاتينا على حي من العرب فقالوا انا انبئنا انكم جئتم من عند هذا الرجل بخير فهل عندكم من دواء او رقية فان عندنا معتوها في القيود قال فقلنا نعم قال فجاؤوا بمعتوه في القيود قال فقرأت عليه فاتحة الكتاب ثلاثة ايام غدوة وعشية اجمع بزاقي ثم اتفل فكانما انشط من عقال قال فاعطوني جعلا فقلت لا حتى اسال رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال كل فلعمري من اكل برقية باطل لقد اكلت برقية حق **ترجمہ** خارجہ بن صلت نے اپنے چچا (علاقہ بن صحار یا عبد اللہ بن عثیر) سے روایت کیا ہے ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے چلے تو عرب کے ایک قبیلہ پر آئے اون لوگون نے کہا ہم نے سنا ہے تم اس شخص کے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے کچھہ بہتری لیکر آئے ہو کیا تمہارے پاس کوئی دوا ہے یا منتر ہے کیونکہ ہمارے یہان ایک شخص ہے جو پاگل ہوگیا ہے بیڑیون مین جکڑا ہوا ہے ہم نے کہا ہان ہمارے پاس ہے وہ لوگ وہ پاگل دیوانے کو لیکر آئے جو بیڑیون مین جکڑا ہوا تھا راوی نے کہا مین نے اوسپر تین دن تک صبح شام سورہ فاتحہ پڑہی مین اپنے منہ مین تہوک جمع کرتا تہا پھر اوسکو تھوک دیتا تہا راوی نے کہا پہر وہ ایسا چنگا ہوگیا جیسے کوئی قید سے چھوڑ دیا جاتا ہے انہون نے اسکے بدلے مین مجھے اجرت دی مین نے کہا مین نہ لونگا جبتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھہ لون جب مین نے آپ سے پوچھا تو آپ نے فرمایا قسم ہے میری عمر کی لوگ جھوٹا منتر کرکے روٹی کہاتے ہین تو نے تو سچا منتر کرکے کہائی (یعنی اوسکی مزدوری لینے مین کچھہ قباحت نہین ہے یہ تو تیری محنت کا بدلہ ہے)

عن عائشة زوج النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا اشتكى يقرأ في نفسه بالمعوذات وينفث فلما اشتد وجعه كنت اقرأ عليه وامسح عليه بيده رجاء بركتها **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوتے

تو اپنے اوپر دم کر لیتی معوذتین پڑھ کر پھونکتی جب آپ بہت بیمار ہوئے تو میں معوذتین پڑھ کر آپ کے دونوں ہاتھوں پر پھونکتی اور آپ کے ہاتھ
آپ پر پھیرتی برکت کے لیے **باب فی السمنة** عورتوں کے موٹا کرنے کی تدبیر **عن** عائشة رض قالت ارادت امی
ان تسمننی لدخولی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم اقبل علیها بشیء مما ترید حتی اطعمتنی القثاء بالرطب
فسمنت علیه کاحسن السمن **ترجمہ** حضرت ام المومنین عائشہؓ سے روایت ہے میری ماں نے چاہا کہ میں موٹی
ہو جاؤں کیونکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاتی تھی (منظور یہ تھا کہ موٹی تازی ہو کر جلد جوان ہو جاویں تاکہ رسول
اللہ صلعم آپ سے فائدہ اٹھاویں) انہوں نے سب تدبیریں کیں مگر میں موٹی نہیں ہوئی یہانتک کہ انہوں نے تازی کھجور کے ساتھ
ککڑی ملا کر مجھکو کھلانا شروع کی اوسوقت میں اچھی طرح سے موٹی تازی ہو گئی) **باب فی الکاهن** جو شخص غیب
یا آیندہ کی باتیں بتلاوے اوسکا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اتی کاهنا
قال موسی فی حدیثه فصدقه بما یقول او اتی امراة قال مسدد امراته حائضا او اتی امراة قال مسدد
امراته فی دبرها فقد برئ مما انزل اللہ علی محمد صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کاہن (یعنے غیب یا آیندہ کی بات بتانیوالے) پاس آوے اور جو وہ کہے
اوسکو سچا جانے یا جماع کرے کسی عورت سے یا اپنی عورت سے حیض کیحالت میں (خواہ شروع حیض ہو یا اوسط یا آخر حیض)
یا اپنی عورت کے پچھلی راہ سے جماع کرے تو مقرر وہ بیزار ہوا اوس دین سے جو محمد پر اوتارا گیا ہے (یعنے قرآن کے خلاف
اوس نے کیا) **باب فی النجوم** علم نجوم کا بیان (یعنے وہ نجوم جس سے غیب یا آیندہ کی بات بیان کیا کرے) **عن** ابن
عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتبس علما من النجوم اقتبس شعبة من السحر زاد ما زاد
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کوئی نجوم کا علم سیکھا تو اوس نے ایک راہ جادو
کی سیکھا پھر جتنا زیادہ کیا اتنا زیادہ کیا (یعنی جتنا علم نجوم زیادہ سیکھا اوتنا جادو زیادہ سیکھا) **ف** مراد علم نجوم سے
جو مذموم ہے وہی علم ہے جس سے آیندہ کی جھوٹی سچی باتیں بتلانا سیکھیں جیسے پنڈت وغیرہ کیا کرتے ہیں لیکن نجوم کا پہچاننا اور
انکی شناخت حاصل کرنا واسطے سفر بحر اور بر کے بالکل درست ہے فرمایا اللہ تعالی نے وبالنجم هم یهتدون و هو الذی جعل لکم النجوم
لتهتدوا بها فی ظلمات البر والبحر **عن** زید بن خالد الجهنی انه قال صلی لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة الصبح بالحدیبیة
فی اثر سماء کانت من اللیل فلما انصرف اقبل علی الناس فقال هل تدرون ماذا قال ربکم قالوا اللہ
و رسوله اعلم قال قال اصبح من عبادی مؤمن بی وکافر فاما من قال مطرنا بفضل اللہ و برحمته فذلک
مؤمن بی وکافر بالکوکب واما من قال مطرنا بنوء کذا وکذا فذلک کافر بی مؤمن بالکوکب
ترجمہ زید بن خالد الجہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیبیہ (جگہ کا نام ہے) میں فجر کی نماز پڑھی پانی
برسنے کے بعد جو رات کو برسا چکا تھا پھر آپ نماز سے فارغ ہو کر لوگوں کی طرف مونھ کر کے بیٹھے اور متوجہ ہو کر فرمایا کیا جانتے ہو

ہو تم کہ تمہارے رب نے کیا کہا لوگون نے عرض کیا اللہ و رسول خوب جانتا ہی تو آپ نے فرمایا کہ کہا میرے بعض بندے آج فجر کو مومن ہو گئے اور بعض کافر ہو گئے سو جس نے یہہ کہا کہ ہم کو پانی اللہ کے فضل سے ملا اور اوسکی رحمت سے سو وہ تو مجھپر یقین لایا اور ستارون کا منکر ہوا اور جس نے کہا کہ ہم کو فلانے فلانے نچھتر کے سبب سے پانی ملا سو وہ ہمارا منکر ہوا اور ستارون پر یقین لایا **ف** یعنی جو کوئی عالم کا کاروبار ستارون کی تاثیر پر سمجھتا ہے سو وہ اوسکو اللہ تعالی اپنے منکرون مین جانتا ہی اور ستارہ پوجنے والون مین شمار کرتا ہے اور جو کوئی ان سب کاروبار کو اللہ تعالی کی طرف سے سمجھتا ہے تو اللہ اوسکو اپنے مقبول بندون مین گنتا ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نیک بد ساعت کا ماننا اور اچھی بری تاریخ کا پوچھنا اور نجومی کی کہی پر یقین کرنا شرک کی باتین ہین کہ یہہ سب نجوم سے علاقہ رکھتی ہین اور نجوم کو ماننا آئندہ کی بات معلوم کرنیکے لیے ستارہ پرستون کا کام ہے

باب فی الخط و زجر الطیر رمل کی باتون پر یقین کرنا اور جانورون کی آواز پر شگون لینا منع ہے

عن قبیصة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول العیافة والطیرة والطرق من الجبت الطرق الزجر والعیافة الخط **ترجمہ** قبیصہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تہے شگون لینے کے لیے جانور اوڑانا اور فال نکالنے کے لیے کچھ ڈالنا اور رمل پر یقین کرنا کفر کی رسمون سے ہے (اسلام مین اسکی اصل نہین)

عن محمد بن جعفر قال عوف العیافة زجر الطیر والطرق الخط یخط فی الارض **ترجمہ** محمد بن جعفر نے کہا عیافت سے جانورون کو ڈانٹ کر اوڑانا ہے اور طرق وہ لکیرین ہین جو زمین پر کہینچاتی ہین (یعنے جسکو رمل کہتے ہین)

عن معویة بن الحکم السلمی قال قلت یا رسول اللہ ومنا رجال یخطون قال کان نبی من الانبیاء یخط فمن وافق خطہ فذاک **ترجمہ** معاویہ بن حکم سلمی سے روایت ہی کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ کئی آدمی ہم مین ہین جو وہ خط کہینچتے ہین آپ نے فرمایا انبیا مین ایک نبی تہے وہ خط کہینچا کرتے تہے پھر جسکا خط اوس نبی کے خط سے موافق پڑا تو وہ ٹہیک ہے **ف** راوی نے رمل کا حال پوچھا تہا تو آپ نے فرمایا کہ ایک نبی یعنے ادریس یا دانیال علیہما السلام خط کہینچتے تہے اگر کوئی ٹہیک ٹہیک ویسا ہی خط کہینچے تو درست ہی سو اوس خط کا حال حضرت اور صحابہ سے ثابت نہوا تو رمل منع ٹھہرا یعنی اگر اوس خط کے موافق نہو جیسا اگلی پیغمبر کیا کرتے تھی

باب فی الطیرة شگون یعنی فال بد لینا منع ہی

عن عبد اللہ بن مسعود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الطیرة شرک ثلاثا وما منا الا ولکن اللہ یذہبہ بالتوکل **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا شگون لینا شرک ہے مگر اللہ دور کرتا ہے اوسکو بسبب توکل کے **ف** یعنی اگر بشریت کے سبب سے کسی کی خاطر مین کچھ وہم آجاوے تو چاہیے کہ خدا پر توکل کرے اور اوس وہم کے خلاف کرے

عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا عدوی ولا طیر ولا صفر ولا ہامة فقال اعرابی ما بال الابل تکون فی الرمل کانہا الظباء فیخالطہا البعیر الاجرب فیجربہا قال فمن اعدی الاول قال معمر قال الزہری فحدثنی رجل عن ابی ہریرة انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یوردن

مرض علی مصح قال فراجعه الرجل فقال الیس قد حدثتنا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی
ولا صفر ولا هامة قال لم احدثکموہ قال الزهری قال ابو سلمة قد حدث به وما سمعت ابا هریرة
نسی حدیثا قط غیرہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ کسی کا مرض کسیکو لگتا ہے اور نہ کسی
چیز مین نامبارکی ہوتی ہے اور نہ صفر کا مہینا نحوس ہے اور نہ کسی مردے کی کہوپری مین سے الو کی شکل نکلے ہے تو ایک بدوی نے
عرض کیا یا رسول اللہ پہر کیا سبب ان کے اونٹونکا کیا حال ہے وہ تو مثل ہرن کے رہتے ہین تندرست اور چالاک ہوتے مین اور
جب ادن مین کوئی خارشتی اونٹ جاملتا ہے تو اون کو بھی خارشتی کر ڈالتا ہے تو آپ نے اوس سے فرمایا بھلا پہلی اونٹ کو
کسنے خارشتی کیا زہری نے کہا مجہہ سے ایک شخص نے ابو ہریرہ سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیمار اونٹ تندرست
اونٹون کے ساتہہ پانی پلانے کو نہ لایا جاوے پہر وہ شخص ابو ہریرہ پاس گیا اور کہا تم نے کیا حدیث بیان نہین کی ابو سلمہ نے کہا
حالانکہ ابو ہریرہ نے خود اس حدیث کو بیان کیا تہا اور مین نے اونکو کبھی بھولتے نہین سنا سوا اس حدیث کے **ف** عرب لوگ سمجھتے تہے
کہ الو ایک منحوس جانور ہے جو مردی کی کہوپری مین سے پیدا ہوتا ہے آپ نے اسکو رد کیا اور بیان کر دیا کہ الو بھی ایک جانور ہے اللہ
کے جانورون مین سے اسیطرح صفر کے مہینے کو منحوس جانتے تھے **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم لا عدوی ولا هامة ولا نوء ولا صفر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین
ہے عدوی (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہ ہامہ (الو جسکو لوگ منحوس سمجھتے ہین یا مردی کی روح جانور کی شکل اور
نہ صفر کا مہینا جسکو لوگ منحوس جانتے ہین تیرہ تیزی مین کوئی کام کرنا بہتر نہین جانتے **ف** بخاری کی روایت مین ہے اور
نہ شگون بد اور نہ دیو بہوت جنگل کا کفار عرب کو یہہ اعتقاد تھا کہ بیماری کو طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگ جاتی ہے آپ نے فرمایا
یہہ غلط خیال ہے ور یہہ بہی گمان تھا کہ الو کسی مکان پر بیٹھے تو وہ گھر اوجاڑ ہو جاوے گا یا صفر کے مہینے مین کوئی کام کرے تو اوس مین
بہتری نہ ہوگی یا جنگل مین دیو بہوت رنگ برنگ کے شکلین بناتے ہین اور لوگون کو راہ بھلا دیتے ہین اور ضرر پہونچانے کی قدرت
رکہتے ہین یہہ سب خیالات شرع مین غلط کیے گئے ہین کسی سے کچہہ ہو نہین سکتا بغیر خدا کے حکم کے کوئی نہ نفع پہونچا سکتا ہے نہ نقصان
دے سکتا ہے **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال لا غول قال ابو داود قرئ علی الحرث بن
مسکین وانا شاهد اخبرکم اشهب قال سئل مالك عن قوله لا صفر قال ان اهل الجاهلیة کانوا
یحلون صفر یحلونه عاما ویحرمونه عاما فقال النبی صلی اللہ علیه وسلم لا صفر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیو بہوت پریت ضرر دینے کا کچہہ مالک نہین **ف** حدیث مین غول
کا لفظ وارد ہے غول ایک قسم ہے جنون مین سے جو جنگل مین مسافرون کو ستاتا ہے راہ سے بہکا دیتا ہے اس حدیث سے غول کا انکار
مقصود نہین بلکہ غرض یہہ ہے کہ بدون خدا کے حکم کے وہ کچہہ کر نہین سکتا اس لیے اوس سے ڈرنا فضول ہے خدا سے ڈرنا کافی ہے
جاہلیت کے لوگ کبھی صفر کو حلال کر تے تھے کبھی صفر محرم بنا کر حرام کرتے تہے اور محرم کو حلال کر لیتے تھے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا صفر نہیں ہے عن بقیۃ قال قلت لمحمد یعنی ابن راشد قولہ ھام قال کانت
الجاھلیۃ تقول لیس احد یموت فیدفن الا خرج من قبرہ ھامۃ قلت فقولہ صفر قال سمعت ان اھل
الجاھلیۃ یستشئمون بصفر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا صفر قال محمد وقد سمعنا من یقول ھو وجع
یاخذ فی البطن فکانوا یقولون ھو یعدی فقال لا صفر ترجمہ بقیہ سے روایت ہے میں نے محمد بن راشد سے پوچھا
یہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہام نہیں ہے اسکی کیا معنے ہیں انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ کہا کرتی تھی جو شخص مرتا ہے
پھر قبر میں گاڑا جاتا ہے تو اسکی روح قبر سے ایک جانور ہو کے نکل آتی ہے پھر میں نے پوچھا صفر کیا ہے انہوں نے کہا جاہلیت کے لوگ صفر
کو منحوس جانتے تھے اسلیے رسول اللہ نے فرمایا صفر کچھ نہیں ہے یعنی اسکی منحوس ہونے کی کوئی اصل نہیں محمد بن راشد نے کہا میں نے بعض لوگوں
سے سنا وہ کہتے تھے صفر ایک درد ہے پیٹ میں جسے لوگ کہا کرتے تھے وہ درد متعدی ہے یعنی ایک سے دوسرے کو لگجاتا ہے سو آپ نے فرمایا صفر
کچھ نہیں ہے یعنے یہ بیماری متعدی نہیں ہے جیسا لوگ کہتے ہیں واللہ اعلم عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی
ولا طیرۃ ویعجبنی الفال الصالح والفال الصالح الکلمۃ الحسنۃ ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ایک کی بیماری دوسرے کو نہیں لگجاتی اور شگون لینا بے حقیقت بات ہے اور نیک فال یعنی اچھی بات اور نیک بات اچھی ہے
کفار عرب کو اعتقاد تہا کہ بیماری کی طاقت ہے کہ خود دوسرے آدمی کو لگجاتی ہے سو فرمایا کہ یہ غلط بات ہے اور عرب کا دستور تہا جیسا کہ
جانوروں کی آواز وغیرہ پر بدشگون لیتی تھے سو اسکو بھی آپ نے منع کیا کہ تاثیر وغیرہ خدا کے سوا کسی میں نہیں ہو سکتا اور فال نیک اوسکو کہتے
ہیں کسی سے نیک لفظ سنکے بہتر گمان کرنا خدا پر جیسے بیمار سالم کی لفظ سنے تو یوں گمان کرے میں خدا کے فضل سے صحیح سالم ہوں اور یہ
جو فال علموں میں مشہور ہے یہ فال نیک نہیں اسکا دیکھنا درست نہیں بلکہ وہ بہت نا خوف کہ ہر غیب بات ہے جو خدا کے سوا کسیکو معلوم نہیں
عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمع کلمۃ فاعجبتہ فقال اخذنا فالک من فیک ترجمہ
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے ایک بات سنی جو آپ کو بہلی معلوم ہوئی آپ نے فرمایا ہم نے تیری فال تیری منہ سے لے لی یعنے
انجام بخیر ہے انشاء اللہ تعالی عن عطاء قال یقول الناس الصفر وجع یاخذ فی البطن قلت الھامۃ قال یقول
ناس الھامۃ التی تصرخ ھامۃ الناس ولیست بھامۃ الانسان انما ھی دابۃ ترجمہ عطا سے روایت ہے لوگ کہا
کرتی تھی صفر ایک درد ہے جو پیٹ میں ہوتا ہے ابن جریج نے کہا پھر میں نے پوچھا ہامہ کیا ہے عطا نے کہا لوگ کہا کرتی تھی کہ ہامہ جانور
ہے اور بولا کرتا ہے وہ لوگوں کی روح ہے حالانکہ وہ انسان کی روح نہیں ہے بلکہ ایک جانور ہے اگلے لوگ جہالت سے اسکو انسان
کی روح سمجھا کرتی تھی عن احمد القرشی قال ذکر الطیرۃ عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال احسنھا الفال
ولا ترد مسلما فاذا رای احدکم ما یکرہ فلیقل اللھم لا یاتی بالحسنات الا انت ولا یدفع السیئات الا انت
ولا حول ولا قوۃ الا بک ترجمہ احمد قرشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس شگون کا ذکر ہوا یعنی شگون لینے
کا حکم پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا اسکی بہتر قسم نیک فال ہے اور کسی مسلمان کو بدشگون نہ پھیرے جس کام کا قصد کیا ہے

مدد کے اور تم میں ہر جب کوئی ایسی چیز دیکھی جو اسکو بری لگتی ہو تو کہتا ای اللہ سوی تیرے کوئی بھلائی نہیں پہونچا سکتا ہی اور سوا تیرے کوئی برائیونکو روک نہیں سکتا اور نہیں ہی طاقت بدی ہو پھیرنے کی اور نہ نیکی کرنیکی قوت ہی مگر مدد اور توفیق سے

عن بریدۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یتطیر من شیء وکان اذا بعث عاملا سأل عن اسمہ فاذا اعجبہ اسمہ فرح بہ ورئی بشر ذلک فی وجہہ وان کرہ اسمہ رئی کراھیۃ ذلک فی وجہہ واذا دخل قریۃ سأل عن اسمھا فان اعجبہ اسمھا فرح بھا ورئی بشر ذلک فی وجہہ وان کرہ اسمھا رئی کراھیۃ ذلک فی وجہہ **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز سے شگون بد نہیں لیا کرتے تھے اور جب عامل کو بھیجتے تو اسکا نام پوچھتے اگر اسکا نام آپکو بھلا معلوم ہوتا تو آپ خوش ہوتے اور خوشی آپکے چہرہ مبارک میں معلوم ہوتی اور اگر اسکا نام برا معلوم ہوتا تو اوسکی ناخوشی آپکے چہرہ مبارک سے نظر آتی اور جب آپ کسی بستی کا نام دریافت کرتے اگر اوسکا نام بھلا معلوم ہوتا خوش ہوتے اور خوشی آپکے چہرہ مبارک میں معلوم ہوتی اور اگر اوس کا نام برا ہوتا تو آپ ناخوش ہوتے اور ناخوشی آپکے چہرہ مبارک میں معلوم ہوتی

عن سعد بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا ھامۃ ولا عدوی ولا طیرۃ وان تکن الطیرۃ فی شیء ففی الفرس والمرأۃ والدار **ترجمہ** سعد بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے نہیں ہی ہامہ (الو کی نحوست یا مردے کی روح جانور کی شکل) اور نہیں ہی عدوی (ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) اور نہیں ہی شگون اور جو نامبارکی کچھ ہوتی تو تین چیزون میں ہوتی ایک گھوڑی میں دوسری عورت میں اور تیسری گھر میں **ف** نحوست کوئی چیز نہیں ہی صرف خیال ہی ہی اگر ہوتی تو ان چیزون میں ہوتی اکثر محدثین اور علما کا یہی مذہب ہے اور بعضون کہتے ہیں ان چیزون میں نحوست اور برکت ہوا کرتی ہی اور تفصیل اسکی کتاب سبیل الرشاد علی رجم المطالب میں لکھی ہی

عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الشؤم فی الدار والمرأۃ والفرس قرئ علی الحارث بن مسکین وانا شاھد اخبرک ابن القسم قال سئل مالک عن الشؤم فی الفرس والدار قال کم من دار سکنھا ناس فھلکوا ثم سکنھا آخرون فھلکوا فھذا تفسیرہ فیما نری واللہ اعلم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نحوست تین چیزون میں ہوتی ہی ایک گھر میں دوسری عورت میں تیسری گھوڑی میں ابوداؤد نے کہا امام مالک سے سوال ہوا کہ گھوڑی اور گھر میں نحوست ہوتی ہی انہون نے کہا کئی ایک گھر ایسے ہیں جنمیں لوگ رہے پھر وہ مر گئے اور لوگ رہے وہ بھی مر گئے تو گھر کی نحوست یہی ہی **ف** راقم الحروف نے بھی تجربہ کیا ہی ایک گھر میں ہمارے عزیز و اقربا جا کر رہے اکیاون یا دو سال کے عرصہ میں سات آٹھ آدمی متواتر مر گئے اور بچے مر جاتے گھر کا گھر بالکل تباہ ہو گیا بعضون نے کہا کہ پہلے اس گھر میں جو تھے ان کا بھی یہی حال ہوا اللہ سکے سبب کو خوب جانتا ہی دانشمند لوگ کہتے ہیں کہ بعض گھر ایسا تیرہ و تار ہوتا ہی کہ اوس میں ہوا تازہ نہیں آسکتی اور عفونت سے میت پیدا ہو جاتی ہی

عن فروۃ بن مسیک قال قلت یا رسول اللہ ارض عندنا یقال لھا ارض ابین ھی ارض ریفنا ومیرتنا وانھا وبئۃ وقال

وباؤها شديد فقال النبي صلى الله عليه وسلم دعها عنك فان من القرف التلف **ترجمه** فروه بن مسيک سے روایت
ہے کہ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ایک زمین ہمارے پاس ہے اور اوسکو ابین کہتے ہین اور وہ زمین ہماری کہیت کی ہے اور وہ اناج کی جگہ ہے یعنی ہم
اوس غلہ کو کہتے ہین کہ اپنے گہر کے کہانیکے لیے یا بیچنے کے لیے دوسرے جگہہ سے لاتے (زمین) ہمیشہ وہان وبا رہتی ہے اور وبا اوسکی سخت ہے تو
آپنے فرمایا تو اپنے پاس سے اوس زمین کو چہوڑ دے اسلیے کہ وبا کے ساتھہ ملے رہنے سے آدمی ہلاک ہو جاتا ہے (کیونکہ ہوا کی سمیت قدرتہ
اچھے تندرست شخص مین تاثیر کرتی ہے اور وہ بھی بیمار ہو جاتا ہے) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بری اور بخس اور متعفن مقامون مین رہنا
جہان امراض کی کثرت ہو خوب نہین ہے اور نہ یہ توکل کا مقتضی ہے توکل یہہ ہے کہ انسان مقدور بھر کوشش کرے اپنی صحت اور عافیت کے
لیے پھر اگر کوئی مصیبت پیش آوے تو اوسپر صبر کرے اللہ دے اگر یہہ بات یاد رکہنا چاہیے فقط **عن** انس بن مالک قال قال رجل

يا رسول الله انا كنا في دار كثير فيها عددنا وكثير فيها اموالنا فتحولنا الى دار اخرى فقل فيها عددنا وقلت
فيها اموالنا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ذروها ذميمة **ترجمه** انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے
عرض کیا یا رسول اللہ ہم ایک گہر مین تھے تو اوسمین ہمارے پاس مال بھی بہت تہا اور لوگ بھی ہمارے بہت تہے پہر ہم وہان دوسرے
مکان مین آئے تو اوسمین ہمارا مال بھی گہٹ گیا اور ہمارے لوگ بھی کم ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس جان مین
کہ وہ گہر برا ہے تو تم اوسکو چہوڑ دو اوسمین رہنے سے کیا فائدہ ایسا نہو کہ تم شرک مین پڑ جاؤ اور گہر کو موثر سمجہنے لگو **عن** جابر

ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخذ بيد مجذوم فوضعها معه في القصعة وقال كل ثقة بالله
وتوكلا عليه **ترجمه** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوڑہی کا ہاتھہ پکڑا اپنے ساتھہ رکابی مین رکھ
دیا اور آپنے اوس سے فرمایا اللہ پر بھروسا اور اعتماد ہے تو کہا لے **ف** یعنی ہمکو اللہ جل جلالہ پر اعتقاد ہے اور اوسی پر بھروسا کرتے
ہین وہ جسکو چاہے بیمار کر دے اور جسکو چاہے تندرست رکھے بیمار کے ساتھہ کہانا کہانیسے پرہیز نہین کرتے اور بیماری کا لگ جانا نہین مانتے
دوسری حدیث مین ہے کہ جذامی اور کوڑہی سے ایسا بہاگ جیسے شیر سے تو بہاگتا ہے موافقت مطلوب ہے کہ جو آدمی پورے درجہ کا ایمان دار
متوکل علی اللہ ہو جیسے رسول اللہ تہے وہ اگر کوڑہی یا جذامی سے خلط ملط کرے تو کچھہ مضایقہ نہین اوسکا عقیدہ بگڑ نہین سکتا جو اس
درجہ کا نہو اوسکا علیحدہ رہنا بہتر ہے ایسا نہو کہ اوسکو مرض اسکی مشیت سے لاحق ہو اور وہ سمجہے کہ یہہ اسی جذامی کی وجہہ سے ہوا
بہر حال ہم سے ضعیف الایمان لوگونکو الگ رہنا ٹہیک ہے + اللہ کا شکر ہے اور اوسکا احسان کہ ربع ثالث سنن ابی داؤد چوبیس
پارہ کے پوری ہونے پر تمام ہوا ذیحجہ کی چہبیسوین تاریخ سنہ ۹۶ ہجری مین خدا قبول فرماوے اور ربع رابع کی تمام کرنیکی جلد توفیق دیوے

حسبنا الله ونعم الوكيل

تم الجزء الرابع والعشرون وبتمامه كمل الربع الثالث من كتاب سنن ابي داؤد ويتلوه الجزء الخامس والعشرون من الربع الرابع انشاء الله تعالى

فہرست پارہ چوبیسواں سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب
۹۵۹	جو لوگ تاکید و سرگرمی ضد سے فخر کی لیے کہانا کہلاویں اون کا کہانا نہ کہانا بہتر ہے۔
"	جب دعوت کے گہر مین کوئی کام خلاف شرع ہو تو دعوت قبول نہ کرنا
"	جب دو آدمی ایک ساتھ دعوت کرین تو کہان جاوے
۹۶۰	جب شام کا کہانا سامنے آوے اور نماز عشا بھی تیار ہو تو کیا کرے
"	کہانے سے پہلے دونوں ہاتھ دہونے کا بیان
۹۶۱	جلدی کے وقت بغیر ہاتہہ دہوئے بہی کہانا درست ہے
"	کہانے کی برائی کرنا منع ہے اگر جی نہ چاہے تو نہ کہاوے
"	سب ملکر ایک جگہ کہانا موجب برکت کا ہے
"	کہانا شروع کرنے سے پہلے بسم اللہ کہنا چاہیے۔
۹۶۳	تکیہ لگا کر کہانا یا ٹیکا لگا کر کہانا خلاف سنت ہے۔
"	پیالے یا رکابی کے بیچ مین سے نہ کہاوے بلکہ ایک کنارہ سے کہاوے
۹۶۴	جس دسترخوان پر مکروہات یا محرمات کا استعمال ہو اوس پہ بیٹھنا نہ چاہیے
"	داہنے ہاتہہ سے کہانیکا بیان۔
"	گوشت کہانے کا بیان۔
۹۶۵	کدو (یعنے لنبا کدو) لوکی کہانے کا بیان۔
"	ثرید کا بیان اوسکی تفسیر آگے آتی ہے
"	کسی کہانے سے گھن کرنا برا ہے (یعنے جو حلال ہو شرع مین)
۹۶۶	جلالہ یعنے نجاست خوار جانور کا کہانا کیسا ہے۔
"	گہوڑے کا گوشت کہانا کیسا ہے۔
۹۶۷	خرگوش کہانے کا بیان
"	گوہ کہانا کیسا ہے۔
۹۶۸	حباری (ایک چڑیا کا نام ہے) کا گوشت کہانا درست ہے۔
"	حشرات الارض یعنے جو جانور زمین کے اندر رہتے ہین اونکا بیان۔
۹۶۸	جن جانوروں کی حرمت قرآن اور حدیث مین نہین ہے۔
"	کفتار (یعنے ہنڈاریا ترکہہ) کہانے کا بیان
"	درندے جانوروں کے گوشت کہانے سے ممانعت
۹۷۰	بستی اور آبادی کے گدہون کا گوشت کھانا کیسا ہے
۹۷۱	ٹیڑی کا گوشت کھانا کیسا ہے۔
۹۷۲	جو مچھلی دریا مین مرکر پانی پر تیر آوے اوس کا کہانا کیسا ہے۔
"	جو شخص لاچار ہو جاوے مردار کہانے پر اوس کا بیان
۹۷۳	کیتی قسم کے کہانے پکانا اور ایک وقت مین کہانا درست ہے۔
"	پنیر کہانے کا بیان
"	سرکے کا بیان۔
"	لہسن کہانے کا بیان۔
۹۷۵	کھجور کا بیان
"	کہانے کے وقت کھجور کو دیکھنے

صفحہ	باب
۹۷۵	کھانا اور صاف کرتے جانا
"	دو دو تین تین کھجوریں ایک ایک بار میں اٹھا کر کھانا
۹۷۶	دو قسم کے کھانوں کو ملا کر کھانے کا بیان۔
"	اہل کتاب یعنی یہود اور نصاریٰ کے برتنوں میں کھانا کیسا ہے
"	سمندر کے جانور کھانا درست ہے۔
۹۷۷	جو مکھی برتن میں گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے
۹۷۸	نوالہ کھانے میں گر جاتا ہے گر پڑے تو کیا کرنا چاہیے۔
"	نوکر اور غلام کو اپنے ساتھ کھلانا بہتر ہے
"	رومال سے کب ہاتھ پونچھے۔
۹۷۹	کھانا کھا کر کیا دعا پڑھنا چاہیے
"	کھانا کھا کر ہاتھ اچھی طرح صاف کرکے دھوئے۔
"	کھانا کھا کر کھانا کھلانے والے کو کیسی دعا دینا
۹۸۰	دوا اور علاج کرنا کیسا ہے
"	پرہیز کرنے کا بیان۔
۹۸۱	پچھنے لگانے کا بیان۔
"	پچھنے کس مقام پر لگاوے
"	پچھنے کن کن تاریخوں میں لگانا مستحب ہے
۹۸۲	رگ کاٹنا یعنی فصد لینے کا بیان۔
"	داغ دینے کا بیان۔

صفحہ	باب
۹۸۲	ناک میں دوا ڈالنے کا بیان۔
"	نشرہ اور جو ایک منتر ہے شیطانوں کے نام کا کی ممانعت۔
"	تریاق جو زہر کی مصیبت کو رفع کرتا ہو اسکا بیان۔
"	جن دواؤں کا استعمال مکروہ ہے انکا بیان
۹۸۳	عجوہ (ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) کی فضیلت
۹۸۴	انگلی سے حلق دبانا بچوں کا۔
"	سرمہ لگانے کا حکم اور اسکے فوائد کا بیان۔
"	نظر لگنا سچ ہے شرع کے رو سے اسکی اصل ہے
"	جب عورت بچہ کو دودھ پلاتی ہو تو اس سے جماع کرنا [illegible]
۹۸۵	تعویذ لٹکانے کا بیان۔
"	منتر کرنے کا بیان اور اس کا جواز [illegible] جس میں شرک کے الفاظ نہ ہوں۔
۹۸۶	منتروں کا بیان۔
۹۹۱	عورتوں کے موٹا کرنے کی تدبیر
"	جو شخص غیب یا آئندہ کی باتیں بتلاوے اسکا بیان
"	علم نجوم کا بیان یعنی وہ نجوم جس سے غیب یا آئندہ کے بات بیان کی جاوے
۹۹۲	رمل کے باتوں پر یقین کرنا اور جانوروں کے آواز سے شگون لینا منع ہے۔
"	شگون یعنی فال بد لینا منع ہے۔

تمت

[illegible]

اوّل الرّبع الرّابع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجزء الخامس والعشرون

پچیسواں پارہ

بسم اللہ الرّحمن الرّحیم

اول کتاب العتاق

شروع ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنیکی ساتھ نام خدا کے جو مہربان ہے بڑی رحمت والا **باب** فی المکاتب یوءدی بعض کتابتہ فیعجز او یموت مکاتب اپنی بدل کتابت مین سے کچھ ادا کرے پھر عاجز ہو جاوے یا مر جاوے تو کیا حکم ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المکاتب عبد ما بقی علیہ من مکاتبتہ درہم **ترجمہ** عمرو بن شعیب اپنے باپ سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مکاتب **ف** مکاتب اوسکو کہتے ہین کہ مالک اپنے غلام یا لونڈی سے زر ٹہراوے اور اوسکا اقرار اور نوشتہ کر دیوے کہ مہینہ مین اسقدر پہونچایا کرے جب اتنے روپیہ وہ پہونچاویگا تو وہ آزاد ہے جبتک اوس لکھے مین ایک درہم بھی باقی رہے گا وہ آزاد نہ ہوگا **ت** غلام ہے جبتک لکھے مین سے ایک درہم بہی باقی رہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما عبد کاتب علی مائۃ اوقیۃ فاداھا الا عشرۃ اواق فھو عبد و ایما عبد کاتب علی مائۃ دینار فاداھا الا عشرۃ دنانیر فھو عبد **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جسنے اپنے غلام کو سو اوقیہ (اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے) پر مکاتب کیا پہر ان سب کو ادا کیا مگر دس اوقیہ باقی رہے تو وہ غلام ہی ہے اور جسنے اپنے غلام کو سو دینار پر مکاتب کیا پہر اوسنے سب ادا کیے مگر دس دینار باقی رہے تو وہ غلام ہی ہے (یہ نہوگا کہ جسقدر روپیہ اوس نے ادا کیا ہے اوتنا حصہ اوسکا آزاد ہو جاوے) **عن** نبہان مکاتب لام سلمۃ قال سمعت ام سلمۃ تقول قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان لاحدکن مکاتب فکان عندہ ما یوءدی فلتحتجب منہ **ترجمہ** نبہان سے روایت ہے جو مکاتب تہا ام سلمہ کا میں نے سنا ام المومنین ام سلمہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے فرماتی تہی جب تم مین سے کسی پاس مکاتب ہو اور اوس مکاتب کے پاس اسقدر مال ہو جس سے کہ وہ بدل کتابت ادا کر سکتا ہے تو اوس سے اوس کے مالکہ کو چھپنا چاہیے اسواسطے کہ وہ مثل آزاد کے ہی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو اپنے غلام سے پردہ ضرور نہین ہی اور یہی مذہب ہی اکثر ائمہ کا لیکن ابو حنیفہ سے پردہ کرنا منقول ہی **باب** فی بیع المکاتب اذا فسخت الکتابۃ جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے تو مکاتب کو بیچنا درست ہی **عن** عروۃ ان عائشۃ رضی اللہ عنہا اخبرتہ ان بریرۃ جاءت عائشۃ تستعینھا

في كتابتها ولم تكن قضت من كتابتها شيئا فقالت لها عائشة ارجعي الى اهلك فان احبوا ان اقضي عنك كتابتك ويكون ولاؤك لي فعلت فذكرت ذلك بريرة لاهلها فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب عليك فلتفعل ويكون لنا ولاؤك فذكرت ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لها رسول الله صلى الله عليه وسلم ابتاعي فاعتقي فان الولاء لمن اعتق ثم قام رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ما بال اناس يشترطون شروطا ليست في كتاب الله من اشترط شرطا ليس في كتاب الله فليس له وان شرط مائة شرط شرط الله احق واوثق

ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے روایت کیا ہے کہ بریرہ اون کے پاس آئی مدد مانگنے کو اپنی بدل کتابت کے ادا کرنے میں اور اوس نے اپنی بدل کتابت سے کچھ ادا نہیں کیا تھا تو حضرت عائشہ نے بریرہ سے کہا تو اپنے لوگوں سے جاکر دریافت کر اگر تیرے لوگوں کو منظور ہو کہ تیری مکاتبت کا بدل ادا کر کے تیری ولاء (ولاء اوس حق کا نام ہے جو غلام آزاد کیا ہوا چھوڑ کر مر جاوے) میں لیلوں تو میں کرتی ہوں پھر بریرہ نے اپنے لوگوں سے جاکر یہ بیان کیا انہوں نے ولاء دینے سے انکار کیا اور کہا اگر حضرت عائشہ کو تجھ سے ثواب منظور ہو تو یوں کر دیں لیکن ولاء تیری ہم لیں گے حضرت عائشہ نے یہ حال رسول اللہ صلعم سے عرض کیا رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا کہ تم بریرہ کو لیکر آزاد کر دو اس لیے کہ جو آزاد کریگا اوسی کو ولاء ملیگی **ف** یعنی شرع کے رو سے ولاء کا مستحق وہی ہے جو آزاد کرے پھر جو شرط اسکے خلاف کیجاوے وہ لغو ہے تم یہ شرط منظور کر لو ولاء تمہیں کو ملے گی **ف** پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوگئے اور لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ ایسی شرطیں لگاتے ہیں جو اللہ کی کتاب میں نہیں ہیں جو کوئی ایسی شرط لگاوے کہ وہ اللہ کی کتاب میں نہ ہو تو اوس کے لیے وہ شرط صحیح نہ ہوگی اگرچہ ایسی سو شرط لگائی جاوے اللہ کا حکم سچا اور اوسی کی شرط مضبوط ہے یعنی جو شرط اوس نے مقرر کی ہے

وعن عائشة رضي الله عنها قالت جاءت بريرة تستعين في كتابتها فقالت اني كاتبت اهلي على تسع اواق في كل عام اوقية فاعينيني فقالت ان احب اهلك ان اعدها لهم عدة واحدة واعتقك فعلت ويكون ولاؤك لي فذهبت الى اهلها وساق الحديث نحو الزهري وزاد في كلام النبي صلى الله عليه وسلم في آخره ما بال رجال يقول احدهم اعتق يا فلان والولاء لي انما الولاء لمن اعتق

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ کے پاس بریرہ آئی اپنی ادائی میں مدد لینے کو اور کہا کہ مجھکو میرے لوگوں نے مکاتب کیا ہے نو اوقیہ پر ہر سال میں ایک اوقیہ **ف** اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے **ف** تو میری مدد کر حضرت عائشہ نے کہا اگر تیرے لوگوں کو منظور ہو تو میں ایک ہی دفعہ سب گن دیتی ہوں اور تجھکو آزاد کر دیتی ہوں اور تیری ولاء میں لونگی تو پھر بریرہ اپنے لوگوں پاس گئے اور ذکر کیا یہ بیان کیا حدیث کو زہری کی حدیث کی طرح اور اتنا زیادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا لوگوں کا کیا حال ہے دوسرے سے کہتے ہیں تو آزاد کر دے ولاء ہم لیں گے (یہ کیسی لغو بات ہے) ولاء تو اوسی کو ملتی ہے جو آزاد کرے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے مثلاً مکاتب نے اپنی عاجزی بیان کر دی تو پھر غلام ہو جاتا ہے

پس اوسکا بیچنا درست ہوا **عن** عائشة رضی الله عنها قالت وقعت جويرية بنت الحرث بن المصطلق فی سهم ثابت بن قيس بن شماس او ابن عم له فكاتبت على نفسها وكانت امرأة ملاحة تاخذها العين قالت عائشة رضي الله عنها فجاءت تسأل رسول الله صلى الله عليه وسلم فی كتابتها فلما قامت على الباب فرأيتها كرهت مكانها وعرفت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سيرى منها مثل الذي رأيت فقالت يارسول الله انا جويرية بنت الحرث وانما كان من امري ما لا يخفى عليك واني وقعت في سهم ثابت بن قيس بن شماس واني كاتبت على نفسي فجئت اسألك في كتابتي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فهل لك الى ما هو خير منه قالت وما هو يارسول الله قال ؤدي عنك كتابتك واتزوجك قالت قد فعلت قالت فتسامع تعني الناس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد تزوج جويرية فارسلوا ما في ايديهم من السبي فاعتقوهم وقالوا اصهار رسول الله صلى الله عليه وسلم فما رأينا امرأة كانت اعظم بركة على قومها منها اعتق في سببها مائة اهل بيت من بني مصطلق **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ صدیقہ سے روایت ہے کہ جویریہ حارث بن مصطلق کی بیٹی ثابت بن قیس بن شماس یا اون کے چچا زاد بہائی کے حصے میں آئین (یعنے لڑائی مین پکڑی گئین جب مال غنیمت تقسیم ہوا تو بھی ثابت کے حصے مین آگئین) اوسنے بدل کتابت دینا قبول کیا اور جویریہ ایک خوبصورت نمکین عورت تہین ہر شخص کی آنکھ اون پر پڑتی تہی۔ حضرت عائشہ نے کہا جویریہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اپنی بدل کتابت مانگنے کو (یعنے کچھ آپ اعانت کرین تو وہ روپیہ ثابت کا ادا کرکے آزادی حاصل کرین) جب وہ دروازے پر کہڑی ہوئین تو مینے اونکو دیکہکر اونکا آنا برا سمجھا (ایسا نہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اون کو دیکہلین اور آپ رغبت کرین اونسے نکاح کرنیکی) مین نے اپنے دلمین کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی وہی چیزین دیکہینگے جو مین نے دیکھی ہین (یعنی صورت اور تناسب اعضا) اتنے مین وہ بولین یارسول اللہ مین جویریہ ہون حارث کی بیٹی اور جو میرا حال پہلے تہا اوسکو آپ جانتے ہین (یعنے مین ایک رئیس کی بیٹی ہون قسمت کیوجہ سے ایک بلا مین پڑگئی) اب مین ثابت بن قیس کے حصے مین آئی ہون تو مین نے اپنے تئین مکاتب کیا ہے اور آپ پاس آئی ہون اپنا بدل کتابت مانگنے کو رسول اللہ صلعم نے فرمایا مین تجھ سے ایک بہتر بات کہتا ہون جویریہ بولین وہ کیا ہے یارسول اللہ آپ نے فرمایا مین تیرا زر کتابت ادا کرکے تجہ سے نکاح کرلیتا ہون جویریہ نے کہا مین کرچکی (یعنی مجھے منظور ہے آپسے بخوشی نکاح کرچکی) حضرت عائشہ نے کہا لوگون نے جب سنا کہ رسول اللہ صلعم نے جویریہ سے نکاح کیا تو جتنے قیدی بنی مصطلق کے تہے اون کے ہاتون مین تھے اون سب کو آزاد کردیا اس خیال کر کہ یہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سسرالوالے ہوگئے تو ہم نے کوئی عورت اتنی برکت والی نہین دیکھی جسکی وجہ سے اپنی قوم کو اتنا فائدہ پہونچا ہو جیسے جویریہ تہین اونکے ساتھ سو قیدی اون کی قوم کے تھے بنی مصطلق مین سے **ف** غزوہ بنی مصطلق جسکو غزوہ مریسیع بہی کہتے مین چھٹے سال مین ہجرت کے ہوا اس غزوے مین بہت سے بندی پکڑ کر آئے تھے جویریہ بنت حارث

کتابت نامعلوم

بھی نہیں ہیں نہیں آپ نے انکو آزاد کر کے اونسے نکاح کر لیا انتقال ہوا انکا سنہ ۵۶ ہجری میں اور تفصیل اسکی کتب سیر اور
تاریخ میں موجود ہے **باب** فی العتق علی الشرط ایک شرط لگا کر کسیکو آزاد کرنا کیسا ہے **عن** سفینة قال
کنت مملوکا لام سلمة فقالت اعتقک واشترط علیک ان تخدم رسول الله صلی الله علیه وسلم ما عشت
فقلت ان لم تشترطی علی ما فارقت رسول الله صلی الله علیه وسلم ما عشت فاعتقتنی واشترطت علی **ترجمہ**
سفینہ سے روایت ہے کہ میں ام سلمہ کا غلام تھا سو وہ مجھ سے بولیں کہ میں تجھے آزاد کر دیتی ہوں اس شرط پر کہ تو اپنی زندگی بھر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرے سو میں کہتا ہے کہ میں نے ام سلمہ کو جواب دیا اگر تم مجھ سے یہ شرط نہ کرتیں تو بھی میں زندگی بھر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے جدا نہ ہوتا **ف** یعنی تمہاری شرط کی کیا حاجت ہے میں خود آنحضرت کی خدمت کو سعادت
جانتا ہوں **ت** پھر ام سلمہ نے بھی شرط لیکر آزاد کر دیا مجھے **باب** فیمن اعتق نصیبا له من مملوک جو شخص
غلام میں سے کچھ آزاد کر دیوے **عن** ابی الملیح عن ابیه ان رجلا اعتق شقصا له من غلام فذکر
ذلک للنبی صلی الله علیه وسلم فقال لیس لله شریک زاد ابن کثیر فی حدیثه فاجاز النبی صلی
الله علیه وسلم عتقه **ترجمہ** ابو الملیح نے اپنے باپ سے روایت کیا کہ ایک شخص نے ایک حصہ کو آزاد کر دیا کسی غلام میں سے
پھر اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے فرمایا اللہ کا کوئی شریک نہیں **ف** یعنی جو کام اللہ کی رضامندی
کے لیے عبادت کے قسم سے ہو اوس میں دوسرے کی شرکت نہ چاہیے **ت** ابن کثیر نے اپنی حدیث میں زیادہ کیا ہے
کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے آزاد کرنے کی رخصت دی یعنی اوس غلام کے بالکل آزاد کر دینے کا حکم فرمایا **عن**
ابی هریرة ان رجلا اعتق شقصا له من غلام فاجاز النبی صلی الله علیه وسلم عتقه وغرمه بقیة
ثمنه **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص نے اپنا حصہ آزاد کر دیا کسی غلام میں (یعنی وہ غلام مشترک تھا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
رخصت دی اوس کے آزاد کرنیکی اور تاوان دلایا اوس سے باقی قیمت کا اوس شخص کو جسنے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا
عن قتادة باسناده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق مملوکا بینه وبین اخر فعلیه
خلاصه **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسے بردے کو آزاد کرے جس میں دوسرا
شخص بھی شریک ہے تو اوسی پر چھوڑانا اوس کا لازم ہوگا یعنے دوسرے شریک کے حصے کی قیمت ادا کرنا ہوگی اگر
کہ وہ مالدار ہو جیسا آتا ہے **عن** قتادة باسناده ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق نصیبا له
فی مملوک عتق من ماله ان کان له مال **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
اپنا حصہ مشترک غلام میں سے آزاد کر دیا تو وہ غلام پورا آزاد ہو گیا اوسکے مال میں سے اگر وہ مالدار ہے **ف** پھر وہ اپنے
شریک کے حصے کے دام بھر دیگا اور جو وہ آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوسی قدر حصہ اوسکا آزاد رہے گا ائمہ ثلثہ کے نزدیک اور ابو حنیفہ
کے نزدیک غلام سے محنت مشقت کرا کے دام ادا کرا دینگے **باب** من ذکر السعایة فی هذا الحدیث جس شخص کے نزدیک

آزاد کرنیوالا مفلس ہو تو غلام سے محنت کرائی جاوے اور سعی کی دلیل **عن** ابی ھریرة قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
من اعتق شقیصا فی مملوکہ فعلیہ ان یعتقہ کلہ ان کان لہ مال والا استسعی العبد غیر مشقوق
علیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اپنے حصہ کو آزاد کردیا جو شریک غلام میں تہا
تو لازم ہے اوسپر پورا آزاد کرنا اوسکو پہر اگر اوسکے پاس مال نہیں ہے تو بغیر مشقت ڈالنے کے اوسپر سعی کی طلب
کیجاویگی (یعنی غلام سے کمائی کرائی جاویگی) **ف** یعنی اس غلام سے دوسری شریک کیواسطے کمائی کرائیگا کہ ہماری حصہ کی قیمت دیکر تو بالکل آزاد ہو جا نہیں تو جسقدر
ہمارا حق تہا یہ ہے اوسکی دلیل **عن** ابی ھریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شقصا
لہ او شقیصا لہ فی مملوک فخلاصہ علیہ فی مالہ ان کان لہ مال فان لم یکن لہ مال قوم العبد قیمة
عدل ثم استسعی لصاحبہ فی قیمتہ غیر مشقوق علیہ قال ابو داؤد فی حدیثہما جمیعا فاستسعی
غیر مشقوق علیہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو اپنا حصہ ساجھی کے
غلام سے آزاد کرے تو اوسپر ضرور ہے اپنے مال سے اوسکو بالکل خلاص کروادینا یعنی اور شریکوں کے حصے اپنے مال سے ادا کرے اور
اگر آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو اوس غلام کی اچہی قیمت ٹہرائی جاوے پہر بقدر حصے اور شریکوں کے غلام نوکری اور
مزدوری کرے مگر اوسپر جبر نہ ڈالا جاوے **ف** یعنی اگر ایک غلام کے کئی مالک ہوں اون میں سے ایک شخص اپنا حصہ
آزاد کردے پہر اگر وہ مالدار ہے تو غلام اوسی وقت آزاد ہوگیا اور شریکوں کے حصے بہی اپنے مال سے ادا کردے۔ اور یہہ
مذہب ہے امام شافعی اور احمد اور ابی یوسف اور محمد کا اور امام اعظم کے نزدیک اور شریک مختار ہیں چاہیں اپنے حصے
کیموافق اس غلام سے محنت کرالیں اور چاہیں آزاد کرنے والے سے قیمت کا دعوی کریں اور چاہیں اپنے حصے کو آزاد کردیں اور اگر
آزاد کرنیوالا محتاج اور مفلس ہو تو شافعی اور احمد کا یہ مذہب ہے کہ اوس کے بقدر حصہ آزاد ہوا باقی حصوں کے قدر غلام ہے
اور شریکوں کو کچہہ نہیں پہونچتا کہ اوس سے محنت کروالیں یا آزاد کرنیوالے سے قیمت کا دعوی کریں لیکن یہہ مذہب ظاہر اس
حدیث کے خلاف ہے اور امام اعظم اور ابی یوسف اور محمد کا مذہب ہے کہ اور شریک بقدر اپنے حصوں کے غلام سے محنت مزدوری
کرا کے اپنی قیمت بہر لیویں چنانچہ یہ حدیث اون کے مذہب کی صاف دلیل ہے اور یہہ جو فرمایا کہ غلام پر جبر نہ کریں یعنی سختائی
نہ کریں اور اپنے حق سے زیادہ نہ مانگیں شافعی اور احمد کی دلیل ابن عمر کی حدیث ہے جسمیں عتق ما عتق کا لفظ موجود ہے
مگر یہہ زیادت ثابت نہیں ہے ابن حزم نے کہا کہ سعایت یعنی محنت مشقت کرانی کو تیس صحابہ نے روایت کیا ہے **باب**
فیمن روی انہ لا یستسعی جن لوگوں کے نزدیک محنت مشقت نہ کرائی جاوے اون کی دلیل **عن** عبد اللہ
بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا لہ فی مملوک اقیم علیہ قیمة العدل فاعطی
شرکاءہ حصصہم واعتق علیہ العبد والا فقد عتق منہ ما عتق **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شریک غلام میں سے اپنا حصہ آزاد کردے تو اوس غلام کی قیمت لگا کر ہر ایک شریک کو موافق

حصہ کے ادا کریگا اور غلام اوس کی طرف سے آزاد ہو جاویگا اور اگر اوس کے پاس مال نہین ہے تو جسقدر اوس غلام مین سے آزاد ہوا
ہے اوتنا ہی حصہ آزاد رہیگا **ف** مالک اور شافعی اور احمد کا یہی مذہب ہے اور ابو حنیفہ اور اوزاعی اور لیث اور اسحاق کے نزدیک
اگر آزاد کرنیوالا مفلس ہو تو باقی شریک غلام سے محنت کروا کر اپنے حصونکے دام وصول کر لیوین تو پورا آزاد ہو جاویگا **عن** ابن عمر
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمعناہ قال و کان نافع ربما قال فقد عتق منہ ما عتق و ربما لم یقلہ **ترجمہ** ابن عمر
سے ایسی ہی روایت ہے ایوب نے کہا کبھی نافع نے اسکو بیان کیا ہے فقد عتق منہ ما عتق اور کبھی نہین بیان کیا یعنے صرف حدیث
کو یہین تک بیان کیا و عتق علیہ العبد **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا الحدیث قال فلا ادری
ھو شیء فی الحدیث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم او شیء قالہ نافع و الا عتق منہ ما عتق **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے یہی
روایت ہے ایوب نے کہا مین نہین جانتا کہ فقد عتق منہ ما عتق حدیث مین داخل ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے یا نافع
کا قول ہے پس مشتبہ ہو گیا یہ فقرہ جو حجت تہا مالک اور شافعی اور احمد کا اور قوی ہی دلیل ابو حنیفہ اور اوزاعی کی **عن** ابن عمر
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اعتق شرکا من مملوک لہ فعلیہ عتقہ کلہ ان کان لہ ما یبلغ
ثمنہ وان لم یکن لہ مال عتق نصیبہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص شریک
غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو اوسپر ضرور ہے کہ اپنے مال سے اوسکو بالکل آزاد کرے اگر اوس شخص کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام
کی قیمت دیسکے اور جو آزاد کرنیوالا مالدار نہ ہو تو جسقدر اوس غلام مین سے آزاد ہوا ہے اوتنا ہی حصہ آزاد ہوگا اور باقی شریکون کے
حصونکو واسطے اختیار رکھتے ہین چاہین آزاد کر دین چاہین غلام بنائے رہین **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بمعنی مالک ولم یذکر و الا فقد عتق منہ ما عتق انتہی حدیثہ الی و اعتق علیہ العبد علی معناہ
ترجمہ ابن عمر سے حدیث اوسی طرح مروی ہے جیسے اوپر گزری مگر اس روایت مین یہ فقرہ نہین ہے و الا فقد عتق منہ ما عتق
بلکہ حدیث مین یہ ختم ہو گئی ہے و اعتق علیہ العبد ان روایتون سے معلوم ہو گیا کہ زیادتی فقد عتق منہ ما عتق کی مختلف فیہ
ہے اور قابل اطمینان نہین ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اعتق شرکا لہ فی عبد عتق
منہ ما بقی فی مالہ اذا کان لہ ما یبلغ ثمن العبد **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص مشترک غلام مین سے اپنا حصہ آزاد کر دے تو جتنا حصہ باقی رہا وہ بھی آزاد ہوگا اگر اوس کے پاس اتنا مال ہو کہ غلام کی قیمت
دیسکے تو اوسکا مال مین سے آزاد ہوگا **عن** سالم عن ابیہ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان العبد بین
اثنین فاعتق احدھما نصیبہ فان کان موسرا یقوم علیہ قیمۃ لا وکس ولا شطط ثم یعتق **ترجمہ** سالم نے
اپنے باپ سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی ساجھی کا غلام ہو اور اون مین سے ایک شخص اپنا حصہ
آزاد کر دے اور جو آزاد کرنیوالا مالدار ہو تو اوس غلام کی اچھی قیمت ٹھہرائی جاوے نہ گھٹا کر نہ بڑھا کر پھر وہ غلام اوسی کی طرف
سے آزاد ہوگا اور وہ اچھی قیمت دوسری شریک کی ادا کر دیگا **عن** التلب ان رجلا اعتق نصیبا لہ من مملوک فلم

يضمنه النبي صلى الله عليه وسلم قال احمد نما هو بالتاء يعني لتلب كان شعبة الثغ لم يبين التاء
من الثاء ترجمہ تلب بن ثعلبہ بن ربیعہ عنبری سے روایت ہی ایک شخص نے اپنا حصہ غلام مین سے آزاد کردیا تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو ضمان نہ دلایا باقی قیمت کا احمد نے کہا اس صحابی کا نام تلب ہی تای فوقانیہ سے نہ ثلب ثای مثلثہ سے
اور شعبہ راوی اس حدیث کے الثغ تھے یعنی اون کی زبان سے تے نہین نکلتی تھی وہ تے کو ثے کہتے تھے اور اس صحابی سے ایک
ہی حدیث مروی ہی **باب** فيمن ملك ذا رحم محرم جو شخص اپنے ناتے والی کا مالک ہو جس سے نکاح حرام ہے
تو وہ آزاد ہو جاویگا **عن** سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم وقال موسى في موضع اخر عن سمرة يحسب
حماد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من ملك ذا رحم محرم فهو حر ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے
(جو ایک صحابی مشہور ہین انکا انتقال بصرہ مین ہوا سنہ ٥٨ ہجری مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قرابت
والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہی **ف** ذو رحم جیسے باپ بیٹا بہائی چچا اور محرم وہ جس سے نکاح درست نہین **عن**
عمر بن الخطاب رضي الله عنه قال من ملك ذا رحم محرم فهو حر ترجمہ عمر بن خطاب رضی سے روایت ہی جو کوئی ہی
قرابت والے محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہی (یعنی مالک ہوتی ہی وہ آزاد ہو جاویگا) **عن** الحسن قال من ملك ذا رحم محرم
فهو حر ترجمہ حسن سے روایت ہی جو کوئی قرابت والی محرم کا مالک ہو سو وہ آزاد ہے **عن** جابر بن زيد والحسن
مثله ترجمہ جابر بن زید اور حسن بصری سی ایسا ہی مروی ہی **باب** في عتق امهات الاولاد ام ولد مولی کے مرنے کے
بعد آزاد ہو جاویگی **عن** سلامة بنت معقل امرأة من خارجة قيس عيلان قالت قدم بي عمي في الجاهلية
فباعني من الحباب بن عمرو اخي ابي اليسر بن عمرو فولدت له عبد الرحمن بن الحباب ثم هلك فقالت
امراته الان والله تباعين في دينه فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله اني
امرأة من خارجة قيس عيلان قدم بي عمي المدينة في الجاهلية فباعني من الحباب بن عمرو اخي ابي اليسر
بن عمرو فولدت له عبد الرحمن فقالت امراته الان والله تباعين في دينه فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من ولي الحباب قيل اخوه ابو اليسر بن عمرو فبعث اليه فقال اعتقوها فاذا سمعتم
برقيق قدم علي فاتوني اعوضكم منها قالت فاعتقوني وقدم على رسول الله صلى الله عليه وسلم
رقيق فعوضهم مني غلاما ترجمہ سلامہ بنت معقل سے روایت ہی جو ایک عورت تھی بنی خارجہ قیس عیلان مین سے مجھہ کو
جاہلیت کے زمانے مین میرے چچا لیکر آیا اور حباب بن عمرو جو ابو الیسر بن عمرو کا بہائی تھا اوسکے ہاتھہ بیچا میری پیٹ سے حباب
کا ایک لڑکا عبد الرحمن بن حباب پیدا ہوا بعد اس کے حباب مر گیا اوسکی عورت بولی قسم خدا کی تو حباب کے قرضہ مین بیچی
جاویگی یہ سنکر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا یا رسول اللہ مین فلان عورت ہون میرا چچا مجھہ کو
جاہلیت کے زمانے مین مدینے مین لیکر آیا اور حباب بن عمرو کے ہاتھہ بیچا جو ابو الیسر کا بہائی تھا میری پیٹ سے حباب کا ایک

لڑکا بھی پیدا ہوا عبد الرحمن بن الحباب ابن حباب کی عورت کہتی ہے کہ تو بیچی جاویگی اوسکی قرضے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے پوچھا حباب کا وارث کون ہے لوگوں نے کہا اوسکا بھائی ابو الیسر بن عمرو آپ نے اوس سے کہا بیچا کہ سلامہ کو آزاد کر دو جب تم
سنو کہ میری پاس غلام لونڈے آئی ہیں تو آنا میں اسکا بدلہ تم کو دونگا سلامہ نے کہا پس سنکر اون لوگوں نے مجھکو آزاد کر دیا پھر
رسول اللہ صلعم پاس غلام لونڈی آئے تو آپنے میری عوض میں ایک غلام دیا **ف** امام مالک نے حضرت عمر کی روایت
کیا انہوں نے کہا جب کوئی لونڈی اپنی مولی کا بچہ جنی تو پہر مولی اوسکو نہ بیچی نہ ہبہ کرے نہ ترکے میں وارثوں کو دلاوے
بلکہ اوس سے فائدہ اٹھایا کرے جب مولی مر جاویگا تو وہ آزاد ہو جاویگی یہی قول ہے ائمہ اربعہ اور جمہور علماء کا۔ ام ولد
اوسی لونڈی کو کہتے ہیں جس کے پیٹ سے مولی کی اولاد ہو۔ بعضوں کے نزدیک ام ولد کی بیع درست ہے حضرت علیؓ سے
بھی ایسا ہی مروی ہے یہ حدیث اون کی دلیل ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعنا امہات الاولاد علی
عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابی بکر فلما کان عمر نہانا فانتہینا **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت
ہے ہم ام ولد یعنے اوس لونڈی کو جسکے اولاد ہو جاتی ہمارے نطفے سے ہیں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں اور
ابو بکر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں بیچا کرتے تھے پھر جب عمر رضی اللہ عنہ کا وقت ہوا تو اونہوں نے ہم کو اوس سے منع فرمایا
سو ہم باز رہے شاید حضرت عمر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا **باب** فی بیع المدبر مدبر وہ غلام جسکو مولی نے
اپنی موت کے بعد آزاد کر دیا ہو اوسکی بیع کا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ ان رجلا اعتق غلاما له عن دبر منه ولم یکن
له مال غیره فامر به النبی صلی الله علیه وسلم فبیع بسبع مائة او بتسع مائة **ترجمہ** جابر بن عبد اللہؓ سے روایت ہے
ایک شخص نے اپنی غلام کو اپنے مر جانے کے بعد آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس اوس غلام کے سوا اور کچھ مال نہ تہا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کے بیچنے کا حکم دیا تو وہ سات سو یا نو سو کو بکا یہی قول ہے شافعی کا کہ مدبر کی بیع درست ہے اور مالک
کے نزدیک جب اور کچھ مال نہ ہو اور مولی مدیون ہو تو بھی مدبر کی بیع درست ہے اور ابو حنیفہ کے نزدیک مدبر کی بیع کسی حال میں
درست نہیں وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں مدبر سے مقید مراد ہے یعنی جس مولے نے یوں کہا اگر اس بیماری میں یا اسی مہینے
میں مر جاؤں تو تو آزاد ہے نہ مدبر مطلق جسکی آزادی کو موت پر رکہا ہو وہ مولی کے مرتے ہی آزاد ہو جاویگا **عن** جابر بن
عبد اللہ بہذا زاد وقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انت احق بثمنه والله اغنی عنه **ترجمہ** جابر بن
عبد اللہ سے یہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے اسمیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا اوس غلام کی قیمت لینے
کا تو زیادہ تر حقدار ہے اور اللہ اوس سے بے پرواہ ہے یعنی اگر آزاد ہوتا تو اللہ زیادہ خوش ہوتا پر اوسکو پرواہ نہیں نہ
محتاج ہے **عن** جابر ان رجلا من الانصار یقال له ابو مذکور اعتق غلاما له یقال له یعقوب عن دبر
ولم یکن له مال غیره فدعا به رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال من یشتریه فاشتراه نعیم بن عبد الله
بن النحام بثمان مائة درهم فدفعها الیه قال اذا کان احدکم فقیرا فلیبدأ بنفسه فان کان فیها

فضل فعلی عیاله فان کان فیها فضل فعلی ذی قرابته او قال علی ذی رحمه فان کان فضل فها هنا و
ها هنا ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ انصار مین ایک شخص تہا اوسکو ابو مذکور کہتے تہے اوس نے اپنے مدبر غلام کو جسکو یعقوب
کہتے تہے آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس سوا اوس کے کچھ مال نہ تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس غلام کو
بلا بہیجا۔ اور آپ نے فرمایا اس غلام کو کون خریدتا ہے تو اوس غلام کو خرید کیا نعیم بن عبد اللہ بن نحام نے
آٹہ سو درہم کو پہر وہ درہم آپ نے اوسی انصاری کو دیے اور اوس سے فرمایا جب تم مین کوئی محتاج ہو (یعنے آزاد
کرنیوالا شخص) تو اپنی ذات سے شروع کرنا چاہیے پہر جو اپنی سے بچ رہے تو اپنے لڑکے بالون مین خرچ کرے اور جو گہر
والون سے بہی بچ رہے تو اپنے اور سکے سو در کے کنبے کے لوگون مین خرچ کرے یا آپ نے ذی رحم فرمایا (یہ شک راوی کا
ہی) اور جو ناتے والون سے بہی بچ رہے تو ایسا کر اور ویسا کر (یعنی پہر دست آشنا دون پر خرچ کر اگر ان سے
بہی بچ رہے تو اللہ کی راہ مین صرف کر یہ نہین ہوسکتا کہ جورو بچے کنبے والے فاقون مرین اور تو اپنے مال کو خیرات
کیا کرے **باب** فیمن اعتق عبیداً له لم یبلغهم الثلث کوئی شخص اپنے غلامون کو آزاد کردے جو ثلث مال
سے زیادہ ہون تو کیا حکم ہے **عن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستة اعبد عند موته ولم یکن
له مال غیرهم فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فقال له قولا شدیدا ثم دعاهم فجزاهم ثلاثة
اجزاء فاقرع بینهم فاعتق اثنین وارق اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے مرتے
وقت اپنی چہہ غلامون کو آزاد کیا اور اوس شخص کے پاس ان غلامون کے سوا اور کچہ مال نہ تہا یہ خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کو پہونچی تو آپنے اوس آزاد کرنیوالے کو سخت سست کہا اور اون غلامونکو بلایا اور آپ نے اونکے تین حصے لگائے اور
اونکے بیچ مین قرعہ ڈالا پہر ان مین سے دو غلامون کو آزاد کر دیا اور چار کو غلامی مین رہنے دیا (یعنی ایک ثلث کو آزاد کر دیا
اسی قدر اوسکو اختیار تہا۔ **عن** ابی قلابة باسناده ومعناه ولم یقل فقال له قولا شدیدا ترجمہ ابو قلابہ سے
ایسا ہی روایت ہے اور اس مین یہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو سخت سست کہا **عن** ابی زید ان
رجلا من الانصار بمعناه وقال یعنی النبی صلی الله علیه وسلم لو شهدته قبل ان یدفن لم یدفن فی
مقابر المسلمین ترجمہ ابو زید سے روایت ہے ایک شخص انصاری نے اپنی چہہ غلامونکو آزاد کر دیا یہی حدیث بیان کے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر اس کے جنازہ پر پہلے دفنانے کے مین موجود ہوتا تو یہ مسلمانون کی قبرون مین
نہ دفنایا جاتا (یعنی سخت غلط تہا جو پہلی حدیث مین ہی) **عن** عمران بن حصین ان رجلا اعتق ستة اعبد
عند موته ولم یکن له مال غیرهم فبلغ ذلك النبی صلی الله علیه وسلم فاقرع بینهم فاعتق اثنین وارق
اربعة ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ایک شخص نے اپنے مرتے وقت چہہ غلامون کو اپنے آزاد کیا اور اوس شخص کے
پاس اون غلامون کے سوا اور کچہ مال نہ تہا پہر اسکی خبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچی تو آپنے اون غلامون مین قرعہ ڈالا

اور دو کو ان میں سے آزاد کر دیا اور چار کو غلامی میں رہنے دیا اور قرعہ اسواسطے ڈالا کہ وہ غلام جھگڑا نہ کریں اور رنجیدہ نہیں

باب فيمن اعتق عبدا وله مال جو شخص اپنے مال دار غلام کو آزاد کرے تو مال اوسکا ہوگا **عن** عبد الله بن عمر قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعتق عبدا وله مال فمال العبد له الا ان يشترط السيد **ترجمہ** عبد الله

بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے مالدار غلام کو آزاد کیا سو وہ مال اسی کا حق ہی مگر یہ کہ مالک شرط

کر لیوے **ف** یعنی مالک آزاد کرنے کے وقت کہہ دے کہ یہہ مال بھی تیرا ہے تجھی ہی دیدونگا اس صورت میں اوس مال کو غلام

لی سکتا ہے **باب** في عتق ولد الزنا جو غلام یا لونڈی ولد الزنا ہو اوسکا آزاد کرنا کیسا ہے **عن** ابی هريرة

قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ولد الزنا شر الثلاثة وقال ابو هريرة لان امتع بسوط في سبيل

الله عز وجل احب الي من ان اعتق ولد زنية **ترجمہ** ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

زنا کا بچہ تینوں میں برا ہے یعنی ماں اور باپ کی نسبت کیونکہ وہ دونوں علانیہ زانی تھے اور زنا کی حد بھی نہیں پڑی مگر اس کی

اصل ہی خبیث ہی) ابو ہریرہ رضی نے کہا اگر میں اللہ کی راہ میں ایک کوڑا دوں تو وہ اس سے بہتر ہے کہ میں ولد الزنا کو

آزاد کروں **باب** في ثواب العتق بردہ آزاد کرنیکا ثواب کتنا ہی **عن** الغريف بن الديلمي قال اتينا

واثلة بن الاسقع فقلنا له حدثنا ليس فيه زيادة ولا نقصان فغضب وقال ان احدكم ليقرأ

ومصحفه معلق في بيته فيزيد وينقص قلنا انما اردنا حديثا سمعته من النبي صلى الله عليه وسلم

قال اتينا رسول الله صلى الله عليه وسلم في صاحب لنا قد اوجب يعني النار بالقتل فقال اعتقوا عنه يعتق

الله بكل عضو منه عضوا منه من النار **ترجمہ** غریف بن دیلمی سے روایت ہی ہم لوگ واثلہ بن الاسقع کے پاس گئے

اور کہا ہم سے حدیث بیان کرو جس میں کچھ کمی یا دتی نہ ہو یہ سنکر واثلہ غصے میں آئے اور کہا کہ تم میں سے ہر کوئی قرآن پڑھتا ہی

اور اوس کے گھر میں مصحف لٹکتا ہی پھر کم زیادہ کرتا ہی **ف** یعنی تمہاری گھر میں قرآن رہنے کے ساتھ ہی کبھی کبھی بھولے سے

غلطی کرتے ہو اور میں حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سنانے میں اگر بعض جا بھولے سے نشیب و فراز کروں تو کیا تعجب

کہ بشر خطا سے کبھی خالی نہیں وہاں اعتقاد کے بدلنے سے البتہ مواخذہ ہی اور جو بھول چوک سے یا بشریت یا زبان کے سبب سے یا درست

الفاظ نکالنے کی طاقت نہ ہونیکے سبب سے غلطی واقع ہوتی ہی اوسپر کچھ مواخذہ نہیں **ف** سو ہم نے کہا کہ ہم نے تو اوس حدیث کے

سننے کا تم سے ارادہ کیا تہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تم نے سنی ہی تب واثلہ نے ہم سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم کی خدمت میں آئے اپنے ایک رفیق کے لیے کہ اوس نے اپنے اوپر دوزخ کو واجب ٹہرا لیا تہا مار ڈالنے کے سبب سے **ف**

یعنی ایک شخص کے مار ڈالنے کے سبب سے **ت** سو آنحضرت ص نے فرمایا اوسکی طرف سے آزاد کرو یعنی غلام تو حق تعالے

بدلے ہر جوڑ جوڑ غلام کے جوڑ جوڑ آزاد کرنیوالے کا دوزخ سے آزاد کر دیگا **ف** لونڈی غلام کا آزاد کرنا عمدہ عبادت ہی اور اتنا

ثواب ہے کہ آزاد کرنیوالا دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہی اور اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ غلام لنڈہا یا لنگڑا اچھا نہیں صحیح سالم ہونا

کہ ہر ہر جوڑ آزاد کرنیوالیکا آزاد ہوجاوے اسی واسطے خصی غلام کے آزاد کرنیسے غیر خصی کا آزاد کرنا بہتر ہے **باب** عن
ابی نجیح السلمی قال حاصرنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقصر الطائف ــــــ قال معاذ
سمعت ابی یقول بقصر الطائف بحصن الطائف کل ذلک فسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
من بلغ بسہم فی سبیل اللہ عزوجل فلہ درجة وساق الحدیث وسمعت رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول ایما رجل مسلم اعتق رجلا مسلما فان اللہ عزوجل جاعل وقاء کل عظم من عظامہ
عظما من عظام محررہ من النار وایما امراءة اعتقت امراة مسلمة فان اللہ جاعل وقاء کل
عظم من عظامہا عظما من عظام محررہا من النار یوم القیامة ترجمہ ابونجیح سلمی سے روایت ہے ہمنے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ طائف کے قلعے کا محاصرہ کیا یا طائف کے محل کا تو مین نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جس شخص نے ایک تیر لگایا کسی کافر کو اللہ کی راہ مین اوسکو ایک درجہ ملیگا پھر بیان کیا اخیر
حدیث تک (اب تیر کے قائم مقام گولی ہے یا توپ کا گولہ ہے ہر ایک مسلمان کو گولی کا نشانہ مارنے اور گولہ لگانیکی مشق
کرنا بہتر ہے تاکہ خدا کی راہ مین کام آوے) مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے جو شخص کسی مسلمان
مرد کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے مین اسکی ہر ایک ہڈی کو جہنم سے بچاویگا اور جو عورت کسی مسلمان
عورت کو آزاد کرے تو اللہ جل جلالہ اوس کے ہر ایک ہڈی کے بدلے مین اسکی ہر ایک ہڈی کو قیامت کے دن انگار سے بچاویگا
ف جو لوگ کہتے ہین اسلام مین غلامی کی اصل نہین ہے اون سے یہ کہنا چاہیے کہ اگر غلامی نہ ہوتی تو آزادی کیسے ہوتی
آزاد کرنا جب ہی پایا جاویگا کہ کوئی غلام ہو اور بھی بہت آیات اور احادیث مین ہمنے قیت اور غلامی کو رہی ہے یہ
تو اور ہی بات ہے کہ غور نہ کرو اور انکار کر بیٹھو البتہ یہ غلام لونڈی کا حتی المقدور آزاد کر دینا دین اسلام مین بڑا ثواب ہے
عن عمرو بن عبسة قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اعتق رقبة مؤمنة
کانت فداءہ من النار ترجمہ عمرو بن عبسہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے
جس نے ایک مسلمان کی گردن آزاد کیا تو اوس کے لیے وہ دوزخ سے آزادی کا سبب ہو جاویگا (یعنے اللہ اوس کے بدلے مین اوسکو
دوزخ سے نجات دیگا) **عن** شرحبیل بن السمط انہ قال لکعب بن مرة او مرة بن کعب حدثنا حدیثا
سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر معنی معاذ الی قولہ وایما امرء اعتق مسلما وایما امراة زاد وایما رجل
اعتق امراتین مسلمتین الا کانتا فکاکہ من النار یجزی مکان کل عظمین منہما عظم
من عظامہ ترجمہ شرحبیل بن سمط نے کعب بن مرہ یا مرہ بن کعب سے کہا ہم سے وہ حدیث بیان کرو جو تمنے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو تو انہون نے بیان کیا مثل روایت معاذ کی یہانتک یہہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو مرد کسی مسلمان مرد کو آزاد کرے یا جو عورت کسی مسلمان عورت کو آزاد کرے تو قیامت کے دن اوسکی ہر ایک

۴۰ ای الرقاب افضل گردن کسی بڑی کا آزاد کرنا بہتر ہے

مسلمان عتق کی امر والا عتق مسلمة عتقتہ ۲۱

ہڈی اسکی ہرایک ہڈی کی بچاؤ ہوجاوے گی جہنم سے اتنا زیادہ ہی اس حدیث مین کہ جو مرد دو مسلمان عورتین آزاد کرے تو وہ اسکو چھڑاونگے جہنم سے اون دونو عورتون کی دو دو ہڈیان اسکی ایک ایک ہڈی کے قائم مقام ہون گی کیونکہ دو عورتین بہت امور مین ایک مرد کے برابر ہوتی ہین) **باب فضل العتق فی الصحۃ** اگر بردہ آزاد کرے تو تندرستی کی حالت مین آزاد کرے

عن ابی الدرداء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یھدی اذا شبع **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مرتے وقت بردہ آزاد کرتا ہی اوسکی مثال ایسی ہی جیسے کوئی پیٹ بھر جانیکے بعد دوسری کو دیوے (یعنی جب اپنی تئین حاجت نرہی اوسوقت خدا کی راہ مین دینا کچھ ایسا ثواب نہین ثواب تو یہ ہی کہ ضرورت اور حاجت ہوتے ہوئے اللہ کی راہ مین خوشی سے کوئی چیز دیوے

اخر کتاب العتق

اللہ کا فضل اور شکر کہانتک بیان کرون تمام ہوئی کتاب بردہ آزاد کرنیکی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحروف والقرآت

شروع ہوئی کتاب حروف اور اختلاف قرأت کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہین **عن** جابر رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یون پڑھا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلی (یعنی امر کے صیغہ سے بکسر خا یہی قرأت مشہورہ ہے اکثر قرا کے نزدیک اور بعضون کے نزدیک بفتح خا صیغہ ماضی ہی یہ نافع اور ابن عامر کی ہی) **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا ان رجلا قام من اللیل فقرأ فرفع صوتہ بالقرآن فلما اصبح قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرحم اللہ فلانا کائن من ایۃ اذکرنیھا اللیلۃ کنت قد اسقطتہا **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ رض سے روایت ہی ایک شخص رات کو اوٹھا نماز پڑھنے کو اور پکار پکار کر قرآن پڑھنے لگا۔ جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اوسپر رحم کرے کتنی آیتین ایسی تہین جو اوس نے مجھے رات کو یاد دلادین مین اوسکو بہول چلا تہا **ف** یعنی میرے سینے سے نکل چلین تہین مگر اللہ تعالی کو اون آیتون کا بالکل بہلادینا منظور نہ تہا اسوسطے یاد دلادین) **عن** ابن عباس رضی اللہ عنہما نزلت ھذہ الآیۃ وما کان لنبی ان یغل فی قطیفۃ حمراء فقدت یوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخذھا فانزل اللہ عزوجل وما کان لنبی ان یغل الی اخر الآیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی یہ آیت وما کان لنبی ان یغل یعنے نبی کو یہ لائق نہین ہی کہ وہ غنیمت کے مال مین سے خیانت کرے ایک سرخ چادر کے باب مین اوتری جو جنگ بدر کے روز گم ہوگئی تہی تو بعض لوگون نے کہا شاید رسول اللہ صلعم نے اوسکو لے لیا تب اللہ نے یہ آیت اوتاری **ف** یعنی نبی کیطرف ایسا خیال نہ کرنا چاہیے کیونکہ نبی کو دنیا کی طمع نہین ہوتی نہ وہ کوئی کام خلاف خدا کے حکم کے کرتا ہی وہ تو خیانت سے معصوم ہی

عن انس بن مالک قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللھم انی اعوذ بک من البخل والھرم ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں بخیلی سے اور بڑہاپے سے کہ ایسے ضعیفی سے جس مین
ہوش حواس نہ رہے نہ عبادت کی طاقت ہو عن لقیط بن صبرة قال کنت وافد بنی المنتفق الی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الحدیث فقال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولا تحسبن ولم یقل تحسبن ترجمہ
لقیط بن صبرہ سے روایت ہے میں بنی منتفق کیطرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تھا پھر اونہون نے حدیث
بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لاتحسبن سین کی زیر سے اور لاتحسبن سین کو زبر دیکر نہیں کہا یہ حدیث
اوپر پورے قصہ کے ساتھ بیان ہو چکی ہے عن ابن عباس قال لحق المسلمون رجلا فی غنیمۃ لہ فقال السلام
علیکم فقتلوہ واخذوا تلک الغنیمۃ فنزلت ولا تقولوا لمن القی الیکم السلام لست مؤمنا
تبتغون عرض الحیوۃ الدنیا تلک الغنیمۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص اپنی تھوڑی سی بکریاں لیکر جاتا تھا
کہ مسلمان وہان جا پہنچے اوس نے کہا السلام علیکم مسلمانون نے اوسکو قتل کیا اور بکریاں لے لین جب یہ آیت اوتری ولا
تقولوا لمن القی علیکم السلام الآیہ یعنے جو تم سے سلام کرے تو تم یہ نہ کہو کہ تو مسلمان نہیں ہے تم چاہتے ہو دنیا کا اسباب اور
اللہ جل جلالہ کے پاس بہت مال ہیں تم پہلے ایسے ہی تھے پر اللہ نے تم پر احسان کیا اب ہوشیار رہو عن زید بن ثابت
رضی اللہ عنہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ غیر اولی الضرر ولم یقل سعید کان یقرأ ترجمہ
زید بن ثابت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غیر اولی الضرر پڑہتے تھے یعنے بعد لا یستوی القاعدون من المؤمنین
کے پہلے صرف لایستوی القاعدون من المؤمنین اترا تھا جب لوگون پر یہ شاق گزرا تو غیر اولی الضرر اوترا بفتح غیر یا برفع
غیر عن انس بن مالک قال قرأها رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والعینُ بالعینِ ترجمہ انس بن مالک سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے والعینُ بالعینِ ساتھ رفع کے پڑہا جیسی کسائی کی قراءت ہے اور اکثر کے نزدیک نصب کے
ساتھ ہے عن انس بن مالک رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قرأ وکتبنا علیہم فیہا
ان النفس بالنفس والعینُ بالعین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے پڑہا وکتبنا علیہم فیہا ان النفس بالنفس و
العینُ بالعین یعنی برفع عین یہ قراءت صرف کسائی کی ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور ابو جعفر اور ابو عمرو کے نزدیک صرف
والجروحُ کو پیش ہے باقی سب کو زبر پڑہنا چاہیے باقی قاریون کے نزدیک سب الفاظ کو زبر سے پڑہنا چاہیے عن عطیۃ بن سعد
العوفی قال قرأت علی عبد اللہ بن عمر اللہ الذی خلقکم من ضعف فقال من ضُعف قرأتہا علی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کما قرأتہا علی فاخذ علی کما اخذت علیک ترجمہ عطیہ بن سعد عوفی سے
روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے سامنے یون پڑہا اللہ الذی خلقکم من ضعف (ضاد کی زبر سے) اونہون نے کہا من
ضُعف (ضاد کے پیش سے) مین نے بھی اسیطرح پڑہا تھا رسول اللہ صلعم کے سامنے جیسا تو نے میرے سامنے پڑہا آپ نے

گرنت کی بہت بیسے مین نے تجہیر کی (ضعف بضم ضاد قرات ہی قریش کی اور بفتح ضاد بنی تمیم کی) عن ابی سعید
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من ضُعفٍ ترجمہ ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من ضُعفٍ پڑہا
پیش سے عن ابی بن کعب بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا ترجمہ ابی بن کعب نے یون پڑہا بفضل اللہ
وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا جیسے یعقوب کی قرات ہی عن ابی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرا بفضل اللہ و
برحمتہ فبذلک فلتفرحوا هو خیر مما تجمعون ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے پڑہا
بفضل اللہ وبرحمتہ فبذلک فلتفرحوا ہو خیر مما تجمعون (دونو جگہ تے سے اور ابو جعفر اور ابن عامر نے فلیفرحوا ہو خیر مما یجمعون
اور باقی قرا نے دونو جگہ یے سے پڑہا ہے عن اسماء بنت یزید انہا سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرا انہ
عملَ غیرَ صالحٍ ترجمہ اسما بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یون پڑہا انہ عمل غیر صالح یعنے نوح کے بیٹے نے
برا کام کیا جیسے کسائی اور یعقوب کی قرات ہے اور دیگر کے نزدیک عملٌ غیرُ ہے عن شہر بن حوشب قال سالت ام سلمۃ
کیف کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرا ہذہ الآیۃ انہ عمل غیر صالح فقالت قراہا عملَ غیرَ
صالحٍ ترجمہ شہر بن حوشب سے روایت ہے مین نے ام سلمہ سے پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس آیت کو کیونکر پڑہتے تہے
انہ عملٌ غیرُ صالحٍ اونہون نے کہا آپ یون پڑہتے تہے انہ عمل غیر صالح یعنے تم اوس بیٹی کی نجات کیسی چاہتے ہو اوس نے
تو برا کام کیا تہا شرک مین مبتلا تہا یا مشرکون کا ساتہہ دیا تہا + پسر نوح با بدان بنشست + خاندان نبوتش گم شد عن
ابی بن کعب قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دعا بدا بنفسہ وقال رحمۃ اللہ علینا وعلی
موسی لو صبر لرای من صاحبہ العجب ولکنہ قال ان سالتک عن شیء بعدہا فلا تصاحبنی قد بلغت
من لدنی طولہا حمزۃ ترجمہ ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم جب دعا کرتے تو پہلے اپنے لیے کرتے فرماتے رحمت
اللہ کی ہمپر اور موسی پر اگر وہ صبر کرتے اور بات بات پر اپنے ساتہی خضر کو نہ ٹوکتے البتہ البتہ عجیب عجیب باتین دیکہتے لیکن
اونہون نے تو کہہ دیا ان سالتک عن شیء بعدہا فلا تصاحبنی قد بلغت من لدنی لبنا کیا نون کو حمزہ نے بغیر تشدید نون
من لدنی پڑہا جیسے اکثر قرا کی قرات ہی اور ابو جعفر اور نافع اور ابوبکر کے نزدیک من لدنی بہ تخفیف نون پڑہنا چاہیے
عن ابی بن کعب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قراہا قد بلغت من لدنی وثقلہا ترجمہ ابی بن کعب سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من لدنی نون کی تشدید سے پڑہا جیسے مشہور قرات ہے عن ابن عباس
یقول اقرانی ابی بن کعب کما اقراہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی عین حمئۃ مخففۃ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے ابی بن کعب نے مجہکو پڑہایا جسطرح رسول اللہ صلعم نے اون کو پڑہایا فی عین حمئۃ تخفیف سے جیسی
مشہور قرات ہے اور ابو جعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابوبکر حامیۃ پڑہتے ہین عن ابی سعید الخدری
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الرجل من اہل علیین لیشرف علی اہل الجنۃ فتضیء الجنۃ لوجہ

كانها كوكب درّي قال وهكذا جاء الحديث درّي مرفوعة الدال لا تهمز وان ابابكر وعمر لمنهم وانعما ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا البتہ علیون والون مین سے ایک شخص جنت والونکو جہانکے گا تو جنت اوسکے منہ سے ایسے روشن ہوگی جیسے کوکب دری (درّ کہتے ہین موتی کو دری بالتشدید منسوب ہے موتی کیطرف یعنی گویا موتی سا جہلکتا ہوا) راوی نے کہا حدیث مین یون ہی ہے درّی دال کے پیش سے نہ دری ہمزہ سے یا درّی رسیا کلام اللہ مین بھی یون ہی پڑہنا چاہیے درّی جیسا مشہور قرارت ہے آپنے فرمایا کہ ابوبکر اور عمر بہی اونہی لوگون مین سے ہین بلکہ اون سے بہی بہتر ہین **عن** فروة بن مسيك الغطيفي قال اتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكر الحديث فقال رجل من القوم يا رسول الله اخبرنا عن سبا ما هو ارض ام امرأة فقال ليس بارض ولا امرأة ولكنه رجل ولد عشرة من العرب فتيامن ستة وتشاءم اربعة قال عثمان الغطفاني مكان الغطيفي ترجمہ فروہ بن مسیک غطیفی سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا پہر حدیث بیان کی بعد اسکے کہا سبھون مین سے ایک شخص نے پوچھا یا رسول اللہ سبا کیا چیز ہے جو اس آیت مین مذکور ہے جئتک من سبا بنبا يقين کسی عورت کا نام ہے یا کسی ملک کا آپنے کہا نہ عورت ہے نہ کوئی ملک ہے سبا ایک شخص کا نام تہا جسکے دس لڑکے ہوے عرب مین جنمیں چہہ لڑکون نے یمن کا رہنا اختیار کیا اور چار نے شام کا پہر رفتہ رفتہ اون کی اولاد بڑہ گئی اور سبائی ایک قوم ہوگئی ایسا جس ملک مین وہ رہتے تہے اوسکو بھی لوگون نے سبا کہنا شروع کیا بادشاہ اونکی بلقیس بنت شرحبیل تہی **عن** ابي هريرة رواية فذكر حديث الوحي قال فذلك قوله حتى اذا فُزّع عن قلوبهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے انہونے وحی کی حدیث کو بیان کیا تو یہ آیت پڑہی حتی اذا فرّغ عن قلوبهم رای مہملہ اور غین معجمہ سے اور اکثر قرا کے نزدیک زا معجمہ اور عین مہملہ سے ہے) **عن** ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قرأ النبي صلى الله عليه وسلم بلى قد جاءتكِ آياتي فكذبتِ بها واستكبرتِ وكنتِ من الكافرين ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلی قد جاءتکِ آیاتی فکذبتِ بها واستکبرتِ وکنتِ من الکافرین پڑہتے تہے یعنی مونث حاضر کے ضمیر اور صیغہ سے نفس کیطرف خطاب کرکے (یعنی سورہ زمر مین اور جمہور قرا کے نزدیک صیغہ واحد مذکر حاضر سے ہے جیسے مشہور قرارت ہے) **عن** عائشة رضي الله عنها قالت سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرؤها فرُوحٌ وريحان ترجمہ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے مینے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ پڑہتے تہے فروح وریحان (سورہ واقعہ مین) رے کے پیش سے یعقوب کی بھی قرارت ہے اور باقی قرا کے نزدیک رَوح رے کے زبر سے ہے **عن** صفوان بن يعلى عن ابيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم على المنبر يقرأ ونادوا يا مالِ ترجمہ صفوان بن یعلی نے اپنے باپ سے روایت کیا مینے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ پڑہتے تہے ونادوا یا مالک یعنی بغیر ترخیم کے سورہ زخرف مین اور جسنے ترخیم کی وہ یون پڑہتا ہے ونادوا یا مال **عن** عبد الله قال اقرأني رسول الله صلى الله عليه وسلم

انی انا الرزاق ذو القوۃ المتین ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے پڑہایا انی انا الرزاق
ذو القوۃ المتین یعنے سورہ والذاریات مین مشہور قرأت یون ہے ان اللہ ہو الرزاق ذو القوۃ المتین) عن عبد اللہ ان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ فہل من مدکر ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فہل من مدکر پڑہا (سورہ قمر مین یعنے دال سے تشدید کے ساتھہ اور بعضون نے ذال سے پڑہا ہے) عن جابر قال رأیت
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقرأ یحسب ان مالہ اخلدہ ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے
دیکہا آپ پڑہتے تہے یحسب ان مالہ اخلدہ (اور قرأت مشہورہ یحسب ہے) عن ابی قلابۃ عمن اقرأہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد ترجمہ ابو قلابہ نے اس سے سنا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے پڑہایا تہا فیومئذ لا یعذب عذابہ احد ولا یوثق وثاقہ احد یعنے بصیغہ مجہول بفتح ذال اور ثاء مثلثہ جیسے یعقوب اور
کسائی کی قرأت ہے اور مشہور صیغہ معروف ہے بکسر ہی) عن ابی قلابۃ قال انبأنی من اقرأہ النبی صلی اللہ علیہ
وسلم فیومئذ لا یعذب ترجمہ ابو قلابہ سے روایت ہے مجہہ سے اس شخص نے بیان کیا جسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
پڑہایا تہا فیومئذ لا یعذب (سورہ فجر مین بصیغہ مضارع مجہول) عن ابی سعید الخدری قال حدث رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم حدیثا ذکر فیہ جبریل ومیکال فقرأ جبرائیل ومیکائیل ترجمہ ابو سعید خدری سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث بیان کی اوس مین جبریل اور میکال کا ذکر تہا تو آپنے فرمایا
جبرئیل اور میکائیل (ان مین کئی قرأتین ہین جبریل ومیکال جبرئیل ومیکال جبرائل ومیکائل جبرائیل ومیکائیل
وغیر ذلک جنکا بیان تفسیر کی کتابون مین ہے) عن محمد بن خازم قال ذکر کیف قرأۃ جبرائیل و
میکائیل عند الاعمش فحدثنا الاعمش عن سعد الطائی عن عطیۃ العوفی عن ابی سعید الخدری
قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاحب الصور فقال عن یمینہ جبرائیل وعن یسارہ میکائیل ترجمہ
محمد بن خازم سے روایت ہے اعمش کے سامنے ذکر ہوا کہ جبرئیل اور میکائیل کے قرأت کیونکر ہے (اس آیت مین من کان
عدو اللہ وملئکتہ ورسلہ وجبرئیل ومیکال) انہون نے حدیث بیان کی سعد طائی سے انہون نے سنا عطیہ عوفی سے
انہون نے سنا ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا اوس فرشتے کا جو صور لیے کہڑا ہے تو فرمایا
اوسکے داہنے جبرائیل ہے اور بائین میکائیل ہے (جبر کے معنے لغت سریانی مین بندہ بہی میک کے معنے اور ایل یا ال اللہ کو
کہتے ہین یعنے بندہ اللہ کا) عن الزہری قال معمر وربما ذکر ابن المسیب قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
وابو بکر وعمر وعثمان یقرؤن مالک یوم الدین واول من قرأہا ملک یوم الدین مروان ترجمہ زہری
سے روایت ہے کبہی انہون نے ابن مسیب کو ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان مالک یوم الدین
پڑہتے تہے اور ملک یوم الدین سب سے پہلے مروان نے پڑہا (عاصم اور کسائی اور یعقوب کی قرأت مالک ہے اور باقی

قرأت کی اُسکی ہی اور اور طرح سے بھی • ام سلمة ذکرت او کلمة غیرها قرأة رسول الله صلی الله علیه وسلم

بسم الله الرحمن الرحیم + الحمد لله رب العالمین + الرحمن الرحیم + ملك یوم الدین + یقطع قرأته

آیة آیة ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سورہ فاتحہ اس طرح پڑہتے تہے + بسم اللہ الرحمن الرحیم + ایک آیت

الحمد للہ رب العالمین تیسری آیت مالک یوم الدین + چوتھی آیت ہر ہر آیت کو الگ الگ پڑہتے تہے ملاتے نہ تہے ایاک نعبد

وایاک نستعین پانچوین آیت اہدنا الصراط المستقیم چھٹی آیت صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین

ساتوین آیت (اس سے معلوم ہوا کہ بسم اللہ بہی ایک جز ہے سورہ فاتحہ کا) **عن** ابی ذر قال کنت ردیف

رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو علی حمار والشمس عند غروبها فقال هل تدری این تغرب

هذه قلت الله ورسوله اعلم قال فانها تغرب فی عین حامیة ترجمہ ابوذر سے روایت ہے مین رسول اللہ

صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ ایک گدہی پر سوار تہا اتنے مین آفتاب ڈوبنے لگا آپنے فرمایا تو جانتا ہے یہ کہان ڈوبتا ہے

مین نے کہا اللہ اور اوسکا رسول خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ ڈوبتا ہے ایک گرم چشمے مین یعنے عین حامیة مین جیسے

ابوجعفر اور ابو عامر اور حمزہ اور کسائی اور ابوبکر کی قرأت ہے اور بعضونے عین حمئة پڑہا ہے یعنے کالی مٹی کے چشمون

مین ڈوبتا ہے) **عن** ابن الاسقع انه سمعه یقول ان النبی صلی الله علیه وسلم جاءهم فی صفة

المهاجرین فسأله انسان ای آیة فی القرآن اعظم قال النبی صلی الله علیه وسلم الله لا اله الا هو

الحی القیوم لا تأخذه سنة ولا نوم ترجمہ واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صحابہ پاس مسجد کے سائبان مین آئے ایک آدمی نے آپسے پوچہا یا رسول اللہ قرآن مین کون سی آیت سب سے بڑی ہے

(یعنے درجے مین اور ثواب مین اور قوت تاثیر مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم آخر تک

(جسکو آیة الکرسی کہتے ہین جو اس آیت کو پڑہ کر سوویگا اوس کی ایک فرشتہ محافظت کریگا اور شیطان اوسکے پاس نجا سکے

گا) **عن** ابن مسعود انه قرأ هیت لك فقال شقیق انا نقرؤها هئت لك یعنی فقال ابن مسعود

اقرؤها کما علمت احب الی ترجمہ ابن مسعود سے روایت ہے انہونے سورہ یوسف مین پڑہا ہَیتَ لَکَ شقیق نے

کہا ہم تو یون پڑہتے ہین ہِئتُ لَکَ ابن مسعود نے کہا جیسا مجہکو سکہایا گیا مین ویسا پڑہنا بہتر جانتا ہون ہَیتَ لَکَ

اور ہِیتُ لَکَ بہی آیا ہے) **عن** شقیق قال قیل لعبد الله ان ناسا یقرؤن هذه الآیة وقالت

هِیتُ لك فقال انی اقرأ کما علمت احب الی وقالت هَیتَ لك ترجمہ شقیق سے روایت ہے لوگون نے

عبد اللہ بن مسعود سے کہا لوگ اس طرح پڑہتے ہین وقالت ہِیتُ لَکَ اُنہون نے کہا مین اوسی طرح پڑہتا ہون جس طرح

مجہی سکہایا گیا اور یہی مجہکو پسند ہے وقالت ہَیتَ لَکَ یعنی عزیز مصر کی جورو نے حضرت یوسف سے کہا آ چلا آ

عن شقیق قال قیل لعبد الله ان ناسا یقرؤن هذه الآیة وقالت هِیتَ لك ترجمہ شقیق کہ

روایت ہی کسی نے عبد اللہ بن مسعود سے یون کہا لوگ پڑھتی ہین وقالت ہیت لک انہون نے یہی جواب دیا **عن ابی سعید** الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اللہ عز وجل لبنی اسرائیل ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة تغفر لکم خطایاکم **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بنی اسرائیل سے فرمایا ادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة تغفر لکم خطایاکم تغفر تے سے بصیغہ واحد مونث غائب مضارع مجہول جیسے ابن عامر کی قرات ہے اور مشہور نغفر ہے نون سے **عن عروة** ان عائشة رضی اللہ عنہا قالت نزل الوحی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ علینا سورة انزلناها وفرضناها قال ابو داود یعنی مخففة حتی اتی علی هذه الآیات **ترجمہ** عروہ سے روایت ہی حضرت عائشہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی اتری آپ نے پڑھ کر سنایا ہم کو سورۃ انزلناها وفرضناها بتخفیف را جیسے اکثر قرا کی قرات ہی اور ابن کثیر اور ابو عمرو نے فرضناها تشدید سے پڑھا ہے جب تشدید سے ہو تو معنے یون ہون گے ہم نے اوسکو مفصل بیان کیا۔

آخر کتاب الحروف والقرات

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب اختلاف حروف اور اختلاف قرات کی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الحمام

شروع ہوئی کتاب حمام کے احکام کی یعنی او نہیں جانی اونہانیکے حکمونکا بیان **عن** عائشة رضی اللہ عنہا ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نهی عن دخول الحمامات ثم رخص للرجال ان یدخلوها فی المیازر **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمام مین داخل ہونیسے منع فرمایا پھر مردون کے لیے حمام مین داخل ہونیکی اجازت دی تہبند باندہے ہوئے جانی کی تاکہ کشف ستر نہو **عن ابی الملیح** قال دخل نسوة من اهل الشام علی عائشة رضی اللہ عنہا فقالت ممن انتن قلن من اهل الشام قالت لعلکن من الکورة التی تدخل نساؤها الحمامات قلن نعم قالت اما انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من امراة تخلع ثیابها فی غیر بیتها الا هتکت ما بینها وبین اللہ تعالی هذا حدیث جریر وهو اتم ولم یذکر جریر ابا الملیح قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو الملیح سے روایت ہی ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پاس شام کے ملک کی عورتین آئین تو حضرت عائشہ نے اون سے پوچھا تم کہان کے ہو اونہون نے کہا ملک شام کے حضرت عائشہ نے کہا کہ شاید تم وہان کے رہنے والے ہو جہان کہ عورتین بھی حمام مین داخل ہوا کرتی ہین اونہون نے کہا ہان۔ پھر حضرت عائشہ نے کہا خبردار رہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہی آپ فرماتی تہی جو کوئی عورت اپنے گھر کے سوا کہین اپنے کپڑے اوتارتی ہی تو وہ اپنے پردے کو پہاڑتی ہی جو اوسکے اور اللہ جل جلالہ کے درمیان مین ہی **ف** اس حدیث سے عورتون کو حمام مین جانیکی ممانعت نکلی اور داود ظاہری نے

سے ہی جہان مرد بھی جا سکتے ہین بن پانی تہری ہو ۔ عن عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال
انها ستفتح لكم ارض العجم وستجدون فيها بيوتا يقال لها الحمامات فلا يدخلنها الرجال الا بالازر
وامنعوها النساء الا مريضة او نفساء ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ تمہارے لیے عجم کی زمین بہت جلد فتح ہوگی اور اوس مین تم کو وہ گھر ملینگے جنکو حمام کہتے ہین تو اوس مین مرد بغیر
تہہ بند کے داخل ہووین اور عورتون کو بھی اون مین داخل ہونے سے منع کرو مگر بیمار یا زچا (جنکو علاج کے لیے حمام مین جانے
کی ضرورت واقع ہو) عن يعلى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم رأى رجلا يغتسل بالبراز بلا ازار فصعد
المنبر فحمد الله واثنى عليه ثم قال صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل حيي ستير يحب الحياء والستر
فاذا اغتسل احدكم فليستتر ترجمہ یعلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو بغیر تہہ بند کے
میدان مین نہاتے دیکھا تو آپ منبر پر چڑہے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی اور ثنا کے بعد فرمایا بیشک اللہ بہت حیا
دار ہے پردہ پوشی کرتا ہے اور دوست رکھتا ہے حیا اور پردہ پوشی کو تو جب تم مین سے کوئی نہاوے تو ستر کو چھپا لیوے
(اگر نہانے کی جگہہ مین پردہ نہ ہو اور جو پردہ ہو تو ننگا ہونا درست ہے) عن يعلى عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا
الحديث قال ابو داود الاول اتم ترجمہ یعلی سے ایسی ہی روایت ہے جیسی گذری لیکن ابو داود نے کہا کہ
پہلی روایت بہت پوری ہے ۔ عن جرهد قال كان جرهد هذا من اصحاب الصفة انه قال جلس رسول
الله صلى الله عليه وسلم عندنا وفخذي منكشفة فقال اما علمت ان الفخذ عورة ترجمہ
جرہد سے روایت ہے جو اصحاب صفہ مین سے تہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس بیٹھے اور میری ران کہلی ہوئی تہی
آپنے فرمایا تو نہین جانتا کہ ران عورت ہے (اوسکو چھپانا چاہیے یہی قول ہے اکثر علما اور مجتہدین کا اور امام مالک نے
کہا کہ ران ستر نہین ہے) عن علي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تكشف
فخذك ولا تنظر الى فخذ حي ولا ميت ترجمہ حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت
کہول ران اپنی اور نہ دیکھہ ران کسی زندے کی یا مردے کی (ابو داود نے کہا یہہ حدیث منکر ہے) باب ما جاء في التعري
ننگے چلنے کا بیان اور ننگے ہونے کا ۔ عن المسور بن مخرمة قال حملت حجرا ثقيلا فبينا امشي فسقط عني
ثوبي فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم خذ عليك ثوبك ولا تمشوا عراة ترجمہ مسور بن مخرمہ سے
روایت ہے مین نے ایک بھاری پتھر اوٹھایا اور مین اوسکو اوٹھائے ہوئے جا رہا تہا کہ میری تہہ بند گر پڑی آپ نے فرمایا
اپنا کپڑا اوٹھا کر باندہ اور ننگے مت چلا کرو ۔ عن بهز بن حكيم عن ابيه عن جده قال قلت يا رسول
الله عوراتنا ما نأتي منها وما نذر قال احفظ عورتك الا من زوجتك او ما ملكت يمينك
قال قلت يا رسول الله اذا كان القوم بعضهم في بعض قال ان استطعت ان لا يرينها

فلا یریها قال قلت یا رسول الله اذا کان احدنا خالیا قال الله احق ان یستحیی منه من الناس ترجمہ بہز بن
حکیم نے اپنے باپ سے اوس نے دادا معاویہ قشیری سے سنا ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم اپنی عورتون کو کس جگہ چھپاوین اور کس سے نہ چھپاوین
آپ نے فرمایا چھپا اپنی عورت کو سب سے سوا اپنی بی بی یا لونڈی کے مین نے کہا یا رسول اللہ جب لوگ ملے جلے ہون آپ نے
فرمایا اگر تجھ سے ہو سکے کہ تیرا ستر کوئی نہ دیکھے تو ایسا ہی کر کہ کوئی نہ دیکھ سکے مین نے کہا یا رسول اللہ جب ہم مین سے کوئی اکیلا مکان
مین ہو آپ نے فرمایا اللہ سے بہ نسبت لوگون کے زیادہ شرم کرنا چاہیے (وہ تو ہر چیز کو ہر جگہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے کیونکہ اوسکا
علم اور سمع اور بصر محیط ہے ساری اشیا کو ساری جہان کے) **عن** ابی سعید الخدری عن النبی
صلی الله علیه وسلم قال لا ینظر الرجل الی عریة الرجل ولا المرأة الی عریة المرأة ولا یفضی الرجل الی الرجل
فی ثوب واحد ولا تفضی المرأة الی المرأة فی ثوب ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک مرد دوسری مرد کے ستر کو نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کے ستر کو دیکھے اور نہ ایک مرد دوسرے
مرد کے ساتھ ایک کپڑے مین لیٹین ننگے ہو کر کہ ایک کا ستر دوسرے سے لگے) اور نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ
(ننگی ہو کر) لیٹے ایک کپڑے مین (کہ ایک کا بدن دوسرے سے لگے) **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا یفضین رجل الی رجل ولا امرأة الی امرأة الا ولدا او والدا قال فذکر الثالثة فنسیتها
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لیٹے ایک مرد دوسرے مرد سے ملکر ایک کپڑے مین ننگے
ہو کر) نہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ مگر بچہ اپنی باپ یا ماں کے ساتھ یا باپ یا ماں اپنے بچہ کے ساتھ جب تک کم سن ہو) لیٹ سکتی ہین

اخر کتاب الحمام

تمام ہوئی کتاب حمام کے احکام کے شکر ہے اللہ جل جلالہ کا اور احسان اوسکا

بسم الله الرحمن الرحیم

اول کتاب اللباس

شروع ہوئی کتاب لباس کے احکام مین یعنی کپڑون کے پہننے کے احکام **عن** ابی سعید
الخدری قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه اما قمیصا او عمامة ثم
یقول اللهم لک الحمد انت کسوتنیه اسالک من خیره وخیر ما صنع له واعوذ بک من شره و
شر ما صنع له قال ابو نضرة فکان اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم اذا لبس احدهم ثوبا جدیدا قیل له
تبلی ویخلف الله تعالی ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے تو آپ اُس
کپڑے کا نام لیتے جو اوس کپڑے کا نام ہوتا خواہ کرتا ہوتا یا عمامہ پھر آپ فرماتے اے اللہ سب تعریف تیرے لیے ہے تو نے پہنایا
مجھکو یہ کپڑا **ف** یعنی جیسے بلا شرکت غیر خاص اپنے فضل و کرم سے تو نے مجھے یہ کپڑا پہنایا اسی طرح بلا شرکت غیر سب حمد
و شکر بھی خاص تیرے ہی واسطے ہے **ت** مانگتا ہون مین تجھ سے بہتری اس کپڑے کی اور بھلائی اوس چیز کی جس کے

لیے یہہ کپڑا بنایا گیا اور پناہ مانگتا ہون تجہہ سے اوسکی بدی سے اور بدی سے اوسکے جسکے لیے یہہ بنایا گیا۔ ابو نضر نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین جب کوئی نیا کپڑا پہنتا تو لوگ اوس سے کہتے خدا کرے تم اس کپڑے کو پرانا کرو اور دوسرا پہننا نصیب ہو

عن معاذ بن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اکل طعاما ثم قال الحمد للہ الذی اطعمنی ہذا
ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر ومن لبس ثوبا فقال الحمد للہ
الذی کسانی ہذا ورزقنیہ من غیر حول منی ولا قوۃ غفر لہ ما تقدم من ذنبہ وما تاخر **ترجمہ**
معاذ بن انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کھانا کہا کر کہے سب خوبیان اللہ ہی کو ہین جسنے
مجھے یہہ کہانا کہلایا۔ اور بغیر میری حرکت اور قوت کے یہہ کہانا مجھے پہونچایا تو اُس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہین
اور جسنے نیا کپڑا پہنکر کہا کہ سب خوبی اللہ ہی کو ہے جسنے مجھے یہہ کپڑا پہنایا اور میری محنت اور قوت بغیر یہہ کپڑا مجھے دیا تو
اوسکے اگلے پچھلے سب گناہ بخشے جاتے ہین **باب** ما یدعی لمن لبس ثوبا جدیدا جو شخص نیا کپڑا پہنے اُسکو دعا
کیا دعا کرنا چاہیے **عن** ام خالد بنت خالد بن سعید بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتی بکسوۃ فیہا خمیصۃ صغیرۃ فقال من ترون احق بہذہ فسکت القوم فقال ائتونی بام
خالد فاتی بہا فالبسہا ایاہا ثم قال ابلی واخلقی مرتین وجعل ینظر الی علم فی الخمیصۃ احمر او
اصفر ویقول سناہ سناہ یا ام خالد وسناہ فی کلام الحبشۃ الحسن **ترجمہ** ام خالد بنت خالد بن سعید
بن العاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کئی قسم کے کپڑے آئے تو اون مین ایک اون کی چھوٹی چادر سیاہ
دہاری دار تھی تو آپ نے فرمایا اسکا حقدار زیادہ تم کسکو سمجھتے ہو لوگ یہ سنکر چپ ہو رہے آپنے فرمایا ام خالد کو میری پاس لاؤ
وہ لائی گئین آپ نے وہ چادر اُن کو پہنائی پھر فرمایا پہاڑ اور پرانی کر دو بار اور آپ دیکھتے جاتے تہے چادر کے نقشون کو
جو سرخ تہے یا زرد اور فرماتے جاتے تہے سناہ سناہ ای ام خالد سناہ زبان حبش مین اچھے کو کہتے ہین **ف** بعضون نے
اس حدیث سے دلیل کہی ہے خرقہ پہنانے پر جو مشائخ مین مروج ہے حالانکہ یہ مطلب اس حدیث سے نہین نکلتا اور خرقہ پہنانے کی اصل
کتاب و سنت سے پائی نہین جاتی نہ عہد نبوی مین تہا **باب** ما جاء فی القمیص قمیص کا بیان یعنی کرتے کا بیان
عن ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سب کپڑون مین کرتا بہت پسند تہا **عن** اسماء بنت یزید قالت کانت ید
قمیص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الرصغ **ترجمہ** اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے کرتے کی آستین پہونچے تک تہین **عن** المسور بن مخرمۃ انہ قال قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقبیۃ ولم یعط مخرمۃ شیئا فقال مخرمۃ یا بنی انطلق الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانطلقت معہ
قال ادخل فادعہ لی قال فدعوتہ فخرج الیہ وعلیہ قباء منہا فقال خبأت ہذا لک قال فنظر الیہ

زاد ابن موهب مخرمة ثم اتفقا قال يعني مخرمة قال قتيبة عن ابن ابي مليكة لم يسمه ترجمہ مسور بن
مخرمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبائین تقسیم کین لوگونکو اور مخرمہ کو کچھہ نہ دیا تو مخرمہ نے مجھسے کہا ای بیٹے
میری چلو میری ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین اونکے ساتھہ گیا مخرمہ نے مجھسے کہا تم اندر جاؤ رکینونکہ مسور بچے تھے)
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بلاؤ میری نام سے مسور نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم کو بلایا آپ باہر نکلے اونہی قباؤن مین
سے ایک قبا پہنی ہوئے آپ نے فرمایا یہہ قبا مین نے تیرے واسطے چھپا رکھی تھی (یعنے اوٹھا رکھی تھی) مخرمہ نے رسول اللہ صلعم
کو دیکھا آپ نے فرمایا خوش ہوگیا مخرمہ **ف** قبا ایک قسم کا لباس ہی جو مشہور ہی مخرمہ کے دل مین اونکو قبا نہ ملنے سے
ایک طرح کی ناراضی ہوئی تھی جب وہ رسول اللہ صلعم پاس آئے آپ فوراً سمجھہ گئے آپ نے جو قبا باقی تھی وہ اونہی کو دیدی تاکہ
وہ خوش ہوجاوین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اخلاق اور عادات کریمہ ایسے تھے جو دلپر نقش کرنے کے قابل ہین **عن**
ابن عمر قال في حديث شريك يرفعه قال من لبس ثوب شهرة البسه الله يوم القيامة ثوبا مثله زاد
عن ابي عوانة ثم تلهب فيه النار ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے
شہرت کیلیے کپڑا پہنا قیامت کے دن اللہ اوسکو پہنا دیگا ویسا ہی کپڑا پھر اوسمین آگ لگا دیگا (کپڑا جو ایسا ہو کوئی چیز اچھا کچھ ہو اسلیے
پہننا دکھلانے اور فخر کے لیے) **عن** ابي عوانة قال ثوب مذلة ترجمہ ابی عوانہ کی روایت مین ہی کہ اللہ قیامت کے دن
اوسکو ذلت کا کپڑا پہنا دیگا **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تشبه بقوم فهو منهم
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی قوم کی شباہت کی وہ اون مین سے ہی یعنی
ایسی شباہت جسکی وجہ سے تمیز نہ ہو سکے کہ یہہ مسلمان ہی یا کافر جو کوئی ایسی مشابہت کرے پھر اوسکو کوئی مسلمان کافر سمجھکر لڑائی
مین مار ڈالے تو مسلمان پر کچھہ مواخذہ نہ ہوگا۔ اس حدیث کا اسناد حسن ہی بعضون نے کہا اس کے اسناد مین عبدالرحمن بن ثابت
ضعیف ہے واللہ اعلم **باب** في لبس الصوف والشعر کمل اور بالون کا پہنا کیسا ہے **عن** عائشة رضي الله
عنها قالت خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم وعليه مرط مرحل من شعر اسود وقال حسين ثنا يحيى
ابن زكريا ثنا ابراهيم بن العلاء ابن زبريق ثنا اسماعيل بن عياش عن عقيل بن مدرك عن لقمان بن عامر
عن عتبة بن عبد السلمي قال استكسيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكساني خيشتين فلقد رأيتني
وانا اكسى اصحابي ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز صبح کیوقت باہر نکلے
تو آپ پر چادر تھی سیاہ بالون کی جسمین پالان کی صورتین بنی ہوئی تہین ریہ جب ہی کہ مرحل حا حطی سے ہو جیسا کہ اکثر نسخون
مین ہی اور جو جیم سے ہو تو معنی یہ ہون گے کہ مردون کی صورتین بنی ہوئی تہین شاید یہہ قبل تحریم تصاویر کے ہو) حسین
نے دوسری حدیث اسناد سے روایت کی عتبہ بن عبد سلمی سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کپڑا مانگا پہننے کو آپ نے مجھے
دو کپڑے کتان کے پہنا دیے مین جو انہی کپڑون مین دیکھتا تو اور ساتھیون سے اچھا دیکھتا لباس مین امام مالک نے صوف کا پہننا

بدون ضرورت کے مکروہ ہے کیونکہ یہہ زاہدون کا لباس تہا اور لوگ اوسکو پہننے لگے ہین یا کیونکہ سلطنت کے یا مقصود نہ ہو تو صوف اور
بالون کا پہننا درست ہے **عن** ابی بردة قال قال لی ابی یا بنی لو رایتنا ونحن مع نبینا صلی اللہ علیہ وسلم و
قد اصابتنا السماء حسبت ان ریحنا ریح الضان **ترجمہ** ابو بردہ کو روایت ہی مجہہ سے میرے باپ نے کہا بیٹا اگر تم
ہمکو دیکہتے جب ہم رسول اللہ صلعم کے ساتہہ تہے اور پانی برستا تو تم سمجہتے کہ ہم مین سے بکریون اور بہیڑون کی بو آتی ہے
کیونکہ ہمارا لباس کمبلون اور بالون کا ہوتا بہیگنے سے اوس مین بکری بہیڑ کی بو آنے لگتی **عن** انس بن مالک
ان ملک ذی یزن اہدی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلة اخذها بثلاثة وثلاثین بعیرا او ثلاث
وثلاثین ناقة فقبلها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ذی یزن بادشاہ نے رسول اللہ صلعم کے لیے ایک جوڑا کپڑے کا
تحفہ بہیجا جو تینتیس اونٹ یا اونٹنیان دیکر اوس نے خریدا تہا آپ نے قبول کیا (ذو یزن ایک بادشاہ تہا حمیر کے بادشاہون
مین سے یزنی نیزہ منسوب ہی اوسکی طرف) **عن** اسحاق بن عبد اللہ بن الحرث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشتری حلة ببضعة وعشرین قلوصا فاهداها الی ذی یزن **ترجمہ** اسحاق بن عبد اللہ بن حارث سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوڑا کپڑے کا خریدا بیس پر کئی اونٹنیان دیکر پہر وہ تحفہ بہیجدیا ذی یزن کو
(تا کہ عوض ہو جاوے اوس کے تحفہ کا آپ ہدیہ قبول کرتے اور اوسکا عوض اوس سے بہتر دیتے) **عن** ابی بردة قال دخلت
علی عائشة رضی اللہ عنہا فاخرجت الینا ازارا غلیظا مما یصنع بالیمن وکساء من التی یسمونها
الملبدة فاقسمت باللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبض فی هذین الثوبین **ترجمہ** ابو بردہ سے
روایت ہی مین حضرت عائشہ پاس گیا انہون نے ایک تہبند موٹے کپڑے کا نکالا جو یمن مین بنتا تہا اور ایک کمل جسکو ملبدہ
کہتے تہے (اوسکی غلظ اور سختی کیوجہ سے یا اوس مین پیوند لگے تہے) پہر حضرت عائشہ نے قسم کہائی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا انتقال انہی دو کپڑون مین ہوا (رسول اللہ صلعم کے مزاج مین تکلف اور غرور نہ تہا جیسا کپڑا ملجاتا آپ پہن
لیتے کبہی اچہے کپڑے پہنتے کبہی بے موٹے جیسے ملجاتے) **عن** عبد اللہ بن عباس قال لما خرجت الحروریة اتیت
علیا رضی اللہ عنہ فقال ائت هؤلاء القوم فلبست احسن ما یکون من حلل الیمن قال ابو زمیل و
کان ابن عباس رجلا جمیلا جهیرا قال ابن عباس فاتیتهم فقالوا مرحبا بک یا ابن عباس ما هذه
الحلة قال ما تعیبون علی لقد رایت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احسن ما یکون من الحلل **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی جب حروری (ایک قوم تہی خوارج مین سے جو حضرت امیر المومنین علی رض سے برگشتہ
ہو گئی تہی) لوگون نے مقابلہ کیا حضرت علی کا تو مین ان کے پاس گیا انہون نے کہا جاؤ تم اس قوم پاس مین عمدہ سے عمدہ جوڑا
یمن کا پہنکر اون کے پاس گیا ابو زمیل راوی نے کہا ابن عباس ایک خوبصورت وجیہ آدمی تہے انہون نے کہا مین خوارج پاس
پہونچا انہون نے کہا مرحبا اے ابن عباس یہہ تم کیا پہنے ہو ابن عباس نے کہا تم میری اوپر کیا طعنہ کرتے ہو مین نے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھے سے اچھا جوڑہ پہنے دیکھا **ف** حاصل یہہ ہے کہ اچھی اور عمدہ کپڑے پہننا اور ظاہری تجمل اور آراستگی کرنا بشرطیکہ شرع کے مخالف نہ ہو ممنوع نہیں ہے بلکہ نبی کریم کے خلاق میں سے ہے جب مقصود ظاہر کرنا نعمای الٰہیہ کا ہو نہ تفاخر اور کبر اور غرور معاذ اللہ

باب ماجاء فی الخز خز ایک اونی کپڑا ہے بالوں کا یا اون اور ریشم دونوں کا بنا

عن عبد اللہ بن سعد عن ابیہ قال رأیت رجلا ببخارے علی بغلۃ بیضاء علیہ عمامۃ خز سوداء فقال کسانیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھذا لفظ عثمان والاخبار فی حدیثہ **ترجمہ** سعد بن عثمان سے روایت ہے میں نے ایک شخص کو دیکھا بخارا میں جو سفید رنگ کے خچر پر سوار تھا اور سیاہ خز کا عمامہ باندہے ہوئے تھا وہ بولا یہہ عمامہ مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہے **ف** مراد خز سے وہی کپڑا ہے جسمیں اون اور ریشم دونوں ہوں کیونکہ حریر یعنی ریشم کا کپڑا مردوں کو منع ہے

عن ابی عامر او ابی مالک انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لیکونن من امتی اقوام یستحلون الخز والحریر وذکر کلاما قال یمسخ منہم آخرون قردۃ وخنازیر الی یوم القیامۃ **ترجمہ** ابی عامر یا ابی مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے میری امت میں ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو خز اور حریر کو درست کر لیں گے پہر اور کچھہ بیان کیا بعد اوس کے فرمایا اون میں سے بعضے بندر ہو جاوینگے اور بعضے سور قیامت تک **ف** یا تو درحقیقت مسخ مراد ہے تو وہ زمانہ ابھی نہیں آیا یا مراد مسخ سے یہہ ہے کہ اون کی خو میں صفات اور اخلاق ذمیمہ بندروں اور سوروں کی ایسے راسخ ہو گئے گویا وہ انسان سے بندر یا سور ہو جاوینگے

عن عبد اللہ بن عمر ان عمر بن الخطاب رأی حلۃ سیراء عند باب المسجد تباع فقال یا رسول اللہ لو اشتریت ہذہ فلبستہا یوم الجمعۃ وللوفد اذا قدموا علیک فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما یلبس ہذہ من لا خلاق لہ فی الآخرۃ ثم جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا حلل فاعطی عمر بن الخطاب منہا حلۃ فقال عمر یا رسول اللہ کسوتنیہا وقد قلت فی حلۃ عطارد ما قلت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اکسکہا لتلبسہا فکساہا عمر اخا لہ مشرکا بمکۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے حضرت عمر نے ایک ریشمی جوڑا بکتا ہوا دیکھا مسجد کے دروازہ پر اونہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کاش اسکو آپ خرید کر لیتی اور جمعہ کے روز اور جس روز آپ پاس لوگ آیا کرتے ہیں پہنا کرتے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اس کپڑے کو وہ شخص پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے پہر اوسی قسم کے چند جوڑے آپ کے پاس آئے آپ نے اوسمیں سے ایک جوڑا حضرت عمر کو دیا حضرت عمر نے کہا یا رسول اللہ پہلے تو آپ نے عطارد بن حاجب تمیمی ایک شخص کا اس کے جوڑے میں فرمایا تھا اسکو وہ شخص پہنے گا جسکو آخرت میں کچھ حصہ نہیں ہے آپ نے فرمایا میں نے تجھے یہہ جوڑا پہننے کو تھوڑی دیا ہے پھر حضرت عمر نے وہ جوڑا اپنے ایک کافر بھائی کو دے دیا یعنے عثمان بن حکیم کو دیدیا

عن عبد اللہ بہذہ القصۃ قال حلۃ استبرق وقال فیہ ثم ارسل الیہ بجبۃ دیباج وقال تبیعہا وتصیب بہا حاجتک **ترجمہ** یہی حدیث عبد اللہ بن عمر سے بھی ہے اس روایت میں بجای حلہ سیراء کے یہہ ہے کہ وہ جوڑا استبرق کا تھا

(استبرق ایک ریشمی کپڑا ہوتا ہے) پھر آنحضرت نے حضرت عمر کو جو جوڑا بھیجا وہ دیبا کا تھا آپ نے فرمایا اسکو بیچ کر اپنا کام چلاؤ **عن** ابی عثمان النھدی قال کتب عمر الی عتبة بن فرقد ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الحریر الا ما کان ھکذا وھکذا اصبعین و ثلاثة و اربعة **ترجمہ** ابوعثمان نھدی سے روایت ہے حضرت عمر نے عتبہ بن فرقد کو لکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حریر پہننے سے منع فرمایا ہے مگر اسقدر اور اسقدر دو انگل یا تین یا چار انگل یعنی اسقدر چوڑے مثل سنجاف کے جبے وغیرہ میں درست ہے **عن علی** رضی اللہ عنہ قال اھدیت الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلة سیراء فارسل بھا الی فلبستھا فاتیته فرأیت الغضب فی وجھه وقال انی لم ارسل بھا الیک لتلبسھا وامرنی فاطرتھا بین نسائی **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کسی نے ایک ریشمی جوڑا ہدیہ بھیجا تو آپ نے وہ جوڑا میری پاس بھیجدیا میں اوس کو پہنکر آپکی خدمت میں حاضر ہوا تو میں نے حضرت کے چہرہ مبارک کو غضبناک دیکھا اور آپ نے مجھے فرمایا کہ اس جوڑیکو میں نے تیرے پہننے کیلیے نہیں بھیجا تھا پھر آپ نے مجھے حکم کیا میں نے اپنے عورتوں کو تقسیم کر دیا

باب من کرہ الحریر یعنی ریشمی کپڑے پہننے کی ممانعت کا بیان

عن علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس القسی و عن لبس المعصفر و تختم الذھب و عن القراءة فی الرکوع **ترجمہ** حضرت علی بن ابی طالب سے روایت ہے منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسی (ایک کپڑا ریشمی ہے) اور کسم کے رنگ کے کپڑے پہننے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے (اس لیے کہ قرآن پڑھنے کا مقام قیام ہے اور رکوع تسبیح کی جا ہے) **عن علی** رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بھذا قال عن القراءة فی الرکوع والسجود **ترجمہ** علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا اسمیں یہہ ہے کہ منع کیا آپ نے قرآن پڑھنے سے رکوع اور سجدے میں (کیونکہ دونو تسبیح کے محل ہیں) **عن** انس بن مالک ان ملک الروم اھدی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم مستقة من سندس فلبسھا فکانی انظر الی یدیه تذبذبان ثم بعث بھا الی جعفر فلبسھا ثم جاءه فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لم اعطکھا لتلبسھا قال فما اصنع بھا قال ارسل بھا الی اخیک النجاشی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے روم کے بادشاہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جبہ سندس کا بھیجا (سندس ایک کپڑا ہے ریشمی جو نہایت لطیف اور باریک ہوتا ہے دیبا کی قسم سے) آپ نے اوسکو پہنا انس نے کہا میں گویا آپ کے ہاتھوں کو اسوقت دیکھتا ہوں ہل رہے تھے پھر آپ نے وہ کپڑا جعفر بن ابی طالب کو بھیجدیا جعفر وہ کپڑا پہنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے فرمایا میں نے تجھے پہننے کو نہیں دیا تھا انہوں نے کہا پھر کیا کروں آپ نے فرمایا اپنے بھائی نجاشی (بادشاہ حبش) کو بھیجدو (وہ عورتوں کو پہنا دیگا) **عن** عمران بن حصین ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ارکب الارجوان ولا البس المعصفر ولا البس القمیص

في الحرير للنساء (عورتونكو ريشمي كپڑا پهننا درست هے) عن علي بن ابي طالب رضي الله عنه يقول ان نبي الله
صلى الله عليه وسلم اخذ حريرا فجعله في يمينه واخذ ذهبا فجعله في شماله ثم قال ان هذين حرام
على ذكور امتي ترجمہ حضرت علي بن ابي طالب رضي الله عنه سے روايت هے رسول الله صلى الله عليه وسلم نے ايك ريشمي كپڑا
ليكر داہنے ہاتھ مين ركھا اور بائين ہاتھ مين سونا ليا اور فرمايا يه دونون چيزين ميري امت كے مردون پر حرام ہين (يعني عورتون
پر انكو سونا اور حرير دونو پهننا درست هے) عن انس بن مالك انه رأى على ام كلثوم بنت رسول الله صلى الله
عليه وسلم برد سيراء قال والسيراء المضلع بالقز ترجمہ انس بن مالك سے روايت هے انهون نے رسول الله صلى الله عليه و
سلم كي صاحبزادي ام كلثوم كو چادر ريشمي دهاريدار پهنے ديكها (كيونكه عورتون كو ريشمي كپڑا پهننا درست هے) عن جابر
قال كنا ننزعه عن الغلمان ونتركه على الجواري قال مسعر فسالت عمرو بن دينار عنه فلم يعرفه ترجمہ جابر
روايت هے هم ريشمي كپڑا لڑكون سے چهين ليتے اور لڑكيون كو پهننے ديتے اس حديث كو مسعر نے عبد الملك سے سنا انهون نے عمرو بن
دينار سے پهر مسعر نے كها مين نے عمرو بن دينار سے پوچها تو انهون نے نه پهچانا اس حديث كو (پس يه ضعيف هوئي) باب
في لبس الحبرة حبره (ايك يمني كپڑا هے دهاريدار) كے پهننے كا بيان عن قتادة قال قلنا لانس اي اللباس كان احب الى
رسول الله صلى الله عليه وسلم او اعجب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الحبرة ترجمہ قتاده سے روايت هے
هم نے انس سے پوچها رسول الله صلى الله عليه وسلم كو كونسا لباس بهت پيارا تها يا رسول الله صلى الله عليه وسلم كو بهت پسند
كونسا لباس تها تو انس نے كها يمني چادر ف حبره يمن كے اچهے كپڑون كو كهتے هين اور يهان حبره سے مراد يمن
كي چادر سبز رنگ سرخ خطدار جو سوت يا كتان كي هوتي هے اور وه عرب كے بهتر كپڑون مين هے باب في البياض
سفيد كپڑونكي فضيلت كا بيان عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البسوا من ثيابكم البياض
فانها من خير ثيابكم وكفنوا فيها موتاكم وان خير اكحالكم الاثمد يجلو البصر وينبت الشعر ترجمہ
ابن عباس سے روايت هے رسول الله صلى الله عليه وسلم نے فرمايا تم سفيد كپڑے پهنا كرو سليے كه تمهاري كپڑون مين وه بهتر لباس
هے اور اپنے مردونكو بهي اسي مين كفنايا كرو اور تمهارے ليے بهتر سرمه اثمد هے كيونكه وه نظر كو روشني ديتا هے اور پلكون كے بالون كو
بڑهاتا هے (اثمد سنگ سرمه كو كهتے هين) باب في غسل الثوب وفي الخلقان كپڑونكا دهونا ميل كچيل سے اور صاف ستهرے
رهنا بهتر هے عن جابر بن عبد الله قال اتانا رسول الله صلى الله عليه وسلم فرأى رجلا شعثا قد تفرق
شعره فقال اما كان يجد هذا ما يسكن به شعره ورأى رجلا آخر عليه ثياب وسخة فقال اما كان هذا
يجد ماء يغسل به ثوبه ترجمہ جابر بن عبد الله سے روايت هے رسول الله صلى الله عليه وسلم همارے پاس تشريف لائے اور ايك شخص كو
بكهرے ديكها كه اوس كے سر كے بال پراگنده هو گئے هين تو آپ نے فرمايا كيا يه شخص كوئي چيز سر صاف كرنے كي نهين پاتا جس سے اپنا سر آراسته
كرے اور ايك ميلے كپڑے والے كو ديكهكر فرمايا كه اسكو پاني نهين ملتا جس سے اپنا كپڑا دهوے ف اس حديث سے معلوم هوا كه سپيد صاف كپڑے

بننا پہننا پرانے کپڑے پہننا مقدور ہوتے ہوے اچھی بات نہیں ہے نہ یہہ امر ایمان کی ضروریات میں سے ہے ہان اگر نہ ملے یا عادةً ہو
تو خیر قباحت نہیں ہے عن ابی الاحوص عن ابیه قال اتیت النبی صلی الله علیه وسلم فی ثوب دون فقال
الک مال قال نعم قال من ای المال قال قد اتانی الله من الابل والغنم والخیل والرقیق قال فاذا اتاک الله
مالا فلیر اثر نعمة الله علیک وکرامته ترجمہ ابو الاحوص نے اپنے باپ سے روایت کیا ہے کہ مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اور میرے کپڑے میلے تھے تو آپ نے مجھہ سے فرمایا کیا تو مالدار ہے مین نے عرض کیا جی ہان (یعنے مالدار ہون) تو پھر
آپ نے فرمایا کس قسم کا مال ہے تو مین نے عرض کیا کہ اللہ نے مجھے اونٹ اور بکریان اور گہوڑے اور لونڈی غلام دیے ہین آپ نے
مجھہ سے فرمایا پھر جب تجھے اللہ نے مال دیا ہے تو چاہیے کہ اللہ کی نعمت کی نشانی اور اوس کے بزرگی تجھہ پر ظاہر ہووے (واما بنعمة ربک فحدث)
کا بھی مضمون ہے اللہ جل جلالہ نے دنیا کی سب نعمتین اپنی پیاری مخلوق انسان کے لیے بنائین ہین پھر ہوتے سہاتے اوسکی نعمتونکا
استعمال نکرنا برے حال سے رہنا درحقیقت ناشکری ہے کہاوے اور کہلاوے پہنے اور پہناوے پہنے اور پہناوے نہ یہہ کہ اکٹھا کرے اور
چھوڑکر مرجاوے) باب فی الصبوغ بالصفرة زرد رنگ کا بیان عن ابن عمر کان یصبغ لحیته بالصفرة
حتی تمتلی ثیابه من الصفرة فقیل له لم تصبغ بالصفرة فقال انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم یصبغ
بها ولم یکن شیء احب الیه منها وقد کان یصبغ بها ثیابه کلها حتی عمامته ترجمہ ابن عمر اپنی داڑہی
زرد کرتے تھے صفرہ سے (صفرہ ایک قسم کی زرد خوشبو کا نام ہے) یہانتک کہ اون کے کپڑے سب زردی سے بھر جاتے تھے ابن عمر کو
کسی نے کہا کہ تم صفرہ سے کیون رنگ کرتے ہو اونہون نے کہا مین نے رسول اللہ علیہ وسلم کو اوس مین رنگتے ہوے دیکہا ہے اور
کوئی چیز آپکو اوس سے زیادہ پیاری نتھی اور بیشک آپ اوس سے تمام اپنے کپڑے رنگتے یہانتک کہ اپنے عمامے کو بھی اوسی سے رنگتے باب
فی الخضرة سبز رنگ کا بیان عن ابی رمثة قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی الله علیه وسلم فرایت علیه
بردین اخضرین ترجمہ ابو رمثہ سے روایت ہے کہ مین اپنے باپ کے ساتھہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چلا تو مین نے
آپکو دیکہا آپ پر دو چادرین سبز رنگ کی تھین باب فی الحمرة سرخ رنگ کا بیان عن عمرو بن شعیب عن
ابیه عن جده قال هبطنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم من ثنیة فالتفت الی وعلی ریطة مضرجة
بالعصفر فقال ما هذه الریطة علیک فعرفت ما کره فاتیت اهلی وهم یسجرون تنورا لهم فقذفتها
فیه ثم اتیته من الغد فقال یا عبد الله ما فعلت الریطة فاخبرته فقال الا کسوتها بعض اهلک فانه
لا باس به للنساء ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
ساتھہ اوترے ایک ٹیکرے سے آپ نے مجھکو دیکہا مین اوسوقت ایک فرد اوڑہے ہوئی تہا جو کسم مین رنگی گئی تہی آپ نے فرمایا یہ فرد تو نے
کیسی اوڑہی ہے مین سمجھہ گیا کہ آپ نے اسکو برا جانا جب مین گہر مین گیا تو تنور جل رہا تہا مین نے وہ فرد اوس تنور مین ڈالدی پھر
دوسرے دن رسول اللہ صلعم پاس آیا آپ نے پوچھا اے عبد اللہ وہ فرد کیا ہوئی مین نے بیان کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنی کسی بی بی

گو نہ دیدی عورتونکو یہ رنگ پہننا کچہہ برا نہین **ف** مردون پر کسم کا رنگ پہننا حرام ہی لیکن مطلق سرخ رنگ مین اختلاف ہی صحیح یہ ہی کہ سوا کسم کے اور سرخ رنگ کی حرمت کیواسطے کوئی دلیل نہین ہی **عن** ہشام یعنی ابن الغاز المضرجة التی لیست بمشبعة ولا الموردة **ترجمہ** عبد اللہ جو چادر اوڑہی ہوئی تہے کسم مین رنگی ہوئی وہ مضرجہ تہی یعنے درمیان رنگ تہا نہ بہت دہڑکتا سرخ تہا نہ بالکل گلابی رنگ **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال رانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو علی اللؤلؤی اراہ وعلی ثوب مصبوغ بعصفر مورد قال ما ہذا فانطلقت فاحرقتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما صنعت بثوبک فقلت احرقتہ قال افلا کسوتہ بعض اہلک **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجہکو دیکہا ابو علی نے کہا اس حال مین کہ مجہپر گلابی کسم کے رنگ کا کپڑا تہا تو آپ نے فرمایا یہہ کیا ہے (یعنی کیسا ناشایستہ کام ہی) تو مین وہان سے چلا گیا اور اوس کپڑے کو جلا دیا پہر رسول اللہ صلعم نے فرمایا مجہسے کہ تو نے اپنے کپڑے کو کیا کیا مین نے عرض کیا کہ جلا دیا اوسکو تو آپ نے فرمایا کہ اوسی کو کسی گہر والے کو کیون نہ پہنا دیا **ف** یعنی ضایع کرنا نہ تہا بلکہ ضرور تہا جسکو یہہ رنگ حلال ہی اوسکو پہنا دینا تہا **عن** عبد اللہ بن عمرو قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل علیہ ثوبان احمران فسلم فلم یرد النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور اوس کے اوپر دو سرخ کپڑے تہے (یعنی پہنے ہوئے تہا) اور اوس نے رسول اللہ صلعم کو سلام کیا تو آپ نے اوسکو جواب نہ دیا سلام کا (بعضون نے کہا یہہ حدیث دلیل ہی مطلق سرخ رنگ کے حرام ہونے پر مردون کے لیے خواہ کسم کا رنگ ہو یا اور کسی کا جواب یہہ ہی کہ یہہ حکایت واقعہ ہی شاید وہ رنگ کسم ہی کا ہو کوئی امر یقینی نہین ہی جسمین عموم کا اعتبار کیا جاوے دوسری یہہ کہان سے معلوم ہوا کہ جواب سلام کا نہ دینا اسی سرخ رنگ کیوجہ سے تہا **عن** رافع بن خدیج قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فرای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی رواحلنا وعلی ابلنا اکسیة فیہا خیوط عہن حمر فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ہذہ الحمرة قد علتکم فقمنا سراعا لقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی نفر بعض ابلنا فاخذنا الاکسیة فنزعناہا عنہا **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہم سفر مین نکلے تو رسول اللہ صلعم نے ہماری اونٹون کے پالانون کی زین پوشون کو دیکہا اونہین سرخ اون کی دہاریان ہین آپ نے فرمایا کیا مین نہین دیکہتا ہون کہ سرخی تمپر غالب ہونے لگی (یعنی پالانون اور زین پوشون سے سرخی مین رفتہ رفتہ اور لباس بہی سرخ پہنوگے) یہہ سنکر ہم جلدی سے اوٹہے کیونکہ آپنے فرمایا تہا یہانتک کہ ہماری جلدی اور تیزی کیوجہہ سے بعضے اونٹ بہڑک کر بہاگ گئے پہر ہمنے اون زین پوشونکو اوتار ڈالا **ف** ہرچند آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان زین پوشون کو حرام نہین کہا تہا کیونکہ وہ بالکل سرخ نہ تہی بلکہ دہاریدار تہی لیکن صحابہ نے صرف آپ کے اتنے فرمانے سے ان زین پوشون کو اوتار کر پہینک دیا **عن** حریث بن الابح السلیحی ان امراة من بنی اسد قالت کنت یوما عند زینب امراة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نصبغ ثیابا لہا بمغرة فبینا نحن کذلک اذ طلع علینا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فلما رأت المغرۃ رجع فلما رأت ذلک زینب علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کرہ ما فعلت فاخذت

فغسلت ثیابھا ووارت کل حمرۃ ثم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجع فاطلع فلما لم یر شیئا دخل **ترجمہ** حریث

بن ابجر سلیمی سے روایت ہی کہ بنی اسد کے ایک عورت نے کہا مین ایک روز زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بی بی پاس بیٹھی تہی

اور ہم اونکی کپڑی گیرو مین رنگ رہی تہی ہم اسی حال مین تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہانکا اور گیرو دیکہکر آپ

لوٹ گئی جب زینب نے یہ دیکہا تو وہ سمجہ گئین کہ رسول اللہ صلعم نے اس کام کو برا جانا وہ اوٹہین اور اپنی کپڑے دہو ڈالی اور حمرۃ

کو چہپا دیا بعد اوس کے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائی آپ نے جہانک کر دیکہا جب کچہ نہ پایا تو اندر آئے **ف**

یہ حدیث مطلق حرمت حمرت کی دلیل نہین ہو سکتی اس لیے کہ آپکا نہ آنا معلوم نہین کس وجہ سے تہا اگر حرمت کی وجہ سے تہا

تو عورتون کو حرمت سرخ رنگ کی ثابت ہی علاوہ برین اس حدیث کا اسناد قوی نہین ہی حفص بن فرعہ مین بعضون نے کلام

کیا ہی آپ شاید اسوجہ سے نہ آئے ہون گے کہ زینب کام مین مشغول تہین اور عورتین جمع تہین) **باب** فی الرخصۃ

سرخ رنگ کی رخصت کا بیان **عن** البراء قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لہ شعر یبلغ شحمۃ اذنیہ

ورایتہ فی حلۃ حمراء لم ار شیئا قط احسن منہ **ترجمہ** براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بال

کان کے لوتک ہتی اور مینی آپکو سرخ رنگ جوڑا پہنے دیکہا کسی کو مین نے اتنا خوبصورت کبہی نہین دیکہا (ابن قیم نے کہا سرخ

دہاری دار تہانہ بالکل سرخ) **عن** ھلال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمنی یخطب علی بغلۃ وعلیہ

برد احمر وعلی امامہ یعبر عنہ **ترجمہ** ہلال سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مین نے منی مین خچر پر خطبہ

سناتے ہوئی دیکہا تو آپ کے اوپر سرخ چادر پڑی ہتی اور حضرت علی آپ کے روبرو کہڑی ہوکر لوگون کو آواز پہونچاتے تہے

(یعنی جو آپ فرماتی تہی اوسکو پکار کر کہدیتے تہی) **باب** فی السواد سیاہ رنگ کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت صنعت لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بردۃ سوداء فلبسھا فلما عرق فیھا وجد ریح الصوف

فقذفھا قال واحسبہ قال فکان تعجبہ الریح الطیبۃ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے سیاہ چادر بنائی گئی (یعنے سیاہ پشم سے) تو آپ نے اوسکو پہنا پہر جب اوسمین پسینا آیا اور پشم کی بو آنے

لگی تو آپ نے اوسکو ڈالدیا راوی نے کہا آپکو خوشبو مرغوب تہی (اور بدبو بہت ناپسند تہی) **باب** فی الھدب

کپڑے کے کنارے کا بیان **عن** جابر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو محتب بشملۃ وقد وقع ھدبھا

علی قدمیہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین حاضر ہوا تو آپ ایک کپڑا لپیٹے ہوئے احتبا کی ہیئت

پر بیٹہی تہی **ف** احتباء وہ ہی کہ دونون پنڈلیون کو اوٹہا کر چوتڑ زمین پر ٹیکے بیٹہنا اور دونون ہاتہ سے بھی احتباء ہوتا ہے اور وہ

حضرت کا احتباء جسکا مذکور ہوا سو چادر سے ہی تہا جو بہاری ہی **ت** اور کنارہ اوسکا آپ کے دونو پیرون پر گرا ہوا

باب فی العمائم عمامہ باندہنے کا بیان **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل عام الفتح مکۃ

وعليه عمامة سوداء ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جس سال مکہ فتح کر کے مکہ میں گئے تو آپ پر سیاہ
عمامہ تہا یعنی سر مبارک پر باندہے تہے عن حریث قال رایت النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر وعلیہ عمامة سوداء
قد ارخی طرفیها بین کتفیه ترجمہ حریث سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو میں نے منبر پر دیکہا تو
آپ پر سیاہ عمامہ تہا اور اسکا کنارہ آپ کے دونوں مونڈہوں کے بیچ میں لٹکتا تہا عن محمد بن علی بن رکانة ان رکانة
صارع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصرعه النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رکانة وسمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
یقول فرق ما بیننا وبین المشرکین العمائم علی القلانس ترجمہ رکانہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کشتی کی آپ نے
انکو زیر کیا رکانہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تہے ہمارے اور مشرکوں میں فرق ٹوپیوں پر
پگڑیوں کا ہے ف کہ مشرکین پگڑیاں باندہتے تہے مگر اوس کے نیچے ٹوپیاں نہ رکہتے تہے اور مسلمان لوگ ٹوپی پر پگڑی باندہ کر
پہنتے تہے آپ نے فرمایا ہماری اور مشرکین کے درمیان یہہ فرق ہے اس سے معلوم ہوا کہ مسلمانوں کو دونوں بات اولیٰ ہیں
عن عبد الرحمن بن عوف یقول عممنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسدلها بین یدی ومن خلفی ترجمہ عبد الرحمن
بن عوف سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پگڑی باندہی تو آپ نے اوسکا شملہ میرے آگے اور پیچہے یعنی دونوں
طرف لٹکا دیا باب فی لبسة الصماء صما کے طور پر کپڑا پہننے کی ممانعت عن ابی هریرة قال نهی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم عن لبستین ان یحتبی الرجل مفضیا بفرجه الی السماء ولیلبس ثوبه واحد جانبیه
خارج ویلقی ثوبه علی عاتقه ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا دو طرح کپڑا پہننے سے
ایک تو حبوہ کے طور پر جس سے اوسکی شرمگاہ آسمان تک کہلی رہے دوسری اس طرح پر کہ ایک کپڑا ایسا بدن پر لپیٹ لے کہ
ایک جانب کہلا ہو پہر اوس کپڑے کو مونڈہے پر ڈالے رکہے کہ ستر کہل جاویگا عن جابر قال نهی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم عن الصماء والاحتباء فی ثوب واحد ترجمہ جابر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا
ہے صما سے ف صما یہہ کہ چادر اوڑہے اور ہاتہہ اندر سے اپنے ہوں تو اوسکو سلف نے منع کیا کہ شاید گر نہ پڑے ت اور ایک
کپڑے میں احتبا سے ف احتبا اوسکو بولتے ہیں کہ ایک کپڑے میں گوٹ مار کر بیٹہے اسکو اسلیے منع کیا کہ ستر نہ کہل جاوے باب
فی حل الازرار کرتے کا گریبان کہلا رہنا عن قرة قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی رهط من مزینة
فبایعناه وان قمیصه لمطلق قال فبایعته ثم ادخلت یدی فی جیب قمیصه فمسست الخاتم قال عروة
فما رایت معاویة ولا ابنه الا مطلقی ازرارهما فی شتاء ولا حر ولا یزران ازرارهما ابدا ترجمہ قرہ سے روایت
ہے کہ قوم مزینہ کی جماعت کے ساتہہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا پہر ہم نے آپ سے بیعت کی یعنی بیعت
اسلام کی اور آپ کے کرتے کا گریبان کہلا ہوا تہا تو میں نے اپنا ہاتہہ آپ کے کرتے کے گریبان میں ڈالا اور مہر نبوت کو آپ کی چہونا
چہو لیتا (جو آپ کے دوش مبارک پر تہی) عروہ نے کہا میں نے معاویہ قرہ کے بیٹے کو اور قرہ کو جب دیکہا تو گریبان کہلا دیکہا

جاڑا ہو یا گرمی کبھی گھنڈی نہ لگاتے تھے (اسلیے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو انہوں نے گریبان کھلا دیکھا تھا) **باب** فی التقنع

کپڑے سے سر ڈھانپنا **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا بینا نحن جلوس فی بیتنا فی نحر الظہیرۃ قال قائل لابی بکر رضی اللہ

عنہ ہذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مقبلا متقنعا فی ساعۃ لم یکن یاتینا فیہا فجاء رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم فاستاذن فاذن لہ فدخل **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے ایکوقت ہم

دوپہر دن کیوقت گرمی مین گھر کے اندر بیٹھے تھے (یعنی ابی بکر رض کے گھر مین) اتنے مین ایک شخص نے حضرت ابوبکر رض سے کہا

کہ یہہ اللہ کے رسول ہین جو سامنے آتے ہین چادر کے کنارے سے اپنا سر ڈھانپ کر **ف** تقنع یعنی چادر سے سر چھپانا اور اسکے کنارے کو

مونڈھے پر ڈالدینا کبھی گرمی سے بچانے کے واسطے کبھی شرم سے آپ سر پر چادر کا ٹکڑا ڈال لیتے جب عورتوں مین جاتے) پھر آپ تشریف

لائے اور اذن مانگا اندر آنے کے لیے ابوبکر رض نے اذن دیا آپ اندر آئے **باب** ما جاء فی اسبال الازار تہبند یا ازار کو

ٹخنوں سے نیچے لٹکانا منع ہے **عن** جابر بن سلیم قال رأیت رجلا یصدر الناس عن رایہ لا یقول شیئا الا صدروا عنہ

قلت من ہذا قالوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت علیک السلام یا رسول اللہ مرتین قال لا تقل علیک

السلام فان علیک السلام تحیۃ المیت قل السلام علیک قال قلت انت رسول اللہ قال انا رسول اللہ

الذی اذا اصابک ضر فدعوتہ کشفہ عنک وان اصابک عام سنۃ فدعوتہ انبتہا لک واذا کنت

بارض قفر او فلاۃ فضلت راحلتک فدعوتہ ردہا علیک قلت اعہد الی قال لا تسبن احدا قال فما

سببت بعدہ حرا ولا عبدا ولا بعیرا ولا شاۃ قال ولا تحقرن شیئا من المعروف وارفع ازارک الی

نصف الساق فان ابیت فالی الکعبین وایاک واسبال الازار فانہا من المخیلۃ وان اللہ لا یحب

المخیلۃ وان امرؤ شتمک وعیرک بما یعلم فیک فلا تعیرہ بما تعلم فیہ فانما وبال ذلک علیہ **ترجمہ**

جابر بن سلیم سے روایت ہے مین نے ایک شخص کو دیکھا جو بات فرماتے تھے وہ لوگ اسکو قبول کر لیتے تھے (یعنے اس مین حجت اور تقریر

نہ کرتے تھے) مین نے لوگون سے پوچھا یہ شخص کون ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین (جب تو مین اون کے

پاس گیا اور) مین نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ دو بار آپنے فرمایا علیک السلام مت کہا کر کیونکہ مُردون کو اسطرح سلام کرتے ہین

ف یعنے عرب کے لوگون کی یہہ عادت ہے کہ جب کبھی مُردے سے خطاب کرتے ہین تو علیک کو پہلے کہتے ہین۔ ایک شاعر

کہتا ہے علیک سلام اللہ قیس بن عاصم + ورحمتہ ما شاء ان یترحما + ورنہ آنحضرت صلعم سے اموات کے

لیے بھی السلام علیکم منقول ہے **ف** بلکہ یون کہہ السلام علیک مین نے کہا آپ اللہ کے رسول ہین آپ نے فرمایا ہان

مین اس اللہ کا بھیجا ہوا ہون کہ جب کبھی تجھکو نقصان پہونچے پھر تو اوسکو یاد کرے (دعا کرے) تو وہ نقصان دفع ہو جاوے

اور جس سال تجھپر قحط آوے پھر تو اوس سے دعا کرے تو وہ غلہ اور گھانس اوگا دے اور جب تو کسی خالی زمین مین ہو جہان پانی

نہو نہ گھانس پھر تیری اونٹنی گم ہو جاوے اور تو اوس سے دعا کرے تو وہ تیری اونٹنی لا دے مین نے کہا مجھے نصیحت

۳ وان تکلم اخاک وانت منبسط الیہ وجہک ان ذلک من المعروف

کبہی آپ نے فرمایا کسی کو گالی مت دینا جابر نے کہا اُس روز سے مینے کسی کو گالی نہین دی نہ آزاد کو نہ غلام کو نہ اونٹ کو
نہ بکری کو پھر آپ نے فرمایا جو کوئی تجھے حصہ بہیجے تو اوسکو حقیر مت کر اور اپنی بہائی سے بات کر کشادہ پیشانی سے (یعنے ہنسی
خوشی سے) کیونکہ یہہ معروف مین داخل ہے (یعنے اون چیزون مین جنکا بجالانا چاہیے) اور اپنی تہہ بند یا ازار کو اونچا رکھہ
نصف ساق تک اگر یہہ نہ ہو سکے تو ٹخنون تک (ٹخنون سے نیچی نہ کر) اور زنہار تو ازار کے لٹکانے سے کیونکہ یہہ کبر اور غرور کی بات
ہے اور اسد نہین پسند کرتا ہے غرور اور تکبر کو اگر کوئی شخص تجھے گالی دے اور تیری عیب کو جو وہ جانتا ہے بیان کرے تو تو اوس
کی عیب کو جو جانتا ہے بیان نہ کر کیونکہ اوس کے کہنے کا وبال اوسی پر ہے **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم من جر ثوبه خيلاء لم ينظر الله اليه يوم القيامة قال ابو بكر ان احد جانبي ازاري يسترخي
الا ان اتعاهد ذلك منه قال لست ممن يفعله خيلاء **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہے رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا لٹکاوے (**ف** تہہ بند یا جامہ یا کرتا یا چادر ضرورت سے زیادہ اوسکو نیچا
کرے اور کپڑا اسکا صرف کرے (**ت** غرور و تکبر کی راہ سے تو قیامت کے روز اسد جل جلالہ اوسکی طرف نظر نکریگا
ف ابن عبد البر نے کہا اگر کوئی غرور کیوجہ سے یہہ کام نکرے تو وہ اس وعید مین داخل نہین مگر جب بہی یہہ امر مذموم ہے
ت حضرت ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اسد میری تہ بند کا ایک کنارہ لٹکا رہتا ہے عادت ہو گئی ہے تو رسول اسد صلعم
نے اونسے فرمایا تو اون مین سے نہین ہے جو غرور سے یہہ کام کیا کرتے ہین **عن** ابي هريرة قال بينما رجل يصلي مسبلا
ازاره فقال له رسول الله صلى الله عليه وسلم اذهب فتوضأ فذهب فتوضأ ثم جاء فقال اذهب
فتوضأ فقال له رجل يا رسول الله ما لك امرته ان يتوضأ ثم سكت عنه قال انه كان يصلي
وهو مسبل ازاره وان الله لا يقبل صلاة رجل مسبل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے ایک شخص اپنی ازار لٹکائے
ہوئی نماز پڑہ رہا تہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے اُس سے فرمایا جا وضو کر کے آ وہ گیا اور اوس نے وضو کیا پہر آیا
آپ نے فرمایا جا وضو کر کے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اسد آپ اوسکو کیون حکم کرتے ہین کہ وضو کر (یہ جب پوچہتے ہین آخر
اسکا مطلب کیا ہے) آپ نے فرمایا وہ ازار لٹکا کر نماز پڑہتا ہے اور اسد نہین قبول کرتا نماز اوس شخص کی جو ازار لٹکا کر پڑہے
(غرور اور تکبر کی راہ سے) **عن** ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال ثلاثة لا يكلمهم الله
ولا ينظر اليهم يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم قلت من هم يا رسول الله قد خابوا
وخسروا فاعادها ثلاثا قلت من هم خابوا وخسروا فقال المسبل والمنان والمنفق سلعته بالحلف
الكاذب او الفاجر **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز اسد تعالی تین
شخصون سے کلام بہی نہ کریگا اور نہ اونکی طرف نظر رحمت سے دیکہیگا اور نہ اونکو گناہون سے پاک کریگا اور اون کو سخت عذاب ہے
درد دینے والا مین نے عرض کیا یا رسول اسد وہ کون لوگ ہین خراب ہو گئے اور ٹوٹے مین پڑے آپ نے پہر یہی فرمایا تین بار مین نے

کہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہین خراب ہوے اور ٹوٹے مین پڑے آپ نے ایک ازار لٹکانیوالا دوسرے احسان جتانیوالا
تیسرے اپنا اسباب جہوٹی قسم کہا کر بیچنیوالا **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بہذا والاول اتم
قال المنان الذی لا یعطی شیئا الا منہ **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا
لیکن پہلی روایت اس سے پوری ہی احسان جتانیوالا وہ ہی کہ جب کچہہ دیوے تو اپنا احسان بیان کیا کرے **عن** قیس
بن بشر التغلبی قال اخبرنی ابی وکان جلیسا لابی الدرداء قال کان بدمشق رجل من اصحاب النبی
صلی اللہ علیہ وسلم یقال لہ ابن الحنظلیۃ وکان رجلا متوحدا قلما یجالس الناس انما ہو صلوۃ
فاذا فرغ فانما ہو تسبیح وتکبیر حتی یاتی اہلہ فمر بنا ونحن عند ابی الدرداء فقال لہ ابو
الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ فقدمت
فجاء رجل منہم فجلس فی المجلس الذی یجلس فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لرجل الی جنبہ
لو رایتنا حین التقینا نحن والعدو فحمل فلان فطعن فقال خذہا منی وانا الغلام الغفاری
کیف تری فی قولہ قال ما اراہ الا قد بطل اجرہ فسمع بذلک اخر فقال ما اری بذلک باسا
فتنازعا حتی سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال سبحان اللہ لا باس ان یوجر ویحمد
فرایت ابا الدرداء سر بذلک وجعل یرفع راسہ الیہ ویقول انت سمعت ذلک من رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیقول نعم فما زال یعید علیہ حتی انی لاقول لیبرکن علی رکبتیہ
قال فمر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال لنا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم المنفق علی الخیل کالباسط یدہ بالصدقۃ لا یقبضہا ثم مر بنا یوما اخر
فقال لہ ابو الدرداء کلمۃ تنفعنا ولا تضرک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نعم الرجل
خریم الاسدی لولا طول جمتہ واسبال ازارہ فبلغ ذلک خریما فعجل فاخذ شفرۃ فقطع
بہا جمتہ الی اذنیہ ورفع ازارہ الی انصاف ساقیہ ثم مر بنا یوما اخر فقال لہ ابو الدرداء
کلمۃ تنفعنا ولا تضرک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انکم قادمون علی
اخوانکم فاصلحوا رحالکم واصلحوا لباسکم حتی تکونوا کانکم شامۃ فی الناس فان اللہ لا یحب
الفحش ولا التفحش قال ابو داود وکذا قال ابو نعیم عن ہشام قال حتی تکونوا کالشامۃ فی الناس
ترجمہ قیس بن بشر تغلبی سے روایت ہی مجہہ سے میرے باپ نے بیان کیا وہ مصاحب تہے ابو الدرداء صحابی کے انہون نے کہا
دمشق مین ایک شخص تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ مین سے اوسکو ابن الحنظلیہ کہتے تہے وہ تنہائی پسند تہا۔
بہت کم لوگون مین بیٹہتا تہا اکثر نماز پڑہا کرتا جب نماز سے فارغ ہوتا تو تسبیح وتکبیر مین مصروف رہتا یہانتک

کہ اپنے گھر جاتا تھا ایک روز وہ شخص ہمپر سے گزرا ہم ابو الدرداء کے پاس بیٹھے تھے تو ابو الدرداء نے کہا کوئی بات ہم سے ایسی
کہو جو ہم کو فائدہ دے اور تم کو نقصان نہ کرے اُس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر جہاد کے لیے بھیجا
جب وہ لوٹ کر آیا تو اوس میں کا ایک شخص آیا اور جہان پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھا کرتے تھے وہان آ کر
بیٹھ گیا وہ شخص اپنے پاس والے سے کہنے لگا کاش تم نے ہمکو دیکھا ہوتا جب ہم دشمن سے بھڑے تھے ہم میں سے فلان شخص
نے نیزہ اوٹھا کر دشمن کو مارا اور کہا لے یہہ چوٹ میری طرف سے میں لڑکا ہون قبیلہ غفار کا تم اوس کے اس کہنے کو کیا
سمجھتے ہو وہ شخص بولا میری نزدیک تو اوسکا ثواب جاتا رہا یہہ ایک اور شخص نے سنا وہ بولا اس میں کچھ قباحت نہیں
ہو سکی پھر دونون میں جھگڑا ہوا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا اور فرمایا کیا قباحت ہے اگر اوسکو
ثواب بھی ملے اور لوگ اوسکی تعریف بھی کرین بشر تغلبی نے کہا میں نے ابو الدرداء کو دیکھا وہ یہہ سنکر خوش ہو گئے اور اپنا
سر اوس شخص کی طرف اوٹھا کر پوچھنے لگے تم نے یہہ سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ کہنے لگا ہان پھر ابو الدرداء
بار بار یہی پوچھنے لگے یہانتک کہ میں سمجھا شاید وہ اوسکے گھٹنون پر بیٹھ جاوین گے (یعنی اتنا ابو الدرداء نے اصرار کیا
اور قریب ہونا شروع کیا کہ میں سمجھا اوس کے گھٹنون پر بیٹھ جاوین گے) ایک دن اور وہ شخص ہمپر گزرا تو ابو الدرداء نے
اوس سے کہا کوئی ایسی بات سناؤ جس میں ہمارا نفع ہو اور تمہارا نقصان نہ ہو وہ بولا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم سے جو شخص اپنا روپیہ گھوڑون کی پرورش میں صرف کرے (جہاد کی نیت سے) تو اوس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص
برابر ہاتھ پھیلائے ہوئے صدقہ دیتا ہو کبھی ہاتھ بند نہ کرے پھر ایک دن وہ شخص ہمپر گزرا ابو الدرداء نے
اوس سے کہا کوئی ایسی بات سناؤ جس میں ہماری بھلائی ہو اور تمہاری برائی نہ ہو اس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے ہم سے فرمایا خریم اسدی کیا اچھا شخص ہے اگر اوس کی پٹی زیادہ بڑی نہ ہوتی (یعنی مونڈھون سے نیچے
یا گردن سے نیچے یا کان کے لو سے نیچی) اور اوس کی ازار نیچی نہ ہوتی یہہ خبر خریم کو پہونچی اوس نے جلدی سے ایک چھری لیکر بالون
کو کاٹ کر کان کی برابر کر دیا اور ازار کو نصف ساق تک اونچا کر دیا پھر ایک دن وہ شخص ہمپر گزرا ابو الدرداء نے اوس سے کہا
کوئی بات ایسی سناؤ جس میں ہمارا فائدہ ہو تمہارا نقصان نہ ہو اوس نے کہا میں نے رسول اللہ صلعم سے سنا آپ فرماتے تھے
(سفر سے لوٹتے وقت) اب تم ملنے والے ہو اپنے بھائیون سے تو درست کرو اپنی سواریون کو اور صاف کرو اپنے کپڑون کو تاکہ تم
خال کی طرح لوگون میں ہو جاؤ کہ ہر شخص تم کو دیکھکر پہچان لیوے اسلیے کہ اللہ تعالی فحش کو اور تفحش کو نہیں چاہتا (یعنی واہی
تباہی بکنے کو اور باوجود قدرت کے بری در ہیئتے بنانے کپڑون کو) **باب ما جاء فی الکبر** تکبر اور غرور کی
برائی کا بیان عن هناد قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم قال الله عز وجل الکبریاء ردائی و
العظمة ازاری فمن نازعنی واحدا منهما قذفته فی النار ترجمہ ہناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہے کبر میری چادر ہے اور عظمت میری ازار ہے جو کوئی ان دونون میں میرا شریک ہونا

چاہی تو مین اوسکو دوزخ مین داخل کرونگا **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنۃ من کان

فی قلبہ مثقال حبۃ من خردل من کبر ولا یدخل النار من کان فی قلبہ مثقال خردلۃ من ایمان **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ داخل ہوگا بہشت مین جسکے دل مین ایک رائی بہی غرور اور گھمنڈ ہوگا اور نہ داخل ہوگا دوزخ مین جسکے

دلمین ایک ذرہ برابر بہی ایمان ہوگا یعنی ہمیشہ کیلیے دوزخ مین نہ رہیگا **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا اتی النبی صلی اللہ

علیہ وسلم وکان رجلا جمیلا فقال یا رسول اللہ انی رجل حبب الی الجمال واعطیت منہ ما تری حتی ما احب

ان یفوقنی احد اما قال بشراک نعلی واما قال بشسع نعلی افمن الکبر ذلک قال لا ولکن الکبر من بطر الحق وغمط

الناس **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک خوبصورت شخص آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ

مجھے خوبصورتی پسند ہے اور اللہ نے مجھے خوبصورتی دی ہے جو آپ دیکھتے ہین مین یہ چاہتا ہون کہ مجھسے زیادہ خوبصورتی مین کوئی نہ بڑہے

یہانتک کہ میری جوتی کی تسمی برابر بہی کیا یہ تکبر ہے آپ نے فرمایا نہین تکبر یہ ہے کہ حق بات کو غلط کرے اور لوگون کو ذلیل سمجھے **باب**

فی قدر موضع الازار ازار کہانتک پہنے **عن** عبد الرحمن قال سألت ابا سعید الخدری عن الازار فقال علی الخبیر

سقطت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ازرۃ المسلم الی نصف الساق ولا حرج ولا جناح فیما بینہ وبین

الکعبین ما کان اسفل من الکعبین فھو فی النار من جر ازارہ بطرا لم ینظر اللہ الیہ **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت

ہے ابا سعید خدری سے مین نے ازار کا حال پوچھا انہون نے کہا تمنے اچھے خبردار شخص سے پوچھا فرمایا رسول اللہ صلعم نے مسلمان کی ازار آدہی

پنڈلی تک ہوتی ہے اور ٹخنون تک بہی رکھے تو کچھ مضایقہ نہین ہے اور اس سے نیچے تو جہنم مین جانے کی بات ہے اللہ قیامت کے روز اوس شخص

کیطرف نظر نہ کریگا جو اپنی ازار غرور کی راہ سے لٹکاوے **عن** عبد اللہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاسبال فی الازار

والقمیص والعمامۃ من جر منھا شیئا خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیامۃ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے

فرمایا اسبال ازار اور کرتے اور پگڑی مین ہے **ف** اسبال کے معنی نیچے لٹکانا ازار وغیرہ کو تکبر سے یعنی یہ اسبال فقط ازار ہی مین نہین بلکہ

کرتے اور پگڑی مین بہی آتی ہے ازار کی حد ساق کے نیچے سے ٹخنے تک اور آستین کی حد گٹے سے اونگلیون کی گرہ تک اور پگڑی کا شملہ ایک بالشت

تک درست ہے اور باقی سب تکبر کی شان ہے **ف** جسنے ان مین سے کچھ دراز کیا تکبر سے تو اللہ قیامت کے روز اوسکی طرف دیکھیگا بہی

نہین **عن** ابن عمر یقول ما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الازار فھو فی القمیص **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ازار لٹکانے مین فرمایا ہے وہی کرتے کے لٹکانے مین بہی ہے **عن** عکرمۃ انہ رای ابن عباس یاتزر فیضع

حاشیۃ ازارہ من مقدمہ علی ظھر قدمیہ ویرفع من مؤخرہ قلت لم تاتزر ھذہ الازرۃ قال رایت رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یاتزرھا **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے کہ اونہون نے ابن عباس کو دیکھا تہبند باندہتے ہوئی تو سامنے سے وہ آنچل لٹکاتے

کہ کپڑے کا کنارہ پانون پر آتا اور پیچھے سے اوٹھا رہتا مین نے ابن عباس سے کہا کہ تم تہبند کو ایسا کیون باندہتے ہو اونہون نے جواب

دیا مین نے رسول اللہ صلعم کو ایسا ہی تہبند باندہتے ہوئے دیکھا ہے یعنی پانون پر کنارہ آتا یعنی جہکتے وقت رکوع مین نہ کہڑے ہوتے

وقت بلکہ گھڑی ہو تو وقت تحفہ تک رہتا شکر خدا کا تمام ہوا پارہ پچیسواں سنن ابی داؤد کی تیتیس پاروں میں سے اب شروع ہوتا ہے پارہ چھبیسواں
اوسکے فضل اور انعام پر اعتماد کرکے یا اللہ تمام کتاب کے پورا کرنیکی اسیطرح توفیق عنایت فرما۔ تعالیٰ

تم الجزء الخامس والعشرون ویتلوه الجزء السادس والعشرون ان شاء الله

فہرست پارہ بست و پنجم سنن ابی داؤد

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
٩٩٩	مکاتب اپنے بدل کتابت میں سے کچھہ ادا کرے پھر عاجز ہو جاوے یا مر جاوے تو کیا حکم ہے		اوسکا آزاد کرنا کیسا ہے	١٠٢٥	اگر ریشم کے نقش و نگار کپڑے پر ہوں یا ریشم سے سیا ہو تو منع نہیں
؍؍	جب عقد کتابت فسخ ہو جاوے تو مکاتب کو بیچنا درست ہے	؍؍	بردہ آزاد کرنے کا ثواب کتنا ہے	؍؍	عذر کی وجہ سے ریشمی کپڑا پہننا کیسا ہے
١٠٠٢	ایک شرط لگا کر کسیکو آزاد کر دینا کیسا ہے	١٠٠٥	کون سے بردے کا آزاد کرنا بہتر ہے	؍؍	عورتوں کو ریشمی کپڑا پہننا درست ہے
؍؍	جو شخص غلام میں سے کچھہ حصہ آزاد کر دیوے	١٠١٠	اگر بردہ آزاد کرے تو تندرستی کی حالت میں آزاد کرے	١٠٢٦	حبرہ (ایک قسم کا کپڑا ہے دھاری دار) کے پہننے کا بیان
؍؍	جس شخص کے نزدیک آزاد کر دینے والا اگر مفلس ہو تو غلام سے محنت کرائی جاوے اوسکی دلیل	؍؍	شروع ہوئی کتاب حروف اور اختلاف قرآت کی جو آنحضرت صلعم سے منقول ہیں	؍؍	سفید کپڑوں کی فضیلت کا بیان
١٠٠٣	جن لوگوں کے نزدیک محنت مشقت نکرائی جاوے اون کی دلیل	١٠١٦	شروع ہوئی کتاب حمام کی احکام یعنی اون میں جانے و نہانے کے حکموں کا بیان	؍؍	کپڑوں کو دہونا میل کچیل سے اور صاف ستھرے رہنا بہتر ہے
١٠٠٥	جو شخص ایسی چیز کا مالک ہو جو اوسپر نکاح حرام ہے تو وہ آزاد ہو جاویگا	١٠١٧	ننگے چلنے کا بیان اور ننگا ہونیکا	١٠٢٧	زرد رنگ کا بیان
؍؍	ام ولد مولی کے مرنیکے بعد آزاد ہو جاویگی	١٠١٨	شروع ہوئی کتاب لباس کے احکام میں یعنی کپڑے کے پہننے کے احکام	؍؍	سبز رنگ کا بیان
١٠٠٦	مدبر وہ غلام ہے جسکو مولی نے اپنی موت کے بعد آزاد کر دیا ہو اوس کی بیع کا بیان	١٠١٩	جو شخص نیا کپڑا پہنے اوسکے واسطے کیا دعا ہے	؍؍	سرخ رنگ کا بیان
١٠٠٧	کوئی شخص اپنے غلاموں کو آزاد کر دے جو ثلث مال سے زیادہ ہوں تو کیا حکم ہے	؍؍	قمیص کا بیان یعنی کرتے کا بیان	١٠٢٩	سرخ رنگ کی رخصت کا بیان
١٠٠٨	جو شخص اپنے مالدار غلام کو آزاد کرے تو مال مالک کا ہوگا	١٠٢٠	کمبل اور بالوں کا پہننا کیسا ہے	؍؍	سیاہ رنگ کا بیان
؍؍	جو غلام ولد الزنا ہو	١٠٢٢	خز ایک قسم کا کپڑا ہے بالوں کا یا اون اور ریشم دونوں کا پہننا	؍؍	کپڑے کے کناری کا بیان
		١٠٢٣	حریر یعنے ریشمی کپڑے پہننے کے ممانعت کا بیان	؍؍	عمامہ باندھنے کا بیان
				١٠٣٠	صماء کے طور پر کپڑا لپیٹنے کی ممانعت
				؍؍	کرتے کا گریبان کھلا رہنا
				١٠٣١	کپڑے سے سر ڈھانپنا
				؍؍	تہ بند یا ازار کو ٹخنوں سے نیچے لٹکانا منع ہے
				١٠٣٢	تکبر اور غرور اور غرور کی برائی کا بیان

الجزء السادس والعشرون

پارہ چھبیسوان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی لباس النساء۔ عورتون کے لباس کا بیان **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لعن المتشبہات من النساء بالرجال والمتشبہین من الرجال بالنساء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کیا ہی مردون کے ساتھہ مشابہت کرنیوالی عورتون پر اور عورتون کے ساتھہ مشابہت کرنیوالے مردون پر

ف یعنی جو عورت عورتون کی وضع چھوڑکر مردانی وضع اختیار کرے اور جو مرد مردانی وضع چھوڑکر عورتون کی وضع زنانی اختیار کرے ان دونون پر حضرت نے پھٹکار کیا ہی کیونکہ خدا کی فطرت کو مٹاتے ہین اور اوسکو بدلنا چاہتے ہین اس حدیث سے بڑی سخت ثابت ہوئی اون مردون کی جو عورت بنتے ہین اور زنانہ بہیس کرتے ہین اسی طرح اون عورتون کی جو مردانہ بہیس کرتی ہین **عن** ابی ھریرۃ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجل یلبس لبسۃ المرأۃ والمرأۃ تلبس لبسۃ الرجل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس مرد پر لعنت کی ہی جو عورتون کا لباس پہنے اور اوس عورت پر بھی لعنت کی ہی جو مردون کا لباس پہنے (یعنی ایسا بالکل مرد معلوم ہو) **عن** ابن ملیکۃ قال قیل لعائشۃ رضی اللہ عنہا ان المرأۃ تلبس النعل فقالت لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الرجلۃ من النساء **ترجمہ** ابن ابی ملیکہ سے روایت ہی حضرت عائشہ سے کسی نے پوچھا کہ ایک عورت جوتا پہنتی ہے (یعنی وہ جوتا جو مردون کے پہننے کے لیے مخصوص تہا) تو حضرت عائشہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مردبننے والی عورت پر لعنت فرمائی ہی **باب** فی قولہ تعالی یدنین علیھن من جلابیبھن یعنی جو اللہ تعالی نے فرمایا ای نبی کہدے اپنی عورتون اور بیٹیون سے اور مسلمانون کی عورتون سے نیچے لٹکا لین اپنے اوپر تہوڑی سے چادرین اوسکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا انھا ذکرت نساء الانصار فاثنت علیھن وقالت لھن معروفا وقالت لما نزلت سورۃ النور عمدن الی حجور او حجوز شک ابو کامل فشققنھن فاتخذن منہ خمرا **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہی اونہون نے انصار کی عورتون کا ذکر کیا تو اون کی تعریف کی اور کہا جب سورہ نور اوتری (یعنی یہ آیت وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارھن ویحفظن فروجھن ولا یبدین زینتھن الا ما ظھر منھا ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن الآیۃ یعنی کہدے ای ایمان والیون کو نیچی رکہین اپنی آنکھین اور تھامتی رہین اپنے ستر اور نہ دکہاوین اپنا سنگار مگر جو کہلی چیز ہے اوسمین سے اور ڈال لین اپنی اوڑہنی اپنے گریبان پر اخیر تک) تو اونہون نے پردون کو یا تہبندون کو پھاڑکر اوڑہنیان بنائین **ف** یعنی سربندہین جن سے سر اور گریبان کرتے کا ڈہپا رہے یہ جو اللہ نے فرمایا مگر جو کہلی چیز ہے مراد اوس سے چہرہ اور ہاتھہ کے پہنچے اور پانون ہین جنکا چہپانا ضرورت کیوجہ سے جب نہین ہے

عن ام سلمة قالت لما نزلت يدنين عليهن من جلابيبهن خرج نساء الانصار كان على رؤسهن
الغربان من الاكسية ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی جب یہہ آیت اوتری یدنین علیہن من جلابیبہن یعنی جھکا
لیکالین اپنے اوپر تہوڑی سی چادرین اپنی تو انصار کی عورتین اسطرح نکلتی تہین جیسا اون کے سرون پر کوے بیٹھے ہین یعنے
سیاہ کپڑے سر پر ڈالتین — عن عائشة رضی الله عنها انها قالت یرحم الله نساء المهاجرات الاول
لما انزل الله ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن شققن اکثف قال ابن صالح اکنف مروطهن فاختمرن
بها ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی اونہون نے کہا اللہ رحم کری اون عورتون پر جنہون نے سب سے
پہلے ہجرت کی تھی جب اللہ نے یہہ آیت اوتاری ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن یعنے اپنی اوڑھنیان اپنے گریبانون
پر لٹکاوین تو اونہون نے اپنی پردون کو پہاڑ کر اپنی اوڑھنیان بنائین (اور اوسی وقت حکم کی تعمیل کی) باب
فیما تبدی المرأة من زینتها عورت کو اپنی سنگار مین سی کیا کیا کھلا رکہنا درست ہی عن عائشة رضی الله
عنها ان اسماء بنت ابی بکر دخلت علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعلیها ثیاب رقاق فاعرض
عنها رسول الله صلی الله علیه وسلم وقال یا اسماء ان المرأة اذا بلغت المحیض لم تصلح ان یرے
منها الا هذا وهذا واشار الی وجهه وکفیه ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضہ سے روایت ہی بی بی
اسما حضرت ابوبکر رضہ کی بیٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئین اور اون کے بدن پر باریک کپڑے تہے تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکی طرف سی مونہہ پہیر لیا اور فرمایا کہ اے اسما عورت جب جوانی کو پہونچی تو پہنا سب نہین کہ
اوسکا بدن دکھائی دے سوا اس کے اور اس کے اور اشارہ کیا حضرت نے اپنے چہرے اور دونون ہتہیلیون کیطرف ف
یعنی ایسا باریک کپڑا جس سے بدن معلوم ہو پہننا درست نہین اور عورت کا کوئی عضو کہلنا نہ چاہیے مگر چہرہ کا اور گٹے
تک ہاتہہ کا کہلا رہنا مضایقہ نہین کیونکہ ان کے کہولنے کی ضرورت ہوا کرتی ہی بعضون نے اس زمانے مین بسبب فساد کے چہرہ
کہولنا بھی مکروہ رکہا ہی باب فی العبد ینظر الی شعر مولاته غلام اپنی مالکہ کا سر کہلا ہوا دیکہہ سکتا ہے
عن ام سلمة استاذنت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الحجامة فامر ابا طیبة ان یحجمها قال حسبت
انه قال کان اخاها من الرضاعة او غلاما لم یحتلم ترجمہ جابر سے روایت ہی ام سلمہ نے اجازت چاہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے پچہنی لگانے کی آپ نے ابو طیبہ کو حکم کیا کہ پچہنی لگاوے ام سلمہ کے راوی نے کہا مین خیال کرتا ہون
کہ ابو طیبہ ام سلمہ کا رضاعی یعنی دودہ بہائی تہا یا لڑکا تہا نابالغ ابھی جوان نہین ہوا تھا عن انس ان النبی صلی الله
علیه وسلم اتی فاطمة بعبد قد وهبه لها قال وعلی فاطمة رضی الله عنها ثوب اذا قنعت به راسها
لم یبلغ رجلیها واذا غطت به رجلیها لم یبلغ راسها فلما رای النبی صلی الله علیه وسلم ما تلقی قال
انه لیس علیک باس انما هو ابوک وغلامک ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت

فاطمہ نے سر اپنا پس ایک غلام لیکر آئے جو انکو ہبہ کیا تہا اوسوقت فاطمہ ایک کپڑا اپہنی تہین جب اوس سے سر کو ڈہانکتین
تو پانون تک نہ ہوتا اور جب پانون ڈہانکتین تو سر تک نہ پہونچتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ کو اس تردد
مین دیکہا تو فرمایا اگر تمہارا سر یا پانون کہلا رہے تو کچہ قباحت نہین کیونکہ یہان یا تمہارے باپ ہین یا تمہارا غلام
ہے **ف** اور غلام اپنی مالکہ کا محرم ہے اور جو لوگ اپنی غلام سے عورت کو پردہ کرنیکے لیے کہتے ہین وہ دلیل دیتے ہین
کہ یہہ غلام نابالغ ہوگا **باب فی قولہ تعالیٰ غیر اولی الاربۃ** یہہ جو اللہ نے فرمایا کہ عورتون کو اپنا سنگار کہولنا
رشتہ دارون کے آنے جانیوالی کمیرون کے سامنے درست ہے اوسکا بیان **عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت کان یدخل**
علی ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم مخنث فکانوا یعدونہ من غیر اولی الاربۃ فدخل علینا النبی صلی
اللہ علیہ وسلم یوما وہو عند بعض نسائہ وہو ینعت امراۃ فقال انہا اذا اقبلت اقبلت باربع واذا
ادبرت ادبرت بثمان فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا اری ہذا یعلم ما ہہنا لا یدخل علیکن ہذا فحجبوہ
ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بی بی کے پاس ایک ہیجڑا آیا کرتا تہا
لوگ اوسکو غیر اولی الاربۃ یعنی اون لوگون مین سے جنکو عورتون کی حاجت نہین جیسے کمیری محنت مزدوری والے
یا بوڑہے پہونس انمین ہی خیال کرتین ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری پاس تشریف لائی اور وہ ہیجڑا بیٹہا
تہا ایک عورت کی تعریف کرتا تہا کہ جب وہ سامنے آتی ہے تو چار بٹین اوس کی پیٹ پر (موٹاپے سے) نمایان ہوتی مین
اور جب پیٹہ موڑکر جاتی ہے تو آٹہہ بٹین دونو طرف سے دکہلائی دیتی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ بہی عورتون
کی باتین جانتا ہے (یعنی اون کے حسن اور قبح کی تمیز کرتا ہے اچہی عورت کو پہچانتا ہے گو جماع پر قادر نہین ہے) اب یہہ تمہاری
پاس نہ آیا کرے اوسوقت سے آپکے بی بیون نے اوس سے پردہ شروع کیا **عن عائشۃ بہذا المعنی زاد واخرجہ فکان**
بالبیداء یدخل کل جمعۃ یستطعم ترجمہ حضرت عائشہؓ سے بہی حدیث مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلعم نے
اوس ہیجڑے کو نکلوادیا بیدا مین (جو ایک میدان ہے مدینہ سے باہر) ہر جمعہ کو وہ کہانا مانگنے شہر مین آتا) **عن الاوزاعی**
فی ہذہ القصۃ فقیل یا رسول اللہ انہ اذن یموت من الجوع فاذن لہ ان یدخل فی کل جمعۃ مرتین
فیسأل ثم یرجع ترجمہ اوزاعی سے بہی حدیث مروی ہے اوس مین یہ ہے کہ جب آپ نے اوس ہیجڑے کو شہر سے نکلوا دیا
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ بہوک کے مارے مرجاویگا آپ نے اجازت دی ہفتے مین دوبار شہر مین آنیکی تاکہ مانگ تانگ
کر چلا جایا کرے (یعنی کہانا وغیرہ لیکر چلا جائے اور وہین رہے) **باب فی قولہ عز وجل وقل للمؤمنات یغضضن**
من ابصارہن اللہ جل جلالہ فرمایا مومنہ عورتون سے کہو اپنی نگاہ نیچی رکہین اوسکا بیان **عن ابن عباس وقل للمؤمنات**
یغضضن من ابصارہن الآیۃ فنسخ واستثنی من ذلک والقواعد من النساء اللاتی لا یرجون نکاحا
الآیۃ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے یہہ جو آیت ہے وقل للمؤمنات یغضضن من ابصارہن ویحفظن فروجہن ولا یبدین زینتہن

الا ما ظهر منها ولیضربن بخمرهن علی جیوبهن) جسکا ترجمہ اوپر گزرا) اسمین سے ستثنے ہوگئین وہ عورتین جو گھر مین بیٹھی رہنی کی لائق
ہین بوڑہی ہوگئین انکو مردون کے سامنے اپنی چادر وغیرہ اوتارنا درست ہی والقواعد من النساء کی آیت سی **عن** ام سلمة
قالت كنت عند رسول الله صلی الله علیه وسلم وعنده میمونة فاقبل ابن ام مكتوم وذلك بعد ان امر بالحجاب فقال
النبی صلی الله علیه وسلم احتجبا منه فقلنا یا رسول الله الیس اعمی لا یبصرنا ولا یعرفنا فقال النبی صلی الله علیه
وسلم افعمیاوان انتما الستما تبصرانه ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھی اور آپکے
پاس میمونہ بھی بیٹھی تھین تنے مین عبداللہ بن ام مکتوم آئی اور یہہ بعد آیت حجاب اوترنی کی تہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا پردہ کرو تم دونون اوس سے ہم نی کہا یا رسول اللہ وہ تو اندہا ہی نہ ہم کو دیکہتا ہی نہ پہچانتا ہی آپ نے فرمایا کیا تم بہی
اندہی ہو تم اوسکو نہین دیکہتی **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورت کو بہی غیر محرم مرد کو دیکہنا درست نہین ہی مگر وسرا
عمل مشکل ہی اوس حال مین جب عورت کو اپنی ضروریات کی لئی نکلنا اور باہر جانا درست ہو شاید یہہ حدیث ورع اور تقوی پر
محمول ہو **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم عبده امته
فلا ینظر الی عورتها ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی
غلام کا نکاح اپنی لونڈی سے کردے تو پہر لونڈی کے ستر کو نہ دیکہی یعنے ناف کے نیچے سے گہٹنے تک اس سے اوپر دیکہنا درست ہی
عن عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا زوج احدکم خادمه عبده
او اجیره فلا ینظر الی ما دون السرة فوق الركبة ترجمہ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی اپنی لونڈی کا نکاح کردے اپنے غلام سے یا نوکر سے پہر اوس کے ستر کو نہ دیکہی ناف کے نیچے اور
گہٹنون سے اوپر اس لیے کہ جب لونڈی کا نکاح ہوگیا پہر اوس سے مولی کو جماع درست نہین ہی) **باب** فی الاختمار سر پر
اوڑہنی لپیٹنے کا بیان **عن** ام سلمة ان النبی صلی الله علیه وسلم دخل علیها وهی تختمر فقال لیة لا لیتین قال ابو داود
معنی لیة لا لیتین یقول تعتم مثل الرجل لا تکرره طاقا او طاقین ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اون کے پاس تشریف لائی اور وہ اوڑہنی لپیٹ رہی تہین) یعنی اپنی سر پر اوڑہنی لپیٹتی تہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا بس ایک ہی پیچ رکہو دو پیچ نہ کرو (ایسا نہ ہو مردون سے مشابہت ہو جاوی عمامہ جیسے ہوتا ہی) **باب** فی لبس
القباطی للنساء باریک کپڑا عورتون کو پہننا درست ہی **عن** دحیة بن خلیفة الکلبی انه قال اتی رسول الله صلی الله
علیه وسلم بقباطی فاعطانی منها قبطیة فقال اصدعها صدعین فاقطع احدهما قمیصا واعط الاخر امرأتك
تختمر به فلما ادبر قال وامر امرأتك تجعل تحته ثوبا لا یصفها ترجمہ دحیہ بن خلیفہ الکلبی سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کچہ کپڑے ملک مصر کے آئی (یعنی مصری کپڑی سفید اور باریک) سو آپ نے اون مین سے مجھے
ایک کپڑا دیا اور فرمایا کہ اسکو پہاڑ کر دو ٹکڑی کر (دونون میں) ایک کا کرتہ بنا لے (یعنی اپنی لیے) اور دوسرا ٹکڑا اپنی عورت کو دیدے

تاکہ وہ اپنی اوڑھنی بناوے راوی نے کہا کہ جب حیہ نے پیٹھ پھیری تو آپ نے اس سے فرمایا کہ اپنی عورت کو حکم کر کہ اوس کے نیچے
ایک اور کپڑا بھی پہنے تاکہ اوسکو ظاہر کرے یعنی اوسکا بدن معلوم نہ ہو) **باب** في الذيل عورت ازار کو کتنا لٹکاوے

عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم حين ذكر الازار فالمرأة يا رسول الله
قال ترخي شبرا قالت ام سلمة اذا ينكشف عنها قال فذراعا لا تزيد عليه ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب ازار کا ذکر آیا تو عورت کے ازار کا بھی ذکر کیا کہ یا رسول اللہ عورت کیا کرے (یعنی
اگر عورت ازار دراز نہ کرے تو ستر کھلنے کا اندیشہ ہے) آپ نے فرمایا کہ وہ ایک بالشت تک دراز کرے پھر ام سلمہ نے عرض کیا
کہ اتنا تو اتنے پر کھلیگا آپنے فرمایا کہ ایک ہاتھ سے زیادہ نہ بڑہاوے **ف** یعنی ٹخنوں سے ایک بالشت یا ایک ہاتھ عورت زیادہ
نیچے کرے یا پنڈلیوں سے ایک ہاتھ یا ایک بالشت یا زیادہ نیچے کرے دوسری صورت ہے **عن** ابن عمر قال رخص رسول الله صلى
الله عليه وسلم لامهات المؤمنين في الذيل شبرا ثم استزدنه فزادهن شبرا فكن يرسلن الينا فنذرع لهن
ذراعا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں کو ایک بالشت ازار لٹکانے کی اجازت
دی تھی انہوں نے زیادہ چاہا آپنے دو بالشت کی اجازت دی پس آپکی بیبیاں کپڑا ہمارے پاس بھیجتیں ہم اپنی ہاتھ سے ناپ دیتے

باب في اهب الميتة مردہ جانور کی کھال کا بیان **عن** ميمونة قالت اهدي لمولاة لنا شاة من الصدقة
فماتت فمر بها النبي صلى الله عليه وسلم فقال الا دبغتم اهابها واستنفعتم به قالوا يا رسول الله انها
ميتة قال انما حرم اكلها ترجمہ میمونہ سے روایت ہے ہماری آزاد کی ہوئی لونڈی کو صدقے کی ایک بکری ملی وہ مر گئی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں تشریف لائے فرمایا کہ تم اوسکی کھال کو دباغت سے پاک کر کے اپنے کام میں کیوں نہ لائے انہوں
نے عرض کیا یا رسول اللہ تو مردار ہے آپنے فرمایا صرف اوسکا کھانا حرام ہے) نہ اوسکی کھال سے نفع اوٹھانا **عن** الزهري
بهذا الحديث لم يذكر ميمونة قال فقال الا انتفعتم باهابها ثم ذكر معناه لم يذكر الدباغ ترجمہ زہری سے یہی حدیث
مروی ہے اوس میں یہ ہے کہ تم نے اوسکی کھال سے فائدہ کیوں نہیں اوٹھایا اور دباغت کا ذکر نہیں کیا (اسی واسطے بعضوں کے نزدیک
دباغت کرنا ضرور نہیں بلکہ سکھا کر کام میں لانا درست ہے) **عن** معمر قال كان الزهري ينكر الدباغ ويقول يستمتع به
على كل حال قال ابو داود لم يذكر الاوزاعي ويونس وعقيل في حديث الزهري الدباغ وذكره الزبيدي
وسعيد بن عبد العزيز وحفص بن الوليد ذكروا الدباغ ترجمہ معمر نے کہا کہ ابن شہاب زہری انکار کرتے تھے دباغت
کا ابو داود نے کہا کہ اوزاعی اور یونس اور عقیل نے زہری کی حدیث میں دباغت کا ذکر نہیں کیا اور زبیدی اور سعید بن عبد
العزیز اور حفص بن ولید نے دباغت کا ذکر کیا ہے (دباغت کہتے ہیں چمڑا صاف کرنیکو مٹی اور نمک یا کسی چیز لگا کر جس سے اوسکی خرابی
رہے اور صاف ہو جاوے) **عن** ابن عباس قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول اذا دبغ الاهاب فقد
طهر ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب چمڑا صاف ہو گیا پاک

وغیرہ سے تو پاک ہو گیا **ف** یہی مذہب ہے امام اعظم کا ہے کہ سب چمڑی دباغت اور صاف کرنے سے پاک ہو جاتے ہیں سوا آدمی اور خوک کے آدمی تعظیم
اور بزرگی کے سبب سے اور خوک ناپاکی کے سبب سے اور امام شافعی کے نزدیک کتے کا چمڑا بھی اسیطرح پاک نہیں ہوتا **عن** عائشۃ زوج النبی
صلی اللہ علیہ وسلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر ان یستمتع بجلود المیتۃ اذا دبغت **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا ہے مردون کی کہال سے نفع اوٹہانیکو جب دباغت کیجاوے **عن**
سلمۃ بن المحبق ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک اتی علی بیت فاذا قربۃ معلقۃ فسال الماء
فقالوا یا رسول اللہ انہا میتۃ فقال دباغہا طہورہا **ترجمہ** سلمہ بن محبق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم غزوہ تبوک میں ایک گہر میں آئے وہان ایک مشک لٹک رہی تہی (پانی بہری ہوئی) آپ نے پانی مانگا لوگون نے
عرض کیا یا رسول اللہ وہ مردار کی کہال ہے آپ نے فرمایا دباغت سے پاک ہو گئی **عن** العالیۃ بنت سبیع قالت
کان لی غنم باحد فوقع فیہا الموت فدخلت علی میمونۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکرت ذلک
لہا فقالت لی میمونۃ لو اخذت جلودہا فانتفعت بہا فقالت او یحل ذلک قالت نعم مر علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم رجال من قریش یجرون شاۃ لہم مثل الحمار فقال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو
اخذتم اہابہا قالوا انہا میتۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یطہرہا الماء والقرظ **ترجمہ** عالیہ بنت
سبیع سے روایت ہے میری پاس بکریان تہین احد کے پہاڑ پر وہ مرنا شروع ہوئین تو مین ام المومنین میمونہ پاس گئی اور ا
سے بیان کیا انہون نے کہا خیر تم اون کی کہال کو لیکر اوس سے فائدہ اوٹہاتین مین نے کہا کیا مری کی کہال سے نفع اٹہانا درست
ہے میمونہ نے کہا ہان درست ہے ایکبار قریش کے چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے ایک بکری کو اوس گدہے
کیطرح گہسیٹے نکلے آپ نے فرمایا کاش تم اوس کی کہال لے لیتے اون لوگون نے کہا وہ مردار ہے آپ نے فرمایا پانی پاک
کر دیتا اوسکو اور قرظ (قرظ ایک درخت کے پتے ہین جن سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے) ان حدیثون سے معلوم ہوتا ہے کہ مردہ جانور
کی کہال دباغت سے پاک ہوتا ہے یہی قول ہے اکثر ائمہ کا اور امام مالک کے نزدیک جو جانور مر جاوے اوس کی کہال دباغت
سے پاک نہین ہوتی) **باب** من روی ان لا ینتفع باہاب المیتۃ جن لوگون کے نزدیک مردہ کی کہال دباغت سے پاک
نہین ہوتی اونکی دلیل **عن** عبد اللہ بن عکیم قال اتانا کتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بارض
جہینۃ وانا غلام شاب ان لا تستمتعوا من المیتۃ باہاب ولا عصب **ترجمہ** عبد اللہ بن عکیم سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی کتاب جہینہ کے ملک مین ہمارے سامنے پڑہی گئی اوس مین لکہا تہا کہ مردار جانور سے نفع نہ اوٹہاؤ نہ اوسکی کہال سے
نہ پٹہون سے (شاید اس حدیث کا یہ مطلب ہو کہ بغیر دباغت کے نفع نہ اٹہاؤ تو پہلی احادیث کے خلاف نہ ہوگی) **عن** الحکم بن
عتیبۃ انہ انطلق ہو وناس معہ الی عبد اللہ بن عکیم رجل من جہینۃ قال الحکم فدخلوا وقعدت علی الباب
فخرجوا الی فاخبرونی ان عبد اللہ بن عکیم اخبرہم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب الی جہینۃ قبل

موتہ ان لا ینتفعوا من المیتۃ باھاب ولا عصب قال ابو داؤد فاذا دبغ لا یقال لہ اھاب انما یسمی شنا و قربۃ قال النضر بن شمیل یسمی اھابا ما لم یدبغ ترجمہ حکم بن عتبہ سے روایت ہے وہ گئی لوگون کے ساتھ عبد اللہ بن عکیم کے پاس گئی جو ایک شخص تہے قبیلہ جہینہ سے تو حکم نے کہا مین دروازی پر بیٹھا رہا اور وہ لوگ اندر گئی جب باہر نکلے تو انہون نے مجھ سے بیان کیا کہ عبد اللہ بن عکیم نے اون سے کہا رسول اللہ صلعم نے اپنی وفات سے پیشتر جہینہ کے لوگون کو لکھا کہ مردار جانور کی کہال اور پٹھون سے نفع نہ اوٹھاؤ ابو داؤد نے کہا اس حدیث مین اہاب کا لفظ آیا ہی یعنی مردار کے اہاب سے نفع نہ اوٹھاؤ اہاب کہتے ہین کہال کو دباغت سے پہلے جب اوسکی دباغت ہوجاتی ہی تو اوسکو اہاب نہین کہتے بلکہ شن یا قربہ بولتے ہین۔ نضر بن شمیل نے کہا اہاب اوسوقت تک کہتے ہین جبتک اوسکی دباغت نہو

باب فی جلود النمور چیتون کی کہال کا بیان **عن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ترکبوا الخز ولا النمار قال وکان معاویۃ لا یتھم فی الحدیث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ معاویہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت سوار ہو خالص ریشمی زینون پر اور نہ چیتون کی کہال پر ابن سیرین نے کہا معاویہ حدیث کی روایت مین متہم نہ تہے (یعنی کذب کی تہمت اون پر نہین کی گئی حدیث مین) مراد یہ ہے کہ دباغت سے پہلے چیتی کی کہال پر سوار نہ ہو یا بعد دباغت کے بہی کیونکہ مغرورون کا طریقہ ہی) **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تصحب الملائکۃ رفقۃ فیھا جلد نمر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملائکہ اون لوگون کے پاس نہین جاتے جن کے پاس چیتی کی کہال ہوتی ہی (غرور کی راہ سے وہ اوسکو رکہتے ہین) **عن** خالد قال وفد المقدام بن معدیکرب وعمرو بن الاسود ورجل من بنی اسد من اھل قنسرین الی معاویۃ بن ابی سفیان فقال معاویۃ للمقدام اعلمت ان الحسن بن علی توفی فرجع المقدام فقال لہ رجل اتراھا مصیبۃ قال ولم لا اراھا مصیبۃ وقد وضعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی حجرہ فقال ھذا منی وحسین من علی فقال الاسدی جمرۃ اطفاھا اللہ عز وجل قال فقال المقدام اما انا فلا ابرح الیوم حتی اغیظک واسمعک ما تکرہ ثم قال یا معاویۃ ان انا صدقت فصدقنی وان انا کذبت فکذبنی قال افعل قال فانشدک باللہ ھل تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس الحریر قال نعم قال فانشدک باللہ ھل سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن لبس الذھب قال نعم قال فانشدک باللہ ھل تعلم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن لبس جلود السباع والرکوب علیھا قال نعم قال فواللہ لقد رایت ھذا کلہ فی بیتک یا معاویۃ فقال معاویۃ قد علمت انی لن انجو منک یا مقدام قال خالد فامر لہ معاویۃ بما لم یامر لصاحبیہ وفرض لابنہ فی المائتین ففرقھا المقدام قال ولم یعط الاسدی احدا

شیئا مما اخذ فبلغ ذلک معاویۃ فقال اما المقدام فرجل کریم بسط یدہ واما الاسدی فرجل حسن الامساک
لشیئہ **ترجمہ** خالد سے روایت ہی کہ مقدام بن معدیکرب اور عمرو بن الاسود اور ایک شخص و بنی اسد مین سے جو قنسرین کا رہنیوالا
تہا معاویہ بن ابی سفیان کے پاس آئے تو معاویہ نے کہا مقدام سے کیا تم کو خبر ہوئی حسن بن علی (یعنے حضرت امام حسن رض
کا) انتقال ہو گیا مقدام نے یہ سنکر انا للہ وانا الیہ راجعون کہا اسمین وہ شخص (معاویہ ۱۲) بولا کیا یہ بہی تم کوئی مصیبت سمجہی
(یعنی انا للہ وانا الیہ راجعون تو مصیبت کے مقام پر پڑہا جاتا ہی) مقدام نے کہا مین کیونکر اوسکو مصیبت نہ سمجہون حالانکہ رسول
اللہ صلعم نے امام حسن کو اپنی گود مین بٹھایا اور فرمایا یہ میرا بچہ ہے (یعنی مجہسے ہی کیونکہ امام حسن رض انحضرت صلعم کے بہت
مشابہ تہے) اور حسین رض علی کے بچے ہین یہ سنکر وہ اسدی شخص (معاویہ کے خوش کرنیکو لیے) بولا (معاذ اللہ) ایک انگارہ
تہا جسکو اللہ نے بجہا دیا (یعنی امام حسن رض جبتک زندہ تہے تو معاویہ کو خوف تہا کہین خلافت اون کے ہاتہ سے جاتی نہ رہے
و ہلکی اوس اسدی نے معاذ اللہ امام حسن رض کو باعث فتنہ او فساد خیال کیا) مقدام نے کہا لیکن مین تو آج کے دن بغیر تمکو غصہ دلائے
ہوے اور برا بہلا سنائے ہوئے نہ ہونگا (یعنی جیسے اسدی نے دنیا کی ظاہرداری کے لیے خوشامد سے تم کو خوش کرنے کے لیے
ایک ناحق بات کہدی ایسی ہی مین حق بات تم سے کہونگا اگرچہ تم ناراض اور ناخوش ہو یا برا مانو) پھر کہا ای معاویہ اگر مین سچ کہون
تو مجہی سچا کہنا اور جو جہوٹ بولون تو جہوٹا کہنا معاویہ نے کہا اچہا مین ایسا ہی کرونگا مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم نے رسول اللہ
صلعم سے سنا ہی آپ منع کرتے تہے سونا پہننے سے معاویہ نے کہا ہان سنا ہے پہر مقدام نے کہا بہلا قسم خدا کی تم جانتے ہو کہ منع
کیا رسول اللہ صلعم نے نر ریشمی کپڑا پہننے سے معاویہ نے کہا ہان مقدام نے کہا بہلا قسم اللہ کی تم جانتے ہو کہ منع کیا رسول اللہ
نے درندون کی کہالین پہننے سے اور اون پر سوار ہونیسے معاویہ نے کہا ہان پہر قسم خدا کی مین تو تمہارے گہر مین یہہ سب دیکہتا ہون
معاویہ نے کہا مین جانتا ہون کہ تمہارے ہاتہ سے مین نجات نہ پاؤنگا خالد نے کہا پہر معاویہ نے حکم کیا مقدام کو اتنی مال دینے
کا جتنا اور اون کے دو ساتہیونکو نہ دیا اور اون کے بیٹے کا حصہ مقرر کیا دوسو والون مین مقدام نے وہ مال اپنے ساتہیون
کو بانٹ دیا اور اسدی نے اپنے مال مین سے کسیکو کچہہ نہ دیا یہہ خبر معاویہ کو پہونچی انہون نے کہا مقدام تو ایک سخی شخص ہے جسکا
ہاتہ کہلا ہوا ہے اور اسدی اپنی چیز کو اچہی طرح روکتا ہے **ف** امام حسن علیہ السلام کے انتقال پر معاویہ کو یہ کہنا کہ یہ مصیبت
نہین ہی بسبب تہا اونکے تعصب کے علی اور اولاد علی رض سے راضی ہو اللہ اپنے رسول کی اہل بیت سے اور ہمارا حشر اون کے ساتہہ کرے
آمین **عن ابی الملیح بن اسامۃ عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن جلود السباع** **ترجمہ** ابو الملیح
نے اسامہ اپنے باپ سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلعم نے منع فرمایا ہی درندون کے چمڑون سے **ف** یعنے اونکے استعمال سے اگرچہ
دباغت کیے ہوئی ہون کیونکہ پہننا اونکا باعث نخوت و تکبر ہوتا ہی مینا دارون مین **باب فی الانتعال** جوتا پہننے

کا بیان **عن جابر قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فقال اکثروا من النعال فان الرجل لا یزال
راکبا ما انتعل** **ترجمہ** جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ ہم سفر مین تہے تو آپ نے فرمایا کہ بہت

بہت پہنو سلیپر کہ آدمی جب تک جوتا پہنے رہتا ہی گویا ہمیشہ سوار رہتا ہے (یا نون ید اسی تحیا ہیں) عن انس ان نعل النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان لھا قبالان ترجمہ انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاپوش مین دو تسمے لگے تھے
ف یعنی ایک تسمہ انگوٹھی اور اوسکے پاس کی اونگلی مین رہتا تھا دوسرا تسمہ بیچ کی اونگلی اور اوس کے پاس کی اونگلی مین رہتے
تہے عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ینتعل الرجل قائما ترجمہ جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہوکر جوتا پہننے سے آدمی کو منع فرمایا ہے ف یہ اوسحالت مین ہی کہ کہڑے ہو کر پہننے مین مشقت پڑتی ہو اور
باندہنے مین تسمے کے ہاتہہ کا محتاج ہو تو جہکنا پڑے لیکن جو چہوا جوتا ہو تو اوس کے کہڑے ہو کر پہننے مین کچہہ تکلیف نہین ہے عن
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یمشی احدکم فی النعل الواحدۃ لینتعلھما جمیعا او
لیخلعھما جمیعا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی ایک جوتا پہنکر نہ چلا
کرے چاہیے کہ دونو جوتا ان پہنے یا دونون اوتار رکہے عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انقطع
شسع احدکم فلا یمشی فی نعل واحدۃ حتی یصلح شسعہ ولا یمشی فی خف واحد ولا یاکل بشمالہ ترجمہ
جابر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ایک جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوے تو ایک ہی جوتا پہنکر نہ چلے جب تک
اوسکا تسمہ درست نکرلیوے اور نہ ایک موزہ پہنکر چلے اور نہ اپنے بائین ہاتہہ سے کہانا کہاوے البتہ اگر داہنا ہاتہ کٹا ہو یا کوئی عذر ہو تو
بائین ہاتہہ سے کہاوے عن ابن عباس قال من السنۃ اذا جلس الرجل ان یخلع نعلیہ فیضعھما بجنبہ ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہی کہ سنت یہہ ہے کہ جب آدمی بیٹہے تو اپنے جوتیون کو اوتار کر اپنے بازو رکہہ لیوے (یعنی جوتیون سمیت نہ بیٹہے بلکہ
جوتیونکو اوتار کر بازو سے رکھ لے) عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا انتعل احدکم فلیبدا
بالیمین واذا نزع فلیبدا بالشمال لتکن الیمین اولھما تنعل وآخرھما تنزع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جوتا پہنے کوئی تم مین سے تو چاہیے کہ داہنے پیر مین اول پہنے اور جب اوتارے تو پہلے بائین
پیر کا اوتارے تو داہنا پیر پہننے وقت شروع مین ہی اور اوتارنے وقت اخیر مین ہی عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یحب التیمن ما استطاع فی شانہ کلہ فی طھورہ وترجلہ ونعلہ ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حتی المقدور اپنے سب کام کو داہنی طرف سے شروع کرنا بہت پسند تہا وضو کرنے مین
اور کنگہی کرنے مین اور اپنی جوتا پہننے مین مسلم کی روایت مین اتنا زیادہ ہی اور مسواک کرنے مین اور یہ نہین ہی کہ سب کامون
مین داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تے عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لبستم
واذا توضأتم فابدءوا بایامنکم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم کپڑے پہنو
یا وضو کرو تو تم اپنی داہنی طرف سے شروع کرو باب فی الفرش بچہونے کا بیان یعنی سونے کی توشک کا عن جابر بن
عبد اللہ قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفرش قال فراش للرجل وفراش للمراۃ وفراش للضیف والرابع

للشیطان ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بچھونیکا ذکر آیا تو آپ نے فرمایا
کہ ایک بچھونا تو آدمی کو اپنی ذات کے لیے چاہیے اور دوسرا بچھونا اپنی عورت کے لیے اور ایک بچھونا مہمان کے لیے چاہیے
اور چوتھا بچھونا شیطان کے لیے ہے **ف** یعنی ہر شخص کے لیے تین بچھونے چاہیے اگر میسر ہوں ایک تو اپنی ذات کیواسطے دوسرا
اپنی گھر کی عورت کے لیے کہ شاید کوئی وقت اپنی مرضی سے یا کسی عذر کے سبب سے تنہا سونے کا اتفاق ہو اگرچہ ایک بستر پر سونا
عورت کے ساتھ سنت کے بہت موافق ہے۔ اور تیسرا بستر مہمان کیواسطے کہ جسکی یہاں اکثر مہمان آیا کرتے ہیں تو اسقدر ہونیکا
مضایقہ نہیں مگر اس تین قسم سے جو بستر زیادہ ہو تو وہ بستر شیطان کے لیے ہے یعنی وہ فضول اور اسراف اور تکبر کے باب میں داخل
ہے جیسا اکثر دنیا داروں کے یہاں ہوتا ہے کہ محض بیکار مسند دسند ہیں اور توشکین بچھے رہتے ہیں **عن** جابر بن سمرة
قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی بیتہ فرایتہ متکئا علی وسادة علی یسارہ ترجمہ جابر بن سمرة سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مکان میں میں گیا تو آپ کو تکیہ پر ٹیکا لگائے ہوئے دیکھا بائیں جانب کو آپ ٹیکا لگائے ہوئے
تھے معلوم ہوا ایسا عادت نبوی کے خلاف نہیں ہے **عن** ابن عمر انہ رای رفقة من اہل الیمن رحالہم الادم
فقال من احب ان ینظر الی اشبہ رفقة کانوا باصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلینظر الی ہولاء ترجمہ ابن عمر
سے روایت ہے انہوں نے چند رفیقوں کو دیکھا سفر کرتے ہوئے جن کے پالان چمڑے کے تھے اون پر بیٹھے تھے تو کہا جس کو صحابہ سے
بہت مشابہ رفیقوں کو دیکھنا منظور ہووے تو ان کو دیکھے یعنی صحابہ بھی سفر میں ایسے ہی حال میں ہوتے تھے جیسے یہ لوگ ہیں **عن**
جابر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہل لکم انماط قلت وانی تکون لنا انماط قال اما انہا ستکون لکم
انماط ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا تمہارے پاس توشکیں ہیں میں نے کہا یا رسول اللہ
ہم کو توشکیں کہاں سے میسر ہیں آپ نے فرمایا عنقریب تم کو توشکیں ملینگی **عن** عائشة رضی اللہ عنہا قالت کان وسادة
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابن منیع التی ینام علیہا باللیل من ادم حشوہا لیف ترجمہ ام المومنین حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تکیہ ابن منیع نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو جس تکیہ
لگا کر سوتے تھے وہ دباغت کیے ہوئے چمڑے کا تھا خرما کے پوست سے بھرا ہوا تھا چمڑے کا تکیہ ٹھنڈا رہتا ہے جلدی گرم نہیں ہوتا
عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت کانت ضجعة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ادم حشوہا لیف ترجمہ ام
المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا گدّہ دباغت کیے ہوئے چمڑے کا تھا اور بھراو اسکا خرما کے پوست
کا تھا اوسی پر آپ استراحت فرماتے تھے **عن** ام سلمة قالت کان فراشہا حیال مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے اونکا بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مصلّی کے مقابل تھا جہاں آپ نماز پڑھتے تھے

باب فی اتخاذ الستور رنگین اور نقشے پردے لٹکانیکا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اتی فاطمة رضی اللہ عنہا فوجد علی بابہا سترا فلم یدخل قال وقلما کان یدخل الا بدا بہا فجاء علی رضی اللہ عنہ

فرآها مهتمة فقال ما لك قالت جاء النبي صلى الله عليه وسلم إلي فلم يدخل فأتاه علي رضي الله عنه فقال يا رسول
الله إن فاطمة اشتد عليها أنك جئتها فلم تدخل عليها قال وما أنا والدنيا وما أنا والرقم فذهب إلى فاطمة
فأخبرها بقول رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالت قل لرسول الله صلى الله عليه وسلم ما يأمرني به قال قل
لها فلترسل به إلى بني فلان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاطمہ رضی اللہ عنہا
کے مکان پر تشریف لائے اور دیکھا دروازے پر ایک پردہ لٹکتا دیکھا آپ اندر نہ گئے اور باہر ہی سے لوٹ گئے آپ بہت کم ایسا کرتے
کہ گھر میں جاویں اور پہلے فاطمہ کو نہ پوچھیں جب حضرت علی رض آئے تو فاطمہ کو دیکھا رنجیدہ بیٹھی ہیں انہوں نے پوچھا کیا
ہوا فاطمہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں آئے تھے لیکن اندر تشریف نہ لائے علی یہہ سنکر رسول اللہ صلعم پاس
آئے اور عرض کیا کہ فاطمہ کو آپکا آنا اور اون کے پاس جانا نہایت گران گزرا ہے آپنے فرمایا مجھہ سے اور نقش ونگار سے کیا
علاقہ اور مجھہ سے اور دنیا سے کیا علاقہ یہہ سنکر علی فاطمہ کے پاس گئے اور جو آنحضرت صلعم نے فرمایا تھا بیان کیا فاطمہ نے کہا
اچھا پوچھو آپ سے میں اس پردے کو کیا کروں آپنے فرمایا فلان لوگوں کو بھیجدو (ہر چند نقشی پردہ لٹکانا کچھہ منع نہیں
مگر آپنے اپنی آل کیواسطے اسقدر آرام اور عیش بھی دنیا کا گوارا نہ کیا پھر جیسا آپکو منظور رہتا ویسا ہی حضرت فاطمہ کا وفات
تک حال رہا) **عن** فضيل بهذا قال وكان سترا موشى **ترجمہ** فضیل سے یہی حدیث مروی ہے اتنا ہے کہ وہ پردہ
نقشی تھا **باب** في الصليب في الثوب جس کپڑے میں ترسول کی صورت بنی ہو **عن** عائشة رضي الله عنها
أن رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يترك في بيته شيئا فيه تصليب إلا قضبه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے مکان میں کسی تصویر والی چیز کو جسمیں ترسول کی صورت بنی ہو (یا او رکوئی صورت بغیر
کاٹے یا توڑے کے نہ چھوڑتے **ف** خواہ برتن یا کپڑا یا مثل اسکی کوئی چیز ہوتی) **باب** في الصور تصویروں کا بیان **عن**
علي رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تدخل الملائكة بيتا فيه صورة ولا كلب ولا جنب **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اوس گھر میں نہیں جاتے جسمیں جاندار کی
تصویر یا کتا یا ناپاک شخص ہو (یعنی جسکو نہانیکی حاجت ہو مراد وہ فرشتے ہیں جو سوا ہیں کاتبین اور حافظین کے وہ تو
ہر وقت آدمی کے ساتھہ رہتے ہیں) **عن** أبي طلحة الأنصاري قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول لا تدخل الملائكة
بيتا فيه كلب ولا تمثال وقال انطلق بنا إلى أم المؤمنين عائشة نسألها عن ذلك فانطلقنا فقلنا يا أم المؤمنين
إن أبا طلحة حدثنا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم بكذا وكذا فهل سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يذكر ذلك
قالت لا ولكن سأحدثكم بما رأيته فعل خرج رسول الله صلى الله عليه وسلم في بعض مغازيه وكنت أتحين قفوله
فأخذت نمطا كان لنا فسترته على العرض فلما جاء استقبلته فقلت السلام عليك يا رسول الله ورحمة الله
وبركاته الحمد لله الذي أعزك وأكرمك فنظر إلى البيت فرأى النمط فلم يرد علي شيئا ورأيت الكراهية

فی وجهه فاتی النمط حتی هتکه ثم قال ان الله لم یامرنا فیما رزقنا ان نکسو الحجارة واللبن قالت
فقطعته وجعلته وسادتین وحشوتهما لیفا فلم ینکر ذلك علی ترجمہ ابو طلحہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے رحمت کے فرشتے اوس گھر مین نہین آتے جس مین کتا ہو اور جاندار کی تصویر ہو
یعنی جسم ہو یہی تصویر نہ عکسی اور سطحی اور بعضون نے مطلق تصویر مراد رکھی ہے کیونکہ حدیث مطلق ہے زید بن خالد جو اس حدیث
کا راوی ہے اوس نے سعید بن یسار سے کہا میرے ساتھ چل ام المومنین عائشہ رض پاس ہم اونسے اس بات کو پوچھین پھر ہم گئے
اور عرض کیا اے ام المومنین ابو طلحہ نے ہمسے حدیث بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلعم نے ایسا فرمایا ہے آپ نے بھی کچھ سنا ہے
رسول اللہ صلعم سے کہ آپ اسکا ذکر کرتے ہون حضرت عائشہ نے کہا نہین لیکن مین تم سے ایک حدیث بیان کرتی ہون جو
مین نے دیکھا ہے تم کو کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جہاد کے کسی سفر مین نکلے اور مین آپ کے لوٹنے کی منتظر تھی تو مین نے
ایک پردہ لیکر اوسکو لٹکا دیا دروازے کی بڑی لکڑی پر جب آپ آئے تو مین آگے بڑھی اور مین نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ
ورحمۃ اللہ وبرکاتہ شکر ہے اوس خدا کا جسنے آپکو عزت دی اور آپ پر احسان کیا آپ نے دروازے پر پردے کو دیکھا تو آپ نے
سلام کا کچھ جواب نہ دیا اور مین نے آپ کے چہرے پر ناراضی دیکھی پھر آپ پردے پاس آئے اور آپ نے اوسکو اوتار ڈالا بعد
اوسکے فرمایا بیشک اللہ جل جلالہ نے ہم کو یہ حکم نہین دیا کہ ہم اوسکے رزق مین سے اینٹ اور پتھر کو کپڑا پہناوین حضرت عائشہ
نے کہا پھر مین نے اوس پردے کو کاٹ کر اوسکے دو تکیے بنا لئے اور اون کے اندر خرما کے پوست کا بھراؤ کیا اس امر پر رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ برا نہ مانا **عن** سهیل باسناده مثله قال فقلت یا امه ان هذا حدثنی ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال وقال سعید بن یسار مولی بنی النجار ترجمہ سہیل سے بھی یہ حدیث اسی طرح مروی ہے **ف**
ہر چند پردہ لٹکانا اور نقشی کپڑے کا استعمال کرنا مباح ہے مگر مومن کامل اور انبیا کا مرتبہ اسکو مقتضی ہے کہ واجب اور مندوب
کو بجا لاوین اور مباح کا استعمال بضرورت شدید کرین بعضون نے کہا اوس پردے مین تصویرین تھین آپ نے وہ صورتین مٹا دین
عن ابی طلحة انه قال ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ان الملائکة لا تدخل بیتا فیه صورة قال بسر
ثم اشتکی زید فعدناه فاذا علی بابه ستر فیه صورة فقلت لعبید الله الخولانی ربیب میمونة زوج
النبی صلی الله علیه وسلم الم یخبرنا زید عن الصور یوم الاول فقال عبید الله الم تسمعه حین قال الا
رقما فی ثوب ترجمہ ابو طلحہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رحمت کے فرشتے اوس گھر مین نہین آتے جس مین
جاندار کی تصویر ہو بسر نے کہا پھر زید بن خالد جو اس حدیث کے راوی ہین بیمار ہوئے ہم نے اونکی بیمار پرسی کی تو دیکھا اونکے دروازے
پر ایک پردہ لٹکا ہوا ہے جسمین صورت بنی ہوئی ہے تو مین نے عبید اللہ خولانی سے کہا زید نے تو ہم کو تصویر کی ممانعت مین حدیث
سنائی تھی پہلے دن کہتے تھے مگر کپڑے پر جو نقش و نگار ہو یعنے کپڑے پر اگر تصویر بنی ہو تو اوسکا استعمال کرنا درست ہے **عن**
جابر ان النبی صلی الله علیه وسلم امر عمر بن الخطاب زمن الفتح وهو بالبطحاء ان یاتی الکعبة فیمحو کل صورة فیها

فلم یدخلها النبی صلی الله علیه وسلم حتی محیت کل صورۃ فیها ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جب مکہ فتح ہوا اور آپ بطحا مین تہے تو حضرت عمر کو حکم کیا کہ کعبہ مین جاوین اور جتنی مورتین وہان ہون سب کو مٹا دین پہر
رسول اللہ صلعم کعبہ مین تشریف نہ لیگئے یہانتک کہ سب مورتین وہان کی مٹا دی گئین (یعنے محو کر دی گئین) عن میمونۃ

زوجۃ النبی صلی الله علیه وسلم ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ان جبرئیل علیه السلام کان وعدنی ان یلقانی

اللیلة فلم یلقنی ثم وقع فی نفسه جرو کلب تحت بساط لنا فامر به فاخرج ثم اخذ بیده ماء فنضح به مکانه

فلما لقیه جبرئیل علیه السلام قال انا لا ندخل بیتا فیه کلب ولا صورۃ فاصبح النبی صلی الله علیه وسلم فامر بقتل

الکلاب حتی انه لیامر بقتل کلب الحائط الصغیر ویترک کلب الحائط الکبیر ترجمہ ام المؤمنین حضرت میمونہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقرر جبرئیل نے مجھہ سے ملاقات کا آجکی رات وعدہ کیا تہا سو مجھہ سے
ملاقات نہین کی پہر حضرت کے جی مین آگیا کہ چارپائی کے نیچے کتے کا پلا ہے آپ نے اوسکے نکالنے کا حکم فرمایا تو وہ نکالا گیا پہر اپنے
ہاتہہ سے پانی لیکر وہان چہڑکا پہر جبرئیل علیہ السلام آپ کے ملاقات ہوئی تو جبرئیل نے کہا کہ ہم اوس گھر مین نہین جاتے جس
مین کتا یا مورت ہو پہر حضرت نے صبح کو کتون کے مار ڈالنے کا حکم دیا یہانتک کہ حکم دیا چہوٹے باغچے کے محافظ کتون کو مار دینے
کا اور چہوڑ دیا بڑے باغ کے کتون کو (کیونکہ بڑے باغ کی محافظت بغیر کتے کے دشوار ہے) عن ابی هریرۃ قال قال رسول

الله صلی الله علیه وسلم اتانی جبرئیل علیه السلام فقال اتیتک البارحة فلم یمنعنی ان اکون دخلت الا انه کان علی

الباب تماثیل وکان فی البیت قرام ستر فیه تماثیل وکان فی البیت کلب فمر براس التمثال الذی فی البیت

یقطع فیصیر کهیئة الشجرۃ ومر بالستر فلیقطع فلیجعل منه وسادتین منبوذتین توطآن ومر بالکلب

فلیخرج ففعل رسول الله صلی الله علیه وسلم واذا الکلب لحسن او حسین کان تحت نضد لهم فامر به فاخرج
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے تہے تو انہون نے مجھسے کہا
کہ کل کی رات کو بہی مین حاضر ہوا تہا کوئی چیز میرے لیے مانع نہ ہوئی سوائے تصویرون کے جو دروازے پر تہین اور گھر مین کپڑا
تصویروں سے نقش کیا ہوا تہا اور مکان مین کتا بہی تہا سو تصویرون کے تو سر کاٹنے کا حکم کیجیے جو مکان مین ہین تاکہ
پہر وہ درخت کی شکل ہو جاوین گے اور پردہ کے پہاڑنے کا حکم کیجیے اوسمین بیٹہنے کے لیے دو غالیچے بنائے جاوین تاکہ وہ
پیرون سے روندے جاوین اور کتے کے باہر نکالنے کا حکم دیجیے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ویسا ہی کیا معلوم ہوا کہ کتا حسن
یا حسین کا پالا ہوا ہے وہ اونکی تخت کے نیچے بیٹہا تہا آپ نے حکم دیا وہ نکالا گیا ف معلوم ہوا کہ جو تصویر کامل نہو یا جاندار کی نہو

اخر کتاب اللباس

شکر خدا کا تمام ہوئی کتاب لباس کی

بسم الله الرحمن الرحیم

اول کتاب الترجل

شروع ہوئی کتاب بالون مین کنگہی کرنیکی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا عن

عن عبد الله بن مغفل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الترجل الا غبا ترجمہ عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر روز کے کنگھی کرنے سے منع فرمایا ہے سوائے ایک دن آڑ کے **ف** یعنی ہر روز تیل کنگھی نہ کیا کرو بلکہ ایک روز ناغہ کرکے پھر کیا کرو اس لیے کہ ہر روز کے کرنے میں سنگار ہوتا ہے اور سنگار عورتوں کے لیے زیبا ہے اور نہی مواظبت کرنے کی ہے اور بہت زیادہ کرنے کی واللہ اعلم **عن** عبد الله بن بريدة ان رجلا من اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم رحل الى فضالة بن عبيد وهو بمصر فقدم عليه فقال اما انى لم آتك زائرا ولكن سمعت انا وانت حديثا من رسول الله صلى الله عليه وسلم رجوت ان يكون عندك منه علم قال وما هو قال كذا وكذا قال فما لى اراك شعثا وانت امير الارض قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان ينهانا عن كثير من الارفاه قال فما لى لا ارى عليك حذاء قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يامرنا ان نحتفي احيانا

ترجمہ عبد اللہ بن بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک صحابی نے فضالہ بن عبید کی طرف کوچ کیا اور وہ مصر میں تھے جب وہاں پہنچے تو کہا میں کچھ تمہاری ملاقات کو نہیں آیا لیکن میں نے اور تم نے ملکر ایک حدیث رسول اللہ صلعم سے سنی تھی شاید وہ تم کو مجھ سے زیادہ یاد ہو فضالہ نے کہا وہ کونسی حدیث ہے میں تمہیں کچھ بال بکھرے ہوئے دیکھتا ہوں حالانکہ تم ملک کے حاکم ہو (فضالہ بن عبید اوس زمانہ میں حاکم تھے مصر کے) اوس نے کہا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم کو منع فرماتے تھے بہت رفاہ (یعنی بہت عیش کرنے) سے پھر فضالہ سے اوس نے کہا کہ تمہارے پاس جوتیاں کیوں نہیں نظر آتیں فضالہ نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلعم ہمیں کبھی کبھی ننگے پیر رہنے کا بھی حکم فرماتے تھے **ف** تاکہ برہنہ پائی کی عادت رہے اور کچھ اوس کی نہی تنزیہا تھا کمال اتقا اور زہد پر مبنی تھا نہ وجوبا اور تاکیدا مقصود اس سے یہ تھا کہ مسلمان مثل اور لوگوں کے عیش و عشرت میں نہ پڑ جاویں اور ترقی دینی اور ملکی سے محروم نہ ہو جاویں جیسا اب ہو گیا **عن** ابی امامة قال ذكر اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما عنده الدنيا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الا تسمعون الا تسمعون ان البذاذة من الايمان ان البذاذة من الايمان يعني التقحل ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے ایک روز صحابہ نے آنحضرت سے دنیا کا ذکر کیا آپ نے فرمایا کیا تم نہیں سنتے کیا تم نہیں سنتے کہ سادگی وضع میں رہنا اور زیب و تزئین کو ترک کرنا ایمان کی دلیل ہے سادگی وضع میں رہنا ایمان کی دلیل ہے یعنی قوت ایمان اسی کو مقتضی ہے کہ دنیا کی زیب و زینت کا بہت خیال نہ کرے

باب ما جاء فی استحباب الطیب خوشبو لگانا سنت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی **عن** انس بن مالك قال كانت للنبي صلى الله عليه وسلم سكة يتطيب منها ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس سکہ (خوشبو مرکب) تھی آپ وہی خوشبو لگایا کرتے تھے **باب فی اصلاح الشعر** بالوں کو درست رکھنا بہتر ہے نہ پریشان رکھنا **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من كان له شعر فليكرمه ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکے بال ہوں اوس کو چاہیے کہ بالوں کو اچھی طرح رکھے **ف**

[illegible]

یعنی بالون کو دہویا کرے سرمین تیل ڈالکر کنگہی کیا کرے یہہ نہین کہ سر جہاڑ منہ پہاڑ ہو جاوے ا نہ کبہی کنگہی کرے نہ تیل ڈالے

باب فی الخضاب للنساء عورتونکو مہندی لگانا کیسا ہے **عن** کریمۃ بنت ہمام ان امراۃ اتت عائشۃ رضی

اللہ عنہا فسالتہا عن خضاب الحناء فقالت لا باس بہ ولکنی اکرہہ کان حبیبی صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ

ریحہ **ترجمہ** کریمہ بنت ہمام سے روایت ہی ایکعورت نی حضرت عائشہ سے مہندی کی خضاب کا حال پوچہا تو انہون نے اوس سے

کہا کہ اوسکا کچہہ مضایقہ نہین **ف** عورتون کے لیے ہاتہہ پیر مہندی مین لگانیکا حال پوچہا جیسی سیاق حدیث سی

معلوم ہوتا ہے **ف** مگر مین اوسکو اس لیے برا جانتی ہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پیارے اوسکی بو کو برا جانتے تہی

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان ہند ابنت عتبۃ قالت یا نبی اللہ بایعنی قال لا ابایعک حتی تغیری

کفیک کانہما کفا سبع **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی عتبہ کی بیٹی ہند نے عرض کیا کہ ای نبی اللہ کے

مجہہ سے بیعت لیجیے تو آپ نے فرمایا جبتک تو اپنی ہاتہونکا رنگ نہ بدلیگی تو مین تیری بیعت نہ لونگا تیری دونو ہتہیلیان تو

گویا درندہ کی سی ہین **ف** اگرچہ آنحضرت صلعم عورتونکا ہاتہہ بیعت مین نہ چہوتے تہے مگر ہندہ سے یہ اسلیے کہہ دیا کہ وہ مہندی لگا کر

مثل مردون کی اپنی ہاتہہ صاف نرکہی **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت اومت امراۃ من وراء ستر بیدہا

کتاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقبض النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدہ فقال ما ادری ایدل رجل ام ید

امراۃ قالت بل امراۃ قال لو کنت امراۃ لغیرت اظفارک یعنی بالحناء **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی ایکعورت

نی پردہ کی اوٹ سے اشارہ کیا اور اوسکی ہاتہہ مین وہ کتاب تہی جو رسول اللہ صلعم کے نام پر تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنا

ہاتہہ سمیٹ لیا اور فرمایا مین نہین جانتا کہ مرد کا ہاتہہ ہی یا عورت کا ہاتہہ ہی تو اوس عورت نے عرض کیا کہ عورت کا ہاتہہ ہی آپ نے اوس

سے فرمایا اگر عورت ہوتی تو اپنے ناخونونکو مہندی سے رنگتی یعنی اگر ہاتہہ نہ رنگے تو ناخون ہی سہی کچہہ تو عورت اور مرد مین فرق

نمایان ہو **باب فی صلۃ الشعر** دوسری سر کے بال اپنے سر مین جوڑنا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن انہ سمع معاویۃ

بن ابی سفیان عام حج وھو علی المنبر تناول قصۃ من شعر کانت فی ید حرسی یقول یا اھل المدینۃ

این علماؤکم سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن مثل ھذہ ویقول انما ھلکت بنو اسرائیل

حین اتخذ ھذہ نساؤھم **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہی اونہون نی معاویہ بن ابی سفیان سے حج کے دن منبر پر سنا

یعنی جس سال اونہون نے حج کیا اور وہ منبر پر تہے اونہون نی ایک بالونکا چیلا اپنی خادم کے ہاتہہ سے لیا اور کہتے تہے اے مدینہ

والو کہان ہین علما تمہاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ اس سے منع فرماتے تہے اور فرماتے تہے کہ تباہ

ہوئی بنی اسرائیل جب اونکی عورتون نی یہہ کام شروع کیا **عن** عبد اللہ قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ

وسلم الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ والمستوشمۃ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نی لعنت کی اوس عورت پر جو دوسری عورت کے بال اپنے بال مین کو جوڑے اور اوس عورت پر جو اپنی بالون سے اور بال جڑواوے

ف ۔ اور اوس عورت پر جو دوسری عورت کا بدن گودے در نیل بہرے اور اوس عورت پر جو اپنا بدن گدواوے حدیث سے معلوم ہوا کہ بالوں میں اور بال ملا کر لمبی کرنا اور نیلا گودنا حرام ہے اور جسکی بال جوڑی جاویں اوسپر لعنت پڑتی ہے اور جو عورت جوڑاوے اوسپر بہی اور جو عورت نیلا گدواوے اور جو عورت اپنے ہاتھ سے گودے

عن عبد الله قال لعن الله الواشمات والمستوشمات قال محمد والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات للحسن المغيرات خلق الله عز وجل فبلغ ذلك امرأة من بني اسد يقال لها ام يعقوب زاد عثمان كانت تقرأ القرآن ثم اتفقا فاتته فقالت بلغني عنك انك لعنت الواشمات والمستوشمات قال محمد والواصلات وقال عثمان والمتنمصات ثم اتفقا والمتفلجات قال عثمان للحسن المغيرات خلق الله تعالى فقال ومالي لا ألعن من لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم وهو في كتاب الله تعالى قال لقد قرأت ما بين لوحي المصحف فما وجدته فقال والله لئن كنت قرأتيه لقد وجدتيه ثم قرأ ما آتاكم الرسول فخذوه وما نهاكم عنه فانتهوا قالت اني ارى بعض هذا على امرأتك قال فادخلي فانظري فدخلت ثم خرجت فقال ما رأيت وقال عثمان فقالت ما رأيت فقال لو كان ذلك ما كانت معنا

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کرے اللہ اون عورتوں پر جو نیلا گودیں اور نیلا گدواویں اور لعنت کرے اللہ اون عورتوں پر جو بال چوٹیں (یعنی چیلا لگاویں) یا اپنے بال اوکہیڑیں (یعنی اپنے منہ کے روئیں نکالیں زیب و زینت کیواسطے جیسے ایران کی عورتیں کیا کرتی ہیں) اور لعنت کرے اللہ اون عورتوں پر جو اپنے دانتوں میں کشادگی کریں (رتوا کرنا کہ جوان معلوم ہوں عرب کے لوگوں کو دانتوں کا جدا جدا رہنا پسند تہا کیونکہ یہ کمسنی کی علامت ہے بوڑہی عورتیں دہوکا دینے کیلیے ایسا کرتیں) خوبصورتی کے لیے اور اللہ کے بنائی ہوئی صورت بدلنے کیلیے یہ خبر ایک عورت کو پہونچی جو بنی اسد میں سے تہی جسکا نام ام یعقوب تہا اور قرآن پڑہا کرتی تہی وہ عبد اللہ بن مسعود پاس آئی اور بولی مجہکو خبر پہونچی کہ تمنے لعنت کی گودنا لگانے والی پر اور جسکی گودنا لگایا جاوے اوسپر اور چیلا لگانیوالی پر اور روئیں اوکہاڑنے والی پر اور دانتوں میں کشادگی کرنیوالی پر جو خوبصورتی کے لیے اللہ کی بنائی ہوئی صورت کو بدلے عبد اللہ نے کہا بہلا کیا وجہ ہے جو میں لعنت نہ کروں اوسپر جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی اور وہ ملعون ہے قرآن کے رو سے وہ عورت بولی میں نے تو قرآن میں یہہ مسئلہ نہیں دیکہا (کہ لعنت کی ہو اس قسم کی عورتوں پر) عبد اللہ نے کہا اگر تو تو اوسکو سمجہکر تامل کیساتہہ پڑہتی تو ضرور اس مسئلہ کو پاتی پہر انہوں نے یہ آیت پڑہی ما آتکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا (یعنے جس بات کا رسول تم کو حکم کرے اوسکو مضبوط پکڑ لو اور جس سے منع کرے اوس سے باز رہو) وہ بولی میں نے تو ایسی بعضی چیز تمہاری عورت کو کرتے دیکہا ہے انہوں نے کہا اچہا اندر جا اور دیکہہ وہ اندر گئی پہر باہر نکلی اور بولی ایسی کوئی چیز نہیں (یعنی ان باتوں میں سے جنپر تمنے لعنت کی تمہاری عورت میں کوئی بات نہیں ہے) عبد اللہ نے کہا اگر وہ ایسی

ہاتین کرتی ہوتی تو ہماری بیوی نہ رہتی **عن** ابن عباس قال لعنت الواصلۃ والمستوصلۃ والنامصۃ والمتنمصۃ
والواشمۃ والمستوشمۃ من غیر داء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی لعنت کی گئی بالون کے جوڑ ملانیوالی اور ملوانیوالی
اور ماتھے کے بال اوکھاڑنیوالی اور اوکھڑانیوالی اور نیلا گودنیوالی اور گودوانے والی عورت پر بلا عذر کے (یعنی اگر عذر سے یہ
کام ہون تو لعنت نہوگی) ابو داؤد نے کہا واصلہ وہی جو عورتون کے بال مین بال ملاوے اور مستوصلہ جو ملوا دی اور نامصہ
ہی جو بہوون کے بال اوکھاڑ کے ابرو کے برابر کرنی اور باریک کیو ہطی متنمصہ وہ ہے جسکے ساتھ یہ فعل کیا جاوی واشمہ وہ
ہی جو منہ مین خال بناوے سرمی سی یا سیاہی سی مستوشمہ وہ ہے جو ایسا کراوی احمد نے کہا بالون کو کسی چیز سے باندھنا منع
نہین ہی **باب** فی رد الطیب خوشبو کوئی تحفہ دی تو پھیرنا نچاہیے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم من عرض علیہ طیب فلا یردہ فانہ طیب الریح خفیف المحمل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوشبو دیجاوے تو چاہیے کہ اوسکو نہ پھیر دوی بلکہ اوس سے لے لیوی اسلیے کہ بوجھہ
کم ہی اور خوشبو دار چیز ہی) **ف** یعنی خوشبو دار پھول یا عطر کچھہ بڑا ابھاری بوجھہ نہین ہی جسکو نہ اوٹھا سکے یا کچھہ بڑا جہاز
نہین ہی کہ اوسکا عوض دینا کچھہ مشکل ہو یا عوض نہ دینے سے کوئی گلہ شکوہ کریگا تو ایسی چیز کو کیون رد کری **باب**
فی المرأۃ تتطیب للخروج کوئی عورت باہر جانیکیواسطے خوشبو کا استعمال کری تو کیسا ہی **عن** ابی موسی عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اذا استعطرت المرأۃ فمرت علی القوم لیجدوا ریحہا فہی کذا وکذا قال قولا شدیدا
ترجمہ ابو موسی سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب عورت عطر لگا دی پھر مردون مین جاوی تاکہ وہ اسکی
خوشبو سونگھین تو وہ ایسی ہی ایسی ہی آپ نے اوسکو بہت سخت اور برا فرمایا **عن** ابی ہریرۃ قال لقیتہ امرأۃ
وجد منہا ریح الطیب ولذیلہا اعصار فقال یا امۃ الجبار جئت من المسجد قالت نعم قال انی سمعت
حبی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقبل صلاۃ لامرأۃ تطیبت لہذا المسجد حتی ترجع فتغتسل
غسلہا من الجنابۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ کو ایک عورت ملی جسنی خوشبو لگائی تہی اور اوس کے بدن مین سے خوشبو آرہی تھی اور
اوسکی کپڑی سے ہوا اوڑ رہی تہی اونہون نے کہا ای جبار (یعنی خدا عزوجل جسکا قہر بہت سخت ہی) کی لونڈی تو مسجد سے آئی وہ
بولی ہان اونہون نے کہا تو نے خوشبو لگائی بولی ہان ابو ہریرہ نے کہا مین نے رسول اللہ صلعم سے سنا ہی جو میری محبوب تہے
آپ فرماتے تہے جو عورت خوشبو لگا کر مسجد مین آوے اوسکی نماز قبول نہین ہوتی جبتک اپنے گھر کو نہ لوٹے اور وہان جا کر غسل کری
(خوشبو دور کرنے کیلیے) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایما امرأۃ اصابت بخورا
فلا تشہدن معنا العشاء قال ابن نفیل الآخرۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو عورت خوشبو کی دھونی لیوی (یعنے عود لوبان وغیرہ کی) تو وہ ہمارے ساتھہ عشا کی نماز مسجد مین آکر نہ پڑھے
(بلکہ گھر مین پڑھ لیوے) **باب** فی الخلوق للرجال زعفران مردون کو لگانا کیسا ہی **عن** عمار بن یاسر

قال قدمت على اهلي ليلا وقد تشققت يداى فخلقوني بزعفران فغدوت على النبي صلى الله عليه وسلم
فسلمت عليه فلم يرد علي ولم يرحب بي فقال اذهب فاغسل هذا عنك فذهبت فغسلته ثم جئت
فسلمت عليه فرد علي ورحب بي وقال ان الملائكة لا تحضر جنازة الكافر بخير ولا المتضمخ بالزعفران
ولا الجنب قال ورخص للجنب اذا نام او اكل او شرب ان يتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہی کہ مین اپنی گہر مین
رات کو آیا اور میری دونون ہاتہہ پھٹ گئے تہے تو میری گہر والون نے اون مین زعفران کا خلوق (ایک خوشبو مرکب ہی) لگایا پہر
صبح کو مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا اور سلام کیا تو آپ نے مجہے سلام کا کچہہ جواب نہ دیا نہ مرحبا کہا
اور فرمایا کہ جا کر اسکو دہو ڈال پہر مین گیا اور اوسکو دہو کر پہر آپ کی خدمت مین حاضر ہوا اور سلام عرض کیا تو آپ نے مجہے سلام کا
جواب دیا اور مرحبا کہا بعد اوسکی فرمایا فرشتے کافر کے جنازے پر نہین آتے بہتری لیکر اور نہ اوس شخص کے جو زعفران لتہیڑی ہو
نہ جنب کے لیکن رخصت دی آپ نے جنب کو سوتے یا کہاتے پیتے وقت وضو کی (اگر غسل مین دشواری ہو) **عن** عمار قال
تخلقت بهذه القصة والاول اتم يكثير فيه ذكر الغسل قال قلت لعمر وهم حرم قال لا القوم مقيمون
ترجمہ عمار سے دوسری روایت بہی ایسی ہی ہی لیکن پہلی روایت پوری ہی۔ ابن جریج نے کہا مین نے عمر بن عطا سے کہا کیا اوس وقت
لوگ احرام باندہی تہی۔ انہون نے کہا نہین سب اپنے گہر مین تہی (یعنی زعفران کی ممانعت کچہہ احرام کیوجہ سے نہ تہی) **عن**
ابي موسى يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يقبل الله تعالى صلوة رجل في جسده شيء من خلوق
سمعت ابا داود يقول جداه زيد وزياد ترجمہ ابو موسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ
اوس شخص کی نماز نہین قبول کرتا جسکے بدن مین کچہہ بہی خلوق (زعفران سی مرکب ایک خوشبو ہی) لگی ہو **ف** مردون کو
زعفران بدن اور کپڑون مین لگانا منع ہی اکثر علما نے ان حدیثون کے رو سی **عن** انس قال نهى رسول الله صلى الله عليه
وسلم عن التزعفر للرجال وقال عن اسماعيل ان يتزعفر الرجل ترجمہ انس سی روایت ہی کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے مردونکو زعفران لگانے سے **ف** مگر جو شخص نکاح کرے اوسکو زعفران لگانا مباح ہی بعضون کے نزدیک **عن** عمار بن یاسر
ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ثلاثة لا تقربهم الملائكة جيفة الكافر والمتضمخ بالخلوق
والجنب الا ان يتوضأ ترجمہ عمار بن یاسر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیونکے پاس فرشتے
نہین جاتے ایک تو کافر کی میت کے پاس دوسری جو زعفران لتہیڑی ہو تیسری جسکو نہانے کی حاجت ہو جبتک غسل نہ کرے اگر ہو سکے
یا وضو کرے (اگر غسل اوس وقت دشوار ہو) **عن** وليد بن عقبة قال لما فتح نبي الله صلى الله عليه وسلم مكة جعل
اهل مكة ياتونه بصبيانهم فيدعو لهم بالبركة ويمسح رؤسهم قال فجيء بي اليه وانا مخلق فلم يمسني من
اجل الخلوق ترجمہ ولید بن عقبہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مکہ فتح کیا تو مکہ والے اپنے لڑکونکو لیکر آپ کی خدمت مین
حاضر ہونے لگے سو آپ اون کے لیے برکت کی دعا کرتے تہی اور اون کے سرون پر اپنا ہاتہہ پہیرتے تہے پہر مین بہی آپ کی خدمت مین لایا گیا

فغسلته ثم جئت فسلمت عليه فلم يرد علي ولم يرحب بي وقال اذهب فاغسل هذا عنك فذهبت فغسلته ثم جئت

لیکن مین خلوق لگائے ہوئے تہا اسواسطے آپنے مجھے نہین چہوا کیونکہ آپ کو خیال آیا کہ مس کرنے مین کہین مینہ ہی تہ کو نہ لگ جاوے
اگرچہ بلا قصد لگجانا کچہ خوف کا باعث نہین ہی **عن** انس بن مالك ان رجلا دخل علی رسول الله صلی الله
علیہ وسلم وعلیہ اثر صفرة وکان النبی صلی الله علیہ وسلم قلما یواجہ رجلا فی وجہہ بشیء یکرہہ
فلما خرج قال لو امرتم هذا ان یغسل ذا عنہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایکشخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس آیا اوس پہ زعفران کی زردی کا نشان تہا اور آپ بہت کم کسی شخص کے سامنے اوسکی اوس چیز کو بیان
کرتے جسکو آپ برا جانتے تاکہ سامنے کسی کی وہ رنجیدہ نہو جب وہ نکلا تو آپنے فرمایا کاش تم کہو اوس سے کہ دہو ڈالے
اوس زردی کو **باب** ما جاء فی الشعر بال کہانتک رکہنا چاہیے **عن** البراء قال ما رأیت من ذی لمة
احسن فی حلة حمراء من رسول الله صلی الله علیہ وسلم زاد محمد لہ شعر یضرب منکبیہ قال ابوداود
وکذا رواہ اسرائیل عن ابی اسحاق قال یضرب منکبیہ وقال شعبة یبلغ شحمة اذنیہ **ترجمہ** براء
بن عازب سے روایت ہی مین نے کسی شخص کو جو کان سے نیچے بال رکہتا ہو سرخ جوڑا پہنے ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
زیادہ خوبصورت نہین دیکہا آپکے بال مونڈہون کو لگتے تہے ابوداود نے کہا اسرائیل نے ابواسحاق سے ایساہی روایت کیا
کہ آپکے بال مونڈہون سے لگتے تہے اور شعبہ نے کہا کانونکی لو تک تہے **ف** کانون کی لو تک بالونکا رکہنا بہتر ہی حد جبہ
مونڈہون تک ہی اس سے نیچے رکہنا اچہا نہین ہے **عن** البراء قال کان رسول الله صلی الله علیہ وسلم لہ شعر یبلغ
شحمة اذنیہ **ترجمہ** براء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال کان کی لولکیون تک پہونچتے تہے **ف** یہ حدیث
شعبہ کی روایت کو مؤید ہی **عن** انس بن مالك کان شعر رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی شحمة اذنیہ **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال دونو کان کی لو تک تہے **عن** انس بن مالک قال
کان شعر رسول الله صلی الله علیہ وسلم الی انصاف اذنیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
بال کانون کے نصف تک تہے **ف** یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی اور مصر دونون مین اسی مقام پر ہے لیکن براء کی دوسری حدیث
حضرت عائشہ کی حدیث کے بعد نسخہ دہلی میں ہے **عن** عائشة قالت شعر رسول الله صلی الله علیہ وسلم فوق الوفرة
ودون الجمة **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بال وفرہ سے بڑے اور جمہ
سے کم تھے **ف** وفرہ کان تک اور جمہ مونڈہون تک **باب** ما جاء فی الفرق مانگ نکالنے کا بیان یعنی بالون کس طرح
مانگ نکالین **عن** ابن عباس قال کان اهل الکتاب یسدلون اشعارهم وکان المشرکون یفرقون رؤسهم
وکان رسول الله صلی الله علیہ وسلم یعجبہ موافقة اهل الکتاب فیما لم یؤمر بہ فسدل رسول الله
صلی الله علیہ وسلم ناصیتہ ثم فرق بعد **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی اہل کتاب اپنے سر کے بالون کو یون ہی چہوڑ
دیتے تہے اور مشرکین اپنے سرون مین مانگ نکالا کرتے تہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اہل کتاب کی موافقت کو دوست رکہتے

جس باب مین انکو کچھ حکم نہوتا اس لیے آپنے اپنی پیشانی کے بال لٹکا دیے پھر اپنے سر مین مانگ نکالنے لگے **ف** یعنی جس کام
کے کرنے نہ کرنے کا حکم اللہ کیطرف سے کچھ نہ پاتے اوس مین اہل کتاب کی آپ موافقت کرتے کیونکہ اس مین بھی کچھ سند
ہے اور مشرکین بے سند تھے پاس اللہ کی کوئی کتاب نہیں وہ فقط دیکھا دیکھی کام کرتے ہین بعد اسکے حضرت نے وحی
کے سبب سے یا اپنے اجتہاد سے گو وہ بھی ایک قسم کی وحی ہے اپنے سر مین مانگ نکالی اتنی ہماری لیے اب قرآن و حدیث
موجود ہے ہمکو موافقت ضرور نہیں بلکہ منع ہے مگر جو کام کہ اگلی کتاب مین اوسکا حکم ہے اور ہماری دین مین بھی اوسکا حکم
ہے جیسا کہ ختنہ وغیرہ تو وہ کام ہم کرینگے گو اونکی موافقت ہو جاوے **عن** عائشة رضی اللہ عنہا قالت کنت اذا
اردت ان افرق رأس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صدعت الفرق من یافوخه وارسل ناصیته
بین عینیه ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے جب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بالون کی مانگ
نکالنا چاہتی تو آپ کے سر مبارک کے بیچون بیچ سے مانگ چیرتی اور آپ کی پیشانی کے بالون کو دونو طرف مین لٹکا دیتی
دونون آنکھون کے بیچ کی سیدھ سے یعنی آدھے ادھر اور آدھے ادھر **باب** فی تطویل الجمة سر کے بالون کو لنبا رکھنا
نحوست ہے **عن** وائل بن حجر قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ولی شعر طویل فلما رآنی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ذباب ذباب فرجعت فجززته ثم اتیته من الغد فقال انی لم اعنك وهذا
احسن ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا میری سر کے بال لنبے لنبے تھے جب آپنے
مجھے دیکھا تو فرمایا کہ بالون کا اتنا لنبا رکھنا نحوست ہے نحوست ہے مین یہ سنکر لوٹ گیا اور بالون کو کترکر دوسری روز
آیا آپنے فرمایا مینے تیرے ساتھ برائی نہین کی یہ اچھا ہے یعنے اب بال اچھے ہو گئے جتنے چاہیئین اس حدیث سے معلوم ہوا
کہ بہت لنبے بال رکھنا ممنوع اور نحوست ہے اچھا یہ ہے کہ مونڈھون تک ہون **باب** فی الرجل یعقص شعره
مرد اپنے سر کے بال گوندھ لیوے تو کیسا ہے **عن** مجاهد قال قالت ام هانی قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی مکة
وله اربع غدائر تعنی عقائص ترجمہ مجاہد نے ام ہانی سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہماری پاس
مکہ مین تشریف لائے یعنے فتح مکہ کے دن تو آپ کے چار لٹین گوندھی ہوئی تھین یعنی ساری سر کے بال کو چار حصے کرکے
گوندھ لیا تھا تاکہ سفر مین پریشان نہو جاوین **باب** فی حلق الرأس سر کو منڈا ڈالنا کیسا ہے **عن** عبد اللہ بن
جعفر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امهل آل جعفر ثلاثا ان یاتیهم ثم اتاهم فقال لا تبکوا علی اخی بعد الیوم
ثم قال ادعوا لی بنی اخی فجیء بنا کانا افرخ فقال ادعوا لی الحلاق فامره فحلق رؤسنا ترجمہ عبد اللہ بن
جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جعفر کی گھر والون کو مہلت دی تین کی یعنی تین رات کی پھر آپ اونکے
پاس تشریف لائے اور فرمایا آج کے بعد ہماری بھائی پر مت روؤ اور پھر فرمایا کہ ہمارے پاس ہماری بھتیجون کو بلاؤ تو ہم آپکے
خدمت مین حاضر ہوئے چڑیا کے بچون کیطرح بال بکھرے ہوئے تھے آپ نے فرمایا کہ نائی کو میری پاس بلاؤ پھر آپنے اوسی حکم دیا

تو اوس نے ہماری سر کو منڈوا ڈالا آپ نے سر منڈوا دیے اسواسطے کہ بچوں کی ماں مصیبت میں تھی اور اونکو سر دہونے اور کنگھی کرنے
کیطرف توجہ نہ ہوتی) **باب** فی الذوابۃ لڑکوں کی زلفیں رکھنا کیسا ہے **عن** ابن عمر قال نهی رسول الله
صلی الله علیه وسلم عن القزع والقزع ان یحلق راس الصبی فیترك بعض شعره **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے اور قزع اوسکو کہتے ہیں جو لڑکے کا کچھ سر مونڈا دے اور کچھ باقی
رکھے (یعنی زلفیں چھوڑ دے) **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن القزع وهو ان یحلق راس
الصبی فتترك له ذوابة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قزع سے منع فرمایا ہے وہ یہ ہے کہ لڑکے
کا سر مونڈا جاوے اور چوٹی یعنی زلف چھوڑ دیجاوے **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم رای صبیا قد حلق
بعض شعره وترك بعضه فنهاهم عن ذلك وقال احلقوه كله او اتركوه كله **ترجمہ** ابن عمر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو دیکھا کہ اوسکا تھوڑا سا سر منڈا تھا اور تھوڑے سر بال تھے آپ نے اس حرکت سے
منع فرمایا (یعنے اوس لڑکے کے وارثوں سے) اور فرمایا کہ اسکا سب سر مونڈ دیا سب چھوڑ دو **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بچوں کے سر پر
چوٹی یا ببریں یا کاکلیں یا چوٹیاں رکھنا اچھا نہیں باوجودیکہ لڑکے غیر مکلف ہیں مگر وارثوں کو چاہیے کہ بچوں کا اپنے سر منڈوا دیں تو سب
سر کے بال منڈا دیں یا سب سر پر رکھیں اور جب لڑکے غیر مکلف کو اس طرح بال رکھنا منع ہے تو پھر بڑوں کو تو بدرجہ اولی نہ چاہیے بلکہ
ہر مسلمان کو لازم ہے کہ جس مسلمان جوان یا لڑکے کو اس طرح بال رکھتے دیکھے تو سنت کی پیروی کرکے اوسکو منع کر دے) **باب**
فی الرخصة لڑکوں کی زلفوں کی رخصت کا بیان **عن** انس بن مالك قال كانت لی ذؤابة فقالت لی امی لا اجزها
كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یمدها ویاخذ بها **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ میری سر پر چوٹی تھی
میری ماں نے مجھسے کہا کہ میں اوسکو نہ کاٹوں گی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکو کھینچتے تھے اور لٹکایا کرتے (مجھکو چوٹی
پکڑکر شفقت سے) **عن** حجاج بن حسان قال دخلنا علی انس بن مالك فحدثتنی اختی المغیرة قالت وانت
یومئذ غلام ولك قرنان او قصتان تمسح راسك وبرك علیك وقال احلقوا هذین وقصوهما
فان هذا زی الیهود **ترجمہ** حجاج بن حسان سے روایت ہے ہم انس بن مالک پاس گئے تو میری بہن نے مجھسے بیان کیا
کہ تو اوس وقت لڑکا تھا اور تیری سر پر دو زلفیں تھیں یا دو لٹیں تھیں انس نے تیری سر پر ہاتھ پھیرا اور برکت کی دعا کی اور کہا
کہ ان مونڈ ڈالو یا کتر ڈالو ان زلفوں کو اسلیے کہ یہ طریقہ ہے یہود کا **ف** اس سے معلوم ہوا کہ صحابہ اہل کتاب سے مشابہت
کو بےضرورت کے برا جانتے تھے **باب** فی اخذ الشارب مونچھیں کترنیکا بیان **عن** ابی هریرة یبلغ به
النبی صلی الله علیه وسلم الفطرة خمس او خمس من الفطرة الختان والاستحداد ونتف الابط وتقلیم
الاظفار وقص الشارب **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آدمی کے پیدائشی پانچ چیزیں یا
سنتیں ہیں (یعنی فطرت میں داخل ہو گئے ہیں) اول ختنہ کرنا دوسری ناف کے نیچے مونڈنا تیسری بغلوں کے بال اوکھاڑنا

چوتھی ناخون کترنا پانچوین مونچھین کترنا **ف** یعنی ہر ایک انسان جسمین کہ آدمیت ہی وہ ان پانچون چیزونکو ایسا پسند کرتا ہی گویا کہ یہ پیدایشی بات ہی تعلیم کی اسمین کچھ حاجت نہین سو اسطرح کہ اول تو اس مین پاکی اور ستھرائی ہی دوسری فائدہ بھی ہر ختنہ مین یہ فائدہ ہی کہ میل نہین جمتا پیشاب کا قطرہ نہین رہتا اور جماع مین زیادہ لذت ہوتی ہی اور ناف کے نیچے کے بال مونڈنے مین یہ فائدہ ہی کہ میل دور رہتا ہی اور شہوت کی قوت زیادہ ہوتی ہی اور بغل کے بال دور کرنے مین یہ فائدہ ہے کہ میل نہین رہتا ہی اور وہان کی گندگی دور ہوتی رہتی ہی اور ناخون کاٹنے مین یہ فائدہ ہی کہ صورت بھی اور درندون کی مشابہت نہو اور کہانے پینے مین کچھ اٹک نہ رہی۔ ہر چند سنت یہی ہی کہ ناف کے نیچے کے بال استری سی مونڈے لیکن نورہ لگانا بھی درست ہی اور جسکو بال اکھیڑنے کی عادت ہو تو بھی درست ہی اور بغل کے بال مونڈنا بھی درست ہی اور دوسری حدیث مین دس چیزین فطرت کی فرمائین۔ پانچ تو یہی جو اس حدیث مین ہین اور باقی پانچ یہ ہین۔ اول سر پر مانگ نکالنا جسکے سر پر بال ہون دوسرے کلی کرنا۔ تیسری ناک صاف کرنا۔ چوتھی مسواک کرنا۔ پانچوین پانی سی استنجا کرنا۔ کبھی حضرت نے پانچ کو ذکر کیا اور کبھی دس کو جیسی ضرورت دیکھی ویسا ہی فرمایا **عن** عبداللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امر باحفاء الشوارب واعفاء اللحی **ترجمہ** عبداللہ سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مونچھون کے خوب کترنیکا یا مونڈنیکا حکم کیا **ف** یعنی ان بالونکو جو ہونٹھ سے لگے ہین یا ساری مونچھ کا علما کا اسمین اختلاف ہی بعضون کے نزدیک کترنا افضل ہی بعضون کے نزدیک مونڈنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کترائی تھے اور بعض مونڈاتے تھے **ت** اور داڑھیونکو چھوڑ دینیکا **ف** ابن عمر اور ابوہریرہ سے مروی ہی کہ وہ اپنی داڑھیان ایک مٹھی کے برابر رکھتے تھے اس سے زیادہ کتر ڈالتے تھے امام مالک سی سوال ہوا کہ اگر داڑھی لمبی ہو جاوے انہون نے کہا کہ کترنا چاہیے ترمذی نے روایت کیا ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ریش مبارک میں سے لیا کرتے تھے طول اور عرض مین سی تاکہ گول ہو جاوے **عن** انس بن مالک قال وقت لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حلق العانۃ وتقلیم الاظفار وقص الشارب ونتف الابط اربعین یوما قال ابوداؤد رواہ جعفر بن سلیمان عن ابی عمران عن انس لم یذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وقت لنا **ترجمہ** انس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے لیے حد مقرر کر دی ناف کے نیچے کے بال مونڈنے کے اور ناخن ترشنے کے اور مونچھون کے کترانے کی اور بغل کے بال دور کرنے کی چالیس دن تک **ف** یعنی اس سی زیادہ تاخیر درست نہین ہی گویا یہ اکثر مدت ہی بعضے روایتون مین ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ناخون اور مونچھین ہر ہفتے مین کتراتے تھے اور زیر ناف کے بال بیس دن مین ایکبار لیتے تھے اور بغل کے بال چالیس دن مین ایک بار۔ اکثر علما نے ہر ہفتے یہہ کام ادا کرنا مندوب سمجھا ہے **عن** جابر قال کنا نعفی السبال الا فی حج او عمرۃ **ترجمہ** جابر سے روایت ہی کہ ہم حج اور عمرہ کے سوا ہمیشہ داڑھیون کو لٹکا رہنے دیتی

باب فی نتف الشیب

سفید بال داڑھی میں سے اکھاڑنا اچھا نہین ہی **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تنتفوا الشیب ما من مسلم یشیب شیبۃ فی الاسلام قال عن

سفیان الا کانت له نورا یوم القیامة وقال فی حدیث یحیی الا کتب له بها حسنة وحط عنه بها
خطیئة ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفید
بال کو مت اوکھاڑو اسلیے کہ ایسا کوئی مسلمان نہیں کہ حالت اسلام میں جسکا بال سفید ہو مگر وہ بال قیامت کے دن اوسکے
لیے نور نہ ہو **ف** معلوم ہوا کہ سفید بال ہونے سے مسلمان پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہے بضرورت اوسکا اوکھاڑنا یا اوسکو سیاہ کرنا
منع ہے **ف** یحیی کی روایت میں ہے اوسکے لیے سفید بال کے بدلے میں ایک نیکی لکھی جاویگی اور ایک برائی معاف ہوگی **باب**
فی الخضاب خضاب کا بیان کس رنگ کا درست ہے اور کونسا نادرست **عن** ابی هریرة یبلغ به النبی صلی الله علیه وسلم
قال ان الیهود والنصاری لا یصبغون فخالفوهم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
یہود اور نصاری اپنی داڑھیاں نہیں رنگتے تو تم اونکی مخالفت کرو (یعنی رنگو) **ف** بہتر یہ ہے کہ زرد رنگ سے یا سرخ
کہ مہندی ایسی رنگے پھر بھی ہے کہ وسمہ سے رنگے **عن** جابر بن عبد الله قال اتی بابی قحافة یوم فتح مکة وراسه
ولحیته کالثغامة بیاضا فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم غیروا هذا بشیء واجتنبوا السواد ترجمہ جابر
بن عبد اللہ سے روایت ہے فتح مکہ کے روز ابو قحافہ جو آئے تو اونکی داڑھی مثل ثغامہ (ایک قسم کے نہایت سفید گھاس) کی سفید
تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس داڑھی کی سفیدی کو کسی چیز کے رنگ سے بدل دو اور سیاہی سے بچو **ف**
معلوم ہوا کہ کالے رنگ کا خضاب کرنا نچاہیے **عن** ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان احسن ما غیر به
هذا الشیب الحناء والکتم ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس بڑھاپے کے تغیر کے لیے
حنا اور کتم بھی کیا اچھی چیز ہے **ف** کتم کہتے ہیں وسمہ کو اور بعضوں نے کہا وہ ایک گھانس ہے جو وسمہ کے ساتھ ملائی جاتی ہے
عن ابی رمثة انطلقت مع ابی نحو النبی صلی الله علیه وسلم فاذا هو ذو وفرة بها ردع حناء وعلیه بردان
اخضران ترجمہ ابی رمثہ سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا دیکھا تو آپکے سر کے بال
میں کانوں کی لو تک اور ان پر مہندی کا رنگ لگا ہوا ہے اور دو چادریں سبز رنگ کی پہنی ہیں **عن** ابی رمثة فی
هذا الخبر قال فقال له ابی ارنی هذا الذی بظهرک فانی رجل طبیب قال الله تعالی الطبیب بل انت
رجل رفیق طبیبها الذی خلقها ترجمہ ابو رمثہ سے اسی حدیث میں مروی ہے میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا آپ مجھے اپنی پشت دکھلائیے کیونکہ میں طبیب ہوں۔ آپ نے فرمایا طبیب تو اللہ تعالی ہے بلکہ تو رفیق ہے یعنی نرمی
کرنیوالا ہے مریض کو اور تسکین دینے والا ہے اوسکو اور طبیب وہی ہے جس نے اوسے پیدا کیا **عن** ابی رمثة قال اتیت
النبی صلی الله علیه وسلم انا وابی فقال لرجل او لابیه من هذا قال ابنی قال لا تجنی علیه وکان قد لطخ لحیته
بالحناء ترجمہ ابو رمثہ سے اسی حدیث میں مروی ہے میں اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے کسی شخص
سے پوچھا یا میرے باپ سے یہ کون ہے وہ بولا میرا بیٹا ہے آپ نے فرمایا یہ تیرا بوجھ نہ اٹھاویگا (قیامت کے روز جو تو کریگا)

اوسکی بابت پرسش بھی ہو گی) آپ نے اپنی داڑھی مین مہندی خضاب کی تھی • انس سئل عن خضاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر
انہ لم یخضب ولکن قد خضب ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ اون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے خضاب کا حال پوچھا تو اونہون نے کہا کہ آنحضرت نے تو خضاب نہین کیا مگر ہان ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما نے تو البتہ خضاب
کیا ہی **باب** ماجاء فی خضاب الصفرۃ زرد رنگ کے ساتھ خضاب کرنیکا بیان **عن** ابن عمران النبی صلی اللہ علیہ
وسلم کان یلبس السبتیۃ ویصفر لحیتہ بالورس والزعفران وکان ابن عمر یفعل ذلک **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیان بے بال کے پہنا کرتے اور اپنی داڑھی مبارک کو ورس ایک قسم کی گھانس زرد رنگ ہے اور
زعفران سے زرد کرتے اور ابن عمر بھی اسیطرح کیا کرتے تھے **عن** ابن عباس قال مر علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجل
قد خضب بالحناء فقال ما احسن ہذا قال فمر آخر قد خضب بالحناء والکتم فقال ہذا احسن من ہذا قال
ثم مر آخر قد خضب بالصفرۃ فقال ہذا احسن من ہذا کلہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اوس نے مہندی سے خضاب کیا تھا تو آپ نے فرمایا یہہ کیا اچھا ہے ابن عباس نے کہا پھر اور ایک
شخص مہندی اور کتم (ایک گھاس ہے) دونون سے خضاب کر کر آیا تو آپ نے فرمایا یہہ اوس سے بھی اچھا ہے راوی کہتا ہے کہ آخر
مین پھر اور ایک تیسرا شخص زرد خضاب کر کے آیا تو آپ نے اوسے فرمایا یہہ تو سب سے اچھا ہے **باب** ماجاء فی خضاب السواد
سیاہ رنگ خضاب کرنیکا بیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکون قوم یخضبون فی
آخر الزمان بالسواد کحواصل الحمام لا یریحون رائحۃ الجنۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا آخر زمانے مین ایک قوم ہو گی وہ کبوتر کے سینے کا سا سیاہ خضاب کرینگے تو وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھینگے
ف یعنی جنت کے پاس بھی پھٹکنے نہ پاوینگے جہان تک کہ **باب** ماجاء فی الانتفاع بالعاج ہاتھی دانت کو استعمال
مین لانا درست ہے **عن** ثوبان مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا
سافر کان آخر عہدہ بانسان من اہلہ فاطمۃ واول من یدخل علیہا اذا قدم فاطمۃ فقدم من غزاۃ
لہ وقد علقت مسحا او سترا علی بابہا وحلت الحسن والحسین قلبین من فضۃ فقدم فلم یدخل فظنت
ان ما منعہ ان یدخل ما رای فہتکت الستر وفککت القلبین عن الصبیین وقطعتہ بینہما فانطلقا
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہما یبکیان فاخذہ منہما وقال یا ثوبان اذہب بہذا الی فلان
اہل بیت فی المدینۃ ان ہولاء اہل بیتی اکرہ ان یاکلوا طیباتہم فی حیاتہم الدنیا یا ثوبان اشتر
لفاطمۃ قلادۃ من عصب وسوارین من عاج **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے جو مولی (غلام آزاد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہین سفر کا ارادہ فرماتے تو گھر کے سب آدمیون مین حضرت فاطمہ سے آپ کی خیر
بات پیچھے ہوتی **ف** یعنی سب گھر والون مین سے آپ رخصت ہو کر فاطمہ پاس تشریف لاتے اور اون سے باتین کر کر رخصت ہو کر

سب سے آخر مین حضرت فاطمہ سے رخصت ہوتے **ف** اور جب آپ سفر سے تشریف لاتے تو پہلے فاطمہؓ سے ملاقات کرتے تو آپ ایک جہاد سے
تشریف لائے اور حضرت فاطمہؓ نے اپنے دروازہ پر پردہ یا ٹاٹ لٹکایا تہا اور حضرت حسن و حسینؓ دونون کو چاندی کے دو کنگن پہنائے تہے
آنحضرتؐ نے جو تشریف لاکر دیکہا تو گہر مین آپ نہ آئے (یعنی جیسی آپ کی عادت تھی) تو حضرت فاطمہ نے گمان کیا کہ آپ کو گہر مین
تشریف لانیسے ان چیزون نے روکا دریافت کیا تو بہی معلوم ہوا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے دروازہ سے پردہ نکالا پہر
دونون صاحبزادون سے اوس زیور کو بہی اوتار لیا اور کاٹ کر اون کے سامنے ڈالدیا وہ دونون کے دونون آنحضرتؐ پاس روتے ہوئے
چلے گئے آپ نے اون سے وہ کٹے ہوئے ٹکڑے لیکر فرمایا اے ثوبان یہ جاکر فلان گہر والون کو دے آؤ مدینہ مین پہر فرمایا
یہ لوگ میرے اہل بیت ہین (یعنے فاطمہ اور حسن اور حسین رضی اللہ عنہم) مین برا جانتا ہون کہ یہ اپنے مزے دنیا ہی مین لوٹ
لین اے ثوبان فاطمہ کے لیے ایک ہار نگینون کا خرید لے اور دو کنگن بہی ہاتہی دانت کے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ہاتہی
دانت پاک ہے اور اوسکا استعمال درست ہے بخاری مین ہے کہ علمای سلف اوس سے کنگہی کرتے تہے اور اوس مین تیل رکہتے تہے

اخر کتاب الترجل

تمام ہوئی کتاب کنگہی کرنیکی اور اوسکے متعلقات کی اللہ کے فضل اور احسان سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الخاتم

ابتدا شروع ہوتی ہے کتاب انگہوٹی پہننے کی اللہ کے نام سے جو بہت رحمت والا مہربان **عن**
انس بن مالک قال اراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی بعض الاعاجم فقیل لہ انہم لا یقرؤن
کتابا الا بخاتم فاتخذ خاتما من فضۃ ونقش فیہ محمد رسول اللہ ۔ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض بادشاہون ملک عجم کو فرمان لکہنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے عرض کیا کہ وہ تو بغیر مہر
کے خط پڑہتے بہی نہین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چاندی کی ایک انگوٹھی مہر دار بنوائی اور اوس مین محمد رسول اللہ
آپ نے کہدوایا **عن** انس بمعنے حدیث عیسی بن یونس زاد فکان فی یدہ حتی قبض وفی ید ابی بکر
حتی قبض وفی ید عمر حتی قبض وفی ید عثمان فبینما ہو عند بئر اذ سقط فی البئر فامر بہا
فنزحت فلم یقدر علیہ ترجمہ دوسری روایت مین ہے کہ پہر وہ انگہوٹی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ مین رہی یہانتک
کہ آپکی وفات ہوگئی بعد اوسکے ابوبکر صدیقؓ کے ہاتہ مین رہی یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پہر عمر فاروقؓ کے ہاتہ مین رہی
یہانتک کہ اونکا انتقال ہوا پہر عثمان ذی النورینؓ کے ہاتہ مین رہی وہ ایک کنوئی پر بیٹہے تہے انگہوٹی اونگلی سے نکلکر کنوئی مین
گر پڑی اونہون نے حکم کیا اوسکا سارا پانی نکلوایا گیا مگر وہ انگہوٹی نہ ملی **عن** انس قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ
وسلم من ورق فصہ حبشی ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگہوٹی چاندی کی تہی اور نگینہ
اوسکا عقیق حبشی کا تہا اس صورت مین دوسری حدیث سے مخالفت ہوگی کہ نگینہ بہی اوسکا چاندی ہی کا تہا شاید مراد یہ ہو کہ

عن انس قال كان خاتم النبي صلى الله عليه وسلم من فضة كله فصه منه **ترجمہ** انس سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بالکل چاندی کی تھی اوسکا نگینہ بھی چاندی کا تھا **عن** ابن عمر قال اتخذ رسول الله صلى
الله عليه وسلم خاتما من ذهب فكان يلبسه في يمينه فجعل فصه مما يلي بطن كفه ونقش فيه محمد رسول الله فاتخذ الناس
خواتيم الذهب فلما رآهم قد اتخذوها رمى به وقال لا البسه ابدا ثم اتخذ خاتما من فضة نقش
فيه محمد رسول الله ثم لبس الخاتم بعده ابو بكر ثم لبسه بعد ابي بكر عمر ثم لبسه بعده عثمان
حتى وقع في بئر اريس **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور اوس کے نگینہ
کو اپنی ہتھیلی کے پیٹ کیطرف کیا اور اوس نگینہ میں محمد رسول اللہ کھدوایا تو لوگون نے بھی سونے کی انگوٹھیان بنوائین
پھر جب آپ نے لوگونکو سونے کی انگوٹھیان پہنے دیکھا۔ تو آپ نے اوسی پھینک دیا اور فرمایا کہ اب کبھی اسکو نہ پہنونگا پھر
اسکے بعد آپ نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اوسمین محمد رسول اللہ کھدوایا اور بعد آپ کے وفات کے حضرت ابوبکر نے
اوسکو پہنا پھر اون کے ہاتھ سے بیر اریس مین گر پڑے **عن** ابن عمر في هذا الخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم فنقش
فيه محمد رسول الله وقال لا ينقش احد على خاتمي هذا ثم ساق الحديث **ترجمہ** ابن عمر سے یہ حدیث
مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسمین محمد رسول اللہ کھدوایا اور فرمایا کہ نہ نقش کرے کوئی جیسا میری
اس انگوٹھی پر نقش ہے **ف** چھٹے سال ہجری کے حضرت نے ارادہ کیا کہ بادشاہون کو نامہ لکھین اور انکو اسلام کی دین پر
بلاوین لوگون نے عرض کیا کہ بادشاہ بغیر مہر کے خط کا اعتبار نہین کرتے تب حضرت نے مہر کھدوالی چاندی کی کہ
تین سطرین اوسمین تھین ایک سطر مین محمد دوسری مین رسول تیسری مین اللہ حضرت کے بعد وہ انگوٹھی ابوبکر صدیق
پاس رہی اون کے بعد عمر فاروق پاس رہی اون کے بعد حضرت عثمان پاس رہی پھر اون کے ہاتھ سے کنوے مین گر پڑی اور منع
سو حضرت نے منع کیا کہ کوئی اپنی مہر مین محمد رسول اللہ نہ کھدوا دے تاکہ شبہہ نہ پڑے کہ حضرت کی مہر ہے یا کسی اور کی **عن**
ابن عمر بهذا الخبر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فالتمسوه فلم يجدوه فاتخذ عثمان خاتما ونقش فيه
محمد رسول الله قال فكان يختم به او يتختم به **ترجمہ** ابن عمر سے بھی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت
عثمان کے وقت مین اوس انگوٹھی کو ہرچند تلاش کیا مگر اوسکا پتہ نہ لگا تب حضرت عثمان نے ایک اور انگوٹھی بنوائی اور اوسمین
محمد رسول اللہ کھدوایا حضرت عثمان اوسکو پہنا کرتے **باب** ما جاء في ترك الخاتم انگوٹھی نہ پہننا بہتر ہے **عن**
انس انه رأى في يد النبي صلى الله عليه وسلم خاتما من ورق يوما واحدا فصنع الناس فلبسوا وطرح
النبي صلى الله عليه وسلم فطرح الناس **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مین
ایک انگوٹھی دیکھی چاندی کی صرف ایکدن لوگون نے یہ دیکھکر انگوٹھیان بنوا کر پہنین بعد اوس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے وہ انگوٹھی نکال ڈالی لوگون نے بھی نکالدی معلوم ہوا کہ بغیر ضرورت کے انگشتری پہننا خوب نہین کہ ان جنابت ہو تو

پہنے جیسے بادشاہ یا قاضی کو) **باب** فی خاتم الذہب سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کو درست نہیں ہے **عن** ابن مسعود کان یقول کان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یکرہ عشر خلال الصفرۃ یعنی الخلوق وتغییر الشیب وجر الازار والتختم بالذہب والتبرج بالزینۃ لغیر محلہا والضرب بالکعاب والرقی الا بالمعوذات وعقد التمائم وعزل الماء لغیر او غیر محلہ وفساد الصبی غیر محرمہ **ترجمہ** ابن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دس خصلتیں بری معلوم ہوتی تہیں زردی یعنی خلوق (ف) عرب میں دستور تہا کہ لوگ زعفران وغیرہ خوشبو جمع کر کے زرد ملغوبہ بناتے تھے سو اگر کوئی مرد وہ ملغوبہ لگاتا تو حضرت کو ناپسند آتا **ت** اور سفید بالوں کو تغیر دینا **ف** یعنی سفید بالوں کو اوکھاڑنا یا سیاہ کرنا **ت** اور ازار لٹکانا اور سونے کی انگوٹھی پہننا اور حرام جگہہ پر عورت کو لگا سنگہار کرنا اور کہلانا کوڑی اور گوٹیوں سے کہیلنا اور معوذات کے سوا اور کوئی منتر پہونکنا **ف** معوذات سے مراد قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس ہے **ت** اور گنڈوں اور منکوں کا باندھنا **ف** جیسا کہ لوگ ان کے گلیں نظر بد کے لئے یا تعویذ گنڈہ وغیرہ لٹکاتے ہیں یہ افعال جاہلیت سے ہیں **ت** اور غیر حلال میں منی کا ڈالنا اور فساد لڑکے کا یعنے بگاڑ دینا لڑکے کو اور ضعیف کر دینا اور سکا اطہر یہ کہ ایام رضاعت میں اوس کی ان سے صحبت کرنا مگر یہ حرام نہیں ہے

باب فی خاتم الحدید لوہے کی انگوٹھی پہننا درست نہیں **عن** بریدۃ ان رجلا جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ خاتم من شبہ فقال مالی اجد منک ریح الاصنام فطرحہ ثم جاء وعلیہ خاتم من حدید فقال مالی اری علیک حلیۃ اہل النار فطرحہ فقال یا رسول اللہ من ای شئ اتخذہ قال اتخذہ من ورق ولا تتمہ مثقالا ولم یقل محمد عبد اللہ بن مسلم ولم یقل الحسن السلمی المروزی **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص پیتل کے انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجہہ کیا ہو اہے جو تجہہ سے بتوں کی بد بو مجہے معلوم ہوتی ہے سو اوس نے اپنے انگوٹھی کو پہینک دیا پہر لوہے کی انگوٹھی پہنے ہوئے آیا تو پہر آپ نے اوس سے فرمایا کہ مجہہ کیا ہوا ہے جو میں تجہہ پر دوزخیوں کا زیور پہنے ہوئے دیکھتا ہوں تو اوس نے اپنی انگوٹھی پہینک دی اور عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں تو آپ نے فرمایا چاندی کی اور مثقال سے کم ہو **ف** مثقال ساڑہے چار ماشے کی ہوتی ہے یعنی اس سے زیادہ میں انگوٹھی بہاری اور بد وضع ہو جاویگی اور اس سے زیادہ مردوں کو چاندی کا استعمال درست نہیں ہے جیسا اکثر علما کا قول ہے **عن** ایاس بن الحارث بن المعیقیب جدہ من قبل امہ ابو ذباب عن جدہ قال کان خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم من حدید ملوی علیہ فضۃ قال فربما کان فی یدہ قال وکان المعیقیب علی خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو ذباب سے روایت ہے جو نانا تہا ایاس بن حارث کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی انگوٹھی لوہے کی تھی لیکن اوس پر چاندی کا ملمع تہا بعض وقت وہ انگوٹھی حضرت کے ہاتہہ میں رہتی اور معیقیب کی وہ انگوٹھی سپرد رہتی **ف** بعضوں نے کہا ہے حدیث کا اسناد بریدہ کی حدیث سے بہتر ہے اور جو

گزری کیونکہ اسکی اسناد مین عبد اللہ بن مسلم مروزی ہی اور اس کی حدیث قابل حجت لینے کی نہین ہی۔ بعضون نے کہا
تو سیسہ اور چاندی کا ملمع ہو گیا تو اسکی کراہت جاتی رہتی ہے۔ **عن** علی رضی اللہ عنہ قال قال لی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قل اللھم اھدنی وسددنی واذکر بالھدایۃ ھدایۃ الطریق واذکر بالسداد تسدیدک
السھم قال ونھانی ان اضع الخاتم فی ھذہ او فی ھذہ السبابۃ والوسطی شک عاصم ونھانی
عن القسیۃ والمیثرۃ قال ابو بردۃ فقلنا لعلی ما القسیۃ قال ثیاب تاتینا من الشام او من مصر مضلعۃ
فیھا امثال الاترج قال والمیثرۃ شیء کانت تصنعہ النساء لبعولتھن **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی بن
ابی طالب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا یہہ دعا مانگا کر اللھم اھدنی وسددنی یا اللہ مجھکو ہدایت کر
اور مضبوط کر ہدایت سے یہہ نیت کر اکر کہ سیدہی راہ پر چلنا نصیب ہو اور مضبوط کرنے سے یہہ غرض کہ تیر خوب مضبوط بنایا کرون
یا مضبوطی سے بنا کرون اور منع کیا مجھکو انگوٹھی پہننے سے اس انگلی مین یا اس انگلی مین اور اشارہ کیا کلمہ کی یا بیچ کی انگلی
کی طرف شک کیا عاصم نے جو راوی ہی اس حدیث کا اور منع کیا مجھکو قسیہ سے اور میثرہ سے ابو بردہ نے کہا مین نے علی سے پوچھا
قسیہ کیا ہے انہون نے کہا قسیہ ایک قسم کے کپڑے ہین جو شام سے یا مصر سے آتے ہین دھاری دار ان مین ترنج بنے
ہوتے ہین اور میثرہ وہ چیز ہی جو عورتین اپنے خاوندون کے لیے بنایا کرتی تہین

باب فی التختم فی الیمین والیسار انگشتری داہنے ہاتھ مین پہنے

یا بائین ہاتھ مین **عن** عبد الرحمن ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتختم فی یمینہ **ترجمہ** عبد الرحمن سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے داہنے ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرتے تھے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم کان یتختم فی یسارہ کان فصہ فی باطن کفہ قال ابو داود قال ابن اسحاق واسامۃ یعنی ابن
زید عن نافع فی یمینہ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے بائین ہاتھ مین انگوٹھی پہنا کرتے
تھے اور نگینہ اسکا ہتھیلی کی طرف ہوتا **ف** آنحضرت صلعم سے داہنے اور بائین دونون ہاتھ مین انگوٹھی کا پہننا ثابت
ہی بعضون نے داہنے کو افضل کہا ہے بعضون نے بائین ہاتھ مین پہننے کو اختیار کیا ہی **عن** ابن عمر کان یلبس خاتمہ
فی یدہ الیسری **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی وہ اپنی انگوٹھی بائین ہاتھ مین پہنا کرتے تھے **عن** محمد بن اسحاق قال
رایت علی الصلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب خاتما فی خنصرہ الیمنی فقلت ما ھذا قال رأیت
ابن عباس یلبس خاتمہ ھکذا وجعل فصہ علی ظھرھا قال ولا یخال ابن عباس الا قد کان یذکر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یلبس خاتمہ کذلک **ترجمہ** محمد بن اسحاق سے روایت ہی مین نے صلت بن عبد اللہ بن نوفل بن عبد المطلب
کے ہاتھ مین ایک انگوٹھی دیکھی وہ پہنے ہوئی تھی داہنے ہاتھ کی چھنگلیا مین مین نے کہا یہہ کیا ہے انہون نے کہا مین نے عبد اللہ بن
عباس کو دیکھا اسیطرح انگوٹھی پہنتے ہوئے اور نگینہ کو اوپر رکھتے تھے ہتھیلی کی پشت پر اور مین سمجھتا ہون کہ ابن عباس نقل کرتے تھے

بلکہ بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے یعنی اسی طرح انگوٹھی پہنتے تھے داہنے
ہاتھ کی چھنگلیا میں لیکن نگینہ اندر کو رکھنا بہتر ہے اور صحیح روایت سے منقول ہے **باب** فی الجلاجل پاؤں میں
گھونگرو پہننا جو آواز دیں کیسا ہے **عن** علی بن سہل بن الزبیر ان مولاۃ لھم ذھبت بابنۃ الزبیر الی عمر
بن الخطاب وفی رجلھا اجراس فقطعھا عمر ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان مع
کل جرس شیطانا ترجمہ علی بن سہل بن زبیر سے روایت ہے ایک مولاۃ آزاد لونڈی کو بولتے ہیں اون کے زبیر کے بیٹی کو لیکر
حضرت عمر رض پاس گئے اور اوس لڑکی کے پیر میں گھونگرو تھے سو حضرت عمر نے اوسکو کاٹ دیا اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے فرماتے تھے کہ ہر گھنٹی کے ساتھ ایک شیطان ہے **ف** گھونگرو بھی ایک قسم کا گھنٹہ ہے اسلیے کہ اوس سے
بھی ایک آواز نکلتی ہے **عن** عائشۃ قالت بینما ھی عندھا اذ دخل علیہا بجاریۃ وعلیہا جلاجل یصوتن
فقالت لا تدخلنھا علی الا ان تقطعوا جلاجلھا وقالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
یقول لا تدخل الملائکۃ بیتا فیہ جرس ترجمہ بنانہ سے روایت ہے کہ ایک لڑکی حضرت عائشہ کے آئی اور اوس کے
پانوں میں گھونگرو تھے آواز دار سو حضرت عائشہ نے کہا کہ بغیر گھونگرو کاٹے اسکو میرے پاس مت لاؤ اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے جس گھر میں گھنٹا ہوتا ہے اوس گھر میں فرشتے نہیں آتے **باب** فی ربط الاسنان
بالذھب سونے سے دانت بند ہونا یا ناک بنانا درست ہے **عن** عبد الرحمن بن طرفۃ ان جدہ عرفجۃ بن اسعد
قطع انفہ یوم الکلاب فاتخذ انفا من ورق فانتن علیہ فامرہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتخذ انفا
من ذھب ترجمہ عبد الرحمن بن طرفہ سے روایت ہے کہ عرفجہ بن اسعد کی ناک کاٹی گئی کلاب کے دن **ف** کلاب
ایک موضع کا نام ہے **ف** تو اوس نے چاندی کی ناک بنائی پھر اوسکی بو معلوم ہوئی اوس کو تو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسکو سونے کی ناک بنانے کا حکم فرمایا **ف** اسلیے کہ سونے میں بدبو نہیں ہوتی **عن** عرفجۃ بن اسعد
بمعناہ قال یزید قلت لابی الاشھب ادرک عبد الرحمن بن طرفۃ جدہ عرفجۃ قال نعم ترجمہ دوسری
روایت میں بھی ایسا ہی ہے **ف** اگرچہ حدیث میں دانت بند ہونے کا ذکر نہیں ہے مگر مصنف نے دانت کو ناک پر قیاس
کیا کہ جب ناک جو ایک عضو ہے سونے کی بنانا درست ہوئی تو دانتوں کا بند ہونا سونے سے ضرور درست ہوگا اسی واسطے باب میں دانتوں
کا بند ہونا درج کیا **باب** فی الذھب للنساء عورتوں کو سونا پہننا کیسا ہے **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت
قدمت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم حلیۃ من عند النجاشی اھداھا لہ فیھا خاتم من ذھب فیہ فص
حبشی قالت فاخذہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعود معرضا عنہ او ببعض اصابعہ ثم دعا امامۃ
ابنۃ ابی العاص ابنۃ ابنتہ زینب فقال تحلی بھذا یا بنیۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس ہدیہ آیا جو نجاشی بادشاہ حبش نے آپ کو تحفہ دیا اس میں ایک انگوٹھی تھی سونے کی جس میں نگ حبشی جڑا ہوا تھا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو ایک لکڑی سے چھوا یا انگلی سے چھوا لیکن یا وہ بہر توجہ نہ کی سبب اوس کے کہ امامہ بنت ابی العاص حضرت زینب کی صاحبزادی کو جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نواسی تہین بلایا اور فرمایا تو پہن اسکو دہیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عورتونکو سونا پہننا درست ہی اور جن حدیثون سے سونا پہننا عورتون کے لیے منع معلوم ہوتا ہے وہ اکثر علما کے نزدیک منسوخ ہین اگر سونا اور حریر عورت مردون کے لیے درست نہ ہوتا دونکے پیدا کرنیسے ایک غرض عظیم فوت ہوتی ہی **عن** ابی

هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من احب ان يحلق حبيبه حلقة من نار فليحلقه حلقة من

ذهب ومن احب ان يطوق حبيبه طوقا من نار فليطوقه طوقا من ذهب ومن احب ان يسور

حبيبه سوارا من نار فليسوره سوارا من ذهب ولكن عليكم بالفضة فالعبوا بها **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنے محبوب کو آگ کا بالا پہنانا چاہی تو اوسکو سونیکا بالا پہنادی اور جو شخص اپنی محبوب کو آگ کی ہنسلی پہنانا چاہے تو اوسکو سونے کی ہنسلی پہناوے اور جو کوئی اپنی محبوب کو کنگن آگ کا پہنایا چاہی تو اسکو کنگن سونے کا پہنادی لیکن تمپر چاندی جائز ہے اوس سے کھیلو **ف** مراد محبوب سے اولاد ہی کیونکہ اگر جورو مراد ہوتی تو سونا پہننے سے منع کیون ہوتا الا اوس صورت مین جب یہ کہین کہ عورتون کو سونا پہننا درست نہین ہے جیسا بعض اقل قلیل علما کا قول ہی۔ اب رہی چاندی تو اوسکا استعمال کہانے پینے مین اکثر علما کے نزدیک منع ہی لیکن چاندی کا پہننا درست ہی مردون اور لڑکون کے لیے طبرانی نے روایت کیا من احب ان يسور ولده سوارا من نار فليسوره سوارا من ذهب ولكن الفضة العبوا بها كيف شئتم اس روایت مین ولدہ کی تصریح ہی اور یہی تائید ہی اس بات کو کہ ابوہریرہ کی حدیث مین حبیب سے بھی ولد مراد ہو فقط **عن** اخت

لحذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال يا معشر النساء اما لكن في الفضة ما تحلين به اما انه ليس منكن

امرأة تحلى ذهبا تظهره الا عذبت به **ترجمہ** حذیفہ کی بہن سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای عورتون کی جماعت کیا زیور بنانے کے لیے تمہین چاندی بس نہین کرتی ہوشیار ہو جاؤ تم مین سے کوئی عورت ایسی نہین جو وہ سونے کا زیور بنا کر اوسکی زینت کرے اوس کو مگر اوسی زیور سے اوسپر مار پڑیگی **عن** اسماء بنت يزيد ان رسول الله صلى

الله عليه وسلم قال ايما امرأة تقلدت قلادة من ذهب قلدت في عنقها مثله من النار يوم القيامة

وايما امرأة جعلت في اذنها خرصا من ذهب جعل في اذنها مثله من النار يوم القيامة **ترجمہ** اسماء بنت یزید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت نے سونیکا کنگن گردن مین پہنا تو ویسا ہی کنگن آگ کا قیامت کے دن اوسکی گردن مین پہنایا جاویگا اور جس عورت نے سونے کی بالی اپنے کان مین پہنی اللہ تعالی ویسی ہی آگ کی بالی اوسکے کان مین قیامت کے دن ڈلوا دیگا **عن** معاوية بن ابي سفيان ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن ركوب النمار وعن لبس الذهب

الا مقطعا **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا چیتون کے چمڑون پر سوار ہونے سے اور سونے کے پہننے سے مگر تہوڑا سا جیسے دانت یا ناک سونیکی بنالیوے چاندی مین بو آتی ہی اور سونے مین نہین آتی اسطرح انگوٹھی یا [illegible]

آخر کتاب الخاتم

تمام ہوئی کتاب انگشتری پہننی اور اوسکی متعلقات کی اللہ جل جلالہ کے فضل سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب الفتن

اللہ جل جلالہ کے نام سے شروع ہوتی کتاب ان فتنون کے بیان مین جنکی رسول اللہ صلعم نے پیشین گوئی کی

عن حذیفة قال قام فینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما فما ترک شیئا یکون فی مقامہ ذلک الی قیام الساعة الا حدث بہ حفظہ من حفظہ ونسیہ من نسیہ قد علمہ اصحابہ ہؤلاء وانہ لیکون منہ الشیء فاذکرہ کما یذکر الرجل وجہ الرجل اذا غاب عنہ ثم اذا راٰہ عرفہ **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے بیچ مین کھڑے ہوئے اور کچھ نہ چھوڑا کوئی چیز اوس مقام مین جو قیامت تک ہونیوالی ہی مگر بیان فرمایا اوسکو **ف** یعنے قیامت تک کے حالات آپ نے بیان کردئے **ت** پھر جس نے اوسکو یاد رکھا اور سنے تو یاد رکھا اور جس نے اوسے بہلا دیا اوس نے اوسکو بہولا دیا اور تحقیق میری ان اصحابون نے جانا اور پہچانا ہے اوسکو اور جب اون باتون مین سے جو آپ نے بیان فرمائی کوئی بات ظہور مین آتی ہی تو مجہے یاد آجاتی ہی کہ آپ نے اوسکو فرمایا تہا جیسے کوئی شخص کسیکے چہرے کو پہچانتا ہوا اور وہ غائب ہو پھر جب آوے تو دیکھکر اوسی وقت اوسکو پہچان لیوے **عن عبد اللہ** عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یکون فی ہذہ الامة اربع فتن فی اخرہا الفناء **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت مین چار فتنے ہونگے (یعنی بڑے بڑے اونکے بعد پھر فنا ہی) یعنے پھر قیامت آویگی اور تمام مخلوقات فنا ہوجاوینگے) **عن عبد اللہ** بن عمر یقول کنا قعودا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکر الفتن فاکثر فی ذکرہا حتی ذکر فتنة الاحلاس فقال قائل یا رسول اللہ وما فتنة الاحلاس قال ہی ہرب وحرب ثم فتنة السراء دخنہا من تحت قدمی رجل من اہل بیتی یزعم انہ منی ولیس منی وانما اولیائی المتقون ثم یصطلح الناس علی رجل کورک علی ضلع ثم فتنة الدہیماء لا تدع احدا من ہذہ الامة الا لطمتہ لطمة فاذا قیل انقضت تمادت یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا حتی یصیر الناس الی فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیہ وفسطاط نفاق لا ایمان فیہ فاذا کان ذاکم فانتظروا الدجال من یومہ او غدہ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر کی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ہم بیٹھے تہے اور آپ نے فتنون کا بیان فرمایا تو اسقدر ہمین درازی کی کہ احلاس کے فتنے کا بھی ذکر فرمایا ہمین ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ احلاس کے فتنے کی کیا حقیقت ہی پھر آپ نے فرمایا وہ تو بہاگنا اور غارت کرنا ہی پھر فتنہ سراء کا ہی ایسے شخص کے پیرون کے نیچے سے اوسکا فساد پیدا ہوگا جو میرے گہر والون سی ہونیکا گمان کریگا حالانکہ وہ میرے گھر والون سے نہ ہوگا اسلیے کہ میری دوست وہی ہین جو متقی لوگ ہین پھر لوگ ایسے شخص پہ اتفاق کر لینگے جیسے سرین ایک پسلی پر جو کسی طرح نہین جمتا **ف** یعنی ایسے شخص پہ اتفاق کرین گے کہ جسمین استقامت نہوگی جیسے چوتڑ پہلو کی ہڈی پہ سیدہا

نہین ہوتی **فت** پھر اندھیر کا فساد ہوگا وہ اس امت مین بغیر طمانچہ مارے کسی شخص کو نہ چھوڑیگا پھر جب لوگ کہینگے کہ فساد
جاتا رہا تو پھر وہ صبح کو اور زیادہ ہوگا جسمین آدمی فجر کو مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا یہانتک کہ لوگ خیمون کی طرف جمع ہونگے
ایک خیمہ ایمان والونکا ہوگا جسمین کوئی منافق نہ ہوگا اور دوسرا خیمہ منافقونکا ہوگا جسمین کوئی ایماندار نہ ہوگا تو جب یہ
فتنہ ہو تو دجال کا انتظار کرو اسی روز سے یا دوسرے روز سے **عن** حذیفۃ بن الیمان واللہ ما ادری
انسی اصحابی ام تناسوا واللہ ما ترک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قائد فتنۃ الی ان تنقضی الدنیا
یبلغ من معہ ثلثمائۃ فصاعدا الا قد سماہ لنا باسمہ واسم ابیہ واسم قبیلتہ ترجمہ حذیفہ بن یمان سے
روایت ہے خدا کی قسم مین نہین جانتا کہ میرے صحابی بھول گئے یا جان بوجھکر بھول گئے خدا کی قسم رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی فتنہ برپا کرنے والیکو چھوڑا دنیا کے گذرنے تک جس فتنہ کے ساتھ تین سو لوگ یا اس سے بھی زیادہ
ہون مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے روبرو اوسکا نام اور اوسکے باپ کا نام اور اوسکے قوم کا نام سب بیان فرمادیا
عن سبیع بن خالد قال اتیت الکوفۃ فی زمن فتحت تستر اجلب منہا بغالا فدخلت المسجد فاذا
صدع من الرجال واذا رجل جالس تعرف اذا رایتہ انہ من رجال اھل الحجاز قال قلت من ھذا
فتجھمنی القوم وقالوا اما تعرف ھذا ھذا حذیفۃ صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال حذیفۃ
ان الناس کانوا یسألون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخیر وکنت اسالہ عن الشر فاحدقہ
القوم بابصارہم فقال انی قد اری الذی تنکرون انی قلت یا رسول اللہ ارایت ھذا الخیر
الذی اعطانا اللہ ایکون بعدہ شر کما کان قبلہ قال نعم قلت فما العصمۃ من ذلک قال السیف
قلت یا رسول اللہ ثم ماذا قال ان کان للہ خلیفۃ فی الارض فضرب ظہرک واخذ مالک
فاطعہ والا فمت وانت عاض بجذل شجرۃ قلت ثم ماذا قال ثم یخرج الدجال معہ نہر ونار
فمن وقع فی نارہ وجب اجرہ وحط وزرہ ومن وقع فی نہرہ وجب وزرہ وحط اجرہ قال قلت
ثم ماذا قال ثم ھی قیام الساعۃ ترجمہ سبیع بن خالد سے روایت ہی مین کوفہ مین آیا جب تستر (ایک موضع کا نام
ہے) فتح ہوا تھا وہان سے خچر لایا تھا تو مین مسجد مین گیا دیکھا تو چند آدمی متوسط قد و قامت اور جثہ کے بیٹھے ہین اور ایک
شخص بیٹھا ہے جسکو دیکھنے سے تو پہچان لیوے کہ یہہ حجاز کا رہنیوالا ہے مینے لوگون سے پوچھا یہہ کون ہی تو وہ لوگ اس پوچھنے
سے خفگی اور کہنے لگے کیا تو نہین پہچانتا ان کو یہہ حذیفہ بن یمان ہین صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حذیفہ نے کہا لوگ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی باتون کو پوچھا کرتے تھے (یعنی طاعت و عبادت اور خیر کو) اور مین بری باتون کو پوچھا
کرتا تہا (بخاری کی روایت مین ہے اس ڈر سے کہ کہین مین برائی مین مبتلا نہ ہوجاؤن) تو لوگون نے میری طرف گھور اپنے کہا مین
جانتا ہون جس وجہ سے تم برا جانتے ہو پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ جو اللہ جل جلالہ نے ہم کو خیر اور بہتری عنایت فرمائی ہے

کیا اسکے بعد برائی بھی ہوگی جیسے اسکے پہلے تھی آپ نے فرمایا ہان مین نے عرض کیا پھر اوس برائی سے بچنے کی کیا صورت ہی آپ نے فرمایا تلوار (یعنے مرتد اور ملحد لوگون کو تلوار سے مارنا اور انکو قتل کرنا جب وے سچے اور عمدہ دلیل سے قائل نہ ہون و نکے شر سے بچنے کی تدبیر ہے) مین نے عرض کیا یارسول اللہ پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر اللہ کا کوئی خلیفہ ہو پھر وہ تیری پیٹ پھوڑے اور تیرا مال لوٹ لے جب بھی تو اوسکی اطاعت کر اور جو کوئی خلیفہ نہ ہو تو مر جا جنگل مین ایک درخت کی جڑ چبا چبا کے (یعنے فقر اور فاقہ قبول کر اور جنگل مین رہنا منظور کر مگر بیدینو نکی صحبت چھوڑ دے) مین نے عرض کیا پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر دجال نکلیگا اوسکے ساتھ نہر بھی ہوگی اور انگار بھی ہوگی جو شخص اوسکے انگار مین جا پڑیگا اوسکا اجر ثابت ہو گیا اور گناہ اوسکے معاف ہو گئی اور جو شخص اوسکی نہر مین گیا (اوسکی اطاعت کیے) تو گناہ اوسکا جم گیا اور اجر اوسکا مٹ گیا مین نے کہا پھر بعد اسکے کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر قیامت ہوگی (یعنے دجال بالکل قریب قیامت کے نکلیگا) **عن** خالد بن خالد اليشكري بهذا الحديث قال قلت بعد السيف قال بقية على اقذاء وهدنة على دخن ثم ساق الحديث قال كان قتادة يضعه على الردة التي في زمن ابي بكر على اقذاء يقول قذاء وهدنة يقول صلح على دخن على ضغائن ترجمہ خالد بن خالد یشکری سے یہی حدیث مروی ہے اوسمین یہ ہے کہ حذیفہ نے عرض کیا یارسول اللہ پھر تلوار کے بعد کیا ہوگا (یعنے جب مرتد قتل کیے جاوینگے اوسوقت کیا ہوگا) آپ نے فرمایا لوگ رہین گے مگر دلون مین اون کے فساد ہوگا اور ظاہر مین صلح ہوگی مگر دل مین خیانت ہوگی بعد اسکے اخیر تک حدیث کو بیان کیا ۔ قتادہ اس تلوار کو حمل کرتے تھے اوس فتنے پر جو ابو بکر صدیق کے زمانے مین ہوا جب بعضے قبائل عرب مرتد ہو گئے اونہون نے زکوۃ دینے سے انکار کیا پھر وہ تلوار سے سیدھے کیے گئے **عن** نصر بن عاصم الليثي قال اتينا اليشكري في رهط من بني ليث فقال من القوم فقلنا اتيناك نسالك عن حديث حذيفة فذكر الحديث قال قلت يا رسول الله هل بعد هذا الخير شر قال فتنة وشر قال قلت يا رسول الله بعد هذا الشر خير قال يا حذيفة تعلم كتاب الله واتبع ما فيه ثلاث مرار قال قلت يا رسول الله بعد هذا الشر خير قال هدنة على دخن وجماعة على اقذاء فيها او فيهم قلت يا رسول الله الهدنة على الدخن ما هي قال لا ترجع قلوب اقوام على الذي كانت عليه قال قلت يا رسول الله ابعد هذا الخير شر قال فتنة عمياء صماء عليها دعاة على ابواب النار فان تمت يا حذيفة وانت عاض على جذل خير لك من ان تتبع احدا منهم ترجمہ نصر بن عاصم اللیثی سے روایت ہے ہم یشکری پاس آئے چند لوگون کے ساتھ بنی لیث مین سے انہون نے پوچھا کون لوگ ہین ہم نے کہا ہم تمسے حذیفہ کی حدیث پوچھنے کو آئے ہین انہون نے بیان کرنا شروع کیا حدیث کو سر سے یہانتک کہ یہ کہا حذیفہ بن الیمان نے کہا مین نے عرض کیا یارسول اللہ کیا اس برائی کے بعد بھلائی بھی ہوگی **ف** یعنی بعد اس زمانہ اسلام کے زمانہ کفر کا بھی آویگا **ت**

آپ نے فرمایا فتنہ اور شر ہوگا پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ اس برائی کے بعد پھر زمانہ بھلائی کا بھی ہوگا آپ
نے فرمایا ای حذیفہ اللہ کی کتاب کو سیکھہ اور جو کچھہ اوسمین ہو اوسکی پیروی کر تین بار آپ نے یہ ارشاد فرمایا بعد اوس کے
مینے عرض کیا اس شر کے بعد پھر بھلائی اور خیر ہے آپ نے فرمایا ہدنہ ہی علی الدخن اور جماعت ہی جنکی نون
کدورت سی مین نے عرض کیا یا رسول اللہ ہدنہ علی الدخن کا کیا مطلب ہے آپ نے فرمایا قوم کے دل اوس حالت پر نہ
پھرینگے جسپر کہ وہ تھے **ف** گو ظاہر مین صلح ہو جاوے یعنی سابق مین زمانہ اسلام کے جیسے دل تھے ویسے نہین ہونگے **ت**
راوی نے کہا پھر مینے عرض کیا یا رسول اللہ کیا ایسی نیک زمانہ کے بعد پھر بھی برائی ہوگی تو آپنے فرمایا کہ فتنہ ہوگا اندھا
اور بہرہ کہ اوسمین بلانیوالے ہونگے آگ کے دروازہ پر سو اگر مرے تو ای حذیفہ جس حال مین کہ تو ایک درخت کی جڑ کو
جنگل مین چبا چبا کر کھاوے بہتر ہی اس سے کہ تو پیروی کرے اون مین سے کسیکی کیونکہ وہ ایمان سے پھیر نیکے اور کفر
کی طرف بلاوینگے **عن** حذيفة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال فان لم تجد يومئذ خليفة فاهرب
حتى تموت فان تمت وانت عاض وقال في اخره قال قلت فما يكون بعد ذلك قال لو ان رجلا
نتج فرسا لم تنتج حتى تقوم الساعة ترجمہ حذیفہ سے دوسری روایت مین بھی ایسا ہی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اگر اون دنون مین (مسلمانونکا) کوئی حاکم یا خلیفہ تجھے نہ ملے تو بھاگ یہانتک کہ مرے تو اگر تو درخت کو
کاٹ کاٹ کر کھاوے اور اس حالت مین مرے (تو یہہ بہتر ہی ایسے بدینون مین ملنے سے) آخر مین اس روایت کے یہہ ہے
مینے کہا پھر اس کے بعد کیا ہوگا آپ نے فرمایا اگر کوئی اپنی گھوڑی کا بچہ جننا چاہیے گا تو وہ نہ جنی گی یہانتک کہ قیامت
ہو جاوی گی (یعنی پھر اس کے بعد قیامت بہت قریب ہی) **عن** عبد الله بن عمرو ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال من بايع اماما فاعطاه صفقة يده وثمرة قلبه فليطعه ما استطاع فان جاء اخر ينازعه
فاضربوا رقبة الاخر قلت انت سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سمعته اذناي
ووعاه قلبي قلت هذا ابن عمك معاوية يأمرنا ان نفعل ونفعل قال اطعه في طاعة الله واعصه في
معصية الله ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بیعت کی کسی امام
سی پھر اوسکے ہاتھہ مین اپنا ہاتھہ دیا اور اوس سے عہد اور اقرار کیا تو چاہیے کہ جہانتک ہو سکے اوسکی اطاعت کرے اب اگر کوئی
دوسرا امام ہو کر اوس امام سے جھگڑنے آوے تو اوسکی گردن مارو عبد الرحمن نے کہا مینے عبد اللہ سے پوچھا تم نے
یہہ سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے کہا بیشک میرے کانون نے اسکو سنا اور میری دل نے یاد رکھا مین
نے کہا یہ تمہارا چچا کا بیٹا معاویہ ہمکو حکم کرتا ہی کہ فلان کام تم کرو اور ہم کرین (یعنے حضرت علی سے لڑین اور جھگڑین
حالانکہ امام پہلے حضرت علی ہین اور معاویہ اونکے بعد کھڑے ہوئے جھگڑنیکو) عبد اللہ نے کہا اطاعت کر اون کی جسمین اللہ کی اطاعت
ہو اور مت مان کہنا اونکا اوس بات مین جسمین نافرمانی ہو اللہ کی) **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم

قال ویل للعرب من شر قد اقترب الملحمۃ من کشف بیانہ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرابی ہے عرب کے اُس فتنہ سے جو قریب آیا ہے بہتر ہوگا وہ شخص جو اپنا ہاتھ روک لے اشارہ ہے فتنہ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ زوی لی الارض او قال ان ربی زوی لی الارض فرأیت مشارقھا ومغاربھا وان ملک امتی سیبلغ ما زوی لی منھا واعطیت الکنزین الاحمر والابیض وانی سألت ربی لامتی ان لا یھلکھا بسنۃ عامۃ ولا یسلط علیھم عدوا من سوی انفسھم فیستبیح بیضتھم وان ربی قال لی یا محمد انی اذا قضیت قضاء فانہ لا یرد ولا اھلکھم بسنۃ بعامۃ ولا اسلط علیھم عدوا من انفسھم فیستبیح بیضتھم ولو اجتمع علیھم من بین اقطارھا او قال باقطارھا حتی یکون بعضھم یھلک بعضا وحتی یکون بعضھم یسبی بعضا وانما اخاف علی امتی الائمۃ المضلین واذا وضع السیف فی امتی لم یرفع عنھا الی یوم القیامۃ ولا تقوم الساعۃ حتی یلحق قبائل من امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانہ سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلھم یزعم انہ نبی وانا خاتم النبیین لا نبی بعدی ولا تزال طائفۃ من امتی علی الحق قال ابن عیسی ظاھرین ثم اتفقا لا یضرھم من خالفھم حتی یاتی امر اللہ ترجمہ ثوبان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالے نے سمیٹ دیا میرے لیے زمین کو یعنی مجھے سب میں دکھلا دی یا سب کا علم دیدیا یا میرے ربنے سمیٹ دیا میرے لیے زمین کو تو مجھکو دکھلائی گئیں پورب اور پچھم کی جگہیں اور عنقریب میری اُمت کی حکومت وہانتک پہنچیگی جہانتک زمین سمیٹی گئی میرے لیے اور عنایت ہوئے مجھکو دونو خزانے سرخ اور سفید اشرفیاں روپئے سو مانگا میں نے اپنے پروردگار سے عرض کیا کہ میری اُمت کو ایک عام قحط سے ہلاک نکرے اور ان پر غیر دشمن کو اتنی قابو نہ دے کہ وہ اونکی جڑ کو مٹادے یعنی تمام دین اسلام کو برباد کردے اور مسلمانوں کا نام نہ رکھے میرے ربنے مجھسے فرمایا اے محمد میں جو کچھ حکم کرتا ہوں پھر وہ رد نہیں ہوتا میں تیری اُمت کے لوگوں کو ایک عام قحط سے ہلاک نکرونگا اور کوئی غیر دشمن جو اون میں سے نہ ہو اون پر ایسا مسلط نکرونگا جو اون کی جڑ کو مٹادے اگرچہ دنیا سارے جہان کے کافر حملہ کریں پر یہ ہوگا کہ تیری اُمت میں سے آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کرینگے اور قید کرینگے ف یہ پیشین گوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ابتک کہ ۱۲۹۷ ہجری ہے پوری ہوئی ہے اس مدت میں کافر دنیا کے مسلمانوں پر بارہا حملہ کر کر پر بالکل مسلمانوں کو تباہ نہ کرسکے اسلئے کہ مسلمان آپس میں لڑتے تھے اور کٹتے رہے یہانتک کہ آپس کی نا اتفاقی اور لڑائی سے اب بہت تنزل کے حالت ہے حکومت اونکی چراغ سحری ہو رہی ہے کاش اب بھی سمجھیں اور اتفاق اور یکدلی اختیار کریں ف اور اپنی اُمت میں گمراہ کرنیوالے حاکموں سے یا مولویوں سے ڈرتا ہوں ف جو اپنی حکومت یا علم کے زور سے لوگوں کو حق امر سے باز رکھیں اور بری راہ پر لگا دیں ہمارے زمانے میں بعینہ یہی حال ہے ایک فتنہ عظیم اختلاف اور نا اتفاقی کا مولویوں کے گروہ میں سے اوٹھ رہا ہے کسی کے بجھائے نہیں بجھتا اللہ جل جلالہ ہدایت کرے ف اور جب میری اُمت میں تلوار چلائی جاوے گی تو قیامت تک اون سے نہ اوٹھائی جاوے گی اور نہ کھڑی ہوگی قیامت یہانتک کہ ملیں گے سب گروہ میری اُمت کے مشرکوں کے ساتھ اور یہانتک کہ میری اُمت کے گروہ بتوں کو پوجنے لگیں گے اور مشرع حال ہے

عنقریب میری امت میں تیس شخص جھوٹے ہوں گے ان میں سے ہر ایک گمان کریگا کہ وہ نبی ہے اور میں نبیوں کا ختم کرنے والا
ہوں میرے بعد پھر کوئی نبی نہیں ہے اور ہمیشہ میری امت میں ایک جماعت حق پر غالب رہیگی اونکا مخالف اونکو ضرر نہ پہونچا سکیگا یہانتک کہ اللہ تعالی کا حکم
آوے عن ابی مالک یعنی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اجارکم من ثلاث خلال ان لا یدعو
علیکم نبیکم فتهلکوا جمیعا وان لا یظهر اهل الباطل علی اهل الحق وان لا تجتمعوا علی ضلالة ترجمہ ابی مالک اشعری سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے تم کو بچا دیا ہے تین آفتوں سے ایک تو یہ کہ تمھارا نبی تم پہ بددعا کرے پھر تم سب
ہلاک ہو جاو ایسا نہ ہوگا دوسری یہ کہ باطل والے حق والوں پر کبھی غالب نہ ہوں گے دلیل یا تقریر یا شمشیر میں تیسرے
یہ کہ تم سب گمراہ نہ ہوگے بلکہ ہمیشہ گمراہوں کو سمجھانے والے یا ہدایت کے راہ پر چلنے والے لوگ تم میں رہیں گے
گو کتنی ہی گمراہی تم میں پہیلا وے عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم
قال تدور رحی الاسلام لخمس وثلاثین او ست وثلاثین او سبع وثلاثین
فان یهلکوا فسبیل من هلک وان یقم لهم دینهم یقم لهم سبعین
عاما قال قلت امما بقی او مما مضی ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلام کی چکی گہومے گی پینتیس ٣٥ یا چھتیس ٣٦ یا سینتیس ٣٧
برس تک پہر اگر ہلاک ہوویں تو راہ اون کی راہ اگلوں کی ہے اور اگر قائم اور پورا
رہا اون کے لیے دین اون کا تو قائم اور پورا ہوگا اون کے لیے ستر برس مرادی
تہا یہ ہے کہ میں نے عرض کیا اس زمانے سے جو باقی ہے فرمایا اوس زمانے سے
جو گذر گیا یعنے ہجرت کے وقت سے حضرت عثمان رض کی اخیر خلافت تک اتنی ہی
مدت ہوتی ہے جتنی آپ نے ارشاد فرمائی عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یتقارب الزمان وینقص العلم و
تظهر الفتن ویلقی الشح ویکثر الهرج قیل یا رسول
اللہ ایما هو قال القتل القتل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زمانہ قریب ہو جاوے گا ف
زمانہ قریب ہو جانے سے قیامت مراد ہے یا دن رات چھوٹے ہو جاوینگے
ف اور علم کم ہو جاوے گا اور فتنے ظاہر ہوں گے اور لوگوں پر
بخیلی ڈالی جاوے گی ف یعنے خیرات اور زکوۃ کے رسم جاتی رہے گی ف
اور ہرج کثرت سے ہوگا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ہرج کیا چیز

آپ نے فرمایا کہ تشنل عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
یوشک المسلمون ان یحاصروا الی المدینة حتی یکون ابعد مسالحهم
سلاح ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے
دو زمانہ جب مسلمان گھیر لیے جاوینگے مدینے مین یہانتک کہ سب سے دور اون کی عملداری
سلاح مین ہوگی (سلاح ایک موضع ہی خیبر کے پاس شاید یہ زمانہ دجال کے قریب ہوگا
عن الزهری قال سلاح قریب من خیبر ترجمہ زہری نے کہا سلاح ایک موضع ہے
قریب خیبر ہے - الحمد للہ تمام ہوا پارہ چھبیسوان سنن ابی داؤد کے ستائیس پارون مین سے
اب شروع ہوتا ہے پارہ ستائیسوان اوس کے فضل اور احسان پر اعتماد کر کے +

واللہ الموفق والمعین

تم الجزء السادس والعشرون ویتلوه الجزء السابع والعشرون انشاء الله تعالی +

فہرست پارہ بست و ششم سنن ابی داؤد علیہ الرحمة والغفران

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۰۳۷	عورتون کے لباس کا بیان		اپنا سنگار کھولنا رات دن کے آنے جانے والے گھر والون کے سامنے درست ہے اوسکا بیان -
״	یہ جو اللہ نے فرمایا ہے ای نبی کہہ دی اپنی عورتون اور بیٹیون سے اور مسلمانون کی عورتون سے نیچے لٹکالیں اپنے اوپر تہوڑی سے چادرین اوسکا بیان -	״	اللہ نے فرمایا مومنہ عورتون سے کہو اپنے نگاہ نیچے رکھین اوسکا بیان
۱۰۳۸	عورت کو اپنے سنگار مین سے کیا کیا کھلا رکہنا درست ہی -	۱۰۴۰	سر پر اوڑہنی لپیٹنے کا بیان
״	غلام اپنی مالکہ کا سر کھلا ہوا دیکھ سکتا ہے -	״	باریک کپڑا عورتون کو پہننا درست ہے
۱۰۳۹	یہ جو اللہ نے فرمایا کہ عورتون کو	۱۰۴۱	عورت ازار کو کتنا لٹکا دے -
		״	مردہ جانور کی کھال کا بیان -
		۱۰۴۲	جن لوگون کے نزدیک مردے کی کھال دباغت سے پاک نہین ہوتی اونکی دلیل

صفحہ	باب
1043	چھینٹون کی کہال کا بیان
1044	جوتا پہننے کا بیان
1045	بچھونے کا بیان یعنے سونے کی ڈاسنک کا
1046	رنگین اور نقشی پردے لٹکانیکا بیان
1047	جسپا کپڑے مین تصویر کی صورت بنی ہو۔
1049	تصویرون کا بیان۔ تصویر کا بنانا جائز نہین ہے کسی کی۔
1050	خوشبو لگانا سنت ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی۔
〃	بالون کو درست رکہنا بہتر ہے نہ پریشان رکہنا۔
1051	عورتون کو مہندی لگانا کیسا ہے
〃	دوسری سر کے بال اپنے سر مین جوڑنا کیسا ہے۔
1053	خوشبو کوئی تحفہ دے تو پہیرنا نہ چاہیے
〃	کوئی عورت باہر جانیکیواسطے خوشبو کا استعمال کرے تو کیسا ہے۔
〃	زعفران مردون کو لگانا کیسا ہے
1055	بال کہانتک رکہنا چاہیے
〃	مانگ نکالنیکا بیان یعنی مسلمان کسطرح مانگ نکالین
1056	انکے بالون کو سیاہ رکہنا سنت ہے
〃	مرد اپنے سر کے بال گوندہا ہوے تو کیسا ہے۔

صفحہ	باب
1056	لڑکون کا سر منڈانا کیسا ہے
1057	لڑکون کی زلفین رکہنا کیسا ہے۔
〃	لڑکون کے زلفون مین رخصت کا بیان
〃	مونچہین کترنے کا بیان
1058	سفید بال داڑہی سے اوکہاڑنا اچہا نہین۔
1059	خضاب کا بیان ....
	کس رنگ کا خضاب درست ہے اور کونسا نادرست ہے
1060	زرد رنگ کے ساتہہ خضاب کرنیکا بیان۔
〃	سیاہ رنگ سے خضاب کرنیکا بیان۔
〃	ہاتھی دانت کو استعمال مین لانا درست ہے
1061	اپنے نام کی مہر ہوتی ہے کتاب انگوٹھی پہننیکی اسکے نام سے
1062	انگوٹھی پہننا بہتر ہے
1063	سونے کی انگوٹھی پہننا مرد کو درست نہین ہے
〃	لوہے کی انگوٹھی پہننا درست نہین ہے
1064	انگشتری داہنے ہاتہہ مین پہنے یا بائین ہاتہہ مین
1065	پانون مین گہونگہرو پہننا جو آواز دین کیسا ہے
〃	سونے سے دانت بندہوانا یا ناک بنوانا درست ہے
〃	عورتون کو سونا پہننا کیسا ہے
1067	کتاب بیان مین فتنون کے جنکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی

تمت تمام

الجزء السابع والعشرون

پارہ ستائیسوان

باب النهي عن السعي في الفتنة (فساد اور غدر مین کوشش کرنا منع ہے بلکہ خاموش رہنا چاہیے) **عن** ابي بكرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انها ستكون فتنة يكون المضطجع فيها خيرا من الجالس والجالس خيرا من القائم والقائم خيرا من الماشي والماشي خيرا من الساعي قال يا رسول الله ما تأمرني قال من كانت له ابل فليلحق بابله ومن كانت له غنم فليلحق بغنمه ومن كانت له ارض فليلحق بارضه قال فمن لم يكن له شيء من ذلك فليعمد الى سيفه فليضرب بحده على حرة ثم لينج ما استطاع النجاء **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہے کہ ایک ایسا فتنہ ہوگا اوسمین لیٹا شخص بیٹھے سے بہتر ہوگا اور بیٹھا ہوا کھڑے ہوئے آدمی سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہوا چلنیوالے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اوس وقت کیا حکم کرتے مین آپ نے فرمایا جسکے پاس اونٹ ہو تو چاہیے کہ وہ اپنے اونٹ مین جا ملے اور جسکی بکری ہو تو وہ اپنی بکری مے جا ملے اور جسکے پاس کچھ زمین ہو تو وہ اپنی زمین ہی مین جا بیٹھے (یعنی جو فتنہ کی جگہہ سے دور ہو) پھر اسکے بعد آپ نے فرمایا جسکے پاس ان چیزون مین سے کچھ بھی نہ ہووے تو اوسکو چاہیے کہ اپنی تلوار لیکر اوسکی دہار ایک پتھر سے مارکر بٹھادے (یعنی وہ قابل لڑنے کے نرہے) پھر جلدی کرے فسادیون سے نکلجانے مین (مراد فساد سے وہ فتنہ ہے جو مسلمانون مین باہم واقع ہو اوس سے الگ ہی رہنا بہتر اور خوب ہے) **عن** سعد بن ابي وقاص عن النبي صلى الله عليه وسلم في هذا الحديث قال فقلت يا رسول الله ارأيت ان دخل علي بيتي وبسط يده ليقتلني قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كن كابني آدم وتلا يزيد لئن بسطت الي يدك الآية **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے یہی حدیث جو اوپر گزری اتنا زیادہ ہے مین نے کہا یا رسول اللہ اگر ایسے فتنے اور فساد مین کوئی شخص (جو مسلمان ہو) میرے گہر مین گھس آوے اور ہاتھ اوٹھاوے میرے قتل کو تو مین کیا کرون آپ نے فرمایا تو آدم کے بیٹے (ہابیل) کی طرح ہو جا آپ نے یہ آیت پڑہی لئن بسطت الی یدک لتقتلنی الآیۃ (یعنے جیسا ہابیل نے قابیل کے جواب مین کہا تہا کہ اگر تو میری مارنے کے لیے ہاتھ اوٹھاویگا مین اپنا ہاتھ تیرے مارنیکو لیے نہ اوٹھاؤنگا مین ڈرتا ہون اللہ سے جو مالک ہے ساری جہان کا اسی طرح تو بھی اوس فسادی سے کہہ اور قتل ہو جا پر مسلمان کو قتل نہ کر) **عن** ابن مسعود قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول فذكر بعض حديث ابي بكرة قال قتلاها كلهم في النار قال فيه قلت متى ذلك يا ابن مسعود قال تلك ايام الهرج حيث لا يأمن

الرجل جليسه قلت لما تا وشان ادركني ذلك الزمان قال تكف لسانك ويدك وتكون حلسًا

من احلاس بيتك فلما قتل عثمان طار قلبي مطارة فركبت حتى اتيت دمشق فلقيت خريم بن فاتك

فحدثته فحلف بالله الذي لا اله الا هو لسمعه من رسول الله صلى الله عليه وسلم كما حدثنيه ابن

مسعود **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے بھی ایسی ہے روایت ہے جلیس ابو بکرہ نے روایت کی اتنا زیادہ ہے کہ اوس فتنے میں جو لوگ مارے جاوین وہ جہنم میں جاوینگے وابصہ نے ابن مسعود سے پوچھا یہ فتنہ کب ہوگا اُنہون نے کہا یہہ وہ زمانہ ہے جب مسلمانون میں (قتل شروع ہوگا اسطرح سے کہ کسی کو اپنے ساتھی اور رفیق پر بھروسا نہ ہوگا میں نے کہا اگر اوس زمانے میں میں ہون تو کیا کرون اُنہون نے کہا اپنی زبان اور ہاتھ کو روک لے اور مثل کمل کے ہو جا یعنی کمل تیرے گھر میں پڑے ہین رہ یعنے کمل جسکو حس وحرکت خود نہیں بلکہ جادہ ہی اسیطرح او تو فتنے میں تو بھی ہو جا کسی طرف شریک نہ ہو بلکہ اپنے گھر میں پڑا رہ) جب حضرت عثمان قتل کیے گئے تو میرے دل میں دفعتًا خیال گزرا (شاید یہ وہی فتنہ ہو جسکو ابن مسعود نے نقل کیا تھا) تو مین سوار ہوکر دمشق میں آیا وہان خریم بن فاتک سے ملا اونسے بیان کیا انہون نے قسم کہائی اوس اللہ کے جسکے سوا کوئی معبود سچا نہیں ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا پھر بیان کیا اوسی طرح حدیث کو جسطرح ابن مسعود نے بیان کیا تھا **ف** یہ حدیث دلیل ہے اوس فرقے کی جو کہتا ہے کہ مسلمانون میں آپس میں جب لڑائی ہو تو کسی کے شریک ہونا چاہیے بلکہ دونون سے الگ رہنا چاہیے مگر جمہور صحابہ وتابعین کے نزدیک جو فرقہ حق پر ہو اور سچے امام کا تابع ہو اوس کا ساتھ دینا چاہیے اور جو لوگ باغی ہون اور سرکش اور حق کے مخالف اون سے جنگ کرنا چاہیے دلیل اسپر قول ہے اللہ تعالیٰ کا

وان طائفتان من المؤمنين اقتتلوا فاصلحوا بينهما فان بغت احدهما على الاخرى فقاتلوا التي

تبغي حتى تفيء الى امر الله یعنے جب دو گروہ مسلمانون کے آپس میں لڑین تو جہانتک ہو سکے) اون میں صلح کرا دو اگر ایک گروہ کسی طرح نمانے اور زیادتی کرے (اور شرع کی خلاف چلے اور شرع پر مستعد نہو) تو اوس گروہ سے لڑو یہانتک کہ وہ جہاد وہ اللہ کے حکم پر اور مان لیوے حکم شرع کا اسی بنا پر حضرت علی رض نے باغیون کا مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور اکثر صحابہ اور تابعین آپ کے شریک رہے اور یہ حدیث محمول ہے اوس صورت پر جب دونون فریق کسی دنیا کی بات پر لڑین اور کسی کے ساتھ امام برحق نہو اوس وقت بیشک سکوت اور علحدگی لازم ہے جب بہی فہمایش اور اصلاح لازم ہے تاکہ وہ آپس میں لڑنے کا ارادہ موقوف کرین اور جو اللہ کا حکم ہے اوس کے مطابق اپنے جہگڑے کا فیصلہ کر لیوین **عن** ابي موسى الاشعري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان

بين يدي الساعة فتنا كقطع الليل المظلم يصبح الرجل فيها مؤمنا ويمسي كافرا ويمسي مؤمنا ويصبح

كافرا القاعد فيها خير من القائم والماشي فيها خير من الساعي فكسروا قسيكم وقطعوا اوتاركم و

اضربوا سيوفكم بالحجارة فان دخل يعني على احد منكم فليكن كخير ابني ادم **ترجمہ** ابو موسیٰ اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت سے پہلے ایسے فساد ہین جیسی اندہیری رات کی تاریکی کے ساعتین کہ ایک سے ایک

زیادہ اندھیری اور تاریک ہونگے) اون فتنون مین آدمی صبح کو ایماندار ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور جو شام کو مومن ہوگا
تو صبح کو کافر ہوگا کہڑے ہوئے شخص سے بیٹھنے والا اچھا ہوگا اوس زمانہ مین اور دوڑنے والے سے چلنے والا بہتر ہوگا سو تم
اون فتنون مین اپنے کمانون کو توڑ ڈالو اور کمانون کی زہ کو بھی کاٹ دو اور اپنی تلوارون کے باڑہ کو پتھر پر مار کے کند کر دو
پھر اگر پہر بھی کوئی شخص تم مین سے کسی پر چڑہ آوے تو چاہیے کہ آدم کی بیٹون مین جو اچھا تہا اوسی کی طرح ہو جاوے
ف یعنی جیسا کہ ہابیل کو قابیل نے جب قتل کا ارادہ کیا تو ہابیل نے کہا کہ مین اپنا ہاتھ تجھ پر نہین چلاتا تو تم بھی مثل ہابیل کے
ہاتھ مت چلاؤ اور مقابلہ مت کرو **عن** عبد الرحمن قال كنت اخذا بيد ابن عمر في طريق من طرق المدينة
اذ اتى على راس منصوب فقال شقي قاتل هذا فلما مضى قال وما ارى هذا الا قد شقي سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول من مشى الى رجل من امتي ليقتله فليقل هكذا فالقاتل في النار والمقتول
في الجنة **ترجمہ** عبد الرحمن سے روایت ہے مین عبد اللہ بن عمر کا ہاتھ پکڑے ہوئے تہا مدینہ کی رستون مین سے ایک رستہ
مین ناگاہ ایک سر کو دیکھا جو لٹک رہا تہا تو انہون نے کہا شقی ہے وہ شخص جسنے قتل کیا اسکو جب آگے نکل گئے تو کہا مین اسکو
شقی جانتا ہون مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے جو شخص میری امت مین سے کسی کو قتل کرے ناحق
خلاف شرع کے) تو قتل کرنیوالا جہنم مین جاویگا اور جو قتل کیا گیا وہ جنت مین جاویگا **ف** اللہ جل جلالہ نے فرمایا
من قتل مومنا متعمدا فجزاؤه جهنم خالدا فيها وغضب الله عليه ولعنه واعد له عذابا
عظيما جو شخص قتل کرے کسی مومن کو جان بوجھ کر تو اوس کا بدلہ جہنم ہی ہمیشہ رہیگا وہ اوس مین اور غصہ ہوا اللہ اوس پر
اور لعنت کی اوسپر اور تیار رکھا اوسکے واسطے بہت بڑا عذاب انتہی **عن** ابي ذر قال قال لي رسول الله صلى الله عليه
وسلم يا ابا ذر قلت لبيك يا رسول الله وسعديك فذكر الحديث قال فيه كيف انت اذا اصاب الناس
موت يكون البيت فيه بالوصيف قلت الله ورسوله اعلم او قال ما خار الله لي ورسوله قال عليك
بالصبر او قال تصبر ثم قال لي يا ابا ذر قلت لبيك وسعديك قال كيف انت اذا رايت احجار الزيت
قد غرقت بالدم قلت ما خار الله لي ورسوله قال عليك بمن انت منه قلت يا رسول الله افلا اخذ سيفي
واضعه على عاتقي قال شاركت القوم اذا قلت فما تامرني قال تلزم بيتك قلت فان دخل على بيتي قال
فان خشيت ان يبهرك شعاع السيف فالق ثوبك على وجهك يبوء باثمك واثمه **ترجمہ** ابوذر سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھسے فرمایا اے ابوذر عرض کیا مین نے حاضر ہون یا رسول اللہ موجود ہون آپکا ارشاد بجا لانے
کو پھر بیان کیا حدیث کو آپ نے فرمایا اے ابوذر اوس دن تیرا کیا حال ہوگا جب مدینہ مین لوگ اتنی مرینگے کہ گھر ایک غلام
کے بدلے مین ملیگا گھر سے مراد قبر ہے یعنی مردون کی کثرت سے قبر کی جگہ نہ ملے گی ایک قبر کی جگہ کے لیے ایک غلام دینگے یا قبر کھودنے
کے لیے ایک غلام کی قیمت دینگے یا گھر اتنے خالی ہو جاینگے کہ ایک غلام کے بدلے مین ایک گھر آجاویگا مین نے کہا اللہ و رسول خوب جانتے

مین یا جو حکم کرین آپ نے فرمایا تو صبر کیجو پھر فرمایا ای ابا ذر مین نے کہا حاضر ہون اور موجود ہون آپکی خدمت مین آپنے فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب تو احجار الزیت (ایک جگہہ ہی مدینہ مین) کو خون مین ڈوبا ہوا دیکھیگا مین نے کہا جو اللہ اور رسول حکم کرین آپ نے فرمایا جہان کا ہی وہین جا یعنی اپنے گھر بار مین چلا جا یا جس امام کی بیعت کرا مین نے کہا یا رسول اللہ مین اپنی تلوار نہ لون اور کندھی پر رکھون آپنے فرمایا وا پھر تو تو او نکا شریک ہوگیا مین نے کہا پھر کیا ارشاد ہی آپنے فرمایا اپنے گھر مین بیٹھ رہ مین نے کہا اگر گھر مین وہ گھس آوے آپ نے فرمایا پھر اگر تلوار کی چمک سے سہم جاوے تو اپنا کپڑا اپنے منہ پر ڈال لے (اور قتل ہوجا) وہ تیرا اور اپنا دونون گناہ سمیٹ لیگا **ف** یہہ خبر ہے واقعہ حرہ کی جو ۶۳ ہجری مین ہوا حضرت امام حسین ؑ کی شہادت کے بعد یزید نے اپنا لشکر مدینہ منورہ کو بھیجا اور حرم محترم کا کچھ خیال نہ کیا نہ مسجد نبوی کا اس واقعہ مین بہت سے اہل مدینہ قتل ہوے اور کئی روز تک مسجد نبوی مین نماز نہین ہوئی اوسی سال یزید علیہ ما یستحقہ کا انتقال ہوا **عن** ابی موسی یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم ان بین ایدیکم فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا و یمسی کافرا و یمسی مؤمنا و یصبح کافرا القاعد فیہا خیر من الماشی والماشی فیہا خیر من الساعی قالوا فما تامرنا قال کونوا احلاس بیوتکم **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا تمہارے سامنے فساد ہونیوالے ہین جیسے اندھیری رات کی تاریکی کے ٹکڑے ان فتنون مین صبح کو آدمی مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اور بیٹھنے والا شخص ہے بیٹھا ہوا بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سی بہتر ہوگا صحابہ نے عرض کیا کہ پھر ہمارے لیے آپ کیا فرماتے ہین آپنے فرمایا کہ تم اپنے گھرون کی فرش ہوجاؤ (ٹاٹ یا بوریا یا کمل جسکو بالکل حس حرکت نہین ہوتی **عن** المقداد بن الاسود قال ایم اللہ لقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم یقول ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن ان السعید لمن جنب الفتن و لمن ابتلی فصبر فواہا **ترجمہ** مقداد بن اسود سے روایت ہی قسم خدا کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتے تھی نیک بخت وہی ہی جو فتنون سی دور رہا نیک بخت وہی ہی جو فتنون سی دور رہا اور جو اوسمین پھنس جاوے اور صبر کری تو اوس کے لیے خوبی ہی یا اوسکا کیا کہنا (یعنی یہ تو بہت مشکل کام ہے کہ فتنہ مین پھنسکر صبر کری)

باب فی کف اللسان زبان کو روکنا فتنہ مین

عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم قال ستکون فتنۃ صماء بکماء عمیاء من اشرف لہا استشرفت لہ و اشراف اللسان فیہا کوقوع السیف **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا عنقریب ایسا فساد پیدا ہوگا بہرہ گونگا اندھا پھر جو کوئی اوسکو دیکھیگا تو وہ فتنہ اوسکے نزدیک ہوگا اور زبان درازی اوسمین ایسی ہے جیسے تلوار چلانا ہے **ف** فتنہ بہرہ ہوگا یعنی حق بات اوسمین نہ سنی جاویگی گونگا ہوگا یعنی حق بات اوسمین نہ بولی جاویگی اندھا ہوگا حق و باطل کی تمیز نہ ہوگی **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم انہا ستکون فتنۃ تستنظف العرب قتلاہا فی النار اللسان فیہا اشد من وقع السیف **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک ایسا فساد ہوگا کہ وہ عرب کو گھیر لیگا جو لوگ اوسمین مارے جاوینگے

(وہ جہنم مین جا دینگے اوسمین زبان درازی کرنا تلوار چلانے سے بھی زیادہ ہے (یعنے ناحق بولنا اور فتنے کو بڑھانا) **عن** عبد
القدوس قال زیاد سیمین کوش اس حدیث کے اسناد مین ایک شخص ہی جسکو زیاد سیمین کوش کہتے تہے اوسکو کان
سفید تھی) **باب** ما یرخص فیه من البداوة فی الفتنة جب مسلمانون مین کوئی فتنہ ہو تو جنگل مین چلا جانا درست ہے
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یوشك ان یكون خیر مال المسلم
غنما یتبع بها شعف الجبال ومواقع القطر یفر بدینه من الفتن **ترجمہ** ابوسعید خدری سے روایت ہی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہے کہ مسلمان کا بہتر مال بکریان ہون گی جنکے پیچھے پہریگا چرانے کو پہاڑ کے چوٹیون
اور پانی برسنے کے مقامون پر فساد ورنج کے سبب سے اپنا دین لیکر بہاگیگا **ف** یعنی فساد کے وقت مین گوشہ گیری بہتر ہے
کیونکہ لوگون کو ملنے سے ایسے وقت مین ایمان سلامت نہین رہتا تو بکریان چرانا ہی بہتر ہے **باب** فی النهی عن القتال
فی الفتنة فتنے مین لڑائی کی ممانعت **عن** الاحنف بن قیس قال خرجت وانا ارید یعنی فی القتال فلقینی
ابو بکرة فقال ارجع فانی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اذا تواجه المسلمان بسیفیهما
فالقاتل والمقتول فی النار قال یا رسول الله هذا القاتل فما بال المقتول قال انه اراد قتل صاحبه **ترجمہ**
احنف بن قیس سے روایت ہی مین نکلا لڑائی کے ارادے سے (تاکہ لڑون علی کے ساتھ ہو کر معاویہ سے) مجھکو راہ مین ابو بکرہ
ملے انہون نے کہا لوٹ جا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جب دو مسلمان اپنی تلوارین لیکر ایک
دوسرے کو مارنے اوٹہین تو قاتل اور مقتول دونون جہنم مین جاوینگے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ بہلا قاتل تو جہنم مین جاویگا
مگر مقتول کیون جاویگا آپ نے فرمایا اسواسطے کہ وہ اپنے ساتھی کو قتل کے لیے اوٹھا تھا (اور اوس کے مار ڈالنے کا ارادہ کر چکا تھا
یہ خود ہی مارا گیا اسلیے جہنم سے نجات نہ ہوگی معاذ اللہ) **باب** فی تعظیم قتل المؤمن مومن کو قتل کرنا کتنا بڑا
گناہ ہے **عن** خالد بن دهقان قال كنا فی غزوة القسطنطینیة بذلقیة فاقبل رجل من اهل
فلسطین من اشرافهم وخیارهم یعرفون ذلك له یقال له هانئ بن كلثوم بن شریك الكنانی
فسلم علی عبد الله بن ابی زكریا وكان یعرف له حقه قال لنا خالد فحدثنا عبد الله بن ابی زكریا قال سمعت
ام الدرداء تقول سمعت ابا الدرداء یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول كل ذنب عسی الله
ان یغفره الا من مات مشركا او مؤمن قتل مؤمنا متعمدا فقال هانئ بن كلثوم سمعت محمود بن الربیع یحدث
عن عبادة بن الصامت انه سمعه یحدث عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من قتل مؤمنا فاعتبط
بقتله لم یقبل الله منه صرفا ولا عدلا قال لنا خالد ثم حدثنی ابن ابی زكریا عن ام الدرداء عن ابی
الدرداء ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یزال المؤمن معنقا صالحا ما لم یصب دما حراما فاذا
اصاب دما حراما بلح وحدث هانئ بن كلثوم عن محمود بن الربیع عن عبادة بن الصامت عن رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ سواء ترجمہ خالد بن دہقان سے روایت ہے ہم قسطنطنیہ (جو پایہ تخت ہے روم کا اوس وقت
مین نصرانیون کے تصرف مین تہا) کے لڑائی مین تہے ذلقیہ (یا دقیہ دونو مقام کے نام مین) اتنے مین ایک شخص فلسطین (جو
ایک ولایت ہے شام مین) کا رہنے والا وہان کے شرفا اور عمائد مین سے آیا لوگ اوس کے مرتبے کو جانتے تھے اوسکا نام ہانی بن کلثوم
بن شریک کنانی تہا اوسنے سلام کیا عبد اللہ بن ابی زکریا کو وہ بھی اسکے درجے کو جانتے تھے پھر حدیث بیان کی ہم سے
عبد اللہ بن ابی زکریا نے کہ سنا مین نے ام الدرداء سے وہ کہتی تہین سنا مین نے ابو الدرداء سے کہتے تہے سنا مین نے
رسول اللہ صلعم سے آپ فرماتے تھے ہر گناہ کی امید ہے کہ اللہ اسکو بخشدے مگر جو شرک کی حالت مین مر جاوے یا مسلمان مسلمان کو
قصداً قتل کرے **ف** مسلمان کو قصداً ناحق قتل کرنا قریب قریب شرک کے ہے جو سزا اللہ نے شرک مین بیان کی ہے وہی مسلمان
کے قتل مین ہے کچھ فرق نہین ہے جیسے مسلمان کو شرک سے بچنا چاہیے ویسے ہی مسلمان کو قتل سے بچنا لازم ہے **ت**
ہانی بن کلثوم نے کہا مین نے محمود بن ربیع سے سنا انہون نے عبادہ بن صامت سے سنا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مومن کو ناحق قتل کرے **ف** بغیر کسی حق شرعی کے جیسے قصاص یا زنا محصنہ یا
قتل کرے اوسکو فتنے مین خوشی اور دلجمعی کے ساتھ یہ سمجھ کر کہ مین ہدایت پر ہون **ت** تو اللہ جل جلالہ اوسکا کوئی عمل قبول
نکریگا نہ فرض نہ نفل (یا اوسکی توبہ قبول نکریگا) پھر ابن ابی زکریا نے حدیث بیان کی ام درداء سے انہون نے ابو الدرداء سے
انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ نے فرمایا ہمیشہ مومن سبکدوش رہتا ہے فکر اور صالح رہتا ہے جب تک ناحق
خون نکرے جب ناحق خون کرتا ہے تو تھکا اور سست ہو جاتا ہے **ف** پھر اوس سے نیکیان سرزد نہین ہوتین بلکہ برائیان ہی ہوتی
جاتی ہین یہانتک کہ گناہ کرتے کرتے اوسکا خاتمہ بھی برا ہوتا ہے اور وہ ابدالاباد کیلیے دوزخی اور جہنمی ہو جاتا ہے معاذ اللہ
خون ناحق ایسا بڑا گناہ ہے علی الخصوص اپنے بھائی مسلمان کا قتل کرنا وہ تو اکبر الکبائر ہے **عن** خالد بن دہقان

سالت یحیی بن یحیی الغسانی عن قولہ اعتبط بقتلہ قال الذین یقاتلون فی الفتنۃ فیقتل احدہم فیری
انہ علی ہدی لا یستغفر اللہ یعنی من ذلک ترجمہ خالد بن دہقان سے روایت ہے مین نے یحیی بن یحیی غسانی سے
پوچھا اعتبط بقتلہ (جو اوپر کی حدیث مین ہے) اوسکا کیا معنے ہین انہون نے کہا وہ لوگ ہین جو فتنے مین قتل کرتے ہین
ایک دوسرے کو یہ سمجھ کر کہ ہم ہدایت پر ہین پھر اوس قتل سے توبہ اور استغفار بھی نہین کرتے (کیونکہ وہ تو اپنی دانست مین
اوسکو قتل کرتا ہے موافق شرع کے سمجھتا ہے) **عن** خارجۃ بن زید قال سمعت زید بن ثابت فی ہذا المکان

یقول انزلت ہذہ الایۃ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزآؤہ جہنم خالدا فیہا بعد التی فی الفرقان و
الذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق بستۃ اشہر ترجمہ خارجہ بن
زید سے روایت ہے مین نے زید بن ثابت سے سنا وہ کہتے تہے یہ آیت ومن یقتل مؤمنا متعمدا الآیۃ اوس آیت کے چھ مہینے بعد اوتری
ہے جو سورہ فرقان مین ہے والذین لا یدعون مع اللہ الہا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق **ف** اس وجہ سے

کوئی توجیہ نہوین کر سکتا کہ مومن کا قتل کرنیوالا سواے قصاص یا زنا کے کسی صورت مین تو بہ بھی کر سکتا ہی سورہ فرقان مین اللہ نے ناحق خون کو شرک کے بعد بیان فرمایا اس سے معلوم ہوا کہ بعد شرک کے سب گناہون مین خون ناحق بڑا گناہ ہی

عن سعید بن جبیر قال سألت ابن عباس فقال لما نزلت التی فی الفرقان والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق قال مشرکو اھل مکۃ قد قتلنا النفس التی حرم اللہ ودعونا مع اللہ الٰھا آخر واتینا الفواحش فانزل اللہ الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات فھذہ لاولئک قال واما التی فی النساء ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم الآیۃ قال الرجل اذا عرف شرائع الاسلام ثم قتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم لا توبۃ لہ فذکرت ھذا لمجاھد فقال الا من ندم

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہی مین نے ابن عباس سے پوچھا انہون نے کہا یہ جو آیت سورہ فرقان مین ہی والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر ولا یقتلون النفس التی حرم اللہ الا بالحق یہ اوس وقت اوتری ہی جب مکے کے مشرکین نے کہا ہم نے تو قتل کیا ہے اوس جان کو جسکا مارنا اللہ نے حرام کیا اور ہم نے سوا خدا کے اور معبودون کو پکارا ہی پھر ہم کو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہوگا اور جنت کیونکر ملیگی کیونکہ اللہ تعالی جنت انہیں کا خاص کرتا ہی اون لوگون سے جنہون نے یہ کام نہین کیے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری الا من تاب وآمن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیئاتھم حسنات یعنی جس شخص نے یہ کام کفر کی حالت مین کیے اور پیچھے توبہ کی اور ایمان لایا اور نیک کام کیے تو اللہ اوس کے برائیون کو نیکیون سے بدل دیگا لیکن وہ آیت جو سورہ نسا مین ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا اخیر تک وہ تو اوس شخص کے شان مین ہی جو مسلمان ہو اور شریعت کو جانتا ہو باوجود اسکے کسی مومن کو قصدًا قتل کرے اوسکا بدلا جہنم ہے اور اوسکی توبہ بھی قبول نہوگی سعید نے کہا مین نے یہ مجاہد سے بیان کیا انہون نے کہا اگر شرمندہ ہو اور دل سے توبہ کرے تو قبول ہو جاویگی **ف** جمہور علما کا یہی مذہب ہی مگر ظاہر آیت ابن عباس کے قول کو موید ہی معاذ اللہ مسلمان کا قتل نہایت بڑا گناہ ہے

عن ابن عباس فی ھذہ القصۃ فی الذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر اھل الشرک قال ونزل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسھم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی والذین لا یدعون مع اللہ الٰھا آخر سے مراد وہ لوگ ہین جنہون نے شرک کیا تہا اور شرک کے حالت مین انہون نے خون ناحق بھی کیا تہا اونکا گناہ ایمان لانے سے اور توبہ کرنے سے معاف ہو جاویگا دلیل یا عبادی الذین اسرفوا

عن ابن عباس قال ومن یقتل مؤمنا متعمدا ما نسخھا شیء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا اس آیت کو کسی آیت نے منسوخ نہین کیا یعنی اوسکا حکم باقی ہی

عن ابی مجلز فی قولہ ومن یقتل مؤمنا متعمدا فجزاؤہ جھنم قال ھی جزاؤہ فان شاء اللہ ان یتجاوز عنہ فعل **ترجمہ** ابی مجلز سے روایت ہی ومن یقتل مؤمنا متعمدا مین کہ جو شخص مومن کو جان بوجھکر قتل کرے بدلا تو اوسکا یہی ہی جو اللہ نے فرمایا کہ ہمیشہ جہنم مین جلتا رہے اور مغضوب اور ملعون ہووے لیکن اللہ کو اختیار ہے اگر چاہے تو اوسکو معاف کردیگا

باب ما یحرم فی القتل

القتل ہو جانے کے بعد پھر اوسکی مغفرت کی ہی **عن** سعید بن زید قال کنا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر فتنۃ

ثم ظعن امرها فقلنا او قالوا یا رسول اللہ لئن ادرکنا هذه لتهلکنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کلا ان بحسبکم القتل قال سعید فرأیت اخوانی قتلوا ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھے آپ نے ایک فتنے کا بیان کیا اور ذکر کیا اوسکی برائی اور شدت کا ہم نے کہا یا رسول اللہ اگر وہ فتنہ ہمارے وقت میں ہو تو ہم کو تباہ کر دیگا (یعنے آخرت ہماری برباد ہوگی) آپ نے فرمایا نہیں کافی ہو جاویگا تمہارا قتل ہونا (یعنے اوس فتنے سے تم کو اتنی ہی سزا ملیگی کہ قتل ہو جاؤ گے پھر مغفرت کی امید ہے) سعید نے کہا پھر میں نے اپنے بھائیوں کو دیکھا قتل ہو گئے (جمل و صفین وغیرہ میں)

آخر کتاب الفتن

تمام ہوئی کتاب فتنوں کی اللہ جل جلالہ کی مدد اور اعانت اور توفیق سے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اول کتاب المهدی

شروع ہوئی کتاب مہدی کے بیان میں ([illegible]) عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یزال هذا الدین قائما حتی یکون علیکم اثنا عشر خلیفة کلهم تجتمع علیه الامة فسمعت کلاما من النبی صلی الله علیه وسلم لم افهمه قلت لابی ما یقول قال کلهم من قریش ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین ہمیشہ قائم رہیگا جب تک تمہارے بارہ خلیفہ ہوں گے ہر ایک پر اون میں سے امت اتفاق کرے گی پھر آپ نے کچھ فرمایا جو میں نہیں سمجھا جابر نے کہا میں نے اپنے باپ سے پوچھا وہ کیا ہے انہوں نے کہا آپ نے فرمایا یہ سب قریش میں سے ہونگے ف ظاہر یہ حدیث مشکل ہو گئی ہے علماء پر کیونکہ چاروں خلیفہ ایسے گزرے جن سے دین قائم ہوا اور [illegible] نے ان پر اتفاق کیا باقی خلفاء عباسیہ اور بنی امیہ تو ظالم اور جابر تھے اگرچہ ان کا دو کا اون میں بھی عادل اور متشرع تھا) عن جابر بن سمرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا یزال هذا الدین عزیزا الی اثنی عشر خلیفة قال فکبر الناس وضجوا ثم قال کلمة خفیفة قلت لابی یا ابت ما قال قال کلهم من قریش ترجمہ جابر بن سمرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے یہ دین عزت سے رہیگا بارہ خلیفوں تک لوگوں نے یہ سنکر تکبیر کہی اور چلائے پھر آپ نے آہستہ سے کچھ فرمایا میں نے اپنے باپ سے پوچھا کیا فرمایا انہوں نے کہا آپ نے یہ فرمایا وہ سب قریش میں سے ہونگے (یہ حدیث نسخہ مطبوعہ دہلی میں نہیں ہے) عن جابر بن سمرة بهذا الحدیث زاد فلما رجع الی منزله اتته قریش فقالوا ثم یکون ماذا قال ثم یکون الهرج ترجمہ جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے جو گذری اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ اپنے مکان کو لوٹے اور قریش کے لوگ آئے اور عرض کیا اسکے بعد پھر کیا ہوگا آپ نے فرمایا پھر قتل ہوگا (یعنے ناحق خون اور فساد کا ہنگامہ گرم ہو جاویگا) عن عبد الله عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو لم یبق من الدنیا الا یوم قال زائدة لطول الله ذلک الیوم حتی یبعث فیه رجل منی او من اهل بیتی یواطئ اسمه اسمی واسم ابیه اسم ابی زاد فی حدیث

قطر يملأ الارض قسطا وعدلا كما ملئت ظلما وجورا وقال في حديث سفيان لا تذهب ولا
تنقضي الدنيا حتى يملك العرب رجل من اهل بيتي يواطئ اسمه اسمي قال ابوداود لفظ عمرو ابي بكر
بمعنى سفيان ترجمہ عبداللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی رہ جاویگا
تو اللہ تعالی اوسی دن کو اتنا لمبا کر دیگا کہ اوسمین ایک شخص بھیجیگا میرے اہل بیت مین سے اسطرح کا اوٹھاویگا کہ اوسکا نام میرے نام
ہوگا اور میرے باپ کا نام اوسکی باپ کا نام ہوگا (فطر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے) وہ عدل اور انصاف سے زمین کو
بھر دیگا جیساکہ وہ ظلم وستم سے بھر گئی تھی (سفیان کی روایت مین ہے) دنیا آخر نہ ہوگی یہانتک کہ عرب کے ملک کا مالک
میرے گھر والون مین سے ایسا شخص ہووے کہ میرے نام سے اوسکا نام برابر ہوگا (یعنے جو میرا نام ہے وہی اوسکا نام ہوگا یہ حدیث
دلیل ہے مہدی کے نکلنے پر) **عن** علی رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم یبق من الدھر الا یوم
لبعث اللہ رجلا من اھل بیتی یملأھا عدلا کما ملئت جورا **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر زمانہ مین سے ایک دن بھی باقی رہ جاویگا تو بھی اللہ تعالی میری گھر والون مین سے
ایک ایسا شخص کھڑا کر دیگا جو وہ روی زمین کو عدل انصاف سے اسطرح پر بھر دیگا جیسے کہ وہ ظلم سے بھر گئی تھی) **عن** ام سلمة
قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المھدی من عترتی من ولد فاطمة قال عبد اللہ
بن جعفر وسمعت ابا الملیح یثنی علی علی بن نفیل ویذکر منہ صلاحا **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے مہدی میری نسل سے فاطمہ کی اولاد سے ہے **ف** دارقطنی نے روایت کیا ہے علی کر
کہ مہدی جس سال نکلینگے اوسکی نشانی یہہ ہے کہ ماہ رمضان مین پہلی ربیع آفتاب کا گہن ہوگا اور پندرہوین کو چاند گہن
عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المھدی منی اجلی الجبھة اقنی الانف یملأ الارض
قسطا وعدلا کما ملئت جورا وظلما یملک سبع سنین **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مہدی میری اولاد سے ہے کشادہ پیشانی اونچی ناک والا جو عدل وانصاف سے زمین کو بھر دیگا جیسے وہ ظلم
وستم سے بھری تھی اور وہ سات برس تک مالک رہیگا **عن** ام سلمة زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال یکون اختلاف عند موت خلیفة فیخرج رجل من اھل المدینة ھاربا الی مکة فیاتیہ ناس من اھل
مکة فیخرجونہ وھو کارہ فیبایعونہ بین الرکن والمقام ویبعث الیہ بعث من الشام فیخسف بھم بالبیداء
بین مکة والمدینة فاذا رأی الناس ذلک اتاہ ابدال الشام وعصائب اھل العراق فیبایعونہ
بین الرکن والمقام ثم ینشأ رجل من قریش اخوالہ کلب فیبعث الیھم بعثا فیظھرون علیھم وذلک بعث
کلب والخیبة لمن لم یشھد غنیمة کلب فیقسم المال ویعمل فی الناس بسنة نبیھم صلی اللہ علیہ وسلم ویلقی الاسلام
بجرانہ الی الارض فیلبث سبع سنین ثم یتوفی ویصلی علیہ المسلمون قال ابوداود قال بعضھم

عن هشام تسع سنين وقال بعضهم سبع سنين ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک خلیفہ کے موت کیوقت اختلاف ہوگا تو ایک شخص مدینہ والوں سے مکے کی طرف بھاگتا ہوا نکلیگا سو مکے کے لوگ اوسکے
پاس آوینگے اور اوسکو نکالینگے امامت کے لیے حالانکہ وہ ناراض ہوگا ف لوگ اوسکو باہر نکال کر امام مقرر کرینگے ت
پھر بیعت کرینگے اوس سے حجر اسود اور مقام ابراہیم کے بیچ میں پھر تنہ میں ایک لشکر ملک شام سے اوسکی طرف بھیجا جاویگا تو وہ سب کے
سب دہسا دیے جاینگے بیدا میں جو مکے اور مدینہ دونوں کے بیچ میں ہے پھر جب لوگ اوس حال کو دیکھینگے تو ابدال شام کے اور عراق
والوں کی جماعتیں اوسکے پاس آوینگے اور مقام ابراہیم اور حجر اسود کے بیچ میں اوس سے بیعت کرینگے اسکے بعد ایک شخص قریش
میں سے پیدا ہوگا ننہال اوسکا بنی کلب سے ہوگا اور وہ ایک لشکر اونکی طرف بھیجیگا سو اوس لشکر پر غالب ہونگے مہدی
کے تابعدار اور کلب کا لشکر یہی ہے (جو مہدی کے وقت میں اوسکے تابعداروں کے ہاتھ سے خراب کیا جاویگا) پھر افسوس ہے
اوس شخص پر جو کلب کی لوٹ کے مال غنیمت سے نہ لے بعد اوس کے مہدی مال غنیمت تقسیم کریگا اور جاری کریگا لوگوں میں اونکے نبی
کی سنت کو اور اسلام زمین پر اپنی گردن ڈالدیگا (یعنی تمام زمین کو گھیر لیگا) پھر وہ سات برس تک رہ کر مر جاویگا اور اوسپر تمام مسلمان
نماز پڑھینگے ابوداود نے کہا بعضوں نے ہشام سے روایت کیا وہ نو برس تک رہیگا بعضوں نے سات عن قتادة بهذا
الحديث وقال تسع سنين قال ابوداود وقال غير معاذ عن هشام تسع سنين ترجمہ قتادہ سے یہی حدیث
مروی ہے اوسمیں یہ ہے کہ وہ خلیفہ نو برس تک رہیگا ف اختلاف ہے اس باب میں کہ امام مہدی علیہ علی آبائہ السلام کب تک
خلافت کرینگے بعضی روایتوں میں سات برس ہیں بعضوں میں نو برس اللہ خوب جانتا ہے عن ام سلمة عن النبي
صلى الله عليه وسلم بقصة جيش الخسف قلت يا رسول الله فكيف بمن كان كارها قال يخسف بهم ولكن
يبعث يوم القيامة على نيته ترجمہ ام سلمہ سے روایت ہے وہی حدیث جسمیں لشکر دہنس جانیکا ذکر ہے میں نے کہا
یا رسول اللہ اس شخص کا کیا حال ہوگا جو زبردستی سے اوس لشکر میں آیا ہو آپ نے فرمایا سب دہنس جاوینگے مگر حشر
میں اونکا حشر نیتوں کے موافق ہوگا (یعنی جو زبردستی آیا ہوگا وہ معذور رکھا جاویگا) عن ابي اسحاق قال قال علي رضي
الله عنه ونظر الى ابنه الحسن فقال ان ابني هذا سيد كما سماه النبي صلى الله عليه وسلم وسيخرج من صلبه
رجل يسمى باسم نبيكم يشبهه في الخلق ولا يشبهه في الخلق ثم ذكر قصة يملأ الارض عدلا وقال
هارون ثنا عمر بن ابي قيس عن مطرف بن طريف عن الحسن عن هلال بن عمرو قال سمعت عليا
رضي الله عنه يقول قال النبي صلى الله عليه وسلم يخرج رجل من وراء النهر يقال له الحارث بن حراث
على مقدمته رجل يقال له منصور يوطئ او يمكن لآل محمد كما مكنت قريش لرسول الله صلى الله
عليه وسلم وجب على كل مؤمن نصره او قال اجابته ترجمہ ابی اسحاق سے روایت ہے حضرت علی نے فرمایا اور دیکھا
اپنے بیٹے حضرت حسن کو اور کہا یہ بیٹا میرا سردار ہوگا جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکا نام رکھا اور عنقریب اسکے

نسل سے ایسا ایک شخص پیدا ہوگا جو وہ نام زد ہوگا تمہاری نبی کے نام سے اور سیرت مین بھی اونہین سے مشابہ ہوگا مگر صورت مین
مشابہ نہوگا پھر ذکر کیا حضرت علی نے قصہ یملأ الارض عدلا کا یعنے بھر دیگا زمین کو انصاف سے جیسے گذر چکا عبد اللہ کی
حدیث مین) ہرون نے روایت کیا عمرو بن ابی قیس سے اونہون نے مطرف سے انہون نے حسن سے انہون نے ہلال بن عمرو سے
کہ مین نے سنا حضرت علی کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے آپنے فرمایا ہی ماوراء النہر (ترکستان) سے ایک شخص نکلے
گا نام اوسکا حارث بن حراث ہوگا اور اوس کے آگے ایک شخص ہوگا لوگ اوسکو منصور کہتے ہونگے وہ تسلط یا جگہہ دیگا آل محمد کو
اسطرح جیسے کہ قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جگہہ دی تھی اوسکی مدد ہر مسلمان پر واجب ہے یا آپنے فرمایا اوسکا حکم قبول کرنا۔

اوّل باب الملاحم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

(شروع ہوئی کتاب معرکون اور لڑائیون کی ملاحم جمع ہی ملحمہ کی۔ ملحمہ کے معنے معرکہ اور قتال کی جگہہ)

باب ما یذکر فی قدر المائۃ ہر سیکڑہ اور صدی کا بیان **عن** ابی ھریرۃ فیما اعلم عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی میری علم ویقین مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ اس امت کے واسطے ہر صدی
کے آخیر مین ایک شخص ایسا پیدا کریگا جو دین کو اوسکے نو قائم اور مضبوط کرے **ف** یہہ حدیث صحیح ہی سیوطی نے اس
حدیث کی تفسیر مین ایک رسالہ لکھا ہے علمائے بہت اختلاف کیا ہی کہ پہلی صدی سے لیکر تیرہوین صدی کے آخیر تک
کون کون لوگ مجدد ہوئے مین ہر ایک گروہ نے اپنی معتقد علیہ شخص کو مجدد قرار دیا ہے بظاہر جس شخص سے قرآن وحدیث کا
نشر ہوا ہدایت پھیلی وہی مجدد ہے واللہ اعلم **باب** ما یذکر من ملاحم الروم روم کی لڑائیون اور معرکون کا
بیان **عن** جبیر بن نفیر قال قال جبیر انطلق بنا الی ذی مخبر رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فاتیناہ فسالہ جبیر عن الھدنۃ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ستصالحون الروم
صلحا امنا فتغزون انتم وھم عدوا من ورائکم فتنصرون وتغنمون وتسلمون ثم ترجعون حتی تنزلوا بمرج
ذی تلول فیرفع رجل من اھل النصرانیۃ الصلیب فیقول غلب الصلیب فیغضب رجل من المسلمین
فیدقہ فعند ذلک تغدر الروم وتجمع للملحمۃ ترجمہ حسان بن عطیہ سے روایت ہی کہ مکحول اور ابن ابی زکریا
خالد بن معدان کی طرف چلے مین بھی ان کے ساتھ چلا انہون نے حدیث بیان کی جبیر بن نفیر سے انہون نے کہا چلو ہمارے
ساتھ ذی مخبر کے پاس جو صحابی تھے رسول اللہ صلعم کے ہم اون کے پاس گئے جبیر نے اونسے صلح کا حال پوچھا انہون نے
کہا ..... رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ تم روم (نصاری) سے صلح کروگے بے خوف پھر تم اور وہ دونون ملکر ایک اور
دشمن سے لڑوگے جو تمہارے پیچھے ہی پھر فتح پاؤگے اور لوٹ لاؤگے اور سلامتی سے پھروگے یہانتک کہ ایک میدان مین اترو گے

جو ٹیلی والا ہوگا پھر ایک شخص نصاریٰ کے قوم سے صلیب کو اونچا کریگا اور کہیگا کہ صلیب غالب آیا تو مسلمانون مین سے ایک شخص غصہ
مین آویگا اور اوسکو توڑیگا اوسوقت روم والے عہد شکنی کرینگے اور لوگون کو جمع کرینگے لڑائی کے لیے اور مسلمان ہتھیارون کی طرف جاوینگے
پھر شہید ہونگے **عن** حسان بن عطية بهذا الحديث زاد فيه ويثور المسلمون الى اسلحتهم فيقتتلون
فيكرم الله تلك العصابة بالشهادة الا ان الوليد جعل الحديث عن جبير عن ذي مخبر عن
النبي صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حسان بن عطیہ سے دوسری روایت بھی ایسی ہی ہے اتنا اس مین زیادہ ہے کہ پھر جلدی کر
مسلمان اپنے ہتھیارون کی طرف جاوینگے اور لڑینگے تو اللہ تعالی اوس جماعت کو بسبب شہادت کے بزرگی دیویگا
[illegible] قیامت کے قریب ہوگا کہ مسلمانون کے ساتھ روم کے نصاریٰ شریک ہو جاوینگے اور دوسرے اور کسی
سے نصاریٰ کے جنگ کرینگے اور مسلمان غالب ہونگے پھر مغلوب ہونگے **باب** في امارات الملاحم
معرکون اور لڑائیون اور فتنون کی نشانیان جو آپنے بتائین **عن** معاذ بن جبل قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم عمران بيت المقدس خراب يثرب وخراب يثرب خروج الملحمة وخروج الملحمة فتح
قسطنطينية وفتح القسطنطينية خروج الدجال ثم ضرب بيده على فخذ الذي حدث او منكبه
ثم قال ان هذا لحق كما انك ههنا او كما انك قاعد يعني معاذ بن جبل **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیت المقدس کی آبادی مدینے کی خرابی کا سبب ہے اور مدینے کی خرابی فتنہ پیدا
ہونیکا سبب ہے اور فتنہ کا نکلنا فتح قسطنطنیہ کا سبب اور فتح قسطنطنیہ دجال کے نکلنیکا سبب ہے پھر آپ نے اپنا ہاتھ
معاذ کے ران یا مونڈھے پر مارا اور کے فرمایا یہ یقینی ہے جیسے تیرا ہونا یا بیٹھنا یہان یقینی ہے **ف** بیت المقدس
یعنی شام کی آبادی جب شام مین بنی امیہ کی سلطنت ہوئی تو مدینہ منورہ جو دار الخلافت تھا اوجڑ گیا بعد اوس کے قسطنطنیہ
فتح ہو **باب** تواتر الملاحم کون کون سے معرکے نزدیک ہونگے ایک دوسرے کے بعد **عن** معاذ بن جبل
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الملحمة الكبرى وفتح القسطنطينية وخروج الدجال
في سبعة اشهر **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت بڑا فتنہ اور قسطنطنیہ کا
فتح ہونا اور دجال کا نکلنا سات مہینے کی مدت مین ہوگا **عن** عبد الله بن بسر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال بين الملحمة وفتح المدينة ست سنين ويخرج المسيح الدجال في السابعة **ترجمہ** عبد اللہ بن بسر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتح شہر اور فتنہ عظیم دونون کے درمیان مین چھ برس کی مدت ہے **ف**
شہر سے مراد قسطنطنیہ ہے **ت** اور ساتوین برس مین دجال نکلیگا مراد قسطنطنیہ کی فتح سے یہہ ہے کہ کفار وہمین عمل کرینگے
پھر مسلمان اوسکو فتح کرینگے ابھی تک تو قسطنطنیہ مسلمانون کے پاس ہے **باب** تداعي الامم على الاسلام مسلمانون
پر اور قومون کا پے درپے آنا **عن** ثوبان قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الامم ان تداعى

علیکم کما تداعی الاکلة الی قصعتها فقال قائل ومن قلة نحن یومئذ قال بل انتم یومئذ کثیر ولکنکم
غثاء کغثاء السیل ولینزعن اللہ من صدور عدوکم المهابة منکم ولیقذفن اللہ فی قلوبکم
الوهن فقال قائل یا رسول اللہ وما الوهن قال حب الدنیا وکراهیة الموت ترجمہ ثوبان سے روایت ہے
رسول اللہ صلعم نے فرمایا قریب ہے کہ اور امتیں بلا لیں ایک دوسری کو تمہارے اوپر جیسے کھانے والے آتے ہیں کشتی پر دوڑ کر پیالے پر
ایک شخص نے کہا ہم لوگ شاید اوس زمانے میں کم ہونگے آپ نے فرمایا نہیں تم اوس زمانے میں بہت ہوگے لیکن تم ایسے
ہوگے جیسے دریا کے پانی پر بہتا ہے (میل اور کوڑا کرکٹ) اللہ تمہاری ہیبت کو تمہارے دشمنوں کے دل سے نکال
ڈالیگا اور تمہارے دلوں میں سستی ڈال دیگا ایک شخص بولا یا رسول اللہ سستی کیوں ہوگی آپ نے فرمایا دنیا کی الفت سے اور موت
کے خوف سے **ف** یہ حدیث بالکل اس زمانے کے مطابق ہے مسلمان بہت ہیں مگر سب بیکار کسی کے دل میں حمیت اور غیرت
دین اور قوم کی نہیں پائی جاتی الا ماشاء اللہ **باب** فی المعقل من الملاحم معرکے میں مسلمانوں کا قیام کہاں ہوگا **عن**
ابی الدرداء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فسطاط المسلمین یوم الملحمة بالغوطة الی جانب مدینة
یقال لها دمشق من خیر مدائن الشام ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جماؤ مسلمانوں
کا جنگ کے روز (یعنے دجال سے جنگ کے لیے) غوطہ میں ہوگا جو دمشق کے ایک جانب ہے اور دمشق ایک شہر ہے شام کے بہتر
شہروں میں سے (جو جنت العرب کہلاتا ہے) **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک
المسلمون ان یحاصروا الی المدینة حتی یکون ابعد مسالحهم سلاح ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے جو مدینہ کے مسلمان گھیر لیے جاوینگے یہانتک کہ بہت دور کی سرحد انکی
سلاح ہوگی (ایک جگہہ کا نام ہے) **عن** الزهری قال وسلاح قریب من خیبر ترجمہ زہری سے روایت ہے
کہ سلاح خیبر کے نزدیک ہے **عن** عوف بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لن یجمع اللہ
علی هذه الامة سیفین سیفا منها وسیفا من عدوها ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دونوں بلائیں اکٹھا اس امت پر نہ بھیجیگا کہ ایک ہی وقت میں آپس میں بھی لڑے اور دشمن بھی اونسے
لڑے **باب** فی النهی عن تهییج الترك والحبشة خواہ نخواہ ترک کے اور حبش کے کافروں سے آپ نے چھیڑنا
منع فرمایا **عن** ابی سکینة رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انه قال
دعوا الحبشة ما ودعوکم واترکوا الترك ما ترکوکم ترجمہ ابو سکینہ نے ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے صحابی سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حبشیوں کو تم بھی چھوڑ دو جبتک وہ تم کو چھوڑ دیں
اور ترکوں کو بھی چھوڑ دو جبتک وہ تم کو چھوڑ دیں (ابتداء اون سے جنگ نہ کرو) **باب** فی قتال الترك
ترک کافروں سے لڑنے کا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعة حتی

يقاتل المسلمون الترك قوما وجوههم كالمجان المطرقة يلبسون الشعر ترجمہ ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی جب تک کہ قتل کرینگے مسلمان ترکوں (یعنی کافروں کو جس
ملک کے) سو منہ انکے گویا ڈھالیں ہیں تھپتھپی ہوئی اور جوتیاں انکی بالوں کے ہیں **عن** ابي هريرة ان النبي صلى
الله عليه وسلم قال لا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما نعالهم الشعر ولا تقوم الساعة حتى تقاتلوا قوما
صغار الاعين ذلف الانف كان وجوههم المجان المطرقة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ قائم ہوگی اور یہانتک کہ تم ایسی قوم سے لڑوگے جنکی جوتیاں بال کے ہونگی اور یہانتک کہ ترک
کے قوم سے لڑوگے جو چھوٹی آنکھوں والے چپٹی ناکوں والے ہونگے منہ انکے جیسے ڈھالیں ہیں تھپتھپی (اس زمانہ میں جیسے ترکستان کے لوگ
ایسے ہی ہیں سو مسلمان ان سے لڑ چکے) **عن** بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم في حديث يقاتلكم قوم صغار
الاعين يعني الترك قال تسوقونهم ثلاث مرار حتى تلحقوهم بجزيرة العرب فاما في السياقة
الاولى فينجو من هرب منهم واما في الثانية فينجو بعض ويهلك بعض واما في الثالثة فيصطلمون
او كما قال **ترجمہ** بریدہ سے ایک حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ چھوٹی آنکھوں والے ترک کی قوم
تم سے لڑیگی پھر فرمایا کہ تم انکو تین بار بھگا دوگے یہانتک کہ تم انکو تین مرتبہ عرب کے ٹاپو کے کنارے پہونچا دوگے سو پہلے
ہانک میں ان میں سے جو بھاگے گا وہ نجات پاویگا اور دوسرے میں بعض ہلاک ہونگے اور بعض نجات پاوینگے اور تیسرے
میں تو سب جڑ سے اکھڑ جاوینگے یا جیسا کہ فرمایا **باب** في ذكر البصرة بصرہ کا بیان (شاید مراد بصرے سے مراد بغداد ہے)

عن ابي بكرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ينزل ناس من امتي بغائط يسمونه البصرة عند نهر
يقال له دجلة يكون عليه جسر يكثر اهلها وتكون من امصار المهاجرين قال ابن يحيى قال ابو معمر وتكون من
امصار المسلمين فاذا كان في اخر الزمان جاء بنو قنطوراء عراض الوجوه صغار الاعين حتى ينزلوا
على شط النهر فيتفرق اهلها ثلاث فرق فرقة ياخذون اذناب البقر والبرية وهلكوا وفرقة ياخذون
لانفسهم وكفروا وفرقة يجعلون ذراريهم خلف ظهورهم ويقاتلونهم وهم الشهداء **ترجمہ** ابوبکرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے لوگ پست زمین میں اترینگے جسکو بصرہ بولتے ہیں نہر دجلہ
کے نزدیک اس پر ایک پل ہوگا بہت اور شہروں کے ان کے لوگ بہت ہونگے وہ شہر مسلمانوں کے مہاجرین کا ہوگا یا اس
شہر میں بہت اور شہروں کے مسلمان بہت ہونگے اور جب آخر زمانہ ہوگا تو وہاں قنطورا کی (قنطورا ترکوں کے جد کا نام
ہے اولاد اسکی ہیں یعنی ترک آخر زمانہ میں اہل بصرہ کے قتل کو نکلینگے) چوڑی سو منہ والے چھوٹے آنکھوں والی یہانتک کہ اس
نہر کے کنارہ پر اترینگے اور اس کے لوگ تین فرقے متفرق ہو جاوینگے ایک فرقہ تو بیلوں کی دموں کو اور جنگلوں کو اختیار
کر کے ہلاک ہو جاوینگے اور ایک فرقہ اپنی جانوں کو بچا کر کافر ہونا قبول کرینگے (کافروں کے شریک ہو جاوینگے) اور ایک فرقہ

پیچھے پیچھے اپنی اولاد کو چھوڑ کر نکلیں گے اور لڑیں گے تو وہ شہید ہیں (یہہ واقعہ ہو بہو ہوا مستعصم باللہ کی خلافت میں جو آخر خلفاء عباسیہ تھا) عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ یا انس ان الناس مصرون امصارا وان مصرا منها یقال له البصرة او البصیرة فان انت مررت بها او دخلتها فایاک و سباخها وکلاءها وسوقها وباب امرائها وعلیک بضواحیها فانه یکون بها خسف وقذف ورجف وقوم یبیتون یصبحون قردة وخنازیر ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انس سے کہ ای انس لوگ شہر بناوینگے اور ان شہروں میں ایک شہر ہو جسکو لوگ بصرہ بولتی ہیں یا بصیرہ (تصغیر ہے بصرہ کی) پھر اگر تو اوسپر گزرے یا تو اوسمین داخل ہووے تو تو اوسکی سباخ سے بچیار ہ ف سبخہ کی جمع سباخ ہے اور سبخہ اوس زمین کو بولتی ہین کہ جسمین شوریت اور رطوبت ہوتی ہو اور بصرہ میں ایک موضع کا نام ہے ت اور اوسکی کلاء ایک موضع کا نام ہو سے اور اوسکے بازار سے اور اوسکے امیرون کے دروازے سے اور اوسکے ضواحی (ضاحیہ کی جمع جنگل کا نام ہے) کو اختیار کر اسلیے کہ اوس میں دہنسنا اور پتہر برسنا اور زلزلہ ہوگا اور ایک قوم شب باشی کریگی یعنے صحیح سالم اور صبح کو سوور اور بندر ہو جاوینگے ف یعنے رات تک اوسکے قلوب صاف ہونگے اور صبح کو اوسیطرح ہوجاوینگے تو سور کیطرح اون کے دلون میں بے غیرتی اور بے حیائی اور بندر کیطرح طمع اور حرص اور حیلہ جوئی ہوگی۔ ابن جوزی نے اس حدیث کو موضوعات میں لکھا ہے لیکن سیوطی نے رد کیا ہے ابن جوزی پر کہ اوسکو ابوداؤد کے طریقے کی خبر نہوئی اور یہہ طریقہ صحیح ہو واللہ اعلم عن صالح بن درهم یقول انطلقنا حاجین فاذا رجل فقال لنا الی جنبکم قریة یقال لها الابلة قلنا نعم قال من یضمن لی منکم ان یصلی فی مسجد العشار رکعتین او اربعا ویقول هذه لابی هریرة سمعت خلیلی ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اللہ یبعث من مسجد العشار یوم القیامة شهداء لا یقوم مع شهداء بدر غیرهم قال ابوداؤد هذا المسجد مما یلی النهر ترجمہ صالح بن درہم سے روایت ہو وہ کہتے تھے کہ ہم حج کے ارادہ سے گئی تو اچانک ایک شخص وہان ملا اور ہم سے کہا کہ تمہارے طرف ایک بستی ہو جسکو ابلہ بولتی ہین تو ہم نے کہا ہان (یعنی ہی) پھر اوس نے کہا تم میں سے کون ضامن ہوتا ہے میرے لیے جو نماز پڑہی میرے واسطے ف مراد اس مرد سے ابوہریرہ ہین اونہون نے کہا کون ہو کہ نماز پڑہ کر اوسکا ثواب میرے لیے بخشی ت عشار کی مسجد مین دو رکعت یا چار رکعت اور یون کہی اسکا ثواب ابوہریرہ کے لیے ہے اسلیے کہ مین نے اپنے جانی دوست ابا القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہو جو وہ فرماتی تھی کہ مقرر اللہ عزوجل قیامت کے دن عشار کی مسجد سے ایسی شہیدون کو اوٹہاویگا جو سوائے بدر کے شہیدون کے اور کوئی اون کے برابر کھڑا نہو گا ف مسجد عشار ایک مسجد تھی فرات کے پاس مراد شہیدون سے شہیدان کربلا ہین رضی اللہ عنہم

باب النهی عن تهییج الحبشة

حبشیون سے بہرچہ اٹہانا ہے جبتک وہی خود نہ لڑین عن عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اترکوا الحبشة ما ترکوکم فانه لا یستخرج کنز الکعبة الا ذو السویقتین من الحبشة ترجمہ

عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے حبشیوں کو چھوڑ دو جبتک کہ وہ تم سے تعرض نہ کرین اسلیے کہ کعبہ کے
خزانے کو نہ نکالیگا سوا اوس حبشی کے جو چھوٹی پنڈلیوں والا ہے شاید اوسکا ظہور حضرت عیسی کیوقت ہوگا قریب قیامت کے

باب امارات الساعۃ قیامت کی نشانیوں کا بیان **عن** ابی زرعۃ قال جاء نفر الی مروان بالمدینۃ فسمعوہ
یحدث فی الآیات ان اولها الدجال قال فانصرفت الی عبد اللہ بن عمرو فحدثته فقال عبد اللہ لم یقل
شیئا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول الآیات خروجا طلوع الشمس من مغربها او
الدابۃ علی الناس ضحی فایتهما کانت قبل صاحبتها فالاخری علی اثرها قال عبد اللہ وکان یقرأ الکتب
واظن اولهما خروجا طلوع الشمس من مغربها ترجمہ ابو زرعہ سے روایت ہے چند لوگ مدینے میں ان پاس آئے
اور سے سنا وہ حدیث بیان کرتا تھا کہ قیامت کی سب سے پہلی نشانی دجال کا نکلنا ہے تو میں عبد اللہ بن عمرو بن العاص
پاس گیا اور اوس سے بیان کیا عبد اللہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تھے پہلی نشانی سورج
کا پچھم کیطرف سے نکلنا ہے یا لوگوں میں جانور کا نکلنا دوپہر کے وقت اور ان دونوں میں سے جو پہلے ہوگی تو دوسری
بھی اوسی کے پیچھے بہت جلد آنیوالی ہے اور عبد اللہ نے کہا اور انجیل پڑھا کرتے تھے انہوں نے کہا مجھے خیال ہے کہ سب سے پہلی نشانی
سورج کا نکلنا ہے پچھم کیطرف سے **ف** یہ واقعہ قریب قیامت کے ہوگا اور اوسوقت سے توبہ کا دروازہ بند ہو جاویگا گناہ کی
معافی موقوف ہوگی جو گناہ کریگا اوسکی سزا ضرور ہوگی **عن** حذیفۃ بن اسید الغفاری قال کنا نتحدث فی
ظل غرفۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فذکرنا الساعۃ فارتفعت اصواتنا فقال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لن تکون او لن تقوم الساعۃ حتی یکون قبلها عشر آیات طلوع الشمس من مغربها و
خروج الدابۃ وخروج یاجوج وماجوج والدجال وعیسی بن مریم والدخان وثلاث خسوف
خسف بالمغرب وخسف بالمشرق وخسف بجزیرۃ العرب وآخر ذلک تخرج نار من الیمن من قعرۃ
عدن تسوق الناس الی المحشر ترجمہ حذیفہ بن اسید غفاری سے روایت ہے کہ ہم آپس میں بیٹھے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے درجے کے سایے میں قیامت کا ذکر کرنے لگے اس ذکر اور بحث میں ہماری آوازیں بلند ہوئیں (یعنے غل ہوا) رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت ہرگز نہ ہوگی جبتک کہ اوس سے پہلے دس نشانیاں نہ ہوویں سورج کا نکلنا پچھم کیطرف سے اور جانور
کا نکلنا اور یاجوج اور ماجوج کا نکلنا۔ اور دجال کا نکلنا۔ اور عیسی بن مریم کا نزول فرمانا اور دھواں **ف** قیامت سے پہلے
ایک دھواں ظاہر ہوگا اور مکے کا صفا پہاڑ پھٹے گا اوسمیں سے ایک جانور نکلیگا تو وہ لوگوں سے باتیں کریگا کہ اب قیامت نزدیک ہے
اور تین جگہہ دھس جانا ایک پچھم میں دھس جانا ہے اور پورب میں دھس جانا ہے اور عرب کے ٹاپو میں دھس جانا ہے اور ان
سب کے پیچھے یمن کیطرف سے ایک آگ نکلیگی عدن کے قعر میں سے وہ لوگوں کو محشر کیطرف ہانکے گی (یعنے شام کے ملک تک
بھگا لیجاویگی شاید یہہ مراد ہو کہ عدن سے شام تک ریل جاری ہوگی) **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم لا تقوم الساعة حتی تطلع الشمس من مغربہا فاذا طلعت وراھا الناس آمن من علیھا فذاک حین لا ینفع نفسا ایمانھا لم تکن آمنت من قبل او کسبت فی ایمانھا خیرا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت یہانتک کہ نکلیگا سورج اپنے ڈوبنے کی مکان سے پھر جب کہ وہ نکلیگا اور لوگ اوسکو دیکھینگے تب ایمان لا دینگے جو زمین پر ہین سو اوسوقت نہ فائدہ دیگا کسی جان کو اوسکا ایمان جسکو پہلے سے ایمان نہ تہا یا اوس نے پہلے نیک کام نہین کیا تھا **ف** یعنی دیکھیکا ایمان معتبر ہے اور جب عذاب کا سامنا ہو تو ایمان لانا کیا فائدہ دیگا اسیطرح اگر کافر مرتے دم ایمان لا دے تو معتبر نہین کہ اوسوقت بھی عذاب آخرت کا سامنے آجاتا ہے **باب** حسر الفرات عن کنز من ذہب دریای فرات مین سے خزانہ نکلنے کا بیان **عن** ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوشک الفرات ان یحسر عن کنز من ذہب فمن حضر فلا یاخذ منہ شیئا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عنقریب ہے دریا فرات سونیکے گنج سے کھل جاویگا سو جو کوئی حاضر ہو سو اوسمین سے کچھ نہ لیوے **ف** یعنی قیامت کے قریب سونیکا خزانہ دریای فرات سے ظاہر ہوگا اور سکے لینے سے اسواسطے منع فرمایا کہ وہ قیامت کی نشانی ہے اوسوقت مین مسلمان کو اپنی عاقبت کی فکر لازم ہے دنیا لیکر کیا کریگا **عن** ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم مثلہ الا انہ قال یحسر عن جبل من ذہب ترجمہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے اس مین یہ ہے کہ سونے کا پہاڑ اوسمین نمایان ہوگا **باب** خروج الدجال دجال کے نکلنے کا بیان **عن** ربعی بن حراش قال اجتمع حذیفة وابو مسعود فقال حذیفة لانا بما مع الدجال اعلم منہ ان معہ بحرا من ماء ونھرا من نار فالذی ترون انہ نار ماء والذی ترون انہ ماء نار فمن ادرک ذلک منکم فلیشرب من الذی یری انہ نار فانہ سیجدہ ماء قال ابو مسعود البدری ھکذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ترجمہ ربعی بن حراش سے روایت ہے کہ حذیفہ اور ابن مسعود دونون اکٹھا ہوئے تو حذیفہ نے کہا مین خوب جانتا ہون جو دجال کے ساتھ ہوگا اوس کے ساتھ ایک دریا ہوگا پانی کا اور ایک نہر آگ کی جسکو تم آگ سمجھوگے وہ پانی ہوگا اور جسکو پانی سمجھوگے وہ آگ ہوگی پہلے جو کوئی تم مین سے دجال کے زمانے کو پاوے تو وہ جسکو آگ سمجھے اوس مین سے پی وہ پانی نکلیگا پھر ابو مسعود بدری نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیطرح سنا ہے **ف** اوسکا پانی آگ معلوم ہوگا اور آگ پانی یا تو سحر کے زور سے یا خداوند کریم کی قدرت ایسی ہی مقتضی ہوگی تا کہ لوگون کا امتحان ہو **عن** قتادة قال سمعت انس بن مالک یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال ما بعث نبی الا قد انذر امتہ الدجال الاعور الکذاب الا وانہ اعور وان ربکم لیس باعور واق بین عینیہ مکتوب کافر ترجمہ قتادہ نے انس بن مالک سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی نبی نہین بھیجا گیا مگر اوس نے اپنی امت کو دجال سے ڈرایا ہے جو کانا بڑا جھوٹا ہے سو خبردار ہو کہ مقرر وہ کانا ہے اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہے کیونکہ کانا ہونا ایک نقص ہے اور اللہ جل جلالہ بری ہے

صفات نقص اور عیب سے ہے اور اسلیے دونون آنکھون کے بیچ مین یعنے پیشانی پر کافر لکھا ہے **ف** حضرت نے ایکبار
خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ ہر چند ہر ایک پیغمبر نے اپنی امت کو دجال کی خبر دی ہے مگر مین تمکو بتلاتا ہون کہ وہ کانا ہوگا اور کفر اوسکے
ماتھے پر لکھا ہوگا یعنے ایسا پتا کسی پیغمبر نے نہین بتلایا کہ جس سے اوسکا جھوٹ ہر ایک پر کھلجاوے اسواسطے کہ خدائی کا دعوی
کریگا اور کانا ہوگا حال آنکہ ناقص ہونا خدا کی شان نہین اور دوسرا نشان اوسکی کذب کا اوسکی ماتھے پر کفر کی حروف نقطہ موجود
ہر مسلمان اونکو نظر آوینگی کافرون کو نہ سوجھینگی **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذا الحدیث قال یقرءہ
كل مسلم ترجمہ انس سے یہی حدیث مروی ہے اوس مین یہ ہے کہ جو تحریر اوسکی پیشانی پر ہوگی ہر ایک مسلمان اوسکو پڑھ
سکیگا **عن** عمران بن حصین یحدث قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سمع بالدجال
فلینأ عنہ فواللہ ان الرجل لیأتیہ وھو یحسب انہ مؤمن فیتبعہ مما یبعث بہ من الشبہات
او لما یبعث بہ من الشبہات ھکذا قال ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کوئی دجال کی خبر سنے تو چاہیے کہ اوس سے کنارہ پکڑے خدا کی قسم ہے اوسکے پاس آدمی آویگا اور اوسکو یہی گمان
کریگا کہ وہ مومن ہے اور اوسکا تابع ہو جاویگا اسلیے اوس کے شبہے کی چیزون مین (یعنے وہ ایسی تقریرین بیان کریگا
جس سے اوسکا اعتقاد بگڑ جاوے اور آدمی شبہے مین پڑجاوے) **عن** عبادة بن الصامت انہ حدثہم ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انی قد حدثتکم عن الدجال حتی خشیت ان لا تعقلوا ان مسیح
الدجال رجل قصیر افحج جعد اعور مطموس العین لیس بناتئة ولا جحراء فان البس علیکم فاعلموا
ان ربکم لیس باعور قال ابو داؤد عمرو بن الاسود ولی القضاء ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تمکو دجال کی بیان تک خبرین کہین یہانتک کہ ڈرا کہ تم اوسکو نہ سمجھو مقرر
دجال پستہ قد ہے چلتے مین دونون پانون کے بیچ مین اوسکے فاصلہ ہوگا گھونگروالے بال کانا مٹی ہوئی آنکھ نہ اونچی نکلی نہ گہری
گھسی ہے اگر اسپر بھی تمہین شبہہ ہو تو تم یہ خوب جانو کہ تمہارا رب تو کانا نہین ہے (یعنے کھلم کھلا بڑی نشانی
اوسکی کذب کی یہ ہے کہ وہ مردود کانا ہے پروردگار کانا نہین ہے) **عن** النواس بن سمعان الکلابی قال ذکر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدجال فقال ان یخرج وانا فیکم فانا حجیجہ دونکم وان یخرج
ولست فیکم فامرؤ حجیج نفسہ واللہ خلیفتی علی کل مسلم فمن ادرکہ منکم فلیقرأ علیہ فواتح
سورة الکہف فانہا جوارکم من فتنتہ قلنا وما لبثہ فی الارض قال اربعون یوما یوم کسنة ویوم
کشہر ویوم کجمعة وسائر ایامہ کایامکم فقلنا یا رسول اللہ ھذا الیوم الذی کسنة اتکفینا
فیہ صلوة یوم ولیلة قال لا اقدروا لہ قدرہ ثم ینزل عیسی بن مریم عند منارة البیضاء شرقی
دمشق فیدرکہ عند باب لد فیقتلہ ترجمہ نواس بن سمعان الکلابی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

دجال کا ذکر کیا اور فرمایا کہ اگر وہ نکلا اور مین بھی تم مین رہا تو مین اوسکو الزام دونگا تم سے پہلے اور اگر وہ نکلا اور مین تم مین نہ
تو ہر شخص اوسکو آپ ہی الزام دیگا اور میرا خلیفہ تو اللہ ہے ہر مسلمان کے لیے پھر تم مین سے جو کوئی اوسکو پاوے تو چاہیے کہ سورہ
کہف کی شروع کی آیتین اوسپر پڑہی اسلیے کہ یہ آیتین تمھارے لیے امن کا سبب ہین پھر ہم نے عرض کیا کہ کب تک وہ زمین
پر رہیگا آپنے فرمایا چالیس دن ایک دن تو برس بھر کے برابر ہوگا اور دوسرا دن مہینے بھر کا اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر اور
پھر باقی دن اور سب لوگون کے برابر ہی ہون گے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ جو برس بھر کا ایک دن ہوگا تو کیا اوس
مین ہم کو ایک ہی رات دن کی نماز بس ہوگی آپنے فرمایا نہین تم اوس روز اندازہ کر لینا بقدر اوس کے **ف** یعنی جتنی
دیر کے بعد ان دنون مین نماز پڑہا کرتے ہو آجکل اوس دن بھی ہر وقت کا اندازہ کرکے پڑہا کرو **ت** پھر عیسی بن مریم شہر
دمشق کے پورب طرف سفید منارہ کے پاس سے اوترین گے اور دجال کو باب لد (جو ایک پہاڑ یا موضع کا نام ہے شام کے پاس)
کے پاس پاوینگے وہان اوسکو قتل کرین گے (وہ مردود حضرت عیسیٰ کو دیکھکر پژمردہ ہو جاویگا) **عن** ابی امامة عن
النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ وذکر الصلوات مثل معناہ **ترجمہ** ابی امامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے ایسی ہی روایت کی ہے اور سمین نمازون کا ذکر اسیطرح ہی **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
من حفظ عشر آیات من اول سورة الکہف عصم من فتنة الدجال قال ابو داؤد وکذا قال ہشام
الدستوائی عن قتادة الا انه قال من حفظ من خواتیم سورة الکہف وقال شعبة من آخر الکہف
ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دس آیتین سورہ کہف کے شروع سے یاد
کر لے وہ دجال کے فتنے سے بچ جاویگا۔ دوسری روایت مین ہے کہ دس آیتین سورہ کہف کے اخیر کی **ف** یہ قرآن شریف
کی تاثیرات مین سے ایک قوی تاثیر ہے سورہ کہف مین اللہ جل جلالہ کے عجائب قدرت اور انتظام سلطنت کا ایسا بیان ہے
کہ جو کوئی سمجھ کر اوسکو یاد کرے اوس پر دجال کا جھوٹ اور فریب کھل جاویگا وہ ہرگز اوس مردود کا معتقد نہ ہوگا) **عن**
ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس بینی وبینه نبی یعنی عیسیٰ وانه نازل فاذا رأیتموہ
فاعرفوہ رجل مربوع الی الحمرة والبیاض بین ممصرتین کان راسه یقطر وان لم یصبه بلل
فیقاتل الناس علی الاسلام فیدق الصلیب ویقتل الخنزیر ویضع الجزیة ویہلک اللہ فی
زمانه الملل کلہا الا الاسلام ویہلک المسیح الدجال فیمکث فی الارض اربعین سنة ثم یتوفی
فیصلی علیه المسلمون **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا اور عیسی علیہ السلام کی درمیان
کوئی نبی نہ ہوگا اور بیشک عیسی علیہ السلام اوترین گے جب تم اون کو دیکھو تو اسطرح پہچان لو وہ ایک شخص ہین متوسط قد درمیانہ
کے رنگ ونکا سرخی اور سفیدی کے درمیان مین ہے (دو زرد کپڑے ہلکے رنگ کے پہنے ہون گے اون کے بالون مین سے پانی
ٹپکتا معلوم ہوگا اگرچہ وہ تر بھی نہ ہون وہ لوگون سے جہاد کرین گے اسلام قبول کرنیکے لیے اور توڑ ڈالینگے صلیب یعنی ترسول کو اور قتل

کرینگے سور کو اور موقوف کرینگے جزیے کو اور کافر دین ہو یا اسلام لاوین یا قتل ہون) اور تباہ کردیگا اللہ تعالے اون کے زمانے مین سب
مذہبون کو سوا اسلام کے (یعنی ساری دنیا مین دین اسلام ہی رہیگا) اور ہلاک کرینگے وہ دجال مردود کو پھر دنیا مین رہینگے چالیس برس تک
بعد اوسکے اونکی وفات ہوگی اور مسلمان اون پر نماز جنازے کی پڑہینگے **باب فی خبر الجساسۃ** دجال کے جاسوس کا بیان

عن فاطمة بنت قيس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اخر العشاء الاخرة ذات ليلة ثم خرج فقال انه حبسني
حديث كان يحدثنيه تميم الداري عن رجل كان في جزيرة من جزائر البحر فاذا بامرأة تجر شعرها قال
ما انت قالت انا الجساسة اذهب الى ذلك القصر فاتيته فاذا رجل يجر شعره مسلسل في الاغلال ينزو
فيما بين السماء والارض فقلت من انت قال انا الدجال خرج نبي الاميين بعد قلت نعم قال اطاعوه ام
عصوه قلت بل اطاعوه قال ذاك خير لهم **ترجمہ** فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک رات
عشا کی نماز کے لیے دیر مین نکلے پھر جب نکلے تو فرمایا مین تمیم داری کی باتین سن رہا تھا جو نقل کرتی تہی ایک شخص کی وہ
کسی جزیرہ مین گیا سمندر کے جزیرون مین سے اور وہ ایک کشتی مین سوار تہا اتفاق سے وہ کشتی طوفان مین آگئی اور کسی جزیرے
پر جا لگی) وہ بولا ایکا ایک مین ایک عورت پاس جا پڑا وہ اپنے بالون کو کھینچتی تہی پوچھا کہ تو کون ہے وہ بولی مین جاسوسہ
ہون تو اس محل کیطرف جا پھر مین اوس محل مین جو آیا تو ایک شخص اپنے بال کھینچ رہا ہے اور وہ طوق و زنجیرون مین جکڑا
ہوا ہے اور آسمان و زمین کے بیچ مین اوچھلتا ہے مین نے اوس سے پوچھا کہ تو کون ہے اوس نے کہا مین دجال ہون کیا امیون
کے پیغمبر پیدا ہوئے مین نے کہا ہان وہ بولا لوگون نے اون کی اطاعت کی یا نافرمانی کی مین نے کہا اطاعت کی وس نے
کہا یہ بہتر ہوا اون کے لیے) **عن** فاطمة بنت قيس قالت سمعت منادي رسول الله صلى الله عليه وسلم ينادي
ان الصلوة جامعة فخرجت فصليت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فلما قضى رسول الله صلى الله عليه
وسلم صلاته جلس على المنبر وهو يضحك قال ليلزم كل انسان مصلاه ثم قال هل تدرون لم جمعتكم
ان تميم الداري كان رجلا نصرانيا فجاء فبايع واسلم وحدثني حديثا وافق الذي حدثتكم عن الدجال
حدثني انه ركب في سفينة بحرية مع ثلاثين رجلا من لخم وجذام فلعب بهم الموج شهرا في البحر وارفؤا
الى جزيرة حين مغرب الشمس فجلسوا في اقرب السفينة فدخلوا الجزيرة فلقيتهم دابة اهلب كثيرة
الشعر قالوا ويلك ما انت قالت انا الجساسة انطلقوا الى هذا الرجل في هذا الدير فانه الى خبركم
بالاشواق قال لما سمت لنا رجلا فرقنا منها ان تكون شيطانة فانطلقنا سراعا حتى دخلنا الدير
فاذا فيه اعظم انسان رأيناه قط خلقا واشده وثاقا مجموعة يداه الى عنقه فذكر الحديث وسالهم
عن نخل بيسان وعن عين زغر وعن النبي الامي قال اني انا المسيح ...... وانه يوشك ان يؤذن
لي في الخروج قال النبي صلى الله عليه وسلم وانه في بحر الشام او بحر اليمن لا بل من قبل المشرق ما هو مرتين

فقال اني والله ما جمعتكم لرغبة ولا لرهبة ولكن جمعتكم

واو ما بيده قبل المشرق قالت حفظت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم وساق الحديث ترجمہ فاطمہ
بنت قیس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن کو پکارتے ہوئے میں نے سنا کہ نماز اکٹھا کرنیوالی ہے (یعنے نماز کے لیے
حاضر ہو اور جمع ہو) تو میں بھی نکلی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھہ نماز پڑھی جب رسول اللہ صلعم اپنی نماز پوری
پڑھ چکے تو آپ ہنستے ہوئے منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ ہر شخص اپنے جا نماز ہی پر بیٹھا رہے پھر فرمایا کہ تم کچھ جانتے ہو جو میں نے تم کو
کسلیے جمع کیا ہے میں نے تم کو ڈرانے یا خوشخبری کے لیے نہیں جمع کیا بلکہ (ایک خبر سنانیکے لیے) مقرر تمیم داری ایک
نصرانی شخص تھا پھر وہ آیا اور بیعت کی اور مسلمان ہوا اور اوس نے ایک بات مجھہ سے ایسی کہی کہ وہ موافق پڑی اوس بات کے
جو میں مسیح دجال کی خبر کہا کرتا تھا اوس نے مجھہ سے کہا کہ میں سمندر میں جہاز پر سوار ہوا اور لخم اور جذام دونوں قوم کے تیس
آدمی بھی ساتھہ تھے سو ایک مہینا بھر تک سمندر کی لہروں کے ساتھہ کھیلا کئے (یعنے مہینا بھر تک جہاز دریا میں رہا) پھر وہ سورج ڈوبتے
وقت ایک ٹاپو کے کنارے جا لگے اور وہاں سے چھوٹی کشتیوں میں بیٹھکر اوس ٹاپو میں پہونچے وہاں اونہیں ایک جانور
بہاری دم اور بہت بال والا ملا لوگوں نے اوس سے کہا او کمبخت تو کیا چیز ہے اوس نے جواب دیا میں جساسہ ہوں تم اس دیر میں چلو
اوس شخص کے پاس اسلیے کہ وہ تمہاری خبر کا بہت ہی مشتاق ہے تمیم نے کہا کہ جب اوس نے اوس مرد کا نام لیا تو ہم اوس جانور سے ڈرے
کہیں شیطان نہو ہم لپکے بہاگے کہ اوس دیر میں جا پہونچے اوسمیں ایک شخص اتنا بڑا دیکھا کہ ہم نے کبھی مخلوق ویسا نہ دیکھا تھا
نہایت سخت جکڑا ہوا اوس کے دونوں ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک (یعنے اوس نے آنحضرت
کا حال پوچھا اور عرب کی کیفیت دریافت کی جیسے مسلم کی روایت میں ہے) پھر پوچھا کہ بیسان (ایک ضلع ہے شام میں) کی
کھجور کا کیا حال ہے اور زغر (ایک ضلع ہے شام میں) کے چشمے کا کیا حال ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال
ہے بعد اوس کے بولا میں مسیح دجال ہوں اور قریب ہے کہ مجھہ کو اجازت ملے نکلنے کی پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
وہ دجال شام کے دریا میں ہے یا یمن کے دریا میں نہیں نہیں بلکہ پورب کیطرف اور اشارہ کیا اپنے ہاتھہ سے دوبار پورب
کیطرف (سو آپ گویا تردد تھا کہ دجال کسطرف ہے اور کہاں ہے اور کب نکلے گا اللہ نے ان باتونکو مبہم رکھا جیسے قیامت کو
مبہم رکھا) فاطمہ نے کہا یہ حدیث مجھہ کو یاد ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہوئی **عن** فاطمة بنت قيس
ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى الظهر ثم صعد على المنبر وكان لا يصعد عليه الا يوم جمعة قبل
يومئذ ثم ذكر هذه القصة قال ابو داود وابن صدقة ان بصري غرق في البحر مع ابن مسور لم يسلم
منهم غيره ترجمہ فاطمہ بنت قیس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی پھر منبر پر چڑھے اور
کبھی آپ منبر پر نہ چڑھتے تھے سوا جمعہ کے مگر اوسی روز چڑھے پھر ذکر کیا اسی قصے کا (یعنی دجال کا سارا احوال بیان کیا اور جو تمیم داری
نے آپ سے بیان کیا تھا وہ آپ نے سب لوگوں کو سنا دیا اللہ خوب جانتا ہے اصل حال کیا ہے) **عن** جابر قال قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم على المنبر انه بينما اناس يسيرون في البحر فنفد طعامهم

فرفعت لهم جزيرة فخرجوا اليها يريدون الخبز فلقيتهم الجساسة قلت لابي سلمة وما الجساسة قال امرأة تجر
شعر جلدها ورأسها قالت في هذا القصر فذكر الحديث وسال عن نخل بيسان وعن عين زغر قال هو
المسيح فقال لي ابن ابي سلمة ان في هذا الحديث شيئا ما حفظته قال شهد جابر انه ابن صياد قلت
فانه مات قال وان مات قلت فانه اسلم قال وان اسلم قلت فانه قد دخل المدينة قال وان دخل المدينة

ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ چند لوگ دریا میں جا رہے تھے اونکا کھانا ختم ہو گیا تو وہ نکلے روٹی کی فکر میں (انکو) ایک جزیرہ میں (انکو) ایک جساسہ ملی ولید نے کہا میں نے ابو سلمہ سے پوچھا جساسہ کیا انہوں نے کہا ایک عورت جو اپنی سر اور بدن کے بالونکو کھینچ رہی تھی (فاطمہ کی حدیث میں ہے کہ جساسہ ایک جانور تھا بالوں والا اور اس روایت میں ہے کہ عورت تھی موافقت یہ ہے کہ وہ عورت بالونکی وجہ سے اور بدنکی سی جانور معلوم ہوتی ہوگی یا جساسہ شیطان ہے وہ مختلف صورتوں میں ظاہر ہوتا ہوگا) پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک بعد اسکے اوس شخص نے (دجال نے) بیسان کے پیڑوں کا حال پوچھا اور زغر کے چشمے کو پوچھا راوی نے کہا وہی دجال ہے ابن ابی سلمہ نے کہا کہ جابر نے حدیث میں کچھ اور بیان کیا تھا وہ مجھے یاد نہ رہا جابر نے یہ کہا تھا کہ دجال وہی ابن صیاد ہے (جو ایک شخص تھا مدینہ میں رسول اللہ صلعم نے بھی اسکو دیکھا تھا) میں نے کہا وہ تو مر گیا انہوں نے کہا مر جانے دو میں نے کہا وہ تو مسلمان ہو گیا تھا انہوں نے کہا ہو جانے دو میں نے کہا وہ تو مدینے میں آ گیا تھا (اور دجال مدینے کے اندر نہیں آئیگا) انہوں نے کہا آنے دو اس سے کیا ہوتا ہے (بعض صحابہ کو اور خود رسول اللہ صلعم کو بھی شبہہ تھا ابن صیاد پر کہ شاید یہی دجال ہو پھر وہ اسلام لایا اور صاحب اولاد ہوا اور مر گیا اب نہیں معلوم کہ غائب ہو گیا پھر نکلیگا وہی دجال ہے یا کوئی اور ہے قیاس تو یہ چاہتا ہے کہ جو دجال آخر زمانہ میں نکلیگا وہ اور ہے کوئی ہے والعلم عند اللہ)

باب فی خبر ابن الصیاد

ابن صیاد کا بیان جس پر دجال ہونیکا شبہہ تھا

عن ابن عمر ان النبي صلى الله عليه وسلم مر بابن صياد في نفر من اصحابه فيهم عمر بن الخطاب وهو يلعب
مع الغلمان عند اطم بني مغالة وهو غلام فلم يشعر حتى ضرب رسول الله صلى الله عليه وسلم ظهره
بيده ثم قال اتشهد اني رسول الله قال فنظر اليه ابن صياد فقال اشهد انك رسول الاميين
ثم قال ابن صياد للنبي صلى الله عليه وسلم اتشهد اني رسول الله فقال له النبي صلى الله عليه وسلم آمنت
بالله ورسله ثم قال له صلى الله عليه وسلم ما ياتيك قال ياتيني صادق وكاذب فقال النبي صلى الله عليه
وسلم خلط عليك الامر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اني قد خبأت لك خبيئة وخبأ له يوم
تاتي السماء بدخان مبين قال ابن صياد هو الدخ فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اخسأ فلن
تعدو قدرك فقال عمر يا رسول الله ائذن لي فاضرب عنقه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان
يكن فلن تسلط عليه يعني الدجال والا يكن فلا خير في قتله **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اپنی اصحاب کے ہمراہ ابن صیاد پاس تشریف لیگئی اور عمر بن خطاب بھی آپ کے ہمراہ تھے اور ابن صیاد بنی مغالہ کے قلعے پاس بچون مین
کھیل رہا تہا اوسکو خبر نہین ہوئی تا اوس نے آپکو پہچانا یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اوسکی پیٹھ پر مارا اور
اوس سے فرمایا کیا تو گواہی دیتا ہے کہ مین اللہ کا رسول ہون پس اوس نے آپکیطرف دیکھا اور کہا کہ مین گواہی دیتا ہون کہ آپ ان پڑہ
لوگون کے رسول ہین پھر ابن صیاد نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آپ گواہی دیتے ہین کہ مین اللہ کا رسول
ہون تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین تو اللہ پر ایمان لایا اور اوس کے رسولون پر پھر آپ نے اوس سے
فرمایا تجھے کیا آتا ہے اوس نے کہا کہ میری پاس تو آتا ہے سچا اور جھوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تیرا کام
مشتبہ ہے **ف** یعنی بعض خبر سچ آتی ہے اور بعض خبر جھوٹھ پڑتی ہے جیسی کاہنون کی عادت ہے کہ شیطان ونکو جھوٹی سچی
خبرین القا کیا کرتے ہین **ت** رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نے تیرے لیے ایک چیز چھپی رکھی ہے اور چھپا
رکھا حضرت نے اوسکے لیے اس آیت کو اپنے دل مین یوم تاتے السماء بدخان مبین۔ تب اوس نے کہا چھپی ہوئی چیز دخ ہے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا دور ہو تو اپنی اندازہ سے ہرگز نہ بڑہیگا حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ مجھے اوسکی گردن
مارنے کے لیے حکم فرماتے ہیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہہ دجال ہے تو تو اوسپر قادر نہ ہوگا اور اگر وہ نہین ہے تو اوسکے
قتل مین کچھہ بہتری نہین ہے (یعنی فائدہ ہے) **عن** ابن عمر یقول واللہ ما اشک ان المسیح الدجال ابن صیاد
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے خدا کی قسم ابن صیاد وہا شبہ دجال ہے یعنی اون دجالون مین سے جنکے ظاہر ہونے کی خبر
کوئی دوسری حدیث مین ہے نہ وہ دجال جو آخر زمانے مین ہوگا) **عن** محمد بن المنکدر قال رأیت جابر بن عبد اللہ
یحلف باللہ ان ابن صیاد الدجال فقلت تحلف باللہ فقال انی سمعت عمر یحلف علی ذلک عند رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلم ینکرہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ محمد بن منکدر سے روایت ہے کہ جابر بن عبد اللہ
کو مین نے خدا کی قسم کہاتے ہوئے دیکہا ہے کہ ابن صیاد دجال ہے تو مین نے کہا کیا تم اسپر خدا کی قسم کہاتے ہو تو اونہون نے جواب
دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس مین نے عمر کو اسی پر قسم کہاتے ہوئے دیکہا ہے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اوسپر
انکار نفرمایا **عن** جابر قال فقدنا ابن صیاد یوم الحرۃ ترجمہ جابر سے روایت ہے یوم حرہ کو ابن صیاد ہم سے گم گیا
ف حرہ کا وہ واقعہ ہے جو مدینہ مطہرہ مین یزید کے لشکر سے واقع ہوا ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون دجالون کلھم یزعم انہ رسول اللہ ترجمہ ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس دجال نہ نکلینگے اور ہر ایک اون مین سے اپنی کو
اللہ کا رسول جانے گا **ف** شاید ابن صیاد انہی دجالون مین سے ہو ایک روایت مین ستائیس مین **عن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتقوم الساعۃ حتی یخرج ثلاثون کذابا دجالا کلھم یکذب علی
اللہ وعلی رسولہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ قائم ہوگی قیامت جبتک تیس جھوٹے

دجال نہ نکلینگے اور ہر ایک اون مین اللہ پر اور اوس کے رسول پر جہوٹہہ باندہیگا **ف** یعنی جہوٹی حدیثین بیان کریگا یا جو اللہ اور رسول کی مراد نہین ہے وہ مراد بیان کریگا ابراہیم نے کہا یعنی عبیدہ سے کہا کہ مختار بن عبید ثقفی بہی انہی دجالون مین ہے انہون نے کہا وہ تو سردار ہے اونکا

باب الامر والنہی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان

عن عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما دخل النقص علی بنی اسرائیل کان الرجل یلقی الرجل فیقول یا ھذا اتق اللہ ودع ما تصنع فانہ لا یحل لک ثم یلقاہ من الغد فلا یمنعہ ذلک ان یکون اکیلہ وشریبہ وقعیدہ فلما فعلوا ذلک ضرب اللہ قلوب بعضہم ببعض ثم قال لعن الذین کفروا من بنی اسرائیل علی لسان داود وعیسی بن مریم الی قولہ فاسقون ثم قال کلا واللہ لتأمرن بالمعروف ولتنہون عن المنکر ولتاخذن علی یدی الظالم ولتاطرنہ علی الحق اطرا ولتقصرنہ علی الحق قصرا

ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلی خرابی جو [illegible] بنی اسرائیل مین یہ تہی کہ ایک شخص دوسرے شخص سے ملتا اور اوس سے کہتا خدا سے ڈر اور یہ حرکات سے باز آ کیونکہ یہ درست نہین ہے پہر جب دوسرے دن اوس سے ملتا تو منع نکرتا اون باتون سے اسلیے کہ شریک ہوجاتا اوس کے کہانے اور پینے اور بیٹہنے مین یعنی جب صحبت ہوتی اور کہانے پینے کا مزہ ملتا تو امر بالمعروف چہوڑ دیتے پہر جب ایسا کیا تو اللہ نے بہی بعضون کے دل کو بعضون کے دل کے ساتہہ ملا دیا پہر فرمایا کہ بنی اسرائیل مین جن لوگون نے کفر کیا تو اللہ نے اون پر لعنت کی داود اور عیسی بن مریم کی زبان پر اخیر آیت تک پہر فرمایا ہرگز ایسا نہین خدا کی قسم ہے البتہ تم بہلی بات بتلاؤگے اور بری کام سے منع کروگے اور ظالم کے دونون ہاتہہ پکڑ کر اوسکو حق کیطرف ایسا جہکاؤگے جو کہ حق جہکانیکا ہے اور اوسکو حق پر ٹہراؤگے جیسا کہ حق پر ٹہرانیکا حق ہے یعنی زبردستی اوسکو حق اور انصاف پر مجبور کر لیے ہوگے

عن ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بنحوہ زاد ولیضربن اللہ بقلوب بعضکم علی بعض ثم لیلعننکم کما لعنہم **ترجمہ** ابن مسعود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ایسا ہی جیسے گزرا اتنا زیادہ ہے کہ اللہ تعالے تمہارے بعضون کے دلون کے ساتہہ بعضون کے دلون کو ملا دیگا پہر اسپر بہی لعنت کریگا جیسی اون پر لعنت کی تہی **ف** یعنی تم امر بالمعروف ونہی عن المنکر کیا کرو ورنہ خدا اچہون کے دل کو بُرون کے دل کے ساتہہ ملا کر سب پر لعنت کردیگا جیسے یہود اور نصاری سے پر لعنت ہوئی تہی - بقدر استطاعت اور قدرت کے ہر شخص پہ نیک کام کا حکم اور بری بات سے ممانعت فرض ہے اسمین کچہ کلام نہین

عن ابی بکر بعد ان حمد اللہ واثنی علیہ یا ایہا الناس انکم تقرؤن ھذہ الایۃ وتضعونہا علی غیر موضعہا علیکم انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اھتدیتم قال عن خالد وانا سمعنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیہ اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب وقال عمرو عن ھشیم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من قوم یعمل فیہم بالمعاصی ثم یقدرون علی ان یغیروا ثم لا یغیروا الا یوشک ان یعمہم اللہ منہ

يعقاب قال ابو داؤد رواه كما قال خالد ابو اسامة وجماعة وقال شعبة فيه ما من قوم يعمل فيهم
بالمعاصي هم اكثر ممن يعمله ترجمہ ابو بکر رضہ سے روایت ہی کہ انہوں نی اللہ تعالی کی حمد وثنا کرکے کہا ای لوگو تم پڑھتے ہو اس آیت کو
یہ نہ کرتے ہو اور محل اوسکو کہتے ہو (یہ آیت) تمہارے پر لازم ہی اپنی جان کی فکر کرنا اور جو کوئی بہکا وہ تمہارا کچھہ بگاڑ نہیں سکتا جب
تم راہ پر ہو) حالانکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تھی تقرر جبکہ لوگ ظالم کے ستم کو دیکھین اور اوسکا
ہاتھہ نہ پکڑین تو قریب ہی کہ اللہ بہیجی عذاب مین اون سب کو گھیر رہینے جو ظالم نہ ہون وہ بہی گرفتار ہون م رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے مین نے سنا ہی آپ فرماتی تہی ایسے کوئی قوم نہین ہی کہ اوس مین برے کام ہوتے ہون اور باوجود قدرت کے لوگ
اون برے کام کو نہ بگاڑین مگر اللہ اون سبہون کو عذاب مین گرفتار نہ کرے (یعنی ضرور ایسا ہوگا کہ جب لوگ بری کام کرنے لگینگے
اور پہی (باوجود قدرت) کے اونکا منع کرنا چھوڑ دینگے تو سب عذاب مین گرفتار ہون گے) شعبہ نے کہا ایسی کوئی قوم
نہین جسمین گناہ ہوتے ہون اور اکثر لوگ اوس مین گناہ کرنیوالے ہون (پہر اون سب پر عذاب نہ آوی) عن جریر قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یکون فی قوم یعمل فیہم بالمعاصی یقدرون علی ان یغیروا
علیہ فلا یغیروا الا اصابہم اللہ بعذاب من قبل ان یموتوا ترجمہ جریر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے مین نی سنا ہی آپ فرماتے تھی جو شخص کسی قوم مین بری کام کیا کرتا ہو اور قوم والی باوجود قدرت کے اوسکو اور اوسکی کام کو
نہ بگاڑین تو اللہ دنیا عذاب اون پر اون کے موت سی پہلے ہی پہونچاتا ہی ف معلوم ہوا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر
کے چھوڑ دینے کے سبب سے دنیا مین بھی عذاب اترتا ہے اور آخرت کا عذاب بہی باقی رہتا ہے عن ابی سعید الخدری
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکرا فاستطاع ان یغیرہ بیدہ فلیغیرہ بیدہ
وقطع هناد بقية الحديث فان لم يستطع فبلسانه فان لم يستطع فبقلبه وذلك اضعف الايمان ترجمہ
ابو سعید خدری سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہی مین نے سنا ہی جو کوئی تم مین خلاف شرع کام کو دیکھے اور قدرت
رکھتا ہو ہاتھہ سے بگاڑنے کی تو اوسکو اپنے ہاتھہ سی بگاڑ دے (یعنی مار پیٹ کر منع کرے اور باز رکھے) اور جو ہاتھہ سی بگاڑنے کی طاقت
نہ ہو تو زبان ہی سی اور جو اسکی بھی قدرت نہ ہو تو اپنے دل ہی مین - یعنی دل ہی مین برا جانے اور یہ بہت ضعیف ایمان ہی (
یعنی اس سے کم پھر کوئی درجہ ایمان کا نہین ہی کہ برے کام کو دل سی تو برا جانے اور ایسی لوگون سی متنفر ہے اگر دل سی بھی
برا نہ جانے اور اونکا شریک ہو تو ایمان کا ذرا بھی اثر نہ رہا) عن ابی امية الشعبانی قال سالت ابا ثعلبة الخشنی
فقلت یا ابا ثعلبة کیف تقول فی هذه الایة علیکم انفسکم قال اما والله لقد سالت عنها خبیرا
سالت عنها رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال بل ائتمروا بالمعروف وتناهوا عن المنكر حتى اذا رايت شحا
مطاعا وهوى متبعا ودنيا مؤثرة واعجاب كل ذي راى برايه فعليك يعني بنفسك ودع عنك
العوام فان من ورائكم اياما الصبر فيه مثل قبض على الجمر للعامل فيهم مثل اجر خمسين

رجلا یعملون مثل عمله وزادنی غیرہ قال یارسول اللہ اجر خمسین منهم قال اجر خمسین منکم

ترجمہ ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہی کہ ابا ثعلبہ خشنی سے مین نے پوچھا کہ ای ابا ثعلبہ تم اس آیت مین کیا کہتے ہو (تمھارے لازم کر

اپنی جان کی فکر) انہون نے جواب دیا تم نے خوب جاننے والے سے پوچھا خدا کی قسم ہے اس آیت کا حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و

سلم سے مین نے پوچھا (کیا امر بالمعروف کی ضرورت اس آیت سے باقی نہ رہی) تو آپ نے فرمایا کہ نہین بھلی بات بتلاؤ اور بری کام

منع کرو یہانتک کہ جب تو دیکھے کہ بخیلی کی تابعداری کیجاوے اور عجب کرنا ہر صاحب رای کا اپنی رای پر تو لازم کر یعنے اپنی ذات کو اور

عوام کو اپنی طرف سے چھوڑ دی اسلیے کہ تمہاری آگے صبر کے دن ہین اور ان دنون مین صبر ایسا ہی جیسے چنگاری ہاتھ مین رکھے رہینے جیسی چنگاری

ہاتھ مین رکھکر صبر کرنا مشکل ہے) اور ان دنون مین عمل کرنیوالیکے لیے ثواب پچاس عاملونکے برابر ہی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ کیا یہہ

ثواب پچاس شخصونکا جو ہے تو وہ شخص انہین مین کے تو آپ نے فرمایا بلکہ تم مین کے پچاس شخص (یعنی ایسے فتنے اور فساد کے زمانے

مین جو کوئی سیدہی راہ پر چلے اور شرع کی پیروی کرے اوسکا درجہ تم مین سے پچاس شخص کے برابر ہی) **عن** عبد اللہ بن عمرو

بن العاص ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال کیف بکم وبزمان او یوشک ان یاتی زمان یغربل

الناس فیہ غربلۃ تبقی حثالۃ من الناس قد مرجت عھودھم واماناتھم واختلفوا فکانوا ھکذا و

شبک بین اصابعہ فقالوا کیف بنا یارسول اللہ قال تاخذون ما تعرفون وتذرون ما تنکرون

وتقبلون علی امر خاصتکم وتذرون امر عامتکم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا اوس زمانے مین یا یون فرمایا کہ وہ زمانہ قریب ہے جب لوگ چھن جاوینگے (یعنے

جو اچھے ہین وے گزر جاوینگے اور برے برے کوڑا کرکٹ رہ جاوینگے نہ اون کے اقرار پورے ہونگے نہ اون مین امانت ہوگی

(یعنی بد عہدی اور خیانت کرینگے) آپسمین اختلاف کرینگے اور ایسطرح ہو جاوینگے آپ نے ایک ہاتھ کی انگلیون کو دوسرے

ہاتھ کی انگلیون مین ڈالا صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ اسوقت ہم کیونکر بسر کرین آپ نے فرمایا جو تم کو بھلا معلوم ہو اوسکو

اختیار کرو اور جو برا معلوم ہو اوسکو چھوڑ دو اور اپنی خاص فکر کرو اور عام لوگون کی فکر چھوڑ دو **ف** یعنی جب ایسا

سخت فتنہ ہو اور عالم مین گمراہی پھیل جاوے اور سمجھانے سے بھی ہدایت کی توقع نہ رہے اوسوقت اپنے ہی نفس کی اصلاح کرے

اور اور لوگون کی فکر چھوڑ دے **عن** عبد اللہ عمرو بن العاص قال بینما نحن حول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اذ ذکر الفتنۃ فقال اذا رایتم الناس قد مرجت عھودھم وخفت اماناتھم وکانوا ھکذا وشبک بین

اصابعہ قال فقمت الیہ فقلت کیف افعل عند ذلک جعلنی اللہ فداک قال الزم بیتک واملک علیک

لسانک وخذ بما تعرف ودع ما تنکر وعلیک بامر خاصۃ نفسک ودع عنک امر العامۃ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو

بن العاص سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد بیٹھے ہوئے تھے تب آپ نے ذکر کیا فتنے کا اور فرمایا جب تم لوگون

کو دیکھو اپنے عہد کا خیال نکرین اور امانت کو چھوڑ دین گم کر دین (یعنے شاذ و نادر لوگ امین رہ جاوین) اور اونکا یہہ حال ہو جاوی

آپ نے ایک ہاتھ کی اونگلیونکو دوسری ہاتھ کے اونگلیوں مین ڈالا تب تو مین کہڑا ہوا اور مین نے پوچہا ایسے وقت مین مین کیا کرون اسد مجکو آپ پر سے فدا کرے آپ نے فرمایا پکڑے اپنی گھر کو ور روک لے اپنی زبان کو اور جو بات شریعت کی رو سے اچھی معلوم ہو اوسکو اختیار کرلے اور بری بات کو چھوڑدے اور خاص اپنے نفس کی فکر کر اور عام لوگون کی فکر چھوڑ دے **ف** کیونکہ ایسی حالت مین اپنی تئین بچانا دشوار ہوجاتا ہے اور ونکو کیا بچاویگا **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الجہاد کلمۃ عدل عند سلطان جائر او امیر جائر **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بہترین جہاد یہ ہے کہ انصاف کی بات کہی ظالم بادشاہ کے روبرو یا ظالم حاکم کے روبرو (اور اوسکے ڈر سے یا خوشامد سے ناحق بات نہ کہے کہ وہ اور گمراہ ہوجاوے) **عن** العرس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عملت الخطیئۃ فی الارض کان من شہدھا فکرھا وقال مرۃ انکرھا کان کمن غاب عنہا ومن غاب عنہا فرضیہا کان کمن شہدھا **ترجمہ** عرس سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جب زمین مین گناہ کیا جاتا ہی تو جس نے اوس گناہ کو دیکھا اور برا جانا تو اوس کی مثل ایسی ہی جیسے اوس نے اوس گناہ کو نہین دیکھا اور جس نے نہین دیکھا لیکن گناہ سے راضی ہی اوس نے گویا دیکھا **عن** عدی بن عدی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ قال من شہدھا فکرھا کمن غاب عنہا **ترجمہ** عدی بن عدی سے ایسا ہی مروی ہے جیسا عرس نے روایت کیا اسمین یہہ ہی کہ آپ نے فرمایا جسکے سامنے گناہ کی بات ہوئی لیکن وہ ناراض ہی تو گویا اوسکے سامنے نہین ہوئی **عن** ابی البختری قال اخبرنی من سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول وقال سلیمان حدثنی رجل من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لن یہلک الناس حتی یعذروا او یعذروا من انفسہم **ترجمہ** ابو البختری سے روایت ہی مین نے اوس شخص سے سنا جس نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سے سنا سلیمان کی روایت مین ہی مین نے رسول اسد کے صحابہ مین سے ایک شخص سے روایت کیا ہی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا لوگ ہرگز ہلاک ہون گے جبتک کہ اونکی ذات سے گناہون کی کثرت نہ ہووے اور انکا کوئی عذر باقی نہ رہی

باب قیام الساعۃ قیامت آنے کا بیان **عن** عبد اللہ بن عمر قال صلی بنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات لیلۃ صلاۃ العشاء فی اخر حیاتہ فلما سلم قام فقال ارایتکم لیلتکم ہذہ فان علی راس مائۃ سنۃ منہا لا یبقی ممن ہو علی ظہر الارض احد قال ابن عمر فوہل الناس فی مقالۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تلک فیما یتحدثون عن ہذہ الاحادیث عن مائۃ سنۃ وانما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبقی ممن ہو الیوم علی ظہر الارض یرید ان ینخرم ذلک القرن **ترجمہ** عبد اسد بن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے ایک رات عشا کی نماز پڑہی اپنی اخیر عمر شریف مین جب سلام پہیر الٹھ کھڑے ہوئے اور فرمایا تم نے اس رات کو دیکھا جتنے آدمی اس رات کو تمام روی زمین پر ہین ان مین سے کوئی سو برس کے بعد نہ رہیگا ابن عمر نے کہا یہہ سنکر لوگ

مغالطے مین پڑگئے جب تو اسکی حدیثین بیان کرتے ہین کہ سو برس مین قیامت آ جاوے گی حالانکہ آپکا یہہ مطلب نہ تہا جیسا بعض
لوگ سمجھے کہ اب سے سو برس مین قیامت آ جاویگی) بلکہ آپنے یہہ فرمایا تہا کہ جتنے لوگ آجکے روز روی زمین پر ہین ان مین سے
کوئی سو برس کے بعد نرہے گا مطلب یہہ تہا کہ یہہ قرن گذر جاوے گا اور دوسرا قرن ہوگا **ف** ایسا ہی ہوا اوس روز سے
ایک صدی کے اندر تمام صحابہ گزر گئے اس حدیث سے ظاہر ہوا کہ رتن ہندی وغیرہ جس نے پانسو برس کے بعد دعوی صحابیت کا کیا
تہا وہ دہوکا اور جہوٹا تہا **عن** ابی ثعلبة الخشنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لن یعجز الله هذه
الامة من نصف یوم **ترجمہ** ابو ثعلبہ خشنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ اس امت کو قیامت کے
دن مین سے) آدہے دن سے کم نرکہے گا (یعنے پانسو برس سے کم یہہ امت نرہوگی) **عن** ابی وقاص عن النبی صلی
الله علیه وسلم قال انی لارجوان لا تعجز امتی عند ربها ان یوخرهم نصف یوم قیل لسعد وکم نصف
ذلک الیوم قال خمسمائة سنة **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مین امید رکہتا ہون کہ میری امت اتنی تو عاجز نہوگے کہ اللہ ان کو آدہے دن کی مہلت نہ دیوے لوگون نے سعد سے کہا کہ آدہے
دن سے کیا مراد ہے انہون نے کہا پانسو برس (دلیل اسکی یہہ آیت ہے وان یوما عند ربک کالف سنة مما تعدون تیرہ سو برس گذر گئے کیونکہ ایک دن ہزار برس کا ہے)

اخر کتاب الملاحم

تمام ہوئی اللہ جل جلالہ کے فضل سے کتاب ملاحم کے مع متعلقات اوسکے

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب الحدود

شروع ہوئی کتاب حدود کی یعنے حد زنا اور سرقہ اور شرب خمر اور قذف اور ارتداد اور قطع طریق وغیرہ کا
باب الحکم فیمن ارتد جو شخص دین اسلام سے پہرجاوے **عن** عکرمة ان علیا علیه السلام احرق ناسا ارتدوا عن الاسلام
فبلغ ذلک ابن عباس فقال لم اکن لاحرقهم بالنار ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا تعذبوا
بعذاب الله وکنت قاتلهم بقول رسول الله صلی الله علیه وسلم فان رسول الله صلی الله علیه وسلم
قال من بدل دینه فاقتلوه فبلغ ذلک علیا علیه السلام فقال ویح ابن ام عباس **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے
حضرت علی نے بیدینون یعنے جو لوگ اسلام سے پہر کر مرتد ہوگئے تہے اونکو جلوادیا یہہ خبر ابن عباس کو پہونچی تو اونہون نے کہا
کہ اگر اوسوقت مین ہوتا تو اونہین آگ سے نہ جلاتا اس لیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا تعالے کے خاص عذاب سے
تم عذاب نکرو (یعنے آگ سے کسیکو نہ جلاو) بلکہ مین ان مرتدون کو قتل کرتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے مطابق
کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے جو کوئی اسلام کو چہوڑ کر اور کوئی دین لے تو اوسکو مار ڈالو پہر جب ابن عباس
کے اس کہنے کی خبر حضرت علی کو پہونچے تو اونہون نے کہا واہ واہ ابن عباس یعنے اون کی تعریف کی کہ انہون نے سچ کہا
عن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا یحل دم رجل مسلم یشهد ان لا اله الا الله

انی رسول اللہ الا باحدے ثلاث الثیب الزانی والنفس بالنفس والتارک لدینہ المفارق للجماعۃ
ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں حلال ہے خون اوس مسلمان کا جو گواہی دیتا
ہو اسکی کہ نہیں کوئی پوجنے کے لائق سوائے خدا کے اور اسکی کہ مین پیغمبر ہون خدا کا مگر تین صورت سے ایک تو حرام کرنیوالا
نکاح کے بعد دوسری جان بدلے جان کے تیسری مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا مسلمان کے گروہ سے علیحدہ ہوا ف یعنی مسلمان کا
قتل تین صورت سے ہے ایک تو حرام کار نکاح والا دوسری خون کے بدلے خون تیسرے مرتد جس نے اسلام کا دین چھوڑا

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل دم امرئ مسلم یشہد ان
لا الٰہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ الا باحدے ثلاث رجل زنی بعد احصان فانہ یرجم ورجل
خرج محاربا باللہ ورسولہ فانہ یقتل او یصلب او ینفی من الارض او یقتل نفسا فیقتل بہا ترجمہ حضرت
ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا قتل کرنا درست نہیں ہے یعنے اوس شخص کا جو
گواہی دیتا ہو اس بات کی نہیں ہے کوئی سچا معبود سوائے خدا کے اور محمد اسکے رسول ہین مگر تین سبب سے ایک تو یہ کہ وہ محصن ہو یعنے اوسکا
نکاح ہو چکا ہو پھر وہ زنا کرے تو وہ سنگسار کیا جاویگا دوسرے وہ جو اللہ اور اوسکے رسول سے لڑنے کے لیئے نکلے رہزنی
کرے تو قتل کیا جاویگا یا سولی دیا جاویگا یا قید کیا جاویگا جلاوطن ہوگا تیسرے وہ جو خون کرے معصوم کا جیسے مسلمان کا
تو اوسکو قصاص میں اگر وارث قصاص چاہیں قتل کیا جاویگا عن ابی بردۃ قال قال ابو موسی اقبلت الی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ومعی رجلان من الاشعریین احدہما عن یمینی والآخر عن یساری فکلاہما سال العمل
والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاک فقال ما تقول یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن قیس قلت والذی بعثک
بالحق ما اطلعانی علی ما فی انفسہما وما شعرت انہما یطلبان العمل قال وکانی انظر الی سواکہ تحت شفتہ
قلصت قال لن او لا نستعمل علی عملنا من ارادہ ولکن اذہب انت یا ابا موسی او یا عبد اللہ بن
قیس فبعثہ علی الیمن ثم اتبعہ معاذ بن جبل قال فلما قدم علیہ معاذ قال انزل والقی لہ وسادۃ واذا
رجل عندہ موثق قال ما ہذا قال کان یہودیا فاسلم ثم راجع دینہ دین السوء قال لا اجلس
حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ قال اجلس نعم قال لا اجلس حتی یقتل قضاء اللہ ورسولہ ثلاث مرات فامر
بہ فقتل ثم تذاکرا قیام اللیل فقال احدہما معاذ بن جبل اما انا فانام واقوم او اقوم وانام وارجو
فی نومتی ما ارجو فی قومتی ترجمہ ابو بردہ سے روایت ہے ابو موسے نے کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور میرے
ساتھ دو شخص اشعری تھے دونون نے آپ سے عاملی کا عہدہ طلب کیا (یعنی عامل کی خدمت پر مقرر ہونا چاہا) اور رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم مسواک کرتے تھے آپنے فرمایا تم کیا کہتے ہو ابو موسے یا عبد اللہ بن قیس مین (عبد اللہ بن قیس ابو موسی کا نام ہے)
نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر بنا کے بھیجا ان دونون نے مجھ کو خبر نہیں دی جو انکے دلون مین تھا مجھ معلوم

نہ تہا کہ جیسا قتل ہونا چاہتے ہین ابوموسے نے کہا گویا مین اس وقت آپ کے مسواک کو دیکہہ رہا ہون وہ سوکہہ گئی تہی ہونٹ کے نیچے پر تہے اور سوڑ ہا اوپر ہو
ہوا تہا پہر آپ نے فرمایا ہم اپنے کام پر اوس شخص کو مقرر نہ کرینگے جو اوس کی خواہش سے رہے یہی ایک عمدہ طرز آپ نے اسلامی حکومت میں
کرنیکا اختیار کیا اور بتلایا کہ جو شخص کسی خدمت کی ہمت و خواہش کرے وہ کام اوسکو نہ دیا جاوے اور جو خواہش نکرے اوسکو دیا جاوے
لیکن تو جا ای ابوموسے یا عبداللہ بن قیس یعنی آپ نے ابوموسی کو مقرر کیا یمن کی حکومت پر اور اونکے پیچہے معاذ بن جبل کو روانہ
کیا جب معاذ ابوموسے پاس پہنچے تو اونہون نے معاذ سے کہا اوترو اور ایک تکیہ ان کو لیے رکہا یا معاذ نے دیکہا کہ ایک
شخص بندہا ہوا ہے پوچہا یہ کون ہے ابوموسے نے کہا یہ شخص یہودی تہا بعد اسکے مسلمان ہوگیا پہر اب مرتد ہوگیا اور اپنے بُرے
دین کیطرف چلا گیا معاذ نے کہا مین نہین بیٹہونگا جبتک یہ قتل کیا جاوے اللہ اور اوس کے رسول کے حکم کے موافق ابوموسی نے
کہا بیٹہو ایسا ہی ہوگا معاذ نے کہا نہین مین کبہی نہین بیٹہونگا جبتک یہ قتل نکیا جاوے گا اللہ اور رسول کے حکم کے موافق تین
بار یہی کہا تب ابوموسی نے حکم کیا اوسکے قتل کا وہ قتل کیا گیا پہر ابوموسے اور معاذ دونون نے شب بیداری کا ذکر کیا تو ان دونون
مین سے کسے نے کہا شاید معاذ ہی نے کہا مین تو رات کو سوتا بہی ہون اور عبادت بہی کرتا ہون یا عبادت بہی کرتا ہون سوتا بہی ہون
اور امید ہے کہ سونے مین بہی مجہکو ویسا ہی ثواب ملے جیسا عبادت مین ملتا ہے **عن ابی موسی قال قدم علی معاذ وانا**
بالیمن ورجل کان یہودیا فاسلم فارتد عن الاسلام فلما قدم معاذ قال لا انزل عن دابتی حتی یقتل
فقتل قال احدہما وکان قد استتیب قبل ذلک ترجمہ ابوموسے سے روایت ہے معاذ بن جبل میرے پاس آئے اور مین
یمن مین تہا وہان ایک شخص یہودی تہا جو مسلمان ہوکر پہر مرتد ہوگیا تہا جب معاذ آئے تو اونہون نے کہا مین اپنے جانور سے
نہ اوترونگا جبتک یہ شخص قتل نکیا جاوے پہر وہ شخص قتل کیا گیا اور قبل قتل کے توبہ کرنیکو کہا گیا تہا ف اگر اوس نے توبہ
نکی ہو تو قتل لازم ہوا مرتد کا یہی حکم ہے پہلے اوسے توبہ کرواوینگے اگر توبہ نکرے تو قتل کر دینگے **عن ابی بردۃ بہذہ القصۃ**
قال فاتی ابوموسی برجل قد ارتد عن الاسلام فدعاہ عشرین لیلۃ او قریبا منہا فجاء معاذ فدعاہ فابی
فضرب عنقہ قال ابوداود ورواہ عبدالملک بن عمیر عن ابی بردۃ لم یذکر الاستتابۃ ورواہ ابن
فضیل عن الشیبانی عن سعید بن ابی بردۃ عن ابیہ عن ابی موسی ولم یذکر فیہ الاستتابۃ ترجمہ
ابوبردہ سے یہی حدیث مروی ہوا اسمین یہ ہے کہ ابوموسی اشعری پاس ایک شخص لایا گیا جو اسلام سے پہر گیا تہا اونہون نے بیس
مسلمان ہو جانے کو کہا بیس رات تک یا کم و بیش اس سے پہر معاذ بن جبل آئے اونہون نے بہی اوسے کہا کہ مسلمان ہوجا وہ نہ مانا
کیا تو ماری گئی گردن اوسکی اس روایت مین توبہ کرانیکا ذکر نہین ہے **ف** اگر اسلام کیطرف بلانا اور مسلمان ہونے کو کہنا
کر دیا ہے اور تین یا چار دن کی مہلت دینا کسی حدیث سے ثابت نہین ہے البتہ جو شبہہ اوسکو دین اسلام مین ہو اوسکا رفع کردینا
ضروری ہے اگر نہ مانے تو سوا قتل کے کوئی علاج نہین ہے یہی حکم اللہ اور رسول کا ہے ومن احسن من اللہ حکما **عن القاسم بہذہ القصۃ**
قال فلم ینزل حتی ضرب عنقہ وما استتابہ ترجمہ قاسم سے یہی حدیث مروی ہے اسمین یہ ہے کہ معاذ نہ اوترے یہانتک کہ

سیدھی پیٹھ یہانتک کہ گردن رگیں اوسکی اور توبہ نہیں کی اوس نے **عن** ابن عباس قال کان عبد اللہ بن سعد بن
ابی سرح یکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فازلہ الشیطان فلحق بالکفار فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان یقتل یوم الفتح فاستجار لہ عثمان بن عفان فاجارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح منشی تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا شیطان نے اوسکو اغوا کیا وہ پہر کافروں میں ملگیا جسدن
مکہ فتح ہوا اوس روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اوسکے قتل کا جہان وہ ملے پہر امان مانگی اوسکے واسطے عثمان
بن عفان نے آپ نے اوسکو امان دی (وہ حضرت عثمان کا رضاعی بہائی تہا حضرت عثمان اوسے حضور قدس میں لے آئے اور
بمبالغہ تمام اوسکی سفارش کی تو قصور اوسکا معاف ہوگیا) **عن** سعد قال لما کان یوم فتح مکة اختبأ عبد اللہ
بن سعد بن ابی سرح عند عثمان بن عفان فجاء بہ حتی اوقفہ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ
بایع عبد اللہ فرفع رأسہ فنظر الیہ ثلاثا کل ذلک یابی فبایعہ بعد ثلاث ثم اقبل علی اصحابہ فقال اما کان
فیکم رجل رشید یقوم الی ہذا حیث رآنی کففت یدی عن بیعتہ فیقتلہ فقالوا ما ندری یا رسول
اللہ ما فی نفسک الا اومأت الینا بعینک قال انہ لا ینبغی لنبی ان تکون لہ خائنة الاعین ترجمہ سعد سے
روایت ہے جسدن مکہ فتح ہوا تو عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح عثمان بن عفان کے پاس چہپا عثمان اوسکو لیکر آئے یہانتک
کہ کہڑا کر دیا اوسکو رسول اللہ صلعم کے سامنے اور عرض کیا یا رسول اللہ بیعت کیجیے عبد اللہ سے آپ نے اپنا سر اوٹہایا اور اوسکی طرف
تین بار دیکہا ہر بار آپ نے بیعت سے انکار کیا پہر تین بار انکار کرنے کے بعد آپ نے اوس سے بیعت کر لی بعد اوسکے آپ مخاطب ہوے
اپنے اصحاب کیطرف اور فرمایا کیا تم میں سے کوئی آدمی بہی عقلمند نہ تہا جب مجہے دیکہا کہ میں نے بیعت نہ کی اس سے تو کہڑا ہوتا اور قتل کر
ڈالتا اوسکو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم نہیں جانتے تہے آپ کے دل کا حال البتہ اگر آپ اشارہ کر دیتے اپنی آنکہہ سے تو ہم قتل کر
ڈالتے آپ نے فرمایا نبی کو یہہ لائق نہیں ہے کہ کنکہیوں سے مخفی اشارہ کرے اور ظاہر میں کچہہ کہے کیونکہ یہہ طریقہ دنیا داروں کا ہے
جنکو خدا سے خوف نہیں ہے) **عن** جریر قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اذا ابق العبد الی الشرک
فقد حل دمہ ترجمہ جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا ہے آپ فرماتے تہے جب غلام بہر مسلمان سے شرک
کیطرف بہاگ گیا تو اوسکا خون مباح ہوگیا یعنی جب مسلمان کافر ہو جاوے تو اوسکا خون مباح ہے) **باب** الحکم فیمن سب
النبی صلی اللہ علیہ وسلم جو شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہے اوسکی کیا سزا ہے **عن** ابن عباس ان اعمی
کانت لہ ام ولد تشتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتقع فیہ فینہاہا فلا تنتہی ویزجرہا فلا تنزجر قال فلما
کان ذات لیلة جعلت تقع فی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وتشتمہ فاخذ المغول فوضعہ فی بطنہا واتکأ
علیہا فقتلہا فوقع بین رجلیہا طفل فلطخت ما ہناک بالدم فلما اصبح ذکر ذلک لرسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم فجمع الناس فقال انشد اللہ رجلا فعل ما فعل لی علیہ حق الا قام قال فقام الاعمی یتخطی الناس

وهو يتزلزل حتى قعد بين يدي النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله انا صاحبها كانت تشتمك
وتقع فيك فانهاها فلا تنتهي وازجرها فلا تنزجر ولي منها ابنان مثل اللؤلؤتين وكانت بي رفيقة
فلما كانت البارحة جعلت تشتمك وتقع فيك فاخذت المعول فوضعته في بطنها واتكأت
عليها حتى قتلتها فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا اشهدوا ان دمها هدر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت
ہے ایک اندہے کی ایک ام ولد تہی جو برا کہا کرتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کیا کرتی تہی وہ اندہا جو اوسکا مولے
تہا اسبات سے اوسکو منع کرتا تہا لیکن وہ باز نہ آتی تہی وہ جہڑکتا تہا لیکن وہ کسی طرح نہ مانتی تہی ایک رات کو (اوس نے عادت کے موافق)
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو شروع کی اور آپ کو برا کہنے لگی اوس نے ایک سولے لے (یعنی اوس اندہے نے) چہری لیکر اوسکے پیٹ پر رکہا اور اسپر
زور دیا (یعنی چہرے پر بوجہہ ڈالا وہ اوسکے پیٹ مین گہس گیا) وہ عورت مرگئی اوسکے دونون پاؤن کے بیچ مین ایک لڑکا آ گیا
اور جہان وہ بیٹہی تہی وہ سب خون سے لتہڑ پتہڑ رنگین ہوگیا جب صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس خون کا ذکر ہوا
آپ نے سب لوگونکو جمع کیا اور فرمایا جس شخص نے یہ کام کیا ہے مین اوسکو خدا کی قسم دیتا ہون اور اپنے حق کی جو میرا اوسپر ہے کہ وہ
کہڑا ہو جاوے (اور اقرار کرے کہ مین نے یہہ کام کیا ہے) یہ سنکر وہی اندہا کہڑا ہوا اور لوگون کو پہاندتا ہوا اور لرزتا ہوا آیا
یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آکر بیٹہہ گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین اس لونڈی کا قاتل ہون وہ آپکو برا
کہتی تہی اور آپکی ہجو کرتی تہی مین اوسکو منع کرتا تہا لیکن باز نہ آتی تہی اور جہڑکتا تہا جب بہی نہ مانتی تہی اور اوسکے پیٹ سے
میرے دو بیٹے ہین مثل دو موتیون کے اور میری بڑی رفیق تہی کل کے رات وہ آپکو برا کہنے لگی اور آپ کی ہجو کرنے لگی تو مین نے
چہری لیکر اوسکے پیٹ پر رکہا اور اسپر زور دیا یہانتک کہ وہ مرگئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکہو گواہ رہو اوسکا خون لغو
ہے (یعنی ہدر ہے اوسکا بدلہ نہ لیا جاویگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ذمی کافر مرد ہو یا عورت اگر ہمارے نبی کو برا کہے تو اوسکا قتل کرڈالنا
درست ہے) **عن علی** رضی الله عنه ان يهودية كانت تشتم النبي صلى الله عليه وسلم وتقع فيه فخنقها رجل
حتى ماتت فابطل رسول الله صلى الله عليه وسلم دمها **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے ایک یہودیہ برا کہا کرتی تہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ کی ہجو کرتی تہی اسپر ایک شخص نے اوسکا گلا گہونٹا یہانتک کہ وہ مرگئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے اوسکا خون لغو کردیا (یعنی ہدر کردیا اوسکا بدلہ یعنی قصاص یا دیت لینے کا حکم نہ فرمایا) **عن ابی برزة** قال كنت عند
ابي بكر رضي الله عنه فتغيظ على رجل فاشتد عليه فقلت تأذن لي يا خليفة رسول الله صلى الله عليه وسلم
اضرب عنقه قال فاذهبت كلمتي غضبه فقام فدخل فارسل الي فقال ما الذي قلت آنفا قلت ائذن
لي اضرب عنقه قال أكنت فاعلا لو امرتك قلت نعم قال لا والله ما كانت لبشر بعد محمد صلى الله عليه وسلم **ترجمہ**
ابو برزہ سے روایت ہے مین حضرت ابو بکر صدیق پاس بیٹہا تہا وہ ایک شخص پر غصے ہوئے اور نہایت غصے ہوئے (شاید اوس نے کوئی
بات بری اونکو کہی ہوگی) مین نے کہا اے خلیفہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آپ مجہکو اجازت دیتے ہین مین اوسکی گردن ماردون

یہ کہنے سے اونکا غصہ جاتا رہا اور گہر سے ہوکر اندر چلے گئے پہر مجہکو بلا بہیجا اور کہا تو نے کیا کہا تہا مین نے کہا آپ اجازت دیجیے تو مین اوسکی گردن ماردون ابوبکر صدیق نے کہا اگر مین تجہے حکم کرتا تو تو اوسکی گردن مار ہی دیتا مین نے کہا ہان البتہ مار دیتا ابوبکر نے کہا یہ درجہ کسی بشر کو بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حاصل نہین ہوا یعنے یہ رسول ہی کا منصب تہا کہ جو کوئی اونکی مخالفت کرے یا اونکو برا کہے اوسکی گردن ماری جاوے اور کسیکا یہ مرتبہ نہین ہے

باب فی المحاربة

اللہ اور رسول سے لڑنے یعنے رہزنی کا بیان

عن انس بن مالك ان قوما من عكل او قال من عرينة قدموا على رسول الله صلى الله عليه وسلم فاجتووا المدينة فامرهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بلقاح وامرهم ان يشربوا من ابوالها والبانها فانطلقوا فلما صحوا قتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستاقوا النعم فبعث في آثارهم فما ارتفع النهار حتى جيء بهم فامر بهم فقطعت ايديهم وارجلهم وسمر اعينهم والقوا في الحرة يستسقون فلا يسقون قال ابو قلابة فهؤلاء قوم سرقوا وقتلوا وكفروا بعد ايمانهم وحاربوا الله ورسوله

ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کچہہ لوگ عکل کے یا عرینہ کے (دونو قبیلونکے نام ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو چند اونٹنیان دودہ والی دینے کا حکم کیا اونکے موت اور دودہ پینے کا وہ چلے گئے (جنگل مین اونٹنیان لیکر) جب دوسرا دن ہوا تو رسول اللہ صلعم کے چرواہے کو انہون نے مار ڈالا اور اونٹون کو ہنکا لے گئے یہ خبر آپکو سویرے پہونچی آپنے لوگون کو اون کے تعاقب مین روانہ کیا تو بہت دن نہین چڑہا تہا وے سب حاضر کیے گئے آپنے حکم کیا اون کے ہاتہہ اور پانون کاٹے گئے اور اون کی آنکہون مین گرم سلائی پہیری گئی اور جلتی ہوئے پتہرون مین ڈالدیے گئے وہ پانی مانگتے تہے پر اونکو پانی نہ ملتا تہا ابو قلابہ نے کہا ان لوگون نے چوری کی اور خون کیا اور ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے اور اللہ اور اوس کے رسول سے لڑے (پہر اون کی سزا ایسی تہی جو کی گئی)

عن ايوب باسناده بهذا الحديث قال فيه فامر بمسامير فاحميت فكحلهم وقطع ايديهم وارجلهم وما حسمهم

ترجمہ دوسری روایت مین یون ہے آپنے حکم کیا سلائیان گرم کرنیکا وہ اون کی آنکہون مین پہیری گئین اور اون کے ہاتہہ اور پانون کاٹے گئے ایک ہی دفعہ اون کو داغا نہین

عن انس بن مالك بهذا الحديث قال فيه فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم في طلبهم قافة فاتي بهم قال فانزل الله تبارك وتعالى في ذلك انما جزآء الذين يحاربون الله ورسوله ويسعون في الارض فسادا الآية

ترجمہ انس بن مالک سے یہی روایت ہے اسمین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے تعاقب مین مخبر دوڑ بہیجا دیے گرفتار ہوکر لائے گئے جب اللہ تعالی نے اونکی بابت مین یہ آیت اوتاری انما جزآء الذین یحاربون اللہ ورسولہ الآیة یعنے بدلہ اون لوگون کا جو لڑتے ہین اللہ اور اوسکے رسول سے اور ملک مین فساد کرتے ہین یہی ہے کہ قتل کیے جاوین یا سولی دیے جاوین یا ایکطرف کے ہاتہہ اور دوسری طرف کے پانون کاٹے جاوین)

عن انس بن مالك ذكر هذا الحديث قال انس فلقد رأيت احدهم يكدم الارض بفيه عطشا حتى ماتوا

ترجمہ انس بن مالک نے کہا مین نے اون مین سے ایک آدمی کو

دیکھا جو زمین کو اپنے منہ سے کہودتا تہا پیاس کے سبب یہانتک کہ وہ (تڑپ تڑپ کر) مر گئے **عن** انس بن مالک بہذا
الحدیث نحوہ زاد ثم نہی عن المثلۃ ترجمہ انس بن مالک سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ پہر اوسکے بعد آپ نے منع کیا
مثلہ سے (مثلہ کہتے ہیں ہاتہہ پانون کا کاٹنا آنکہہ پہوڑنا کان کا ٹنا ان باتون کو کہتے ہین) بعضون نے کہا اوس وقت تک مثلہ کی ممانعت نہ
تھی پہر آپ نے منع کر دیا بعضون نے کہا یہ امورات قصاصا تہے انہون نے آپ کے چرواہون کے ساتہہ ایسا کیا تہا **عن**
ابن عمر ان ناسا اغاروا علی ابل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاستاقوھا وارتدوا عن الاسلام وقتلوا راعی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مؤمنا فبعث فی آثارھم فاخذوا فقطع ایدیھم وارجلھم وسمل
اعینھم قال فنزلت فیھم آیۃ المحاربۃ وھم الذین اخبر عنھم انس بن مالک الحجاج حین سالہ ترجمہ
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے چند لوگون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹون کو لوٹ لیا اور پہر گئے اور اسلام سے پہر گئے
اور آپ کے چرواہے کو مار ڈالا جو مسلمان تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو اون کے تعاقب مین بہیجا پہر وہ گرفتار ہوئے
تو آپ نے اون کے ہاتہہ اور پانون کاٹے اور اون کی آنکہین پہوڑین اور انہی کے شان مین محاربے کی آیت اتری یعنی انما جزاء
الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک اور انہی لوگون کا بیان انس بن مالک نے کیا تہا حجاج سے جب اسکا سوال ہوا یعنی حال انکا
پوچہا گیا **عن** ابی الزناد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما قطع الذین سرقوا لقاحہ وسمل اعینھم
بالنار عاتبہ اللہ تعالی فی ذلک فانزل اللہ تعالی انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض
فسادا ان یقتلوا او یصلبوا الآیۃ ترجمہ ابو الزناد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہاتہہ پانون کاٹے
اور آنکہین پہوڑین ان لوگون کے جنہون نے اونٹ چرائے تہے تو اللہ تعالے نے عتاب کیا آپ پر اور فرمایا انما جزاء الذین یحاربون
اللہ ورسولہ ویسعون فی الارض فسادا اخیر تک یعنی ان لوگون کو صرف قتل یا سولی یا ہاتہہ پانون کاٹنے کی سزا کافی تہی آنکہین
پہوڑنا اور گرم جلتے ہوئے زمین مین ڈالنا اور تڑپا تڑپا کر مارنا کچہہ ضرور نہ تہا اسی لئے آپ نے آئندہ کے لئے مثلے سے منع فرمایا کہ کوئی اور
ایسا نہ کرے اور پہر ایسی سزا کسی کو نہ دی **عن** ابن عباس قال انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ ویسعون
فی الارض فسادا ان یقتلوا او یصلبوا او تقطع ایدیھم وارجلھم من خلاف او ینفوا من الارض الی قولہ
غفور الرحیم نزلت ھذہ الآیۃ فی المشرکین فمن تاب منھم قبل ان یقدر علیہ لم یمنعہ ذلک ان یقام
فیہ الحد الذی اصابہ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے اللہ نے فرمایا انما جزاء الذین یحاربون اللہ ورسولہ اخیر تک یہ آیت
مشرکین کے باب مین اتری ہے جو شخص ان مین سے گرفتار ہونے سے پہلے توبہ کر لے تو یہ نہ ہوگا کہ اوسکی وہی حد ساقط ہو جاوے **ف**
بلکہ توبہ کر لینے سے آخرت کا گناہ جاتا رہے گا مگر دنیا مین جو اس جرم کی سزا مقرر ہے وہ دیجاوے گی یہ عبد اللہ بن عباس کا مذہب
ہے ... کے نزدیک جب کافر یا مشرک نے یہ کام حالت کفر مین کیا پہر توبہ کی اور مسلمان ہو گیا گرفتار ہونے سے پہلے تو سزا اوسکو نہ دی جاوے
ساقط ہو جاوے گی جیسے مسلمان یہ کام کرے اور گرفتار ہونے سے پہلے آن کر تائب ہو جاوے تو اوسکی سزا معاف ہو جاوے گی بہ تفاق علما

اور یہ امر نص آیت سے نکلتا ہے **باب** فی الحد یشفع فیہ حد شرعی کے دفع کرنے کو سفارش کرنا ہے **عن** عائشة
رضی الله عنها ان قریشا اهمهم شأن المرأة المخزومية التي سرقت فقالوا من يكلم فيها يعني رسول
الله صلى الله عليه وسلم قالوا ومن يجترئ الا اسامة بن زيد حب رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمه
اسامة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا اسامة اتشفع في حد من حدود الله ثم قام فاختطب فقال انما
هلك الذين من قبلكم انهم كانوا اذا سرق فيهم الشريف تركوه واذا سرق فيهم الضعيف اقاموا
عليه الحد وايم الله لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ مخزومی کی ایک عورت نے قریش کو غمگین کیا اسلیے کہ اوسنے چوری کی تھی پھر قریش آپس میں کہنے لگے کہ اس عورت کے بارے میں رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں کون عرض کریگا تو کہا کہ اس بات پر تو اسامہ بن زید البتہ جرأت کر سکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا پیارا ہے پھر اسامہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے
فرمایا اے اسامہ کیا تو اللہ کے حدود میں سفارش کرتا ہے پھر آپ کھڑے ہوگئے اور خطبہ سنایا اور فرمایا اسی نے تو کھپا ڈالا انکو
جو تم سے پہلے تھے کہ جب کوئی شریف اور رئیس اون میں چوری کرتا تو اوسکو بغیر سزا دیے چھوڑ دیتے اور جب کوئی اونمیں
غریب بیچارہ چوری کرتا تو اوسپر چوری کی سزا کرتے اور خدا کی قسم ہے جو اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے تو اوسکا ہاتھ بھی
ضرور ہی کاٹ دوں **ف** یہہ فرماکر آپ نے اوسکا ہاتھ کٹوا ڈالا معلوم ہوا کہ حکم شرع میں کسیکی رعایت نہ چاہیے اگلی امتیں
اسی کے سبب سے ہلاک ہوئیں پچھلے زمانہ میں اسلام کی بہی سلطنت شرع میں سستی کرنے سے ہلاک ہوگئی اور یہہ جو بعض ناواقف
کہتے ہیں کہ ہر چند سینہ زنی اور نوحہ گری حرام ہے لیکن سبط مصطفی اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا یعنے حسین کے غم میں درست ہے سو
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غلط بات ہے اسلیے کہ حکم شرع کا سب پر برابر ہے جو چیز حرام ہے سب کیواسطے برابر ہے شریف اور رذیل کا
اسمیں کچھ فرق نہیں **عن** عائشة رضي الله عنها قالت كانت امرأة مخزومية تستعير المتاع وتجحده
فامر النبي صلى الله عليه وسلم بقطع يدها وقص نحو حديث الليث قال فقطع النبي صلى الله عليه وسلم يدها
قال ابو داود روى ابن وهب هذا الحديث عن يونس عن الزهري وقال فيه كما قال الليث ان امرأة
سرقت في عهد النبي صلى الله عليه وسلم في غزوة الفتح ورواه الليث عن يونس عن ابن شهاب
باسناده فقال استعارت امرأة وروى مسعود بن الاسود عن النبي صلى الله عليه وسلم نحو هذا الخبر قال سرقت
قطيفة من بيت رسول الله صلى الله عليه وسلم ورواه ابو الزبير عن جابر ان امرأة سرقت فعاذت بزينب
بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے مخزوم کی ایک عورت اس خصلت کی تھی
کہ وہ چیز کو عاریت لیکر منکر ہو جاتی تھی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا دوسری روایت میں ہے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتھ کاٹا ابو داود نے روایت کیا ابن وہب نے یہہ حدیث یونس سے انہوں نے زہری سے

اور اوسمین بھی ایساہی ہی جیسے لیث کی روایت مین ہی کہ ایک عورت نے چوری کی تہی فتح مکہ کے سال مین اور روایت کیا اوسکو لیث
نے یونس سے انہون نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے اوسمین یہہ ہی کہ اوس عورت نے عاریت لی تھی لوگونسی چیزین پہر منکر ہوگئی ۔ اور
روایت کیا اوسکو مسعود بن الاسود نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسمین یہہ ہے کہ اوس عورت نے ایک چادر چرائی تہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین سے کہا ابو داؤد نے روایت کیا اوسکو ابو الزبیر نے جابر سے کہ ایک عورت نے چوری کی پہر پناہ لی
زینب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کی **ف** بالجملہ عاریت لیکر مکر جانا بہی چوری مین داخل ہے اور اوسمین ہاتہ
کٹنا لازم ہوگا امام احمد اور اسحاق کا یہی قول ہی اور یہ حدیث دلیل ہی اون کی اور جمہور علما کے نزدیک عاریت لیکر مکر جانے
مین ہاتہ نہ کاٹا جاویگا کیونکہ یہہ سرقہ نہین ہی اور حدود دفع ہو جاتی ہین شبہات سے سرقہ یہہ ہی کہ مال معصوم غیر کے ملک مخفی
طور سے لیوے اور عاریت کا مال تو پہلے سے مستعیر کے قبضہ مین تہا اور حدیث محمول ہے اس امر پر کہ اس عورت نے چوری بہی
ہوگی جیسے بعضی روایتون مین ہی **باب** الستر علی اہل الحدود حتی المقدور حد قائم کرنے مین احتیاط کرنا اور دفع کر دینا **عن**
عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقیلوا ذوی الہیئات عثراتہم الا الحدود
ترجمہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درگذر کرو داروگیر لغزشون سے مگر حد
کے سوا اور وہ شخص جو ذی مروت اور شریف ہو کوئی خطا اوسکی پہلے سے ظاہر نہوئی ہو ایسے آدمی پہ پہلے قصور مین عنایت
اور درگذر چاہیے حافظ سراج الدین قزوینی نے کہا کہ حدیث موضوع ہے لیکن رد کیا اون پر حافظ ابن حجر نے اور ابن عدی
نے کہا کہ منکر ہے بہرحال ضعیف تو ضرور ہی اگرچہ دو طرق سے بہی مروی ہے **باب** العفو عن الحدود ما لم تبلغ
السلطان جبتک حد کا مقدمہ قاضی تک نہ پہونچے تو اوسکا چھپا دینا بہتر ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تعافوا الحدود فیما بینکم فما بلغنی من حد فقد وجب **ترجمہ** عبد اللہ
بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپسمین تم اپنی حدون کو معاف کرو **ف** یہہ خطاب ہے
اور حکام اور قضات کیطرف لیجانے سے پہلے ہی کیونکہ بعد لیجانے موجبات حدود کے نزدیک امام اور حکام وغیرہما کے عفو جائز نہین
جیسا کہ اسی پر فرمایا آنحضرت نے فما بلغنی من حد فقد وجب **ف** جب میرے پاس حد پہونچی تو مقرر واجب ہوگئی پہر اوس مین
درگذر نہین ہو سکتی) **باب** فی الستر علی اہل الحدود حتی المقدور اگر کسی سے حد کا کام ہو جاوے تو اوسکو چھپانا چاہیے
عن نعیم ان ماعزا اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاقر عندہ اربع مرات فامر برجمہ وقال لہزال لو سترتہ
بثوبک کان خیرا لک **ترجمہ** نعیم سے روایت ہی ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور چار بار آپ کے سامنے اقرار
کیا (زنا کا) آپنے حکم دیا اونکو سنگسار کرنیکا اور ہزال (ایک شخص تہا جسنے ماعز کو اقرار کرلینے کا حکم کیا تہا) سے فرمایا اگر تو اوس
بات کو کپڑا ڈالکے چھپا لیتا ہے تو تیری لیے بہتر ہوتا **عن** ابن المنکدر ان ہزالا امر ماعزا ان یاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فیخبرہ **ترجمہ** ابن منکدر سے روایت ہی ہزال نے ماعز کو حکم کیا تہا کہ تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اپنا حال بیان کرو کہ مین نے

قصور (زنا) کیا ہے **باب** فی صاحب الحد یجیئ فیقر جس نے حد کا کام کیا ہو پھر خود امام کے پاس آکر اقرار کرے **عن**
وائل عن ابیہ ان امرأة خرجت علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم ترید الصلاة فتلقاها رجل فتجللها فقضی حاجته
منها فصاحت وانطلق فمر علیها رجل فقالت ان ذاک فعل بی کذا وکذا ومرت عصابة من المهاجرین فقالت
ان ذاک الرجل فعل بی کذا وکذا فانطلقوا فاخذوا الرجل الذی ظنت انه وقع علیها فاتوها به
فقالت نعم هو هذا فاتوا به النبی صلی الله علیه وسلم فلما امر به قام صاحبها الذی وقع علیها فقال
یا رسول الله انا صاحبها فقال لها اذهبی فقد غفر الله لک وقال للرجل قولا حسنا وقالوا للرجل
الذی وقع علیها ارجمه فقال لقد تاب توبة لو تابها اهل المدینة لقبل منهم **ترجمہ** وائل بن حجر سے
روایت ہے ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین نماز کو نکلی اوسکو ایک مرد ملا جو اوس پر چڑھ بیٹھا اور اُسکو
جماع کیا پھر جماع کرکے وہ شخص چلا گیا بعد اوسکے وہ عورت چلائی لیکن وہ مرد چلا گیا اوسوقت ایک اور شخص اُس عورت
کی سامنے سے گزرا وہ عورت بولی فلان مرد نے میری ساتھ یہہ کام کیا ہے اور ایک جماعت مہاجرین مین سے آنکلی اون سے
بھی وہ عورت یہی بولی کہ فلان مرد نے میری ساتھ ایسا کام کیا ہے وہ سب لوگ یہ سنکر چلے گئے اور اُس مرد کو جاکر پکڑا جسکا نام
اس عورت نے بتایا تھا پھر اوسکو عورت کے سامنے لیکر آئے وہ بولی ہان وہ مرد یہی ہے تب صحابہ اوس مرد کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس لیکر آئے آپ اوس پر حد کرنیکا حکم کرنے ہی تھے کہ وہ خود کھڑا ہو گیا اور بول اوٹھا یا رسول اللہ مین نے یہ کام اوس سے کیا ہے
آپ نے عورت سے فرمایا تو چلی جا اللہ نے تیرا گناہ بخشدیا (کیونکہ یہ کام تیری رضامندی سے نہین ہوا) اور مرد کو کچھ اچھا فرمایا
پھر صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ اوس مرد کو رجم کیجیے آپ نے فرمایا اوس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر
ساری مدینہ کے لوگ ایسی توبہ کرین تو اون کیطرف سے قبول ہو جاوے (یہ حدیث ظاہر مین مشکل ہے کہ باوصف اقرار کے آپ
نے اوسکو رجم کیون نہ کیا) **باب** فی التلقین فی الحد حاکم حد کے مجرم کو ایسی بات سکھاوے جس سے حد جاتی رہے **عن**
ابی امیة المخزومی ان النبی صلی الله علیه وسلم اتی بلص قد اعترف اعترافا ولم یوجد معه متاع فقال
له رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اخالک سرقت قال بلی فاعاد علیه مرتین او ثلاثا فامر به فقطع وجیء
به فقال استغفر الله وتب الیه فقال استغفر الله واتوب الیه فقال اللهم تب علیه ثلاثا **ترجمہ** ابو امیہ مخزومی
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس چور کو لائے اور اوس نے اقرار بھی کیا مگر اوسکے پاس کچھ مال نہ ملا تو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا مین تو تجھے گمان نہین کرتا جو تو نے مال چرایا ہو اوس نے عرض کیا کیون نہین پھر آپ نے اوس
سے دو یا تین بار تکرار کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسپر حکم فرمایا اور کاٹا گیا (یعنے اوسکا ہاتھ) پھر اوسکو آپ
پاس لے آئے آپ نے اوس سے فرمایا تو اللہ کی بخشش مانگ اور اوس کی طرف رجوع کر تو اوس نے کہا مین اللہ سے معافی چاہتا ہون پھر
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین بار فرمایا اے اللہ تو اسپر متوجہ ہو اور اوسکا گناہ معاف کردے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ

کہ اجرا حد سے گناہ ساقط نہیں ہوتا بلکہ اجرای حد عبرت کے واسطے ہی اور گناہ توبہ اور استغفار سے معاف ہوتا ہی **باب** فی الرجل

یعترف بحد ولا یسمیہ کوئی شخص اپنے اوپر حد لازم ہونیکا اقرار کرے لیکن کونسی حد ہے یہ نہ کہے **عن** ابی امامۃ ان رجلا

اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی اصبت حدا فاقمہ علی قال توضأت حین اقبلت قال

نعم قال هل صلیت معنا حین صلینا قال نعم قال اذهب فان اللہ تعالی قد عفا عنک **ترجمہ** ابو امامہ سے

روایت ہی کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے حد کا کام کیا ہے تو مجھپر حد قائم کیجیے آپ نے

فرمایا جب تو ہمارے پاس آیا تو وضو کیا تو نے وہ بولا ہان آپ نے فرمایا تو نے ہمارے ساتھ نماز پڑھی وہ بولا ہان آپ نے فرمایا تو جا

اللہ جل جلالہ نے معاف کردیا گناہ تیرا کیونکہ وضو کرنے سے اور نماز پڑھنے سے بہت سے گناہ معاف ہو جاتے ہین سبحان اللہ ہمارا

پروردگار کتنا رحیم ہی **باب** فی الامتحان بالضرب مجرم کو مار پیٹ کرنا جرم کا اقرار کرانے کے لیے نا درست ہی **عن**

ازهر بن عبد اللہ الحرازی ان قوما من الکلاعیین سرق لهم متاع فاتهموا اناسا من الحاکۃ فاتوا النعمان

بن بشیر صاحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فحبسهم ایاما ثم خلی سبیلهم فاتوا النعمان فقالوا خلیت سبیلهم

بغیر ضرب ولا امتحان فقال النعمان ما شئتم ان شئتم ان اضربهم فان خرج متاعکم فذاک والا

اخذت من ظهورکم مثل ما اخذت من ظهورهم فقالوا هذا حکمک فقال هذا حکم اللہ وحکم رسولہ

صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ازہر بن عبد اللہ سے روایت ہی کلاع کے چند لوگ تھے اونکا مال چرایا گیا انہون نے کچھ جولاہون

پہ گمان کیا چوری کا اور اونکو لیکر آئے نعمان بن بشیر پاس جو صحابی تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے نعمان نے اون

جولاہون کو چند روز تک قید کیا پھر اونکو چھوڑ دیا تب وے مارپیٹ اور امتحان لیے ہوئے نعمان نے کہا تم کیا چاہتے ہو اگر تم کو

ہو تو مین اونکو مارتا ہون مگر اس شرط سے کہ اگر اون کے پاس تمہارا اسباب نکلے تو بہتر ہی نہین تو اوتنا ہی مین تمکو مارونگا

اونہون نے کہا یہ تمہارا حکم ہے نعمان نے کہا یہ اللہ اور اوسکے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا

کہ مجرم پر جب گمان یا اشتباہ ہو تو اوسکا قید کرنا درست ہی مگر ناحق مارپیٹ کے اوس سے اقرار کرانا درست نہین ہے بلکہ یہ سراسر ظلم ہے جیسا

اس زمانے میں لوگ کرتے ہین **باب** ما یقطع فیہ السارق چور کا ہاتھ کتنے مال مین کاٹا جاوے **عن** عائشۃ رضی

اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقطع فی ربع دینار فصاعدا **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چوتہائی دینار یا اوس سے زیادہ مین چور کا ہاتھ کاٹتے تھے **عن** عائشۃ رضی

اللہ عنہا عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تقطع ید السارق فی ربع دینار فصاعدا قال احمد بن صالح القطع

فی ربع دینار فصاعدا **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

ہاتھ کاٹا جاویگا چوتہائی دینار مین یا اوس سے زیادہ مین احمد بن صالح نے کہا ربع دینار مین ہاتھ کاٹا جاویگا **عن** ابن عمر ان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطع فی مجن ثمنہ ثلاثۃ دراهم **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

[illegible]

تین درہم کی سپر چورانے میں ہاتہ کاٹا **عن** عبد اللہ بن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قطع ید رجل سرق ترسا
من صفة النساء ثمنه ثلاثة دراهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چور کا ہاتہ
کاٹا جس نے ڈہال چرائی تہی صفۃ النسا میں سے اوسکی قیمت تین درہم تہی یعنے ربع دینار کیونکہ دینار اوس وقت میں بارہ درہم
کا تہا) یہ حدیثیں دلیل ہیں امام احمد اور اکثر علما کی **عن** ابن عباس قال قطع رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ید رجل فی مجن قیمته دینار او عشرة دراهم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے ہاتہ کاٹا ایک شخص کا سپر کی چوری کے عوض میں جسکی قیمت ایک دینار یا دس درہم کی ہوگی (مگر اس سے یہ نہیں
نکلتا کہ دس درہم سے کم میں ہاتہ نہ کاٹا جاوے) **باب** ما لا قطع فیه جن چیزون کے چورانے میں ہاتہ نہ کاٹا جاوے

عن محمد بن یحیی بن حبان ان عبدا سرق ودیا من حائط رجل فغرسه فی حائط سیده فخرج
صاحب الودی یلتمس ودیه فوجده فاستعدی علی العبد مروان بن الحکم وهو امیر المدینة
یومئذ فسجن مروان العبد واراد قطع یده فانطلق سید العبد الی رافع بن خدیج فساله عن ذلک
فاخبره انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فقال الرجل ان مروان
اخذ غلاما لی وهو یرید قطع یده وانا احب ان تمشی معی الیه فتخبره بالذی سمعت من رسول الله صلی
الله علیه وسلم فمشی معه رافع بن خدیج حتی اتی مروان بن الحکم فقال له رافع سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول لا قطع فی ثمر ولا کثر فامر مروان بالعبد فارسل قال ابو داود الکثر الجمار **ترجمہ** محمد بن
یحیی بن حبان سے روایت ہے ایک شخص نے کہجور کا پودہ ایک باغ میں سے چرایا اور اوسکو اپنے مولی کے باغ میں لگایا تو پودہ والا ڈہونڈہتا
ہوا اپنی پودے کو نکلا پہر اوسکو پایا اور مروان بن حکم جو اوس زمانے میں مدینے کا حاکم تہا اوسکے پاس مقدمہ لیگیا اور مدد چاہی مروان
نے اوس غلام کو قید کیا اور اوسکے ہاتہ کاٹنے کا قصد کیا اوس غلام کا مالک رافع بن خدیج پاس گیا اور اون سے اس مسئلے کو پوچہا انہون
نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے ہاتہ نہ کاٹا جاویگا پہل کی چوری اور خوشے کی چوری میں
وہ بولا مروان نے میرے غلام کو گرفتار کیا ہے اور اس کا ہاتہ کاٹنا چاہتا ہے میں چاہتا ہون کہ تم میرے ساتہہ مروان تک چلو اور جو
حدیث تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے مروان کو سنا دو رافع بن خدیج اوسکے ساتہ گئے یہانتک کہ مروان کے پاس پہنچے
اور کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے ہاتہ نہ کاٹا جاویگا پہل اور خوشے کی چوری میں یہ سنکر مروان نے
حکم کیا غلام کے چہوڑ دینے کا **ف** اگرچہ ان چیزون میں ہاتہ نہیں کاٹا جاتا مگر حاکم کو اختیار ہے کہ جو اوسکو مناسب معلوم ہو
مجرم کو قید یا ضرب کی سزا دیوے چنانچہ اسکی بعض کی روایت میں آتا ہے کہ مروان نے اوس غلام کو چند کوڑے مارکے چہوڑ دیا ہر چند مروان
کا فعل حجت نہیں ہے مگر اہل مدینہ نے جب اوس پر انکار نہیں کیا تو وہ فعل مستند ہوگیا **عن** محمد بن یحیی بن حبان بہذا
الحدیث قال فجلده مروان جلدات وخلی سبیله **ترجمہ** محمد بن یحیی بن حبان سے دوسری روایت میں یہ ہے کہ

مروان نے اوس غلام کو چند کوڑے لگوا کے پھر اوس کو چھوڑ دیا۔ عن عبد الله بن عمرو بن العاص عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

انه سئل عن الثمر المعلق فقال من اصاب بفيه من ذي حاجة غير متخذ خبنة فلا شیء عليه ومن خرج بشيء

منه فعليه غرامة مثليه والعقوبة ومن سرق منه شيئا بعد ان يؤويه الجرين فبلغ ثمن المجن فعليه القطع

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے لٹکے ہوئے میوہ کا حال کسی نے پوچھا تو آپ نے فرمایا جس محتاج نے کہا لیا اور کچھ گود مین نہ اکٹھا کیا تو اوس پر کچھ گناہ نہین اور جو کوئی اوس مین سے کچھ نکال لیجاوے تو اوس پر دوچند جرمانہ ہوگی اور تاوان دینا ہوگا اور سزا بھی ملیگی اور جسنے اوس مین سے کچھ اوسکے سکھانے کی جگہہ سے اکٹھا کرنے کے بعد چرا لیا اور وہ سپر بھر کی قیمت کا تھا تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے **ف** یعنی جب میوہ سوکھنے کے لیے کھلیان مین ڈالا جاوے اور وہان سے کوئی اوسکو چرا لیجاوے تو اگر تین درم کی مالیت ہو اوس صورت مین ہاتھ کاٹا جاویگا کیونکہ میوہ جب درخت سے جدا کیا گیا پھر اوسکا حکم پھل کا سا نہ رہا جو درخت مین لٹکتا ہے بلکہ اور چیزون کے مثل ہو گیا جنمین ہاتھ کاٹا جاتا ہے فقط شکر اللہ کا تمام ہوا پارہ ستائیسوان سنن ابی داود علیہ الرحمۃ کا اللہ جل جلالہ کے فضل اور احسان سے اب شروع ہوتا ہے پارہ اٹھائیسوان اوسکی مدد اور تائید سے کہ پورا کرے بر آیا اللہ اسی طرح تمام کتاب کو پورا

تم الجزء السابع والعشرون ويتلوه الجزء الثامن والعشرون ان شاء الله تعالى

فہرست پارہ بست و ہفتم سنن ابی داود علیہ الرحمۃ والغفران

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
١٠٧٥	فساد اور فتنہ مین کوشش کرنا منع ہے اور الگ بیٹھا رہنا اچھا ہے	١٠٨٧	معرکے مین مسلمانونکا قیام کہان ہوگا	١١٠٢	جو شخص دین اسلام سے پھر جاوے
١٠٧٨	زبان کو روکنا فتنہ مین بہتر ہے	"	خواہ مخواہ ترک کے اور حبش کے کافرون	١١٠٥	جو شخص رسول اللہ صلعم کو برا کہے اوسکی کیا سزا ہے
١٠٧٩	جب مسلمانون مین کوئی فتنہ ہو تو جنگل مین چلا		سے آپ نے چھیڑ چھاڑ منع فرمائی۔	١١٠٧	اللہ اور رسول سے لڑنے یعنی رہزنی کا بیان
	جانا درست ہے	"	ترک کافرون سے لڑنے کا بیان۔	١١٠٩	حد شرعی کے دفع کے لیے سفارش منع ہے
"	فتنہ مین لڑائی کی ممانعت	١٠٨٨	بصرہ کا بیان (شاید بصرہ سے مراد بغداد ہے)	١١١٠	حتی المقدور حد کا مقدمہ نہین احتیاط کرنا اور رفع کر دینا
"	مومن کو قتل کرنا کتنا بڑا گناہ ہے	١٠٨٩	حبشیون سے جو فتنہ ہو لڑنا نہین جبتک وہ خود نہ لڑین	"	جبتک حد کا مقدمہ قاضی تک نہ پہونچے تو اوسکا چھپانا
١٠٨١	قتل ہو جانیکے بعد بھی امید مغفرت کی ہے	١٠٩٠	قیامت کے نشانیون کا بیان	"	حتی المقدور اگر کسی سے حد کا کام ہو جاوے تو اوسکو چھپانا چاہیے
١٠٨٢	مہدی کا بیان اور لڑائیونکا حال	١٠٩١	دریائے فرات مین سے خزانہ نکلنے کا بیان	١١١١	جس نے حد کا کام کیا ہو پھر امام کے پاس اگر اقرار کرے
١٠٨٥	ہر صدی کے سرے اور صدیکا بیان	"	دجال کے نکلنے کا بیان	"	حاکم حد کے مجرم کو ایسی بات سکہاوے جس سے حد جاتی رہے
"	روم کی لڑائیون اور معرکون کا بیان	١٠٩٤	دجال کے جاسوس کا بیان	١١١٢	کوئی شخص اپنے اوپر حد لازم ہونیکا اقرار کرے
١٠٨٦	معرکون اور لڑائیون اور فتنون کی نشانیان جو آنے والی ہین	١٠٩٦	ابن صیاد کا بیان جسپر دجال ہونیکا شبہہ تھا		لیکن کون سی حد ہے یہ نہ کہے
"	کتنے دن سے معرکے نزدیک ہونگے ایک دوسرے کے بعد	١٠٩٨	امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بیان	"	مجرم کو مار پیٹ کے نام جرم کا اقرار کرانے کے بیان
"	مسلمانون پر اور امت والونکا ٹوٹ پڑنا	١١٠١	قیامت آنے کا بیان۔	"	چور کا ہاتھ کٹکر گلے مین لٹکا دے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب القطع فی الخلسة والخیانة جو شخص علانیہ کوئی چیز چہین لیوے یا امانت مین خیانت کرے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاوے گا

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی المنتہب قطع ومن انتہب نہبة مشہورة فلیس منا وبہذا الاسناد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس علی الخائن قطع **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لوٹنے والے پر ہاتھ کاٹنا نہین ہے اور جو شخص علانیہ کسی کا مال لوٹ لے وہ ہم مین سے نہین ہے (یعنے مسلمانون مین سے نہین ہے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خیانت کرنیوالے پر ہاتھ کاٹنا نہین ہے **ف** کیونکہ ان دونون پر سرقے یعنی چوری کی تعریف صادق نہین آتی اسلیے کہ چوری کہتے ہین غیر کا مال جو محفوظ ہو پوشیدہ طور سے لے لینے کو **عن** جابر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمثلہ زاد ولا علی المختلس قطع **ترجمہ** جابر نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیا ایسا ہی اسمین یہ ہے کہ اچکے پر ہاتھ کاٹنا نہین ہے (کیونکہ اچکا علانیہ مال اوٹھا لیجاتا ہے بعضون کے نزدیک اچکے کا ہاتھ کاٹا جاوے گا

باب من سرق من حرز جو شخص کسی چیز کو محفوظ مقام سے چرا لیوے **عن** صفوان بن امیة قال کنت نائما فی المسجد علی خمیصة لی ثمن ثلاثین درہما فجاء رجل فاختلسہا منی فاخذ الرجل فاتی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامر بہ لیقطع قال فاتیتہ فقلت اتقطعہ من اجل ثلاثین درہما انا ابیعہ وانسیہ ثمنہا قال فہلا کان ہذا قبل ان تاتینی بہ قال ابو داود رواہ زائدة عن سماک عن جعید بن حجیر قال نام صفوان ورواہ مجاہد وطاوس انہ کان نائما فجاء سارق فسرق خمیصة من تحت راسہ ورواہ ابو سلمة بن عبد الرحمن قال فاستلہ من تحت راسہ فاستیقظ فصاح بہ فاخذ ورواہ الزہری عن صفوان عن عبد اللہ قال فنام فی المسجد وتوسد رداءہ فجاء سارق فاخذ رداءہ فاخذ السارق فجیء بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** صفوان بن امیہ سے روایت ہے مین مسجد مین سوتا تہا ایک اون کی چادر پر جسکی قیمت تیس درم تہی تنے مین ایک شخص آیا اور میرے پاس سے اوسکو اچک لیا پہر ایک اور شخص نے اوسکو پکڑ لیا تو رسول اللہ صلعم پاس لیکر آئے آپ نے اوسکا ہاتہ کاٹنے کو فرمایا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ آپ اسکا ہاتہ کاٹتے ہین تیس درم کے واسطے مین اوسکو بیچ ڈالتا ہون اوسکے ہاتہ اور دام (یعنی قیمت بالفعل اوس سے نہین لیتا بلکہ قرض بیچ ڈالتا ہون پہر چوری کا جرم اوٹھ جاوے گا آپ نے فرمایا تجہکو ایسا کرنا تہا تو میرے پاس لانے سے پہلے کیا ہوتا دوسری روایت مین یون ہے کہ صفوان سوتے تہے اتنے مین چور آیا اور اوس نے سر کے تلے سے چادر نکال لی ایک روایت مین ہے کہ جب اوسکے سر کے تلے سے چادر کہینچی تو وہ جاگ اوٹہے اور چلائے وہ چور پکڑا گیا **ف** آپ نے اوسکے ہاتہ کاٹنے کا حکم فرمایا کیونکہ وہ مال محفوظ تہا صاحب مال کی حفاظت مین تہا جیسے کوئی کوٹہری یا صندوق کی

مقفل مال کو چورا وے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاویگا البتہ اگر مردیکا کفن چورا وے یا مسجد کی کوئی شی وقفی چرا لیجاوے تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاویگا
کیونکہ وہ مال محفوظ نہیں ہی **ف** دوسری روایت مین یون ہی صفوان بن عبد اللہ کہ صفوان بن امیہ اپنی چادر کو تکیہ بنا کر مسجد مین
سو رہا اتنے مین ایک چور آیا اور اوسکی چادر چرالی تو اوس چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس پکڑ لائے **باب فی القطع فی العاریة**
اذا جحدت جو شخص کسی چیز کو عاریت (مانگ کر لیوی) پہر مکر جاوی تو اوسکا ہاتھ کاٹا جاویگا **عن** ابن عمر ان امراة مخزومية
كانت تستعير المتاع فتجحده فامر النبي صلى الله عليه وسلم بها فقطعت يدها قال ابو داود روه جويرية
عن نافع عن ابن عمر او عن صفية بنت ابي عبيد زاد فيه ان النبي صلى الله عليه وسلم قام خطيبا فقال
هل من امراة تائبة الى الله عز وجل ورسوله ثلاث مرات وتلك شاهدة فلم تقم ولم تكلم ورواه ابن غنج
عن نافع عن صفية بنت ابي عبيد قال فيه فشهد عليها **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہی مخزوم مین ایک عورت ایسی تہی
کہ وہ بطریق عاریت چیز لیکر منکر ہوجاتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا ابو داود نے کہا روایت
کیا اس حدیث کو جویریہ نے نافع سے انہون نے ابن عمر یا صفیہ بنت ابی عبید سے اوسمین اتنا زیادہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ
پڑہنے کو کہڑے ہوئے اور فرمایا کیا کوئی عورت ہی جو توبہ کرے اللہ اور اوسکے رسول کے سامنے تین بار اور وہی عورت (جو عاریت لیکر منکر
ہو جاتی تہی) بیٹہی ہوئی تہی لیکن نہ وہ اوٹہی نہ اوس نے بات کی **ف** امام احمد اور اسحاق کا مذہب یہی ہے جو ظاہر حدیث سے مستفاد
ہی کہ عاریت لیکر مکر جانے مین ہاتہہ کاٹا جاویگا اور جمہور علما کے نزدیک ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا وہ کہتے ہین عاریت امانت ہی اور اوسکا
مکر جانا گویا امانت مین خیانت ہی اور خیانت مین ہاتہہ نہ کاٹا جاویگا جیسے اوپر گزرا جابر کی حدیث مین **عن** عائشة رضي الله
عنها قالت استعارت امراة تعني حليا على السنة اناس يعرفون ولا تعرف هي فباعته فاخذت فاتي بها النبي
صلى الله عليه وسلم فامر بقطع يدها وهي التي شفع فيها اسامة بن زيد وقال فيها رسول الله صلى الله عليه وسلم
ما قال **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی ایک عورت نے جسکو کوئی نہ جانتا تہا چند مشہور معتبر لوگون کے ذریعے سی زیور عاریت لیا
پہر اوسکو بیچ کر چپ کر گئی وہ عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائی گئی آپ نے حکم دیا اوسکے ہاتھ کاٹنے کا اور یہ وہی عورت تہی جسکے
باب مین اسامہ بن زید نے رسول اللہ صلعم سے سفارش کی تہی اور آپ نے فرمایا جو فرمایا (یہ حدیث اوپر گزر چکی آپ نے فرمایا کیا تو سفارش کرتا ہی
اللہ کی حدود مین پہر آپ نے کہڑے ہو کر خطبہ سنایا جیسی اوپر بیان ہو چکا) **عن** عائشة قالت كانت امراة مخزومية
تستعير المتاع وتجحده فامر النبي صلى الله عليه وسلم بقطع يدها وقص نحو حديث قتيبة عن الليث عن
ابن شهاب زاد فقطع النبي صلى الله عليه وسلم يدها **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہی ایک عورت مخزوم مین ایسی تہی جو عاریت
چیز لیکر منکر ہو جاتی تہی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا دوسری روایت مین ہی کہ رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوسکا ہاتہہ کاٹا اسواسطے کہ عاریت لیکر مکر جانا چوری ہی سی بدتر ہے کیونکہ چوری تو پوشیدہ ہوتی ہی اور یہ علانیہ
ذریعے) **باب فی المجنون يسرق او يصيب حدا** دیوانہ اگر چوری کرے یا اور کوئی کام حد کا کرے تو اوسپر حد نہ پڑیگی

عن عائشۃ رضی اللہ عنہا ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثۃ عن المجنون حتی یبرا وعن النائم
حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یعقل **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
اوٹھا لیا گیا ہے قلم تین آدمیون سے (یعنے اونکی نیکی بدی کچھ نہین لکھی جاتے) ایک تو دیوانے سے جبتک اوسکو عقل آوے دوسرے
سونے والے سے جبتک نہ جاگے تیسرے لڑکے سے جبتک وہ عاقل ہو **ف** یعنی بالغ ہوا اور جوان ہو جاوے پس جو شخص سوتے میں
یا جنون مین طلاق یا عتاق دیوے یا کوئی کام نیک یا بد کرے اوسکا مواخذہ اوس سے نہوگا **عن** ابن عباس قال اتی عمر
بمجنونۃ قد زنت فاستشار فیہا اناسا فامر بہا عمر ان ترجم فمر بہا علی بن ابی طالب رضوان اللہ علیہ
فقال ما شان ھذہ قالوا مجنونۃ بنی فلان زنت فامر بہا ان ترجم قال فقال ارجعوا بہا ثم اتاہ فقال
یا امیر المومنین اما علمت ان القلم قد رفع عن ثلاثۃ عن المجنون حتی یبرا وعن النائم حتی یستیقظ
وعن الصبی حتی یعقل قال بلی قال فما بال ھذہ ترجم قال لا شیء قال فارسلہا قال فجعل
یکبر **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر رض پاس ایک عورت لائی گئی جو دیوانی تھی اوس نے زنا کی تھی انہون
نے لوگون سے مشورہ لیا اوسکی باب مین پھر حکم کیا اوسکے سنگسار کرنیکا اودہر سے حضرت علی رض گزرے اور پوچھا کیون کیا ہوا
اس عورت کو لوگون نے کہا یہ دیوانی ہے فلان قوم مین سے اس نے زنا کی تو حضرت عمر رض نے حکم کیا ہے اوسکی سنگسار کرنے کا
حضرت علی نے کہا اسکو پھیر لیجاؤ بعد اوسکے حضرت عمر پاس آئے اور کہا اے امیر المومنین کیا تم کو معلوم نہین ہے کہ قلم اوٹھا
لیا گیا ہے تین آدمیون سے ایک دیوانے سے جبتک اوسکو عقل نہ آوے دوسرے سوتے سے جبتک نہ جاگے تیسرے نابالغ سے
جبتک سمجھدار نہ ہو حضرت عمر نے کہا کیون نہین حضرت علی نے کہا پھر یہ عورت کیون رجم کیجاتی ہے انہون نے کہا کچھ نہین
انہون نے کہا چھوڑ دو اوسکو پھر حضرت عمر نے چھوڑ دیا اوس عورت کو اور لگے تکبیر کہنے (کہ خدا نے غلطی سے بچایا) **عن** ابن عباس
قال مر علی علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ بمعنی عثمان قال اما تذکر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
رفع القلم عن ثلاثۃ عن المجنون المغلوب علی عقلہ وعن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم قال
صدقت قال فخلی عنہا سبیلہا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے جب یہ واقعہ حضرت علی کے سامنے گیا تو وہ حضرت عمر رض کے پاس آئے
اور کہا کیا تم کو یاد نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین آدمیون سے قلم اوٹھا لیا گیا ہے ایک مجنون سے جسکی عقل جاتی
رہی دوسرے سوتے سے جبتک وہ بیدار ہو تیسرے نابالغ سے جبتک وہ جوان ہو حضرت عمر نے کہا بیشک تم سچ کہتے ہو پھر
چھوڑ دیا اوس عورت کو **ف** قلم اوٹھا لیا گیا ہے یعنی اوسکو شرع کی تکلیف نہین ہے نہ فرض اسپر فرض ہے نہ حرام اسپر حرام ہے یا در
حقیقت اوسکے اعمال لکھے نہین جاتے۔ عن ابی ظبیان قال ھناد الجنبی قال اتی عمر بامراۃ قد فجرت فامر برجمہا
فمر علی رضی اللہ عنہ فاخذہا فخلی سبیلہا فاخبر عمر قال ادعوا لی علیا فجاء علی رضی اللہ عنہ فقال یا
امیر المومنین لقد علمت ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثۃ عن الصبی حتی یبلغ وعن النائم

حتی یستیقظ وعن المعتوہ حتی یبرأ ان ھذہ معتوھۃ بنی فلان لعل الذی اتاھا اتاھا وھی فی بلائھا قال فقال
عمر لا ادری فقال علی علیہ السلام وانا لا ادری **ترجمہ** ابو ظبیان جنبی سے روایت ہے حضرت عمرؓ پاس ایک عورت آئی
جسنے زنا کی تہی آپ نے حکم دیا اوسکے سنگسار کرنیکا ادہر حضرت علیؓ گذرے انہون نے اوس عورت کو چہوڑ دیا حضرت عمرؓ کو
اسکی خبر پہونچی انہون نے کہا بلاؤ میرے پاس علیؓ کو حضرت علیؓ آئے اور کہا یا امیرالمومنین تم جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا اوٹہا لیا گیا ہے قلم تین آدمیون سے ایک نابالغ سے جبتک بالغ ہو دوسری سوتے سے جبتک جاگے تیسری بے عقل سے
جبتک اچہا ہو یہہ تو دیوانی ہے فلانی قوم مین کی شاید کسینے اوس سے زنا کی ہو جب اسکو جنون کی شدت ہو حضرت عمرؓ نے
کہا یہ مجہے معلوم نہین ہے حضرت علیؓ نے کہا مجہے بہی یہ معلوم نہین ہے کہ زنا کے وقت وہ مجنون تہی **ف** شاید اوس عورت کو
کبہی کبہی جنون کا دورہ ہوتا ہوگا تو حضرت عمرؓ نے اعتراض کیا کہ یہ کہان سے معلوم ہوا کہ زنا حالت جنون مین تہی حضرت علیؓ
نے جواب دیا کہ پہر یہہ بہی تو معلوم نہین کہ زنا عدم جنون کی حالت مین تہی تو شبہہ ہوا اب حد نہ پڑیگی **عن علی علیہ السلام**
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال رفع القلم عن ثلاثۃ عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم وعن
المجنون حتی یعقل **ترجمہ** حضرت امیرالمومنین علیؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوٹہا لیا گیا ہے قلم
تین آدمیون سے ایک تو سونے سے جبتک وہ جاگے دوسری لڑکے سے جبتک وہ جوان ہو تیسری مجنون سے جبتک اسکو عقل آوے
ابوداؤد نے کہا یہ روایت کیا اس حدیث کو ابن جریج نے اوسمین اتنا زیادہ ہے **والخرف** یعنی بوڑہے سے جسکی عقل جاتی رہی ہو

باب فی الغلام یصیب الحد لڑکا نابالغ اگر حد کا کام کرے تو اسپر حد نہ پڑیگی **عن عطیۃ القرظی** قال کنت
من سبی قریظۃ فکانوا ینظرون فمن انبت الشعر قتل ومن لم ینبت لم یقتل فکنت فیمن لم ینبت **ترجمہ**
عطیہ قرظی سے روایت ہے بنی قریظہ کے قیدیون مین مین بہی تہا اوسکے لیے حکم ہوا کہ جوانون کو قتل کرین اور لڑکون بچون
کو لونڈی غلام بنا دین تو لوگون نے دیکہنا شروع کیا جسکے زیر ناف کے بال ہوتے اوسکو مار ڈالتے میرے بال نہین نکلے تہے اونہون نے
مجہے چہوڑ دیا **عن عبدالملک بن عمیر** بھذا الحدیث قال فکشفوا عانتی فوجدوھا لم تنبت فجعلونی
فی السبی **ترجمہ** دوسری روایت مین ہے کہ لوگون نے میری ازار کہولکر دیکہی تو زیر ناف کے بال نہین نکلے تہے پس ہنے دیا
مجکو قیدیون مین اور قتل نہین کیا **عن ابن عمر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم عرضہ یوم احد وھو ابن اربع
عشرۃ فلم یجزہ وعرضہ یوم الخندق وھو ابن خمس عشرۃ فاجازہ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول
اللہ صلعم کے سامنے پیش کیے گئے احد کے روز جب اونکا سن چودہ برس کا تہا آپ نے اونکو قبول نہین کیا (کہ جوانون مین شریک
ہون اور مال غنیمت کا حصہ پاوین) پہر خندق کے روز آپ پر پیش کیے گئے جب پندرہ برس کے تہے تو قبول کر لیا آپ نے نافع کو
نافع نے کہا مینے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز سے بیان کی انہون نے کہا یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی **باب** الرجل یسرق
فی الغزو ایقطع جو شخص جہاد کے سفر مین چوری کرے تو اوسکا ہاتہہ نہ کاٹا جاوے **عن جنادۃ بن ابی امیۃ** قال کنا

مع بسر بن ارطاۃ فی البحر فاتی بسارق یقال له مصدر قد سرق بختیۃ فقال قد سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تقطع الایدی فی السفر ولولا ذلک لقطعتہ ترجمہ جنادہ بن ابی امیہ سے روایت
ہے ہم بسر بن ارطاۃ کے ساتھ دریا میں تھے اون کے پاس ایک چور آیا جسکا نام مصدر تھا اوس نے ایک اونٹ چرایا تھا اوہون
نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مین نے سنا ہے کہ آپ فرماتے تھے سفر مین ہاتھ نہ کاٹے جاوین اسوجہ سے مین اسکا ہاتھ نہین
کاٹتا ورنہ ضرور کاٹتا اوزاعی نے ظاہر حدیث پر عمل کیا ہے اور جمہور علما نے کہا یہ جب ہے کہ غنیمت کے مال مین چوری کرے کیونکہ
اوسمین تو وہ خود بھی شریک ہے بعضون نے کہا مراد سفر جہاد ہے اسلیے وہان ہاتھ کاٹا نہین جاتا کہ مجاہدین کی قلت نہ ہو واللہ
واللہ اعلم

باب فی قطع النباش کفن چور کا ہاتھ کاٹا جاوے

عن ابی ذر قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یا ابا ذر قلت لبیک یا رسول اللہ وسعدیک فقال کیف انت اذا اصاب الناس موت یکون
البیت فیہ بالوصیف یعنی القبر قلت اللہ ورسولہ اعلم او ما خار اللہ لی ورسولہ قال علیک بالصبر
او قال تصبر قال ابو داود قال حماد بن سلیمان یقطع النباش لانہ دخل علی المیت بیتہ ترجمہ ابو ذر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر عرض کیا مین نے حاضر ہون اور فرمانبردار ہون یا رسول اللہ آپ
نے فرمایا جب لوگون کو موت پہونچی گی تو اوسوقت تو کیا کریگا ف یعنی جب وبا پہونچیگی تو تو اوسوقت صبر کریگا یا وہان سے بھاگے
ت ہوگا گہر مین ایک خادم کے ف یعنی لوگ اسقدر کثرت سے مرینگے کہ قبر کا ایک گز غلام کے بدلہ خریدی جاویگی ت یعنی قبر
عرض کیا مین نے اللہ اور رسول اوسکا خوب جانتا ہے ف یعنی مین نہین جانتا کہ کیا حال ہوگا بھاگونگا یا صبر کرونگا یا جو اللہ
اور رسول میرے لیے فرماوین مین ویسا ہی کرون آپ نے فرمایا تجھے صبر کرنا لازم ہے حماد بن ابی سلیمان نے کہا کفن چور کا ہاتھ کاٹا
جائیگا کیونکہ وہ میت کے گھر مین گھس گیا اس حدیث سے بھی معلوم ہوتا ہے کیونکہ قبر کو گھر آپنے فرمایا اور گھر سے مال چرانے مین
ہاتھ کاٹا جاتا ہے

باب فی السارق یسرق مرارا جو چور کئی مرتبہ چوری کرے تو اوسکو کیا سزا دینا چاہیے

عن جابر
بن عبد اللہ قال جیئ بسارق الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال اقتلوہ فقالوا یا رسول اللہ انما سرق فقال
اقطعوہ قال فقطع ثم جیئ بہ الثانیۃ فقال اقتلوہ فقالوا یا رسول اللہ انما سرق قال اقطعوہ قال فقطع
ثم جیئ بہ الثالثۃ فقال اقتلوہ فقالوا یا رسول اللہ انما سرق قال اقطعوہ ثم اتی بہ الرابعۃ فقال اقتلوہ
فقالوا یا رسول اللہ انما سرق قال اقطعوہ فاتی بہ الخامسۃ فقال اقتلوہ قال جابر فانطلقنا بہ فقتلناہ
ثم اجتررناہ فالقیناہ فی بئر ورمینا علیہ الحجارۃ ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
پاس ایک چور کو لائے آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا اسکا ہاتھ
کاٹ ڈالو اوسی کہتا ہے اوسکا داہنا ہاتھ کاٹا گیا پہر اوسکو دوبارہ لائے پہر آپ نے اوسکے قتل کا حکم فرمایا تو صحابہ نے عرض کیا
یا رسول اللہ اسنے تو چوری کی ہے آپ نے فرمایا کاٹ ڈالو پہر اوسکا بایان پاؤن کاٹا گیا بعد اسکے تیسرے بار اوسکو آپکی خدمت مین لے گئے

آنحضرت نے اوسکو قتل کا حکم فرمایا عرض کیا یا رسول اللہ اسنے چوری کی ہی آپنے فرمایا اوسکا ہاتھ کاٹو اوسکا بایان ہاتھ کاٹا گیا پہر چوتہی بار لایا گیا آپنے فرمایا قتل کرو اوسکو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ
اسنے چوری کی ہی آپنے فرمایا اسکا کاٹ ڈالو تو کاٹا گیا داہنا پاؤن اوس کا اب چارون ہاتھ پاؤن اوس کے
کٹ گئے پہر جب اوسکو پانچوین بار لائے تو آپنے اوسکے قتل کا حکم فرمایا جابر کہتا ہی پہر ہم اوسکو لیگئے اور قتل کر ڈالا اور
اوسکو گھسیٹ کر کنوئی مین پہینک دیا اور پتہر اوسپر ڈالے **ف** شاید یہ قتل تعزیرا ہوگا یا مرتد ہوگیا ہوگا یا یہ حدیث
منسوخ ہی دوسری حدیث سے کہ نہ قتل کیا جاوے مسلمان مگر تین جرمون میں اللہ اعلم **باب** فی تعلیق ید السارق
فی عنقہ چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکی گلی مین لٹکا دینا **عن** عبد الرحمن بن محیریز قال سألنا فضالۃ بن
عبید عن تعلیق الید فی العنق للسارق أمن السنۃ قال اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بسارق
فقطعت یدہ ثم امر بہا فعلقت فی عنقہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن محیریز نے کہا ہم نے فضالہ بن عبید سے
پوچہا چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکی گلی مین لٹکانا کیسا ہے تو اونہون نے کہا ایک چور کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے
اوسکا ہاتھ کاٹا گیا اور اوس کے ہاتھ کو آپنے لٹکانے کا حکم فرمایا وہ لٹکایا گیا اوسکی گردن میں تاکہ خود او
کو اور دیکہنے والون کو تنبیہ کے لیے عبرت ہووے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا سرق المملوک فبعہ ولو بنش **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا جب غلام چوری کرے تو اوسکو بیچ ڈال اگرچہ ایک نش ہی اوسکی قیمت او ہو نش کہتے ہین نصف کو یعنی
اوقیہ بیس درم کو یا جو اوسکی قیمت ہو اوسکی نصف بیچ ڈالے **باب** فی الرجم رجم سنگسار کرنے کا بیان **عن**
ابن عباس قال واللاتی یأتین الفاحشۃ من نسائکم فاستشہدوا علیہن اربعۃ منکم فان
شہدوا فامسکوہن فی البیوت حتی یتوفاہن الموت او یجعل اللہ لہن سبیلا وذکر الرجل
بعد المرأۃ ثم جمعہما فقال واللذان یأتیانہا منکم فاذوہما فان تابا واصلحا فاعرضوا
عنہما فنسخ ذلک بایۃ الجلد فقال الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما مائۃ جلدۃ **ترجمہ**
عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی اللہ جل جلالہ نے فرمایا واللاتی یأتین الفاحشۃ الآیۃ یعنی جو عورتین تم مین سے بدکاری کرین اون
پر چار آدمیون کو گواہ کرو پہر اگر گواہی گزر جاوے تو اون کو قید کرو گہرون مین یہانتک کہ مر جاوین یعنی دائم الحبس کرو یا اللہ
اون کے لیے کوئی رستہ کر دیوے پہلے عورتون کا بیان کیا پہر مردون کا ذکر کیا اور عورت مرد دونون کو ساتھ بیان کیا تو فرمایا واللذان
یأتیانہا منکم فاذوہما الآیۃ یعنی جو مرد اور عورت زنا کرین تو اونکو تکلیف دو پہر اگر توبہ کرین اور نیک ہو جاوین تو چھوڑ دو اون کو
یہ آیتین منسوخ ہوگئین جلد کی آیت سے وہ یہ ہے الزانیۃ والزانی فاجلدوا کل واحد منہما الآیۃ یعنی زنا کرنیوالا مرد اور زنا کرنیوالی عورت دونون
کو سو سو کوڑے مارو **ف** اس آیت سے دائم الحبس کرنے کی اور تکلیف دینے کی آیت منسوخ ہوگئی پہر رجم کا حکم اوترا جب زانی اور زانیہ
محصن ہو مگر اوس آیت کی تلاوت موقوف ہوگئی اور حکم باقی رہا **عن** مجاہد قال السبیل الحد مجاہد نے کہا اللہ نے اون کے لیے

راستہ نکال دیوی راستہ سی مراد حد پڑنا ہے عن عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خذوا عني
خذوا عني قد جعل الله لهن سبيلا الثيب بالثيب جلد مائة ورمي بالحجارة والبكر بالبكر جلد مائة ونفي سنة
ترجمہ عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھ سے سیکھو مجھ سے سیکھو مقرر اللہ تعالی نے اون کے
لیے راہ ٹھہرائی ہے یعنی احکام جو زنا کرنیوالی عورتون کے باب مین اللہ تعالی نے ٹھہرائے مین وہ تم مجھسے سیکھ لو ثیب کو ثیب کے ساتھ
سو کوڑے اور سنگسار کرنا ہے اور باکرہ کو بکر مرد کے ساتھ سو کوڑے اور ایک برس تک وطن سے باہر نکال دینا ہے یہی مذہب ہے اصحاب ظواہر اور بعض صحابہ اور
تابعین کا کہ رجم جلد کے بعد کرنا چاہیے اور جمہور امہ کے نزدیک جسپر رجم واجب ہو اوسکو جلد نہ کرنا چاہیے کیونکہ آپ نے ماعز کو جلد نہیں کیا صرف
رجم کیا اور ثیب اگر باکرہ کے ساتھ زنا کرے تو ثیب کو رجم اور باکرہ کو جلد ہوگا عن الحسن باسناد يحيى في معناه قال جلد مائة والرجم ترجمہ
روایت مین یہ ہے کہ ثیب جب ثیب کے ساتھ زنا کرے تو اوسکو سو کوڑے مارنا چاہیے اور رجم کرنا چاہیے عن عبد الله بن عباس عن عمر
يعني ابن الخطاب رضي الله عنه خطب فقال ان الله بعث محمدا صلى الله عليه وسلم بالحق وانزل عليه الكتاب فكان فيما انزل
عليه اية الرجم فقرأناها ووعيناها ورجم رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجمنا من بعده واني خشيت ان يطال
بالناس الزمان ان يقول قائل ما نجد اية الرجم في كتاب الله فيضلوا بترك فريضة انزل الله تعالى فالرجم حق على
من زنى من الرجال والنساء اذا كان محصنا اذا قامت البينة او كان حمل او اعتراف وايم الله لولا ان يقول الناس
زاد عمر في كتاب الله عز وجل لكتبتها ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے حضرت عمر بن الخطاب رض نے خطبہ پڑھا اور کہا محمد صلی
اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے حق پر بھیجا ہے اور اون پر کتاب اوتاری ہے سو جو اللہ نے اوتارا اوس مین آیت رجم کی تھی جس
کو ہمنے پڑھا اور یاد کیا اور خوب طرح سمجھ لیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور اوسکے بعد ہم نے بھی رجم
کیا اور اب ہمکو اندیشہ ہے کہ لوگون پر ایک مدت گزر جاوے اور کہنے والا یون کہنے لگے کہ اللہ کی کتاب مین تو ہم رجم کا حکم نہین پاتے
پھر اللہ کے اتارے ہوئے فرض کے چھوڑنے سے لوگ گمراہ ہوجاوین اور مقرر رجم حق ہے زنا کرنیوالے پر خواہ عورت ہو یا مرد جو بیاہا ہوا ہووے اور جب
گواہ قائم ہوجاوین یا حمل ہو یا اقرار سے ثابت ہوجاوے اور قسم اللہ کی اگر لوگ یہ نہ کہتے کہ عمر رض نے اللہ کی کتاب مین زیادہ کر دیا تو مین
اس آیت کو مصحف مین لکھدیتا یعنی آیت رجم کو لکھدیتا عن نعيم بن هزال قال كان ماعز بن مالك يتيما في حجر ابي فاصاب
جارية من الحي فقال له ابي ائت رسول الله صلى الله عليه وسلم فاخبره بما صنعت لعله يستغفر لك وانما يريد بذلك رجاء ان
يكون له مخرجا فاتاه فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله فاعرض عنه فعاد فقال يا رسول الله اني زنيت فاقم علي كتاب الله
حتى قالها اربع مرار قال صلى الله عليه وسلم انك قد قلتها اربع مرات فبمن قال بفلانة قال هل ضاجعتها قال نعم قال هل
باشرتها قال نعم قال هل جامعتها قال نعم قال فامر به ان يرجم فاخرج به الى الحرة فلما رجم فوجد مس الحجارة فجزع فخرج يشتد
فلقيه عبد الله بن انيس وقد عجز اصحابه فنزع له بوظيف بعير فرماه به فقتله ثم اتى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له فقال
هلا تركتموه لعله ان يتوب فيتوب الله عليه ترجمہ نعیم بن ہزال سے روایت ہے کہ ماعز بن مالک یتیم تھے میرے باپ کی گود مین اونہون نے

محلہ کی ایک لڑکی سے زنا کیا تو ہزال نے کہا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس جاؤ اور اون سے بیان کرو جو تم نے کیا ہے شاید
آپ تمہارے واسطے استغفار کریں اس سے اون کی غرض تھی کہ کوئی صورت اونکی واسطے نکلے تو ماعز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
ف ماعز اسلمی مشہور صحابی ہیں شیطان کے اغوا سے اونسے زنا ہو گئی پھر انہون نے توبہ کی اور اقرار کیا اور دنیا کی سزا قبول کی رضی
اللہ عنہ ت اور عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زنا کی ہے آپ مجھ پر اللہ کے کتاب کا حکم قائم فرمایئے تو آپ نے اون کی طرف سے منہ
پھیر لیا تو اوس نے پھر دوبارہ عرض کیا یا رسول اللہ میں نے زنا کی ہے آپ مجھ پر اللہ کی کتاب کا حکم فرمایئے یہان تک کہ اسی طرح اوس نے
آپ سے چار مرتبہ عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو چار دفعہ کہہ چکا کہ میں نے زنا کی ہے اب یہ کہہ کہ کس کے ساتھ
کی ہے ماعز نے کہا فلان عورت سے آپ نے فرمایا تو اوسکے ساتھ سویا تھا ماعز نے کہا ہان آپ نے فرمایا تو اوس سے چمٹا تھا ماعز نے کہا
ہان آپ نے فرمایا تو نے اوس سے جماع کیا تھا ماعز نے کہا ہان جب آپ نے ... سنگسار کرنے کا حکم کیا تو لوگ انکو حرہ میں لیکر
گئے حرہ ایک زمین ہے کالی پتھرون کی مدینہ کے قریب) جب انکو پتھر مارنے لگے تو وہ پتھرون کی اذیت سے گھبرا کر بھاگے
عبد اللہ بن انیس نے اونکو پایا اون کے ساتھی تھک گئے تھے تو اونٹ کا کھر لیکر ماعز کو مارا اور مار ڈالا پھر اون لوگون نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس آن کر یہ قصہ بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اوسکو تم نے کیون نہ چھوڑ دیا شاید وہ توبہ کرتا اور اللہ تعالی اوس کو
بخشدیتا **عن** محمد بن اسحاق قال ذكرت لعاصم بن عمر بن قتادة قصة ماعز بن مالك فقال لي حدثني
حسن بن محمد بن علي بن ابي طالب قال حدثني ذلك من قول رسول الله صلى الله عليه وسلم فهلا تركتموه
من شئتم من رجال اسلم ممن لا اتهم قال ولم اعرف الحديث قال فجئت جابر بن عبد الله فقلت ان رجالا
من اسلم يحدثون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لهم حين ذكروا له جزع ماعز من الحجارة حين اصابته
الا تركتموه وما اعرف الحديث قال يا ابن اخي انا اعلم الناس بهذا الحديث كنت فيمن رجم الرجل انا لما خرجنا
به فرجمناه فوجد مس الحجارة صرخ بنا يا قوم ردوني الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فان قومي قتلوني
وغروني من نفسي واخبروني ان رسول الله صلى الله عليه وسلم غير قاتلي فلم ننزع عنه حتى قتلناه فلما
رجعنا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم واخبرناه قال فهلا تركتموه وجئتموني به ليستثبت رسول الله
صلى الله عليه وسلم منه فاما لترك حد فلا قال فعرفت وجه الحديث **ترجمہ** محمد بن اسحاق سے روایت ہے کہ
انہون نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے ماعز بن مالک کا قصہ بیان کیا انہون نے کہا حدیث بیان کی مجھ سے حسن بن محمد بن علی بن ابی طالب نے
کہا بیان کیا مجھ سے یہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا تم نے کیون نہ چھوڑ دیا اوسکو جسکو ہر شخص نے قبیلہ اسلم کے لوگون میں سے
وہ لوگ جنکو میں متہم نہیں کرتا ساتھ کذب کے انہون نے کہا میں نے اس حدیث کو نہیں پہچانا تو میں جابر بن عبد اللہ پاس آیا اور
اون سے ذکر کیا کہ قبیلہ اسلم کے چند لوگ حدیث بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے اون سے فرمایا جب انہون نے ماعز کی پریشانی کا
حال بیان کیا پتھر پڑنے سے تم نے اوسکو چھوڑ کیون نہ دیا اور میں اس حدیث کو نہیں پہچانتا جابر نے کہا اے بھتیجے میرے بہائی کہ میں خوب

ماہون بن مالک جنکو مین نے اوس دن لوگون مین تہا جنہون نے سنگسار کیا تہا ماعز کو جب ہم اونکو لیکر نکلے اور اونکو پتھر مارے تو پتھرو
ن کی تکلیف اونکو پہونچی وہ چلائے اور بولے اے لوگو مجہکو پہیر لیچلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس کیونکہ میری قوم نے مجکو دہوکا دیا اور مار ڈالا
اور پہلے مجہ سے کہہ چکے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجہکو مار نہ ڈالینگے لیکن ہم لوگ اون سے جدا نہوئے یہانتک کہ مار ڈالا
اونکو جب ہم لوٹ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور آپ سے بیان کیا تو آپنے فرمایا تم نے اوسکو چہوڑ کیون نہ دیا اور میرے پاس لے
کیون نہ آئے اور یہ آپ نے اسلیے فرمایا تہا کہ اون کو خوب ضبط کر دین حد قبول کرنے کے لیے دکہ دنیا کی عقوبت اوٹہانا بہتر ہے آخرت کے
عذاب سے نہ اسلیے کہ حد موقوف کر دی جاوے اوس وقت مین حدیث کا مطلب سمجہا **ف** مالک اور ابو حنیفہ کا یہی قول ہی کہ اگر حد لگانیکی
حالت مین وہ بہاگ نکلے تو اوسکو نہ چہوڑین بلکہ پیچہا کرین اور اوسکو رجم کر ڈالین اور شافعی اور احمد اور کل اہل حدیث علما کے نزدیک اگر
زنا اوسکی اقرار سے ثابت ہوا ہو تو چہوڑ دین اور حد موقوف رکہین پہر اگر دوبارہ اقرار کرے تو رجم کیا جاوے ورنہ نہین **عن** ابن عباس
ان ماعز بن مالک اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال انه زنی فاعرض عنه فاعاد علیه مرارا فاعرض عنه فسأل
قومه امجنون هو قالوا لیس به باس قال افعلت بها قال نعم فامر به ان یرجم فانطلق به فرجم ولم یصل علیه
ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ماعز بن مالک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور کہا مین نے زنا کی تو آپ نے اونکی طرف
التفات نکیا پہر انہون نے کئی بار یہی کہا آپ نے خیال نہین کیا بعد اوسکے آپ نے اون کی قوم سے پوچہا کیا یہ دیوانہ ہے لوگون
نے کہا نہین اسکو کوئی بیماری نہین تو آپنے فرمایا کیا تو نے اوس عورت سے صحبت کی ہی اوس نے کہا ہان آپ نے حکم کیا رجم کا پہر
لوگ اوسکو لیگئے اور رجم کر ڈالا اور نماز نہ پڑہی اوپر (یعنے اوسوقت لیکن دوسرے دن پڑہی گئی) **عن** جابر بن سمرة قال رأیت
ماعز بن مالک حین جیء به الی النبی صلی الله علیه وسلم رجلا قصیرا اعضل لیس علیه رداء فشهد علی نفسه
اربع مرات انه قد زنی فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم فلعلك قبلتها قال لا والله انه قد زنی الاخر قال فرجمه
ثم خطب فقال الا کلما نفرنا فی سبیل الله عز وجل خلف احدهم له نبیب کنبیب التیس یمنح احداهن الکثبة
اما ان الله ان یمکنی من احد منهم الا نکلته عنهن **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہی جب ماعز بن مالک کو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے تو مین نے اونکو دیکہا ایک پست قد قوی آدمی تہے اون پر چادر نہ تہی پہلے اونہون نے اپنی
اوپر چار بار گواہیان دین (یعنی چار بار اقرار کیا کہ مین نے زنا کی ابو حنیفہ کے نزدیک چار بار چار مجلسون مین اقرار کرنا ضروری ہی
اور احمد اور اسحاق کے نزدیک ایک ہی مجلس مین چار بار اقرار کافی ہی اور شافعی اور مالک کے نزدیک ایکبار اقرار کافی ہی) کہ مینے
زنا کی رسول اللہ صلعم نے فرمایا شاید تو نے پیار کیا ہوگا اوس نے کہا نہین قسم خدا کی زنا کی اس راندہ درگاہ نے پہر آپنے اوسکو
رجم کیا اور خطبہ پڑہا فرمایا آگاہ ہو جاؤ جب ہم سفر کرتے ہین اللہ کی راہ مین (یعنے جہاد کو جاتے ہین) تو مجاہدین کا خلیفہ ہوا شخص جاتا ہے
جو آواز کرتا ہی بکرے کی طرح (یعنی جیسا بکرا جفتی کے وقت بکری پر کودتا اور پکارتا ہے ویسا ہی یہ بھی کرتا ہی) پہر عورتون مین سے
کسی کو تہوڑا سا دودہ دیتا ہے (یعنی جماع کرتا ہے) آگاہ ہو اگر اللہ مجہکو قدرت دیگا ایسے کسی آدمی پر تو مین اوسکو دکہ دونگا اوسی

یعنی سزا اوس گنہگار کو رجم یا جلد کی) عن جابر بن سمرة بهذا الحديث والاول اتم قال فرده مرتين قال سماك فحدثت
به سعيد بن جبير فقال انه رده اربع مرات ترجمہ جابر بن سمرہ سے دوسری روایت بھی اسی طرح ہے لیکن پہلی روایت بہ
نسبت اس کے زیادہ پوری ہے اس میں یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کے اقرار کو دو بار رد کیا اور سعید بن جبیر نے کہا کہ آپ نے چار بار
رد کیا (یہ کہا کہ تو نے بوسہ لیا ہوگا یا اور کچھ) عن شعبة قال سألت سماكا عن الكثبة فقال اللبن القليل ترجمہ
شعبہ سے روایت ہے میں نے سماک سے پوچھا کثبہ سے کیا مراد ہے پہلی حدیث میں انہوں نے کہا کثبہ تھوڑے دودھ کو کہتے
ہیں عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لماعز بن مالك احق ما بلغني عنك قال وما بلغك
عني قال بلغني عنك انك وقعت على جارية بني فلان قال نعم فشهد اربع شهادات فامر به فرجم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز بن مالک سے کیا سچ ہے جو خبر تیری طرف سے
پہنچی ہے وہ سچ ہے (یعنی زنا کی خبر) اوس نے عرض کیا میری طرف سے آپ کو کیا خبر پہنچی ہے تب آپ نے فرمایا مجھ کو پہنچا
ہے کہ تو فلانی کے آل کی لونڈی پر جا پڑا عرض کیا اوس نے جی ہاں پھر اوس نے اپنے جان پر چار بار گواہی دی
تو آپ نے حکم فرمایا وہ سنگسار کیا گیا عن ابن عباس قال جاء ماعز بن مالك الى النبي صلى الله عليه وسلم
فاعترف بالزنا مرتين فطرده ثم جاء فاعترف بالزنا مرتين فقال شهدت على نفسك اربع مرات
اذهبوا به فارجموه ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ماعز بن مالک آیا اور دو بار
زنا کا اقرار کیا آپ نے اوسکو نکال دیا پھر وہ آیا اور دو بار زنا کا اقرار کیا آپ نے فرمایا تو نے اپنے اوپر چار بار گواہی دی لیجاؤ
اس کو اور سنگسار کرو (اس روایت سے معلوم ہوا کہ چار بار اقرار کرنا ضرور ہے) عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال لماعز بن مالك لعلك قبلت او غمزت او نظرت قال لا قال افنكتها قال نعم قال فعند ذلك امر
برجمه ولم يذكر موسى عن ابن عباس وهذا لفظ وهب ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ماعز بن مالک سے شاید تو نے بوسہ لیا ہوگا یا ہاتھ سے چھوا ہوگا یا نظر سے اشارہ کیا ہوگا اوس نے عرض کیا نہیں
آپ نے اوس سے فرمایا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے عرض کیا اوس نے جی ہاں پھر اس اقرار کے بعد آپ نے اوسکو سنگسار کرنیکا حکم فرمایا ف
آپ نے اوس سے پوچھا کہ کہیں اوس نے زنا کے معنی میں غلط فہمی تو کی ہو جب یہ صاف اوس سے کہلوا لیا تو رجم کا حکم دیا عن ابي هريرة
يقول جاء الاسلمي الى نبي الله صلى الله عليه وسلم فشهد على نفسه انه اصاب امرأة حراما اربع مرات كل ذلك
يعرض عنه فاقبل في الخامسة فقال انكتها قال نعم قال حتى غاب ذلك منك في ذلك منها قال نعم قال كما يغيب المرود
في المكحلة والرشاء في البئر قال نعم قال فهل تدري ما الزنا قال نعم اتيت منها حراما ما ياتي الرجل من امرأته حلالا
قال فما تريد بهذا القول قال اريد ان تطهرني فامر به فرجم فسمع النبي صلى الله عليه وسلم رجلين من اصحابه يقول
احدهما لصاحبه انظر الى هذا الذي ستر الله عليه فلم تدعه نفسه حتى رجم رجم الكلب فسكت عنهما ثم سار ساعة حتى

صحیفة حمار شائل برجله فقال این فلان و فلان فقالا نحن ذان یا رسول الله قال انزلا فکلا من جیفة
هذا الحمار فقالا یا نبی الله من یاکل من هذا قال فما نلتما من عرض اخیکما انفا اشد من اکل منه والذی نفسی بیده
انه الآن لفی انهار الجنة ینغمس فیها ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی ماعز بن مالک اسلمی آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور چار
بار اقرار کیا کہ مین نے ایک عورت سے زنا کیا ہی حرام طور پر ہر بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی طرف سے منہہ پہیر لیتے تہے پانچوین بار
اوسکی طرف متوجہ ہوئی اور پوچہا کیا تو نے اوس سے جماع کیا ہے اوس نے کہا ہان آپ نے فرمایا اسطرح کہ ایک عضو دوسری عضو مین
غائب ہوگیا یعنی داخل ہوا ذکر فرج مین ماعز نے کہا ہان پہر آپ نے پوچہا اسطرح دخول ہوا جیسے سلائی سرمہ دانی مین اور
رسی کنوے مین جاتی ہی ماعز نے کہا ہان پہر آپ نے فرمایا تو جانتا ہی زنا کس کو کہتے ہین ماعز نے کہا ہان مین نے اوس عورت
سے حرام طور پر وہ کام کیا جو مرد اپنی عورت سے حلال طور پر کرتا ہے آپ نے فرمایا اچہا اب تیرا کیا مطلب ہے ماعز نے کہا مین چاہتا ہون
کہ آپ مجہکو اس گناہ سے پاک کیجیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ رجم کیے گئے پہر آپ نے ماعز کے ساتہیون مین سے دو شخصون
کو کہتے سنا ایک دوسرے سے اس شخص کو دیکہو اللہ نے تو اوسکا قصور چہپا دیا تہا لیکن اوس کے دل نے اوسکو نہ چہوڑا یہانتک کہ پتہرون
سے مارا گیا جیسے کتا مارا جاتا ہے آپ یہ سنکر چپ ہو رہے پہر تہوڑی دیر چلے تو راہ مین ایک گدہا مرا ہوا پایا جسکا پانون اوٹہا ہوا تہا
(پہول جانیکی وجہ سے) آپ نے فرمایا کہان ہین فلان شخص اور فلان شخص انہون نے کہا ہم حاضر ہین یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا اوترو اور اس گدہے کا گوشت کہاو انہون نے کہا یا رسول اللہ بہلا اسکا گوشت کون کہاویگا آپ نے فرمایا تم نے جو ابہی اپنے
بہائی کی عیب جوئی کی وہ اسکے کہانے سے زیادہ سخت ہی قسم اوس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے ماعز اس وقت
جنت کی نہرون مین غوطے لگا رہا ہے ف یعنی انہون نے توبہ کی اور دنیا کا عذاب قبول کیا پس انکا قصور معاف ہوگیا
اور وہ جنت مین پہنچ گئی ہوا اونہون سے عن جابر بن عبد الله ان رجلا من اسلم جاء الی رسول الله صلی
الله علیه وسلم فاعترف بالزنا فاعرض عنه ثم اعترف فاعرض عنه حتی شهد علی نفسه اربع شهادات
فقال له النبی صلی الله علیه وسلم ابك جنون قال لا قال احصنت قال نعم قال فامر به النبی صلی الله علیه وسلم فرجم
فی المصلی فلما اذلقته الحجارة فر فادرك فرجم حتی مات فقال له النبی صلی الله علیه وسلم خیرا و لم یصل علیه
ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی ایک شخص قبیلہ اسلم مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوا اور زنا کا اقرار کیا
تو آپنے اوسکی طرف سے مونہہ پہیر لیا پہر دوبارہ اوس نے زنا کا اقرار کیا یہانتک کہ اوس نے چار بار اپنی ذات پر اقرار کیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا کیا تجہکو جنون ہوگیا ہے عرض کیا اوس نے کہ نہین پہر آپنے فرمایا کیا تیرا بیاہ ہوچکا ہی عرض کیا جی
ہان راوی کہتا ہی کہ پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس کے لیے سنگسار کرنیکا حکم فرمایا تو وہ عیدگاہ مین سنگسار کیا گیا اور جب
پتہر اوسکے لگنے لگے تو وہ بہاگا اور پہر پکڑا گیا اور سنگسار کیا گیا یہانتک کہ وہ مرگیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خوبی بیان فرمائی اور اسپر
نماز نہ پڑہی عن ابی سعید قال لما امر النبی صلی الله علیه وسلم برجم ماعز بن مالك خرجنا به الی البقیع فوالله ما اوثقناه ولا

والخزف فاشتد واشتددنا خلفه حتی اتی عرض الحرة فانتصب لنا فرمیناه بجلامید الحرة حتی سکت قال
فما استغفر له ولا سبه ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا ماعز بن مالک کو رجم کرنیکا تو ہم اون
کو بقیع کیطرف لیکر نکلے تو قسم خدا کی نہ ہمنے اونکو باندہا اور نہ اون کے لیئے گڑہا کہودا لیکن وہ خود کہڑے ہوگئے ہم نے اون کو
ہڈیوں سے اور ڈہیلوں سے اور کنکریوں سے مارا وہ زور سے بہاگے اور ہم بھی اون کے پیچھے بہاگے یہانتک کہ وہ حرہ (یعنی زمین
پتہریلی) کی طرف آئے وہان کہڑے ہوگئے ہم نے بڑے بڑے پتہر لیکر اون کو مارا یہانتک کہ وہ ٹہنڈے ہوگئے پہر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اون کے واسطے دعا نہ کی مغفرت کی نہ اون کو برا کہا **عن** ابی نضرة قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
نحوه ولیس بتمامه قال اذهبوا یسبونه فنهاهم قال اذهبوا یستغفرون له فنهاهم قال هو رجل اصاب ذنبا
حسیبه اللہ ترجمہ ابو نضرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص حاضر ہوا اور اوس نے زنا کا اقرار
کیا پہر وہ رجم کیا گیا لوگ اوسکو برا کہنے لگے آپ نے منع کیا پہر اوس کے لیے استغفار کرنے لگے آپ نے منع کیا اور فرمایا وہ ایک شخص تہا
جس نے گناہ کیا اب اللہ اوس سے سمجہ لیگا (چاہے معاف کریگا چاہے سزا دیگا) تم کو اون میں دخل دینا نہو **عن** بریدة ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم استنکه ماعزا ترجمہ بریدہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ماعز کا منہ سونگہا اس
لیے کہ اوس نے شراب پی ہو **عن** بریدة قال کنا اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نتحدث ان الغامدیة وماعز
بن مالک لو رجعا بعد اعترافهما او قال لو لم یرجعا بعد اعترافهما لم یطلبهما وانما رجمهما عند الرابعة
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ ذکر کیا کرتے تہے کہ غامدیہ ایک عورت ہے جو زنا کی علت میں
رجم کی گئی تہی اور ماعز بن مالک اگر اقرار کر کے پہر جاتے یا نہ پہرتے تو آپ اونکو ڈہونڈہ نہ دیتے بلکہ آپ نے اونکو جب رجم کیا
کہ وہ چار مرتبہ اقرار کر چکے تہے اور کسی طرح کا شک اون کے اقرار میں باقی نہ تہا **عن** اللجلاج انه کان قاعدا
یعتمل فی السوق فمرت امراة تحمل صبیا فثار الناس معها وثرت فیمن ثار فانتهیت الی النبی صلی اللہ علیه
وسلم وهو یقول من ابو هذا معك فسکتت فقال شاب حذوها انا ابوه یا رسول اللہ فاقبل علیها فقال من
ابو هذا معك قال الفتی انا ابوه یا رسول اللہ فنظر رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الی بعض من حوله یسالهم
عنه فقالوا ما علمنا الا خیرا فقال له النبی صلی اللہ علیه وسلم احصنت قال نعم فامر به فرجم قال فخرجنا به
فحفرنا له حتی امکنا ثم رمیناه بالحجارة حتی هدا فجاء رجل یسال عن المرجوم فانطلقنا به الی النبی
صلی اللہ علیه وسلم فهو اطیب عند اللہ من ریح المسك فاذا هو ابوه فاعناه علی غسله وتکفینه ودفنه
وما ادری قال والصلوة علیه ام لا وهذا حدیث عبدة وهو اتم ترجمہ لجلاج سے روایت ہے وہ بیٹہے ہوئے بازار میں
کام کر رہے تہے اتنے میں ایک عورت نکلی جو ایک لڑکی کو لیے ہوئی تہی لوگ اوسکو دیکہکر اوٹہ کہڑے ہوئے میں بہی لوگوں کے ساتہ
اوٹہ کہڑا ہوا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ پوچہتے ہیں کہ اس لڑکی کا باپ کون ہے وہ عورت چپکی رہی ایک جوان

اوسکی برابر تہا کہا یا رسول اللہ مین اسکا باپ ہون آپ پہر اوس عورت کی طرف متوجہ ہوئے اور پوچہا اس لڑکے کا باپ کون ہے جوان
کہا مین اوسکا باپ ہون یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ سنکر اپنے گرد جو لوگ بیٹھے تھے اون مین سے کسی کی طرف دیکہا
پوچہا اوس جوان کا حال لوگون نے کہا ہم تو اسکو نیک ہی جانتے تہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس جوان سے پوچہا تیرا نکاح ہوگیا
وہ بولا ہان آپنے حکم دیا وہ رجم کیا گیا ہم اوسکو لیکر نکلے اور ایک گڈہے مین اوسکو گاڑا پھر پتھرون سے مارا یہانتک کہ وہ ٹھنڈا ہوگیا
مین ایک شخص آیا اور اوس جوان کا حال پوچھنے لگا ہم اوس شخص کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیگئے اور کہا یا رسول اللہ یہ اوس
خبیث کا حال پوچہتا ہے (جو رجم کیا گیا) آپ نے فرمایا وہ خبیث نہین ہے بلکہ وہ پاکیزہ ہے اللہ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ
پہر معلوم ہوا تو وہ شخص اُس جوان کا باپ تہا ہم نے اوسکی مدد کی اوسکی غسل اور کفن اور دفن مین راوی نے کہا مجھے یاد نہین ہے کہ یہ بھی کہا
نماز مین یا نہین کہا **ف** اختلاف کیا ہے علما نے کہ نماز پڑہی جاوے اوس شخص پر جو رجم کیا جاوے زنا مین یا نہ پڑہی جاوے۔ مالک کے
نزدیک نماز پڑہنا اوسپر مکروہ ہے اور احمد کے نزدیک امام اور علما نہ پڑہین عام لوگ پڑہ لین اور ابو حنیفہ اور شافعی کے نزدیک سب لوگ پڑہین
اسی طرح ہر اہل قبلہ پر پڑہین **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة فامر به النبی صلی الله علیه وسلم فجلد الحد ثم اخبر انه محصن
فامر به فرجم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک شخص نے زنا کیا ایک عورت سے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو حد لگانیکا حکم کیا
اوسکو کوڑے لگائے گئے پھر آپ کو معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو حکم دیا اوسکی رجم کا وہ رجم کیا گیا **عن** جابر ان رجلا زنی بامرأة
فلم یعلم باحصانه فجلد ثم علم باحصانه فرجم **ترجمہ** جابر سے روایت ہے ایک مرد نے زنا کی اوسکے احصان کا حال معلوم
نہ تہا تو کوڑے لگے پہر معلوم ہوا کہ وہ محصن ہے تو رجم کیا گیا

باب فی المرأة التی امر النبی صلی الله علیه وسلم برجمها من جهینة

اوس عورت کا قصہ جو قبیلہ جہینہ مین سے تہی اوس نے زنا کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی رجم کا حکم کیا **عن**
عمران بن حصین ان امرأة قال فی حدیث ابان من جهینة اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت انها زنت
وهی حبلی فدعا النبی صلی الله علیه وسلم ولیا لها فقال له رسول الله صلی الله علیه وسلم احسن الیها فاذا وضعت
فجئ بها فلما ان وضعت جاء بها فامر بها النبی صلی الله علیه وسلم فشکت علیها
ثیابها ثم امر بها فرجمت ثم امرهم فصلوا علیها فقال عمر یا رسول الله تصلی علیها وقد زنت قال و
الذی نفسی بیده لقد تابت توبة لو قسمت بین سبعین من اهل المدینة لوسعتهم وهل وجدت
افضل من ان جادت بنفسها لم یقل عن ابان فشکت علیها ثیابها **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے ایک
عورت جہینہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی مین نے زنا کی وہ حاملہ تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اوسکے ولی کو بلایا اور فرمایا اسکو اچھی طرح رکھ جب جنے تو اسکو لیکر آنا پہر جب وہ عورت جنی تو اوسکا ولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس اوس کو لیکر آیا۔ آپ نے حکم دیا اوس کے رجم کرنے کا اور اوس کے
کپڑے باندہے گئے پھر وہ رجم کی گئی بعد اوس کے آپ نے صحابہ کو حکم کیا

انہون نے نماز پڑہی اوسپر جنازہ کی حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ نماز پڑہتے ہین حالانکہ اوس نے زنا کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا قسم اوس شخص کی جسکے ہاتہہ مین میری جان ہے اس عورت نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر وہ تقسیم کی جاوے ستر آدمیون مین مدینے کے تو انکو
کافی ہووے اور کیا اس سے بہی کوئی بات بہتر ہوگی کہ اوس نے اپنی جان کو صرف کر دیا **ف** اور خود حاضر ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے کہ اوسکو رجم کرین سبحان اللہ مبارک گناہ ہے کہ ایسی توبہ ہو باعث ہووے مغفرت کا ہوا مبارک معصیت
کہ بعد اوسکے **عن** الاوزاعی فشکت علیہا ثیابہا یعنی فشدت **ترجمہ** اوزاعی نے کہا اونکے کپڑے باندہے یعنی
اوسکے کپڑے باندہ دیے تاکہ مارتے وقت نہ کہلین **عن** بریدۃ ان امرأۃ یعنی من غامد اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقالت انی قد فجرت فقال ارجعی فرجعت فلما کان الغد اتتہ فقالت لعلک ان تردنی کما رددت
ماعز بن مالک فواللہ انی لحبلی فقال لہا ارجعی فرجعت فلما کان الغد اتتہ فقال لہا ارجعی حتی تلدی فر
فلما ولدت اتتہ بالصبی فقالت ہذا قد ولدتہ قال لہا ارجعی فارضعیہ حتی تفطمیہ فجاءت بہ
قد فطمتہ وفی یدہ شیء یاکلہ فامر بالصبی فدفع الی رجل من المسلمین وامر بہا فحفر لہا وامر بہا فرجمت
وکان خالد فیمن یرجمہا فرجمہا بحجر فوقعت قطرۃ من دمہا علی وجنتہ فسبہا فقال لہ النبی صلی
اللہ علیہ وسلم مہلا یا خالد فوالذی نفسی بیدہ لقد تابت توبۃ لو تابہا صاحب مکس لغفر لہ وامر بہا
فصلی علیہا ودفنت **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہ ایک عورت غامد کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور عرض کیا
کہ مین نے زنا کی آپ نے اوس سے فرمایا لوٹ جا تو وہ پہر گئی پہر جب دوسرا روز ہوا تو پہر اوس نے عرض کیا شاید کہ جیسا آپ نے ماعز
بن مالک کو لوٹا دیا مجہے بہی اوسی طرح سے پہیر دینا چاہتے ہین اور خدا کی قسم ہے مین تو حاملہ ہون تو بہی آپ نے اوس سے فرمایا
لوٹ جا پہر وہ چلی گئی پہر جب تیسری دن کی فجر ہوئی تو آپ نے اوس سے فرمایا کہ تو بچہ پیدا ہونے تک لوٹ جا پہر جب جنی تو بچہ
لیکر حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہہ پیدا ہوا ہے تو پہر آپ نے اوس سے فرمایا کہ اب تو لوٹ جا اور اسکو دودہ پلا یہانتک کہ تو اس کا
دودہ چہوڑا دے پہر وہ آپ پاس دودہ چہوڑا کر لڑکے کو لیکر حاضر ہوئی اور اوس بچہ کی ہاتہہ مین کوئی چیز بہی جو وہ اوسکو کہاتا تہا
پہر آپ نے لڑکے کو ایک مسلمان پاس رکہنے کا حکم فرمایا تو ایک شخص کے پاس رکہا گیا اور اوس عورت کے لیے حکم فرمایا تو اوسکے واسطے ایک گڈہا
کہودا گیا اور سنگسار کرنیکا حکم ہوا تو وہ سنگسار کی گئی اور اوسکی سنگسار کرنے مین خالد بہی شریک تہے تو ایک پتہر اونکا ایسا
لگا کہ اوس عورت کے خون کا قطرہ ان کی موہنہ پر کہین پڑ گیا تو اونہون نے اوس عورت کو گالی دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے خالد سے فرمایا اے خالد ٹہر جا یعنی عورت مرحومہ کو گالی مت دے قسم ہے اوس پاک ذات کی میری جان جسکے ہاتہہ مین ہے بیشک اوس
عورت نے تو ایسی توبہ کی ہے کہ اگر ظلم کرنیوالا اور لوگون کے حقوق مین نقصان کرنیوالا ویسی توبہ کرے تو اوسکی بہی مغفرت ہو جاوے
پہر آپ کے حکم سے اوسپر نماز پڑہی گئی اور وہ دفن ہوئی **عن** ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رجم امرأۃ فحفر لہا الی الثندوۃ
ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کو رجم کیا تو اوسکے لیے ایک گڈہا کہودا سینے تک ثم رماہا

بحصاة مثل الحمصة ثم قال ارموا واتقوا الوجه فلما طفئت اخرجها فصلى عليها **ترجمہ** پھر مارا آپ نے اس عورت
کو چنے کے برابر کنکریون سے اور فرمایا مارو لیکن منہ کو بچا کر جب وہ مرگئی تو آپ نے اسکو نکالا اور اسپر نماز پڑھی **عن** ابی هريرة
وزيد بن خالد الجهني ان رجلين اختصما الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال احدهما يا رسول الله اقض
بيننا بكتاب الله وقال الاخر وكان افقههما اجل يا رسول الله فاقض بيننا بكتاب الله وائذن لي ان اتكلم
قال تكلم قال ان ابني كان عسيفا على هذا والعسيف الاجير فزنى بامراته فاخبروني ان على ابني الرجم فافتديت
منه بمائة شاة وبجارية لي ثم اني سالت اهل العلم فاخبروني انما على ابني جلد مائة وتغريب عام وانما الرجم
على امراته فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما والذي نفسي بيده لاقضين بينكما بكتاب الله تعالى اما غنمك
وجاريتك فرد اليك وجلد ابنه مائة وغربه عاما وامر انيسا الاسلمي ان ياتي امراة الاخر فان اعترفت فارجمها
فاعترفت فرجمها **ترجمہ** ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی دونون سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس دو شخص جھگڑتے
ہوئے آئے اون مین سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم دونون کے درمیان مین آپ اللہ تعالی کی کتاب کے موافق فیصلہ
کر دیجیے اور دوسرے شخص نے بھی عرض کیا اور وہ زیادہ سمجھدار تھا ہان یا رسول اللہ آپ کتاب اللہ سے ہمارے درمیان مین فیصلہ
کر دیجیے اور مجھکو عرض کرنیکی اجازت دیجیے آپ نے فرمایا کہہ اوس نے عرض کیا میرا بیٹا اسکا مزدور تھا یعنی نوکر تھا اسکا کام کرتا تھا
اجرت پر تو اوس نے اسکی جورو سے زنا کیا اور لوگون نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو اوسکی طرف سے مین نے سو بکریان اور ایک لونڈی
فدیہ دیا پھر مین نے عالمون سے پوچھا تو اونہون نے مجھے خبر دی کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے اور ایک برس جلا وطن کرنا ہے (یعنے
برس بھر تک شہر سے نکال دینا ہے) اور اوسکی عورت پر رجم ہے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو سن رکھ قسم ہے اوس ذات کی
جسکے قبضہ مین میری جان ہے بیشک مین تمہارا فیصلہ اللہ کی کتاب سے کرونگا بکریان اور لونڈی تو تیری تجھی کو پھیر دی جاوینگی
اور اوسکے بیٹے کو سو کوڑے مارے اور ایک برس تک جلا وطن کیا پھر آپ نے انیس اسلمی کو حکم کیا کہ دوسرے کی عورت کو لاوے پھر اگر
وہ اقرار کرے تو اوسے سنگسار کر دے تو اوس نے اقرار کیا اور اوسکو سنگسار کر دیا **باب** فی رجم الیہود یعنی یہودی مرد اور
یہودی عورت کو زنا مین رجم کرنیکا بیان **عن** ابن عمر انه قال ان اليهود جاؤا الى النبي صلى الله عليه وسلم فذكروا
له ان رجلا منهم وامراة زنيا فقال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تجدون في التوراة في شان الزنا فقالوا
نفضحهم ويجلدون فقال عبد الله بن سلام كذبتم ان فيها الرجم فاتوا بالتوراة فنشروها فجعل احدهم يده
على اية الرجم ثم جعل يقرا ما قبلها وما بعدها فقال له عبد الله بن سلام ارفع يدك فرفعها فاذا فيها
اية الرجم فقالوا صدق يا محمد فيها اية الرجم فامر بهما رسول الله صلى الله عليه وسلم فرجما قال عبد الله
بن عمر فرايت الرجل يحني على المراة يقيها الحجارة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
خدمت مین یہودی آئے اور آپ کے روبرو ذکر کیا کہ ایک عورت اور ایک مرد نے ہم مین سے زنا کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ثم زنی رجل فی اسرة من الناس فاراد رجمه فحال قومه دونه و قالوا لا یرجم صاحبنا حتی تجیئ بصاحبک
فترجمه فاصطلحوا هذه العقوبة بینهم فقال النبی صلی الله علیه وسلم فانی احکم بما فی التوراة
فامر بهما فرجما قال الزهری فبلغنا ان هذه الآیة نزلت فیهم انا انزلنا التوراة فیها هدی
ونور یحکم بها النبیون الذین اسلموا کان النبی صلی الله علیه وسلم منهم **ترجمہ** زہری سے روایت ہے
یہودیون مین ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کی تو آپس مین انہون نے ایک دوسرے سے کہا چلو اس پیغمبر کے پاس کیونکہ وہ بہیجا گیا ہے بوجھ
ہلکا کرنیکے لیے **ف** یعنی جو مشکلات اگلے دینون مین تہین اون کو آسان کر دیا اور جو احکام شاق اور گران تہے وہ موقوف کیے گئے ما
جعل علیکم فی الدین من حرج اور الدین یسر کا یہی مضمون ہے **ف** پس اگر وہ رجم سے اوتر کر کوئی ہلکی سزا کا حکم دیگا
تو ہم اوسکو مان لینگے اور اللہ کے سامنے دلیل لائینگے کہ یہ حکم تہا تیرے ایک نبی کا انبیا مین سے جب وہ سب رسول الله
صلی الله علیہ وسلم پاس آئے آپ اپنے اصحاب کے ساتھ مسجد مین بیٹھے تہے یہودیون نے کہا اے ابو القاسم تم کیا حکم کرتے ہو اوس مرد
اور عورت کے باب مین جنہون نے زنا کیا آپ نے یہ سنکر جواب نہ دیا اور اون کے مدرسے کی طرف چلے وہان دروازہ پر کہڑے ہوئے اور
فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو اوس اللہ کی جس نے توراۃ کو موسی علیہ السلام پر اوتارا تم کیا حکم پاتے ہو توراۃ مین اوس شخص کا
جو زنا کرے اور وہ محصن ہو یعنی اوسکا نکاح ہو چکا ہو یہودیون نے کہا اوسکا مونہہ کالا کیا جاوے اور گدہے پر سوار کرکے پہرایا
جاوے اور کوڑے لگایا جاوے لیکن ایک جوان اون مین سے یہ سنکر چپ رہا جب رسول اللہ صلی الله علیہ وسلم نے اوس کو چپ دیکہا
تو دوبارہ اوسکو سخت قسم دی جب وہ بولا اے اللہ تو نے جب ہم کو قسم دی تو ہم تو توراۃ مین رجم کا حکم پاتے ہین رسول الله
صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا پہر کب سے تمنے چہوڑ دیا اس حکم کو اللہ کے اتارنے کے بعد وہ بولا ہم مین سے کسی بادشاہ کے عزیز نے زنا
کی تو بادشاہ نے اوسکو رجم نکیا پہر ایک اور شخص نے رعایا مین سے زنا کی تو بادشاہ نے اوسکو رجم کرنا چاہا لیکن اوس کی قوم کے لوگ
حائل ہوئے اور بولے کہ ہمارا شخص کبھی رجم نکیا جاویگا جبتک تو اپنے شخص کو نہ لاوے اور اوسکو رجم نکرے آخر سب لوگون نے مل کر
سزا پر اتفاق کر لیا یعنی رجم کو چہوڑ دیا جو اللہ کا حکم تہا اور یہ سزا ٹہرالی کہ اوسکا منہہ کالا کرین اور گدہے پر تمام شہر مین ہنڈاوین
رسول الله صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا مین تو وہی حکم کرتا ہون جو توراۃ مین ہے پہر آپ نے حکم کیا وہ یہودی مرد اور عورت جنہون
نے زنا کی تہی رجم کیے گئے ۔ زہری نے کہا مجہے یہ خبر پہونچی کہ یہ آیت اونہی لوگون کے باب مین اوتری انا انزلنا التوراة فیها
هدی ونور یحکم بها النبیون الذین اسلموا ہم نے اوتارا توراۃ کو اوس مین ہدایت ہے اور نور فیصلہ کرتے ہین اوسکے موافق وہ
نبی جو تابعدار مین خدا کے یہودیون پر اور فیصلہ کرتے ہین اوس کے موافق پہچاننے والے اور عقلمند عالم لوگ کیونکہ یاد ہے اون کو اللہ کی
کتاب اور وہ گواہ ہین اوس پر مت ڈرو لوگون سے اور ڈرو مجہہ سے اخیر تک **عن ابی هریرة** قال زنی رجل وامراة من الیهود وقد
احصنا حین قدم رسول الله صلی الله علیه وسلم المدینة وقد کان الرجم مکتوبا علیهم فی التوراة فترکوه و
اخذوا بالتجبیة یضرب مائة بحبل مطلی بقار ویحمل علی حمار وجهه مما یلی دبر الحمار فاجتمع احبار من احبارهم

فبعثوا قوما آخرين الى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا اسلوه عن حد الزنى وساق الحديث فقال فيه قال
ولم يكونوا من اهل الذمة فيحكم بينهم فخير في ذلك قال فان جاؤك فاحكم بينهم او اعرض عنهم **ترجمہ**
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ یہودیون مین ایک مرد اور ایک عورت نے زنا کیا اور وہ دونون محصن تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ
مین تشریف لائے اور ان کی کتاب توراۃ مین رجم لکھا ہوا تھا لیکن انہون نے اُسکو چھوڑ دیا تھا اور گدہے پر اولٹا سوار کرنا اور
سو بار روغنی رسی سے مارنا اختیار کر لیا تھا تو انکے عالم لوگ جمع ہوئے اور کچھ لوگون کو انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس بھیجا زنا کی حد پوچھنے کو پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اور چونکہ وہ یہودی آپکے دین مین نہ تھے اسواسطے آپ کو اختیار دیا
گیا کہ انکا فیصلہ کرین یا نہ کرین فرمایا اللہ تعالی نے فان جاؤک فاحکم بینہم او اعرض عنہم وان تعرض عنہم فلن
یضروک شیئا وان حکمت فاحکم بینہم بالقسط ان اللہ یحب المقسطین یعنی اگر کافر تمہارے پاس آوین تو فیصلہ کردو انکا
یا نہ کرو اگر نہ کروگے تو وہ تم کو نقصان نہ پہنچا سکینگے اور اگر فیصلہ کرو تو انصاف سے کرو اللہ چاہتا ہے انصاف کرنے والون کو **عن**
جابر بن عبد اللہ قال جاءت الیہود برجل وامراۃ منہم زنیا فقال ائتونی باعلم رجلین منکم فاتوہ بابنی صوریا
فنشدہما کیف تجدان امر ہذین فی التوراۃ قالا نجد فی التوراۃ اذا شہد اربعۃ
انہم راوا ذکرہ فی فرجہا مثل المیل فی المکحلۃ رجما قال فما یمنعکما ان ترجموہما قال ذہب سلطاننا فکرہنا
القتل فدعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالشہود فجاؤا باربعۃ فشہدوا انہم راوا ذکرہ فی
فرجہا مثل المیل فی المکحلۃ فامر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجمہما **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ
یہودی ایک مرد اور ایک عورت کو جنہون نے زنا کیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیکر آئے آپ نے فرمایا تم اپنے لوگون مین
دو زیادہ جاننے والون کو بلا لاؤ وہ صوریا کے دونون بیٹون کو لے آئے آپ نے ان دونون کو قسم دی اور پوچھا انکا کیا حکم ہے
توراۃ مین یعنی انہین دونو مرد اور عورت کا جنہون نے زنا کی تھی انہون نے کہا ہم توراۃ مین یہ حکم پاتے ہین جب
چار گواہ گواہی دین کہ انہون نے مرد کے ذکر کو عورت کی فرج مین اسطرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی مین تو وہ رجم کیے جاوینگے آپ نے
فرمایا پھر تم ان دونون کو رجم کیون نہین کرتے انہون نے کہا اب ہماری سلطنت تو رہی نہین تو ہم کو قتل کرنا برا معلوم ہوتا ہے
تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہون کو بلا بھیجا وہ چار گواہ لیکر آئے انہون نے اسی طرح گواہی دی کہ ہم نے مرد کے ذکر کو عورت
کی فرج مین اسطرح دیکھا ہے جیسے سلائی سرمہ دانی مین آپ نے حکم کیا وہ دونون رجم کیے گئے اگرچہ گواہ کافر تھے مگر جن پر گواہی دی
تھی وہ بھی کافر تھے **عن** ابراہیم والشعبی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم نحوہ لم یذکر فدعا بالشہود فشہدوا **ترجمہ**
ابراہیم اور عامر شعبی سے یہی حدیث مروی ہے مگر اوسمین یہ نہین ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گواہون کو بلایا اور انہون نے
گواہی دی **باب** فی الرجل یقع علی حریمہ مرد زنا کرے اپنی محرم سے تو اوسکی کیا سزا ہے **عن** البراء بن عازب قال
بینا انا اطوف علی ابل لی ضلت اذ اقبل رکب او فوارس معہم لواء فجعل الاعراب یطیفون بی لمنزلتی من

النبي صلى الله عليه وسلم اذا توا قبة فاستخرجوا منها رجلا فضربوا عنقه فسألت عنه فذكروا انه
اعرس بامرأة ابيه **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے میرے اونٹ گم گئے تھے مین اونکو ڈھونڈھ رہا تہا اتنے مین چند سوار آئے
اون کے ساتھ ایک جھنڈا تہا تو عرب لوگ میرے گرد پھرنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے قرب خیال کرکے پھر وہ ایک
قبے پر آئے اور اوس مین سے ایک شخص کو نکالکر اوسکی گردن ماری مین نے پوچھا انہون نے کہا اس نے نکاح کیا تہا اپنی
باپ کی جورو سے **ف** جاہلیت کے رواج کی موافق تو گویا مرتد ہوگیا اسلام سے یا یہ قتل تعزیرا تہا اسوسطے کہ نکاح محارم سے
باطل ہے پھر اگر وطی کرے تو وہ زنا ہوگی اور اسپر حد پڑیگی **عن** البراء قال لقيت عمي ومعه راية فقلت اين تريد قال
بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم الى رجل نكح امرأة ابيه فامرني ان اضرب عنقه واخذ ماله **ترجمہ**
براء سے روایت ہے مین اپنے چچا سے ملا اونکے ساتھ ایک جھنڈا تہا مین نے پوچھا کہان کا قصد ہے انہون نے کہا مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ہے ایک مرد کی طرف جسنے نکاح کیا ہے اپنی باپ کی جورو سے تو آپنے حکم دیا ہے اوسکی گردن مارنے کا
اور اوسکا مال لینے کا **ف** اور ون کی عبرت اور عرب کو دسطے **باب** في الرجل يزني بجارية امرأته مرد زنا کرے اپنی جورو
کی لونڈی سے تو کیا سزا دینا چاہیے **عن** حبيب بن سالم ان رجلا يقال له عبد الرحمن بن حنين وقع على جارية
امرأته فرفع الى النعمان بن بشير وهو امير على الكوفة فقال لاقضين فيك بقضية رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كانت
احلتها لك جلدتك مائة وان لم تكن احلتها لك رجمتك بالحجارة فوجدوه احلتها له فجلده مائة قال قتادة كتبت الى حبيب بن سالم فكتب الى
بهذا **ترجمہ** حبیب بن سالم سے روایت ہے ایک شخص تہا عبد الرحمن بن حنین اوس نے جماع کیا اپنی جورو کی لونڈی سے تو یہ مقدمہ
نعمان بن بشیر پاس گیا اور وہ حاکم تھے کوفے کے انہون نے کہا مین تیرا فیصلہ کرونگا اوسطرح جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فیصلہ کیا تہا اگر تیری جورو نے وہ لونڈی تجکو تیری لیے حلال کر دیا تہا تو سو کوڑے تجھکو مارونگا اور جو حلال نہین کیا تہا تو پتھرون سے
تجھے رجم کرونگا پھر تحقیق کیا تو معلوم ہوا کہ اوسکی جورو نے حلال کر دیا تہا لونڈی کو اوسکے لیے سو کوڑے مارے اوسکو قتادہ نے
کہا مین نے اس بارے مین حبیب بن سالم کو لکہا تو انہون نے یہ حدیث لکھ بھیجی **عن** النعمان بن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم
في الرجل ياتي جارية امرأته قال ان كانت احلتها له جلد مائة وان لم تكن احلتها له رجمته **ترجمہ** نعمان بن بشیر
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماع کرے اپنی جورو کی لونڈی سے تو اگر جورو نے اجازت دیدی تہی تو سو کوڑے
پڑینگے ورنہ رجم ہوگا **عن** سلمة بن المحبق ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في رجل وقع على جارية امرأته ان كان
استكرهها فهي حرة وعليه لسيدتها مثلها وان كانت طاوعته فهي له وعليه لسيدتها مثلها **ترجمہ** سلمہ بن محبق سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا ایک شخص کے بابمین جسنے جماع کیا تہا اپنی جورو کی لونڈی سے کہ اگر اوس نے جبرا
جماع کیا تو وہ آزاد ہے اور اوس کی مالک کو ویسی لونڈی دینا ہوگی اور جو خوشی سے اوس نے جماع کرایا تو وہ لونڈی اوسکی ہوجاویگی
اور مالک کو ویسی لونڈی اور دینا پڑے گی (خطابی نے کہا مین نے کسی فقیہ کو نہ پایا جس نے

اس حدیث پر عمل کیا ہو اور شاید یہ حدیث منسوخ ہو عن سلمة بن المحبق عن النبي صلى الله عليه وسلم نحوه الا انه قال
وان كانت طاوعته فهي حرة ومثلها من ماله لسيدتها ترجمہ سلمہ بن محبق سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی ایسا ہی فرمایا اس روایت میں یہ ہی کہ اگر اوس لونڈی نے اپنی خوشی سے جماع کرایا تو وہ لونڈی اوسکی ہے ایک اور لونڈی ویسی ہی
جورو کو دلائی جاویگی خاوند کے مال میں سے باب فيمن عمل عمل قوم لوط جو شخص لواطت (لونڈے بازی) کرے تو کیا
سزا ہوگی عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من وجدتموه يعمل عمل قوم لوط فاقتلوا
الفاعل والمفعول به ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو لوط علیہ السلام کی قوم کا کام کرتے
ہوئے پاؤ تو کرنیوالے اور کروانیوالے دونوں کو قتل کر ڈالو (لوطی کی حد میں اختلاف ہے بعضوں کے نزدیک زنا کی حد ہے اور
بعضوں کے نزدیک رجم ہے خواہ محصن ہو یا غیر محصن بعضوں کے نزدیک قتل) عن ابن عباس في البكر يوخذ على
اللوطية قال يرجم ترجمہ ابن عباس نے کہا بکر (یعنی جسکا نکاح نہ ہوا ہو) اگر لواطت میں پکڑا جاوے تو وہ رجم کیا جاوے
اور ابو حنیفہ کے نزدیک لواطت میں حد نہیں ہے تعزیر ہے باب فيمن اتى بهيمة جو شخص جانور سے جماع کرے تو اوسکی سزا
عن ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اتى بهيمة فاقتلوه واقتلوها معه قال قلت
له ما شأن البهيمة قال ما اراه قال ذلك الا انه كره ان يؤكل لحمها وقد عمل بها ذلك العمل ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو چوپایہ سے جماع کرے تو اوسکو قتل کر ڈالو اور اوسکے ساتھ
اوس جانور کو بھی قتل کر ڈالو۔ عکرمہ نے کہا میں نے ابن عباس سے پوچھا چوپایہ کا کیا قصور ہے ابن عباس نے کہا میں سمجھتا
ہوں کہ شاید آپ نے اوس جانور کا گوشت کھانا برا جانا ہو جس سے ایسا کام کیا جاوے اسلیے اوسکے قتل کا حکم دیا عن
ابن عباس ليس على الذي يأتي البهيمة حد قال ابو داود وكذا قال عطاء وقال الحكم ارى ان يجلد و
لا يبلغ به الحد وقال الحسن هو بمنزلة الزاني ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے جانور سے جماع کرنیوالے پر کچھ حد نہیں ہے
ایسا ہی کہا عطا نے اور حکم نے کہا کہ اوسکو کوڑے ماریں جاویں لیکن حد کے کوڑوں سے کم اور حسن نے کہا اوسکی سزا زانی کی سی ہے
اگر محصن ہو تو رجم کیا جاوے ورنہ کوڑے لگائے جاویں باب اذا اقر الرجل ولم تقر المرأة جب مرد زنا کا اقرار کرے اور
عورت انکار کرے تو کیا حکم ہوگا عن سهل بن سعد عن النبي صلى الله عليه وسلم ان رجلا اتاه فاقر
عنده انه زنى بامرأة سماها فبعث رسول الله صلى الله عليه وسلم الى المرأة فسألها عن ذلك فانكرت ان
تكون زنت فجلده الحد وتركها ترجمہ سہل بن سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور اوسنے
اقرار کیا کہ میں نے فلانی عورت سے زنا کی ہے اوسکا نام لیا آپ نے اوس عورت کو بلا بھیجا جب وہ آئی تو اوس سے پوچھا اوس نے
انکار کیا آپ نے مرد کو حد لگائی اور عورت کو چھوڑ دیا اسلیے کہ مرد کا اقرار اوسکے حد لگانے کیلیے کافی ہو گیا لیکن عورت
کو حد لگانے کیلیے کافی نہیں ہو سکتا عن ابن عباس ان رجلا من بكر بن ليث اتى النبي صلى الله عليه وسلم فاقر

زنی بامرأة اربع مرات فجلده مائة وکان بکرا ثم ساله البینة علی المرأة فقالت کذب واللہ یا رسول
اللہ فجلده حد الفریة ثمانین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی ایک شخص نے بکر بنی لیث میں سے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اوس نے ایک عورت کے ساتھ اپنے زنا کرنیکا چار مرتبہ اقرار کیا سو اوسکو سو دُرّے مارے اور وہ شخص کنوارا
تھا پھر اوس سے عورت پر گواہی طلب کی سو عورت بولی یا رسول اللہ خدا کی قسم یہ جھوٹا ہی تو اوس شخص پر حد قذف کے
اسی کوڑے ماری گئی **ف** یعنی اوس شخص نے اوس عورت پر جھوٹ موٹھ بہتان باندھا اور اپنے اوپر حد قبول کی بعد اوسکے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے گواہ طلب کیے اور اوسکے گواہ نہ لانے کے سبب سے حد قذف کی اوس پر سزا دی تاکہ آئندہ لوگ ایسا
نہ کریں **باب** فی الرجل یصیب من المرأة دون الجماع فیتوب قبل ان یاخذه الامام ایک شخص کسی عورت
سے سب کام کرے سوا جماع کے (یعنے بوس وکنار اور مباشرت کرے لیکن دخول نہ کرے) پھر توبہ کرلے پکڑے جانے سے پہلے
تو کیا حکم ہی **عن** عبد اللہ جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی عالجت امرأة من اقصی المدینة
فاصبت منها ما دون ان امسها فانا هذا فاقض علی ما شئت فقال عمر قد ستر اللہ علیک لو
سترت علی نفسک فلم یرد النبی صلی اللہ علیه وسلم شیئا فانطلق الرجل فاتبعه النبی صلی اللہ علیه وسلم
رجلا فدعاه فتلا علیه اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل الی آخر الآیة فقال رجل من القوم
یا رسول اللہ الہ خاصة ام للناس کافة فقال للناس کافة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہی ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کرنے لگا یا رسول اللہ میں نے پیار کیا ایک عورت کو مدینے کی کنارے اور اوس سے
سب کام کیے سوا جماع کے تو اب میں حاضر ہوں جو چاہیے مجھکو سزا دیجیے حضرت عمر نے کہا اللہ نے تیرا قصور چھپا دیا اگر تو بھی چھپا لیتا
تو بہتر ہوتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو کچھ جواب نہ دیا یہانتک کہ وہ چلا تب آپنے ایک آدمی اوسکے پیچھے بھیجا اور اوسکو بلایا اور
یہ آیت سنائی اقم الصلوة طرفی النهار وزلفا من اللیل ان الحسنات یذهبن السیئات یعنی قائم کر نماز کو دن کے دونوں
کناروں میں (اور یہ فجر اور ظہر عصر ہے) اور رات کی تاریکی میں (مغرب اور عشا یہی تین وقت کی نماز صراحۃً کلام اللہ سے ثابت ہیں)
بیشک نیکیاں دور کردیتی ہیں برائیوں کو (یعنے چھوٹی چھوٹی گناہ وضو اور نماز سے معاف ہوجاتی ہیں) ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ
یہ حکم خاص اس شخص کے واسطے ہی یا تمام لوگوں کے لیے آپنے فرمایا سب لوگوں کے لیے **باب** فی الامة تزنی ولم تحصن
جو لونڈی غیر محصنہ زنا کرے اوسکی سزا کا بیان **عن** ابی هریرة وزید بن خالد الجهنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم سئل عن الامة اذا زنت ولم تحصن قال ان زنت فاجلدوها ثم ان زنت فاجلدوها ثم ان
زنت فاجلدوها ثم ان زنت فبیعوها ولو بضفیر قال ابن شهاب لا ادری فی الثالثة او الرابعة
والضفیر الحبل **ترجمہ** ابوہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا لونڈی
غیر محصنہ جب زنا کرے تو کیا حکم ہے آپ نے فرمایا اگر وہ زنا کرے اوسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے اوسکو کوڑے مارو پھر اگر زنا کرے

کوڑی ماری پھر اگر زنا کرے تو اوسے بیچ ڈالو اگرچہ ایک رسی کے عوض مین ہو ابن شہاب نے کہا مجھے خوب معلوم نہین ہے کہ آپ نے تیسری بار بین فرمایا یا چوتھی بار مین فرمایا کہ اوسکو بیچ ڈالو **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا زنت امة احدكم فليجلدها ولا يعيرها ثلاث مرار فان عادت في الرابعة فليجلدها وليبعها بضفير او بحبل من شعر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کسی کی لونڈی حرام کاری کرے تو اوسکو حد مارنا چاہیے پھر نہین کہ صرف اوسکو ڈانٹ کر چھوڑ دے تین مرتبہ تک یعنی تین بار تک اوسکو حد لگادے اگر وہ چوتھی مرتبہ زنا کرے تو اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ہو **ف** عرب کا دستور تھا کہ لونڈی کی حرام کاری کو عیب جانتے تھے صرف جھڑکی اور گھرکی پر ٹال دیتے تھے جیسے اکثر جگہ ہندوستان مین ہے سو فرمایا کہ صرف جھڑکی پر نہ ٹالا کرو بلکہ اوسکو حد مارا کرو خدا کے حکم کے موافق اور لونڈی غلام کو شرم کم ہوتی ہے نری گھرکی اون کو کچھ فائدہ بھی نہین کرتی امام شافعی کا بھی مذہب ہے کہ مالک خود بدون حاکم کی اجازت کے لونڈی غلام کو حد مارے اور امام اعظم کے نزدیک حاکم سے اجازت لیکر مارے **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم بهذا الحديث قال في كل مرة فليضربها كتاب الله ولا يثرب عليها وقال في الرابعة فان عادت فليضربها كتاب الله ثم ليبعها ولو بحبل من شعر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بار اوسکو حد اللہ کی کتاب کے موافق یعنی پچاس کوڑے لگادے کیونکہ لونڈی کی سزا آزاد عورت سے نصف ہے اور صرف ڈانٹ کر نہ چھوڑ دے یا بعد حد لگانے کے پھر نہ ڈانٹے اگر وہ چوتھی بار زنا کرے تو پھر اوسکو حد مارے اللہ کی کتاب کے موافق بعد اوسکے اوسکو بیچ ڈالے اگرچہ بال کی رسی اوسکی قیمت ہو

باب في اقامة الحد على المريض جو شخص بیمار ہو حد لگانے سے اوسکے مرجانیکا خوف ہو تو کیا کرے **عن** ابي امامة بن سهل بن حنيف انه اخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الانصار انه اشتكى رجل منهم حتى اضنى فعاد جلدة على عظم فدخلت عليه جارية لبعضهم فهش لها فوقع عليها فلما دخل عليه رجال قومه يعودونه اخبرهم بذلك وقال استفتوا لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فاني قد وقعت على جارية دخلت علي فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله عليه وسلم وقالوا ما رأينا باحد من الناس من الضر مثل الذي هو به لو حملناه اليك لتفسخت عظامه ما هو الا جلد على عظم فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ياخذوا له مائة شمراخ فيضربوه بها ضربة واحدة **ترجمہ** ابوامامہ بن سہل بن حنیف نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ سے روایت کیا ہے کہ ایک شخص اون مین سے بیمار ہوا یہانتک کہ ضعیف ہو کر ہڈی چمڑا رہ گیا اوس وقت اوسکے پاس ایک لونڈی گئی کسی کی اوسکو دیکھکر اوسکا دل بھر آیا اور اوسنے جماع کیا اوس لونڈی سے جب اوس کی قوم کے لوگ عیادت کو آئے تو اوسنے یہ حال بیان کیا اور کہا میرے باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مسئلہ پوچھو کیونکہ مینے صحبت کی ہے ایک لونڈی سے جو میرے پاس آئی تھی اون لوگون نے یہ قصہ رسول اللہ صلعم سے بیان کیا اور کہا ہم نے

تو ایسا بیمار اور ناتوان کسی کو نہین دیکھا جیسا وہ ہی اگر ہم اوسکو آپ پاس لیکر آوین تو اوسکی ہڈیان جدا ہوجاوین وسمین جان نہین ہی فقط ہڈیون پر کھال ہی تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا کہ درخت کی سو ٹہنیان لیکر اوسکو ایک ہی بار مارین ف یعہ ایک مار قائم مقام سو مار کی ہو جاویگی پھر اگر باوجود اسکی بھی وہ حد لگانے مین جاوی یا بعد حد کی اوسکی حد سے جاوے تو اوسکا خون ہدر ہی کسی پر اوسکا تاوان (خون بہا) لازم نہ ہوگا **عن** علی رضی اللہ عنہ فجرت جاریۃ لآل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا علی انطلق فاقم علیہا الحد فانطلقت فاذا بہا دم یسیل لم ینقطع فاتیتہ فقال یا علی افرغت قلت اتیتہا ودمہا یسیل فقال دعہا حتی ینقطع دمہا ثم اقم علیہا الحد واقیموا الحدود علی ما ملکت ایمانکم قال ابو داود وکذلک رواہ ابو الاحوص عن عبد الاعلی ورواہ شعبۃ عن عبد الاعلی فقال فیہ قال لا تضربہا حتی تضع والاول اصح **ترجمہ** حضرت امیر المومنین علی سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اہل بیت مین سے کسیکی لونڈی نے زنا کی تو آپ نے فرمایا اے علی اوٹھ اور اوسکو حد لگا دی مین گیا دیکھا تو اوسکا خون بہہ رہا تھا بند نہین ہوا تھا (شاید وہ خون نفاس کا ہوگا) مین لوٹکر آیا آپ نے پوچھا اے علی تم حد لگا کر آئے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین اوسکے پاس گیا دیکھا تو اوسکا خون بہہ رہا ہی آپ نے فرمایا اچھا چھوڑ دی اوسکو جبتک اوسکا خون بند ہو پھر اوسکو حد لگانا اور قائم کیا کرو حدون کو اپنے غلام لونڈی پر دوسری روایت ہی کہ مت مار حد اوسکو جبتک کہ وہ جنے (اس سے معلوم ہوا کہ وہ حاملہ تھی) لیکن پہلی روایت زیادہ صحیح ہی اور اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ مالک بغیر حاکم کے بھی اپنے غلام لونڈی کو حد لگا سکتا ہی **باب** فی حد القذف (تہمت کی حد) یعنی زنا کی تہمت پر جو حد پڑتی ہی اوسکا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا قالت لما نزل عذری قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فذکر ذلک وتلا تعنی القرآن فلما نزل من المنبر امر بالرجلین والمراۃ فضربوا حدہم **ترجمہ** ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی جب میری پاکی کی باب مین آیتین اوترین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر کھڑے ہوگئی اور آپنے اوسکا ذکر کیا اور قرآن پڑھا بعد اسکی جب آپ منبر سے اوترے تو دو مرد اور ایک عورت کی بابت حکم کیا اونکو حد لگائی گئی **عن** محمد بن اسحاق بہذا الحدیث لم یذکر عائشۃ قال فامر برجلین وامراۃ ممن تکلم بالفاحشۃ حسان بن ثابت ومسطح بن اثاثۃ قال النفیلی ویقولون المراۃ حمنۃ بنت جحش **ترجمہ** اس روایت مین یہ ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا دونو مرد ونکو اور ایک عورت کو جنہون نے بری بات منہ سے نکالی تھی (معاذ اللہ حضرت ام المومنین کو تہمت لگائی تھی) وہ حسان بن ثابت تھی اور مسطح بن اثاثہ تھے حد قذف لگانیکا اور لوگ کہتے ہین کہ عورت حمنہ بنت جحش تھی **باب** الحد فی الخمر (شراب کی حد کا بیان) **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یقت فی الخمر حدا وقال ابن عباس شرب رجل فسکر فلقی یمیل فی الفج فانطلق بہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلما حاذی بدار العباس انفلت فدخل علی العباس فالتزمہ فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فضحک وقال افعلہا ولم یامر فیہ بشیء **ترجمہ** ابن

سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی اور ابن عباس نے کہا کہ ایک شخص نے شراب پیا اور نشہ
ہو کر ملا اور راہ چلتا ہوا جھکتا جھکتا چلا یعنی جیسے متوالوں کی عادت ہوتی ہے اسلئے وسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لیچلے تو جب وہ
عباس کے گھر کے سامنے پہونچا تو وہ چھوٹ بھاگا اور عباس کے مکان میں گھسکر چمٹ گیا پھر یہ قصہ سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی خدمت میں عرض کیا تو آپ ہنسے اور فرمایا کہ کیا اوسنے ایسا ہی کیا ہے سوا اسکے اور کچھ حکم اوسکی بابت میں نفرمایا ف رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی بلکہ چالیس کوڑے سے لیکر اسی کوڑے تک آپ مارنیکا حکم دیا کرتے پھر حضرت عمر کے عہد میں
صحابہ کی مشورے سے اسی درے قرار پائے اور اس شخص کو آپ نے چھوڑ دیا اسوجہ سے کہ اوسپر حد ثابت نہیں ہوئی نہ اقرار سے نہ گواہوں
سے اور صرف متوالی چال سے اوسپر حد نہیں پڑ سکتی تھی۔ اسلئے کہ شاید یہ چال کسی اور چیز کی استعمال سے ہوگئی ہو واللہ اعلم عن
ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی برجل قد شرب فقال اضربوہ قال ابو ہریرۃ فمنا الضارب
بیدہ والضارب بنعلہ والضارب بثوبہ فلما انصرف قال بعض القوم اخزاک اللہ فقال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لا تقولوا ھکذا لا تعینوا علیہ الشیطان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم پاس ایک شخص کو لائے جس نے شراب پیا تھا آپنے فرمایا مارو اوسکو تو ہم میں سے کسی نے ہاتھ سے کسی نے جوتی سے کسی نے کپڑے سے اوسکو مارا
پھر جب فارغ ہوئی تو بعضوں نے قوم میں سے کہا کہ خدا تجھکو فضیحت کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نکہو شیطان کی
مدد کرو مت جب گنہگار کی سزا ہو چکی تو اوسکو برا نہ بولو اسلیے کہ شیطان خوش ہوتا ہے مسلمان کی رسوائی سے تو گویا تم نے شیطان
کی مدد کی بلکہ یون کہا کرو کہ خدا تیری توبہ قبول کرے عن ابن الهاد باسنادہ ومعناہ قال فیہ بعد الضرب
ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاصحابہ بکتوہ فاقبلوا علیہ یقولون ما اتقیت اللہ ما خشیت
اللہ وما استحییت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم ارسلوہ وقال فی اخرہ ولکن قولوا اللہم اغفر لہ
اللہم ارحمہ وبعضھم یزید الکلمۃ ونحوھا ترجمہ دوسری روایت میں بھی ایسا ہی ہے اتنا زیادہ ہے کہ جب لوگ اوسکی ماریسے
فارغ ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے فرمایا اوسکو ڈانٹو تو لوگ اوسکے روبرو یون کہنے لگے تو نے تقوی نکیا اللہ
تعالی سے کچھ نہ ڈرا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی تو نے شرم نکیا پھر اوسکو چھوڑ دیا اس حدیث کے آخر میں یہہ ہے کہ آپنے فرمایا لیکن
یون کہو الہی اسکو بخشدے تو اوسکو اور اوسپر رحم فرما اور بعضون نے کچھ کمی بیشی کی ہے ف جب اوسکی سزا سے فراغت ہوئی تو پھر
اوسکے لیے دعا کی عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم جلد فی الخمر بالجرید والنعال وجلد ابو بکر رضی اللہ
عنہ اربعین فلما ولی عمر دعا الناس فقال لھم ان الناس قد دنوا من الریف وقال مسدد من القری والریف
فما ترون فی حد الخمر فقال لہ عبد الرحمن بن عوف نری ان تجعلہ کاخف الحدود فجلد
فیہ ثمانین وقال ابو داؤد رواہ ابن ابی عروبۃ عن قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ
جلد بالجرید والنعال اربعین ورواہ شعبۃ عن قتادۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ضرب

بجریدتین نحو الاربعین **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی شراب پینی والیکو جوتیون اور کہجور کی
چھڑیون سی حد ماری اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نی چالیس سے ماری پھر جب حضرت عمرؓ کی خلافت ہوئی تو اونہون نی صحابہ کو بلایا اور کہا
کہ لوگ نزدیک ہوگئی ہین زمین سی جسمین کہجور ہی اور گانون سی (یعنی شراب بہت پینی لگی) تو تمہاری کیا رای ہی شراب پینی والی کی
حد مین عبدالرحمن بن عوف نی اون سی کہا ہماری رای یہہ ہی کہ سب سی ہلکی جو حد ہی وہی حد اس مین مقرر کرین تو اسی کوڑی
مارنیکا حکم ہوا (اسلیئی کہ سب سی ہلکی حد قذف ہی اوسمین اسی کوڑی مقرر ہین کتاب اللہ سی وہی خمر مین مقرر کیی) ابن ابی عروبہ
نی قتادہ سی روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہجور کی شاخون اور جوتون سی چالیس بار مارین اور شعبہ نی روایت کیا کہ دو
لکڑیون سے چالیس بار مارین **ف** اسی واسطی شافعی اور احمد اور اسحاق کی نزدیک شراب کی حد چالیس کوڑی ہین اور
ابوحنیفہ اور مالک کی نزدیک اسی کوڑی **عن** حضین بن المنذر الرقاشی ہو ابو ساسان قال شہدت عثمان بن
عفان واتی بالولید بن عقبۃ فشہد علیہ حمران ورجل آخر فشہد احدہما انہ رآہ شربہا یعنی الخمر
وشہد الآخر انہ رآہ یتقیأہا فقال عثمان انہ لم یتقیأہا حتی شربہا فقال لعلی رضی اللہ عنہ اقم
علیہ الحد فقال علی للحسن اقم علیہ الحد فقال الحسن ول حارہا من تولی قارہا فقال علی لعبد اللہ بن جعفر
اقم علیہ الحد فاخذ السوط فجلدہ وعلی یعد فلما بلغ اربعین قال حسبک جلد النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اربعین احسبہ قال وجلد ابوبکر اربعین وعمر ثمانین وکل سنۃ وہذا احب الی **ترجمہ** حضین بن منذر رقاشی سی
روایت ہی مین حضرت عثمان بن عفان پاس موجود تہا اوسوقت لوگ ولید بن عقبہ کو لیکر آئی اور اسپر گواہی دی حمران نی اور وہ مولی
تہا عثمان کا اور ایک اور شخص نی ایک نی تو یہ کہا کہ مین نی اسکو شراب پیتے دیکہا دوسری نی یہ کہا مین نی اسکو قی کرتے دیکہا
(یعنی شراب اوگلتی ہوئی) حضرت عثمان نی کہا اس نی قی کیونکر کی جب تک شراب نہین پی (تو ضرور پی ہوگی) اور حضرت علی نی
حکم کیا اوسکی حد لگانی کا حضرت علی نی امام حسنؓ کو حکم کیا حد لگانیکا امام حسن نی کہا جس نی خلافت کی لذت اوٹہائی ہی
اوسی کو اوسکا بار بھی اوٹہانا چاہیے (یعنی عثمان خود حد لگا دین یا اور کسی اپنی عزیز سے کہین وہ حد لگاوی کیونکہ خلافت
کی فوائد تو وہ اوٹہاتی ہین اب جو باتین مواخذہ کی ہین وہ ہمسے کیا ہی کو کرین) پہر حضرت علیؓ نی عبداللہ بن جعفر سے کہا تم لگا دو
انہون نی کوڑا لیکر اوسکو مارنا شروع کیا جب چالیس بار پہونچی تو کہا کہ بس ہے تجہے اسلیئی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی
چالیس ہی ماری ہین اور ابوبکرؓ نی بھی چالیس ہی مارین ہین اور عمرؓ نی اسی اور سب سنت ہی اور مجہکو تو یہہ اسی پسند ہی
ف حضرت علیؓ نی شراب پینی والیکو اسی کوڑی مارنا اسلیئی پسند فرمایا تاکہ شراب پینی والی دلیر نہ ہو جاوین درحل
مین کہا ہی کہ چالیس کوڑی مارنا بہتر ہے کیونکہ حضرتؐ کا فعل بھی یہی ہی ابوداؤد ظاہر یکا اور مشہور مذہب شافعی کا بھی یہی ہی **باب**
اذا تتابع فی شرب الخمر جو کوئی کئی بار شراب پیی اوسکی کیا سزا ہی **عن** علی رضی اللہ عنہ قال جلد رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی الخمر وابوبکر اربعین وکملہا عمر ثمانین وکل سنۃ قال ابوداود وقال الاصمعی

اول حارّها من تولی قارّها ول شدیدها من تولی هینها **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اور حضرت ابوبکر نے شراب پینے کی حد چالیس دُرّے مارے پھر حضرت عمر نے اوسکو اسی کوڑون سے پورا کیا اور یہہ سب سنت ہے ابوداؤد
نے کہا اصمعی نے کہا ولّ حارّها من تولّے قارّها کے یہہ معنے ہین کہ جسنے خلافت کی آسانیان اوٹھائین اوسی کو دشواریان اوٹھانے
دو **عن** معاویة بن ابی سفیان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا شربوا الخمر فاجلدوهم ثم ان
شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاجلدوهم ثم ان شربوا فاقتلوهم **ترجمہ** معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شراب پیئے تو اوسے کوڑے مارو اور پھر اگر پیئے تو بھی کوڑے مارو پھر اگر پیئے تو بھی کوڑے
مارو اور پھر جو پیئے (یعنی چوتھی بار) تو اوسکو قتل کر ڈالو) مگر قتل کا حکم منسوخ ہے دوسری حدیث سے اور اوس حدیث سے جو آگے آتی ہے
عن ابن عمران رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بهذا المعنی قال واحسبه قال فی الخامسة ان شربها
فاقتلوه قال ابوداؤد وکذا حدیث ابی غطیف فی الخامسة **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اسی طرح اور پانچوین بار مین فرمایا اگر پھر شراب پئے تو اوسکو قتل کر ڈالو ابوداؤد نے کہا ابوغطیف کی روایت
مین بھی یہی ہے کہ پانچوین بار مین اوسکو قتل کرو **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سکر
فاجلدوه ثم ان سکر فاجلدوه ثم ان سکر فاجلدوه فان عاد الرابعة فاقتلوه قال ابوداؤد وکذا
حدیث عمر بن ابی سلمة عن ابیه عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا شرب الخمر فاجلدوه فان
عاد الرابعة فاقتلوه قال ابوداؤد وکذا حدیث سهیل عن ابی صالح عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان شربوا الرابعة فاقتلوهم وکذا حدیث ابن ابی نعیم عن ابی نعیم عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم والشرید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم وفی حدیث الجدلی عن معاویة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
فان عاد فی الثالثة او الرابعة فاقتلوه **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نشے کوئی
متوالا ہو تو اسکو کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو پھر کوڑے مارو اور پھر متوالا ہو تو کوڑے مارو اور جو وہ اسپر بھی باز نہ آوے تو
چوتھی بار اوسکو قتل کر ڈالو ابوداؤد نے کہا عمر بن ابی سلمہ نے اپنے باپ ابوسلمہ سے روایت کیا کہ ابوہریرہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
روایت کیا ہے کہ جب کوئی شراب پئے تو اوسے کوڑے مارو اور پھر اگر باز نہ آوے (یعنی تین مرتبہ تک) تو پھر چوتھی مرتبہ قتل کر ڈالو ابوداؤد نے کہا ایسا
ہی روایت کیا سہیل نے ابوصالح سے اوس نے ابوہریرہ سے اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوسمین یہہ ہے کہ جب چوتھی بار شراب پیئے تو اوسکو
قتل کر ڈالو اور ایسی ہی روایت کی ابن ابی نعیم نے ابی نعیم سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسی روایت
ہے عبداللہ بن عمرو کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور شرید کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور جدلی نے معاویہ سے روایت کیا انہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے تیسری یا چوتھی بار مین قتل کا حکم فرمایا بہرحال قتل کا حکم مشتبہ ہے کہ تیسری بار مین ہے یا چوتھی بار مین
یا پانچوین بار مین اور مخالف ہے دوسری حدیث کے **عن** قبیصة بن ذویب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من

وکذلک حدیث عبداللہ بن عمرو عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۳

شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فاجلدوہ فان عاد فی الثالثۃ او الرابعۃ فاقتلوہ فاتی برجل قد
شرب فجلدہ ثم اتی بہ فجلدہ ثم اتی بہ فجلدہ ورفع القتل وکانت رخصۃ
ترجمہ قبیصہ بن ذویب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شراب پیوے اوسے کوڑے مارو اور پھر پیوے تو کوڑے مارو اور
جو پھر پیوے تو پھر کوڑے مارو اور جو وہ اسپر بازنہ آوے تو تیسری یا چوتھی بار میں اوسے قتل کر ڈالو پھر ایک شخص کو لائے جس نے شراب
پیا تھا تو اوسے کوڑے مارے پھر اوسکو لائے تو پھر اوسکو کوڑے مارے پھر اوسکو لائے پھر کوڑے مارے پھر اوسکو لائے پھر کوڑے مارے اور
قتل کا حکم جاتا رہا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ قتل کا حکم منسوخ ہے جب کوئی شراب پیوے تو اوسکو کوڑے مارنا چاہیے خواہ پہلی بار
ہو یا دوسری بار میں یا تیسری بار میں یا چوتھی بار میں **عن علی** رضی اللہ عنہ قال لا ادری او ما کنت لادی من اقمت علیہ
حدا الا شارب الخمر فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یسن فیہ شیئا انما ہو شیء قلناہ نحن **ترجمہ**
حضرت علی سے روایت ہے میں جسپر حد قائم کروں (اور وہ مرجاوے) تو اوسکی دیت نہ دونگا مگر شراب پینے والیکی کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے شراب کی کوئی حد مقرر نہیں کی جو کچھ مقرر کیا ہے تو وہ ہم نے مقرر کیا ہے یعنی ہم نے صلاح کر کے اسی کوڑے مقرر
کیے ہیں **عن عبد الرحمن بن ازہر** قال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الآن وہو فی الرحال یلتمس
رحل خالد بن ولید فبینما ہو کذلک اذ اتی برجل قد شرب الخمر فقال للناس اضربوہ فمنہم من ضربہ
بالنعال ومنہم من ضربہ بالعصا ومنہم من ضربہ بالمیتخۃ قال ابن وہب الجریدۃ الرطبۃ ثم
اخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترابا من الارض فرمی بہ فی وجہہ **ترجمہ** عبد الرحمن بن الازہر
سے روایت ہے گویا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف دیکھ رہا ہوں آپ اونٹوں کے پالانوں میں کھڑے تھے اور خالد بن الولید
کا کجاوہ دیکھ رہے تھے اتنے میں کہ ایک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص کو لائے اور اوس نے شراب پی تھی تو آپ نے
لوگوں سے حکم فرمایا اوس شخص کو مارو کسی نے جوتی سے اور کسی نے لاٹھی سے اوسے مارا اور کسی نے کھجور کی چھڑیوں سے ابن وہب نے
کہا یعنی ہری کھجور کے درخت کی بغیر پتوں کی چھڑیوں سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین سے تھوڑی سی گرد لیکر اوسکے
منہ پر ڈالدی **عن ابن الازہر** ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتی بشارب وہو بحنین فحثی فی وجہہ التراب ثم امر اصحابہ
فضربوہ بنعالہم وما کان فی ایدیہم حتی قال لہم ارفعوہ فرفعوا فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ثم جلد ابو بکر فی الخمر اربعین ثم جلد عمر اربعین صدرا من امارتہ ثم جلد ثمانین فی آخر خلافتہ ثم جلد
عثمان الحدین کلیہما ثمانین واربعین ثم اثبت معاویۃ الحد ثمانین **ترجمہ** ازہر سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شرابی کو لائے آپ اوس وقت حنین میں تھے آپ نے اوسکے منہ پر خاک ڈالی اور اپنے صحابہ سے اوسکے
مارنیکا حکم فرمایا تو اونھوں نے اپنی جوتیوں سے اوسے مارا اور سوا جوتیوں کے جو کچھ اونکے ہاتھ میں تھا اوس سے مارا یہانتک
کہ آپ نے کہا بس کرو جب لوگوں نے چھوڑ دیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی تو آپکے بعد حضرت ابو بکر نے شرابی کے

چالیس دُرّے مارتے رہے پھر حضرت عمرؓ بھی اپنی شروع خلافت مین چالیس ہی کوڑے مارا کیے پھر آخر خلافت مین آپنے اسّی کوڑے مارے پھر
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کبھی اسّی کوڑے مارے کبھی چالیس کوڑے مارے پھر معاویہؓ نے اسّی کوڑے مقرر کر دیے ہمارے مشائخ کے
نزدیک تقلید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہتر ہے **باب** اقامۃ الحدّ فی المسجد مسجد کے اندر حد لگانا منع ہے **عن** حکیم
بن حزام انہ قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقاد فی المسجد وان تنشد فیہ الاشعار وان تقام
فیہ الحدود **ترجمہ** حکیم بن حزام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مسجد کے اندر قصاص لینے سے اور وہان
شعرین پڑھنے سے اور مسجد کے اندر حد مارنے سے (تاکہ وہان غل پکار نہ ہو) **باب** فی التعزیر تعزیر کا بیان (جو حد سے کم ہے)
عن ابی بردۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلد فوق عشر جلدات الا فی حد من حدود اللہ
عز وجل **ترجمہ** ابو بردہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس کوڑون سے زیادہ نہ مارے جاوین مگر اون حدون مین
جو اللہ جل جلالہ نے مقرر فرما دین ہین **عن** ابی بردۃ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
فذکر معناہ **ترجمہ** ابو بردہ انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مینے سنا ہے جو آپ فرماتے تھے مثل پہلی روایت
کے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ضرب احدکم فلیتق الوجہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی کسیکو مارے تو چاہیے کہ مونھہ کو بچاوے (اور کسی مقام پر مارے جیسے پیٹھہ پانون پشت وغیرہ کیونکہ مونھہ کی بزرگی

اخر کتاب الحدود

تمام ہوئی کتاب حدون کی اللہ کے فضل سے بسم اللہ الرحمن الرحیم **اوّل**

کتاب الدیات

شروع ہوئی کتاب دیتون کی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا **باب** النفس بالنفس جان کے بدلے جان لینے کا بیان **عن** ابن عباس قال کان قریظۃ والنضیر وکان النضیر اشرف من قریظۃ
فکان اذا قتل رجل من قریظۃ رجلا من النضیر قتل بہ واذا قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ فودی
بمائۃ وسق من تمر فلما بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم قتل رجل من النضیر رجلا من قریظۃ فقالوا ادفعوہ
الینا نقتلہ فقالوا بیننا وبینکم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتوہ فنزلت وان حکمت فاحکم
بینھم بالقسط والقسط النفس بالنفس ثم نزلت افحکم الجاھلیۃ یبغون **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے
کہ قریظہ اور نضیر (دونون یہودیون کی قوم ہین) مین سے نضیر زیادہ اشراف تھے توجب کوئی شخص قریظہ مین سے نضیر کے کسی
شخص کو مار ڈالتا اوسکے بدلے مین قتل کیا جاتا اور جب کوئی شخص نضیر مین سے قریظہ کے کسی شخص کو مار ڈالتا تو سو وسق کھجور فدیہ
دیکر چھڑا لیا جاتا (ایک وسق ساٹھہ صاع کا اور ایک صاع پانچ رطل کا ہوتا ہے) جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا وقت ہوا تو نضیر
کے ایک شخص نے قریظہ کے ایک شخص کو مار ڈالا بنی قریظہ نے نضیر سے کہا ہم کو قاتل حوالے کر و تاکہ ہم اوسکو قتل کرین نضیر نے حسب
معمول انکار کیا پھر انہون نے کہا اچھا چلو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلہ کر دین اوسکو مان لو پھر سب آپ کے پاس آئے اوسوقت
یہ آیت اوتری وان حکمت فاحکم بینھم الآیۃ یعنے اگر تو کافرون کا فیصلہ کرے تو کر انصاف سے انصاف یہہ ہے کہ جان کے بدلے جان

لی جاوی پھر یہ اوترا کیا وہ لوگ جاہلیت کے حکم کو پسند کرتے ہین **باب** لا یؤخذ احد بجریرة اخیه او ابیه کسی شخص پر
اوسکے بہائی یا باپ کے جرم کا مواخذہ نہ کیا جاویگا **عن** ابی رمثة قال انطلقت مع ابی نحو النبی صلی الله علیه وسلم ثم
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لابی ابنك هذا قال ای ورب الكعبة قال حقا قال اشهد به قال
فتبسم رسول الله صلی الله علیه وسلم ضاحكا من تثبت شبهی فی ابی ومن حلف ابی علی ثم قال اما
انه لا یجنی علیك ولا تجنی علیه وقرأ رسول الله صلی الله علیه وسلم ولا تزر وازرة وزر اخری **ترجمہ** ابو رمثہ سے
روایت ہے مین اپنے باپ کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا (جب پہونچا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے باپ سے
کہا کیا یہی تیرا بیٹا ہے میرے باپ نے کہا ہان قسم ہے کعبہ کے پروردگار کی آپنے فرمایا سچ میرے باپ نے کہا بیشک مین اسکی گواہی دیتا ہون
آپ نے تبسم فرمایا اسوجہ سے کہ مین کھلم کھلا باپ کے مشابہ تہا اور پھر میرے باپ نے قسم کہائی کہ مین اوسکا بیٹا ہون بعد اوس کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہ نہ وہ تیری گناہ مین پکڑا جاویگا اور نہ تو اوس کے گناہ مین پکڑا جاویگا اور پڑہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے ولا تزر وازرة وزر اخری۔ کوئی دوسرے کا بوجہ نہ اوٹہاویگا **باب** الامام یامر بالعفو فی الدم حاکم اگر صاحب
حق کو خون معاف کرنیکا حکم دیوے تو کیسا ہے **عن** ابی شریح الخزاعی ان النبی صلی الله علیه وسلم قال من اصیب بقتل او
خبل فانه یختار احدی ثلاث اما ان یقتص واما ان یعفو واما ان یاخذ الدیة فان اراد الرابعة فخذوا علی
یدیه ومن اعتدی بعد ذلك فله عذاب الیم **ترجمہ** ابی شریح خزاعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جس شخص پر قتل کی مصیبت آپڑی ہو یعنی اوسکا کوئی عزیز قتل کیا جاوے یا وہ خود مجروح ہو قریب ہو کسی کے زخم سے) یا کوئی عضو کاٹا گیا ہو تو
اوسکو تین باتون مین اختیار ہے یا قصاص لیوے یا معاف کرے یا دیت لیوے پھر اگر وہ ان کے سوا کوئی چوتھی بات کرنا چاہے تو اوسکے
ہاتہ اون کو پکڑ رکھو (روک دو) اور جو زیادتی کرے ان تین چیزون سے اوسکے واسطے قیامت مین دکھ کی مار ہے **عن** انس بن
مالك قال ما رأیت النبی صلی الله علیه وسلم رفع الیه شیء فیه قصاص الا امر فیه بالعفو **ترجمہ** انس بن مالک
سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جب کوئی مقدمہ آپکے پاس ایسا جاتا جس مین قصاص لازم ہو تو آپ عفو
کا حکم کرتے (رغبت دلاتے عفو کی) **عن** ابی هریرة قال قتل رجل علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فرفع ذلك الی النبی
صلی الله علیه وسلم فدفعه الی ولی المقتول فقال القاتل یا رسول الله والله ما اردت قتله قال فقال رسول الله
صلی الله علیه وسلم للولی اما انه ان كان صادقا ثم قتله دخلت النار قال فخلی سبیله قال وكان مكتوفا
بنسعة فخرج یجر نسعته فسمی ذا النسعة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین
قتل کیا گیا اور مقدمہ آپکے پاس گیا آپ نے قاتل کو مقتول کے وارث کے حوالے کیا قاتل نے کہا یا رسول اللہ قسم خدا کی مین نے قتل کے
قصد سے اوسکو نہین مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث سے کہا دیکھ اگر یہ سچا ہے اور تو اوسکو قتل کریگا تو جہنم مین
جاویگا یہ سنکر اوس نے قاتل کو چھوڑ دیا اوس کے دونو ہاتہ تسمے سے بندھے ہوئے تھے وہ اپنا تسمہ گھسیٹتا ہوا نکلا اوسی سے قاتل کا نام

ذوالنسعه یعنی تسمے والا ہوگیا عن وائل بن حجر قال کنت عند النبی صلی الله علیه وسلم اذ جئ برجل قاتل فی عنقه النسعة قال فدعا ولی المقتول فقال اتعفو قال لا قال افتاخذ الدیة قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذهب به فلما ولی قال اتعفو قال لا قال افتاخذ الدیة قال لا قال افتقتل قال نعم قال اذهب به فلما کان فی الرابعة قال اما انک ان عفوت عنه یبوء باثمه واثم صاحبه قال فعفی عنه قال فانا رایته یجر النسعة

ترجمہ وائل بن حجر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تہا اتنے مین ایک خونی آیا جسکی گردن مین تسمہ بندہا تہا آپنے مقتول کے وارث کو بلا بہیجا اور اوس سے پوچہا کیا تو معاف کرتا ہی اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا اچہا دیت لیتا ہی اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا پہر کیا قتل کرتا ہی اوس نے کہا ہان آپنے فرمایا اچہا لیجا اسکو جب وہ لیکر چلا تو آپ نے فرمایا تو معاف کرتا ہی اوس نے کہا نہین آپ نے فرمایا دیت لیتا ہی اوس نے کہا نہین آپنے فرمایا قتل کرتا ہی اوس نے کہا ہان آپنے فرمایا اچہا لیجا پہر چوتھی بار مین آپنے فرمایا دیکھ اگر تو اسکو معاف کر دیگا تو وہ اپنا گناہ اور مقتول کا گناہ دونون اپنے سر پر اوٹہا ویگا یہہ سنکر مقتول کے وارث نے اوسکو چہوڑ دیا وائل نے کہا مین نے اوسکو دیکھا وہ اپنا تسمہ کہینچ رہا تہا جو اوسکے گلے مین پڑا تہا جس سے ہاتہ بندہے تہے عن وائل قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم بحبشی فقال ان هذا قتل ابن اخی قال کیف قتلته قال ضربت راسه بالفاس ولم ارد قتله قال هل لک مال تؤدی دیته قال لا قال فرایت ان ارسلتک تسال الناس تجمع دیته قال لا قال فموالیک یعطونک دیته قال لا قال للرجل خذه فخرج به لیقتله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انه ان قتله کان مثله فبلغ به الرجل حیث یسمع قوله فقال هو ذا فمر فیه ما شئت فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ارسله یبوء باثم صاحبه واثمه فیکون من اصحاب النار قال فارسله ترجمہ وائل سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک حبشی کو لیکر آیا اور بولا اس شخص نے میرے بہتیجے کو مار ڈالا ہے آپ نے اوس سے پوچہا تو نے کیونکر اسکے بہتیجے کو مار ڈالا وہ بولا کہ مین نے اوس کے سر پر تبر مارا وہ مر گیا لیکن مین نے قتل کے ارادے سے نہین مارا آپنے فرمایا تیرے پاس کچہہ مال ہے کہ تو اوسکی دیت ادا کرے وہ بولا نہین آپ نے فرمایا اگر مین تجہے چہوڑ دون تو تو لوگون سے مانگ کر اوسکی دیت اکٹہا کر سکتا ہے وہ بولا نہین آپ نے فرمایا تیرے مالک اوسکو دیت ادا کرینگے وہ بولا نہین تب آپنے اوس شخص سے (یعنے مقتول کے چچا سے) فرمایا لیجا اسکو وہ اس کو لیچلا قتل کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر یہہ اوسکو قتل کر ڈالیگا تو اوسی کی مثل ہوگا (یعنے جو مواخذہ قاتل پر ہے وہی اوس پر ہوگا اسلیے کہ قتل مین شبہہ ہے خطا کا تو قصاص لینا جائز نہ ہوگا) یہ بات اوس شخص کے کان مین پہونچی (یعنے مقتول کے چچا کے) کیونکہ وہ سنتا تہا بات آپ کی تو وہ پہر اوس حبشی کو لیکر آیا اور عرض کیا یہ حاضر ہے جو کچہہ چاہیے اسکے باب مین حکم کیجیے آپنے فرمایا چہوڑ دے اسکو وہ اپنا گناہ اور تیرے بہتیجے کا گناہ اپنے سر پر لیکر جہنمی ہوگا اوس نے اوسکو چہوڑ دیا عن زیاد بن سعد بن ضمیرة السلمی عن ابیه وجده وکانا شهدا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حنینا ان محلم بن جثامة

اللیثی قتل رجلا من اشجع فی الاسلام وذلک اول غیر قضی بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فتکلم
عیینۃ فی قتل الاشجعی لانہ من غطفان وتکلم الاقرع بن حابس دون محلم لانہ من خندف فارتفعت
الاصوات وکثرت الخصومۃ واللغط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عیینۃ الا تقبل الغیر فقال
عیینۃ لا واللہ حتی ادخل علی نسائہ من الحرب والحزن ما ادخل علی نسائی قال ثم ارتفعت الاصوات
وکثرۃ الخصومۃ واللغط فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا عیینۃ الا تقبل الغیر فقال عیینۃ
مثل ذلک ایضا الی ان قام رجل من بنی لیث یقال لہ مکیتل علیہ شکۃ وفی یدہ درقۃ فقال
یا رسول اللہ انی لم اجد لما فعل ھذا فی غرۃ الاسلام مثلا الا غنما وردت فرمی اولھا فنفر
آخرھا اسنن الیوم وغیر غدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمسون فی فورنا ھذا وخمسون اذا
رجعنا الی المدینۃ وذلک فی بعض اسفارہ ومحلم رجل طویل آدم وھو فی طرف الناس فلم یزالوا حتی تخلص
فجلس بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعیناہ تدمعان فقال یا رسول اللہ انی قد فعلت الذی بلغک و
انی اتوب الی اللہ تبارک وتعالی فاستغفر اللہ عز وجل لی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اقتلتہ بسلاحک فی غرۃ الاسلام اللھم لا تغفر لمحلم بصوت عال زاد ابو سلمۃ فقام وانہ لیتلقی دموعہ
بطرف ردائہ قال ابن اسحاق فزعم قومہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استغفر لہ بعد ذلک **ترجمہ**

زیاد بن سعد بن ضمیرہ سلمی نے روایت کیا اپنے باپ اور دادا سے اور وہ دونوں حاضر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ حنین میں کہ محلم بن جثامہ لیثی نے اسلام کے زمانے میں ایک شخص کو مار ڈالا اشجع میں سے اور یہہ پہلی دیت ہے جسکا فیصلہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عیینہ نے مقتول کیطرف سے گفتگو کی اسلیے کہ وہ قبیلہ غطفان سے تہا اور اقرع بن حابس نے محلم کیطرف سے گفتگو کی اسواسطے کہ وہ خندف میں سے تہا تو بہت آوازیں بلند ہوئیں اور غل شور ہوا طرفین کی جانب سے گفتگو میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت نہیں لیتا ہے عیینہ نے کہا نہیں قسم خدا کی میں کبھی دیت نہ لونگا جبتک اسکی عورتوں کو بھی صدمہ اور رنج نہ دون جو میری عورتوں کو ہوا ہے (یعنی مقتول کے مارے جانے سے ہماری طرف کی عورتیں روتی پیٹتی ہیں میں اسکو قتل کرونگا تاکہ اوسکی طرف کی بھی عورتیں روتی پیٹتیں) پھر آوازیں بلند ہوئیں اور خوب جھگڑا اور غل ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عیینہ تو دیت قبول نہیں کرتا عیینہ نے پھر ایسا ہی جواب دیا یہانتک کہ ایک شخص کھڑا ہوا بنی لیث میں سے جسکو مکیتل کہا کرتے تھے وہ ہتھیار باندھے تہا اور ہاتھہ میں سپر لیے تہا اوسنے عرض کیا یا رسول اللہ میں اس قاتل کے (یعنی محلم کے) شروع اسلام میں سوا اسکے کوئی مثال نہیں پاتا ہون جیسے چند بکریاں کسی چشمے پر پانی پینے کو آئیں (تو جو پہلے پہل آئیں اونہی کو تیر مار دیا تو پچھلی سب بھاگ گئیں **ف** یعنی ابتدائے اسلام میں اگر آپ اسکو قتل کر دینگے تو اور لوگ اسکے ساتھی اور عزیز جو کافر ہیں اسلام سے نفرت کر کے مسلمان نہ ہونگے تو یہہ مثال صادق آویگی اور بعضون نے کہا ہے کہ مقصود

قاتل کا ترغیب ہے قصاص پر یعنی اگر آپ قصاص نہ لینگے اور قاتل سے دیت لیکر چہوڑ دینگے تو اور عرب کے لوگ اسلام سے نفرت کرینگے
اور اس دین مین نہ آوینگے اس خیال سے کہ دین اسلام مین قصاص نہین لیاجاتا اور وہ حریفین مین قصاص لینے پر پس یہہ مثل صادق
آویگی کہ ایک بکری کو مارکر باقی سب بکریون کو بہگادیا ت آج ایک طریقہ نکالیے اور کل اوسکو بگاڑ دیجیے ف یہہ دوسری مثل ہے
یعنی آج اس سے اگر دیت لیجیے گا تو آخر ہمیشہ ایسا تہوڑی ہوگا پھر کسی سے قصاص لیجیے گا تو پہلا حکم منسوخ ہوگا ت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس اونٹ اب دیدو اور پچاس جب ہم مدینے کو چلین لے آپ نے دیت دلائی اور یہہ واقعہ سفر مین ہوا
تہا محلم ایک لمبی قد کا آدمی گندم رنگ لوگون کی کنارے بیٹھا تہا آخر وہ چہٹ گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
آکے بیٹھا اوس کی آنکھون سے آنسو جاری تھے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین نے وہ گناہ کیا ہے جسکی خبر آپ کو پہونچی ہے اب مین توبہ
کرتا ہون اللہ سے آپ دعا کیجیے مغفرت کی میرے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو نے اوسکو قتل کیا اپنے ہتہیار وں سے
اسلام کے شروع مین یا اللہ مت بخش محلم کو یہ آپ نے بلند آواز سے فرمایا ابو سلمہ نے زیادہ کیا کہ محلم یہہ سنکر کہڑا ہوا اور وہ اپنے
آنسو پونچہتا تہا اپنی چادر کے کونے سے ابن اسحق نے کہا محلم کی قوم نے کہا کہ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے بعد اوسکے لیے دعا کی
مغفرت کی

باب ولی الدم یرضی بالدیۃ مقتول کا وارث اگر دیت پر رضی ہوجاوے تو دیت دلادیگے ۔ **عن** ابی شریح الکعبی
یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا انکم یا معشر خزاعۃ قتلتم ہذا القتیل من ہذیل وانی عاقلہ
فمن قتل لہ بعد مقالتی ہذہ قتیل فاہلہ بین خیرتین ان یاخذوا العقل او یقتلوا **ترجمہ** ابو شریح الکعبی سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے لوگو خزاعہ کے تم نے قتل کیا اس شخص کو ہذیل مین سے اور مین اوس کی
دیت دلاؤنگا پھر ہمارے اس کلام کے بعد جس کا کشتہ مارا جاوے تو اوس کے لوگ دو اختیار
رکہتے ہین یا وہ دیت لے لیوین اور یا نہین تو قتل کرڈالین (جب قتل عمد ہوا) **عن** ابی ہریرۃ
قال لما فتحت مکۃ قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتل لہ قتیل فہو بخیر
النظرین اما ان یودی او یقاد فقام رجل من اہل الیمن یقال لہ ابو شاہ فقال یا رسول
اللہ اکتب لی قال العباس اکتبوا لی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا
لابی شاہ وہذا لفظ حدیث احمد قال ابو داؤد اکتبوا لی یعنی خطبۃ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے جب مکہ فتح ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کھڑے ہوئے اور آپ نے فرمایا جسکا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اوسکو اختیار ہے یا دیت لیوے یا قصاص لیوے
یہہ سنکر یمن کا ایک شخص جسکا نام ابو شاہ تہا اوٹہا اور عرض کیا یا رسول اللہ یہ حکم مجھے لکھ دیجیے آپ نے فرمایا لکھ دو اسکو
یہ حکم **ف** بعضے نسخون مین یہان ایک اور حدیث ہے عمرو بن شعیب کے اپنے باپ سے اوس نے اوس کے دادا سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا یقتل مؤمن بکافر ومن قتل متعمدا دفع الی اولیاء المقتول فان شاؤا قتلوہ

وان شاؤا اخذ الدیة یعنی نہ قتل کیا جاوے مسلمان کافر کے بدلے مین اور جو شخص قصداً کسی کو قتل کرے تو وہ مقتول کے وارثون کو دیدیا جاویگا خواہ اوسے قتل کرین یا اوس سے دیت لیوین) **باب** ہل یقتل بعد اخذ الدیة جو شخص قاتل سے دیت لیکر پھر اوسکو قتل کرے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا اعفی من قتل بعد اخذہ الدیة **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے ہرگز نہین چھوڑونگا اوسکو جو قتل کرے دیت لیکر یعنی اوس سے قصاص لونگا کبھی نہ چھوڑونگا **باب** فیمن سقی رجلا سما او اطعمہ شاۃ ایقاد منہ جو شخص کسیکو زہر کھلادے تو اوس سے قصاص لیا جاویگا یا نہین **عن** انس بن مالک ان امرأة یهودیة اتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشاة مسمومة فاکل منہا فجیء بہا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسالہا عن ذلک فقالت اردت لاقتلک فقال ما کان اللہ لیسلطک علی ذلک او قال علی قال فقالوا الا نقتلہا قال لا فما زلت اعرفہا فی لھوات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے ایک یہودی عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملی ہوئی بکری لائی آپ نے اوسکو کھایا پھر لوگ اوسکو پکڑ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لائے آپ نے اوس سے پوچھا تونے زہر کیون ملایا وہ بولی مین نے آپ کے قتل کے واسطے ملایا آپ نے فرمایا اللہ کبھی تجھے یہ کام نہ کرنے دیگا یا اللہ تجھکو میری اوپر مسلط نہ کریگا صحابہ نے عرض کیا حکم ہو تو ہم اس کو مار ڈالین آپ نے فرمایا نہین انس نے کہا پھر اوس زہر کا اثر مین ہمیشہ آپ کے مسوڑھون مین دیکھا کرتا **عن** ابی ھریرة ان امرأة من الیہود اھدت الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم شاة مسمومة قال فما عرض لہا النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو داؤد ھذہ اخت مرحب الیہودیة التی سمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی عورت نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس زہر ملی ہوئی بکری بھیجی آپ نے اوس عورت سے کچھہ تعرض نکیا ابو داؤد نے کہا یہ بہن تھی مرحب کی جسنے زہر دیا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا لعنت کرے یہود پر جنہون نے اللہ کے پیغمبرون کو مارا اور اون کو تکلیف دی **عن** جابر بن عبد اللہ کان یحدث ان یهودیة من اهل خیبر سمت شاة مصلیة ثم اهدتہا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذراع فاکل منہا واکل رھط من اصحابہ معہ ثم قال لہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ارفعوا ایدیکم وارسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الیہودیة فدعاھا فقال اسممت ھذہ الشاة قالت الیہودیة من اخبرک قال اخبرتنی ھذہ فی یدی الذراع قالت نعم قال فما اردت الی ذلک قالت قلت ان کان نبیا فلن یضرہ وان لم یکن نبیا استرحنا منہ فعفا عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یعاقبہا وتوفی بعض اصحابہ الذین اکلوا من الشاة واحتجم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی کاھلہ من اجل الذی اکل من الشاة حجمہ

ابو هند بالقرن والشفرة وهو مولى لبني بياضة من الانصار **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے خیبر کے
ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری مین زہر ملایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس حصہ بھیجا آپ نے اوس مین سے دست
لیکر کچھ گوشت تناول کیا اور آپ کے ساتھ چند صحابہ نے بھی کھایا پھر آپ نے اون سے فرمایا بس اپنے ہاتھ اوٹھا لو اور آپ نے
اوس عورت پاس کسیکو بھیجکر اوسکو بلا بھیجا پھر اوس سے پوچھا کیا تو نے زہر ملایا تھا اس بکری مین وہ بولی آپ سے کس نے
کہا آپ نے فرمایا مجھ سے اسی دست نے کہا جو میری ہاتھ مین ہے یعنے خود گوشت نے کہہ دیا کہ مجھ مین زہر ہے اوس
عورت نے کہا بیشک مین نے زہر ملایا آپ نے فرمایا پھر تیرا کیا ارادہ تھا وہ بولی مین اپنی جی مین یہ کہا اگر تم نبی ہو
تو زہر تم کو نقصان نہ کریگا اور جو نبی نہین ہو تو ہم کو تمہاری طرف سے آرام ہوگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکا
قصور معاف کر دیا اور اوسکو کچھ سزا نہ دی اور آپ کے اصحاب مین سے بعضے لوگ جنہون نے وہ گوشت کہایا تہا مرگئے اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونو مونڈہون کے بیچ مین پچھنے لگائے اسی زہر کی وجہ سے ابو ہند نے پچھنے دیے گائے کے سینگ
اور چھری سے اور وہ مولی (غلام آزاد) تھا بنی بیاضہ کا جو انصار مین سے ایک قبیلہ ہے) **عن** ابی سلمة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم اهدت له يهودية بخيبر شاة مصلية نحو حديث جابر قال فمات بشر
بن البراء بن معرور فارسل الى اليهودية ما حملك على الذي صنعت فذكر نحو حديث جابر
فامر بها رسول الله صلى الله عليه وسلم فقتلت ولم يذكر امر الحجامة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کو خیبر کے ایک یہودی عورت نے بھنی ہوئی بکری تحفہ بھیجی پھر اوسی طرح حدیث کو بیان کیا بشر بن برا
بن معرور اوس گوشت کہانے سے مرگئے آپ نے اوس عورت کو بلایا اور پوچھا تو نے ایسا کیون کیا بعد اوس کے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا وہ عورت قتل کی گئی (بشر بن برا کے قصاص مین) اس حدیث مین حجامت (پچھنے لگانے
کا) ذکر نہین ہے **باب** من قتل عبده او مثل به ايقاد منه جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے یا اوسکا کوئی عضو کاٹے تو قصاص
لیا جاویگا **عن** سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل عبده قتلناه ومن جدع عبده جدعناه
ترجمہ سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اپنے غلام کو قتل کرے گا ہم بھی اوسکو قتل کرینگے اور جو اپنے غلام کو
جدع کریگا ہم بھی اوسکو جدع کرینگے **عن** قتادة باسناده مثله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من خصى
عبده خصيناه ثم ذكر مثل حديث شعبة وحماد **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو اپنے غلام کو خصی کریگا ہم بھی اوسکو خصی کر دینگے (اکثر علما کے نزدیک یہ حدیثین منسوخ ہین کیونکہ غلام کا قصاص مالک سے
نہ لیا جاویگا **عن** قتادة باسناد شعبة مثله زاد ثم ان الحسن نسي هذا الحديث فكان يقول لا يقتل
حر بعبد **ترجمہ** قتادہ سے ایسی ہی روایت ہے اتنا زیادہ ہے کہ پھر حسن جو اس حدیث کے راوی ہین اس حدیث کو بھول گئے اور
کہنے لگے آزاد غلام کے بدلے قتل نہ کیا جاوے (یہی اکثر علما کا قول ہے) **عن** الحسن قال لا يقاد الحر بالعبد

ترجمہ حسن نے کہا آزاد قتل نکیا جاوے غلام کے بدلے میں عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال جاء رجل مستصرخ الی النبی

صلی اللہ علیہ وسلم فقال جاریتہ لہ یارسول اللہ فقال ویحک مالک فقال شر بصر لسیدہ بجاریۃ فغار فجب مذاکیرہ

فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی بالرجل فطلب فلم یقدر علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذہب فانت

حر فقال یارسول اللہ علی من نصرتی قال علی کل مؤمن او قال علی کل مسلم ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے

ایک شخص چلاتا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور کہنے لگا اوسکی لونڈی تھی آپنے فرمایا کیا ہوا تجھکو اوسنے کہا بہت برا تو میرے

مالک کی ایک لونڈی تھی اوسکو میں نے دیکھ لیا تو میرے مالک نے غیرت سے میرا ذکر کٹوا ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلاؤ اوسکو تک

کو وہ بلایا گیا مگر اوسکو نہ لاسکے تب آپنے فرمایا جا تو آزاد ہے اوسنے عرض کیا یارسول اللہ میری مدد کون کریگا یعنی اگر پھر میرا مالک مجھے

پکڑ کر غلام بنانا چاہے تو کون مجھکو بچاویگا آپنے فرمایا ہر مسلمان یا ہر مومن تیری مدد کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اگر مولی اپنے

غلام یا لونڈی کو شرع کی خلاف تکلیف یا ایذا پہونچاوے تو امام کو اوسکا آزاد کر دینا درست ہے الحمد للہ کہ خدا کا تمام ہوا پارہ اٹھائیسواں سنن ابی داؤد کی

بتیس پاروں میں سے اب دو ہی ہوتا ہے پارہ انتیسواں اوس کی مدد اور عنایت پر بھروسا کرکے فقط

تم الجزء الثامن والعشرون ویتلوه الجزء التاسع والعشرون ان شاء اللہ

فہرست پارہ بست و ہشتم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۱۱۵	جو شخص علانیہ کوئی چیز چھین لیوے یا امانت میں	۱۱۳۳	مرد زنا کرے اپنی محرم سے تو اوسکی کیا سزا ہے	۱۱۴۳	مسجد کے اندر حد لگانا منع ہے
	خیانت کرے تو اوسکا ہاتھ نہ کاٹا جاویگا۔	۱۱۳۴	مرد زنا کرے اپنی جورو کی لونڈی سے تو کیا سزا	〃	تعزیر کا بیان جو حد سے کم ہے۔
〃	جو شخص کسی چیز کو محفوظ مقام سے چرا لیوے		دینا چاہیے۔	〃	کتاب دیتوں کی
۱۱۱۶	جو شخص عاریت لیکر مکر جاوے۔	۱۱۳۵	لواطت کی سزا۔	〃	جان کے بدلے جان لینے کا بیان
〃	دیوانہ اگر چوری کرے۔	〃	جانور سے جماع کرنیکی سزا۔	۱۱۴۴	کسی شخص سے اوسکے بھائی یا باپ کے جرم کا مواخذہ
۱۱۱۸	لڑکا نابالغ اگر حد کا کام کرے۔	〃	جب مرد زنا کا اقرار کرے اور عورت انکار کرے		نکیا جاویگا۔
〃	جو شخص جہاد کے سفر میں چوری کرے				
۱۱۱۹	کفن چور کا ہاتھ کاٹا جاوے	۱۱۳۶	غیر عورت سے سب کام کرے سوا جماع کے تو کیا حکم ہے	〃	حاکم اگر صاحب حق کو خون معاف کرنیکا حکم دیوے
〃	جو چور کئی مرتبہ چوری کرے اوسکی سزا	〃	جو لونڈی غیر محصنہ زنا کرے اوسکی سزا کا بیان	۱۱۴۷	مقتول کا وارث اگر دیت پر راضی ہو جاوے
۱۱۲۰	چور کا ہاتھ کاٹ کر اوسکی گلے میں لٹکا دینا	۱۱۳۷	جو شخص بیمار ہو اور حد لگانے سے اوسکے	۱۱۴۸	جو شخص قاتل سے دیت لیکر پھر اوسکو قتل کرے
〃	رجم کا بیان				
۱۱۲۷	اوس عورت کا قصہ جو قبیلہ جہینہ میں سے تھی		مرجانیکا خوف ہو تو کیا کریں	〃	جو شخص کسی کو زہر کھلاوے تو قصاص لیا جاویگا
	اوس نے زنا کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے	۱۱۳۸	حد قذف کا بیان		یا نہیں۔
	اوسکی رجم کا حکم کیا۔	〃	شراب کی حد کا بیان	۱۱۴۹	جو شخص اپنے غلام کو قتل کرے یا اوسکا کوئی عضو
۱۱۲۹	یہودیوں کو رجم کرنا زنا میں۔	۱۱۴۰	جو کوئی کئی بار شراب پیوے اوسکی کیا سزا ہے		کاٹے تو قصاص لیا جاویگا مصر

الجزو التاسع والعشرون

پارہ اونتیسوان

بسم الله الرحمن الرحيم

باب القتل بالقسامة قسامت کا بیان (قسامت کی تفسیر آگے معلوم ہوگی **عن** سهل بن ابی حثمة ورافع بن خديج ان محيصة بن مسعود وعبد الله بن سهل انطلقا قبل خيبر فتفرقا في النخل فقتل عبد الله بن سهل فاتهموا اليهود فجاء اخوه عبد الرحمن بن سهل وابنا عمه حويصة ومحيصة فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فتكلم عبد الرحمن في امر اخيه وهو اصغرهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكبر الكبر او قال ليبدأ الاكبر فتكلما في امر صاحبهما فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقسم خمسون منكم على رجل منهم فليدفع برمته قالوا لم نشهده كيف نحلف قال فتبرئكم يهود بايمان خمسين منهم قالوا يا رسول الله قوم كفار قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من قبله قال قال سهل دخلت مربدا لهم يوما فركضتني ناقة من تلك الابل ركضة برجلها قال حماد هذا او نحوه قال ابو داود رواه بشر بن المفضل ومالك عن يحيى بن سعيد قال فيه اتحلفون خمسين يمينا وتستحقون دم صاحبكم او قاتلكم ولم يذكر بشر دما وقال عبدة عن يحيى كما قال حماد ورواه ابن عيينة عن يحيى فبدا بقوله تبرئكم يهود بخمسين يمينا يحلفون ولم يذكر الاستحقاق وهذا وهم من ابن عيينة **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے روایت ہی کہ محیصہ بن مسعود اور عبد اللہ بن سہل یہہ دونو خیبر کی طرف چلے اور خرمے کے بن مین یہہ دونو آپس مین جدا ہوگئے (یعنی ہر ایک جانب کو جی بہلانے کے لیے) تو عبد اللہ بن سہل مارے گئے اون کے لوگون نے تہمت لگائی یہود پر پہر اونکے بہائی عبد الرحمن بن سہل اور چچیری بہائی حویصہ اور محیصہ یہہ سب رسول اللہ کی خدمت مین حاضر ہوئے اور ان سب مین چہوٹا عبد الرحمن جو تہا اوس نے اپنے بہائی کے مقدمہ کو آپ سے عرض کیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا بڑے کی تعظیم کر یا بڑائی کی رعایت کر بڑے کو کہنے دے پہر اون دونون نے (یعنی حویصہ اور محیصہ نے) اپنے عزیز کے باب مین بات چیت کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا تم مین سے پچاس آدمی قسم کہاوین کسی آدمی پر یہودیون مین سے (یعنی جس پر گمان ہو) وہ اپنا گلا حوالے کرے انہون نے کہا ہم نے تو دیکہا نہین ہم کیونکر حلف کرین آپ نے فرمایا پہر چہڑا دینگے یہود تمہین تم سے پچاس آدمی قسم کہا کر انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ لوگ کافر ہین راوی کہتا ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہین دیت دی اپنی طرف سے **ف** جب مقتول کی نعش کسی محلہ مین ملے اور اوسکا قاتل معلوم نہ ہو تو اولیاء مقتول کو جس پر گمان ہو اوس پر پچاس قسمین کہاوین اگر اولیاء مقتول اور اہل محلہ مین عداوت

اگر اولیاء مقتول قسم کہانے سے انکار کرین تو اہل محلہ مین سے جنکو وہ اختیار کرین اون سے قسم لیوین پھر اگر وہ قسم کہا لین تو
اون پر کچھ مواخذہ نہین اور جو قسم نہ کہا دین تو دیت دین یہہ قول ہے شافعی اور احمد کا اور ابو حنیفہ کے نزدیک ہمیشہ اہل محلہ سے
قسم لیجاوے جن پر تہمت ہو **ف** سہل نے کہا مین نے شترخانے مین گیا وہان ایک اونٹ نے مجھے لات ماری ایک روایت
مین یون ہے کیا تم پچاس قسمین کہاتے ہو اور اپنے قاتل کے خون کے مالک ہوتے ہو **ف** جب اہل محلہ پچاس سے کم ہون
تو مکرر سہ کر قسم لیکر پچاس قسمین پوری کر دینگے اسی طرح اولیاء مقتول سے کئی بار قسم لیکر پچاس قسمین پوری کرینگے اسی کا نام
قسامت ہے اگر قسامت سے قصاص واجب نہ ہوگا اگرچہ قتل عمد ہوا اور امام مالک کے نزدیک قتل عمد مین قصاص ہوگا **عن** سهل بن
ابي حثمة ان عبد الله بن سهل ومحيصة خرجا الى خيبر من جهد اصابهم فاتى محيصة فاخبر ان عبد الله
بن سهل قد قتل وطرح في فقير او عين فاتى يهود فقال انتم والله قتلتموه قالوا والله ما قتلناه فاقبل
حتى قدم على قومه فذكر لهم ذلك ثم اقبل هو واخوه حويصة وهو اكبر منه وعبد الرحمن بن سهل
فذهب محيصة ليتكلم وهو الذي كان بخيبر فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر كبر يريد السن فتكلم
حويصة ثم تكلم محيصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما ان يدوا صاحبكم واما ان يؤذنوا
بحرب فكتب اليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم بذلك فكتبوا انا والله ما قتلناه فقال رسول الله
صلى الله عليه وسلم لحويصة ومحيصة وعبد الرحمن اتحلفون وتستحقون دم صاحبكم قالوا لا قال
فتحلف لكم يهود قالوا ليسوا مسلمين فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده فبعث اليهم بمائة
ناقة حتى دخلت عليهم الدار قال سهل فلقد ركضتني منها ناقة حمراء **ترجمہ** سہل بن ابی حثمہ سے روایت ہے عبد اللہ
بن سہل اور محیصہ یہہ دونون مصیبت کے سبب سے خیبر کیطرف نکلے پھر محیصہ سے کسی نے کہا بیشک عبد اللہ بن سہل مارا گیا
اور ڈالدیا گیا کنویں یا چشمہ مین محیصہ یہود کے پاس آیا اور بولا خدا کی قسم تمہین نے اوسکو مار ڈالا ہے وہ بولے خدا کی قسم ہم نے
اوسکو نہین مارا ہے پھر وہ اپنی قوم کے پاس آئے اور سب قصہ ذکر کیا تو وہ اور اوسکا بڑا بھائی حویصہ اور عبد الرحمن بن سہل
آئے (یعنی آنحضرت کے پاس) محیصہ نے یہہ قصہ کہنا شروع کیا جو خیبر مین ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا
بزرگی رکھہ بزرگی کو بلحاظ عمر کے پھر حویصہ نے عرض کیا اوسکے بعد محیصہ نے بھی عرض کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے اون سے فرمایا کہ یا تو یہود دیت دیوین یا لڑائی کیلیے تیار ہون پھر اس مقدمہ مین اونکو خط لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے انہون نے جواب لکہا کہ خدا کی قسم ہے ہم نے اوسکو قتل نہین کیا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حویصہ اور محیصہ اور
عبد الرحمن سے فرمایا کیا تم حلف کرکے اپنے بہائی کے خون کا قصاص لوگے انہون نے عرض کیا کہ نہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا یہود تمہارے لیے حلف کرین انہون نے عرض کیا وہ تو کچھہ مسلمان نہین ہین پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے پاس سے اوسکی دیت دی اور سو اونٹ اونکے لیے آپ نے بھیجے یہانتک کہ اون کے مکان مین داخل کر دیے سہل نے کہا

اوسی مین سے ایک شخص اونٹنی نے مجہولات بھی ماری ہے **ف** یہہ حدیث موید ہے شافعی اور احمد کے مذہب کی کہ پہلے اولیا سے مقتول سے حلف لیجاوے اگر وہ حلف نہ کرین تو اہل محلہ سے

عن عمرو بن شعیب عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قتل بالقسامۃ رجلا من بنی نصر بن مالک ببحرۃ الرغاء علی شط لیۃ البحرۃ قال القاتل والمقتول منھم وھذا لفظ محمود ببحرۃ اقامہ محمود وحدہ علی شط لیۃ **ترجمہ** عمرو بن شعیب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کیا قسامت سے ایک شخص کو جو بنی نضر بن مالک سے تہا بحرۃ الرغا ایک موضع ہے مین لیۃ البحرہ کے کنارے پر لیہ ایک وادی ہے یا پہاڑی ہے طائف مین **ف** یہہ حدیث منقطع ہے اور اسنا اوسکا قوی نہین ہے امام مالک کا یہی قول ہے کہ قتل عمد مین قسامت سے قصاص واجب ہوگا واللہ اعلم

باب فی ترک القود بالقسامۃ قسامت مین قصاص نہ لینے کا بیان

عن بشیر بن یسار زعم ان رجلا من الانصار یقال لہ سہل بن ابی حثمۃ اخبرہ ان نفرا من قومہ انطلقوا الی خیبر فتفرقوا فیھا فوجدوا احدھم قتیلا فقالوا للذین وجد وعندھم قتلتم صاحبنا فقالوا ما قتلناہ ولا علمنا قاتلا فانطلقنا الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فقال لھم تأتونی بالبینۃ علی من قتل ھذا فقالوا ما لنا بینۃ قال فیحلفون لکم قالوا لا نرضی بایمان الیھود فکرہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یبطل دمہ فوداہ مائۃ من ابل الصدقۃ **ترجمہ** بشیر بن یسار سے روایت ہے ایک شخص نے انصار مین سے جسکا نام سہل بن ابی حثمہ تہا اون سے بیان کیا کہ چند آدمی اونکی قوم کے خیبر کو گئے وہان پہونچکر جدا جدا ہوگئے پھر اون مین سے ایک کو دیکھا قتل کیا گیا ہے جہان پر وہ ملا وہان کے لوگون سے انہون نے کہا تم نے اسکو مار ڈالا انہون نے کہا ہم نے نہین مارا نہ ہم اوسکے مارنیوالے کو جانتے ہین پھر ہم سب لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے آپ نے فرمایا تم گواہ لاؤ اوس شخص پر جسنے اسکو مارا انہون نے کہا ہمارے پاس گواہ نہین ہین آپ نے فرمایا تو پھر وہ یعنے یہودی جن پر تمہارا گمان ہے تمہارے لیے قسم کہا دینگے انہون نے کہا ہم یہودیون کی قسمون پر راضی نہونگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا معلوم ہوا کہ اوسکا خون ضائع جاوے (نہ قصاص ہو نہ دیت ملے) آپ نے سو اونٹ زکوۃ کے اونٹون مین سے اوسکی دیت مین دی

عن رافع بن خدیج قال اصبح رجل من الانصار مقتولا بخیبر فانطلق اولیاؤہ الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکروا ذلک لہ فقال لکم شاھدان یشھدان علی قتل صاحبکم قالوا یا رسول اللہ لم یکن ثم احد من المسلمین وانما ھم یھود وقد یجترؤن علی اعظم من ھذا قال فاختاروا منھم خمسین فاستحلفھم فوداہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم من عندہ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے انصار مین سے ایک شخص خیبر مین مارا گیا صبح کو اوسکے وارث اوسکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف گئے اور آپ سے تمام قصہ اوس کا عرض کیا آپنے اون سے فرمایا تمہارے پاس دو گواہ ایسے ہین جو وہ تمہارے رفیق کے مارے جانے پر گواہی دیوین انہون نے عرض کیا یا رسول اللہ وہان پر تو مسلمانون مین سے کوئی موجود نہ تہا اور وہ تو سب کے سب یہود ہین **ف** یعنے وہ تو ظلم اور قتل اور فساد مین مشہور ہین

ف اور مفرور وہ تو جرات کرتے ہین اس سی بہی بڑے کام پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پچاس آدمی اون مین سے
چن لو اور اون کو حلف دلواؤ انہون نے نہ مانا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنی پاس سے دے تاکہ
اوسکا خون بالکل ضائع نہ جاوے) **عن** عبد الرحمن بن بجيد قال ان سهلا والله اوهم الحديث ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كتب الى يهود انه قد وجد بين اظهركم قتيل فدوه فكتبوا يحلفون
بالله خمسين يمينا ما قتلناه ولا علمنا قاتلا قال فوداه رسول الله صلى الله عليه وسلم من عنده مائة
ناقة **ترجمہ** عبد الرحمن بن بجید سے روایت ہے کہ سہل نے وہم کیا اس حدیث مین اصل یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
یہود کو لکھا کہ تم لوگون کے بیچ مین ایک شخص مقتول ملا تو اوسکی دیت دو انہون نے جواب مین لکھا کہ ہم پچاس قسمین کہا کر
کہتے ہین ہم نے اوسکو نہین مارا نہ اوسکے مارنیوالے کو ہم جانتے ہین پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی دیت اپنی پاس سے
دی سو اونٹ سے (یہہ حدیثین ابوحنیفہ کے مذہب کو مؤید ہین) **عن** رجال من الانصار ان النبي صلى الله عليه وسلم
قال لليهود وبدا بهم يحلف منكم خمسون رجلا فابوا فقال للانصار استحقوا قالوا نحلف على الغيب
يا رسول الله فجعلها رسول الله صلى الله عليه وسلم دية على يهود لانه وجد بين اظهرهم
ترجمہ ایک مرد انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے یہودیون سے کہا تم مین پچاس آدمی
حلف کرین انہون نے انکار کیا پہر آپ نے انصار سے کہا تم اپنا حق ثابت کرو (قسمین کہا کر) انہون نے کہا کیا ہم
قسم کہا دین غیب کی بات پر یا رسول اللہ (یعنی جس بات کو ہم نے آنکھ سے نہین دیکہا اوسپر کیونکر قسم کہا دین) پہر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے دیت اوسکی یہودیون سے دلوائی اسلیے کہ اوسکی لاش اونہی کے یہان سے ملی تھی) **باب** يقاد من القاتل
قاتل سے قصاص لیا جاوے (یعنی جسطرح اوس نے قتل کیا ہے اوسی طرح وہ بہی قتل کیا جاوے) **عن** انس ان جارية وجد
قد رض راسها بين حجرين فقيل لها من فعل بك هذا فلان فلان حتى سمي اليهودي فاومت براسها
فاخذ اليهودي فاعترف فامر رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يرض راسه بالحجارة **ترجمہ** انس سے روایت
ہے ایک لڑکی نظر آئی اوسکا سر دو پتھرون سے کچلا ہوا تہا تو اوس سے لوگون نے پوچہا کہ کس نے یہہ تجھے پہونچایا کیا فلانے
فلانے نے یہانتک کہ ایک یہودی کا بہی نام لیا تو اوس نے اپنے سر سے اشارہ کیا پہر اوس یہودی کو پکڑ لائے تو اوس نے اقرار
کیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پتھر سے اوسکا بہی سر کچلنے کا حکم فرمایا **عن** انس ان يهوديا قتل جارية من
الانصار على حلي لها ثم القاها في قليب ورضخ راسها بالحجارة فاخذ فاتي به النبي صلى الله عليه وسلم
فامر به ان يرجم حتى يموت فرجم حتى مات قال ابوداود رواه ابن جريج عن ايوب نحوه **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک
یہودی نے انصار کی کسی لڑکی کو قتل کیا اوسکے زیور کے لیے اوسکو ایک کنوئین مین ڈال دیا اور اوسکا سر کچل دیا پتھرون سے وہ پکڑا
گیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے لایا گیا آپ نے حکم دیا اوس کے سنگسار کرنیکا یہانتک کہ وہ مر جاوے

تو وہ پتھروں سے مارا گیا یہانتک کہ مرگیا ف اس حدیث پر عمل کیا ہے مالک اور شافعی اور احمد اور ابو ثور اور اسحاق اور ابن منذر رحمہم اللہ نے عن انس ان جاریۃ کان علیہا اوضاح لہا فرضخ راسہا یہودی بحجر فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبہا رمق فقال لہا من قتلک فلان قتلک فقالت لا برأسہا قال من قتلک فلان قتلک قالت لا برأسہا قال فلان قتلک قالت نعم برأسہا فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقتل بین حجرین ترجمہ انس سے روایت ہے ایک لڑکی انصار کی زیور پہنی تھی اوس کو ایک یہودی نے پکڑا اور اوسکا سر کچل دیا پتھر سے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوسکے پاس تشریف لیگئے اور آپ نے اوس سے پوچھا تجھے کس نے مارا کیا فلانے نے اوس نے اپنے سر کے اشارہ سے کہا نہیں پھر اوس سے پوچھا کس نے تجھے مارا ہے کیا فلانے تجھے قتل کیا ہے پھر اوسنے اپنے سر کے اشارہ سے انکار کیا پھر اوس سے تیسری بار پوچھا کیا فلانے تجھے قتل کیا ہے اوسنے اپنے سر کے اشارہ سے کہا کہ ہان پھر رسول اللہ نے اوسکے قاتل کو حکم کیا وہ قتل کیا گیا دو پتھروں سے کچلکر ف ائمہ ثلثہ کے نزدیک جسطرح قاتل مقتول کو مارے اوسی طرح قاتل کو مارنا چاہیے اگر قاتل لکڑی یا پتھر سے مارے یا گلا گھونٹے یا ڈبو دے یا جلا دے تو اوسی طرح اوسکو بھی ماریں اور ابو حنیفہ کے نزدیک قصاص ہمیشہ تلوار سے لیا جاوے گا دلیل اون کی حدیث ہے طحاوی کی نعمان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لا قود الا بالسیف نہیں ہے قصاص مگر تلوار سے بیہقی نے کہا اس حدیث کا اسناد ثابت نہیں ہے

باب ایقاد المسلم بالکافر مسلمان کو کافر کے بدلے قتل نہ کرینگے

عن قیس بن عباد قال انطلقت انا والاشتر الی علی علیہ السلام فقلنا ہل عہد الیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا لم یعہدہ الی الناس عامۃ قال لا الا ما فی کتابی ہذا قال مسدد قال فاخرج کتابا و قال احمد کتابا من قراب سیفہ فاذا فیہ المؤمنون تکافأ دماؤہم وہم ید علی من سواہم ویسعی بذمتہم ادناہم الا لا یقتل مؤمن بکافر ولا ذو عہد فی عہدہ من احدث حدثا فعلی نفسہ و من احدث حدثا او اوی محدثا فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ والناس اجمعین قال مسدد عن ابن ابی عروبۃ فاخرج کتابا ترجمہ قیس بن عباد سے روایت ہے میں اور اشتر بن مالک حضرت امیر المومنین علی رض کے پاس گئے اور ان سے کہا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خاص تمکو کوئی بات بتائی ہے جو اوروں کو نہیں بتائی حضرت علی رض نے کہا نہیں مگر جو کچھ میری اس کتاب میں ہے پھر اونہوں نے ایک کتاب نکالی اپنی تلوار کے غلاف سے اوس میں یہ لکھا تھا کہ سب مسلمانوں کا خون برابر ہے (یعنی اون میں آپس میں کوئی فضیلت خون کی باب میں نہیں ہے ہر ایک مسلمان دوسرے مسلمان کے بدلے قتل کیا جاویگا) اور وہ ایک ہاتھ ہیں اور ایک دل میں اپنے غیر پر اور ادنی کرے گا ذمہ میں دیکے ادنی اونکا آگاہ رہو نہ قتل کیا جاویگا مومن کافر کے بدلے میں اور نہ ذمی اپنے عہد میں اور جو کوئی دین میں نئی بات نکالے تو اوسکا مواخذہ اوسی پر ہوگا اور جو شخص دین میں نئی بات نکالے یا کسی نئی بات نکالنے والے کو اپنے پاس جگہہ دیوے تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب لوگوں کی

ف شافعی اور احمد اور اسحاق اور اہل ظاہر کا یہی قول ہے کہ مسلمان کافر کے بدلے میں قتل نہ کیا جاوے خواہ وہ کافر ذمی ہو

یا حربی اور ابو حنیفہ کے نزدیک ذمی کے بدلے مسلمان قتل کیا جاویگا عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذکر نحو حدیث علی زاد فیہ ویجیر علیہم اقصاھم ویرد مشدھم علی مضعفھم
ومتسریھم علی قاعدھم ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مثل اوسی حدیث کی جو اوپر گزری۔ اتنا زیادہ ہی کہ امان دے سکتا ہے ادنی مین سے اور برابر ہوگا مال
غنیمت مین عمدہ جانور والا اور کم زور جانور والا اور جو لشکر سے باہر نکلی اور لڑے اور جو لشکر ہی مین بیٹھا ہی **باب**
من وجد مع اھلہ رجلا ایقتلہ جو شخص اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو پاوی تو اوسکو قتل نہ کرے **عن** ابی ھریرۃ ان
سعد بن عبادۃ قال یا رسول اللہ الرجل یجد مع امرأتہ ایقتلہ قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
لا قال سعد بلی والذی اکرمک بالحق قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا الی ما یقول سیدکم
قال عبد الوہاب الی ما یقول سعد **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی سعد بن عبادہ نے عرض کیا یا رسول اللہ اگر کوئی اپنی بی بی کے
ساتھ غیر شخص کو پاوے تو کیا اوس شخص کو قتل کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین پھر سعد نے عرض کیا کیون نہین یا رسول اللہ
قسم اوس شخص کی جسنے آپکو عزت دی حق کی ساتھ مین تو قتل کر ڈالونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار سے فرمایا دیکھو تمہارے
سردار کیا کہتے ہین اپنے شہر مین غیرت مند ہین حالانکہ مجھکو اون سے زیادہ غیرت ہی اور اللہ کو مجھ سے بھی زیادہ ہی **عن**
ابی ھریرۃ ان سعد بن عبادۃ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجدت مع امرأتی رجلا امھلہ حتی اتی
باربعۃ شہداء قال نعم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی سعد بن عبادہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا اگر مین اپنی
عورت کے ساتھ کسی مرد کو پاؤن تو کیا مین اوسکو مہلت دون چار گواہ جمع کرنے تک آپ نے فرمایا ہان **ف**
سعد نے کہا قسم خدا کی جس نے آپکو بھیجا مین تو اوسی وقت اوسکو قتل کر دون آپنے انصار سے فرمایا دیکھو تمہاری سردار کیا کہتے ہین
وہ اپنے کو بڑا غیرت مند سمجھتے ہین مین تو اون سے زیادہ غیرت رکھتا ہون اور اللہ مجھسے بھی زیادہ غیرت رکھتا ہی **باب**
العامل یصاب علی یدیہ خطأ جو شخص عامل ہو زکوۃ وصول کرنیوالا اوسکے ساتھ سے کسی کو زخم پہونچی نادانستہ تو کیا کرنا چاہیے
عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث ابا جہم بن حذیفۃ مصدقا فلاجہ رجل فی صدقتہ فضربہ
ابو جہم فشجہ فاتوا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالوا القود یا رسول اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فلم یرضوا فقال لکم کذا وکذا فرضوا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انی خاطب العشیۃ علی الناس ومخبرھم برضاکم فقالوا نعم فخطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال
ان ھؤلاء اللیثیین اتونی یریدون القود فعرضت علیہم کذا وکذا فرضوا ارضیتم قالوا لا فھم
المہاجرون بہم فامرھم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکفوا عنہم فکفوا ثم دعاھم فزادھم فقال
ارضیتم فقالوا نعم فقال انی خاطب علی الناس ومخبرھم برضاکم فقالوا نعم فخطب النبی صلی اللہ علیہ وسلم

فقال رضیتم قالوا نعم ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوجہم بن حذیفہ کو صدقہ وصول
کرنیکو لیے بہیجا ایک شخص اپنا صدقہ دینے مین اون سے لڑا تو ابوجہم نے اوس کو مارا اوس کا سر پہوٹ گیا تب اوس کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کرنے لگے قصاص دلوایے یا رسول اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم
اتنا مال لے لو وہ راضی نہوے آپ نے فرمایا اتنا مال لو وہ راضی نہوئے آپ نے فرمایا اچہا اتنا مال لیلو وہ راضی ہو گئے تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین آج تیسرے پہر کو خطبہ پڑہونگا لوگون کے سامنے اور بیان کرونگا اون سے رضامندی تمہاری انہون
نے کہا بہت اچہا پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور فرمایا یہ لوگ قبیلہ لیث مین کے میرے پاس آئے قصاص کے
ارادہ سے مین نے اونکو اتنا مال دینے کا وعدہ کیا تو وہ راضی ہو گئے (پہر اون لوگون کی طرف خطاب کر کے پوچہا) کیا تم راضی
ہو گئے انہون نے کہا نہین تو قصد کیا مہاجرین نے اونکو سزا دینے کا اس لیے کہ انہون نے جہٹلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے باز رکہا مہاجرین کو اون سے وہ باز رہے آپ نے پہر اونکو بلایا اور کچہ زیادہ مال دینے کو کہا پہر
اون سے پوچہا کیا تم راضی ہوے انہون نے کہا ہان ہم راضی ہوئے آپ نے فرمایا اچہا مین لوگون کے سامنے خطبہ پڑہونگا اور
اون سے تمہاری رضامندی بیان کرونگا انہون نے کہا اچہا آپ نے لوگون کے سامنے خطبہ پڑہا اور اون سے پوچہا تم راضی ہو گئے
انہون نے کہا ہان (آپ نے لوگون کے سامنے اون سے اقبال کرا لیا تاکہ پہر وہ قصاص کا دعوی نہ کرین اور جہگڑا نہ ہو) **باب**

القود بغیر حدید لوہے کے سوا اور چیز سے قصاص لینے کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال بینما رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقسم قسما اقبل رجل فاکب علیہ فطعنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعرجون کان
معہ فجرح بوجہہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تعال فاستقد فقال بل عفوت یا رسول اللہ

ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کچہ تقسیم کر رہے تہے اتنے مین ایک شخص آیا اور آپ کے
اوپر اوندہا گرنے لگا آپ نے ایک چہڑی سے اوسی کو ہٹا دیا لکڑی اوسکے منہ مین لگی اور زخم ہو گیا آپ نے اوس سے کہا آ اور
قصاص لے مجہ سے وہ بولا مین نے معاف کیا یا رسول اللہ **ف** سبحان اللہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کتنے عادل
تہے کہ جو صدمہ کسی کو نادانستہ پہونچ جاتا اوس کے بہی قصاص کو لینے کہتے اور اپنی عظمت کا خیال نکرتے **باب**

القصاص من الضربۃ وقص الامیر من نفسہ مار پیٹ کا قصاص اور حاکم کو اپنے سے قصاص دینا **عن** ابی فراس
قال خطبنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ فقال انی لم ابعث عمالی لیضربوا ابشارکم ولا لیاخذوا
اموالکم فمن فعل بہ ذلک فلیرفعہ الی اقصہ منہ قال عمرو بن العاص لو ان رجلا ادب بعض
رعیتہ اتقصہ منہ قال ای والذی نفسی بیدہ اقصنہ وقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اقص من نفسہ ترجمہ ابو فراس سے روایت ہے حضرت عمر نے خطبہ پڑہا تو فرمایا مین نے اپنے عاملون کو اسلیے نہین
بہیجا کہ وہ تمہارے جسمونکو ماریں یا تمہارے مال لیلیوین اگر کوئی ایسا کرے تو میرے پاس مرافعہ کرنا مین اوس سے بدلہ لونگا

عمرو بن العاص نے کہا اگر کوئی عامل اپنی رعیت کو کچھ سزا دیوے تو آپ اوسکا بدلہ اُس سے لیو نیلے حضرت عمر نے کہا ہان قسم ہے اوس شخص کی جسکی ہاتھہ مین میری جان ہے مین تو بدلہ لونگا (اگر اوسنے اپنی قصور خلاف شرع کسی کو صدمہ پہونچایا ہوگا) اور مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے آپ نے قصاص دلایا اپنی ذات سے جیسے پہلی روایت مین گزرا اور یہی کئی روایتین آئی ہین کہ جناب رسالتمآب نے لوگون کو بدلہ لینے کو کہا علامہ سیوطی نے اسباب مین ایک رسالہ لکھا ہے **باب** عفو النساء عورتین بہی قصاص معاف کر سکتی ہین **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال علی المقتتلین ان ینحجزوا الاول فالاول وان کانت امرأۃ قال ابو داود بلغنی ان عفو النساء فی القتل جائز اذا کانت احد الاولیاء وبلغنی عن ابی عبید فی قولہ ینحجزوا یکفوا عن القود **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑنے والون پر لازم ہے کہ باز رہین قصاص لینے سے پہلے جو زیادہ قریب ہے وہ معاف کرے پہر اوسکے بعد ہے اگرچہ عورت ہو **ف** یعنی اگر عورت بہی مقتول کی وارث ہو تو عفو کر سکتی ہے علما نے کہا مراد لڑنیوالون سے مسلمان ہین جو آپس مین لڑین اون کو چاہیے کہ صبر کرین اور بدلہ نہ لیے جاوین ورنہ فساد کی آگ بڑہتی رہیگی۔ بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ مقتول کے وارث قصاص چاہین اور قاتل کے وارث قصاص نہ لینے دین پہر لڑائی شروع ہو اون کو نصیحت کیجے کہ معاف کردین اور درگزر کرین **عن** طاوس قال من قتل وقال ابن عبید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا فی رمی یکون بینہم بحجارۃ او بالسیاط او ضرب بعصا فھو خطأ وعقلہ عقل الخطأ ومن قتل عمدا فھو قود قال ابن عبید قود ید ثم اتفقا ومن حال دونہ فعلیہ لعنۃ اللہ وغضبہ لا یقبل منہ صرف ولا عدل وحدیث سفیان اتم **ترجمہ** طاوس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بن دیکھے مارا گیا یعنی قاتل کا حال معلوم نہ ہوا پتھر چلانے مین جو انہین مین تہا **ف** یعنی اپنی قوم مین جنگ کرتی تھی اور پتھر مارتی تہے کہ دفعۃً ایک کا پتھر دوسرے کو لگ گیا اور وہ مارا گیا مراد اس کلام کی یہہ نہین ہے کہ قتل پتھر ہی سے ہو بلکہ قید پتھر کی اتفاقیہ ہے **ت** یا کوڑا مارنے سے مارا گیا یا لاٹھی مارنے سے سو وہ قتل خطا ہے اور دیت اوسکی دیت خطا کی ہے اور جو قصداً مارا تو اوس مین قصاص ہے **ف** اس عبارت سے یون معلوم ہوتا ہے کہ اگر قتل ایسے آلے سے ہو جس سے خون نہین ہوتا اکثر جیسے ہلکی چہڑی یا کوڑا تو وہ موجب قصاص کا نہین ہے اگرچہ قصداً مارے اور اسی کو قتل شبہ عمد کہتے ہین۔ جمہور علما کا یہی قول ہے پس اگر بڑی لاٹھی بہاری پتھر سے مارے یا زہر دے یا جلادے یا ڈبو دے تو وہ عمد ہوگا نہ شبہ عمد اور ابو حنیفہ کے نزدیک شبہ عمد ہوگا اور مالک کے نزدیک شبہ عمد کوئی چیز نہین ہے قتل یا عمد ہے یا خطا ہے **ت** اور جو درمیان مین پڑے بچانے کے لیے اوسکے **ف** یعنی قصاص نہ لینے دیوے اور حکم شرع کو زور یا مداہنت سے موقوف کر دے **ت** تو اوسپر خدا کی لعنت ہے اور اوسکا غصہ ہے اور نہ قبول کی جاوے گی اوس سے توبہ اور نہ فدیہ یا نہ قبول کیا جاویگا فرض اوسکا اور نفل اوسکا **باب** الدیۃ کم ھی دیت کی مقدار کا بیان

عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى ان من قتل خطأ فديته مائة من الابل ثلاثون بنت مخاض وثلاثون بنت لبون وثلاثون حقة وعشر بني لبون ذكر **ترجمه** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت مین فیصلہ فرمایا سو اونٹ تیس اونٹنی برس بھر کے عمر کی اور تیس اونٹنیان دو برس کی عمر والین اور تیس اونٹنیان تین برس والین جو چوتھی برس مین لگی ہون اور دس اونٹ نر دو دو برس کے جو تیسری مین لگے ہون ॥ **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كانت قيمة الدية على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم ثمان مائة دينار ثمانية الاف درهم ودية اهل الكتاب يومئذ النصف من دية المسلمين قال فكان ذلك كذلك حتى استخلف عمر رحمه الله فقام خطيبا فقال ان الابل قد غلت قال ففرضها عمر على اهل الذهب الف دينار وعلى اهل الورق اثني عشر الفا وعلى اهل البقر مائتي بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وعلى اهل الحلل مائتي حلة قال وترك دية اهل الذمة لم يرفعها فيما رفع من الدية **ترجمه** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیت کی قیمت آٹھ سو دینار یا آٹھ ہزار درہم تھے (یعنے دیت کی دونون کی قیمت) اور کتاب والے کی دیت (یعنے ذمی یا معاہد کی) اوسوقت مسلمانون سے آدھی تھی پھر اسی طرح پر دیت کا حکم جاری رہا یہانتک کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئی اور آپ خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے تو فرمایا کہ مقرر اونٹ کی قیمت تو گران ہو گئی۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت عمر نے سونے والے کی دیت ہزار دینار اور چاندی والے پر بارہ ہزار ٹھہرائے (یعنے درہم) اور گائے بیل والے پر دو سو گائی اور بکری والے پر دو ہزار بکریان اور حلل والے پر دو سو حلہ (**ف** یعنے کپڑے والے پر دو سو جوڑے کپڑے کے مین حلہ چادر اور ازار کو بولتے ہین اطلاق حلہ کا جفت پر ہی صرف ایک ہی کو نہین بولتے **ت**) اور چھوڑدی ذمیون کی دیت **ف** یعنے جیسے بدستور تھی ویسی ہی چھوڑدی ذمی کی دیت چاندی سونے والے پر نہ بڑہائی **ت** نہ چڑہائی جیسی چڑہائی دیت مسلمان کی رہنے دی اوسکی دیت وہی چار سو دینار یا چار ہزار درم رہی یعنے مسلمان کی نصف) **عن** عطاء بن ابي رباح ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قضى في الدية على اهل الابل مائة من الابل وعلى اهل البقر مائتي بقرة وعلى اهل الشاء الفي شاة وعلى اهل الحلل مائتي حلة وعلى اهل القمح شيئا لم يحفظه محمد **ترجمه** عطاء ابن ابی رباح سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت کی بابت حکم فرمایا اونٹ والون پر سو اونٹ اور گائے بیل والون پر دو سو گائے اور بکریون والے پر دو ہزار بکریون کا اور حلل والے پر دو سو حلہ اور گیہون والون پر اتنی گیہون جو یاد نہ رہی محمد بن اسحاق کو جو راوی ہین اس حدیث کے **عن** جابر بن عبد الله فرض رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكر مثل حديث موسى قال وعلى اهل الطعام شيئا لا احفظه **ترجمه** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

ایسا ہی مقرر کیا دیت کو یکن یا نہیں یا کہ انہوں نے ان پر آپ نے کہی دیت مقرر کی راوی کو یاد نہ رہا ٭ عن عبد اللہ
بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیۃ الخطأ عشرون حقۃ وعشرون جذعۃ و
عشرون بنت مخاض وعشرون بنت لبون وعشرون بنی مخاض ذکر ٭ ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطا کی دیت کے باب میں فرمایا بیس حقے میں اور بیس جذعے اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت
لبون اور بیس بنی مخاض (یعنی نر اونٹ ایک ایک برس کے جو دوسرے برس میں لگے ہوں) حقہ اور جذعہ اور بنت مخاض اور
بنت لبون کا بیان کتاب الزکوۃ میں گزرا) عن ابن عباس ان رجلا من بنی عدی قتل فجعل النبی صلی اللہ
علیہ وسلم دیتہ اثنی عشر الفا ٭ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے ایک شخص بنی عدی میں سے قتل کیا گیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اسکی دیت بارہ ہزار ٹھہرائی (یعنی بارہ ہزار درہم یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق علیہ الرحمہ کا)

باب دیۃ الخطأ ۔ دیت قتل خطا کی یعنی قتل شبہ عمد کی جسکا حکم خطا کا سا ہے

عن عبد اللہ بن عمرو ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب یوم الفتح بمکۃ فکبر ثلاثا ثم قال لا الہ الا اللہ وحدہ صدق وعدہ
ونصر عبدہ وہزم الاحزاب وحدہ الا ان ہذہ حفظتہ عن مسدد ثم اتفقا الا ان کل مأثرۃ فی
الجاہلیۃ تذکر وتدعی من دم او مال تحت قدمی الا ما کان من سقایۃ الحاج وسدانۃ البیت ثم قال
الا ان دیۃ الخطأ شبہ العمد ما کان بالسوط والعصا مائۃ من الابل منہا اربعون فی بطونہا اولادہا
وحدیث مسدد اتم ٭ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے روز خطبہ پڑھا اور تین
مرتبہ اللہ اکبر فرمایا اور پھر فرمایا نہیں ہے کوئی لائق بندگی کے سوا اللہ تعالی اکیلے کے سچا کیا اوس نے وعدہ اپنا اور مدد
کی اپنے بندہ کی اور شکست دی لشکروں کو اکیلے آگاہ ہو جاؤ جتنی فضیلتیں جاہلیت کے زمانے کی تھیں اور انکا ذکر ہوا
کرتا تھا یا جتنے دعوے جاہلیت کے تھے خواہ خون کے ہوں یا مال کے وہ سب میرے پاؤں کے تلے میں (یعنی لغو اور باطل ہیں
ابکوئی نہیں چل سکتا مگر حاجیوں کو پانی پلانا (جو بنی ہاشم کے سپرد تھا) اور بیت اللہ کی خدمت (جو بنی شیبہ کے سپرد تھی اب بھی
انہی کو رہیگی) پھر آپ نے فرمایا خبردار ہو جاؤ مقرر خطا کی دیت جو عمد کے مشابہ ہے جب کوڑے اور لاٹھی سے ہو تو سو اونٹ ہیں
ان میں سے چالیس ہونگے جنکے پیٹ میں بچے ہوں اور باقی ویسے جیسے اوپر گزرے ٭ عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم معناہ قال خطب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الفتح او فتح مکۃ علی درجۃ البیت او الکعبۃ
ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے اسی طرح جیسے اوپر گزرا انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن خطبہ پڑھا کعبہ
شریف کی سیڑھی پر یا اوس کے چوکھٹ پر ٭ ف یعنی کعبہ شریف کے دروازہ کی چوکھٹ پر یا سیڑھی پر جو اوس سے لگی ہوگی اوپر
چڑھنے کے لیے بعضوں نے کہا اوس وقت ایک لکڑی لگی تھی ٭ عن مجاہد قال قضی عمر فی شبہ العمد ثلاثین حقۃ
وثلاثین جذعۃ واربعین خلفۃ ما بین ثنیۃ الی بازل عامہا ٭ ترجمہ مجاہد سے روایت ہے شبہ عمد کے باب

حضرت عمر نے حکم فرمایا کہ تیس حقے ہین اور تیس جذعے ہین اور چالیس اونٹ چھہ برس کے سن سے نو برس کے سن تک کے

عن علی رضی الله عنه انه قال فی شبه العمد اثلاث ثلاث و ثلاثون حقة و ثلاث و ثلاثون جذعة واربع و ثلاثون ثنية الی بازل عامها كلها خلفة وبه عن ابی اسحاق عن علقمة والاسود قال عبد الله فی شبه العمد خمس وعشرون حقة و خمس وعشرون جذعة و خمس وعشرون بنات لبون و خمس وعشرون بنات مخاض **ترجمہ** حضرت علی رضی الله عنہ سے روایت ہے انہون نے کہا شبہ عمد کی دیت اثلاث کے روسے ہے (یعنی تین قسم سے) تینتیس حقے اور تینتیس جذعے اور چونتیس ثنیہ برس بازل تک ہین **ف** بازل اوس اونٹ کو بولتے ہین جسکے دانت نکل آوین اور قوت اوسکی تمام و کمال ہو اور بعد اوسکے پھر کوئی دانت نہ پیدا ہو اور یہہ آٹھوین برس کے تمام ہونے اور نوین برس کے شروع ہونے مین ہوتا ہے تو اس حالت کے بعد پھر کوئی نام نہین بازل عام اور بازل عامین کہتے ہین اور بازل اوس مرد کو بھی بولتے ہین جو کامل ہو **ت** اور یہہ سب گابہن ہون عن عبد الله فی شبه العمد خمس وعشرون حقة و خمس وعشرون جذعة و خمس وعشرون بنات لبون و خمس وعشرون بنات مخاض **ترجمہ** عبد الله بن مسعود سے شبہ عمد کی دیت کے باب مین روایت ہے پچیس حقے اور پچیس جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض عن علی رضی الله عنه فی الخطا ارباعا خمس وعشرون حقة و خمس وعشرون جذعة و خمس وعشرون بنات لبون و خمس وعشرون بنات مخاض **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے دیت خطا مین ارباعا کے روسے (یعنے چار قسمین) پچیس حقے اور پچیس جذعے اور پچیس بنات لبون اور پچیس بنات مخاض (مراد اس خطا سے شاید خطا کے عمد ہے جسکو شبہ عمد کہتے ہین) عن زید بن ثابت فی الدیة المغلظة فذکر مثله سواء قال ابو داؤد قال ابو عبید وغیر واحد اذا دخلت الناقة فی السنة الرابعة فهو حق والانثی حقة لانه یستحق ان یحمل علیه ویرکب فاذا دخل فی الخامسة فهو جذع وجذعة فاذا دخل فی السادسة والقی ثنیته فهو ثنی فاذا دخل فی السابعة فهو رباع ورباعیة فاذا دخل فی الثامنة والقی السن الذی بعد الرباعیة فهو سدیس وسدس فاذا دخل فی التاسعة وفطر نابه وطلع فهو بازل فاذا دخل فی العاشرة فهو مخلف ثم لیس له اسم ولکن یقال بازل عام وبازل عامین ومخلف عام ومخلف عامین الی ما زاد وقال النضر بن شمیل ابنة مخاض لسنة وابنة لبون لسنتین وحقة لثلاث وجذعة لاربع والثنی لخمس ورباع لست وسدیس لسبع وبازل لثمان قال ابو داؤد قال ابو حاتم فاذا القی رباعیة فهو رباع وقال ابو عبید اذا لقحت فهی خلفة فلا تزال خلفة الی عشرة اشهر فاذا بلغت عشرة اشهر فهی عشراء قال ابو حاتم اذا القی ثنیته فهو ثنی واذا القی رباعیته فهو رباع **ترجمہ** زید بن ثابت سے دیت مغلظہ مین ایسا ہی مروی ہے جیسا اوپر گذرا **ف** تغلیظ کے معنے دیت سخت

اور مثل کردیا دیت اجماعیتا ہے قتل خطا مین یعنے بیس بنت مخاض بیس بنت لبون بیس ابن مخاض بیس حقے بیس جذعے۔ اب اوسکی تغلیظ شبہ عمد مین ابو حنیفہ اور احمد کے نزدیک یہ ہے کہ ارباعاً کرین یعنے پچیس بنت مخاض پچیس بنت لبون پچیس حقے پچیس جذعے۔ اور شافعی اور محمد کے نزدیک یہ ہے کہ اثلاثاً ہو یعنے تیس جذعے اور تیس حقے اور چالیس خلفے جیسے اوپر کئی روایات مین گذرا۔ ابو داؤد نے کہا جب اونٹنی زیادہ اونٹ چوتھے سال مین لگے تو وہ حقہ ہے کیونکہ وہ لائق ہوگیا سواری اور بار برداری کے جب پانچوین مین لگے تو وہ جذعہ یا جذع ہے جب چھٹے سال مین لگے اور سامنے کے دانت نکالے تو وہ ثنی ہے پھر جب ساتوین برس مین لگے تو وہ رباع اور رباعیہ ہے جب آٹھوین برس مین لگے اور وہ دانت نکالے جو بعد رباعیہ کے ہے تو وہ سدیس اور سدس ہے پھر جب نوین برس مین لگے اور کچلیان اوسکی نکل آوین تو وہ بازل ہے اور جب دسوین برس مین لگے تو وہ مخلف ہے پھر اوسکا کوئی نام نہین لیکن یون کہتے ہین ایک سال کا بازل دو سال کا بازل ایک سال کا مخلف دو سال کا مخلف نضر بن شمیل نے کہا بنت مخاض ایک سال کی اونٹنی بنت لبون دو سال کی اونٹنی حقہ تین برس کی جذعہ چار برس کی ثنی پانچ برس کی رباع چھ برس کے سدیس سات برس کی بازل آٹھ برس کے اور ابو حاتم اور اصمعی نے کہا جذوعہ ایک وقت ہے کسی سن کا نام نہین ہے ابو حاتم نے کہا جب وہ رباعی دانت نکالے تو رباع ہو جاتی ہے۔ ابو عبید نے کہا جب وہ حاملہ ہو جاوے تو اوسکو خلفہ کہتے ہین دس مہینے تک پھر دس مہینے کے بعد وہ عشراء ہے جب دس مہینے مین اونٹنی کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو شروع حمل سے دس مہینے تک اوسکو خلفہ کہتے ہین پھر عشراء اور عشار اور ابو حاتم نے کہا جب وہ سامنے کے دانت نکالے تو اوسکو ثنی کہتے ہین پھر جب رباعیہ نکالے تو وہ رباع ہے **ف** یہ مضمون کتاب الزکوۃ مین گذر چکا ہے یہان پھر دوبارہ ترجمہ کردیا گیا اسلیے کہ مؤلف نے دوبارہ بیان کیا اور کچھ کمی بیشی بھی ہے **باب** دیات الاعضاء اعضاء کی دیت کا بیان **عن** ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاصابع سواء عشر عشر من الابل **ترجمہ** ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیان سب برابر ہین ان کی دیت دس دس اونٹ ہین یعنی کسی انگلی کی دیت دوسری انگلی سے کم زیادہ نہین ہے **عن** الاشعری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الاصابع سواء قلت عشر عشر قال نعم **ترجمہ** اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیان سب برابر ہین مینے عرض کیا ہر ایک انگلی کی دیت دس دس اونٹ ہین آپ نے فرمایا ہان **ف** دونون ہاتھ کی انگلیان اگر کاٹ ڈالے تو پوری دیت نفس کی یعنے سو اونٹ دینا ہونگے اسی طرح دونون پاؤن کی انگلیان **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم هذه وهذه سواء یعنی الابهام والخنصر **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگلیان برابر ہین اور دانت برابر ہین اور سامنے کے دانت ہون یا ڈاڑھین ہون یہ اور وہ برابر ہین یعنے انگوٹھا اور چھنگلیا (یعنی دیت مین کوئی فرق نہین) **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاسنان سواء والاصابع سواء **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دانت برابر ہین اور انگلیان برابر ہین

عن ابن عباس قال جعل رسول الله صلى الله عليه وسلم اصابع اليدين والرجلين سواء ترجمہ ابن عباس سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اور پیر دونوں کے اونگلیوں کو برابر ٹھہرایا عن عمرو بن شعيب عن ابيه
عن جده ان النبي صلى الله عليه وسلم قال في خطبته وهو مسند ظهره الى الكعبة في الاصابع عشر
عشر ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
خطبے میں آپ اپنی پیٹ کعبے کے طرف کیے ہوئے تھے کہ اونگلیوں میں دس دس اونٹ ہیں عن عمرو بن شعيب عن
ابيه عن جده عن النبي صلى الله عليه وسلم قال في الاسنان خمس خمس قال ابو داود وجدت في كتابي
عن شيبان ولم اسمعه منه فحدثناه ابو بكر صاحب لنا ثقة قال ثنا شيبان ثنا محمد يعني ابن راشد
عن سليمان يعني ابن موسى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقوم دية الخطأ على اهل القرى اربعمائة دينار او عدلها من الورق يقومها على اثمان الابل فاذا
غلت رفع في قيمتها واذا هاجت رخصا نقص من قيمتها وبلغت على عهد رسول الله صلى الله
عليه وسلم ما بين اربعمائة دينار الى ثمان مائة دينار وعدلها من الورق ثمانية آلاف درهم وقضى
رسول الله صلى الله عليه وسلم على اهل البقر مائتي بقرة ومن كان دية عقله في الشاء فالفي شاة قال
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان العقل ميراث بين ورثة القتيل على قرابتهم فما فضل فللعصبة
قال وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في الانف اذا جدع الدية كاملة وان جدعت ثندوته فنصف
العقل وفي الرجل نصف العقل وفي المأمومة ثلث العقل ثلاث وثلاثون من الابل وثلث او قيمتها
من الذهب او الورق او البقر او الشاء والجائفة مثل ذلك وفي الاصابع في كل اصبع عشر من الابل
وفي الاسنان خمس من الابل في كل سن وقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان عقل المرأة بين عصبتها من
كانوا لا يرثون منها شيئا الا ما فضل عن ورثتها وان قتلت فعقلها بين ورثتها وهم يقتلون قاتلهم
وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ليس للقاتل شيء وان لم يكن له وارث فوارثه اقرب الناس اليه ولا يرث
القاتل شيئا قال محمد هذا كله حدثني سليمان بن موسى عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ترجمہ
عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دانتوں میں پانچ
پانچ فرمائے یعنی ہر دانت میں پانچ اونٹ ہیں ابو داود نے کہا میں نے اپنی کتاب میں شیبان سے روایت کی لیکن میں نے
اون سے اس حدیث کو نہیں سنا ہمارے ایک ساتھی ابو بکر نے ہم سے روایت کیا شیبان سے انہوں نے محمد بن راشد سے کہا
انہوں نے سلیمان بن موسی سے انہوں نے سلیمان بن موسی سے روایت کیا عمرو بن شعیب اوس نے اپنے باپ سے
اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطا کی دیت کی قیمت کرتے تھے بستی والوں پر چار سو دینار

یا اوس کے برابر چاندی سے اور اوسکی قیمت اونٹون کے مول پر کیا کرتے تہے پہر جب گرانی ہوتی تو اوسکی قیمت بڑہا دیتے
ف یعنی دیت کے اونٹون کے قیمت زیادہ کر دیتے تہے **ت** اور جب ارزانی معلوم ہوتی تو دیت کی قیمت سے
گہٹا دیتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین دیت کی قیمت چار سو دینار سے لیکر آٹہہ سو دینار تک پہونچی اور
یہی کے برابر چاندی سے آٹہہ ہزار درہم اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گائے بیل والون پر دو سو گائے کا حکم کیا اور بکری
والون پر دو ہزار بکریوں کا راوی کہتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کا مال مقتول کے وارثون کی میراث
ہے اپنی اپنی قرابت کیموافق (یعنی ترکے کیطرح پہلے ذوی الفروض کو اونکا حصہ ملیگا) پھر جو اون سے بچے وہ عصبہ کو ملیگا
راوی نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا جب پوری ناک کاٹی جاوے تو پوری دیت لازم ہوگی اور جب نرمہ
کاٹا جاوے (یعنی نیچے کا گڑا جو نرم ہے) تو آدہی دیت لازم ہوگی یعنی پچاس اونٹ یا اوسکے برابر سونا یا چاندی یا سو گائین
یا ہزار بکریان اور جب ایک ہاتہہ کاٹا جاوے تو آدہی دیت لازم ہوگی اسیطرح ایک پانون مین آدہی دیت دینا ہوگی اور مومہ
(وہ زخم جو دماغ تک پہونچے) مین تہائی دیت دینا ہوگی یعنی تینتیس اونٹ اور ایک تہائی یا اوسقدر قیمت سونے چاندی سے
یا گائین یا بکریان اور جائفہ (جو زخم پیٹ تک پہونچے) مین ایسا ہی ہے اور انگلیون مین ہر ایک انگلی کے بدلے دس اونٹ
دینا ہونگے اور دانتون مین ہر دانت کے بدلے پانچ اونٹ دینا ہون گے اور حکم فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ عورت کی جنایت
کی دیت اوسکی عصبات کے درمیان تقسیم ہے (یعنی عورت کوئی جنایت کرے تو دیت اوسکے عصبات کو دینا ہوگی) یعنی اون
لوگون کو جو ذوی الفروض سے بچا ہوا مال لیتے ہیں (جیسے بیٹا چچا باپ بہائی وغیرہ) پس اگر عورت خود قتل کیجاوے
تو اوسکی دیت اوسکے سب وارثون مین تقسیم ہوگی اور وہی لوگ قصاص کے بھی مالک ہون گے (یعنی ذوی الفروض اور عصبات
سب کو استحقاق ہوگا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قاتل کو ترکے مین سے کچھ نہ ملیگا اور مقتول کا اگر کوئی وارث
نہ ہو تو جو سب سے قریب ناتیوالا ہوگا وہی وارث ہوگا لیکن قاتل ہرگز وارث نہ ہوگا **ف** یہ اوسکے قتل کی سزا ہے کہ میراث
پانے سے محروم ہوا **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عقل شبہ العمد
مغلظ مثل عقل العمد ولا یقتل صاحبہ قال وزاد نا خلیل عن ابن راشد وذلک ان ینزو الشیطان
بین الناس فیکون دما فی عمیا فی غیر ضغینۃ ولا حمل سلاح **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے
اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شبہہ عمد کی دیت مثل دیت عمد کے سخت ہے اور اوسکا قاتل
نہ مارا جاویگا اور قتل شبہ عمد کیا ہے ایک فساد شیطانی ہے لوگون مین جسمین خون ہوجاوے اور خونی معلوم نہو بغیر کینہ اور ہتہیار
اوٹہانیکے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المواضح خمس **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا موضحہ مین پانچ اونٹ ہین (مواضح جمع ہے موضحہ کی یعنی وہ زخم جو ہڈی کہول دے)
عن عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی العین القائمۃ السادۃ لمکانہا

بثلث الدية ترجمہ عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
حکم فرمایا جو آنکھہ اپنی جگہہ قائم رہے لیکن بینائی جاتی رہے تو اوسمین تہائی دیت ہے) **باب دية الجنين** پیٹ
کے بچے کی دیت کا بیان **عن** المغيرة بن شعبة ان امرأتين كانتا تحت رجل من هذيل فضربت
احداهما الاخرى بعمود فقتلتها فاختصموا الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال احد الرجلين كيف ندي من لا صاح
ولا اكل ولا شرب ولا استهل فقال اسجع كسجع الاعراب فقضى فيه غرة وجعله على عاقلة المرأة ترجمہ
مغیرہ بن شعبہ سے روایت ہے ہذیل مین سے ایک شخص کے پاس دو عورتین تہین پہر اون مین سے ایک نے دوسری کو لکڑی
سے مار کر قتل کر ڈالا اور دونون طرف والون مین جہگڑا ہوا پہر وہ جہگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا (جہگڑا یہہ تہا
کہ مقتولہ حاملہ تہی اوسکی پیٹ مین بچہ تہا ضرب سے وہ بہی گیا اوسکی وارث بچہ کی دیت مانگتے تہے اور قاتلہ کے وارث دیت بچہ کی
نہ دیتے تہے) اون مین سے ایک نے کہا ہم کیونکر دیت دین اوس شخص کے جو نہ رویا نہ کہایا نہ پیا نہ چلایا اور یہ اوس نے مقفی
عبارت مین کہا آپ نے فرمایا کیا تم سجع بولتے ہو دیہاتیون کیطرح پہر آپ نے حکم کیا ایک بردہ دینے کا بچہ کی دیت مین
قاتلہ کے وارثون کو حکم کیا **عن** منصور باسناده ومعناه وزاد فجعل النبي صلى الله عليه وسلم دية المقتولة
على عصبة القاتلة وغرة لما في بطنها ترجمہ منصور نے اوسی اسناد سے روایت کیا ہے جیسے گزرا زیادہ یہہ ہے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت کو قاتلہ کے جماعت پر ٹہرایا اور ٹہرایا غرہ کو دیت اوس بچہ کی جو پیٹ مین تہا (غرہ
کہتے ہین غلام یا لونڈی کو مطلب یہ ہے کہ آپ نے بچے کی دیت مین ایک بردہ دینے کا حکم کیا) **عن** المسور بن مخرمة
ان عمر استشار الناس في املاص المرأة فقال المغيرة بن شعبة شهدت رسول الله صلى الله عليه وسلم
قضى فيها بغرة عبد او امة فقال ائتني بمن يشهد معك فاتاه محمد بن مسلمة زاد هارون فشهد
له يعني ضرب الرجل بطن امرأته قال ابو داود بلغني عن ابي عبيد انما سمي املاصا لان المرأة تزلقه
قبل وقت الولادة وكذلك كل ما زلق من اليد وغيره فقد ملص ترجمہ مسور بن مخرمہ سے روایت ہے
حضرت عمر نے مشورہ لیا لوگون سے اسقاط حمل مین (یعنے اسقاط حمل کی دیت کے باب مین اگر کوئی کسی پیٹ والی عورت کو
صدمہ پہونچا دے جس سے اوسکا بچہ گرکر ہلاک ہو جاوے) تو مغیرہ بن شعبہ نے کہا مین موجود تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
میرے سامنے اسمین ایک بردہ دینے کا حکم کیا غلام ہو یا لونڈی حضرت عمر نے کہا ایک اور شخص کو لاؤ جو تمہارے ساتہہ گواہی
دے وہ محمد بن مسلمہ کو لیکر آئے انہون نے گواہی دی ابو داؤد نے کہا مجہکو ابو عبید سے یہہ پہونچا کہ اسقاط حمل کو املاص کہتے
ہین اسوجہ سے کہ املاص کے معنے ازلاق یعنے پہسلانے کے ہین اور عورت گویا پہسلا دیتی ہے بچے کو جننے سے پہلے اسیطرح ہاتہہ سے
کوئی چیز پہسلا دے تو اوسکو بہی ملص کہتے ہین **عن** عمر انه سال عن قضية النبي صلى الله عليه وسلم في ذلك فقام
حمل بن مالك بن النابغة فقال كنت بين امرأتين فضربت احداهما الاخرى بمسطح فقتلتها وجنينها

فقضى رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنينها بغرة وان تقتل قال ابو داود قال النضر بن شميل
المسطح هو الصولج قال ابو داود وقال ابو عبيد المسطح عود من اعواد الخباء ترجمہ حضرت عمرؓ نے
اس باب مین دریافت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا حکم کرتے تھے (پیٹ کا بچہ گرا دینے مین) تو حمل بن مالک
بن نابغہ کھڑا ہوا اور کہا کہ مین دو عورتون کے بیچ مین تہا اون مین سے ایک نے دوسری کو لکڑی اوٹھا کر ماری
وہ مرگئی اور اوسکے پیٹ کا بچہ بھی گیا تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکے بچے کی دیت مین ایک بردہ دینے کا حکم کیا اور
قاتلہ کے قتل کرنیکو فرمایا (قصاصا) ابو داود نے کہا نضر بن شمیل نے کہا یہ لکڑی روٹی پکانے کی لکڑی تہی۔
ابو عبید نے کہا خیمہ کی ایک لکڑی تہی (مترجم نے کہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بہاری لکڑی سے مارنا جس سے مرنے
کا گمان ہو قتل عمد ہے اور اوس مین قصاص واجب ہوتا ہے نہ قتل شبہ عمد جیسے امام اعظمؒ نے خیال کیا ہے **عن** طاوس
قال قام عمر رضي الله عنه على المنبر فذكر معناه لم يذكر وان تقتل زاد بغرة عبد او امة قال فقال
عمر الله اكبر لو لم اسمع بهذا لقضينا بغير هذا ترجمہ طاوس نے حضرت عمرؓ سے ایسی ہی روایت کی جیسی اوپر
بیان ہوئی اسمین یہ نہین ہے کہ آپ نے اوس عورت کو قتل کا حکم دیا اتنا زیادہ ہے کہ آپ نے ایک بردہ دینے کا حکم کیا خواہ
وہ غلام ہو یا لونڈی حضرت عمرؓ نے کہا اللہ اکبر اگر ہم پہلے سے اسکو نہ سنتے تو ہم کچھہ اور حکم کرتے **عن** عكرمة عن
ابن عباس في قصة حمل بن مالك قال فاسقطت غلاما قد نبت شعره ميتا وماتت المرأة فقضى على
العاقلة الدية فقال عمها انها قد اسقطت يا نبي الله غلاما قد نبت شعره فقال ابو القاتلة انه
كاذب انه والله ما استهل ولا شرب ولا اكل فمثله يطل فقال النبي صلى الله عليه وسلم اسجع الجاهلية
وكهانتها ادّ في الصبي غرة قال ابن عباس كان اسم احداهما مليكة والاخرى ام غطيف ترجمہ
ابن عباس سے روایت ہے حمل بن مالک کے قصے مین کہ اوس عورت کے پیٹ سے بچہ گر پڑا جسکے بال اوگ آئے تھے لیکن
وہ مرا ہوا نکلا پہر عورت بھی مر گئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری عورت کے کنبے والون سے دیت دلائی اوس
(مقتولہ کے) چچا نے کہا یا رسول اللہ اوس عورت کے پیٹ سے ایسا بچہ گرا جسکے بال نکل آئے تہے قاتلہ کے باپ نے کہا یہ جھوٹا ہے قسم خدا
کی وہ لڑکا چلایا نہ تہا اوس نے پیا نہ کہایا ایسے لڑکے کا خون لغو ہے (نہ اوسمین دیت ہے نہ قصاص) رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا کیا جاہلیت کی سی سجع عبارت بولتا ہے جیسے کاہن بولتے تھے (بہت مقفی عبارت بولنا اور باتون مین سجع کا خیال
رکھنا یہ جاہلیت کے کاہنون اور نجومیون کا طریقہ تھا جو غیب کی بات بتلایا کرتے تھے تاکہ لوگون کو فریفتہ کرین) اور اوس بچے
کے بدلے مین ایک بردہ ابن عباس نے کہا کہ اون دونو عورتون مین سے ایک کا نام ملیکہ تہا اور دوسری کا نام ام غطیف **عن** جابر
بن عبد الله ان امرأتين من هذيل قتلت احداهما الاخرى ولكل واحدة منهما زوج وولد قال فجعل
رسول الله صلى الله عليه وسلم دية المقتولة على العاقلة القاتلة وبرأ زوجها وولدها قال فقال عاقلة

المقتولة میراثها لنا قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا میراث لها لزوجها وولدها ترجمہ جابر بن عبداللہ سے روایت ہے ہذیل کی دو عورتوں میں سے ایک نے دوسری کو مار ڈالا اور ہر ایک کا خاوند بھی تھا اور اولاد بھی تھی۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتولہ کی دیت قاتلہ کے کنبے والوں سے دلائی (یعنی اوسکی قوم والوں سے) اور اوسکی خاوند اور اولاد سے کچھہ مواخذہ نہیں کیا تو مقتولہ کے کنبے والوں نے کہا اوسکی میراث ہم کو ملیگی (اسوجہ سے کہ اگر وہ جنایت کرتے تو اوسکی دیت ہم دیتے) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میراث اوسکی اوسکے خاوند اور اولاد کو ملیگی (لیکن جنایت کی دیت تم لوگوں کو دینا ہوگی یہہ حکم شرع شریف کا ہے) عن ابی هریرة قال اقتتلت امرأتان من هذیل فرمت احدهما الاخری بحجر فقتلتها فاختصموا الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم دیة جنینها غرة عبدا و ولیدة وقضی بدیة المرأة علی عاقلتها وورثها ولدها ومن معهم فقال حمل بن النابغة الهذلی یا رسول الله کیف اغرم دیة من لا شرب ولا اکل ولا نطق ولا استهل فمثل ذلک یطل فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم انما هذا من اخوان الکهان من اجل سجعه الذی سجع ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے بنی ہذیل میں سے دو عورتیں لڑیں آپس میں اور ایک نے دوسری کو پتھر مار ڈالا پہر وہ جھگڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اوسکی بچہ کی دیت تو غرہ ہے غلام یا لونڈی اور عورت کی دیت کا حکم فرمایا مارنیوالے کی جماعت پر اور اوس عورت کا وارث کیا اوس کے لڑکے کو اور جو اوس کے ساتھہ تھے تو حمل بن مالک بن نابغہ نے کہا یا رسول اللہ میں کیونکر تاوان دوں اوس کا جس نے نہ پیا نہ کہایا نہ بولا نہ چلایا ایسا خون تو لغو ہے آپ نے فرمایا یہہ کاہنوں کا بہائی معلوم ہوتا ہے اسلیے کہ اوس نے مسجع عبارت بولی ف امر باطل کے حق کرنیکو لیکن احقاق حق کو لیے مسجع عبارت بولنا درست ہے خود اللہ نے اور اوس کے رسول نے مسجع الفاظ استعمال کیے ہیں اور کاہن لوگ غلط مضامین میں عمدہ الفاظ بولتے تہے لوگونکو بہکانے کو لیے (مرقاۃ الصعود) عن ابی هریرة فی هذه القصة قال ثم ان المرأة التی قضی علیها بالغرة توفیت فقضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بان میراثها لبنیها وان العقل علی عصبتها ترجمہ ابوہریرہ سے اس قصے میں روایت ہے مقرر وہ عورت جسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے غرہ کا حکم فرمایا تہا مرگئی پہر حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میراث اوسکی اوسکی بیٹے کے لیے ہے اور دیت عصبہ پر ہے (یعنی جو وارث اوسکی اوسکے قوم میں سے ہوں جیسے چچا وا وا وغیرہ) عن بریدة ان امرأة حذفت امرأة فاسقطت فرفع ذلک الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل فی ولدها خمس مائة شاة ونهی یومئذ عن الخذف قال ابو داؤد کذا الحدیث خمس مائة شاة والصواب مائة شاة ترجمہ بریدہ سے روایت ہے ایک عورت نے دوسری عورت کو پتھر مارا اوسکا حمل گر گیا پہر یہہ مقدمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا آپنے اوس کے

بچہ کے بدلے مین پانسو بکریان دلائین اور آئندہ کے لیے لوگون کو پتھر مارنے سے منع کیا ابو داؤد نے کہا روایت ایسی ہی ہی پانسو بکریون کی اور صحیح سو بکریان ہین اور شاید لوگون کی عادت ہی خالی ڈھیلی اور پتھر چلایا کرتے ہین کسی کے لگ جاتا ہی آپ نے اس سی منع کیا **عن** ابی ھریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین بغرۃ عبد او امۃ او فرس او بغل **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا جو بچہ کہ پیٹ مین مر گیا اوسکے بدلے غرہ غلام ہو یا لونڈی یا گھوڑا یا خچر دیا جاوے **عن** الشعبی قال الغرۃ خمس مائۃ درھم قال ابو داود قال ربیعۃ الغرۃ خمسون دینارا **ترجمہ** شعبی نے کہا غرہ کی قیمت پانسو درم ہین ابو داؤد نے کہا ربیعہ نے کہا پچاس دینار ہین

باب فی دیۃ المکاتب مکاتب کی دیت کا بیان **عن** ابن عباس قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی دیۃ المکاتب یقتل یؤدی ما ادی من مکاتبتہ دیۃ الحر وما بقی دیۃ المملوک **ترجمہ** ابن عباس سی روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا جب مکاتب قتل کیا جاوے تو جسقدر حصہ بدل کتابت مین سے ادا کر چکا ہی اوس قدر حصہ کی دیت مثل آزاد کی دیجاوے اور باقی کی مثل غلام کے (اوسکی قیمت ادا کرین) **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب المکاتب حدا او ورث میراثا یرث علی قدر ما عتق منہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی جب مکاتب کو ملے حد کا کام کری یا ترکے کا وارث ہو تو جسقدر آزاد ہوا ہے اوس کے موافق وارث ہوگا اور اوسی لحاظ سے اوس پر حد پڑیگی مثلا نصف بدل کتابت ادا کر چکا ہے تو نصف آزاد سمجہا جاویگا اور نصف غلام انکی یہ دو صورتون میں عمل ہوگا

باب فی دیۃ الذمی ذمی کی دیت کا بیان **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دیۃ المعاھد نصف دیۃ الحر **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اوس نے اپنے دادا سے روایت کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عہد والے کی دیت بہ نسبت آزاد کے آدہی ہی (یعنے جو کافر دار الاسلام مین عہد کے روسے رہتا ہو اوسکی دیت مسلمان کی آدہی ہی)

باب الرجل یقاتل الرجل فیدفعہ عن نفسہ ایک شخص دوسرے سے لڑے وہ اوسکو دفع کرے تو کچہہ سزا دہوگی دفع کرنے والے کو **عن** یعلی قال قاتل اجیر لی رجلا فعض یدہ فانتزعھا فندرت ثنیتہ فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاھدرھا وقال اترید ان یضع یدہ فی فیک تقضمھا کالفحل قال واخبرنی ابن ابی ملیکۃ عن جدہ ان ابا بکر رضی اللہ عنہ اھدرھا وقال بعدت سنہ **ترجمہ** یعلی سی روایت ہی ایک نوکر نے لڑائی کی ایک شخص سے تو اوسکا ہاتھ مونہہ سی کاٹا اوس نے اپنا ہاتھ کہینچا تو اوسکا دانت نکل پڑا پہر یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا آپ نے لغو کر دیا (یعنے دیت نہ دلائی اسکو دانت کی) اور آپ نے فرمایا کیا تو چاہتا ہے کہ وہ اپنا ہاتھ تیرے مونہہ مین دیدے اور تو اوسکو اونٹ کی طرح چبا ڈالے راوی نے کہا مجہہ سے ابن ابی ملیکہ نے نقل کیا اپنے دادا سے کہ حضرت ابوبکر صدیق نے اوس دانت کی دیت نہ دلائی اور کہا خدا کرے اوسکا دانت دور ہو

عن یعلی بن امیۃ بھذا زاد ثم قال یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم للعاض ان شئت ان تمکنہ من یدک

فبعضها ثم تنزعها من فيه وابطل دية اسنانه **ترجمہ** یعلے بن امیہ سے دوسری روایت بہی اسی طرح ہے اتنا زیادہ

ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کاٹنے والے سے فرمایا اگر تو چاہے تو یہ ہو سکتا ہے کہ تو بہی اپنا ہاتھ اوس کے موںنہ مین

دیدے وہ کاٹے پہر تو اوسکو گہسیٹ لی اور نہ دلائی دیت اوسکی دانتون کی، **باب** فیمن تطبب بغیر علم جو شخص علم

طب نہ جانتا ہو اور وہ کسی کا علاج کرے تو کیا سزا ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیه عن جده ان رسول الله

صلى الله عليه وسلم قال من تطبب ولا يعلم منه طب فهو ضامن **ترجمہ** عمرو بن شعیب نے اپنے باپ سے اور اونہون نے

اپنے دادا سے روایت کیا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص طبابت نہ جانتا ہو اور وہ اپنے کو خواہ نخواہ

طبیب ٹہراوے حالانکہ طبابت مین مشہور نہین ہے اور اوس کے علاج سے کوئی مرگیا تو وہ ضامن ہے **ف** یعنی اوسکو

دیت دینا ہوگی **عن** عبد العزيز بن عمر بن عبد العزيز حدثني بعض الوفد الذين قدموا على ابي قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما طبيب تطبب على قوم لا يعرف له تطبب قبل ذلك

فاعنت فهو ضامن قال عبد العزيز اما انه ليس بالنعت انما هو قطع العروق والبط والكي **ترجمہ** عبد العزيز

بن عمر بن عبد العزیز سے روایت ہی کہ بعض لوگ جو میری باپ پاس آئے اونہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو طبیب

نہ ہو اور وہ علاج کرے اوسکی طب دانی مشہور نہو پہر اوس کے علاج سے نقصان پہونچے تو وہ ضامن ہے (جیسے فصد کہولنے مین کوئی

رگ کاٹ ڈالے یا بری طور سے زخم چیرے یا داغ دیوے کہ مریض ہلاک ہو جاوے تو اوسکو دیت دینا ہوگی) **باب**

فی دیة الخطأ شبه العمد قتل خطا یعنی شبہ عمد کی دیت کا بیان **عن** عبد الله بن عمرو ان رسول الله صلی

الله عليه وسلم قال مسدد خطب يوم الفتح ثم اتفقا فقال الا ان كل مأثرة كانت في الجاهلية

من دم او مال تذكر وتدعى تحت قدمي الا ما كان من سقاية الحاج وسدانة البيت ثم قال الا

ان دية الخطأ شبه العمد ما كان بالسوط والعصا مائة من الابل منها اربعون في بطونها اولادها

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا فتح مکے کے روز تو فرمایا آگاہ ہو جاؤ

جتنی فضیلتین جاہلیت کے زمانے کی تہین اور انکا ذکر ہوا کرتا تہا یا جتنے دعوی جاہلیت کے ہون خون یا مال

کے سبب میری پاؤن کے تلے ہین (یعنے باطل اور ناسموع ہین) مگر حاجیونکا پانی پلانا اور بیت اللہ کی خدمت پہر آپ نے فرمایا

خبردار ہو خطا شبہ عمد کی دیت جو کوڑے یا لاٹھی سے ہو سو اونٹ ہین ان مین چالیس اونٹنیاں حاملہ ہون **ف**

یہ حدیث اوپر گذر چکی شبہ عمد کی دیت مین اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین اسمقام پہ نہین ہے مگر نسخہ مطبوعہ مصر مین پہر یہ

موجود ہے اس لیے ہم نے بہی مکرر لکہدی اور اوسکا ترجمہ دوبارہ لکہدیا **باب** فی جناية العبد يكون للفقراء

فقیر مفلس کا لڑکا کوئی جنایت کرے تو اوس سے دیت کا مواخذہ نہ ہوگا **عن** عمران بن حصين ان غلاما لاناس

فقراء قطع اذن غلام لاناس اغنياء فاتى اهله النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله انا

اناس فقرآء فلم یجعل علیہ شیئا ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے فقیرون مین سے کسی کے لڑکے نے کسی امیرزادی کے لڑکے
کا کان کاٹ ڈالا سو اوس غریب زادی کے سب لوگ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پاس حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ
ہم لوگ تو فقیر ہین سو آپ نے اون پر کچھ بھی نہ ٹھہرایا یعنی اون سے دیت نہ دلائی اس لیے کہ وہ فقیر تھے دیت کہان سے
دیتے اور قصاص نہ لیا اس وجہ سے کہ جنایت خطا سے ہوگی یا جانے نابالغ ہوگا ایسے شخص کی دیت بیت المال مین سے
امام ادا کرے **باب** فیمن قتل فی عمیا بین قوم جو شخص اندہا دہند مین مارا جاوے اوسکا قاتل معلوم نہ ہو **عن** ابن
عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قتل فی عمیا او رمیا یکون بینہم بحجر او بسوط فعقلہ عقل
الخطاء ومن قتل عمدا فقود یدیہ فمن حال بینہ وبینہ فعلیہ لعنۃ اللہ والملائکۃ
والناس اجمعین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یعنی بے دیکھے مارا گیا یا پتھر
چلانے مین اونہین مین کوئی شخص مارا گیا پتھر سے یا کوڑے سے مارا گیا تو دیت اوس کی خطا کی دیت ہوگی اور جو قصدا مارا
گیا تو وہ موجب قصاص کا ہے **ف** اگرچہ پتھر یا لکڑی سے مارا جاوے کیونکہ وہ عمد ہے **ت** اور جو دونون مین پڑے
قاتل کے بچانے کے لیے حائل ہو تو اوسپر خدا کی اور فرشتون اور لوگون کی لعنت ہے **باب** فی الدابۃ تنفح برجلہا
اگر جانور کسی کو لات مارے تو جانور کے مالک سے مواخذہ نہ ہوگا **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
الرجل جبار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جانور کا پانون جبار ہے یعنی بیکار ہے اوس مین دیت
نہ ہوگی **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال العجماء جرحہا جبار والمعدن جبار والبئر
جبار وفی الرکاز الخمس قال ابوداؤد العجماء المنفلتۃ التی لا یکون معہا احد تکون بالنہار لا تکون
باللیل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چوپائے کا تلف کرنا باطل ہے **ف** یعنی اگر کسی چوپائے
نے کسی کے مال یا زراعت کو تلف کر دیا تو کچھ لازم نہین آتا اور چوپائے والے پر ضمان بھی نہین آتا اور یہہ اوس صورت مین ہے کہ
جانور کے ساتھ کوئی ہانکنے والا وغیرہ نہ ہو اور اگر ہون تو وے ضامن ہین یا پیٹھ پر سوار ہو تو وہ ضامن ہے اور یہہ محمول ہے
ضامن نہ ہونا اوس صورت پر کہ جب مال تلف کر دے چھوٹ کر باوجود احتیاط مالک کے **ت** اور کان اور کنوان بھی باطل ہے
ف یعنی جب کسی نے کان کھدوایا یا کنوان اپنے ملک کی زمین مین پھر ان دونون مین سے کوئی گر پڑا یا کنوان کے کھودنے کو مقرر
ہوا اور گر کر ہلاک ہوگیا تو ان صورتون مین کھدوانے والون پر ضمان نہین **ت** اور رکاز مین خمس دینا ہوگا رکاز
جو مال زمین مین گڑا ہوا ملے اوس مین سے پانچوان حصہ امام لیگا باقی پانے والے کا ہے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم النار جبار **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگ باطل ہے یعنی کوئی
آگ اپنی زمین مین جلاوے اور وہ ہوا سے اوڑ کر کسی کے گھر یا اسباب مین لگ جاوے تو کچھ تاوان جلانیوالے پر لازم نہ ہوگا
باب القصاص من السن دانت کے قصاص کا بیان **عن** انس بن مالک قال کسرت الربیع اخت

انس بن النضر ثنية امرأة فاتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقضى بكتاب الله القصاص فقال انس بن النضر والذي بعثك بالحق لا تكسر ثنيتها اليوم قال يا انس كتاب الله القصاص فرضوا بارش اخذوه فعجب النبي صلى الله عليه وسلم وقال ان من عباد الله من لو اقسم على الله لابره قال ابو داود سمعت احمد بن حنبل قيل له كيف يقتص من السن قال تبرد ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع انس بن النضر کی بہن (ربیع پھوپھی) نے ایک عورت کا دانت توڑ ڈالا اوسکے لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے آپ نے اللہ کی کتاب کے موافق قصاص کا حکم کیا انس بن النضر نے کہا قسم اوس شخص کی آپ کو سچا پیغمبر کر کے بھیجا اوسکا دانت آج توڑا جاویگا آپ نے فرمایا اے انس اللہ کی کتاب حکم کرتی ہے قصاص کا پھر جس عورت کا دانت ٹوٹا تھا اوسکے وارث دیت لینے پر راضی ہوگئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تعجب کیا اور فرمایا بعضے بندے اللہ کے ایسے ہیں کہ اگر اللہ کے بھروسے پر کسی بات پر قسم کہا بیٹھیں تو اللہ اون کی قسم سچی کر دے (انس نے غصے میں اللہ کے بھروسے پر قسم کہا لی تہی کہ میری بہن کا دانت نہ توڑا جاویگا اللہ نے ویسا ہی کر دیا)

اخر كتاب الديات

(تمام ہوئی کتاب دیتوں کی)

بسم الله الرحمن الرحيم

اول كتاب السنة

کتاب اتباع سنت کی شروع ہوئی اللہ کے نام سے جو مہربان ہے رحمت والا عن ابی ہریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم افترقت اليهود على احدى او ثنتين وسبعين فرقة وتفرقت النصارى على احدى او ثنتين وسبعين فرقة وتفترق امتي على ثلاث وسبعين فرقة ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہوگئے یہود اکہتر یا بہتر فرقوں پر (شک ہے راوی کا) اور متفرق ہوگئے نصارے اکہتر یا بہتر فرقوں پر (شک ہے راوی کا) اور میری امت متفرق ہوگی تہتر مذہب پر ف مگر سب فرقے میری امت میں داخل ہیں اور جو غلطی پر ہیں وہ جہنم میں جاوینگے لیکن ہمیشہ جہنم میں نہ رہینگے مثل کافروں کی عن معاوية بن ابي سفيان انه قام فقال الا ان من قبلكم من اهل الكتاب افترقوا على ثنتين وسبعين ملة وان هذه الملة ستفترق على ثلاث وسبعين ثنتان وسبعون في النار وواحدة في الجنة وهي الجماعة زاد ابن يحيى وعمرو في حديثهما وانه سيخرج من امتي اقوام تجارى بهم تلك الاهواء كما يتجارى الكلب لصاحبه وقال عمرو الكلب بصاحبه لا يبقى منه عرق ولا مفصل الا دخله ترجمہ معاویہ بن ابی سفیان سے روایت ہے وہ کہڑے ہوئے انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم لوگوں میں کہڑے ہوئے اور فرمایا آگاہ ہو جاؤ تم سے پہلے اہل کتاب (یہود اور نصاریٰ) بہتر فرقے ہوگئے اور اس امت کے لوگ قریب ہیں کہ تہتر فرقے ہوجاویں اون میں سے بہتر جہنم میں جاوینگے اور ایک جنت میں جاویگا اور وہ فرقہ جماعت کا ہے (جو تمام ہے اسلام کی کتاب پر اور رسول کی سنت پر)

اور یہیر وہی صحابہ اور تابعین اور ائمہ راشدین علیہم الرضوان کا اور طریقہ توسط اور اعتدال کا ہی افراط اور تفریط سے درمیان
مین جبریہ اور قدریہ اور روافض اور خوارج اور مشبہہ اور معطلہ کے (ابن یحیی اور عمرو کی روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ میری امت
مین ایسے لوگ پیدا ہونگے جن مین گمراہیان ایسی سما جائینگی جیسے کلب (ایک مرض ہے جو دیوانہ کتے کے کاٹنے سے
پیدا ہو جاتا ہی) انسان کی ہر رگ اور جوڑ مین سما جاتا ہے (ایسی ہی بدعتین اون کی ہر رگ و ریشہ مین سما جاوینگی **باب**
مجانبۃ اهل الاهواء اہل بدعت کی صحبت سی پرہیز کرنا اور اون سی جدا رہنے کا بیان **عن** عائشۃ رضی اللہ عنہا

قالت قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہذہ الآیۃ ہو الذی انزل علیک الکتاب منہ آیات محکمات
الی اولو الالباب قالت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا رأیتم الذین یتبعون ما تشابہ منہ
فاولئک الذین سمی اللہ فاحذروہم **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی۔ ہو الذی انزل علیک الکتاب اخیر تک۔ یعنی اللہ وہ ہی جس نے اوتاری تجپر کتاب اوسکی
بعضی آیتین صاف ہین کہلی ہوئی وہ توجڑ ہین کتاب کے اور بعضے مشکل ہین پہلو دار پہر جنکی دلون مین گمراہی ہی وہ پیچہے پڑ
جاتے ہین اون مشکل دہوکے والے آیتون کے فساد کرنے کے لیے اور اوسکا مطلب حاصل کرنیکی لیے حالانکہ نہین جانتا کوئی
مطلب اونکا سواے اللہ کے) پہر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تم اونہین دیکہو جو پیچہے پڑ جاتی ہین قرآن کی دہوکے والی آیتون
کی تو وہ لوگ وہی ہین جنکا خدا نے قرآن مین نام لیا ہے تو اون سے بچو (یعنی اونکی صحبت سے پرہیز کرو **ف** قرآن کی آیتین دو طرح
کی ہین۔ محکم اور متشابہ۔ محکم وہ ہے جسکا مطلب صاف صاف کہلا ہی۔ اور متشابہ وہ ہی جسکا مطلب صاف نہین بلکہ اوس مین
دہوکہا ہے۔ سو محکم آیتین قرآن کی جڑ ہین اونہین پر عمل کرنیکا حکم ہے اور متشابہ آیت کا کہوج کرنا اور اوس کی اصل بات کو دریافت
کرنے کا حکم نہین قرآن مین حق تعالی نے فرمایا کہ جنکی دلون مین کجی اور گمراہی ہے وہی لوگ متشابہ آیت کا کہوج کرتے
ہین سو حضرت نے فرمایا کہ جو متشابہ آیت کا کہوج کرین تو وہ لوگ اونہین کجی اور گمراہی والون مین ہین جن کا خدا نے
قرآن مین نام لیا اور تم بتلایا سو اونکی صحبت سے کنارہ کرو تا اونکی بری صحبت کا اثر تم کو نہ ہو جاوے مسلمانون کو واجب ہے کہ سب قرآن پر ایمان لاوے
محکم پر عمل کرے اور متشابہ آیت کی اصل مطلب خدا پر چہوڑے مگر جس بات کو مالک حکمت والا منع کرے ہم کو کیا ضرور ہے جو اوس مین کہوج
کرین اور خدا کے غضب مین گرفتار ہون۔ اب تفصیل متشابہ اور محکم آیتون کی بڑی بڑی کتابون اور تفسیرون مین لکہی ہے
عن ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الاعمال الحب فی اللہ والبغض فی اللہ **ترجمہ** ابو ذر سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بزرگ ترین اعمال خدا کے واسطے آپس مین دوستی رکہنا اور خدا ہی کے لیے دشمنی رکہنا
ہی (خدا کے لیے دوستی اور دشمنی یہہ ہے کہ اوس مین دنیا کا علاقہ نہ ہو خالص خدا کے واسطے ہو) **عن** عبد اللہ بن کعب بن مالک
وکان قائد کعب من بنیہ حین عمی قال سمعت کعب بن مالک وذکر ابن السرح قصۃ تخلفہ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم فی غزوۃ تبوک قال ونہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلمین عن کلامنا ایہا الثلاثۃ

حتی اذا طال علی تسورت جدار حائط ابی قتادة وهو ابن عمی فسلمت علیه فوالله ما رد علی السلام ثم
ساق خبر تنزیل توبته **ترجمہ** عبید اللہ بن کعب بن مالک سے روایت ہے وہ کعب کو لیکر چلا کرتے تھے جب وہ اندہے
ہوگئے تھے اونکے سب بیٹون مین سے اور بیان کیا قصہ اونکے پیچھے رہ جانیکا غزوہ تبوک مین سے تو کعب نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے منع کردیا مسلمانون کو ہم تینون آدمیون سے باتین کرنے سے اسوجہ سے کہ ہم سے گناہ سرزد ہوا تہا یعنے جہاد کے لیے نہ نکلنا اور پیچھے
رہ جانا یہانتک کہ جب بہت دن ہوگئے تو مین ابو قتادہ کے باغ کے دیوار پہاند کر اون کے پاس گیا اور وہ میرے چچا کے بیٹے
تھے تو مین نے اونکو سلام کیا قسم خدا کے انہون نے میری سلام کا جواب نہ دیا پہر بیان کیا اون کے توبہ اترنے کا قصہ جو اوپر گذر چکا

باب ترک السلام علی اهل الاهواء اہل بدعت کو سلام کا جواب نہ دینا **عن** عمار بن یاسر قال قدمت علی
اهلی وقد تشققت یدای فخلقونی بزعفران فغدوت علی النبی صلی الله علیه وسلم فسلمت علیه فلم یرد
علی وقال اذهب فاغسل هذا عنك **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے مین اپنے گہر کے لوگون کے پاس آیا اور میرے ہاتہ
پہٹ گئے تھے تو اونہون نے زعفران میرے ہاتہون مین لتہیڑ دے جب مین صبح کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گیا تو مین
نے سلام کیا آپ نے سلام کا جواب نہ دیا اور فرمایا جا اپنے ہاتہونکو دہو کر اس سے **عن** عائشة رضی الله عنها انه اعتل
بعیر لصفیة بنت حیی وعند زینب فضل ظهر فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لزینب اعطیها بعیرا
فقالت انا اعطی تلك الیهودیة فغضب رسول الله صلی الله علیه وسلم فهجرها ذا الحجة والمحرم وبعض صفر
ترجمہ حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام المومنین صفیہ بنت حیی کا اونٹ بیمار ہوگیا اور ام المومنین زینب
کے پاس ایک اونٹ فاضل تہا انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین زینب سے فرمایا تم وہ اونٹ صفیہ کو دیدو انہون نے کہا کہ
اس یہودیہ کو دیدون یہ انہون نے طعن سے کہا چونکہ پہلی حضرت صفیہ یہود تہین اور اونکو حقیر جانا یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
غصے ہوگئے اور آپ نے زینب سے بات کرنا چہوڑ دی ذیحجہ اور محرم اور کچہہ صفر کے دنون تک

باب النهی عن الجدال فی القرآن قرآن مین جہگڑا کرنا منع ہے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال المراء فی القرآن کفر **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قرآن مین شک کے جہگڑنا کفر ہے **ف** خطابی نے کہا علمانے اختلاف کیا ہے اس حدیث
کی تاویل مین بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ جہگڑا کرے قرات مین مثلا ایک قرأت کو خدا کی طرف سے کہے اور دوسری کا انکار کرے حالانکہ ساتون قرأتین خدا
کی طرف سے ہین بعضون نے کہا مراد یہ ہے کہ جہگڑا کرے متشابہ آیتون مین اونکا انکار کرے اونکے معانی ظاہرہ کا بوجہ شبہات عقلی و فلسفی کے جیسے اہل کلام کا دستور
ہے

باب فی لزوم السنة اتباع حدیث ضروری ہے جیسے اتباع قرآن ضروری ہے **عن** المقدام بن معدی
کرب عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال الا انی اوتیت الکتاب ومثله معه
الا یوشك رجل شبعان علی اریکته یقول علیکم بهذا
القرآن فما وجدتم فیه من حلال فاحلوه وما وجدتم فیه من حرام فحرموه الا

لکم لحم الحمار الاهلی ولا کل ذی ناب من السبع ولا لقطۃ معاهد الا ان یستغنی عنہا صاحبہا ومن
نزل بقوم فعلیہم ان یقروہ فان لم یقروہ فلہ ان یعقبہم بمثل قراہ **ترجمہ** مقدام بن معدی کرب سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار ہو تحقیق دیا گیا ہوں میں کتاب یعنے قرآن اور اوسکے ساتھ اوسی کی مثل اور بھی (یعنی حدیث)
تم خبردار ہو جاؤ قریب ہے جو ایک شخص پیٹ بھر (یعنے آسودہ) اپنی چھپرکھٹ پر پڑا ہوا کہیگا تم اس قرآن ہی کو اختیار کرو اور جو
قرآن میں حلال پاؤ اوسکو تو حلال جانو اور جو قرآن میں حرام پاؤ بس اوسکو حرام جانو سن رکھو بلی گدہا تمہارے لیے حلال نہیں
اور نہ ہر دانت والا درندوں میں سے (یعنی جیسے چیتا کتا شیر وغیرہ) اور نہ ذمی کا پڑا ہوا مال مگر جب مالک اوسکا اوس سے بے پرواہ
ہو (یعنی ایسی کم قیمت چیز ہو یا مال ہو کہ مالک کو اوسکی کچھ پرواہ نہ ہو) اور جو شخص کسی قوم پاس مہمان ہو تو اوس قوم کو اوس مہمان
کی مہمانی لازم ہے اور جو وہ قوم اوسکی مہمانی نہ کرے تو اوس مہمان کو پہونچ سکتا ہے کہ اوس قوم سے اپنی مہمانی کے مقدار
لیوے (جبر یا کسی اور طرح سے یہ حکم منسوخ ہے ابتدائے اسلام میں تہا پھر اسپر عمل نہیں ہے) **عن** یزید بن عمیرۃ وکان
من اصحاب معاذ بن جبل اخبرہ قال کان لا یجلس مجلسا للذکر حین یجلس الا قال اللہ حکم قسط هلک المرتابون
فقال معاذ بن جبل یوما ان من ورائکم فتنا یکثر فیها المال ویفتح فیها القرآن حتی یاخذہ المومن والمنافق
والرجل والمرأۃ والصغیر والکبیر والعبد والحر فیوشک قائل ان یقول ما للناس لا یتبعونی وقد قرأت
القرآن ما هم بمتبعی حتی ابتدع لهم غیرہ فایاکم وما ابتدع فان ما ابتدع ضلالۃ واحذرکم زیغۃ
الحکیم فان الشیطان قد یقول کلمۃ الضلالۃ علی لسان الحکیم وقد یقول المنافق کلمۃ الحق قال قلت لمعاذ
ما یدرینی رحمک اللہ ان الحکیم قد یقول کلمۃ الضلالۃ وان المنافق قد یقول کلمۃ الحق قال بلی اجتنب من کلام الحکیم
المشتہرات التی یقال ما هذہ ولا یثنینک ذلک عنہ فانہ لعلہ ان یراجع وتلق الحق اذا سمعتہ فان علی
الحق نورا قال ابو داود قال معمر عن الزهری فی هذا ولا ینبئنک ذلک عنہ مکان یثنینک وقال
صالح بن کیسان عن الزهری فی هذا المشبہات مکان المشتہرات وقال لا یثنینک کما قال عقیل وقال
ابن اسحاق عن الزهری قال بلی ما تشابہ علیک من قول الحکیم حتی تقول ما اراد بہذہ الکلمۃ **ترجمہ**
یزید بن عمیرہ سے روایت ہے جو معاذ بن جبل کے ساتھیوں میں سے تہا کہ معاذ بن جبل جب وعظ کہنے کو بیٹھتے تو یہ کہتے اللہ بڑا عادل
حاکم ہے شک کرنیوالے تباہ ہوگئے ایک روز انہوں نے کہا تمہارے بعد بڑے بڑے فساد ہوں گے اور مال بہت ہو جاویگا یعنی
لوگ بہت مالدار اور غنی ہوں گے بہ نسبت اس زمانے کے اور قرآن آسان ہو جاویگا یہاں تک کہ حاصل کریگا اوسکو
مومن اور منافق اور مرد اور عورت اور بڑے اور چھوٹے اور غلام اور آزاد پھر قریب ہے کہ ایک کہنے والا کہے لوگوں کو کیا ہوا ہے
جو میری پیروی نہیں کرتے حالانکہ میں قرآن پڑھ چکا ہوں اب وہ میری پیروی نہ کرینگے جب تک میں انکو دوسری ایک نئی
چیز نہ نکالوں سوا قرآن کے پھر جو وہ نئی چیز نکالے تم اوس سے بچو کیونکہ جو نئی بات نکلیگی وہ گمراہی ہے اور میں تمکو ڈراتا ہوں عالم کی گمراہ

کیونکہ شیطان گمراہی کی بات عالم کی زبان سے کہتا ہے اور کبھی منافق سچی بات کہتا ہے یزید نے کہا میں نے معاذ سے کہا مجھے کیونکر معلوم ہو کہ عالم گمراہی کی بات کہے اور منافق سچی بات
ہاں ہو سکتا ہے تو عالم کی اون باتوں سے بچ جو مشہور ہو جاویں غلطی اور شبہہ کے ساتھ اور سب لوگ اسکا انکار کریں مگر ایسی باتوں
سے تو عالم سے نہ پھر اسلیے کہ گمان ہے اوسکو پھر جانے کا اور ہدایت پر آجانیکا بسبب روشنی علم کے اور پکڑ لے تو حق کو جب سنے تو اوسکو
کیونکہ حق میں ایک روشنی ہوتی ہے **ف** جو خود بخود ہر ایک شخص کو معلوم ہو جاتی ہے بشرطیکہ منصف او حق کا طالب ہو اور ظلم
کی تاریکی اور ظلمت کبھی نہیں چھپتی ۔ معاذ بن جبل نے سہل سے نشانی باطل کی بیان کردی وہ یہ ہے کہ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ
میں اسکا نشان نہ ہو ایک نئی بات جسکو عقل سلیم قبول نکرے اور عالم کے فتنے سے ڈرایا اس واسطے کہ عالم کا فتنہ بہت سخت اور
مشکل ہوتا ہے وہ جھوٹی جھوٹی دلیلوں سے عوام کو فریفتہ کر لیتا ہے اور لوگ اوسکے فریب میں آجاتے ہیں ہمارے زمانے میں دیکھیے
جتنی خرابیاں اور تباہیاں دین اسلام پر آئی ہیں اکثر مولویوں کے اختلافات اور تعصبات سے واقع ہوئی ہیں انہوں نے اختلاف اور
پھوٹ کے دروازے کھول دیا اور جو اتفاق اور اتحاد اللہ اور اوسکے رسول نے قائم کیا تھا اوسکو توڑ ڈالا نئی نئی باتوں کا رواج دیا جو زمانہ
نبوی میں نہ تھیں اور پھر یہ بھی خیال نہ کیا کہ ان نئی باتوں سے دین کی ترقی ہو اب طالب حق کو کوئی چارہ نہیں ہے بجز اسکے کہ کتاب
اللہ کو دیکھے اور اختلاف ہو اوسکی طرف رجوع کرے اگر کتاب اللہ میں وہ مسئلہ نہ ملے تو پھر کسی معتبر کتاب میں حدیث کی دیکھو اور اوس پر عمل کرے

یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں نہیں ہے

عن سفیان قال کتب رجل الی عمر بن عبد العزیز یسأله عن القدر فکتب اما بعد اوصیك بتقوی الله
والاقتصاد فی امره واتباع سنة نبیه صلی الله علیه وسلم وترك ما احدث المحدثون بعد ما جرت به سنته
وکفوا مؤنته فعلیك بلزوم السنة فانها لك باذن الله عصمة ثم اعلم انه لم یبتدع الناس بدعة الا قد
مضی قبلها ما هو دلیل علیها او عبرة فیها فان السنة انما سنها من قد علم ما فی خلافها ولم یقل
ابن کثیر من قد علم من الخطأ والزلل والحمق والتعمق فارض لنفسك ما رضی به القوم لانفسهم فانهم
علی علم وقفوا وببصر نافذ کفوا ولهم علی کشف الامور کانوا اقوی وبفضل ما کانوا فیه اولی فان
کان الهدی ما انتم علیه لقد سبقتموهم الیه ولئن قلتم انما حدث بعدهم ما احدثه الا من اتبع غیر
سبیلهم ورغب بنفسه عنهم فانهم هم السابقون فقد تکلموا فیه بما یکفی ووصفوا منه ما یشفی فما دونهم
من مقصر وما فوقهم من محسر وقد قصر قوم دونهم فجفوا وطمح عنهم اقوام فغلوا وانهم بین ذلك لعلی
هدی مستقیم کتبت تسأل عن الاقرار بالقدر فعلی الخبیر باذن الله وقعت ما اعلم ما احدث الناس من محدثة
ولا ابتدعوا من بدعة هی ابین اثرا ولا اثبت امرا من الاقرار بالقدر لقد کان ذکره فی الجاهلیة الجهلاء
یتکلمون به فی کلامهم وفی شعرهم یعزون به انفسهم علی ما فاتهم ثم لم یزده الاسلام بعد الا شدة ولقد
ذکره رسول الله صلی الله علیه وسلم فی غیر حدیث ولا حدیثین وقد سمعه منه المسلمون فتکلموا به فی

حیاته وبعد وفاته یقینا وتسلیما لربهم وتضعیفا لانفسهم ان یکون شیء لم یحط به علمه ولم
یحصه کتابه ولم یمض فیه قدره وانه مع ذلک لفی محکم کتابه منه اقتبسوه ومنه تعلموه
ولئن قلتم لم انزل الله آیة کذا ولم قال کذا لقد قرأوا منه ما قرأتم وعلموا من تاویله ما
جهلتم قالوا بعد ذلک کله بکتاب وقدر وما یقدر یکن وما شاء الله کان وما لم یشأ لم
یکن ولا نملک لانفسنا نفعا ولا ضرا ثم رغبوا بعد ذلک ورهبوا **ترجمہ** سفیان ثوری سے روایت ہے ایک
شخص نے عمر بن عبد العزیز سے لکھکر تقدیر کو پوچھا اونہون نے اوس کے جواب مین لکھا بعد حمد ونعت کے معلوم ہو
مین تجھکو وصیت کرتا ہون اللہ سے ڈرنے کی اور اوس کے حکم پر چلنے کی اور اوس کے نبی کی سنت پر چلنیکی اور جو باتین
بدعتیون نے نکالین ہین اون کو چھوڑ دینے کی بدعتیون نے یہ باتین اوسوقت نکالین جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی سنت جاری ہو چکی تھی اور یہ لوگ سبکدوش ہوگئے تھے بدعت کے نکالنی سے اس وجہ سے کہ سنت آنحضرتؐ کی کافی ہونے
تھی بدعت کی حاجت نہین تھی تو لازم ہے تجھپر سنت پر عمل کرنا کیونکہ سنت پر عمل کرنیسے تو گمراہی سے بچیگا اللہ کے حکم سے
پھر یہ بھی سمجھ لے کہ لوگون نے کوئی بدعت ایسی نہین نکالی جسکے باطل ہونے پر دلیلین گذر نہ چکی ہون یا اوسکو دیکھنے سے
عبرت نہ ہوئی ہو کیونکہ سنت کو اوس شخص نے جاری کیا جو جانتا تھا کہ اسکے خلاف کرنے مین کیا کیا خطائین اور لغزشین اور
حماقتین اور فکرین ہونگی پس تو اختیار کرلی اپنے لیے وہ طریقہ جو اختیار کیا تھا جماعت سلف نے اپنے لیے کیونکہ وہ علم دین کو
خوب جانتے تھے اور جس کام سے اونہون نے منع کیا اوسے خوب سوچکر منع کیا اور وہ لوگ ہم سے زیادہ قادر تھے مطلب سمجھنے پر
اور جو فضیلتین اون مین تھین انکی وجہ سے وہ اور زیادہ بہتر تھے اگر جس طریقے پر تم ہو وہی ہدایت ہو تو تم اون سے آگے بڑھ
گئے اگر تم یہ کہو کہ جن لوگون نے نئی باتین نکالین وے اگلے لوگون کی راہ پر نہین چلے اور اون سے تنفر کیا تو ہم بھی کہینگے کہ اگلے
لوگ ہی بہتر تھے اور وہ ان سے آگے بھی ہوئے تھے اور اونہون نے بیان کر دیا جتنا کافی ہے اور کہہ دیا جس قدر شافی ہے اون سے نیچے
بھی جگہہ نہین اور اون سے آگے بھی جگہہ نہین بعضے لوگون نے اون سے کمی کی (یعنی تفریط) انہون نے جفا کی بعضے لوگ اون
سے بڑھ گئے انہون نے غلو کیا (یعنی افراط اور تعصب) اور اگلے لوگ بیچ بیچ مین سیدھے راہ پر تھے تم نے لکھکر تقدیر کا حال پوچھا
تھا تو اللہ کے حکم سے تمنے یہ سوال اوس سے کیا جو خوب جانتا ہے مین تو یہ سمجھتا ہون کہ جتنی بدعتین لوگون نے نکالین ہین اور
جتنی نئی باتین ایجاد کی ہین اون سب مین تقدیر کا بیان شرع مین خوب کھلا ہوا اور خوب مضبوط ہے یہانتک کہ جاہلیت کے
زمانے مین جاہل لوگ بھی اپنی اپنی کلام مین تقدیر کا ذکر کرتے تھے اور اپنے شعرون مین تقدیر سے اپنی مصیبت دفع کرتے تھے
پھر اسلام نے اس خیال کی اور مضبوطی کی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دو حدیث مین نہین بلکہ کئی حدیثون مین تقدیر
کا بیان فرمایا اور مسلمانون نے آپ سے سنا اور اوسکو بیان کیا آپ کی حیات مین اور آپ کی وفات کے بعد اوس پر یقین کرکے اور اوس کو
مان کے اور اپنے تئین ضعیف سمجھ کے (نہ قادر مطلق جیسے قدریہ کہتے ہین) کوئی شی ایسی نہین کہ اللہ کے علم مین وہ نہ آئی ہو یا اوسکی

کتاب مین نہ لکہی ہو یا اوس بارہ مین تقدیر پروردگار کی نہ ہو چکی ہو باوجود ان سب باتون کے تقدیر کا ذکر اللہ جل جلالہ
کی پہلی کتاب مین موجود ہے اوسی مین سے اگلے لوگون نے تقدیر کا مسئلہ کہا اور اوسی مین سے حاصل کیا اگر تم یہ کہو کہ
پہر اللہ نے یہ آیتین اوتاری اور ایسا کیون کہا (یعنے وہ آیتین جو ظاہر تقدیر کے خلاف مین) تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اگلے لوگون
نے ان آیتون کو بہی پڑہا تہا اور اس کی تاویل خوب جانتے تہے جس کو تم نہین جانتے ہو باوجود اس کے وہ لوگ اللہ کی کتاب
(لوح محفوظ) اور تقدیر کے قائل تہے جو تقدیر مین ہے وہ ہوگا اور جو اللہ چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے گا وہ نہ ہوگا ہم اپنی جانون
کو نفع یا نقصان پہونچانے کا پورا اختیار نہین رکہتے (یعنے مالک نفع و نقصان ہم نہین ہین) پہر اس اعتقاد پہ بہی اگلے لوگ
اچہے کام کرتے رہے اور برے کامون سے ڈرتے رہے **عن نافع** قال کان لابن عمر صدیق من اھل الشام یکاتبہ
فکتب الیہ ابن عمر انہ بلغنی انک تکلمت فی شیء من القدر فایاک ان تکتب الی فانی سمعت رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یقول انہ سیکون فی امتی اقوام یکذبون بالقدر **ترجمہ** نافع سے روایت ہے
ابن عمرؓ کا ایک دوست تہا شام مین جو اون سے خط کتابت رکہتا تہا ایک بار ابن عمر نے اوس کو لکہا مجہے یہ خبر پہونچی
ہے کہ تو نے تقدیر کے مسئلے مین گفتگو نکالی ہے تو اب مجہ سے خط کتابت نہ کیجیو کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا ہے آپ فرماتے تہے میری امت مین ایسے لوگ پیدا ہون گے جو تقدیر کو جہٹلا دینگے **ف** یعنے یہ کہینگے کہ تقدیر کوئی
چیز نہین سب کام تدبیر ہی سے درست ہوتے ہین اس زمانے مین ایسے لوگ بہت نکلے ہین یہ پیشین گوئی نہایت صحیح نکلی شرع
کا حکم یہ ہے کہ تدبیر کرو غافل اور کاہل بن کے مت بیٹہو لیکن تقدیر پر اعتقاد رکہو **عن خالد الحذاء** قال قلت للحسن
یا ابا سعید اخبرنی عن آدم اللسماء خلق ام للارض قال لا بل للارض قلت ارأیت لو اعتصم فلم یاکل
من الشجرة قال لم یکن لہ منہ بد قلت اخبرنی عن قولہ تعالی ما انتم علیہ بفاتنین الا من ھو صال
الجحیم قال ان الشیاطین لا یفتنون بضلالتھم الا من اوجب اللہ علیہ الجحیم **ترجمہ** خالد حذا سے روایت ہے
مین نے حسن بصری سے پوچہا **ف** چونکہ تقدیر کے مسئلے مین جہگڑا پہلے بصرہ مین شروع ہوئی آخیر زمانہ صحابہ مین اور حسن بصری بہی وہین
کے تہے ہو سکتا ہے لوگون کو شبہہ ہوا کہ شاید یہ بہی تقدیر کے قائل نہ ہون تو ان سے سوال کیا یا یہ وجہ تہی کہ لوگون نے اون پہ
تہمتین لگا رکہی تہین کہ یہ تقدیر کے منکر ہین اور اون کے بعض شاگرد جیسے واصل بن عطا وغیرہ تقدیر کے منکر ہو گئے تہے تو لوگون
کو حسن بصری کی طرف بہی جو اہل سنت کے پیشوا تہے یہی گمان ہوا یہان پر بہت سے آیتین ابو داؤد نے ایسی ہی لکہی ہین جن سے
حسن بصری کا تقدیر پر اعتقاد رکہنا ثابت ہوتا ہے **ف** اے ابا سعید مجہہ کو بتا و آدم آسمان کے لیے بنائے گئے تہے یا زمین کے لیے
انہون نے کہا زمین کے لیے مین نے کہا اگر وہ گناہ سے بچے رہتے اور درخت مین سے نہ کہاتے انہون نے کہا وہ ضرور کہاتے کیونکہ
تقدیر مین یہی لکہا تہا مین نے کہا اللہ تعالی نے جو فرمایا شیاطین سے تم کسی کو گمراہ نہین کر سکتے مگر اوسکو جو جہنم مین جانیوالا ہے انہون نے کہا شیطان
اپنی گمراہی مین کسی کو پہانس نہین سکتے مگر اوسی شخص کو جسکے لیے اللہ تعالی نے جہنم بنایا ہے دوسری روایت مین ہے کہ حسن نے کہا اس آیت مین ولذلک

خلقهم خلق ہولا لہذه ولالہذه یعنی پیدا کیا ان لوگونکو جنت کے لیے اور ان لوگونکو جہنم کے لیے دوسری آیت میں ہے کہ حسن نے کہا آیت میں ما انتم علیه بفاتنین
الا من ہو صال الجحیم الا من ہو جسبه تعالی علانیه یصلی الجحیم یعنی شیطان کسیکو بہکا نسکیگا جسکے لیے اللہ نے جہنم لکھدیا ہے۔ حمید نے روایت کیا حسن کہتے تھے لان
یسقط من السماء الی الارض احب الیه من ان یقول الامر بیدی۔ کہ آسمان سے زمین پر گر پڑنا اس کہنے سے بہتر ہے کہ سب اختیار میرا ہے۔ حمید سے روایت ہے
قدم علینا الحسن مکة فکلمنے فقہاء اہل مکة ان اکلمه فی ان یجلس لهم یوما یعظهم فیه فقال نعم فاجتمعوا فخطبهم فما رایت اخطب منه فقال رجل یا ابا سعید
من خلق الشیطان فقال سبحان اللہ هل من خالق غیر اللہ خلق اللہ الشیطان و خلق الخیر و خلق الشر قال الرجل قاتلهم اللہ کیف یکذبون علی ہذا الشیخ
یعنی حسن بصری مکہ میں آئے تو مجھ سے مکہ کے عالموں نے کہا حسن سے کہو ایک روز بیٹھکر وعظ کہیں انہوں نے کہا اچھا پھر سب لوگ جمع ہوئے حسن نے
وعظ کہی تو میں نے ان سے بہتر کسیکو وعظ کہتے نہ دیکھا ایک شخص نے کہا یا ابا سعید شیطان کو کس نے پیدا کیا انہوں نے کہا سبحان اللہ کیا اللہ کے سوا
اور کوئی بھی پیدا کرنیوالا ہے اسی نے شیطان کو پیدا کیا اور نیک اور بد کو پیدا کیا وہ شخص بولا اللہ سمجھے ان لوگوں سے کتنا جھوٹ باندھتے ہیں حسن پر
حمید نے کہا حسن نے کہا کذلک نسلکه فی قلوب المجرمین یعنی شرک یعنی اسی طرح ہم ڈالدیتے ہیں کافرونکے دلون میں وحیل بینهم وبین ما یشتهون یعنی ان
میں اور ایمان میں روک ہوگئی ابن عون سے روایت ہے۔ کنت اسیر بالشام فناد انی رجل من خلفی فالتفت فاذا رجاء بن حیوة فقال یا ابا عون ما ہذا الذی یذکرون
عن الحسن قال قلت انهم یکذبون علی الحسن کثیرا۔ میں شام میں جا رہا تھا ایک شخص نے پیچھے سے پکارا میں نے دیکھا تو رجاء بن حیوۃ ہیں انہوں نے کہا یہ
کیا یہ لوگ حسن سے کیا نقل کرتے ہیں میں نے کہا وہ لوگ جھوٹی تہمت کرتے ہیں انپر تو نے کہا کذب علی الحسن ضربان من الناس قوم القدر رأیهم
یریدون ان ینفقوا بذلک رأیهم وقوم لهم فی قلوبهم شنآن وبغض یقولون الیس من قوله کذا۔ یعنی حسن بصری پر دو قسم کے لوگوں نے افترا باندھا ایک قدریہ
رکھتا تھی کہ ہماری قول اسکا ہی نام لیکر رواج ہو کر اعتبار ہو دوسرے وہ لوگ جو انسے دشمنی کرتے تھے کہتے تھے کہ انہوں نے ایسا ایسا کہا اور قتادہ سے منقول ہے کہتے تھے
ما نقمنا علی الحسن فانه کان یا تینا بالسنة والصواب یعنی حسن کو قدریت سمجھو نہیں اسکے سنت اور صواب کے سلطان تھے ابن عون نے کہا۔ لو علمنا
ان کلمة الحسن تبلغ ما بلغت لکتبنا برجوعه کتابا واشهدنا علیه شهودا ولکنا قلنا کلمة خرجت لا تحمل اگر ہم جانتے کہ جو بات حسن نے کہی وہ مشہور ہو جائیگی تو ہم انکو رجوع کا
جا کر ایک کاغذ لکھتے اور لوگونکو گواہ کرتے ہم سمجھے کہ خیر ایک بات کہی ہے اگر ان سکو مشہور نہ ہوگا ایوب نے کہا حسن نے کہا کہ انا نعلم انا الی شی من اللہ شی
پھر بھی ایسی بات نہ کہونگا تفسیر نہ کہا انا لحسن ما یتطاول الآیات خیر حسن نے جب آیت کی تفسیر کی تو قدر کو ثابت کیا **عن** ابی داؤد عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال لا الفین احدکم متکئا علی اریکته یاتیه الامر من امری مما امرت به او نهیت عنه فیقول لا ندری ما وجدنا
فی کتاب اللہ اتبعناه ترجمہ ابو رافع سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے کسی کو نہ پاؤں میں اپنی چھپرکھٹ پر تکیہ لگائے ہوئے **ف** مراد اس سے
تنبر والی لوگ ہیں جو اسی دنیا کی زینت اور آرام میں مست ہو رہے اور علم کی تلاش کو نہیں نکلتے اور دنیا میں چل پھرت کے اسکے پاس میرے حکموں میں سے کوئی حکم ایسا آئے
جو میں نے حکم دیا ہے یا کسی بات سے منع کیا ہے تو وہ یوں کہنے لگے کہ میں تو نہیں جانتا جو اللہ کے کتاب میں ہے بس اسی کی پیروی کرینگے **ف** یعنی حکم
کی حدیث کو چھوڑ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ قرآن میں نہیں آیا ہے ہم کس طرح اسپر عمل کریں یہ خبر نہیں کہ اللہ نے پیغمبر کو جیسے قرآن دیا ویسی ہی حدیث بھی دی اور جیسے
قرآن پر عمل کرنا فرض ہے ویسے ہی آنحضرت کی حدیث پر عمل کرنا جیسا کہ اوپر کی حدیثوں میں اسکا ذکر ہو چکا ہے **عن** عائشة رضی اللہ عنها قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احدث فی امرنا ما لیس فیه فهو رد قال ابن عیسی قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من صنع امرا علی غیر امرنا فهو رد

ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نئی بات نکالی ہماری اس کام مین یعنی ہمارے دین
اور شریعت مین جو اوس مین نہین ہی یعنی وہ نئی بات یا اسکا نکالنے والا مردود ہے **ف** یعنی جو دین مین وہ نئی بات نکالی جسکی شرع مین کچہہ
اصل نہین کہاہے یہ جہپی نہایت گمراہی ہے اور اوسکا نام بدعت ہی دین مین چار چیزین اصل مین ایک تو قرآن دوسری حدیث تیسری اجماع
چوتھی قیاس شرعی جسکی بحث اصول فقہ مین ہے سو جو بات ان چارون اصول مین نہین ہی بدعت ہی جتنی بدعتین لوگون نے خلاف
شرع نکالی ہین سب حدیث سے رد ہوگئین تفصیل کی کچہہ حاجت نہین مثلاً قبر پر گچ کرنا گنبد بنانا قبرون پر روشنی تعزیہ بنانا بدعتیہ
میلا کرنا اولیا کی سنت ماننا جہنڈے نشان کہڑے کرنا سر دیکے خلاف ہین قرآن و حدیث و اجماع و قیاس شرعی مین انکی اصل نہین بلکہ
کام صحیح حدیث مین منع ہین اسیطرح اور بدعتونکو بہی خیال کرلے اگر کوئی کہی کہ قیاس کرنا جب ثابت ہوا تو بہتیری قیاس مین یہ چیزین درست
معلوم ہوتی ہین تو اوسکا جواب یہہ ہے کہ یہہ بجنسہ حلوا خوردن را روئی باید - قیاس کے بہت شرطین ہین سوائے مجتہد کے کسی کا قیاس حجت
نہین وسوے اسی مقام مین جہان کوئی نص آیت حدیث نہو غرض کہ اس حدیث مین عجب قاعدہ کلیہ حضرت نی فرمایا جو سب بدعتون کی
بیخ کنی ہوگئی اگر دانا آدمی اسکو خوب سمجہہ لیوی تو سب بدعتون کی برائی خود بخود جاوی زیادہ دلیلون کی کچہہ حاجت نہین اسیلئے کہ علمانے
لکہا ہے کہ یہہ حدیث ایک بڑا اسلام ہے ہزارون بدعتین صرف اس حدیث سے رد ہوتی ہین فقط سنی ہوکر بدعتی مت بن کیونکہ بدعت ہی مین
کمی رہی ہین جو عید محمدی بنجا + شاد ہون تجہہ سی تا رسول خدا ترجمہ مشارق عن عبد الرحمن بن عمرو السلمی و حجر بن حجر قالا
اتینا العرباض بن سارية وهو ممن نزل فيه ولا على الذين اذا ما اتوك لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم عليه فسلمنا و
قلنا اتيناك زائرين وعائدين ومقتبسين فقال العرباض صلى بنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم ثم اقبل علينا
فوعظنا موعظة بليغة ذرفت منها العيون ووجلت منها القلوب فقال قائل يا رسول الله كان هذا موعظة مودع فما
ذا تعهد الينا فقال اوصيكم بتقوى الله والسمع والطاعة وان عبدا حبشيا فانه من يعش منكم بعدي فسيرى اختلافا
كثيرا فعليكم بسنتي وسنة الخلفاء المهديين الراشدين تمسكوا بها وعضوا عليها بالنواجذ واياكم ومحدثات
الامور فان كل محدثة بدعة وكل بدعة ضلالة ترجمہ عبد الرحمن بن عمرو سلمی اور حجر بن حجر سے روایت ہی ہم عرباض بن
ساریہ پاس آئے اور وہ اون لوگون مین تہے جنکی شان مین یہہ آیت اتری ولا على الذين اذا ما اتوك لتحملهم قلت لا اجد ما احملكم
علیہ یعنے اون پر کچہہ حرج نہین جو آتے ہین تیرے پاس اسلیے کہ تو اون کو سوار کرلی پہر تو کہتا ہے میری پاس سواری نہین
یعنی وہ اپنی طرف سی جہاد کو جانے مین کوتاہی نہین کرتے مگر سواری نہونے سے مجبور ہین) ہم نے اون سی کہا ہم تمہاری
زیارت اور عیادت کو اور تم سے مستفید ہونے کو آئے ہین یعنی علم دین حاصل کرنیکو انہون نے کہا (یعنی عرباض نے)
ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو نماز پڑہائی پہر آپ اپنی ذات مبارک سی ہماری طرف متوجہ ہوئے اور نصیحت
فرمائی ہماری لیے نہایت خوب نصیحت جس سے آنکہون نے آنسو بہائے اور دل ڈر گئی پہر ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ یہہ نصیحت
تو گویا رخصت کرنیوالی کی ہی تو ہماری لیے کچہہ وصیت فرمائیے تب آپ نے فرمایا مین تم کو وصیت کرتا ہون اللہ سے ڈرنے کی اور حکم قبول کرنیکی اور

تابعداری کرنے کی ف یعنی مسلمانون کے سردار کی تابعداری کرنا اور اوسکا حکم بدل و جان ماننا ت گو وہ ایسہ سردار غلام حبشی
کیون نہ ہووے ف یہ آپ نے مبالغہ فرمایا تاکید کیواسطے اسلیے کہ امیر ہونے مین ایک یہہ بہی شرط ہی کہ آزاد ہو غرض بہر امیر کا حکم
ماننے مین فتنہ و فساد سے امن ہوتا ہے بعد اسکے امیرون کی تابعداری کرنیکی وجہ بیان فرمائی ت مقرر حال یہہ ہے کہ تم مین سے جو کوئی میرے بعد جو
شخص زندہ رہیگا قریب ہے کہ وہ بہت ہی اختلاف دیکہیگا تو لازم پکڑو تم میرے طریقہ اور طریقہ خلیفون کا جو راہ نیک پر ہین اور سیدہی راہ پائی
ہوئی ہین چنگل مارو میرے طریقے اور خلیفون کے طریقے پر اور اوسی کو دانتون سے مضبوط پکڑو اور نئی باتون سے تم بچو اس لیے کہ جو نئی بات ہے
وہ بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے ف صراح مین بدعت کے معنے لکھے ہین کہ دین مین نئی رسم نکالنا دین کے پورے ہونے کے بعد اور
ظاہر ہے کہ دین کی تکمیل ہوگئی تہی عہد نبوی مین اور عہد صحابہ اور تابعین تک پہر جو کوئی نئی بات اسکے بعد نکلی جسکی اصل کتاب
و سنت سے نہ ہو وہ بدعت مذمومہ ہے عن عبد اللہ بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم الا ہلک المتنطعون
ثلاث مرات ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار رہو ہلاک ہوئے بہت بحث
کرنیوالے اور جہگڑنیوالے رسول اللہ کا حکم نہ ماننے والے باب لزوم السنۃ اتباع سنت کا بیان یعنے سنت کی پیروی اور اوسکی
کی فضیلت عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من دعا الی ہدی کان لہ من الاجر مثل اجور
من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورہم شیئا ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص
ذلک من اثامہم شیئا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خلق کو نیک کام کی طرف
بلاویگا تو اوسکو بہی ثواب ملیگا اون کے ثواب کے برابر جو نیک کام مین اوسکی تابع ہونگے اور بتانے والیکا ثواب کرنے والون کے
ثواب کو نہ گہٹا دیگا یعنے دونون کو پورا ثواب ملیگا یہہ ہوگا کہ کچہہ بتانے والیکو ملے اور کچہہ کرنے والونکو اور جو کوئی بری
کیطرف لوگونکو بلاوے تو اوسپر بہی اوتنا ہی گناہ ہوگا جتنا اوس کے کہنا ماننے والون پر ہوگا گمراہ کرنیوالیکا گناہ کرنیوالون کے
گناہ کو نہین گہٹا دیگا یعنے دونون کو برابر پورا پورا گناہ ہوگا عن سعد قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اعظم
المسلمین فی المسلمین جرما من سال عن امر لم یحرم فحرم علی الناس من اجل مسالتہ ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مقرر سب مسلمانون مین بہت بڑا گنہگار مسلمان وہ ہے کہ جسنے وہ بات پوچھی جو حرام نہ تہی
پہر اوسکے پوچھنے کے سبب سے لوگون پر حرام ہوگئی ف مسئلہ پوچہنا دو قسم ہے ایک تو وہ ہے کہ اوسکی حاجت پڑی اور وہ بات معلوم نہین
تو دریافت کیواسطے پوچہے یہہ تو درست ہے بلکہ اسکا حکم ہے کہ دریافت کرے دوسرے یہہ کہ ناحق بے حاجت پوچہنا اور تنگ کرنا یہہ منع ہے
سو اسی کو حضرت نے منع فرمایا کہ ناحق بے حاجت باتین نہ پوچہا کرو شاید حلال چیز تمہاری بیفائدہ سوال سے حرام ہو جاوے اور تم
گنہگار ہو باب فی التفضیل صحابیون مین سب سے افضل کون ہے پہر اسکے بعد کون ہے عن ابن عمر قال کنا نقول
فی زمن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا نعدل بابی بکر احدا ثم عمر ثم عثمان ثم نترک اصحاب النبی صلی اللہ علیہ
وسلم لا نتفاضل بینہم ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ہم کہا کرتے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ

برابر ہم کسی کو نہین کرتے انکی بعد پہر حضرت عمر کے برابر پہر حضرت عثمان کی ساتہہ کسیکو برابر نہ کرتے پہر سب اصحاب کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے برابر چہوڑتے یعنی ان مین سے پہر کسیکو کسی پر فضیلت نہ دیتے شاید یہ ذکر ہی ان صحابہ کا جو اہل بیت مین نہین ہین ورنہ امیر
المؤمنین علی رضی اللہ عنہ بعد حضرت عثمان کے سب سے افضل ہین **عن** ابن عمر قال کنا نقول و رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم حی افضل امۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ ابو بکر ثم عمر ثم عثمان رضی اللہ عنہم **ترجمہ** ابن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مین ہم کہا کرتے تہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بہترین
امت ابو بکر ہین پہر عمر پہر عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین **عن** محمد بن الحنفیۃ قال قلت لابی ای الناس خیر بعد
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر قال قلت ثم من قال ثم عمر قال ثم خشیت ان اقول ثم من
فیقول عثمان فقلت ثم انت یا ابۃ قال ما انا الا رجل من المسلمین **ترجمہ** محمد بن حنفیہ سے روایت ہے مین نے
اپنے باپ سے (حضرت علی سے) پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب لوگون مین افضل کون ہے تو انہون نے جواب دیا
کہ حضرت ابو بکر راوی کہتا ہے کہ پہر مین نے پوچہا پہر کون تو کہا کہ پہر عمر پہر مین ڈر گیا کہ مین پوچہون پہر کون وہ حضرت عثمان کا
نام لی دین مین نے کہا پہر تم اے میرے باپ انہون نے کہا مین کیا ہون ایک شخص ہون مسلمانون مین سے یہ اپنے تواضع اور
انکسار فرمایا جیسے بزرگون کی عادت ہے **عن** سفیان یقول من زعم ان علیا علیہ السلام کان احق بالولایۃ
منہما فقد خطأ ابا بکر و عمر والمہاجرین والانصار وما اراہ یرتفع لہ مع ہذا عمل الی السماء **ترجمہ** سفیان
سے روایت ہے جو شخص یہ سمجہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ زیادہ مستحق تہے خلافت کے ابو بکر و عمر سے تو اوس نے غلطی نکالی ابو بکر اور عمر اور تمام مہاجرین
اور انصار کی (اس لیے کہ خلافت ابو بکر رضی اللہ عنہ کی مہاجرین و انصار کے اتفاق سے ہوئی تہی اور وہ خوب جانتے تہے استحقاق کو
اور جو ایسا اعتقاد رکہے تو مین نہین سمجہتا کہ اوسکا کوئی عمل آسمان کو جاوے (قبول ہو) **عن** سفیان یقول الخلفاء
خمسۃ ابو بکر و عمر و عثمان و علی و عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم **ترجمہ** سفیان سے روایت ہے کہ خلیفہ پانچ ہین
ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہم (کیونکہ یہ لوگ عادل اور متبع شرع تہے) **باب فی الخلفاء**
خلافت کا بیان **عن** ابی ہریرۃ یحدث ان رجلا اتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی اری اللیلۃ ظلۃ ینطف
منہا السمن والعسل فاری الناس یتکففون بایدیہم فالمستکثر والمستقل واری سببا واصلا من السماء الی الارض
فاراک یا رسول اللہ اخذت بہ فعلوت ثم اخذ بہ رجل آخر فعلا بہ ثم اخذ بہ رجل آخر فعلا بہ ثم
اخذ بہ رجل آخر فانقطع ثم وصل فعلا بہ قال ابو بکر بابی و امی لتدعنی فلاعبرنہا فقال اعبرہا قال
اما الظلۃ فظلۃ الاسلام واما ما ینطف من السمن والعسل فہو القرآن لینہ وحلاوتہ واما المستکثر
والمستقل فہو المستکثر من القرآن والمستقل منہ واما السبب الواصل من السماء الی الارض فہو الحق الذی انت
علیہ تاخذ بہ فیعلیک اللہ ثم یاخذ بہ بعدک رجل فیعلو بہ ثم یاخذ بہ رجل آخر فیعلو بہ ثم

یاخذ به رجل اخر فینقطع ثم یوصل له فیعلو به ای رسول الله لتحدثنی اصبت ام اخطات فقال اصبت

بعضا واخطات بعضا فقال اقسمت یارسول الله لتحدثنی ما الذی اخطات فقال النبی صلی الله علیه وسلم

لا تقسم **ترجمه** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا رات کو مین نے (خواب مین) ایک ٹکڑا

دیکھا جس مین سے گھی اور شہد ٹپک رہا تھا تو مین دیکھتا تھا لوگون کو اپنے ہاتھہ پھیلاتے ہوے وہ گھی اور شہد لیتے ہین کسی نے بہت سا لیا

کسی نے تھوڑا لیا اور مین نے دیکھا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے پہلے آپکو دیکھا یارسول اللہ کہ آپ نے اوس

رسی کو پکڑا اور اوپر چلے گئے پھر اور ایک شخص نے اوس رسی کو پکڑا وہ بھی اوپر چلا گیا پھر ایک اور شخص نے پکڑا وہ بھی اوپر چلا

گیا پھر ایک اور شخص نے اوس رسی کو پکڑا تو وہ رسی ٹوٹ گئی لیکن پھر ملگئی اور وہ اوپر چلا گیا ابوبکر نے یہہ خواب سنکر کہا یارسول

اللہ میری مان باپ آپ پر صدقے ہون مجھے اس خواب کی تعبیر کہنے دیجیے آپ نے فرمایا اچھا تعبیر کہو ابوبکر نے کہا وہ ابر کا ٹکڑا

تو دین اسلام ہے اور وہ گھی اور شہد اوس مین سے جھڑتا ہے تو اوس سے مراد قرآن ہے جس مین نرمی اور شیرینی ہے اور یہہ جو بعضے لوگون

نے اوسکو بہت لیا بعضون نے تھوڑا لیا تو یہی ہے کسی نے بہت قرآن حاصل کیا اور کسی نے کم حاصل کیا اور لیکن وہ رسی جو آسمان سے زمین

تک لٹکی ہوئی ہے تو وہ وہ حق ہے جسکو آپ لیے ہوے ہین پھر اللہ آپکو اوٹھا لیگا آپکے بعد اس حق (خلافت) کو ایک اور شخص لیگا وہ بھی

اوٹھہ جاویگا پھر ایک اور شخص لیگا وہ بھی اوٹھہ جاویگا پھر ایک اور شخص لیگا وہ کٹ جاویگی قریب ہوگا (یعنی خلافت چھوڑنی پڑے) وہ پھر جوڑ دیگا

جیسی حضرت عثمان کا یہہ حال ہوا لیکن پھر ملجاوے گا اور اوپر اوٹھہ جاویگا یارسول اللہ آپ فرمایے مین نے ٹھیک تعبیر کہی یا غلطی

کی آپ نے فرمایا تم نے کچھہ ٹھیک کہا کچھہ غلط کہا ابوبکر نے کہا یارسول اللہ فرمایے مین قسم کہاتا ہون مین نے کیا غلطی کی آپ نے

فرمایا نہین قسم مت کہا **ف** کیونکہ مین نہین بتاونگا پھر تمہاری قسم پوری نہوگی (آپ نے تفصیل غلطی اور ثواب کی

بیان نہ کی اس لیے کہ اللہ کا حکم بتانے کے لیے نہ ہوگا تاکہ فتنے اور فساد کی خبرین پہلے سے مشہور نہ ہووین اور اسلام کی ترقی مین

خلل نہ ہو دوسری یہہ کہ اگر آپ بتاتے تو اون آدمیون کا نام بھی بیان کرتے جو بعد آپ کے اس رسی کو سنبھالینگے اس صورت مین

خلافت پر تنصیص ہوجاتی اور یہہ اللہ اور رسول کو منظور نہ تہا منظور یہی تہا کہ خلافت بھم سے مسلمان جسکو پسند کرین مقرر ہو **عن**

ابن عباس عن النبی صلی الله علیه وسلم بهذه القصة قال فابی ان یخبره **ترجمه** ابن عباس سے دوسری روایت مین یہ

قصہ مذکور ہے اس مین یہہ ہے کہ جب ابوبکر نے چاہا کہ آپ اونکی غلطی بیان کرین تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس سے انکار کیا **عن**

ابی بکرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ذات یوم من رای منکم رؤیا فقال رجل انا رایت کان میزانا نزل من السماء

فوزنت انت وابوبکر فرجحت انت بابی بکر ووزن عمر وابوبکر فرجح ابوبکر ووزن عمر وعثمان فرجح عمر ثم

رفع المیزان فراینا الکراهیة فی وجه رسول الله صلی الله علیه وسلم **ترجمه** ابوبکرہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا جس شخص نے تم مین سے کوئی خواب دیکھا ہو تو بیان کرے ایک شخص بولا مین نے دیکھا کہ ایک ترازو

آسمان سے اوترا پھر آپ تولے گئے اور ابوبکر تو آپ بھاری رہے پھر ابوبکر اور عمر تولے گئے تو ابوبکر بھاری ہوے پھر عمر اور عثمان تولے گئے تو

عمر بہاری ہوئی بعد اوسکے ترازو اوٹھہ گیا راوی نے کہا ہم نے آپکے چہرے مین ناراضی پائی **ف** کیونکہ خلافت کا حال پوشیدہ تہا وہ ایک طرح سے کہل گیا اور اوسکی دلیل یہہ ہے کہ اسی طرح سے خلافت واقع ہوئی دوسری یہہ کہ خواب دیکہنے والے نے پورا خواب نہین دیکہا کہ عثمان کے بعد کون خلیفہ ہوگا اور حضرت امیر المومنین علے رضی اللہ عنہ کا بیان نکیا

عن ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ذات یوم ایکم رای رویا فذکر معناہ ولم یذکر الکراھیۃ قال فاستاء لہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعنی فساءہ ذلک فقال خلافۃ نبوۃ ثم یوتی اللہ الملک من یشاء

ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روز فرمایا تم مین سے جسنے کوئی خواب دیکہا ہو وہ بیان کرے پہر یہی حدیث بیان کی لیکن ناراضی کا بیان نہین کیا یہہ کہا کہ آپ کو یہہ خواب برا معلوم ہوا آپ نے فرمایا تو نے جو یہہ دیکہا وہ خلافت نبوت کی ہے جو دین پہیلانے کے لیے عدل و انصاف سے ہوتی ہے اوس مین سر مو شرع سے تجاوز نہین ہوتا اس کے بعد پہر اللہ سلطنت جسکو چاہے گا دیگا یعنی یہہ مت سمجہو کہ ان تین شخصون کے بعد پہر دین اسلام اوٹہہ جاویگا بلکہ دین قیامت تک باقی رہیگا البتہ خلافت راشدہ جاتی رہیگی

عن جابر بن عبد اللہ انہ کان یحدث ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اری اللیلۃ رجل صالح ان ابا بکر نیط برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونیط عمر بابی بکر ونیط عثمان بعمر قال جابر فلما قمنا من عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلنا اما الرجل الصالح فرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واما تنوط بعضھم ببعض فھم ولاۃ ھذا الامر الذی بعث اللہ بہ نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم

ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آج کی رات خواب مین ایک مرد صالح دکہایا گیا) یعنی ایک صالح مرد نے دیکہا خواب مین یعنی خود مین نے خواب مین دیکہا گویا کہ ابوبکر لٹکائے گئے ہین اور پیوست کیے گئے ہین پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور عمر ابوبکر کے ساتہہ پیوست کیے گئے اور لٹکائے گئے ہین اور عثمان عمر کے ساتہہ لٹکائے گئے ہین جابر نے کہا پہر جب ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اوٹہے تو ہم نے کہا یعنی اجتہاد سے اور ظن غالب سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مرد صالح فرمایا سو اوس سے مراد خود آنحضرت ہی ہین اور تعلق اور اتصال جو بعض کا بعض کے ساتہہ ہے اوسکے یہہ معنے ہین کہ اوس کام کے والی ہین جس کام کے لیے اللہ تعالی نے اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو بہیجا یعنی حکام دین اور شریعت کے جاری کرنے مین یہہ آپکے خلیفہ ہین یہ ترتیب کو رہیگے ابوبکر خلیفہ ہونگے پہر عمر پہر عثمان رضی اللہ عنہم اون سب سے ایسا ہی ہوا

عن سمرۃ بن جندب ان رجلا قال یا رسول اللہ رایت کان دلوا دلی من السماء فجاء ابو بکر فاخذ بعراقیھا فشرب شربا ضعیفا ثم جاء عمر فاخذ بعراقیھا فشرب حتی تضلع ثم جاء عثمان فاخذ بعراقیھا فشرب حتی تضلع ثم جاء علی فاخذ بعراقیھا فانتشطت وانتضح علیہ منھا شئ

ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ مین نے دیکہا ایک ڈول لٹکایا گیا آسمان سے تو پہلے ابوبکر رضی اللہ عنہ آئے اور اوسکی لکڑیکو دونون کونے پکڑکے اونہون نے کچہہ پیا یعنی خوب اچہی طرح نہ پیا پہر عمر رضی اللہ عنہ آئے انہون نے اوسکو پکڑکے خوب سیر ہو کر پیا پہر عثمان رضی اللہ عنہ آئے انہون نے اوسکو پکڑکے خوب سیر ہو کر پیا پہر علی رضی اللہ عنہ آئے انہون نے اوسکو پکڑا تو وہ ڈول ہل گیا اور اوس مین سے کچہہ پانی حضرت علی پر پڑ گیا اسمین اشارہ ہے اون فتنون کیطرف جو حضرت علی کی خلافت مین واقع ہوئی اور اختلافات

یہہ حدیثین نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہین

(اور یہ اور بہی بہت نسخون مین نہین ہین لیکن اطراف مین یہہ حدیثین مذکور ہین اور انکی نسبت ابوداؤد کیطرف کی ہے)
عن مکحول قال لتمخرن الروم الشام اربعین صباحًا لا یمتنع منها الا دمشق وعمان ترجمہ مکحول نے کہا
روم کے لوگ شام مین چالیس دن تک گہسے رہین گے کوئی شہر اون کے ہاتھ سے نہ بچیگا سوا دمشق اور عمان کے اگرچہ یہ حدیث قول
ہے مکحول کا مگر حکم مین مرفوع کے ہے اس لیے کہ یہہ باتین سوا پیغمبر کے اور کسی آدمی کو معلوم نہین ہوسکتین عن عبد الرحمن بن
سلمان یقول سیاتی ملك من ملوك العجم یظهر علی المدائن كلها الا دمشق ترجمہ عبد الرحمن بن سلمان
نے کہا ایک بادشاہ عجم کے بادشاہون مین سے آویگا وہ سب شہرون کو لے لیگا سوا دمشق کے عن مکحول ان رسول
الله صلی الله علیه وسلم قال موضع فسطاط المسلمین فی الملاحم ارض یقال لها الغوطة ترجمہ مکحول سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانونکا خیمہ لڑائیون کے وقت ایک مقام مین ہوگا جسکو غوطہ کہتے ہین (وہ ایک مقام ہے
دمشق کے پاس ملک شام مین) عن عوف بن ابی جمیلة قال سمعت الحجاج یخطب وهو یقول ان مثل عثمان
عند الله كمثل عیسی بن مریم ثم قرأ هذه الآیة یقرأها ویفسرها اذ قال الله یا عیسی انی متوفیك
ورافعك الی ومطهرك من الذین كفروا یشیر الینا بیده والی اهل الشام ترجمہ عوف بن ابی جمیلہ سے روایت ہے
مین نے سنا حجاج بن یوسف (بادشاہ ظالم) خطبہ پڑہتا تہا اور کہتا تہا عثمان کی مثال اللہ کے نزدیک ایسی ہے جیسی حضرت
عیسی علی نبینا وعلیہ السلام کی پہر پڑہا اوس نے اس آیت کو اذ قال اللہ یا عیسی انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من
الذین كفروا وجاعل الذین اتبعوك فوق الذین كفروا الی یوم القیامة ف یعنی کہا اللہ جل جلالہ نے اے عیسی مین تم کو دنیا سے
اوٹہانیوالا ہون اور اپنی طرف بلانیوالا ہون اور پاک کرنیوالا ہون تجہکو کافرون سے اور تیری تابعدارون کو غالب کرنیوالا ہون
کافرون پر قیامت تک تو ایسا ہی حضرت عثمان کا بہی حال ہوا کہ اون کے مخالفین جنہون نے اون کو قتل کیا دنیا مین ذلیل
خوار ہوئے اور اون کے چاہنے والے معزز اور ممتاز ہوئے ف اشارہ کرتا تہا حجاج ہماری طرف اور شام والون کی طرف جنہون نے
بدلہ لیا حضرت عثمان کے قاتلون سے اور تباہ کیا اون کو مگر جو اہل شام اور عراق اہل بیت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمن تہے
اور اون کو ایذا دیتے تہے اون کی مثال حضرت عیسی کے تابعدارون کی نہین ہوسکتی کیونکہ وہ سب انجام مین ذلیل ہوگئے اور اونکی
سلطنت برباد ہوگئی اور چونکہ حجاج خود بہی ظالم تہا اور ظالمون کا شریک تہا اس واسطے اوس نے اپنے تئین اور بنی امیہ کے حاکمون
کو اور شام کے لوگون کو عمومًا حضرت عیسی کے تابعدارون سے تشبیہہ دی عن الربیع بن خالد الضبی قال سمعت الحجاج یخطب
فقال فی خطبته رسول احدكم فی حاجته اكرم علیه ام خلیفته فی اهله فقلت فی نفسی لله علی ان
لا اصلی خلفك صلوة ابدا وان وجدت قوما یجاهدونك لاجاهدنك معهم زاد اسحق فی حدیثه
قال فقاتل فی الجماجم حتی قتل ترجمہ ربیع بن خالد ضبی سے روایت ہے مین نے حجاج کو سنا خطبہ پڑہتے ہوئے وہ اپنے خطبہ مین کہتا تہا

تم مین سے کسیکا پیام پہونچانیوالا درجے مین زیادہ ہی یا جو اسکا قائم مقام اور خلیفہ ہو اوسکی گہر بار مین ف معاذ اللہ کبرت کلمۃ تخرج من فیہ
کتنا بڑا کلمہ ہی حجاج ظالم نے کہا اس سے یہہ مقصود تہا کہ لوگ عبد الملک بن مروان کو جو اوس زمانے کا حاکم اور حجاج اوسکا ایک عامل تہا پیغمبر خدا
سے زیادہ سمجہین اسلیے کہ پیغمبر تو صرف اللہ کا پیام لیکر آئے تہے اور عبد الملک اللہ کا خلیفہ تہا اور یہہ مردود اتنا نہ سمجہا کہ پیغمبر اللہ کے بہیجے ہوئے
ہین اور اللہ کے خلیفے ہین اسکی مخلوقات مین خصوصًا ہمارے پیغمبر کہ تمام انبیا کے سردار ہین اللہ جل جلالہ نے آدم کو لیے فرمایا جو درجے مین ہمارے
پیغمبر سے کم تہے انی جاعل فی الارض خلیفۃ پہر ہمارے پیغمبر کا کتنا بڑا درجہ اللہ کے نزدیک ہوگا جو اللہ کے خلیفہ اور رسول اور خلیل اور حبیب سب کچہہ ہین
ت مین نے اپنے دل مین کہا اب اللہ کا حق میری اوپر یہہ ہی کہ مین اسکی پیچہے نماز نہ پڑہون کبہی اور جو مجہہ سے لوگ ملین جو اس سے جہاد کرین تو مین بہی اون کے
ساتہہ اس سے جہاد کرون عن عاصم قال سمعت الحجاج وهو على المنبر يقول اتقوا الله ما استطعتم ليس فيها مثنوية
واسمعوا واطيعوا ليس فيها مثنوية لامير المؤمنين عبد الملك والله لو امرت الناس ان يخرجوا من باب من ابواب المسجد
فخرجوا من باب اخر لحلت لي دماؤهم واموالهم والله لو اخذت ربيعة بمضر لكان ذلك لي من الله حلالا ويا عذيري
من عبد هذيل يزعم ان قراءته من عند الله والله ما هي الا رجز من رجز الاعراب ما انزلها الله على نبيه عليه السلام وعذيري
من هذه الحمراء يزعم احدهم انه يرمي بالحجر فيقول الى ان يقع الحجر قد حدث امر فوالله لادعنهم كالامس الدابر قال فذكرته
للاعمش فقال انا والله سمعته منه ترجمہ عاصم سے روایت ہی مین نے حجاج کو منبر پر کہتے سنا ڈرو تم اللہ سے جہانتک تمکو قدرت ہو اسمین کوئی
شرط نہین ہے نہ استثنا ہی یعنی اللہ سے ڈرنا قطعی ہے ہر حال مین) اسی طرح سنو اور اطاعت کرو بغیر استثنا (اور شرط کے امیر المومنین عبد الملک بن
مروان کی ف اور زمانے مین خلیفہ اسلام کے بنی امیہ کا تسلط ہوا تو صالح اور متقی لوگ مجبوری سے مصلحت اس طرح بیعت کرلیتے کہ ہم تمہاری
اطاعت کرینگے بشرطیکہ تمہارا حکم خلاف شرع کے نہو حجاج کا مطلب یہہ تہا کہ لوگ بلا شرط اطاعت کرین خواہ وہ حکم امیر کا شرع کے موافق ہو یا مخالف
اسلیے کہ اگر اس شرط سے بیعت ہوگی تو لوگون کو بعض حکمون سے جو شرع کے مخالف ہون انحراف کا موقع ملیگا ت قسم خدا کی اگر مین حکم کردون لوگونکو
کہ مسجد کے اس دروازے سے نکلا کرین پہر وہ دوسری دروازے سے نکلین تو حلال ہوجاوین میرے لیے اونکے خون اور مال ف جہوٹا ہے مردود
اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی مومن کا خون درست نہین مگر تین صورتون مین ایک جان بدلے جان کے دوسری زنا تیسری مرتد ہونے مین ت
قسم خدا کی اگر مین مضر (ایک قبیلہ ہی) کے قصور پر ربیعہ کو پکڑون تو اللہ کیطرف سے مجہے یہہ درست ہی ف جہوٹا ہی مردود ظلم کسی کو درست نہین نہ
اللہ نے کبہی ظلم کو روا رکہا ہی اللہ تعالی فرماتا ہی وتعاونوا على البر والتقوى ولا تعاونوا على الاثم والعدوان اور فرماتا ہی واذا حكمتم فاحكموا بينهم بالقسط اور فرماتا ہے
اعدلوا هو اقرب للتقوى اور فرماتا ہی ولا تزر وازرة وزر اخرى ت کون عذر کریگا میرا عبد ہذیل یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے (اوسکا عجب) کیطرف سے وہ سمجہتا ہے
کہ مین جس طرح سے قرآن کو پڑہتا ہون وہ اللہ کیطرف سے ہے قسم خدا کی وہ ایک گانا ہی عرب کے گانون مین سے اللہ نے اوسکو نہین اوتارا اپنے پیغمبر پر
ف جہوٹا ہی مردود عبد اللہ بن مسعود بڑے اور ذی علم صحابی تہے انہون نے اپنے کانون سے قرآن رسول اللہ صلعم سے سنا اور آپ نے فرمایا کہ قرآن سات
طرح پر اترا ہے اللہ سبحانہ اسکی طرف سے مین ت کون عذر کریگا میرا ان عجمی لوگون کی طرف سے ان مین سے کوئی ایک پتہر
پہینکتا ہی یعنی فساد کی بات نکالتا ہی پہر کہتا ہے دیکہون یہہ کہانتک جاتا ہی کچہہ نئی بات ہوئی قسم خدا کی مین انکو کل کے دن کی طرح نیست و نابود

کردو لنکا راوی نے کہا مین نے ان اقوال کو اعمش کے سامنے بیان کیا انہون نے کہا قسم خدا کی مین نے بہی حجاج سے ایسا ہی سنا
ف پہر ان اقوال پر حجاج کے مردودی اور بدبختی اور نالائقی مین کیا شک ہے علاوہ اسکے اور جو ظلم اوس نے کیے ہین اون کو بیان
کی یہان گنجایش نہین ہے **عن** الاعمش قال سمعت الحجاج یقول علی المنبر ہذہ الحمرا ہبر ہبیر
اما واللہ و قد قرعت عصا بعصا لاذرنہم کالامس الذاہب یعنی الموالی **ترجمہ** اعمش نے کہا مین نے حجاج
سے سنا یہ عجمی لوگ کاٹنے کے قابل مین کاٹنے کے قسم خدا کی اگر مین لکڑی کو لکڑی پر مارون تو انکو ایسا نیست و نابود کر دون جیسے
کل کا دن اب گزر گیا **عن** سلیمان الاعمش قال جمعت مع الحجاج فخطب فذکر حدیث ابی بکر بن عیاش
قال فیہا فاسمعوا واطیعوا لخلیفۃ اللہ و صفیہ عبد الملک بن مروان وساق الحدیث
قال ولو اخذت ربیعۃ بمضر ولم تذکر قصۃ الحمرا **ترجمہ** اعمش نے بہی حجاج کا خطبہ نقل کیا کہتا تہا اطاعت
کرو اللہ کے خلیفہ اور برگزیدہ عبد الملک بن مروان کی ا... بیان کیا ربیعہ و مضر کا اور نہین بیان کیا عجمیون کا **ف**
بعض نسخون مین اس کے بعد اور ایک باب قائم کیا ہے باب فی الخلفاء اور بعض نسخون مین نہین ہے اور حدیث
ابوبکرہ کی من رای منکم رویا جو اوپر مذکور ہوئی پہر دوبارہ مذکور ہے چنانچہ نسخہ مطبوعہ دہلی مین ایسا ہی ہے اور بعض
نسخون مین یہہ حدیث مقرر نہین ہے اور وہ سب حدیثین بہی جو مکحول کے قول لتمخرن الروم الشام سے یہانتک مذکور ہوئین
چنانچہ نسخہ مطبوعہ مصر مین ایسا ہی ہے بہرحال اس باب مین نسخون کا بہت اختلاف ہے مگر مین نے جو حدیثین ایک نسخے
مین تہین اور دوسری نسخون مین نہین وہ ڈہونڈہ ڈہونڈہ کر سب یہان لکہہ دین ہین تاکہ ترجمہ مین کوئی حدیث رہ نجاوے
اسپر بہی جو بہول چوک ہوئی ہو اللہ اسکو معاف کرے اور ناظرین معذور رکہین ۱۲

تم ہوئین حدیثین جو مطبوعہ مصر مین نہین ہین ۱۲

عن سفینۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلافۃ النبوۃ ثلاثون سنۃ ثم یوتی اللہ
الملک او ملکہ من یشاء قال سعید قال لی سفینۃ امسک علیک ابابکر سنتین و عمر عشرا و
عثمان اثنتی عشرۃ و علیا کذا قال سعید قلت لسفینۃ ان ہؤلاء یزعمون ان علیا علیہ السلام
لم یکن بخلیفۃ قال کذبت استاہ بنی زرقاء یعنی بنی مروان **ترجمہ** سفینہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا نبوت کی خلافت (جسمین بعد نبی کے عدل و انصاف ہوگا اور شرع کی پیروی ہوگی) تیس ۳۰ برس تک رہیگی پہر اللہ جسکو چاہے گا
سلطنت دیگا سعید نے کہا سفینہ نے مجہسے بیان کیا اب تم جوڑ لو ابوبکر کی خلافت دو برس اور عمر کی دس برس اور عثمان کی
بارہ برس اور علی کی اتنی برس رہی یعنی پانچ یا ساڑہے پانچ برس اور چہہ مہینے حضرت امام حسن علیہ السلام کی سب ملا کر تیس ۳۰ برس ہوئے سعید نے
کہا مین نے سفینہ سے کہا یہہ لوگ (یعنی مروانی) سمجہتے ہین اور
کہتے ہین کہ امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ خلیفہ نہ تہے انہون نے کہا جہوٹ بولتے

ہین گاتذین اونکی (یعنی بنی مروان کی) گویا یہ بات ایسی لغو ہے کہ زبان سے نہین نکلتی عن عبد اللہ بن ظالم

المازنی قال سمعت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل قال لما قدم فلان الکوفۃ اقام فلان خطیبا

فاخذ بیدی سعید بن زید فقال الا ترے الی هذا الظالم فاشهد علی التسعۃ انهم فی الجنۃ ولو شهدت

علی العاشر لم ایثم قال ابن ادریس والعرب تقول آثم قلت ومن التسعۃ قال قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم وهو علی حراء اثبت حراء انہ لیس علیک الا نبی او صدیق او شهید قلت ومن التسعۃ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وابو بکر وعمر وعثمان وعلی وطلحۃ والزبیر وسعد بن ابی وقاص

وعبد الرحمن بن عوف قلت ومن العاشر فتلکأ هنیۃ ثم قال انا ترجمہ عبد اللہ بن ظالم مازنی سے روایت

ہے جب فلانا کوفے میں آیا اور اوس نے فلانے کو خطبہ پڑھنے کے لیے کھڑا کیا (مراد معاویہ ہین جب وہ آئے تھے کوفے کو اور کھڑا کیا

تھا انہون نے مغیرہ بن شعبہ کو خطبہ پڑھنے کے لیے مقصود معاویہ کا تھا کہ اہل کوفہ کے دلون کو حضرت امیر المومنین علی رضی

کی طرف سے پھیر دین اور ایسی باتین بیان کرین جن سے معاویہ کی فضیلت اون پر ثابت ہو اس لیے راوی نے معاویہ کا نام

نہین لیا یہ مغیرہ بن شعبہ کا) تو سعید بن زید نے میرا ہاتھ پکڑ کے کہا کیا تو نہین دیکھتا اس ظالم کو جو برا کہتا ہے علی رضی

کو مین گواہی دیتا ہون نو آدمیون پر کہ وہ جنتی ہین اور اگر مین دسوین آدمی کو بھی بیان کر دون تو گنہگار نہ ہونگا مین نے

کہا وہ نو لوگ کون ہین سعید نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرا پر تشریف رکھتے تھے اور وہان آپ نے فرمایا تھم جا

تجھ پر کوئی نہین ہے سوا نبی اور صدیق اور شہید کے مین نے کہا وہ نو آدمی کون ہین انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف پھر مین نے

کہا دسوان آدمی کون ہے تو وہ تھوڑی دیر تک چپ ہو رہے پھر انہون نے کہا دسوان آدمی مین ہون رضی اللہ عنہم سب سے

عن عبد الرحمن بن الاخنس انہ کان فی المسجد فذکر رجل علیا علیہ السلام فقام سعید بن زید فقال

اشهد علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی سمعتہ وهو یقول عشرۃ فی الجنۃ النبی فی الجنۃ و

ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وعثمان فی الجنۃ وعلی فی الجنۃ وطلحۃ فی الجنۃ والزبیر بن العوام

فی الجنۃ وسعد بن مالک فی الجنۃ وعبد الرحمن بن عوف فی الجنۃ ولو شئت لسمیت العاشر

قال فقالوا من هو فسکت قال فقالوا من هو فقال هو سعید بن زید ترجمہ عبد الرحمن بن اخنس سے روایت ہے وہ مسجد

مین تھے اتنے مین ایک شخص نے ذکر کیا حضرت علی کا (برائی کے ساتھ) تو سعید بن زید (جو عشرہ مبشرہ مین سے ہین) کھڑے ہوئے اور

کہنے لگے مین گواہی دیتا ہون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر مین نے آپ سے سنا ہے آپ فرماتے تھے کہ دس آدمی جنتی ہین ایک

تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنت مین ہونگے دوسری ابو بکر جنت مین ہونگے تیسری عمر جنت مین ہونگے چوتھی عثمان جنت مین

ہونگے پانچوین علی رضی جنت مین ہونگے چھٹے طلحہ جنت مین ہونگے ساتوین زبیر بن عوام جنت مین ہون گے آٹھوین

سعد بن مالک جنت مین ہون گے تو ین عبدالرحمن بن عوف جنت مین ہین اور اگر مین چاہون تو دسوین آدمی کا بہی نام لے دون لوگون نے کہا وہ دسوان آدمی کون ہے وہ چپ ہو رہے جب انہون نے پوچہا وہ دسوان آدمی کون ہے تو اونہون نے کہا سعید بن زید رضی اللہ عنہ چونکہ دسوین آدمی یہ خود تہے اسواسطے اپنا نام پہلے بیان نہ کیا تاکہ انکسار اور تفاخر نہ نکلے پہر جب لوگون نے اصرار کیا تو بتا دیا ❊ **رباح بن الحارث** قال کنت قاعدا عند فلان فی مسجد الکوفۃ وعنده اهل الکوفۃ فجاء سعید بن زید بن عمرو بن نفیل فرحب به وحیاه واقعده عند رجله علی السریر فجاء رجل من اهل الکوفۃ یقال له قیس بن علقمۃ فاستقبله فسب وسب فقال سعید من یسب هذا الرجل قال یسب علیا قال الا اری اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسبون عندک ثم لا تنکر ولا تغیر انا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وانی لغنی ان اقول علیه ما لم یقل فیسالنی عنه غدا اذا لقیته ابو بکر فی الجنۃ وعمر فی الجنۃ وساق معناه ثم قال لمشهد رجل منهم مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغبر فیه وجهه خیر من عمل احدکم عمره ولو عمر عمر نوح **ترجمہ** رباح بن الحارث سے روایت ہے کہا مین بیٹہا تہا فلان شخص کے پاس یعنی مغیرہ بن شعبہ کے کوفہ کی مسجد مین اور اونکے پاس کوفہ کے لوگ جمع تہے اتنے مین سعید بن زید بن عمرو بن نفیل آئے (مغیرہ نے) مرحبا کہا اور سلام علیک کی اور اپنے پانون کے پاس اونکو تخت پر بیٹہا یا پہر ایک شخص کوفے کا رہنے والا آیا جس کا نام قیس بن علقمہ تہا مغیرہ نے اوسکا استقبال کیا اوس نے برا کہا حضرت علی کو سعید نے پوچہا یہ کسکو برا کہتا ہے انہون نے کہا حضرت علی کو برا کہتا ہے سعید نے کہا مین دیکہتا ہون کہ لوگ تمہاری سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہتے ہین پہر نہ تم منع کرتے ہو نہ اسکو دفع کرتے ہو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے اور مجہکو کیا ضرورت ہے کہ مین آپ پر وہ بات کہون جو آپ نے نہین فرمائی پہر قیامت مین آپ مجہسے سوال کرین ملاقات کیوقت ابوبکر جنت مین ہونگے اور عمر جنت مین ہونگے پہر بیان کیا حدیث کو اخیر تک اوسی طرح جیسے اوپر بیان ہوئی پہر سعید بن زید نے کہا صحابہ مین سے کسی شخص کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ رہنا جس سے اوسکی منہہ پر گرد پڑی افضل ہے تم مین سے کسی کی ساری عمر کے اعمال سے اگرچہ اوس کی عمر حضرت نوح علیہ السلام کے برابر ہو **ف** یعنی ایک غیر صحابی تمام عمر بہی اگر اعمال صالحہ کیا کرے تو اوسکا درجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنی صحابی کے برابر نہ ہوگا یہ بات اکثر علمائے امت کے نزدیک مسلم ہے کہ ولی کیسا ہی شخص ہو بڑے درجے کا ہو مگر صحابی نہ ہو تو ادنے صحابی کے درجے تک نہ پہونچیگا **عن انس بن مالک** ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعد احدا فتبعه ابو بکر وعمر وعثمان فرجف بهم فضربه نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برجله وقال اثبت احد نبی وصدیق وشهیدان **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احد کے پہاڑ پر چڑہے اور آپکے ساتہ ابوبکر اور عمر اور عثمان تہے پہاڑ لرزنے لگا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو اپنے پانون سے مارا اور فرمایا تہم جا اے احد تجہ پر ایک نبی ہے اور ایک صدیق اور دو شہید مین (صدیق ابوبکر اور دو شہید عمر اور عثمان) فیہما

انکا پورا ہوا ابوبکر اپنی موت سے مرے اور عمر اور عثمان دونوں شہید ہوئے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم اتانی جبریل فاخذ بیدی فارانی باب الجنۃ الذی تدخل منہ امتی فقال ابوبکر یا رسول
اللہ وددت انی کنت معک حتی انظر الیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انک یا ابا بکر اول
من یدخل الجنۃ من امتی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل علیہ السلام میرے
پاس آئے اور میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے جنت کا دروازہ دکھلایا جس میں سے میری امت جاویگی۔ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول
اللہ میں یہہ چاہتا تہا کہ میں بھی آپ کے ساتہہ ہوتا تو جنت کا دروازہ دیکھ لیتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے
ابوبکر تو سب سے پہلے میری امت میں جنت میں جاویگا **ف** یہہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر میں اسی مقام پر ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی میں
بعد مسور بن مخرمہ کے حدیث کی ہے جو آگے آتی ہے اور بجائے اس کے بعد حدیث انس کے حدیث جابر کی ہے لا یدخل النار احد الخ تک

عن جابر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال لا یدخل النار احد ممن بایع تحت الشجرۃ
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص ان شخصوں میں سے جنہوں نے شجرۃ الرضوان
کے تلے بیعت کی جہنم میں نہ جاویگا (یہ بیعت جان نثاری اور کافروں سے لڑنے پر کی تہی) **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال موسی فلعل اللہ وقال ابن سنان اطلع اللہ علی اہل بدر فقال اعملوا ما
شئتم فقد غفرت لکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے بدر والوں کو
دیکہا (یعنے جو صحابہ جنگ بدر میں آپ کے ساتہہ شریک تھے جو پہلے جنگ ہے اسلام میں) اور فرمایا تم جیسے چاہو
عمل کرو میں نے تم کو بخش دیا (یعنے اگر اب تم سے گناہ بہی سرزد ہونگے تو معاف کر دیے جاوینگے) **عن** المسور بن
مخرمۃ قال خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم زمن الحدیبیۃ فذکر الحدیث قال فاتاہ یعنی عروۃ بن مسعود
فجعل یکلم النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکلما کلمہ اخذ بلحیتہ والمغیرۃ بن شعبۃ قائم علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم ومعہ السیف وعلیہ المغفر فضرب یدہ بنعل السیف وقال اخر یدک عن لحیتہ فرفع عروۃ
راسہ فقال من ہذا قالوا المغیرۃ بن شعبۃ **ترجمہ** مسور بن مخرمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
صلح حدیبیہ میں نکلے پہر بیان کیا حدیث کو (جیسے اوپر گزر چکی) تو عروہ بن مسعود آپ پاس آیا اور آپ سے
گفتگو کرنے لگا پہر وہ جب بات کرتا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ریش مبارک کو ہاتہہ میں لیتا (عرب کا قاعدہ ہے کہ
بات کرتے وقت داڑہی پکڑتے ہیں خاص کر محبت اور ملاطفت کے وقت) اور مغیرہ بن شعبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہڑے تہے ان کے
ہاتہہ میں تلوار تہی اور سر پر خود تہا انہوں نے تلوار کی کوتہی سے عروہ کے ہاتہہ پر مارا اور کہا جلد رکہہ اپنا ہاتہہ آپ کی ریش مبارک
سے عروہ نے سر اونچا کر کے پوچہا کون ہے لوگوں نے کہا مغیرہ ہیں (پہر عروہ غصے ہوا مغیرہ پر کہ میں نے تجہہ پر ایسے احسان کیے
اور تو یہہ حرکت کرتا ہے جیسے دوسری روایت میں ہے) **عن** الاقرع مؤذن عمر بن الخطاب رضی اللہ قال بعثنی عمر الی الاسقف فدعوتہ

فقال له عمر هل تجدني في الكتاب قال نعم قال كيف تجدني قال اجدك قرنا قال فرفع عليه الدرة فقال
قرن مه فقال قرن حديد امين شديد قال كيف تجد الذي يجيئ بعدي فقال اجده خليفة
صالحا غير انه يؤثر قرابته فقال عمر يرحم الله عثمان ثلثا فقال كيف تجد الذي بعده قال
اجده صدأ الحديد قال فوضع عمر يده على راسه فقال يا دفراه يا دفراه فقال يا امير
المؤمنين انه خليفة صالح ولكنه تستخلف حين يستخلف والسيف مسلول والدم مهراق
ترجمہ اقرع سے روایت ہی جو موذن تہا عمر بن الخطاب کا کہ حضرت عمر نے مجہکو بہیجا نصاری کے ایک پادری کی طرف
مین اوسکو بلا لایا حضرت عمر نے اوس سے پوچہا تو میرا بہی حال کچہہ اپنی کتاب مین پاتا ہی وہ بولا انہون نے کہا کیونکر اوس نے
کہا قرن حضرت عمر نے اوسپر درہ اوٹہایا اور کہا قرن کیا ہے وہ بولا قرن کے معنی امانت دار مضبوط اور سخت پہر حضرت عمر نے
کہا میرے بعد جو خلیفہ ہوگا اوسکا کیا حال ہے وہ بولا وہ خلیفہ نیک ہے مگر اپنی قرابت کا خیال زیادہ رکہیگا حضرت عمر نے
کہا اللہ رحم کرے عثمان پر تین بار پہر کہا جو خلیفہ اوس کے بعد ہوگا اوسکا کیا حال ہی بولا کہا وہ تو لوہے کا میل
ہوگا یعنے رات دن جنگ مین مصروف رہیگا) حضرت عمر نے کہا ای گندی بدبودار یہ کیا کہتا ہی اوس نے کہا اے
امیرالمؤمنین وہ خلیفہ نیک ہوگا مگر جسوقت وہ خلیفہ ہوگا اوسوقت تلوارین کہنچی ہون گی اور خون بہہ رہا ہوگا یعنے
فتنہ مین اون کی خلافت ہوگی پہر دفتنہ اون سے رفع نہ ہو سکے گا) یہ حدیث نسخہ مطبوعہ مصر مین نہین ہے) **باب**
في فضل اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم اصحاب رسول اللہ کی فضیلت کا بیان **عن** عمران بن
حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي القرن الذين بعثت فيهم ثم الذين يلونهم
ثم الذين يلونهم والله اعلم اذكر الثالث ام لا ثم يظهر قوم يشهدون ولا يستشهدون
وينذرون ولا يوفون ويخونون ولا يؤتمنون ويفشو فيهم السمن **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر میری امت سے اوس زمانہ کے لوگ ہین جن مین مین بہیجا گیا یعنی آپکے زمانہ نبوت سے اخیر زمانہ صحابہ یعنے
سنہ ۱۰۰ ہجری تک) پہر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہین یعنی تابعین کا زمانہ ایک سو ستر ہجری تک) پہر وہ لوگ جو اون سے نزدیک ہین
یعنی تبع تابعین کا زمانہ سنہ ۲۲۰ ہجری تک) معلوم نہین تیسری لوگون کا آپنے ذکر کیا یا نہ کیا پہر آپنے فرمایا وہ لوگ نکلین گے
جو گواہی دینے کو مستعد ہون گے بدون طلب کے اور نذر کرین گے مگر پورا نہ کرین گے اور خیانت کرینگے اور امانت دار نہ ہونگے
اور ظاہر ہو جاویگا اون مین موٹاپا (حرام کے مال کہانے سے) **باب** النهي عن سب اصحاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو برا کہنے کی ممانعت **عن** ابي سعيد قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم لا تسبوا اصحابي فوالذي نفسي بيده لو انفق احدكم مثل احد ذهبا ما بلغ مد
احدهم ولا نصيفه **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت برا کہو میرے صحابہ کو

قسم اُس شخص کی جسکے قبضہ مین میری جان ہے اگر تم مین سے ریعنے وہ لوگ جو تمہارے بعد پیدا ہونگے اون مین سے) کوئی
احد پہاڑ کے برابر سونا صرف کرے تو اون کے ایک مد یا آدہی مد کے برابر نہ ہوگا (مد سوا رطل کا یا دو رطل کا) **عن**
عمرو بن ابی قرة قال کان حذیفة بالمدائن فکان یذکر اشیاء قالها رسول الله صلی الله علیه
وسلم لاناس من اصحابه فی الغضب فینطلق ناس ممن سمع ذلك من حذیفة فیاتون سلمان فیذکرون
له قول حذیفة فیقول سلمان حذیفة اعلم بما یقول فیرجعون الی حذیفة فیقولون له
قد ذکرنا قولك لسلمان فما صدقك ولا کذبك فاتی حذیفة سلمان وهو فی مبقلة فقال یا
سلمان ما یمنعك ان تصدقنی بما سمعت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال سلمان ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم کان یغضب فیقول فی الغضب لناس من اصحابه ویرضی فیقول فی الرضی لناس من
اصحابه اما تنتهی حتی تورث رجالا حب رجال ورجالا بغض رجال وحتی توقع اختلافا وفرقة لقد علمت
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خطب فقال ایما رجل من امتی سببته سبة او لعنته لعنة فی غضبی فانما
انا من ولد آدم اغضب کما یغضبون انما بعثنی رحمة للعالمین فاجعلها علیهم صلوة یوم القیمة والله
لتنتهین او لاکتبن الی عمر ترجمہ عمرو بن ابی قرہ سے روایت ہے حذیفہ بن الیمان (جو ایک صحابی مشہور ہین مدائن
(ایک شہر ہے) مین اون باتونکا ذکر کیا کرتے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے چند اصحاب سے غصے کی
حالت مین فرمائین تہین جب بعضے لوگ اون سے یہ باتین سنکر سلمان فارسی پاس جاتے اور جو باتین حذیفہ سے
سنتے وہ اون سے بیان کرتے سلمان اون کو سنکر یہہ کہتے کہ جو حذیفہ کہتے ہین اوس کو وہی خوب جانتے ہین لوگ
سلمان سے یہہ سنکر حذیفہ پاس آتے اور کہتے ہم نے تمہاری حدیث سلمان سے بیان کی تو اونہون نے جو کہا نہ سچ (یعنی تمہاری
تصدیق کی) نہ تکذیب یہہ سنکر حذیفہ سلمان پاس گئے اور وہ اپنی ترکاری کے کہیت مین تہے اون سے کہا اے سلمان تم کو کیا ہوا ہے
جو میری تصدیق نہین کرتے اون باتون مین جو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنے ہین سلمان نے کہا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کبہی غصے ہوتے تہے تو غصے مین چند باتین اپنی اصحاب کو کہہ دیتے پہر کبہی خوش ہوتے
تہے تو خوشی مین چند باتین اپنے اصحاب کو کہہ دیتے تم شاید باز نہین آؤ گے جبتک بعضون کی دوستی لوگون کے دلون
مین ڈال دو اور بعضون کی دشمنی یہانتک کہ لوگون مین اختلاف اور پہوٹ ہو جاوے اور حالانکہ تم جانتے ہو کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا مین نے اپنی امت مین سے جس شخص کو برا کہا یا اوس پر لعنت کی غصے کی حالت مین تو اسکی وجہ یہ ہے
کہ مین بہی آدم کی اولاد ہون جیسے اور آدمیون کو غصہ آتا ہے مجہی بہی غصہ آتا ہے لیکن اللہ نے مجہے سب عالمون کے
لیے رحمت کر کے بہیجا ہے یا اللہ تو اوس لعنت یا برے کہنے کو رحمت کر دے اون پر قیامت کے روز قسم خدا کی تم باز آؤ
(ایسی حدیثین بیان کرنے سے) ورنہ مین حضرت عمر رض کو لکہہ بہیجونگا **باب فی استخلاف ابی بکر رضی الله عنه** حضرت ابو بکر

صدیق کی خلافت کی دلیل عن عبد اللہ بن زمعۃ قال لما استعز برسول اللہ صلی اللہ وانا عندہ فی نفر من المسلمین
دعاہ بلال الی الصلوۃ فقال مروا من یصلی للناس فخرج عبد اللہ بن زمعۃ فاذا عمر فی الناس وکان ابو بکر
غائبا فقلت یا عمر قم فصل بالناس فتقدم فکبر فلما سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ وکان عمر رجلا مجہرا
فقال فاین ابو بکر یابی اللہ ذلک والمسلمون یابی اللہ ذلک والمسلمون فبعث الی ابی بکر فجاء بعد ان صلی عمر تلک
الصلوۃ فصلی بالناس **ترجمہ** عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کی سختی ہوئی تو مین آپ
پاس بیٹھا تھا اور چند لوگون کے ساتھ اتنے مین بلال آپ کو بلانے کے لیے آئے نماز کو واسطے آپ نے فرمایا کسی اور کو حکم کرو وہ نماز پڑہا دے
تو مین باہر نکلا تو عمر بن الخطاب ملے اور ابو بکر صدیق اوس وقت نہ تھے مین نے عمر سے کہا اٹھو اور نماز پڑہاؤ وہ آگے بڑھے اور انہون نے تکبیر
کہی جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کی آواز سنی وہ تو بلند آواز کے آدمی تھے تو آپ نے فرمایا ابو بکر کہان ہین اللہ تعالی
انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی اس کا انکار کرتے ہین کہ جب ابو بکر موجود ہو تو سوا اون کے دوسرا کوئی شخص امامت کرے
پھر آپ نے ابو بکر کو بلا بھیجا انہون نے لوگون کے ساتھ نماز پڑہائی وہی نماز جبکہ حضرت عمر پڑہا چکے تھے یہ حدیث حضرت ابو بکر صدیق
کی خلافت کی بڑی دلیل ہے اس لیے کہ قریب وفات کے آپ نے اون کو نماز پڑہانے کے لیے حکم دیا اور امامت صغری موید ہے امامت
کبری کو واسطے **عن** عبد اللہ بن زمعۃ بھذا الخبر قال لما سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم صوت
عمر قال ابن زمعۃ خرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی اطلع راسہ من حجرتہ ثم قال لا لا لا لیصل
للناس ابن ابی قحافۃ یقول ذلک مغضبا **ترجمہ** عبد اللہ بن زمعہ سے روایت ہے یہی حدیث اوس مین یہ ہے
کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کی آواز سنی تو آپ نکلے یہانتک کہ اپنا سر حجرہ سے نکالا پھر فرمایا نہین
نہین نہین نماز پڑہاوین لوگون کی ابو قحافہ کے بیٹے یہ آپ نے غصہ سے فرمایا **ف** آپ کو منظور تھا کہ ابو بکر صدیق نماز پڑہاوین
چنانچہ دوسری روایت مین یہ موجود ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر کو نماز پڑہانے کے لیے کہا مگر حضرت عائشہ نے
اس خیال سے کہ ابو بکر نرم دل ہین وہ آنحضرت کی جگہ نہ لی دیکھ کر تاب نہ لاوین گے عمر کو امامت کے لیے کہا آپ نے جب اون
کی سنی تو پھر ابو بکر کی امامت کے لیے کہا **باب** ما یدل علی ترک الکلام فی الفتنۃ جب مسلمانون مین فتنہ اور فساد ہو
تو چپکے رہنا بہتر ہے یعنی غفلت اور جدا رہنا لوگون سے **عن** ابی بکرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للحسن بن
علی ان ابنی ھذا سید وانی ارجو ان یصلح اللہ بہ بین فئتین من امتی وقال فی حدیث حماد ولعل
اللہ ان یصلح بہ بین فئتین من المسلمین عظیمتین **ترجمہ** ابو بکرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت
حسن بن علی کو فرمایا یہ بیٹا میرا سید ہے (یعنی سردار اور شریف) اور مجھے امید ہے کہ اللہ جل
جلالہ اس کی وجہ سے میری امت سے دو گروہون مین صلح
کرا دے حماد کی روایت مین یہ ہے کہ شاید اللہ جل جلالہ اسکی وجہ سے

مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کرادے **ف** یہ پیشین گوئی آپ کی سچ ہوئی امام حسن علیہ السلام نے معاویہ رضی اللہ عنہ
سے صلح کر لی اور بڑا فتنہ موقوف کر دیا **عن** حذیفۃ ما احد من الناس تدرکہ الفتنۃ الا انا اخافہا علیہ الا
محمد بن مسلمۃ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا تضرک الفتنۃ **ترجمہ** حذیفہ بن
الیمان سے روایت ہے مین کوئی آدمی ایسا نہین جانتا جو فتنے مین پڑے اور مجھکو اوسکے بگڑ جانے کا ڈر نہ ہوگا محمد بن مسلمہ
کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے محمد بن مسلمہ سے تجھکو فتنہ ضرر نہ کریگا **ف**
شاید آپ نے اون کے لیے دعا کر دی ہو کہ اللہ اون کو فتنے سے بچاوے **عن** ثعلبۃ بن ضبیعۃ قال دخلنا علی حذیفۃ
فقال انی لاعرف رجلا لا تضرہ الفتن شیئا قال فخرجنا فاذا فسطاط مضروب فدخلنا فاذا فیہ
محمد بن مسلمۃ فسألناہ عن ذلک فقال ما ارید ان یشتمل علی شیء من امصارکم حتی تنجلی عما
انجلت **ترجمہ** ثعلبہ بن ضبیعہ سے روایت ہے ہم حذیفہ بن الیمان کے پاس گئے اونہون نے کہا مین ایک شخص کو جانتا ہون جسکو
فتنہ نقصان نہ کریگا پھر ہم اون کے پاس سے نکلے تو دیکھا ایک خیمہ لگا ہوا ہے ہم اوس مین گئے وہان محمد بن مسلمہ تھے اون سے
ہم نے خیمے مین رہنے کا اور شہر چھوڑ دینے کا سبب پوچھا اونہون نے کہا مین نہین چاہتا کہ تمہارے شہر مین سے کوئی
جگہ مجھکو گھیر لے رہنے مین وہان نہ رہا کرون جبتک کہ شہر ان فتنون سے صاف نہ ہو جاوے اس روایت سے
باب کا مضمون معلوم ہوا کہ فتنے کے زمانے مین آبادی سے دور رہنا اور تنہائی اور گوشہ نشینی بہتر ہے **عن** قیس بن
عباد قال قلت لعلی رضی اللہ عنہ اخبرنا عن مسیرک ہذا عہد عہدہ الیک رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ام رأی رأیتہ فقال ما عہد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیء ولکنہ رأی
رأیتہ **ترجمہ** قیس بن عباد سے روایت ہے مین نے امیر المؤمنین علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا آپ یہ جو سفر کرتے ہین معاویہ سے جنگ
کو لیے یہ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ہے یا آپ اپنی رای مین اسکو مناسب جانتے ہین اونہون نے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھکو اس بارے مین کوئی حکم نہین دیا لیکن یہ میری رای ہے **ف** اگرچہ آپ نے حکم نہین
دیا تھا مگر آپ نے اس فتنے کے خبر کر دی تھی کہ مسلمانون مین ایک پھوٹ پیدا ہوگی جیسے دوسری حدیث مین ہے **عن**
ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تمرق مارقۃ عند فرقۃ من المسلمین یقتلہا
اولی الطائفتین بالحق **ترجمہ** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون مین پھوٹ کے وقت
ایک فرقہ نکلے گا اوس سے وہ فرقہ لڑیگا جو حق کے قریب ہوگا **ف** مراد فتنہ معاویہ اور علی رضی اللہ عنہ ہے اس حدیث سے معلوم
ہوا کہ علی اور اصحاب علی اس معاملے مین حق پر تھے

باب فی التخییر بین الانبیاء علیہم الصلوۃ والسلام

پیغمبرون مین سے ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم لا تخیروا بین الانبیاء **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا مت فضیلت دو پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر اس طرح سے کہ دوسرے پیغمبر کی حقارت ہو سب
پیغمبروں کو بزرگ اور بہتر سمجھنا چاہیے **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما ینبغی
لعبد ان یقول انی خیر من یونس بن متی **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو یوں نہ
کہنا چاہیے کہ میں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہتر ہوں یونس علیہ السلام سے یہ آپ نے تواضع کی راہ سے فرمایا اس لیے کہ لوگ مجھ کو فضیلت دیکر اور انبیا علیہم السلام
کی تحقیر نہ کریں **عن** عبداللہ بن جعفر قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا ینبغی لنبی ان یقول انی خیر من یونس بن متی **ترجمہ**
عبداللہ بن جعفر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کسی پیغمبر کو لائق نہیں ہے کہ کہے میں یونس علیہ السلام سے بہتر ہوں کیونکہ اس میں خود
سرائی اور اپنے منہ سے اپنی تعریف نکلتی ہے جو پیغمبروں کی شان کے خلاف ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رجل من الیھود والذی اصطفی
موسی فرفع المسلم یدہ فلطم وجہ الیھودی فذھب الیھودی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
لا تخیرونی علی موسی فان الناس یصعقون فاکون اول من یفیق فاذا موسی باطش فی جانب العرش فلا ادری اکان
ممن صعق فافاق قبلی او کان ممن استثنی اللہ عزوجل **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے ایک یہودی نے
کہا قسم اوس ذات کی جس نے چن لیا موسی علیہ السلام کو ایک مسلمان نے یہ سنکر اوسکو ایک طمانچہ
لگایا وہ یہودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ سے یہ حال بیان کیا آپ نے فرمایا مجھ کو
مت فضیلت دو حضرت موسے علیہ السلام پر کیونکہ حشر میں ایک بے ہوشی ہوگی ارشاد یہ بعد نفخہ
کی ہو اس لیے کہ قیامت کے بعد سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوش میں آوینگے تو فرمایا سب سے پہلے
ہوش میں آونگا اور دیکھونگا کہ موسے علیہ السلام ہوش میں ہیں تو معلوم نہیں اب میں نہیں جانتا
کہ موسے علیہ السلام مجھ سے پہلے ہوش میں ہوکر آئے یا وہ بیہوش ہی نہ ہوئے تھے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ فضول کو تمام صفات میں فضل سے کم ہونا ضروری نہیں ہے اگر چہ بعض صفات
کم ہو بعض صفات حضرت علی اور عبداللہ بن مسعود میں ایسے تھے جو حضرت ابو بکر صدیق اور
فاروق میں نہیں پائی جاتی **عن** انس قال قال رجل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا خیر البریۃ فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذاک ابراھیم **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک شخص نے کہا اے
اور بہترین خلق تمام مخلوقات سے بہتر آپ نے فرمایا یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں اور یہ لقب
خیر البریۃ ہوگا کیونکہ وہ اپنے عہد میں بہترین خلق تھے اور ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ
اولین اور آخرین سب سے بہتر ہیں مگر تواضع اور انکسار کے راہ سے آپ نے یہ لقب پسند نہ کیا **عن**
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم
واول من تنشق عنہ الارض واول شافع واول مشفع **ترجمہ**

ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سردار ہونگا اولاد آدم کا اور سب سے پہلے زمین پہٹیگی
مجہ پر یعنی مین قبر سے نکلونگا اور مین سب سے پہلے شفاعت کرونگا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول ہوگی اگر شفاعت
اللہ کے حکم سے ہوگی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما ادری اتبع لعین ہو ام لا وما
ادری اعزیر نبی ہو ام لا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہین جانتا کہ تبع جسکا
ذکر کلام اللہ مین ہے قابل لعنت کے ہے یا نہین اور مین نہین جانتا کہ عزیر پیغمبر ہے یا نہین حاکم کی روایت مین اتنا
زیادہ ہے مین نہین جانتا کہ ذوالقرنین پیغمبر ہے یا نہین اور حدود گناہ کا کفارہ ہوتے ہین یا نہین **عن** ابی ہریرۃ
قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول انا اولی الناس بابن مریم الانبیاء اولاد علات
ولیس بینی وبینہ نبی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے مجہے سب سے
زیادہ علاقہ ہے عیسیٰ بن مریم علیہ السلام سے کیونکہ پیغمبر علاتی بہائی ہین آپس مین یعنی جیسے علاتی بہائیون کا باپ
ایک ہوتا ہے مائین جدا جدا ہوتی ہین ویسا ہی سب انبیا کے اصول دین ایک ہین جیسے توحید اور ملائکہ اور حشر ونشر لیکن فروع مین
اختلاف ہوا اور مجہ مین اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان کوئی پیغمبر نہین ہوا اور اس وجہ سے کہ عیسیٰ علیہ السلام
آپ کے آنیکی بشارت دی اور قیامت کے قریب اوترینگے اور آپ کا دین جاری کرینگے اور اوسکے تابع ہونگے
باب الرد علی المرجیۃ مرجیہ ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے ایمان کے ساتہہ کوئی گناہ نقصان نہین کرتا اور اعمال صالحہ
ایمان مین داخل نہین ہین یہ فرقہ گمراہ ہے اہل سنت کے نزدیک اہل سنت کے پیشواؤن کا عقیدہ ہے کہ اعمال صالحہ
مومن کو ضروری ہین اعمال بد سے ضرر ہوگا لیکن اکثر علماے اہل حدیث نے اعمال صالحہ کو ایمان مین
داخل کیا ہے اور بعضون نے نہین مگر مآل دونون کا ایک ہے **عن** ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان بضع وسبعون شعبۃ فافضلہا قول لا الہ الا اللہ وادناہا
اماطۃ العظم عن الطریق والحیاء شعبۃ من الایمان **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا ایمان کی کئی اوپر ستر شاخین ہین سب سے بہتر اعلیٰ تو یہہ ہے کہ لا الہ الا اللہ کہے یعنی نہین ہے کوئی
لائق پوجنے کی سوا اللہ کے اور سب سے کم یہہ ہے کہ ہڈی کو رستے سے ہٹا دیوے یا کانٹا یا پتہر تو جس سے چلنے والون
کو تکلیف پہنچنے کا خیال ہو اور حیا یعنی شرم بہی ایمان کی ایک شاخ ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ اچہے کام بہی ایمان
مین داخل ہین اور جو نہ کرے تو گویا مرتبہ **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین
ایمانا احسنہم خلقا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پورا ایمان
اوس شخص کا ہے جسکے خلق اچہے ہون یعنی خوش خلق اور بامروت ہو اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ایمان کم زیادہ
ہوتا ہے **باب** الدلیل علی الزیادۃ والنقصان ایمان کے گہٹنے اور بڑہنے کی دلیلین مذہب اہل سنت کے

اکثر علما کے نزدیک نیک کام ایمان مین داخل ہوئے تو جسقدر نیک کام زیادہ ہونگے اوسی قدر ایمان بڑہیگا اور جسقدر نیک کام
کم ہون گے ایمان گھٹیگا **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین العبد وبین الکفر ترک الصلوۃ
ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندے کے اور کفر کے بیچ مین نماز ہے یعنے نماز کفر کی روک
ہے جب نماز چھوڑدی تو گویا کفر سے پردہ اوٹھ گیا اب یہ شخص کافر ہو گیا یا قریب کفر کو پہونچا **عن** عبد اللہ بن عمر ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما رأیت من ناقصات عقل ولا دین اغلب لذی لب منکن
قالت وما نقصان العقل والدین قال اما نقصان العقل فشہادۃ امرأتین شہادۃ رجل واما نقصان
الدین فان احداکن تفطر رمضان وتقیم ایاما لا تصلی **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے عورتون سے فرمایا مین نے عقل اور دین مین ناقص اور عقلمند کو بے عقل بنانیوالا تم سے زیادہ نہین دیکھا ایک
عورت نے کہا یا رسول اللہ ہم مین عقل اور دین کا کیا نقصان ہے آپ نے فرمایا عقل کا تو نقصان یہ ہے کہ دو عورتون کی
گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے اور دین کا نقصان یہ ہے کہ تم مین سے ہر ایک عورت رمضان مین روزے نہین رکھتی
ہے اور کئی کئی روز تک نماز نہین پڑہتی ہے یعنی بوجہ حیض اور نفاس کے تو نماز اور روزے کی کمی کو آپ نے دین کا نقصان قرار دیا اس
سے معلوم ہوا کہ ایمان زیادہ کم ہوتا ہے **عن** ابن عباس قال لما توجہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الکعبۃ
قالوا یا رسول اللہ فکیف الذین ماتوا وہم یصلون الی بیت المقدس فانزل اللہ تعالی وما کان
اللہ لیضیع ایمانکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبہ کی طرف منہ کیا نماز مین
جس سے پہلے بیت المقدس کی طرف نماز پڑہتے تھے تو صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ان لوگون کا کیا حال ہوگا جو بیت المقدس کی طرف نماز
پڑہتے مر گئے تب اللہ تعالی نے یہ آیت اوتاری وما کان اللہ لیضیع ایمانکم اللہ تمہارا ایمان بیکار نہ کریگا ایمان سے مراد نماز ہے یعنی اون کی نماز کا ثواب ضرور
ملیگا **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیہ قال اعطی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رجالا ولم یعط رجلا
منہم شیئا فقال سعد یا رسول اللہ اعطیت فلانا وفلانا ولم تعط فلانا شیئا وہو مؤمن فقال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم او مسلم حتی اعادہا سعد ثلاثا والنبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول او مسلم ثم قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
انی اعطی رجالا وادع من ہو احب الی منہم لا اعطیہ شیئا مخافۃ ان یکبوا فی النار علی وجوہہم **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض لوگون کو دیا اور ایک شخص کو نہ دیا یعنی کچھ مال تقسیم کیا لوگون کو اور ان مین سے ایک شخص کو
کچھ نہ دیا تو سعد نے کہا یا رسول اللہ آپ نے فلانے اور فلانے کو دیا اور فلانے کو کچھ نہ دیا حالانکہ وہ مومن ہے یہ تین بار سعد نے کہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مومن ہے یا مسلم ہے بعد اوسکے آپ نے فرمایا بعضے آدمیون کو مین دیتا ہون اور جس شخص کو بہت چاہتا ہون اوسکو کچھ نہین دیتا
اس خوف سے کہ کہین اونہ سے منہ جہنم مین نہ جا پڑین **ف** مومن اور مسلم مین اس حدیث سے فرق نکلا کیونکہ سعد نے اوسکو مومن کہا اور رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو مسلم کہا تو معلوم ہوا کہ ایمان مین کمی بیشی ہوتی ہے اسلیے کہ مسلم مین بھی ایمان ہے مگر وہ کامل نہین ہے اس وجہ سے

کہ اوسکی اعمال صالحہ اور نیک نہین ہین یا اسوجہ سے کہ اوسکی تصدیق اس قدر یقینی نہین ہے جیسے مومن کی کیونکہ مومن کا ایمان دلائل سے مبنی ہے
اور مسلم کا اسلام تقلیدی ہے **عن** الزهری فی قوله لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا قال نری ان الاسلام الکلمة والایمان
العمل **ترجمہ** زہری نے کہا یہ جو اللہ نے فرمایا اعراب سے تم ایمان نہین لائے ہو لیکن یون کہو ہم مسلمان ہو گئے ہمارے نزدیک اسکا مطلب یہ
ہے کہ اسلام زبان سے اقرار کرنیکا نام ہے اور ایمان نیک کامونکا بجا لانا ہے **عن** سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم قسم بین
الناس قسما فقلت اعط فلانا فانه مؤمن قال او مسلم انی لاعطی الرجل العطاء وغیره احب الی منه مخافة ان
یکب علی وجهه **ترجمہ** سعد بن ابی وقاص سے روایت ہے رسول اللہ نے لوگون کو مال بانٹا اور ایک شخص کو نہ دیا مین نے کہا
فلانے کو بھی دیجیے وہ مومن ہے آپ نے فرمایا یا مسلم ہے مین ایک شخص کو دیتا ہون اور جسکو نہین دیتا ہون اس سے زیادہ مجھکو محبت ہے مگر مین جسکو
دیتا ہون تو اس ڈر سے دیتا ہون کہ کہین جہنم مین اوندھے منہ گر پڑے (یعنے دین اسلام سے پھر کر کافر نہ ہو جاوے مال کے شوق مین کیونکہ اوس کا
اسلام ابھی کامل نہین ہوا ہے اگر اوسکا دل الٹ گیا لیے اوسکو مال دینگے تو ڈر ہے کہ وہ دین سے پھر جاوے اور جو لوگ دین مین مضبوط ہین اونسے
مجھے بہت محبت ہے لیکن اونکے پھر جانیکا ڈر نہین ہے اسوجہ سے اونکو مال دینا اتنا ضرور نہین جانتا یہ کوئی نہ سمجھے کہ مجھے اونکا خیال نہین ہے
عن ابن عباس قال ان وفد عبد القیس لما قدموا علی رسول الله صلی الله علیه وسلم امرهم بالایمان بالله قال
تدرون ما الایمان بالله وحده قالوا الله ورسوله اعلم قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله واقام الصلوة وایتاء
الزکوة وصوم رمضان وان تعطوا الخمس من المغنم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے عبد القیس کے ایلچی لوگ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئے تو آپ نے اونکو حکم کیا اللہ پر ایمان لانیکا آپ نے فرمایا تم جانتے ہو اللہ پر ایمان کیا چیز ہے انہون نے کہا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے
کہ گواہی دینا اس بات کی کہ نہین ہے کوئی سچا معبود سوا اللہ اور بیشک محمد اوسکے رسول ہین اور وقت پر ادا کرنی نماز کو اور زکوة دینی اور
رمضان کے روزے رکھنے اور پانچوان حصہ غنیمت کا ادا کرنا **ف** اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ نیک عمل ایمان مین داخل ہین جو کوئی نیک
کام نہ کریگا اوسکا ایمان پورا نہ ہوگا اور جو کریگا اوسکا ایمان زیادہ ہوگا **عن** ابی امامة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال من احب لله
وابغض لله واعطی لله ومنع لله فقد استکمل الایمان **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص محبت
رکھے اللہ کے لیے اور دشمنی رکھے اللہ کے لیے اور دیوے اللہ کے لیے اور نہ دیوے اللہ کے لیے تو اوسنے اپنا ایمان پورا کیا ورنہ اوسکا ایمان ناقص ہے
عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال لا ترجعوا بعدی کفارا یضرب بعضکم رقاب بعض **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کافر مت ہو جاؤ ایک دوسرے کی گردن مارنے لگو (معلوم ہوا کہ گناہون سے
ایمان مین نقص ہوتا ہے کفر مین ترقی ہوتی ہے) **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایما رجل مسلم
اکفر رجلا مسلما فان کان کافرا والا کان هو الکافر **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان
دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو اگر وہ کافر ہے تو بہتر ورنہ یہ کہنے والا کافر ہو جاویگا اس لیے کہ مسلمان کو کافر کہنا بھی کفر ہے اللہ اس سے بچاوے
عن عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اربع من کن فیه کان منافقا خالصا ومن کانت فیه خلة

منہن کان فیه خلة من نفاق حتی یدعها اذا حدث کذب واذا وعد اخلف واذا عاهد غدر واذا خاصم فجر ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص میں چار خصلتیں ہوں وہ نرا منافق ہے اور جس میں ایک خصلت ان میں سے ایک ہو تو اس میں ایک خصلت نفاق کی ہے جب تک اسکو چھوڑ نہ دے یہ منافق کی خصلتیں ہیں جب بات کہے جھوٹ کہے اور جب وعدہ کرے تو خلاف کرے اور جب اقرار کرے تو پورا نہ کرے بلکہ توڑ دے اور جب کسی سے لڑے تو زبان سے گالیاں بکے یعنی سخت سست کہے اور گالیاں دے یہ شرافت کے خلاف ہے عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولا يسرق حين يسرق وهو مؤمن ولا يشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن والتوبة معروضة بعد ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنے والا زنا کرتے وقت مومن نہیں رہتا اور شراب پینے والا شراب پیتے وقت مومن نہیں ہوتا اور چوری کرنے والا چوری کرتے وقت مومن نہیں رہتا بلکہ ایمان اوس سے جدا ہو جاتا ہے یا اوس میں نقصان آ جاتا ہے پھر توبہ سامنے رکھی ہی ہے یعنی اگر توبہ کرے تو توبہ قبول ہو جاوے گی انشاء اللہ تعالیٰ عن ابی هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا زنى الرجل خرج منه الايمان كان عليه كالظلة فاذا اقلع رجع اليه الايمان ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی زنا کرے تو ایمان اوس میں سے نکلکر اوسکے سر پر ایک بدلی کی طرح ٹھہرا رہتا ہے جب یہ کام کر چکتا ہے تو ایمان پھر لوٹ آتا ہے ف طیبی نے کہا شاید ایمان سے حیا مراد ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے الحیاء شعبة من الایمان کیونکہ اگر اوسکو اللہ سے حیا ہوتی تو وہ ایسا کام اوسکے حضور میں کیونکر کرتا حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اللہ جل جلالہ اوسکو دیکھ رہا ہے تورپشتی نے کہا کہ یہ حدیث زجر اور تشدید کے لیے ہے تاکہ معلوم ہو کہ زنا کافروں کی عادت ... [illegible]

تم الجزء التاسع والعشرون ويتلوه الجزء الثلاثون ان شاء الله

فہرست پارہ بست و نہم [illegible]

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
[illegible]	قسامت کا بیان	١١٥٨	عورتوں میں بھی قصاص ہے ... کرنے میں	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اتباع سنت ... [illegible]
١١٥٣	قسامت میں پہلے قسم لینے کا بیان	١١٦٠	دیت کے مقدار کا بیان	١١٧٠	[illegible]	"	[illegible]
١١٥٤	قاتل سے قصاص لینا ... [illegible]	"	قتل خطا یعنی شبہ عمد کی دیت	"	[illegible]	"	[illegible]
"	اور مرتد کا قتل کیا جانا	١١٦٢	اعضا کی دیت کا بیان	"	[illegible]	١١٨١	[illegible]
١١٥٥	مسلمان کافر کے بدلے قتل نہ کیا جاوے	١١٦٥	پیٹ کے بچے کی دیت کا بیان	"	[illegible]	١١٩٠	[illegible]
١١٥٦	جو شخص اپنی بی بی کے ساتھ غیر مرد کو دیکھے اور اسکو قتل [illegible]	١١٦٨	مکاتب کی دیت کا بیان	[illegible]	جانور ... [illegible]	"	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ... [illegible]
"	[illegible]	"	ذمی کی دیت کا بیان	"	دانت کے قصاص کا بیان	١١٩١	حضرت ابوبکر صدیق کی خلافت کی دلیل
"	جو شخص عامل ہو ... [illegible]	١١٧٥	[illegible]	١١٨٠	کتاب السنۃ	"	[illegible]
"	[illegible] کرنا چاہیے	"	[illegible]	"	اتباع سنت کا بیان	١١٩٢	جب مسلمانوں میں فتنہ ... [illegible] بہتر ہے
١١٥٧	آگ کے سوا اور چیز سے قصاص لینے کا بیان	١١٦٩	جو شخص علم طب نہ جانتا ہو ... [illegible]	١١٨٣	اہل بدعت کی صحبت سے پرہیز کرنا	١١٩٣	پیغمبروں میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دینا کیسا ہے
"	[illegible] قصاص ... ذات سے قصاص ہے	"	وہ کسی کا ... [illegible]	١١٨٤	[illegible] حدیث ... کا بیان	١١٩٥	فرقہ جہمیہ کا رد
		"	قتل خطا یعنی شبہ عمد کی دیت کا بیان	"	قرآن میں جھگڑا کرنا منع ہے	"	ایمان کے گھٹنے اور بڑھنے پر دلیلیں
		"	فقیر مفلس کا ... [illegible]	"	اتباع حدیث ضرور ہے جیسے اتباع قرآن ضرور ہے		

الجزء الثلثون

پارہ تیسواں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال القدریۃ مجوس ہذہ الامۃ ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قدریہ مجوس ہین اس امت کے اگر وہ بیمار ہون تو انکی بیمار پرسی کو نہ جاؤ اگر مرجاوین تو انکے جنازے مین شریک نہ ہو

ف قدریہ وہ فرقہ ہے جو کہتا ہے بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے اس فرقے کو مجوس سے مشابہت دی کیونکہ مجوس کہتے ہین ایک خیر کا خالق یعنے یزدان اور ایک شر کا خالق ہے یعنی اہرمن - اہل سنت کے نزدیک خیر و شر سب کا خالق ایک ہی ہے یعنی اللہ سبحانہ جیسے فرماتا ہے - ہل من خالق غیر اللہ اور فرماتا ہے واللہ خلقکم وما تعملون اور فرماتا ہے خالق کل شئ البتہ اوس نے بندے کو اختیار دیا ہے وہ اپنے اختیار سے اگر نیک کام کرے تو ثواب پاوے گا اگر بد کام کرے تو عذاب ہوگا - لیکن یہ مسئلہ بہت باریک اور تفصیل طلب ہے اور اسکی تحقیق بڑی بڑی کتابون مین ہے - **حافظ** سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا او ابن حجر نے اوسکی رد مین لکھا کہ اس حدیث کو ترمذی نے حسن کہا اور حاکم نے صحیح کہا اور رجال اسکے صحیح کے ہین البتہ اس مین دو علتین ہین اور ان دونون کا محدثین نے جواب دیا ہے (مرقاۃ الصعود مع زیادہ)

عن حذیفۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکل امۃ مجوس ومجوس ہذہ الامۃ الذین یقولون لا قدر من مات منهم فلا تشہدوا جنازتہ ومن مرض منہم فلا تعودوهم وهم شیعۃ الدجال وحق علی اللہ ان یلحقهم بالدجال **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر امت مین مجوس ہین اور اس امت کے مجوس وہ ہین جو تقدیر کے قائل نہین ہین یعنے تقدیر کے منکر ہین اور کہتے ہین بندہ اپنے افعال مین بالکل مختار ہے اور خود اون افعال کا خالق ہے جو اون مین سے مرجاوے اوسکے جنازے مین نہ جاؤ اور جو اون مین سے بیمار ہو اوس کو دیکھنے کو نہ جاؤ اور وہ لوگ دجال کے گروہ مین ہین اور اللہ کو ضرور ہے انکا ملانا دجال سے

عن ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضها من جمیع الارض فجاء بنو آدم علی قدر الارض جاء منهم الابیض والاحمر والاسود وبین ذلک والسہل والحزن والخبیث والطیب **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹھی خاک سے جو اوٹھایا اوسکو ساری زمین سے پھر آدم کی اولاد اپنی اپنی مٹی پر ہوئے کوئی سفید کوئی سرخ کوئی سیاہ اور ان مین کوئی نرم ہے کوئی سخت اور بدخلق کوئی ناپاک ہے دل کا کوئی پاک دل مسلمان

عن علی قال کنا فی جنازۃ فیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببقیع الغرقد فجاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فجلس ومعه مخصرة فجعل ينكت بالمخصرة في الارض ثم رفع راسه فقال ما منكم من احد ما من نفس منفوسة الا وقد كتب الله مكانها من النار ومن الجنة الا وقد كتبت سعيدة او شقية قال فقال رجل من القوم يا نبي الله افلا نمكث على كتابنا وندع العمل فمن كان من اهل السعادة ليكونن الى السعادة ومن كان منا من اهل الشقوة ليكونن الى الشقوة فقال اعملوا فكل ميسر اما اهل السعادة فييسرون للسعادة واما اهل الشقوة فييسرون للشقوة ثم قال نبي الله صلى الله عليه وسلم فاما من اعطى واتقى وصدق بالحسنى فسنيسره لليسرى واما من بخل واستغنى وكذب بالحسنى فسنيسره للعسرى **ترجمہ** حضرت علی رضؓ سے روایت ہے ہم ایک جنازہ میں موجود تھے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے بقیع الغرقد (بقیع قبرستان ہے مدینہ منورہ کا اور غرقد ایک درخت ہے کانٹہ دار جو بقیع میں تھا) میں تو آپ تشریف لائے اور بیٹھے آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی اوس کی نوک زمین پر مارتے تھے پھر آپ نے اپنا سر اونچا کیا اور فرمایا تم میں سے کوئی جان نہیں ہے یا کوئی نفس پیدا نہیں ہوا مگر اللہ نے اس کا ٹھکانا لکھ دیا ہے جنت یا دوزخ میں اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ شقی (بدبخت) یا سعید (نیکبخت) ہے یہ سنکر جو لوگ تھے اون میں سے ایک شخص نے کہا یا نبی اللہ پھر ہم اللہ کے لکھے پر بھروسہ کریں اور عمل کرنا چھوڑ دیں جو نیک بخت لکھا ہے وہ ضرور نیکبختی کی طرف جاویگا اور جو بدبخت لکھا گیا وہ ضرور بدبختی کی طرف جاویگا آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک کو توفیق دیجاویگی جو نیک بخت ہے وہ نیکبختی کی توفیق پاویگا اور جو بدبخت ہے وہ بدبختی کی توفیق دیا جاویگا پھر آپ نے فرمایا فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰی الآیۃ یعنے اللہ جل جلالہ نے بھی سورہ واللیل میں ایسا ہی ارشاد فرمایا کہ جو شخص دیوے اور خدا سے ڈرے اور کلمہ توحید کو سچا جانے اور یہ یقین کرے تو ہم اوسکو توفیق دینگے آسانی اور خوشی کی (یعنے جنت عنایت کرینگے) اور جو شخص کنجوسی کرے اور نیک عملوں کی طرف خیال نکرے اور کلمہ توحید کو جھٹلاوے تو ہم اوسکو توفیق دینگے سختی اور بدبختی کی (یعنے جہنم میں لیجاوینگے) **ف** خطابی نے کہا جب تو اس حدیث میں اچھی طرح تامل کرے تو جتنے شبہے تیرے دل میں تقدیر کے باب میں گذرتے ہیں وہ سب رفع ہو جاوینگے اس واسطے کہ پوچھنے والے نے کوئی بات نہ چھوڑی جسکا پوچھنا تقدیر کے باب میں ضرور تھا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو بتا دیا کہ اس علم میں قیاس کو دخل نہیں ہے اور سوال کرنا لغو ہے اور یہ امر ایسا ہے جو دنیا کے اور امروں کی مانند نہیں ہے جو عقل سے معلوم ہو سکے اور آپ نے فرمایا کہ اعمال صالحہ کئے جاؤ تاکہ نشانی ہو سعادت اور فوز بالجنت کی انتہی

عن يحيى بن يعمر قال كان اول من تكلم في القدر بالبصرة معبد الجهني فانطلقت انا وحميد بن عبد الرحمن الحميري حاجين او معتمرين فقلنا لو لقينا احدا من اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم فسألناه عما يقول هؤلاء في القدر فوفق الله لنا عبد الله بن عمر داخلا في المسجد فاكتنفته انا وصاحبي فظننت ان صاحبي سيكل الكلام الي فقلت ابا عبد الرحمن انه قد ظهر قبلنا ناس يقرأون القرآن

ويتقفرون العلم يزعمون ان لا قدر وان الامر انف فقال اذا لقيت اولئك فاخبرهم انی بری منهم وهم
برآء منی والذی يحلف به عبد الله بن عمر لو ان لاحدهم مثل احد ذهبا فانفقه ما قبله الله منه حتى يؤمن
بالقدر ثم قال حدثنی عمر بن الخطاب قال بينا نحن عند رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ طلع علينا رجل
شديد بياض الثياب شديد سواد الشعر لا يری عليه اثر السفر ولا نعرفه حتى جلس الى رسول الله صلى
الله عليه وسلم فاسند ركبتيه الى ركبتيه ووضع كفيه على فخذيه وقال يا محمد اخبرنی عن الاسلام قال
رسول الله صلى الله عليه وسلم الاسلام ان تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله وتقيم الصلوة
وتؤتی الزكوة وتصوم رمضان وتحج البيت ان استطعت اليه سبيلا قال صدقت قال فعجبنا
له يسأله ويصدقه قال فاخبرنی عن الايمان قال ان تؤمن بالله وملئكته وكتبه ورسله واليوم الاخر
وتؤمن بالقدر خيره وشره قال صدقت قال فاخبرنی عن الاحسان قال ان تعبد الله كانك تراه فان لم تكن
تراه فانه يراك قال فاخبرنی عن الساعة قال ما المسئول عنها باعلم من السائل قال فاخبرنی عن اماراتها
قال ان تلد الامة ربتها وان ترى الحفاة العراة العالة رعاء الشاء يتطاولون فی البنيان قال ثم
انطلق فلبثت ثلثا ثم قال يا عمر هل تدری من السائل قلت الله ورسوله اعلم قال انه جبريل اتاكم يعلمكم

دينكم **ترجمہ** یحیی بن یعمر سے روایت ہے سب سے پہلے جسنے تقدیر کے مسئلہ مین گفتگو کی معبد جہنی تہا بصرہ مین تو مین اور حمید بن عبد الرحمن حج یا عمرہ کو گئے راوی کو شک ہے اور اپنے دل مین کہا اگر کسی صحابی سے ملاقات ہو جاوے اور جو گفتگو یہ لوگ تقدیر کے بارہ مین کرتے ہین اوسکی تحقیق کرلین (تو بہت بہتر ہو) پہر اللہ تعالی نے ایسی ہی توفیق دی کہ عبد اللہ بن عمر ہمکو مسجد مین جاتے ہوئے ملے مین نے یا ابا عبد الرحمن کنیت ہے حضرت عبد اللہ بن عمر کی ہماری طرف کچھ لوگ نکلے ہین جو قرآن پڑہتے ہین اور اوس مین باریکیان نکالتے ہین وہ کہتے ہین تقدیر کوئی چیز نہین ہے سب کام یون ہی ہو گئے ہین یعنے پہلے سے اللہ جل جلالہ نے کسی کے بارے مین کچھ نہین لکہا کہ وہ جنتی ہے یا دوزخی ہر شخص اپنے عملون کی وجہ سے جنت مین جاویگا یا دوزخ مین) عبد اللہ بن عمر نے کہا جب تو اون لوگون سے ملے تو کہہ دیجیو مین اون سے بیزار ہون وہ مجہہ سے بیزار ہین قسم ہے اوس شخص کی جس کی عبد اللہ قسم کہایا کرتا ہے (یعنی اللہ جل جلالہ) اگر کسی کے پاس احد پہاڑ برابر سونا ہو پہر وہ اوسکو خرچ کرے اللہ کی راہ مین تو کبہی اللہ اوسکو قبول نہ کریگا جبتک وہ تقدیر پر ایمان نلاوے بعد اوس کے کہا مجہہ سے نقل کیا عمر بن الخطاب نے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹہے تہے اتنے مین ایک شخص دکہلائی دیا جو بہت اجلے کپڑے پہنے تہا اور بال اوسکے خوب کالے تہے یہ نہین معلوم ہوتا تہا کہ وہ سفر سے آیا ہے نہ ہم اوسکو پہچانتے تہے وہ آکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بیٹھ گیا اور اپنے گہٹنے آپ کے گہٹنون سے ملا دیے پہر اوس نے کہا اے محمد مجہہ کو بتاؤ اسلام کیا چیز ہے آپ نے فرمایا اسلام یہ ہے کہ تو گواہی دے اسبات کی کوئی معبود سچا نہین ہے سوا اللہ کے اور حضرت محمد اوسکے بہیجے ہوئے ہین اور نماز کو وقت پر ادا کرے اور زکوٰۃ دیوے

اور رمضان کے روزے رکہے اور بیت اللہ کا حج کرے اگر تجہکو طاقت ہو اوس شخص نے کہا سچ کہا ہے ہم کو تعجب ہوا کہ خود ہی پوچہتا ہے
پہر آپ ہی سچ کہتا ہے بعد اوس کے اوس شخص نے کہا مجہکو بتاؤ ایمان کیا ہے آپ نے فرمایا ایمان یہ ہے کہ تو یقین کرے اللہ پر اور اوسکے
فرشتون پر اور اوسکی کتابون پر اور اوس کے پیغمبرون پر اور ایمان لاوے تو تقدیر پر کہ برا بہلا سب اللہ کیطرف سے ہے اوس
شخص نے کہا سچ ہے پہر اوس نے کہا مجہکو بتاؤ احسان کیا ہے آپ نے فرمایا احسان یہ ہے کہ تو اللہ کو پوجے اسطرح جیسے تو اوسکو دیکہہ رہا ہے
اگر یہ نہو سکے تو یہ تو ہو کہ وہ تجہکو دیکہہ رہا ہے پہر اوس شخص نے کہا مجہکو بتاؤ قیامت کب ہوگی آپ نے فرمایا جس شخص سے پوچہا جاوے
وہ پوچہنیوالے سے زیادہ نہین جانتا اوس شخص نے کہا اچہا مجہو اوس کے نشانیان بتاؤ آپ نے فرمایا اوسکی نشانی یہ ہے کہ لونڈی
اپنی بیوی کو جنیگی یا اپنے میان کو جنیگی (یعنے لونڈی سے اولاد بہت ہیلیگی تو بیٹی بسبب گویا اپنی مان کے مالک ہونگی
یا بیٹی بیٹیان یا ان پر ایسی حکومت کرینگے کہ اون کو اپنی لونڈی کی برابر سمجہینگے اور اون کی نافرمانی کرین گے) اور تو ننگے بہوکے
محتاج بکریان چرانیوالون کو دیکہیگا وہ اونچی اونچی عمارتین بناوین گے پہر وہ شخص چلا گیا حضرت عمر نے کہا مین تین دن
تک رہا میری ساعت تک آپ پاس ٹہرا رہا اور ایک نسخہ مین لیا ہے بعوض ثلثا کے یعنے تہوڑی دیر تک ٹہرا رہا آپ نے پوچہا اے
عمر تو جانتا ہے یہ پوچہنیوالا کون تہا مین نے کہا اللہ اور اوس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تہے
تم کو دین سکہانے کیلیے آئے تہے دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے قال وسالہ رجل من مزینۃ او جہینۃ فقال یا رسو
اللہ فیما نعمل فی شیء قد خلا ومضی او شیء یستانف الان قال فی شیء قد خلا ومضی فقال الرجل و
بعض القوم ففیم العمل قال ان اہل الجنۃ میسرون لعمل اہل الجنۃ وان اہل النار میسرون لعمل اہل
النار ترجمہ جب آپ نے تقدیر کا بیان کیا تو ایک شخص قبیلہ مزینہ یا جہینہ سے کہنے لگا یا رسول اللہ ہم کیا جانکر عمل کرین
آیا یہ جانکر کہ تقدیر مین سب کچہ لکہا گیا ہے یا یون ہی نئی طورسے آپ نے فرمایا نہین یہ جانکر کہ سب تقدیر مین لکہا گیا ہے
پہر ایک شخص بولا کچہ لوگ بولے پہر عمل کیا ضرور ہے آپ نے فرمایا جنت مین جانیوالی توفیق دیے جاوین گے جنتیون کے اعمال
کی اور دوزخ مین جانیوالی توفیق دیے جاوینگے دوزخیون کے اعمال کی اور ایک روایت مین یون ہے قال ما الاسلام قال اقام
الصلوۃ وایتاء الزکوۃ وحج البیت وصوم شہر رمضان والاغتسال من الجنابۃ ترجمہ اوس شخص نے کہا
مجہکو بتلاے کہ اسلام کیا ہے آپ نے فرمایا وقت پر نماز پڑہنا اور زکوۃ دینا اور حج کرنا اور رمضان کے روزے رکہنا اور جنابت سے غسل کرنا
عن ابی ذر وابی ہریرۃ قالا کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجلس بین ظہری اصحابہ فیجیء
الغریب فلا یدری ایہم ہو حتی یسأل فطلبنا الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نجعل لہ
مجلسا یعرفہ الغریب اذا اتاہ قال فبنینا لہ دکانا من طین فجلس علیہ وکنا نجلس بجنبتیہ وذکر
نحو ہذا الخبر فاقبل رجل فذکر ہیئتہ حتی سلم من طرف السماط فقال السلام علیک یا محمد قال فرد علیہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ ابوذر اور ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اصحاب کے بیچ مین بیٹہتے تو جب کوئی نیا شخص آتا

آپ کو نہ پہچانتا جبتک پوچھتا نہیں ہم نے چاہا کہ آپ کیواسطے ایک ایسی جگہہ بیٹھنے کی بنا دین کہ نیا شخص آوے آپ کو پہچان لے راوی نے کہا پھر ہم نے آپ کیلیے ایک چبوترہ مٹی کا بنایا آپ اوسپر بیٹھے اور ہم آپکے آس پاس بیٹھے پھر بیان کیا حدیث کو اسی طرح جیسا اوسکے کہا ایک شخص آیا جسکی شکل انہوں نے بیان کی یہانتک کہ اوس نے جماعت کے کنارے سے سلام کیا اور کہا السلام علیک یا محمد آپ نے سلام کا جواب دیا وہ شخص جبرئیل علیہ السلام تھے پھر بیان کیا حدیث کو خیر تک جیسی اوپر گزری

عن ابن الدیلمی قال اتیت الی ابی بن کعب فقلت له وقع فی نفسی شیء من القدر فحدثنی بشیء لعل الله تعالی ان یذهبه من قلبی فقال لو ان الله تعالی عذب اهل سمواته واهل ارضه عذبهم وهو غیر ظالم لهم ولو رحمهم کانت رحمته خیرا لهم من اعمالهم ولو انفقت مثل احد ذهبا فی سبیل الله تعالی ما قبله الله تعالی منك حتی تؤمن بالقدر وتعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وما اخطاك لم یکن لیصیبك ولو مت علی غیر هذا لدخلت النار قال ثم اتیت عبد الله بن مسعود فقال مثل ذلك قال ثم اتیت حذیفة بن الیمان فقال مثل ذلك ثم اتیت زید بن ثابت فحدثنی عن النبی صلی الله علیه وسلم مثل ذلك **ترجمہ** عبد اللہ بن فیروز دیلمی سے روایت ہے میں ابی بن کعب کے پاس گیا اور اون سے کہا میرے دل مین تقدیر کی طرف سے کچھہ شبہ آگیا ہے تو کچھ بیان کرو شاید اللہ تعالی اس شبہ کو میرے دل سے دور کردے ابی نے کہا اگر اللہ تعالی جتنے لوگ آسمانون اور زمین مین ہین سب کو عذاب کرے تو وہ کبھی ظالم نہ ہوگا (کیونکہ ظلم کہتے ہین غیر کے ملک مین تصرف کرنیکو اور آسمان اور زمین اور جو کچھہ اون دونون مین ہے سب اللہ کے ملک ہے) اور جو سب پر رحمت کرے تو اوسکی رحمت اون کیلیے اون کے عملون سے زیادہ بہتر ہوگی اور جو تو احد پہاڑ برابر سونا خدا کی راہ مین صرف کرے تو اللہ اوسکو قبول نہ کریگا جبتک تو تقدیر پر ایمان نہ لاوے اور جانے کہ جو تجھے پہونچا وہ ضرور پہونچنے والا تھا اور جو نہیں پہونچا وہ کبھی پہونچنے والا نہ تھا اگر تو سوا اس اعتقاد کے اور کسی اعتقاد پر مریگا جہنم مین جاویگا پھر مین عبد اللہ بن مسعود پاس آیا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر حذیفہ بن الیمان پاس آیا انہوں نے بھی ایسا ہی کہا پھر زید بن ثابت پاس آیا انہوں نے بھی ایسی ہی حدیث بیان کی

عن ابی حفصة قال قال عبادة بن الصامت لابنه یا بنی انك لن تجد طعم حقیقة الایمان حتی تعلم ان ما اصابك لم یکن لیخطئك وما اخطاك لم یکن لیصیبك سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ان اول ما خلق الله تعالی القلم وقال له اکتب فقال رب وماذا اکتب قال اکتب مقادیر کل شیء حتی تقوم الساعة یا بنی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من مات علی غیر هذا فلیس منی **ترجمہ** ابو حفصہ سے روایت ہے عبادہ بن صامت نے اپنے بیٹے سے کہا اے بیٹے میرے تو ایمان کے حلاوت کبھی نہ پاویگا جبتک یہ نہ سمجھے کہ جو تجھے پہونچا وہ کبھی چوکنے والا نہ تھا اور تجھے نہ پہونچا وہ کبھی ملنے والا نہ تھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ نے فرمایا اللہ تعالی نے پہلے قلم کو پیدا کیا اور اوس سے کہا لکھہ اوس نے کہا کیا لکھون فرمایا لکھہ ہر چیز کا اندازہ قیامت تک اے بیٹے میرے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو کسی اور اعتقاد پر

مرے وہ مجھ سے علاقہ نہین رکھتا **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال احتج ادم وموسی فقال
موسی یا ادم انت ابونا خیبتنا واخرجتنا من الجنۃ فقال ادم انت موسی اصطفاک اللہ بکلامہ و
خط لک التوراۃ بیدہ تلومنی علی امر قدرہ علی قبل ان یخلقنی باربعین سنۃ فحج ادم موسی **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدم اور موسی علیہما السلام نے بحث کی موسی نے کہا اے آدم تم ہمارے باپ
ہو تم ہی نے ہم کو محروم کیا اور جنت سے نکلوایا اللہ کی نافرمانی کر کے ورنہ ہم سب جنت مین آرام سے رہتے) آدم نے کہا اے موسی
تو وہ ہے جسکو اللہ نے برگزیدہ کیا اوس سے بات کر کے اور تیرے لیے توراۃ شریف کو اپنے ہاتھ سے لکھا کیا تو مجھ پر ملامت کرتا ہے اوس کام
پر جو اللہ نے میری تقدیر مین لکھ دیا تھا چالیس برس پہلے میری پیدائش سے پھر غالب ہوگئے آدم موسی پر **ف** یعنی موسی علیہ السلام
بحث مین مغلوب ہو گئے اور آدم غالب ہوئے اسوجہ سے کہ گذشتہ گناہ پر دوسرے بشر کے گناہ پر اعتراض و مواخذہ نہین پہونچتا یہ تو خاص
کا منصب ہے کہ وہ اپنے مخلوق سے گناہ کا مواخذہ کرے یا معاف کر دیوے ایک حدیث مین ہے تم بندون کے گناہون
کو اسطرح نہ دیکھو گویا تم رب ہو بلکہ اسطرح دیکھو کہ تم بندے ہو **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ان موسی قال یا رب ارنا ادم الذی اخرجنا ونفسہ من الجنۃ فاراہ اللہ ادم فقال انت ابونا
ادم فقال ادم نعم قال انت الذی نفخ اللہ فیک من روحہ وعلمک الاسماء کلہا وامر الملئکۃ
فسجدوا لک فقال نعم قال فما حملک علی ان اخرجتنا ونفسک من الجنۃ قال لہ ادم ومن انت قال انا
موسی قال انت نبی بنی اسرائیل الذی کلمک اللہ من وراء الحجاب لم یجعل بینک وبینہ رسولا من خلقہ قال
نعم قال افما وجدت ان ذلک کان فی کتاب اللہ قبل ان اخلق قال نعم قال فیم تلومنی فی شیء
سبق من اللہ تعالی فیہ القضاء قبلی قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند ذلک فحج ادم موسی
علیہما السلام **ترجمہ** حضرت عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت موسیؑ نے کہا اے رب میرے
دکھلا دے مجھکو آدم علیہ السلام کو جنہون نے ہم کو اور خود اپنے تئین بھی جنت سے نکالا تو اللہ تعالی نے دکھلا دیا اونہین آدم علیہ السلام
کو موسی علیہ السلام نے آدم علیہ السلام سے کہا تم ہماری باپ آدم ہو اونہون نے کہا ہان موسی نے کہا تم وہی آدم ہو جن مین
اللہ تعالی نے اپنے پیدا کی ہوئی روح پھونکی اور سب نام اونکو بتائے اور فرشتون کو حکم کیا اونہون نے سجدہ کیا تم کو انہون نے
کہا ہان موسی علیہ السلام نے کہا پھر تمہین کیا ہوا کہ تم نے نکالا ہم کو اور اپنے تئین بھی جنت سے حضرت آدم نے کہا تم کون ہو
انہون نے کہا موسی آدم نے کہا تم نبی ہو بنی اسرائیل کے تم سے باتین کی اللہ جل جلالہ نے پردے کی آڑ سے بغیر کسی مخلوق
کے واسطے کے (یعنی اللہ نے خود تم سے کلام کیا اور کسی فرشتے کا ذریعہ نہین کیا جیسے اور انبیا سے کیا) انہون نے کہا
ہان آدم نے کہا کیا تم نہین جانتے ہو کہ جو میرے نصیب مین لکھا گیا وہ اللہ کی کتاب مین موجود تھا میرے پیدا ہونے سے پہلے موسی نے کہا کیون نہین
جانتا ہون آدم نے کہا پھر تم کیا ملامت کرتے ہو اوس کام پر جسکو اللہ تعالی پہلے ہی لکھ چکا تھا میرے واسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا اوس وقت آدم علیہ السلام غالب ہوگئے موسیٰ علیہ السلام پر **عن** مسلم بن یسار الجہنی ان عمر بن الخطاب سئل عن
هذه الآية واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم قال قرأ القعنبي الآية فقال عمر رضي سمعت رسول
الله صلى الله عليه وسلم سئل عنها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله عز وجل خلق آدم ثم مسح
ظهره بيمينه فاستخرج منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للجنة وبعمل اهل الجنة يعملون ثم مسح ظهره فاستخرج
منه ذرية فقال خلقت هؤلاء للنار وبعمل اهل النار يعملون فقال رجل يا رسول الله ففيم العمل فقال رسول
الله صلى الله عليه وسلم ان الله تعالى اذا خلق العبد للجنة استعمله بعمل اهل الجنة حتى يموت على عمل
من اعمال اهل الجنة فيدخله به الجنة واذا خلق العبد للنار استعمله بعمل اهل النار حتى يموت على عمل
من اعمال اهل النار فيدخله به النار **ترجمہ** مسلم بن یسار سے روایت ہے حضرت عمرؓ سے کسی نے اس آیت کو پوچھا
واذ اخذ ربك من بني آدم من ظهورهم ذريتهم واشهدهم على انفسهم الست بربكم قالوا بلى شهدنا
ان تقولوا يوم القيمة انا كنا عن هذا غافلين او تقولوا انما اشرك اباؤنا من قبل وكنا ذرية
من بعدهم افتهلكنا بما فعل المبطلون **ف** یاد کر اوس وقت کو جب تیرے رب نے آدم کی اولاد کو اونکی پیٹ سے نکالا
پھر اونکو گواہ کیا اس بات پر کیا میں تمہارا رب نہیں ہوں انہوں نے کہا کیوں نہیں ہیں ہم نے اسواسطے تم کو گواہ کر لیا کہ تم قیامت
میں یوں نہ کہو ہم اس سے غافل تھے یا یوں کہنے لگو ہمارے باپ دادا ہم سے پہلے شرک میں پڑ گئے ہم اونکی اولاد ہوئے کیا تو
ہم کو ہلاک کرتا ہے اوس گناہ سے جو جھوٹوں نے کیا **ت** حضرت عمرؓ نے کہا میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے
اس آیت کو پوچھا آپ نے فرمایا اللہ جل جلالہ نے آدمؑ کو پیدا کیا پھر اونکی پیٹ پر اپنا داہنا ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا میں نے
ان لوگوں کو جنت کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جنتیوں کے کام کرینگے پھر اون کی پیٹ پر ہاتھ پھیرا اور اولاد نکالی اور فرمایا ان لوگوں کو
میں نے جہنم کے لیے پیدا کیا اور یہ لوگ جہنمیوں کے کام کرینگے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ پھر عمل سے کیا فائدہ آپ نے فرمایا اللہ جس
کسی بندے کو جنت کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے جنتیوں کے کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ مرتا ہے جنتیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر یعنی
خاتمہ بخیر ہوتا ہے تو اوسکو جنت میں لیجاتا ہے اور جب کسی بندے کو دوزخ کے لیے پیدا کرتا ہے تو اوس سے دوزخیوں کے
کام کراتا ہے یہانتک کہ وہ دوزخیوں کے کاموں میں سے کسی کام پر مرتا ہے یعنی خاتمہ برا ہوتا ہے معاذ اللہ پھر اوسکو دوزخ
میں لیجاتا ہے **عن** ابی بن کعب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الغلام الذي قتله الخضر طبع
كافرا ولو عاش لارهق ابويه طغيانا وكفرا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جس غلام کو خضر علیہ السلام نے قتل کیا تھا وہ پیدا ہوا تھا کافر (یعنی اوسکی تقدیر میں یہہ لکھا تھا کہ اگر بڑا ہوگا تو کافر
ہو جاویگا) اور جو وہ جیتا تو اپنے ماں باپ کو شرارت اور کفر میں پھانس دیتا **عن** ابی بن کعب قال سمعت رسول الله
صلى الله عليه وسلم يقول في قوله واما الغلام فكان ابواه مؤمنين وكان طبع يوم طبع كافرا **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر سنی تہا واما الغلام فکان ابواہ مؤمنین کہ وہ لڑکا جس دن پیدا ہوا
تہا کفر پر پیدا ہوا تہا یعنی اوسکی تقدیر مین یہہ لکہا تہا کہ بڑا ہوکر کافر ہوجاویگا **عن** ابی بن کعب عن رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم قال ابصر الخضر غلاما یلعب مع الصبیان فتناول راسہ فقلعہ فقال موسی اقتلت نفسا
زاکیۃ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خضر علیہ السلام نے ایک لڑکے کو لڑکون کے ساتہ
کہیلتا ہوا دیکہا اوسکی سرکو پکڑکر اکہیٹر لیا موسی ؑ نے کہا اقتلت نفسا زکیۃ بغیر نفس یعنے تونے مار ڈالا ایک شخص کو جس نے
کوئی خون نہین کیا تہا **عن** عبد اللہ بن مسعود قال حدثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق
المصدوق ان خلق احدکم یجمع فی بطن امہ اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ
مثل ذلک ثم یبعث اللہ الیہ ملکا فیؤمر باربع کلمات فیکتب رزقہ واجلہ وعملہ ثم یکتب شقی او سعید
ثم ینفخ فیہ الروح فان احدکم لیعمل بعمل اھل الجنۃ حتی مایکون بینہ وبینہا الا ذراع او قید ذراع
فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اھل النار حتی مایکون بینہ
وبینہا الا ذراع او قید ذراع فیسبق علیہ الکتاب فیعمل بعمل اھل الجنۃ فیدخلہا **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمسے بیان کیا اور آپ سچے ہین کہ ہمین سے ہر ایک شخص کا نطفہ اوسکی مان کے پیٹ مین اکہٹا کیا جاتا
ہی چالیس دن تک پہر وہ ایک خون کی پہٹکی ہوجاتا ہی پہر ایک گوشت کا ٹکڑا ہوجاتا ہی پہر اللہ اوسکی پاس ایک فرشتے کو
بہیجتا ہے وہ چار باتین اللہ کے حکم سی لکہتا ہے ایک تو رزق اوسکی دوسری عمر اوسکی تیسری عمل اوسکی چوتہی یہہ کہ وہ
شقی ہی یا سعید ہے پہر اوس مین روح پہونکی جاتی ہی تم مین سی کوئی عمل کیا کرتا ہی بہشتیون کی جب اوسکو اور جنت کے بیچ مین ایک
ہاتہ کے برابر فاصلہ رہ جاتا ہی تو اوسکی تقدیر کا لکہا ہوا ہوجاتا ہے اور دوزخیونکا کام کرتا ہی تو جہنم مین جاتا ہی اور تم مین سی کوئی
دوزخیون کے کام کیا کرتا ہے یہانتک کہ دوزخ سی ایک ہاتہ برابر فاصلہ رہ جاتا ہے پہر اوس پر تقدیر کا لکہا زور کرتا ہی
جنتیون کا کام کرلیتا ہے اور جنت مین جاتا ہے اس حدیث سی معلوم ہوا کہ خاتمی کا بڑا اعتبار ہی اچہی یا بری کامون پر پورا یقین
نہین ہوسکتا کہ آدمی جنت مین جاویگا یا دوزخ مین جاویگا مومن کو چاہیے کہ ہمیشہ نیک اعمال کرتا رہی اور خدا سے خاتمہ بخیر ہونے
کی دعا کرتا رہی امید ہی کہ جب ساری عمر نیک اعمال کریگا تو آخر مین بہی اوس سے نیک ہی کام صادر ہوگا واللہ المستعان **عن**
عمران بن حصین قال قیل لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا رسول اللہ اعلم اھل الجنۃ من اھل النار قال
نعم قال ففیم یعمل العاملون قال کل میسر لما خلق لہ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کسی نے پوچہا یا رسول اللہ کیا جنتی اور جہنمی پہلے ہی سی معلوم ہوچکے ہین اللہ کے علم مین آپ نے فرمایا ہان اوس نے کہا
پہر عمل کرنیوالے کس بہروسی پر عمل کرتے ہین آپ نے فرمایا عمل کرو ہر ایک توفیق دیا جاویگا اوس کام کی جسکی لیے وہ پیدا کیا گیا
عن عمر بن الخطاب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تجالسوا اھل القدر ولا تفاتحوھم **ترجمہ** عمر بن

عمر بن الخطاب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیٹھو قدریہ کے ساتھ اور مت ابتدا کرو اون سے ساتھ سلام
اور کلام کے **باب** فی ذراری المشرکین مشرکون کی اولاد کے بیان مین **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم
سئل عن اولاد المشرکین قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے
پوچھا مشرکون کی اولاد (یعنی جو لڑکے یا لڑکیان انکی بچپن مین مر جاوین) کو آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ عمل کرتے
بڑے ہونیکے بعد (یعنی اللہ جل جلالہ انکے مآل کار کو خوب جانتا ہے کہ یہ بڑے ہوکر کافر رہے گا اور اطاعت کریگا پس اپنے علم کے موافق
انکا فیصلہ کریگا **عن** عائشۃ قالت قلت یا رسول اللہ ذراری المؤمنین فقال من آبائہم فقلت یا رسول اللہ بلا عمل
قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین قلت یا رسول اللہ فذراری المشرکین قال من آبائہم قلت بلا عمل قال اللہ اعلم بما کانوا
عاملین **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ مومنین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا اپنی ماں باپ کا ساتھ مین نے عرض کیا یا رسول اللہ
بغیر عمل کے اونکا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے مین نے کہا یا رسول اللہ مشرکین کے اولاد کا کیا حال ہوگا آپنے فرمایا اپنے ماں باپ کا
ساتھ مین نے کہا بغیر عمل کیے آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا ہے جو وہ عمل کرتے **ف** پس اللہ اپنے علم کے موافق مومنین اور مشرکین کے اولاد کا فیصلہ کریگا جسکو وہ جانتا ہے
کہ یہ نیک عمل کرتا اگر جیتا اوسکو وہ جنت مین لیجاویگا اور جسکو وہ جانتا ہے کہ یہ برے اعمال کرتا اگر جیتا اوسکو جہنم مین لیجاویگا اس مسئلے مین علما کے بہت
قول ہین بعضونکا یہ قول ہے کہ اولاد اپنے ماں باپ کے تابع ہین اگر ماں باپ مومنین ہین تو جنت مین جاوینگے اگر مشرکین ہین تو دوزخ مین جاوینگے
بعضونکے نزدیک اسی ظاہر حدیث پر یہ ہے کہ اللہ تعالی اون مین تفرقہ کریگا اور مطیع کو گنہگار سے ممتاز کریگا بعضونے اس مسئلہ مین توقف
کیا ہے بعضونے انکو جنتی کہا ہے بعضونے دوزخی اور اللہ خوب جانتا ہے جو حق ہے اسی باب مین **عن** عائشۃ ام المؤمنین قالت اتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم بصبی من الانصار یصلی علیہ قالت قلت یا رسول اللہ طوبی لہذا لم یعمل شرا ولم یدر بہ فقال او غیر ذلک
یا عائشۃ ان اللہ خلق الجنۃ وخلق لہا اہلا وخلقہا لہم وہم فی اصلاب آبائہم وخلق النار وخلق لہا اہلا وخلقہا
لہم وہم فی اصلاب آبائہم **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس انصار کی ایک
لڑکے کا جنازہ آیا نماز پڑھنے کے لیے تو مین نے کہا یا رسول اللہ خوشی ہے اسکے لیے اس نے کوئی گناہ نہین کیا نہ گناہ کو سمجھا
آپ نے فرمایا کیا تو ایسا ہی سمجھتی ہے حالانکہ ایسا نہین ہے اللہ تعالے نے جنت کو پیدا کیا اور اوس کے
لیے لوگون کو بھی پیدا کیا اور جنت کو اونہی لوگون کے واسطے بنایا اور وہ اپنی باپون کی پشت مین تھے
اور پیدا کیا جہنم کو اور بنایا جہنم کے لیے لوگون کو اور بنایا لوگون کو جہنم کے لیے اور وہ اپنے باپون کے
پشت مین تھے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل مولود
یولد علی الفطرۃ فابواہ یہودانہ وینصرانہ کما تنتج الابل من بہیمۃ جمعاء ہل
تحس من جدعاء قالوا یا رسول اللہ افرأیت من یموت وہو صغیر قال اللہ اعلم بما کانوا عاملین **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بچہ پیدا ہوتا ہے کہ (یعنی شرک و کفر سے) اوس کا ذہن پاک ہوتا ہے

پہر اوسکی ماں باپ اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہین جیسے اونٹ صحیح سالم جانور سے پیدا ہوتا ہے بہلا اوس مین کوئی نکٹا نظر آتا ہے (یعنی جیسے جانور کا بچہ صحیح و سالم پوری اعضا کے ساتہہ پیدا ہوتا ہے اور وہ سب عیوب سے پاک ہوتا ہے پہر لوگ اوسکے کان کاٹتے ہین داغ دیتے ہین اوسکی صورت بگاڑتے ہین اسی طرح آدمی کا بچہ بہی شرک اور کفر سے پاک ہوتا ہے پیدا ہونے کیوقت اگر اوسکو یونہی چہوڑ دیا جاوے تو اسلام جلدی تاثیر کرے مگر ماں باپ اوسکو شرک اور کفر مین پہانس دیتے ہین) لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن مین مر جاوے آپنے فرمایا اللہ خوب جانتا تہا جو وہ عمل کرینگے۔ ابن وہب نے کہا مین نے دیکہا مالک سے ایک شخص نے پوچہا اس حدیث سے اہل بدعت یعنی قدریہ حجت لاتے ہین (اس بات کی کہ برائی بہلائی انسان کے اختیار مین ہے اور تقدیر کوئی چیز نہین ہے کیونکہ اس حدیث مین یہہ ہے کہ بچہ کورا پیدا ہوتا ہے پہر انسان اوسکو یہودی اور نصرانی بنا دیتے ہین) امام مالک نے کہا تم اون پر حجت لاؤ اس حدیث کے آخر سے کیونکہ اوس مین یہہ ہے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکا کیا حال ہوگا جو بچپن مین مر جاوے آپ نے فرمایا اللہ خوب جانتا تہا جو وہ عمل کرینگے (اس سے معلوم ہوا کہ جو کچہہ قیامت تک ہونیوالا تہا وہ سب پہلے اللہ جل جلالہ کے علم مین مقرر اور مقدر ہوچکا تہا **ف** اس حدیث سے بعض ملاحدہ یہہ استدلال کرتے ہین کہ جب انسان پیدا ہوتا ہے تو اوسکا کوئی مذہب نہین ہوتا پس مذہب کا التزام ایک فضول ہے کیونکہ فطرت مین کوئی مذہب نہین اور مراد اسلام سے وہی حالت فطری ہے جو ہر ایک انسان کو ولادت کیوقت ہوتی ہے نہ یہ اسلام جو علماے اسلام نے ٹہرایا ہے جواب اس کا یہہ ہے کہ اس حدیث کے معنے تم نہین سمجہے ابو داؤد نے

بروایت اس حدیث کے حجاج بن منہال سے روایت کیا قال سمعت حماد بن سلمة یفسر حدیث کل مولود یولد علی الفطرة قال هذا عندنا حیث اخذ الله علیهم العهد فی اصلاب آبائهم حیث قال الست بربکم قالوا بلی **ترجمہ** مین نے حماد بن سلمہ سے سنا وہ تفسیر کرتے تہے اس حدیث کی کہ مراد فطرت سے وہ عہد ہے جو اللہ تعالے نے اون سے لیا تہا جب وہ اپنی باپ دادا کی پشت مین تہے کہ مین تمہارا رب نہین ہون انہون نے کہا بیشک تو ہمارا رب ہے پس مطلب حدیث کا یہہ ہے کہ جو بچہ دنیا مین پیدا ہوتا ہے وہ اسی اقرار پر پیدا ہوتا ہے پہر مشرکین اور یہود اور نصاریٰ کی صحبت سے

تو وہ بدل جاتا ہے اور شرک اور کفر مین پہنس جاتا ہے **عن** عامر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الوائدة والموءودة فی النار **ترجمہ** عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زندہ گاڑنیوالی اور جو زندہ گاڑی گئی دونون جہنم مین جاوینگی **ف** زندہ گاڑنیوالی تو اسوجہ سے کہ وہ مشرکہ ہے اور اوس نے خون کیا ایک نفس کا بغیر قصور کے اور زندہ گاڑی گئی اسوجہ سے کہ وہ مشرکہ کی اولاد ہے اور وہ بہی تابع ہے اپنے ماں باپ کے اگر مسلمان عورت اپنی لڑکی کو گاڑ دے

(زندہ درگور کرے) تو لڑکی کو جہنم مین جانا ضرور نہین **عن** انس ان رجلا قال یا رسول الله این ابی قال ابوک فی النار فلما قفا قال ان ابی وابوک فی النار **ترجمہ** انس سے روایت ہے ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کہان ہے آپنے فرمایا تیرا باپ جہنم مین ہے جب وہ پیٹہہ پہیر کر چلا آپ نے فرمایا میرا باپ بہی جہنم مین ہے اور تیرا باپ بہی جہنم مین ہے

دیا آپ نے اوسکی تسکین کے لیے فرمایا تاکہ اوسکو ملال نہ ہو اور وہ خوب سمجھ جاوے کہ آخرت مین کسی کا عمل دوسرے کے کام نہین آتا اور کافر مشرک کو کوئی عذاب سے بچا نہین سکتا جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو اللہ کے حبیب ہین اور اوس کے سب بندون مین اللہ کے نزدیک زیادہ پیارے ہین اونکا باپ جہنم مین ہو تو پھر اور باپ کیونکر جنت مین ہو سکتا ہے بعض علما نے جیسے جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالی نے آنحضرت صلعم کی ماں باپ کو دوبارہ جلایا اور وہ اسلام سے مشرف ہوئے اور عذاب سے مخلصی پائی بعضون نے کہا وہ شرک سے محفوظ تھے اور اسلام سے مشرف نہ ہوئے کیونکہ وہ زمانہ فترت تھا اسلیے اون کو نجات ہو گی لیکن اکثر علما کے نزدیک دلائل اون کے دوبارہ جلائے جانے کے اور اسلام سے مشرف ہونیکی قوی نہین ہین اسلیے سکوت اس مسئلے مین اولی اور انسب ہے واللہ اعلم **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان یجری من ابن آدم مجری الدم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شیطان آدمی کے بدن مین اسطرح پھرتا ہے جیسے خون گردش کرتا ہے یعنی ہر رگ و ریشہ مین شیطان کا اثر ہو سکتا ہے)

باب فی الجهمية جہمیہ کا بیان **ف** جہمیہ ایک فرقہ ہے بہتر گمراہ فرقون مین سے جو منسوب ہے جہم بن صفوان کی طرف اور ظہور اوسکا اوائل زمانہ تبع تابعین مین ہوا یہ فرقہ منکر ہے اللہ جل جلالہ کے صفات کا جیسے استوا اور نزول اور سمع اور بصر اور کلام اور جلوس اور فوقیت کا جنکا ثبوت آیات اور احادیث سے ہے اور کہتا ہے کہ اللہ جل جلالہ خالی ہے اون صفات سے جو مخلوق مین پائی جاتی ہین جیسے اوترنا چڑھنا بیٹھنا دیکھنا سننا اہل حدیث اور ائمہ اہل سنت و جماعت نے سلف اور خلفا نے اونکا خوب رد کیا ہے اور صفات اللہ کو متعدد احادیث و آیات سے ثابت کیا ہے اکثر حدیث کے کتابون مین اس فرقے کا رد موجود ہے اور اسکی واسطے ایک علحدہ باب ہے جس مین احادیث صفات بیان کیجاتی ہین زیادہ تفصیل کے اس مقام مین گنجائش نہین ہے جسکو منظور ہو وہ کتاب اثبات الاستوا یا کتاب النزول ابن تیمیہ یا کتاب العرش و العلو امام ذہبی کی ملاحظہ کرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزال الناس یتساءلون حتی یقال ھذا خلق اللہ الخلق فمن خلق اللہ فمن وجد من ذلک شیئا فلیقل آمنت باللہ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ لوگ لڑتے جھگڑتے اور بحث کرتے رہین گے یہانتک کہ کہین گے اللہ نے تو تمام مخلوقات کو پیدا کیا پھر اللہ کو کس نے پیدا کیا تو جس شخص کو ایسا شبہہ گزرے وہ یون کہے ایمان لایا مین اللہ پر **ف** تاکہ ایمان اوسکا پھر نیا ہو جاوے **دوسری** روایت مین یون ہے فاذا قالوا ذلک فقولوا اللہ احد اللہ الصمد لم یلد ولم یولد ولم یکن لہ کفوا احد ثم لیتفل عن یسارہ ولیستعذ باللہ من الشیطان ترجمہ یعنے جب لوگ ایسا کہنے لگین تم یون کہو اللہ ایک ہے اپنی ذات اور صفات مین کوئی اوسکی مثل نہین ہے اللہ کو احتیاج نہین ہے نہ وہ جنا ہے نہ جنا گیا ہے نہ اوسکی جوڑ کا کوئی ہے پھر بائین طرف تین بار تھوکے اور اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے **عن** العباس بن عبد المطلب قال کنت فی البطحاء فی عصابۃ فیہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فمرت بہم سحابۃ فنظر الیہا فقال ما تسمون ھذہ

قالوا السحاب قال والمزن قالوا والمزن قال والعنان قالوا والعنان قال ابو داود لم اتقن العنان جيدا
قال هل تدرون ما بعد ما بين السماء والارض قالوا لا ندري قال ان بعد ما بينهما اما واحدة او
ثنتان او ثلاث وسبعون سنة ثم السماء فوقها كذلك حتى عد سبع سموات ثم فوق السابعة
بحر بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم فوق ذلك ثمانية اوعال بين اظلافهم وركبهم
مثل ما بين سماء الى سماء ثم على ظهورهم العرش بين اسفله واعلاه مثل ما بين سماء الى سماء ثم
الله تعالى فوق ذلك **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے مین بطحا مین ایک جماعت کے ساتھ بیٹھا تھا جنمین
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی موجود تھے اتنے مین ایک ابر کا ٹکڑا اوپر سے گزرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکو
دیکھا اور فرمایا تم اوسکو کیا کہتے ہو لوگون نے کہا سحاب آپ نے فرمایا اور مزن بھی لوگون نے کہا ہان مزن بھی کہتے
ہین آپ نے فرمایا عنان بھی لوگون نے کہا عنان بھی کہتے ہین آپ نے فرمایا تم جانتے ہو کہ آسمان و زمین مین کتنا فاصلہ
ہے لوگون نے کہا ہم نہین جانتے آپ نے فرمایا اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا ہے اوسکے اوپر دوسرا آسمان ہے اتنے ہی فاصلے
پر ہے پھر تیسرا آسمان یہانتک کہ آپ نے ساتون آسمانون کو بیان کیا پھر آپ نے فرمایا ساتوین آسمان کے اوپر ایک دریا ہے جسکے
اوپر اور تہہ مین اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر اوسکے اوپر آٹھ بکریان ہین (یعنی فرشتے بصورت
بکریون کے) انکے کھر اور گھٹنون مین اتنا فاصلہ ہے جیسے آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر ان کی پشت پر عرش
ہے اوسکے اوپر اور نیچے کے کنارون مین اتنا فاصلہ ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک پھر اللہ تعالی جل جلالہ وعز
شانہ اس عرش کے اوپر ہے **عن** جبير بن مطعم قال اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم اعرابي فقال يا رسول الله
جهدت الانفس وضاعت العيال ونهكت الاموال وهلكت الانعام فاستسق الله لنا فانا نستشفع
بك على الله ونستشفع بالله عليك قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ويحك اتدري ما تقول
وسبح رسول الله صلى الله عليه وسلم فما زال يسبح حتى عرف ذلك في وجوه اصحابه ثم قال ويحك
انه لا يستشفع بالله على احد من خلقه شان الله اعظم من ذلك ويحك اتدري ما الله ان عرشه على سمواته
لهكذا وقال باصابعه مثل القبة عليه وانه ليئط به اطيط الرحل بالراكب قال ابن بشار
في حديثه ان الله فوق عرشه وعرشه فوق سمواته وساق الحديث **ترجمہ** جبیر بن مطعم
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک گنوار آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مصیبت مین پڑ گئی لوگ اور تباہ
ہوگئے گھربار و گھٹ گئے مال اور مر گئے جانور تو دعا کیجیے اللہ سے پانی برسنے کی۔ ہم سفارش لیجاتے ہین آپ کی اللہ پاس اور
سفارش لاتے ہین اللہ کی آپ پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے تو سمجھتا ہے کیا کہتا ہے اور آپ نے سبحان اللہ کہا پھر
اللہ کی تعریف کرتے رہے (بڑی دیر تک) یہانتک کہ معلوم ہوا اثر اوس گنوار کے کہنے کا آپ کے اصحاب کے چہرون مین تو

یعنی سب کے چہرون مین کراہت اور ناخوشی پائی گئی اسوجہ سے کہ اوس گنوار نے اللہ جل جلالہ کی نسبت جو ساری جہان اور زمین و آسمان کا مالک ہی سفارش کرنیکا لفظ کہا حالانکہ سفارش کرنیوالا ورجہ یعنی رتبت اوس شخص کے جسکو سفارش کرے کم ہوتا ہے **ت** پھر آپ نے فرمایا اری اللہ کی سفارش نہین کی جاتی اوسکی مخلوقات مین سے کسی پر اللہ جل جلالہ کی شان بہت بڑی اور برتر ہے ایسی بات سے اری تو جانتا ہی کہ اللہ جل جلالہ کی بڑائی اور بزرگی کیسی ہی اوسکا عرش تحت آسمانون پر اسطرح ہے اور اشارہ کیا اونگلیون سے ایک گنبذ کے طور پر اور وہ اوسکے بوجھ سے چرچراتا ہی (اللہ کی خوف اور عظمت سے) جیسے پالان چرچراتی ہی سوار کے نیچے ابن بشار نے اپنی روایت مین اتنا زیادہ کیا کہ اللہ جل جلالہ اپنے عرش کے اوپر ہے اور عرش اوسکا اوسکی آسمانون کے اوپر ہی **ف** پس اللہ تعالی فوق الفوق اور فوق مطلق ہی اوس سے فوق کوئی چیز نہین ہے

عن جابر بن عبد الله عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذن لي ان احدث عن ملك من ملائكة الله تعالى من حملة العرش ان ما بين شحمة اذنه الى عاتقه مسيرة سبعمائة عام **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے اجازت ہوئی ایک فرشتے کا حال بیان کرنیکی اون فرشتون مین سے جو اللہ جل جلالہ کو عرش اٹھاتے ہوئے ہین اوسکی کان کی لو سے مونڈھے تک سات برس کی راہ ہی **عن** ابی هريرة كان يقرأ هذه الاية ان الله يامركم ان تؤدوا الامانات الى اهلها الى قوله سميعا بصيرا قال رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يضع ابهامه على اذنه والتي تليها على عينه قال ابو هريرة رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأها ويضع اصبعيه قال المقرى وهذا رد على الجهمية **ترجمہ** ابو ہریرہؓ اس آیت کو پڑھتے تھے ان اللہ یامرکم سے خیر تک یعنی سمیعا بصیرا تک اور کہتے تھے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ سمیعا بصیرا پڑھتے وقت انگوٹھے کو کان پر رکھ لیتے اور کلمے کی اونگلی کو آنکھ پر **ف** آپ اشارہ کرتے تھے صفت سمع اور بصر پر یعنی اللہ جل جلالہ دیکھتا ہے اور سنتا ہے حقیقۃً نہ مجازاً جیسے جہمیہ کا قول ہے کہ سننے اور دیکھنے سے مراد علم ہی **ت** مقری نے کہا یہ رد ہی جہمیہ پر

باب فی الرؤیۃ اللہ تعالی کے دیدار کا بیان

عن جرير بن عبد الله قال كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم جلوسا فنظر الى القمر ليلة البدر ليلة اربع عشرة فقال انكم سترون ربكم كما ترون هذا لا تضامون في رؤيته فان استطعتم ان لا تغلبوا على صلوة قبل طلوع الشمس وقبل غروبها فافعلوا ثم قرأ هذه الاية فسبح بحمد ربك قبل طلوع الشمس وقبل غروبها **ترجمہ** جریر بن عبد اللہ سے روایت ہی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیٹھے تھے آپ نے چاند کو دیکھا چودھوین رات کو اور فرمایا نزدیک ہی کہ تم اپنے رب کو دیکھو جیسے اسکو دیکھتے ہو اوسکی دیکھنے مین کشمکش اور زحمت نہ ہوگی پس اگر تم سے ہو سکے تو محافظت کرو اوس نماز کی جو آفتاب نکلنے سے پہلے ہے (یعنی فجر) اور جو آفتاب ڈوبنے سے پہلے ہی (یعنی عصر) پھر آپ نے اس آیت کو پڑھا فسبح بحمد ربک قبل طلوع الشمس الاٰیۃ یعنی پاکی بیان کر اپنے رب کی آفتاب نکلنے سے پہلے اور آفتاب ڈوبنے سے پہلے اور رات

کی گڑون مین اور ون کے ٹکڑون مین خیبر تک **عن** ابی هریرة قال قال ناس یا رسول الله انرٰی ربنا عز وجل

یوم القیمة قال هل تضارون فی رؤیة الشمس فی الظهیرة لیست فی سحابة قالوا لا قال هل

تضارون فی رؤیة القمر لیلة البدر لیس فی سحابة قالوا لا قال والذی نفسی بیده لا تضارون

فی رؤیته الا کما تضارون فی رؤیة احدهما **ترجمہ** ابوہریرہؓ سے روایت ہے لوگون نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اپنے پروردگار

کو قیامت مین دیکھینگے آپ نے فرمایا کیا تم کو کوئی مشکل ہوتی ہے دوپہر کو سورج دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ

نے فرمایا کیا تم کو مشکل ہوتی ہے چودھوین رات کے چاند دیکھنے مین جب ابر نہ ہو لوگون نے کہا نہین آپ نے فرمایا قسم اوس

شخص کی جسکے ہاتھ مین میری جان ہے تم کو اللہ جل جلالہ کے دیکھنے مین بھی کوئی مشکل نہ ہوگی مگر جتنی چاند یا سورج کے دیکھنے

مین ہوتی ہے **ف** مطلب یہہ ہے کہ کچھ دقت نہ ہوگی اور نہ کشمکش اور روک ہوگی جیسے دنیا کے بعض چیزون کے دیکھنے

مین ہوتی ہے کہ ایک پر ایک گرتا ہے اور دیکھنا نہین ملتا وہان ہر شخص فراغت سے بکمال وسعت اپنے پروردگار کو دیکھیگا **عن**

ابی رزین العقیلی قال قلت یا رسول الله اکلنا یری ربه قال ابن معاذ مخلیا به یوم القیمة وما ایة ذلک

فی خلقه قال یا ابا رزین الیس کلکم یری القمر قال ابن معاذ لیلة البدر مخلیا به ثم اتفقا قلت بلی

قال فالله اعظم قال ابن معاذ قال فانما هو خلق من خلق الله فالله اجل واعظم **ترجمہ** ابو رزین عقیلی سے

روایت ہے مین نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم مین سے ہر ایک شخص الگ الگ اپنے رب کو دیکھیگا یعنے بغیر زحمت اور کشمکش کے قیامت

کے روز اگر دیکھیگا تو دنیا مین اوسکی مثال کیا ہے آپ نے فرمایا اے ابا رزین کیا تم مین سے ہر ایک شخص چاند کو دیکھتا ہے

چودھوین رات کو بغیر دقت اور کشمکش کے مین نے کہا کیون نہین آپ نے فرمایا پھر اللہ کی تو شان بہت بڑی ہے چاند تو اوس

کی نوسکی ایک بنائی ہوئی چیز ہے جب اوس کو سب دیکھتے ہین اور کسی طرح کا ہجوم نہین ہوتا نہ مشکل پڑتی ہے پس اللہ تعالی

بھی قادر ہے کہ بلا دقت اور ہجوم کے اپنا جمال مبارک سب مومنین کو دکھا دے **عن** عبد الله بن عمر قال قال رسول

الله صلی الله علیه وسلم یطوی الله تعالی السموٰت یوم القیمة ثم یاخذهن بیده الیمنی ثم یقول انا

الملک این الجبارون این المتکبرون **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی

قیامت کے روز آسمانون کو لپیٹ لیگا پھر اونکو داہنے ہاتھ سے پکڑ کر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے بڑے بادشاہ جابر اور کہان ہین

غرور کرنیوالے پھر زمینون کو لپیٹ کر دوسرے ہاتھ مین لیکر فرماویگا مین بادشاہ ہون کہان ہین بڑے بڑے جابر بادشاہ کہان ہین غرور

کرنیوالے **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ینزل ربنا عز وجل کل لیلة الی السماء الدنیا

حین یبقی ثلث اللیل الاخر فیقول من یدعونی فاستجیب له من یسالنی فاعطیه من یستغفرنی فاغفر له **ترجمہ**

ابوہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اوترتا ہے پروردگار ہمارا ہر رات کو پہلے آسمان پر جب تہائی

رات باقی رہتی ہے پہر فرماتا ہی کون دعا کرتا ہے مجہہ سے کہ مین اوسکی دعا قبول کرون اور کون مانگتا ہی مجہہ سے کہ مین اسکو دون کون بخشش چاہتا ہی مجہہ سے کہ مین اوسکو بخشون **ف** خطابی نے کہا علماء سلف اور ایمہ فقہا کا مذہب یہہ ہی کہ اس قسم کے احادیث کو ظاہر پر رکہین اور اوس کی تاویل نکرین کیونکہ اونکا علم قاصر ہے ان کے سمجہنے سے پہر روایت کیا اوزاعی سے کہ مکحول اور زہری کہتے تہے جاری کرو ان احادیث کو جیسی آئین **باب** فی القرآن قرآن اللہ کا کلام ہے **ف** یعنی یہی قرآن جسکو ہم نماز مین پڑہتے ہین اور جو لکہا گیا مصحف مین یہہ اللہ جل جلالہ کا کلام ہی حضرت جبرئیل علیہ السلام اسکو اللہ سے سنکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکر سناتے پہر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگونکو سناتی **عن** جابر بن عبد اللہ

قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعرض نفسہ علی الناس بالموقف فقال الا رجل یحملنی الی قومہ فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پیش کرتے تہے اپنے تئین لوگون پر موقف مین (یعنی وقوف کی جگہہ مین مراد عرفات ہی) آپ نے فرمایا کیا کوئی شخص ہی جو مجہکو اوٹہا لیجلے اپنی قوم پاس کیونکہ قریش نے مجہہ کو روک دیا ہے میرے رب کے کلام پہونچانے سے **عن** عامر بن شہر قال کنت

عند النجاشی فقرا ابن لہ آیۃ من الانجیل فضحکت فقال اتضحک من کلام اللہ تعالی **ترجمہ** عامر بن شہر سے روایت ہی مین نجاشی (ایک بادشاہ کا لقب ہے) پاس بیٹہا تہا اون کے ایک بیٹے نے انجیل کی آیت پڑہی تو مین ہنسنے لگا نجاشی نے کہا کیا تو اللہ کی کلام پر ہنستا ہے **عن** عائشۃ قالت ولشانی فی نفسی کان احقر من ان یتکلم اللہ فی بامر یتلی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی (اوس قصے مین جب لوگون نے اون کو بری کام کی تہمت لگائی تہی) انہون نے کہا مین اپنے تئین اس لائق نہ جانتی تہی کہ اللہ جل جلالہ میرے باب مین کچہہ کلام کریگا جو ہمیشہ پڑہا جاویگا

عن ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعوذ الحسن والحسین اعیذکما بکلمات اللہ التامۃ

من کل شیطان وھامۃ ومن کل عین لامۃ ثم یقول کان ابوکم یعوذ بہما اسمعیل واسحاق **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام کو یون پناہ مانگتے تہے اسطرح آپ فرماتے تہے پناہ دیتا ہون مین تم کو اللہ کے کلمات کی جو پوری ہین (اون مین کوئی نقص و عیب نہین) ہر شیطان سے جو ایذا پہونچاوے (جیسے سانپ بچہو وغیرہ) اور ہر آنکہہ سے جو لگ جاوے (یعنی بد نظر سے) پہر فرماتی تہے تمہارے باپ پناہ مانگتے تہے انہی کلمات سے (یعنی اسمعیل اور اسحاق علیہما السلام) **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم اذا تکلم اللہ تعالی بالوحی سمع اہل السماء للسماء صلصلۃ کجر السلسلۃ علی

الصفا فیصعقون فلا یزالون لذلک حتی یاتیہم جبرئیل حتی اذا جاءہم جبرئیل فزع عن قلوبہم قال فیقولون یا جبرئیل ماذا قال ربک فیقول الحق فیقولون الحق الحق **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالے وحی بہیجنے کیلیے کلام کرتا ہی تو ایک آسمان والے دوسرے آسمان سے

سنتی ہین اسطرح کی جیسی زنجیر کھینچی جاوے صفا پہاڑ پر یہ آواز سنکر وہ بیہوش ہوجاتے ہین پہر اسی حالت مین رہتی ہین
یہانتک کہ جبرئیل علیہ السلام اونکی پاس آتے ہین جب جبرئیل وہان آتے ہین تو اونکو ہوش آجاتا ہے اور کہتے ہین ای جبرئیل تیرے
ربنے کیا فرمایا وہ کہتے ہین حق فرمایا وہ بہی کہنے لگتے ہین حق فرمایا حق **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ اللہ تعالے جل شانہ کلام
کرتا ہے اور اسکی کلام مین صوت ہی جسکو جبرئیل سنتے ہین اور اور فرشتے بہی سنتے ہین بعض لوگون نے اللہ کے کلام کو صوت
سی منزہ جانا ہے حالانکہ یہی اونکی غلطی ہی بہت سی آیات اور احادیث سی ثابت ہی کہ اللہ تعالی کے کلام مین صوت ہی چنانچہ
فرماتا ہی واذ نادی ربک موسی ان ائت القوم الظالمین و نادیناہ ان یا ابرہیم اور ندا بعینہ صوت ہی - دوسری جگہہ
فرماتا ہی فلما جاءہا نودی من شاطئ الواد الایمن فی البقعۃ المبارکۃ من الشجرۃ ان یا موسی انی انا اللہ رب العالمین - یعنی اللہ
تعالی نے خود حضرت موسی سی کلام کیا اور حضرت موسی نے آواز سنی حدیث صحیح مین ہی فینادی بصوت یسمعہ من بعد
کمن قرب یعنی اللہ تعالے قیامت کے روز ایک آواز سی پکاریگا جو دور اور نزدیک سب سنینگے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال کل ابن ادم تاکل الارض الا عجب الذنب منہ خلق وفیہ یرکب
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کے سب اعضا کو زمین کہا جاتی ہی مگر ریڑہ کی
ہڈی کو اسی سی آدمی پیدا ہوا اور اسی سی دوبارہ پیدا کیا جاویگا **ف** شاید وہ ہڈی جو باقی رہ جاتی ہی اس قدر چہوٹی
ہوکہ لوگون کو محسوس نہ ہوتی ہو پہر یہہ شبہہ کیونکر چل سکتا ہے کہ تجربے کے برخلاف ہی اسلیے کہ ایک مدت مین سب اعضا
مردے کے فنا ہوجاتے ہین **باب** فی الشفاعۃ شفاعت کا بیان **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال شفاعتی لاھل الکبائر من امتی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا شفاعت میری اون لوگون کیواسطے ہے جو کبیرہ گناہ کرین میری امت مین سے **ف** جیسے زنا چوری شرب خمر
سودخوری وغیرہ **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج قوم من النار بشفاعۃ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم فیدخلون الجنۃ ویسمون الجھنمیین **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچہہ لوگ جہنم مین سے نکلینگے میری شفاعت سی پہر داخل ہونگے جنت مین اونکو لوگ جہنمی کہینگے
ف یہہ لقب اونکا حقارت سی نہوگا بلکہ یاد دلانے کے لیے تاکہ اونکو زیادہ خوشی ہو کیونکہ عیش کے حلاوت رنج کی یاد سے
زیادہ ہوتی ہی **عن** جابر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اھل الجنۃ یاکلون فیھا
ویشربون **ترجمہ** جابر سی روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سنا آپ فرماتے تہے کہ جنتی لوگ جنت مین
کہاوینگے اور پیوینگے **باب** فی خلق الجنۃ والنار جنت و جہنم دونون کو اللہ تعالی پیدا کرچکا ہی **عن**
ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الجنۃ قال لجبریل اذھب فانظر الیھا فذھب
فنظر الیھا ثم جاء فقال ای رب وعزتک لا یسمع بھا احد الا دخلھا ثم حفھا بالمکارہ ثم قال یا جبریل

اذهب فانظر اليهما فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال اي رب وعزتك لقد خشيت ان لا يدخلها

احد قال فلما خلق الله تعالى النار قال يا جبرئيل اذهب فانظر اليها فذهب فنظر اليها ثم جاء فقال

اي رب وعزتك لا يسمع بها احد فيدخلها فحفها بالشهوات ثم قال يا جبرئيل اذهب فانظر اليها

فذهب فنظر اليها فقال اي رب وعزتك وجلالك لقد خشيت ان لا يبقى احد الا دخلها ترجمه

ابو ہریرہ رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی نے جنت کو پیدا کیا تو جبرئیل علیہ السلام سے

کہا جا اور جنت کو دیکھ وہ گئی اور دیکھا پھر لوٹ کر آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ قسم تیری عزت کی ہے ایسی ہے جو کوئی

جنت کا حال سنیگا (یعنی جو جو وہاں عیش اور راحت ہے) وہ اوس میں چلا جاویگا پھر اللہ تعالی نے جنت کو ڈھانپ دیا

مکروہات سے (یعنی اون کاموں پر جنت میں جانا موقوف کردیا جنکا کرنا نفس پر دشوار ہے جیسے نماز روزہ زکوۃ وغیرہ) اور پھر

جبرئیل سے کہا جاؤ جنت کو دیکھو وہ گئی اور دیکھا پھر آ کر اللہ تعالی سے عرض کیا قسم ہے ای پروردگار تیری عزت کی میں

تو ڈرتا ہوں کہ جنت میں کوئی نہ جاوے پھر آپ نے فرمایا جب اللہ تعالی نے دوزخ کو بنایا تو فرمایا ای جبرئیل جاؤ اور

اوسکو دیکھو وہ گئی اور اوسکو دیکھا پھر اللہ تعالی پاس آئے اور عرض کیا قسم ہے ای رب تیری عزت کے کوئی دوزخ کا

حال سنکر اوس میں نہ جاویگا تب اللہ تعالی نے اوسکو ڈھانپ دیا شہوات سے (یعنی اون کاموں سے جو نفس کو مرغوب اور پسند

ہیں جیسے شراب پینا سود کھانا نماز قضا کرنا روزہ نہ رکھنا پرایا مال چھین لینا) پھر فرمایا ای جبرئیل جاؤ اور اوسکو دیکھو وہ دیکھ

کر آئے اور عرض کیا ای پروردگار قسم ہے تیری عزت اور جلال کی میں تو سمجھتا ہوں کہ کوئی باقی نہ رہیگا جو دوزخ میں نہ جاوے باب فی الحوض حوض

کوثر کا بیان عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان امامكم حوضا ما بين ناحيتيه كما بين جرباء واذرح

ترجمہ ابن عمر رضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے سامنے ایک حوض ہے (یعنی حشر کے روز تمہارے سامنے ہوگا) اوسکے دونوں کناروں میں اتنا

فاصلہ ہوگا جیسے جربا اور اذرح میں (دونوں گانوں ہیں ملک شام میں اونکے بیچ میں تین دنکا فاصلہ ہے) عن زيد بن ارقم قال

كنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم فنزلنا منزلا فقال ما انتم جزء من مائة الف جزء ممن يرد على الحوض قال قلت كم كنتم

يومئذ قال سبعمائة او ثمانمائة ترجمہ زید بن ارقم سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ایک مقام میں اترے آپ نے فرمایا تم ایک لاکھ

حصوں میں سے ایک حصہ بھی نہیں ہو (یعنی اون لوگوں کے جو حشر میں حوض کوثر پر آوینگے) راوی نے کہا میں نے زید بن ارقم سے پوچھا تم اوس دن کتنے آدمی تھے زید نے کہا

سات سو یا آٹھ سو (تو اگر ایک لاکھ حصے بھی کئے جاویں جب بھی سات سو کے سات کروڑ اور آٹھ سو کے آٹھ کروڑ ہوے اور سید ہی کے اس سے بہت زیادہ ہیں) عن

انس بن مالك يقول اغفى رسول الله صلى الله عليه وسلم اغفاءة فرفع رأسه متبسما فاما قال لهم واما قالوا له يا رسول الله

لم ضحكت فقال انه انزلت علي آنفا سورة فقرأ بسم الله الرحمن الرحيم انا اعطيناك الكوثر حتى ختمها فلما قرأها قال هل تدرون

ما الكوثر قالوا الله ورسوله اعلم قال فانه نهر وعدنيه ربي في الجنة وعليه خير كثير عليه حوض ترد عليه امتي يوم القيمة

آنيته عدد الكواكب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذرا آنکھ لگ گئی پھر آپ نے سر اوٹھایا ہنستے ہوے تو آپ نے خود کہا یا صحابہ نے آپ سے

پوچھا یا رسول اللہ آپ کیوں ہنسے تو آپ نے فرمایا ابھی مجھ پر ایک سورت اتری ہے پھر آپ نے پڑھا بسم اللہ الرحمن الرحیم انا اعطیناک الکوثر آخر تک پھر آپ نے
فرمایا تم جانتے ہو کوثر کیا ہے صحابہ نے کہا اللہ اور اس کا رسول خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا کوثر ایک نہر ہے جس کو دینے کا وعدہ کیا ہے میرے رب نے جنت میں اس میں بہت خوبی
ہے وہ ایسا ایک حوض ہے جس پر میری امت قیامت کے روز جمع ہوگی (یعنی پانی پینے کو لیکن) اوس کے برتن تاروں سے زیادہ ہونگے انس بن مالک قال لما
عرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ او کما قال عرض لہ نہر حافتاہ الیاقوت المجیب او قال المجوف فضرب الملک الذی معہ یدہ فاستخرج
مسکا فقال محمد صلی اللہ علیہ وسلم للملک الذی معہ ما ھذا قال ھذا الکوثر الذی اعطاک اللہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم شب معراج میں) اوپر گئے جنت میں تو انکو ایک نہر دکھلائی گئی جس کے دونوں کنارے خولدار یاقوت کے تھے جو فرشتہ آپ کے ساتھ تھا اوس نے ایک
ہاتھ ڈالا اور اندر سے مشک نکالی آپ نے اوس فرشتے سے پوچھا یہ کیا ہے اوس نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے آپ کو دیا ہے عن عبد السلام بن ابی حازم ابی طالوت
قال شہدت ابا برزۃ دخل علی عبید اللہ بن زیاد فحدثنی فلان سماہ مسلم وکان فی السماط فلما راٰہ عبید اللہ قال ان محمدیکم ھذا
الدحداح ففطنہا الشیخ فقال ما کنت احسب انی ابقی فی قوم یعیروننی بصحبۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ عبید اللہ ان صحبۃ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم لک زین غیر شین ثم قال انما بعثت الیک لاسألک عن الحوض سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکر فیہ شیئا قال ابو برزۃ
نعم لا مرۃ ولا ثنتین ولا ثلثا ولا اربعا ولا خمسا فمن کذب بہ فلا سقاہ اللہ منہ ثم خرج مغضبا ترجمہ عبد السلام بن ابی حازم سے روایت ہے
دیکھا ابا برزہ کو وہ گئے عبید اللہ بن زیاد پاس جو حاکم تھا کوفہ کا یزید کی طرف سے اور سردار تھا اس لشکر کا جس نے مقابلہ کیا امام حسین سے اور شہید کیا انکو پھر مجھسے
ایک شخص نے بیان کیا جو صحبت میں شریک تھا کہ جب عبید اللہ نے ابو برزہ کو دیکھا تو کہنے لگا دیکھو تمہارا محمدی (یعنی صحابی آنحضرت کی صحبت پایا ہوا) یہ
موٹا بھدا ہے ابو برزہ اس بات کو سمجھ گئے کہ عبید اللہ نے انکو طعنہ دیا اور توہین کی) انہوں نے کہا مجھ کو گمان نہ تھا کہ میں ایسے لوگوں میں رہ جاؤنگا جو حضرت صلی
اللہ علیہ وسلم کی صحبت کو عیب سمجھ کر مجھے شرمائینگے عبید اللہ نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت تو تمہارے لیے فخر ہے نہ عیب پھر کہنے لگا میں نے تمہیں حوض کوثر کا حال
پوچھنے کے لیے بلایا ہے تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں کچھ سنا ہے ابو برزہ نے کہا ہاں سنا ہے کچھ ایک دو تین چار پانچ بار نہیں بلکہ بہت بار سنا ہے اب جو شخص جھٹلاوے
اس بات کو تو اللہ اسکو نہ پلاوے اوس حوض سے بعد اسکے غصہ میں چلے گئے **باب** فی المسألۃ فی القبر وعذاب القبر یہ باب سوال کا بیان اور قبر کے عذاب کا بیان
عن البراء بن عازب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المسلم اذا سئل فی القبر فیشہد ان لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ فذلک
قول اللہ تعالی یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول الثابت ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان سے قبر میں سوال
ہوتا ہے تو گواہی دیتا ہے اس بات کی کہ نہیں ہے کوئی لائق عبادت کے سوا سچے اللہ کے اور محمد اس کے بھیجے ہوئے ہیں یہی مراد ہے اللہ کے قول سے یثبت اللہ الذین آمنوا بالقول
الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ یعنی مضبوط کرتا ہے اللہ ان لوگوں کو پکی بات کے ساتھ دنیا میں اور آخرت میں عن انس بن مالک ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دخل نخلا لبنی النجار فسمع صوتا ففزع فقال من اصحاب ھذہ القبور قالوا یا رسول اللہ ناس ماتوا فی الجاھلیۃ فقال تعوذوا
باللہ من عذاب النار ومن فتنۃ الدجال قالوا وم ذاک یا رسول اللہ قال ان المؤمن اذا وضع فی قبرہ اتاہ ملک فیقول لہ ما کنت تعبد فان اللہ
ھداہ قال کنت اعبد اللہ فیقال لہ ما کنت تقول فی ھذا الرجل فیقول ھو عبد اللہ ورسولہ فما یسأل عن شیء غیرھا فینطلق بہ
الی بیت کان لہ فی النار فیقال لہ ھذا بیتک کان لک فی النار ولکن اللہ عصمک ورحمک فابدلک بہ بیتا فی الجنۃ فیقول دعونی حتی

اذهب فابشر اهلی فيقال له اسكن واما الكافر اذا وضع في قبره اتاه ملك فينتهره فيقول له ما كنت تعبد فيقول لا ادري فيقال له لا دريت

ولا تليت فيقال له ما كنت تقول في هذا الرجل فيقول كنت اقول ما يقول الناس فيضربه بمطراق من حديد بين اذنيه فيصيح صيحة يسمعها

الخلق غير الثقلين ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی النجار کے باغ میں گئے وہاں ایک آواز سنی تو آپ گھبرا گئے اور پوچھا یہ قبریں کن
لوگوں کی ہیں لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کچھ لوگوں کی ہیں جو مر گئے ہیں زمانہ جاہلیت میں آپ نے فرمایا پناہ مانگو اللہ سے جہنم کے عذاب سے اور دجال
کے فساد سے لوگوں نے عرض کیا کیوں یا رسول اللہ آپ نے فرمایا مومن قبر میں جب رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے اور کہتا ہے تو کس کو
پوجتا تھا پس اگر اللہ اوسکو راہ دکھلاتا ہے تو وہ کہہ دیتا ہے میں اللہ جل جلالہ کو پوجتا تھا پھر اوس سے کہا جاتا ہے تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا ہے
یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں شاید وہ فرشتہ آپکا نام لیکر پوچھتا ہوگا اور بعضوں نے کہا کہ آپ کی صورت مبارک اوسکو دکھلائی جاتی
ہے۔ مگر دوسری کوئی حدیث اس مضمون کی تائید نہیں کرتی) وہ جواب دیتا ہے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں اور اوسکے بھیجے ہوئے ہیں پھر اور کوئی بات
نہیں پوچھی جاتی بعد اوسکے اوسکو ایک گھر کی طرف لیجاتے ہیں جو جہنم میں ہے اور اوس سے کہتے ہیں تیرا یہ گھر تھا جہنم میں مگر اللہ نے تجھکو
بچایا اور تجھپر رحم کیا اور اوسکے بدلے میں ایک دوسرا گھر دیا جنت میں وہ کہتا ہے مجھکو چھوڑ دو تو میں اپنے گھر والوں کو خوشخبری دوں اس بات
کی کہ مجھکو جنت میں گھر ملا لیکن اوس سے کہا جاتا ہے ٹھہرا رہ اور کافر جب قبر میں رکھا جاتا ہے تو اوسکے پاس ایک فرشتہ آتا ہے ف دوسری
حدیثوں میں دو فرشتوں کا ذکر ہے ایک کو منکر کہتے ہیں دوسرے کو نکیر مطابقت یوں دی ہے کہ بعضوں کے پاس دو آتے ہونگے بعضوں کے پاس ایک یا ایک
سے مراد سوال کرنا ہے کیونکہ سوال ایک ہی کرتا ہوگا اور دوسرا کھڑا رہتا ہوگا مگر یہ تاویل ضعیف ہے اور پہلی تاویل قوی ہے
ت اور ڈانٹ کر پوچھتا ہے تو کسکو پوجتا تھا وہ کہتا ہے میں نہیں جانتا پھر اوس سے کہا جاتا ہے نہ تو نے خود علم حاصل کیا
نہ کسی کی پیروی کی ف یعنی نہ مجتہد ہوا نہ مقلد آدمی کو چاہیے کہ علم دین خود حاصل کرے اور دلائل دیکھ کر اپنا ایمان
صحیح اور مضبوط کرے اگر یہ نہو سکے تو صحابہ اور تابعین اور سلف صالحین کی پیروی کرے اگر دونوں باتیں نہوں تو پھر خرابی
ہے ت پھر اوس سے پوچھا جاتا ہے تو اس شخص کے باب میں کیا کہتا تھا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باب میں وہ کہتا ہے میں
وہی کہتا تھا جو لوگ کہتے تھے ف یعنی میں نہیں جانتا جو کچھ اور لوگ کہتے ہونگے وہی میں بھی کہتا ہونگا ت پھر وہ فرشتہ اوسکو
مارتا ہے لوہے کی گرز سے اوسکے دونوں کانوں کے بیچ میں وہ چلاتا ہے اور اسکی سب مخلوق اوس کی آواز سنتی ہیں
سوا آدمی اور جن کے دوسری روایت میں یوں ہے قال ان العبد اذا وضع في قبره وتولى عنه اصحابه انه ليسمع قرع نعالهم فياتيه ملكان فيقعدانه

له قد ... من ... الاول قال فيه وما الحديث والمنافق فيقولون لا ادري ... وقال يسمعها من يليه غير الثقلين ترجمہ بندہ جب قبر
میں رکھا جاتا ہے اور اوسکے لوگ دفن کرکے پیٹھ موڑتے ہیں تو وہ اونکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے پھر اوسکے پاس دو فرشتے آتے
ہیں بعد اوسکے بیان کیا قریب قریب پہلی حدیث کے آپ نے فرمایا کافر یا منافق اور فرمایا ... اوسکی آواز جو اوسکے نزدیک

ہیں سوا جن اور بشر کے عن البراء بن عازب قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم في جنازة رجل من الانصار فانتهينا الى القبر ولما يلحد فجلس

رسول الله صلى الله عليه وسلم وجلسنا حوله كانما على رؤوسنا الطير وفي يده عود ينكت به في الارض فرفع راسه فقال استعيذوا بالله من عذاب القبر

مرتين او ثلاثا زاد في حديث جرير ههنا وقال انه ليسمع خفق نعالهم اذا ولوا مدبرين حين
يقال له يا هذا من ربك وما دينك ومن نبيك قال هناد قال [redacted] فيقولان له
من ربك فيقول ربي الله فيقولان له ما دينك فيقول ديني الاسلام فيقولان له ما هذا الرجل
الذي بعث فيكم قال فيقول هو رسول الله صلى الله عليه وسلم فيقولان وما يدريك فيقول قرأت
كتاب الله فامنت به وصدقت زاد في حديث جرير فذلك قول الله تعالى يثبت الله الذين
امنوا بالقول الثابت في الحيوة الدنيا وفي الاخرة الاية ثم اتفقا قال فينادي مناد من السماء
ان صدق عبدي فافرشوه من الجنة والبسوه من الجنة وافتحوا له بابا الى الجنة قال فياتيه
من روحها وطيبها قال ويفسح له فيها مد بصره قال وان الكافر فذكر موته قال وتعاد روحه
في جسده ويأتيه ملكان فيجلسانه فيقولان من ربك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان له
ما دينك فيقول هاه هاه لا ادري فيقولان ما هذا الرجل الذي بعث فيكم فيقول هاه هاه
لا ادري فينادي مناد من السماء ان كذب فافرشوه من النار والبسوه من النار وافتحوا له بابا الى
النار قال فياتيه من حرها وسمومها قال ويضيق عليه قبره حتى تختلف فيه اضلاعه زاد في
حديث جرير قال ثم يقيض له اعمى ابكم معه مرزبة من حديد لو ضرب بها جبل لصار ترابا
قال فيضربه بها ضربة يسمعها ما بين المشرق والمغرب الا الثقلين فيصير ترابا قال ثم تعاد
فيه الروح ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک مرد انصاری کے جنازہ
میں نکلے جب قبر پر پہونچے تو وہ کہدہ چکے تہے اسلیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہہ گئے اور ہم آپ کے گرد بیٹھے گویا ہماری
سروں پر چڑیاں بیٹہی ہیں (یعنے چپ چاپ) آپ کے ہاتہہ میں ایک لکڑی تہی اوس سے زمین کو کرید رہے تھے ایک ہی
دفعہ آپ نے سر اوٹہایا اور فرمایا قبر کے عذاب سے پناہ مانگو دو بار یا تین بار ایک روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ مردہ اون کی جوتوں
کی آواز سنتا ہے جب وہ دفن کر کے رخصت ہوتے ہیں جب اوس سے کہا جاتا ہے ای شخص تیرا رب کون ہے اور تیرا دین کیا ہے
اور تیرا نبی کون ہے مناد نے کہا مردے کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اوسکو بٹہاتے ہیں اور پوچہتے ہیں تیرا رب کون ہے وہ کہتا ہے
میرا رب اللہ ہے پھر پوچھتے ہیں تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے میرا دین اسلام ہے پہر پوچہتے ہیں یہہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف
بہیجا گیا (یعنی حضرت محمد کو پوچہتے ہیں وہ کون تھے) مردہ کہتا ہے وہ اللہ کے بہیجے ہوئے تہے پہر وہ دونو فرشتے کہتے ہیں تجہے
یہہ کہاں سے معلوم ہوا وہ کہتا ہے میں نے اللہ کی کتاب (قرآن شریف) کو پڑہا (سمجہہ کر یہ نہیں کہ فقط اوسکے لفظوں کو پڑہا اور معنے
سے غافل رہا) اور اوس پر ایمان لایا اور اوسکو سچ سمجہا یہی مراد ہے اللہ جل جلالہ کے اس قول سے یثبت اللہ الذین امنوا بالقول
الثابت فی الحیوۃ الدنیا وفی الاخرۃ (جسکی تفسیر اوپر گذری) پہر ایک پکارنیوالا آسمان سے پکار دیتا ہے سچ کہا میرے

بندی نے اب اوسکا بچہونا جنت مین کردو اور اوسکو جنت کے کپڑے پہنا دو اور ایک دروازہ جنت کا اوسپر کہولدو پہر جنت کی ہوا اور خوشبو اوسپر آنے لگتی ہی اور جہانتک اوسکی نگاہ پہونچتی ہی وہان تک قبر کہلجاتی ہی پہر کافر کی موت کا بیان کیا اور کی روح اوس کے بدن مین ڈالی جاتی ہی اور دو فرشتے اوس کے پاس آتے مین اور اوسکو بٹہاتے ہین اور اوس سے پوچہتے ہین تیرا رب کون ہی وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر پوچہتے ہین تیرا دین کیا ہے وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا پہر پوچہتے ہین یہ کون شخص ہے جو تمہاری طرف بہیجا گیا (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کہتا ہے ہاہ ہاہ مین نہین جانتا اوس وقت ایک پکارنیوالا آسمان سے پکارتا ہی جہوٹا ہے یہہ اسکا بچہونا جہنم مین کردو اور اسکو جہنم کے کپڑے پہنا دو اور ایک دروازہ جہنم کا اسپر کہولدو پہر اوسپر جہنم کی گرمی اور لو (گرم ہوا) آنے لگتی ہی اور قبر اوسپر تنگ ہو جاتی ہی یہانتک کہ اوسکی پسلیان ادہر سے ادہر ہو جاتی ہین (اللہ کی پناہ عذاب سے) جریر کی روایت مین اتنا زیادہ ہے پہر اوسکے اوپر ایک اندہا گونگا فرشتہ جو اوسکی تکلیف کو نہین دیکہتا نہ اوسکی فریاد سنتا ہے مقرر کیا جاتا ہی اوسکے پاس ایک گرز ہوتا ہی لوہے کا اگر پہاڑ پر وہ گرز مارا جاوے تو خاک ہو جاوے اوس گرز سے اوسکو ایک مار مارتا ہی جسکی آواز تمام مخلوق سنتی ہی سوا جن اور بشر کے وہ مٹی ہو جاتا ہی پہر اوس مین روح ڈالی جاتی ہی پہر مارتا ہی پہر مٹی ہو جاتا ہے اسیطرح قیامت تک عذاب رہتا ہی)

باب ذکر المیزان ترازو کا بیان جسمین اعمال تولے جاوینگے

عن عائشة انها ذکرت النار فبکت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما یبکیک قالت ذکرت النار فبکیت فهل تذکرون اهلیکم یوم القیمة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما فی ثلثة مواطن فلا یذکر احد احدا عند المیزان حتی یعلم ایخف میزانه او یثقل وعند الکتاب حین یقال هاؤم اقرؤا کتابیه حتی یعلم این یقع کتابه افی یمینه ام فی شماله ام من وراء ظهره وعند الصراط اذا وضع بین ظهری جهنم

ترجمہ حضرت عائشہ رضہ نے جہنم کو یاد کیا اور رونے لگین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم کیون روتی ہو انہون نے کہا مجہکو جہنم یاد آیا مین رونے لگی آپ اپنے گہر کے لوگون کو یاد کرینگے قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین مقامون مین کوئی کسیکو یاد نکریگا ایک تو ترازو کے پاس جبتک یہ معلوم نہو جاوے کہ اوسکی ترازو ہلکی اترتی یا بہاری دوسری جس وقت کہا جاویگا آؤ پڑہو اپنی کتاب جبتک یہ معلوم نہو جاوے کہ اوسکی کتاب کدہر سے ملیگی داہنے ہاتہہ سے یا بائین ہاتہہ سے یا پیٹ کے پیچہے سے تیسری پل صراط پر جب جہنم پر رکہا جاویگا (اور بال سے زیادہ باریک اور تلوار کی دہار سے زیادہ تیز ہوگا جبتک اوس سے پار نہو جاوین)

باب فی الدجال دجال کا بیان

عن ابی عبیدة بن الجراح قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول انه لم یکن نبی بعد نوح الا وقد انذر الدجال قومه وانی انذرکموه فوصفه لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال لعله سیدرکه من قد رآنی وسمع کلامی قالوا یا رسول اللہ کیف قلوبنا یومئذ امثلها الیوم قال او خیر

ترجمہ ابو عبیدہ بن الجراح سے روایت ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے کوئی نبی ایسا نہین گذرا بعد حضرت نوح علیہ السلام

کہ جس نے اپنی اُمت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو مین بھی تم کو ڈراتا ہون اوس سے پھر آپ نے اوسکا حال بیان کیا اور فرمایا دجال کو وہ شخص پاویگا جسنے مجھکو دیکھا ہے اور میری بات سنی ہے **ف** یعنی میرا ایک صحابی اوسکو دیکھ لیگا مراد تمیم داری ہین جو دجال کو دیکھکر آئے تھے اور آنحضرت سے اوسکا حال بیان کیا تہا یا حضرت خضر علیہ السلام ہین جو قیامت تک زندہ رہین گے اور دجال کو دیکھین گے بعضون نے کہا مطلب یہ ہے کہ دجال کو وہ شخص پاویگا جس نے مجھے دیکھا ہے یا میرا کلام سنا ہے تو واو آو کے معنے مین ہے جیسے ترمذی کی روایت مین او ہے یعنی دجال یا تو صحابہ کے عہد ہی مین نکل آویگا یا بعد نکلیگا مگر اوس زمانے تک مسلمان موجود رہین گے اور حدیث و قرآن باقی رہین گے لوگون نے کہا یا رسول اللہ اوس دن ہم لوگون کے دل کیسے ہون گے آیا ایسے ہی ہون گے جیسے آج ہین آپ نے فرمایا اس سے بھی بہتر (کیونکہ ایمان کا قائم رہنا باوجود فتنے اور فساد کے زیادہ مشکل ہے)

عن ابن عمر قال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في الناس فاثنى على الله بما هو اهله فذكر الدجال فقال اني لانذركموه وما من نبي الا وقد انذر قومه لقد انذره نوح قومه ولكني ساقول لكم فيه قولا لم يقله نبي لقومه تعلمون انه اعور وان الله ليس باعور **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگون مین کہڑے ہوئے اور اللہ جل جلالہ کی تعریف کی جیسے اوسکو لائق ہے پھر دجال کا بیان کیا اور فرمایا مین تم کو اوس سے ڈراتا ہون اور کوئی نبی ایسا نہین گزرا جس نے اپنی اُمت کو دجال سے نہ ڈرایا ہو یہان تک حضرت نوح نے بہی اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا لیکن مین تم سے ایسی بات کہہ دیتا ہون جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہین بتلائی جان رکہو کہ دجال کانا ہوگا اور تمہارا پروردگار کانا نہین ہے

باب فی قتل الخوارج خوارج کے قتل کا بیان

ف خوارج ایک فرقہ ہے بہتر گمراہ فرقون مین سے جسکا ظہور حضرت امیر المؤمنین علی کی خلافت مین ہوا یہ فرقہ برا کہتا تہا علی اور عائشہ و عثمان رضی اللہ عنہم کو اور کہتا تہا جو گناہ کبیرہ کرے وہ کافر ہے اور ظاہر مین نماز اور روزہ اور تمام عبادات کو اچھی طرح ادا کرتا تہا لیکن قرآن کے معنے غلط اور صحابہ جو معنے سمجھے ہین اوسکے خلاف سمجھتا تہا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے انکو قتل کیا اور مارا

عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من فارق الجماعة قيد شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه **ترجمہ** ابوذر رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص جماعت سے نکل گیا (یعنی مسلمانون کے اجماع اور اتفاق کے خلاف ہو گیا) بالشت بہر بہی تو اوسنے اسلام کی رسی کو اپنی گردن سے نکال ڈالا **ف** یعنی کافر ہو گیا یا کفر کے قریب ہو گیا دوسری روایت مین ہے کہ اللہ جل جلالہ کا ہاتھ جماعت پر ہے ایک روایت مین ہے کہ میری اُمت گمراہی پر اتفاق نہ کریگی یعنی سب کے سب گمراہ نہ ہونگی پس جو بات دین اسلام مین ایسی ہو جس پر تمام امت نے اجماع کیا اوسکی مخالفت کسیطرح درست نہین ہے

عن ابی ذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف انتم وائمة من بعدي يستاثرون بهذا الفيء قلت اما والذي بعثك بالحق اضع سيفي على عاتقي ثم اضرب به حتى القاك او الحقك قال اولا ادلك على خير من ذلك تصبر حتى تلقاني **ترجمہ** ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارا کیا حال ہوگا جب میرے بعد حاکم ہونگے جو مال غنیمت کو اپنا مال سمجھینگے لینے

مجاہدین کو موافق حکم شرع کے تقسیم کر دیجیے) مین نے کہا قسم اوس شخص کی جسنے آپکو سچا پیغمبر کے بہیجا مین اپنی تلوار اپنے
کاندہے پر رکہونگا پہر اوس سے مارونگا یہانتک کہ آپ سے آملون آپ نے فرمایا مین تجہے اس سے بہتر تدبیر نہ بتاؤن تو صبر کر یہانتک
کہ مجہسے ملے عن ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
ستكون عليكم ائمة تعرفون منهم وتنكرون فمن انكر بلسانه فقد برئ ومن كره بقلبه
فقد برئ ومن كره فقد سلم ولكن من رضي وتابع فقيل يا رسول الله افلا نقتلهم قال ابن داؤد
افلا نقاتلهم قال لا ما صلوا ترجمہ ام المؤمنین ام سلمہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمپر بعد
ایسے ایسے حاکم ہونگے جنکے کام اچہے بہی ہون گے اور برے بہی ہون گے پہر جو کوئی زبان سے برے کام پر انکار کرے اپنی زبان سے
وہ بری ہوگیا (مواخذہ سے) اور جو کوئی (زبان سے بوجہ نہ کہہ سکے لیکن دل سے برا جانے اوسکو بہی بری ہوگیا یا سالم رہا لیکن جس
شخص نے اوس کام کو پسند کیا اور اوسکی پیروی کی وہ تباہ ہوگیا (اوسکا دین برباد ہوا) لوگون نے کہا یا رسول اللہ
ہم انکو قتل نکر ڈالین آپنے فرمایا نہیں جبتک وہ نماز پڑہا کرین عن عرفجة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه
وسلم يقول ستكون في امتي هنات وهنات وهنات فمن اراد ان يفرق امر المسلمين وهم
جميع فاضربوه بالسيف كائنا من كان ترجمہ عرفجہؓ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا
آپ فرماتے تہے میری امت مین فساد ہونگے فساد ہونگے فساد ہونگے پہر جو شخص پہوٹ ڈالنا چاہے مسلمانون مین اور وہ
اتفاق کیے ہوئے ہون تو مارو اوسکو تلوار سے کوئی بہی ہو عن عبيدة ان عليا ذكر اهل النهروان فقال فيهم
رجل مودن اليد او مخدج اليد او مثدون اليد لولا ان تبطروا لنباتكم ما وعد الله الذين
يقتلونهم على لسان محمد صلى الله عليه وسلم قال قلت انت سمعت هذا منه قال اي ورب الكعبة ترجمہ
عبیدہ سے روایت ہے حضرت علیؓ نے نہروان (ایک مقام کا نام ہے جہان پر خوارج جمع ہوئے تہے) والونکا ذکر کیا تو فرمایا کہ اون لوگون
مین ایک شخص ہے چہوٹی ہاتہہ والا (یہ مودن الید یا مخدج الید کا ترجمہ ہے اور مثدون الید سے بہی یہی مقصود ہے اور بعض
نسخون مین مثدن الید ہے یعنی چہوٹی ہاتہہ والا گویا ہاتہہ اوسکے مشابہ ہے ثندۂ کے یعنے پستان کے کیونکہ ثند
کہتے ہین پستان کو قلب کے مثدن ہوگیا) اگر تم میری بات مانتے تو مین تم کو بتا دیتا وہ وعدہ جو اللہ جل جلالہ نے اون کے
قتل کرنیوالون کے لیے کیا ہے حضرت محمدؐ کی زبان پر (یعنی جو اجر اللہ ثواب اون لوگون کو قاتلین کو دیگا) عبیدہؓ کہا مین نے
علیؓ سے پوچہا کیا تم نے یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے انہون نے کہا ہان قسم ہے کعبہ کے رب کی عن ابي
سعيد الخدري قال بعث علي الى النبي صلى الله عليه وسلم بذهيبة في تربتها فقسمها بين اربعة بين الاقرع بن
حابس الحنظلي ثم المجاشعي وبين عيينة بن بدر الفزاري وبين زيد الخيل الطائي ثم احد بني
نبهان وبين علقمة بن علاثة العامري ثم احد بني كلاب قال فغضبت قريش والانصار وقالت

يعطي صناديد اهل نجد ويدعنا فقال انما اتالفهم قال فاقبل رجل غائر العينين مشرف الوجنتين ناتي الجبين كث اللحية محلوق قال اتق الله يا محمد فقال من يطع الله اذا عصيته ايامنني الله على اهل الارض ولا تامنوني قال فسال رجل قتله احسبه خالد بن الوليد قال فمنعه قال فلما ولى قال ان من ضئضئ هذا او في عقب هذا قوما يقرؤن لا يجاوز حناجرهم يمرقون من الاسلام مروق السهم من الرمية يقتلون اهل الاسلام ويدعون اهل الاوثان لئن انا ادركتهم لاقتلنهم قتل عاد

ترجمہ ابوسعید خدری سے روایت ہے حضرت علیؓ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس تہوڑا سا سونا بہیجا مٹی مین لگا ہوا یعنی جسطرح زمین سے نکلتا ہے مٹی کے اندر ویسی ہی مٹی سمیت بہیجدیا آپ نے اوس سونے کو بانٹ دیا اقرع بن حابس اور عیینہ بن بدر اور زید طائی اور علقمہ بن علاثہ کو تو قریش اور انصار کے لوگ غصے ہوئے اور کہنے لگے کہ آپ دیتے ہین نجد کے رئیسون کو اور ہمکو چہوڑ دیتے ہین آپ نے فرمایا مین اون کے دلونکو ملاتا ہون کیونکہ ابہی اون کے دلون مین ایمان کا نور اچہی طرح سمایا نہین ہے پس دنیا کا مال دیکر اون کے دلون کو مائل کرتا ہون تاکہ وہ اسلام سے راضی ہون اور تم تو سچے اور پکے مسلمان ہوگئے ہو اگر تم کو دنیا کا مال بہی نہ ملے جب بہی اسلام سے پہرنیوالے نہین ہو) اتنے مین ایک شخص آیا جسکی آنکہین اندر گہسی ہوئی تہین اور کلّے اوپر اوٹہے تہے اور پیشانی بلند تہی ڈاڑہی خوب گہنی ہوئی تہی سر منڈا ہوا تہا اور کہنے لگا خدا سے ڈر ای محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) آپ نے فرمایا جب مین اللہ کی نافرمانی کرون تو پہر اسکی اطاعت کون کریگا کیا اللہ جل جلالہ نے زمین والون پر مجھکو امانت دار سمجہا اور تم مجھے امانت دار نہین جانتے پہر ایک شخص نے مین سمجہتا ہون وہ خالد بن الولید سیف اللہ تہے اجازت چاہی آپ سے اوسکے قتل کے آپ نے منع کیا جب وہ شخص چلا گیا تو آپ نے فرمایا اسکی نسل سے کچھہ لوگ ایسے پیدا ہونگے کہ قرآن اونکے حلق کے نیچے نہ اتریگا (یعنے دل پر تاثیر نہ کریگا) وہ لوگ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے قتل کرینگے وہ لوگ مسلمانونکو اور چہوڑ دینگے بت پوجنے والون کو اگر مین اونکو پاؤن تو قوم عاد کیطرح اونکو قتل کرون (یعنے جڑ پیڑ سے اون کو مٹا دون) عن ابي سعيد الخدري وانس بن مالك عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال سيكون في امتي اختلاف وفرقة قوم يحسنون القيل ويسيئون الفعل يقرؤن القران لا يجاوز تراقيهم يمرقون من الدين مروق السهم من الرمية لا يرجعون حتى يرتد على فوقه هم شر الخلق والخليقة طوبى لمن قتلهم وقتلوه يدعون الى كتاب الله وليسوا منه في شيء من قاتلهم كان اولى بالله تعالى منهم قالوا يا رسول الله ما سيماهم قال التحليق ترجمہ ابوسعید خدری اور انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت مین پہوٹ اور مخالفت ہوگی کچہہ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو باتین اچہی کرینگے لیکن کام بری کرینگے قرآن کو پڑہینگے مگر وہ اون کی ہنسلی کے نیچے نہ اتریگا وہ لوگ دین سے باہر ہو جاوینگے جیسے تیر کمان سے باہر ہو جاتا ہے وہ کبہی دین کی طرف لوٹنے کے نہین پہرینگے جبتک تیر اولٹا سوفار پر نہ پہری (اور یہ پہرنا محال ہے بیلوگ بدتر ہین سب لوگون

گمراہی مین ایسے مضبوط ہو نگے کہ اسلام کیطرف اونکا پہرنا محال ہوگا) وہ لوگ بدترین سب آدمیون مین اور تمام مخلوقات مین خوشی ہو اوسکے لیے جو اونکو قتل کرے یا اون کے ہاتہ سے قتل کیا جاوے بلا دینگے وہ لوگ اللہ کی کتاب کیطرف ظاہر مین حالانکہ وہ اللہ کی کتاب سے کچہہ علاقہ نہین رکہتے ا جو شخص اون سے لڑے وہ میری امت مین اللہ سے زیادہ نزدیک ہوگا لوگون نے کہا یا رسول اللہ اونکی نشانی کیا ہے آپ نے فرمایا سر منڈانا (یعنے اون کے سر منڈے ہونگے) (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بال رکہنا سر منڈانے سے افضل ہے اگرچہ سر منڈانا بھی درست ہے) دوسری روایت مین ہے سیماهم التحليق والتسميد فاذا رأيتموهم فانيموهم یعنے نشانی اونکی سر منڈانا اور بال دور کرنا ہے جب تم اونکو دیکہو تو اونکو قتل کرو

عن سويد بن غفلة قال قال علي اذا حدثتكم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثا فلان اخر من السماء احب الي من ان اكذب عليه واذا حدثتكم فيما بيني وبينكم فانما الحرب خدعة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يأتي في اخر الزمان قوم حدثاء الاسنان سفهاء الاحلام يقولون من خير قول البرية يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لا يجاوز ايمانهم حناجرهم فاينما لقيتموهم فاقتلوهم فان قتلهم اجر لمن قتلهم يوم القيمة ترجمہ سوید بن غفلہ سے روایت ہے حضرت امیر المومنین علی نے فرمایا جب مین تم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی حدیث بیان کرون تو سمجہو کہ آسمان سے گرنا مجہکو اچہا معلوم ہوتا ہے آپ پر جہوٹ باندہنے سے اور جب مین تم سے کوئی بات آپسمین کرون تو لڑائی چالاکی اور فریب کا نام ہے مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تہے آخر زمانے مین کچہہ لوگ ایسے پیدا ہونگے جو کم عمر ہونگے اور کم عقل ایسی باتین کہینگے جو تمام مخلوق کی باتون سے بہتر ہونگی (یعنے ظاہر مین بہلی معلوم ہونگی یا کلام اللہ پڑہینگے لیکن سمجہہ کے نہ پڑہین گے) وہ اسلام سے نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اونکا ایمان گلے کے نیچے نہ اتریگا جہان تم سے وہ ملین اونکو قتل کرو کیونکہ اونکا قتل کرنا ثواب ہے قاتل کے لیے قیامت تک

عن زيد بن وهب الجهني انه كان في الجيش الذين كانوا مع علي عليه السلام الذين ساروا الى الخوارج فقال علي ايها الناس اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول يخرج قوم من امتي يقرؤن القرأن ليست قراءتكم الى قراءتهم شيئا ولا صلوتكم الى صلاتهم شيئا ولا صيامكم الى صيامهم شيئا يقرؤن القرأن يحسبون انه لهم وهو عليهم لا تجاوز صلاتهم تراقيهم يمرقون من الاسلام كما يمرق السهم من الرمية لو يعلم الجيش الذين يصيبونهم ما قضي لهم على لسان نبيهم صلى الله عليه وسلم لاتكلوا عن العمل واية ذلك ان فيهم رجلا له عضد وليست له ذراع على عضده مثل حلمة الثدي عليه شعرات بيض فتذهبون الى معاوية واهل الشام وتتركون هؤلاء يخلفونكم الى ذراريكم واموالكم والله اني لارجو ان يكونوا هؤلاء القوم فانهم قد سفكوا الدم الحرام واغاروا في سرح الناس فسيروا على اسم الله قال سلمة بن كهيل فنزلني زيد بن وهب منزلا حتى مررنا على قنطرة قال فلما التقينا وعلى الخوارج عبد الله بن وهب الراسبي

فقال لهم القوا الرماح وسلوا السيوف من جفونها فاني اخاف ان يناشدوكم كما ناشدوكم
يوم حروراء قال فوحشوا برماحهم واستلوا السيوف وشجرهم الناس برماحهم قال وقتلوا بعضهم على
بعض قال وما اصيب من الناس يومئذ الا رجلان فقال علي عليه السلام التمسوا فيهم المخدج فلم يجدوا قال فقام
علي بنفسه حتى اتى ناسا قد قتل بعضهم على بعض فقال اخرجوهم فوجدوه مما يلي الارض فكبر ثم
قال صدق الله وبلغ رسوله فقام اليه عبيدة السلماني فقال يا امير المؤمنين الله الذي لا اله الا هو
لقد سمعت هذا من رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اي والله الذي لا اله الا هو حتى استحلفه ثلثا وهو

يحلف **ترجمہ** زید بن وہب جہنی سے روایت ہے وہ اوس لشکر مین تھے جو حضرت علی کے ساتھ گیا تھا خارجیون سے لڑنے کے لیے حضرت علی نے کہا اے لوگو مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے میری امت مین ایسے لوگ نکلینگے جو قرآن کو پڑھینگے اور تمہارا پڑھنا اون کے سامنے کچھہ نہ ہوگا نہ تمہاری نماز اون کی نماز کے سامنے کچھہ ہوگی نہ تمہارا روزہ اونکے روزے کے سامنے کچھہ ہوگا پڑھینگے وہ لوگ قرآن کو ثواب سمجھ کر حالانکہ وہ عذاب ہوگا اون پر (اسوجہ سے کہ اوس کے صحیح معنی نہ مانینگے اور غلط مطلب نکالینگے) اون کی نماز حلق کے نیچے نہ اوترے گی (یعنی اوسکی تاثیر دل تک نہ پہونچے گی فقط زبان سے نماز پڑھ لینگے) وہ لوگ اسلام سے اسطرح نکل جاوینگے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے اور اگر اوس لشکر کے لوگ جو اون کو قتل کرینگے اون فضیلتون کو سنین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اون کے لیے بیان کی ہین تو اور نیک عمل چھوڑ دین (اس خیال سے کہ یہہ عمل نجات کے لیے کافی ہے بعض نسخون مین لاتکلوا علی العمل ہے یعنی بس تکیہ کر لین اسی عمل پر اور خوف چھوڑ دین) اوس فرقے کی نشانی یہہ ہے کہ اون مین ایک ایسا شخص ہوگا جسکا بازو ہوگا لیکن ہاتھہ نہ ہوگا اوسکے بازو پر ایک بھٹنی سی ہوگی اوس پر سفید بال ہونگے کیا تم جاتے ہو معاویہ اور اہل شام سے لڑنے کے لیے اور چھوڑے دیتے ہو ان لوگون کو اپنے اولاد اور اسباب پر (یعنی پہلے ان سے لڑنا ضرور ہے جو تمہارے پاس موجود ہین اگر ان کو یہان چھوڑ کر تم دوسرے دشمن سے لڑنے جاوگے تو یہہ تمہارے مال اور اولاد کو تباہ کرینگے) قسم خدا کی مین امید رکھتا ہون کہ جن لوگون کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا وہی لوگ ہین کیونکہ انہون نے بہایا اوس خون کو جو حرام تھا اور لوٹ لیا لوگون کی چراگاہ کو بس چلو اللہ کا نام لیکر سلمہ بن کہیل نے کہا زید بن وہب نے مجھے ایک ایک مقام بتایا (اونہی مقامون مین سے جہان وہ لڑنے گئے تھے خارجیون سے) یہانتک کہ گذرے ہم ایک پل پر جب دونون طرف کے لوگ ملے تو سردار خارجیون کا عبداللہ بن وہب تھا راسبی اوس نے اپنے لوگون سے کہا تم نیزے پہینک دو اور تلوارین کہینچ لو میان سے ایسا نہو کہ وہ تم کو قسم دین جیسے قسم دی تھی حروراء مین (حروراء ایک مقام ہے جہان پہلے خوارج جمع ہوئے تھے اور حضرت علی نے عبداللہ بن عباس کو اون کے سمجہانے کے لیے بہیجا تھا کچھہ لوگون نے اونکا کہنا مان لیا اور کتنون نے نہ مانا وہ نہروان کو چلے گئے اور وہان جاکر جمع ہوئے) راوی نے کہا کہ ان لوگون نے اپنے نیزے اونکو پہینک دیا اور تلوارین کہینچ لین مسلمانون نے اونکو رد کا اپنے نیزون سے پھر مارے گئے ایک پر ایک

(حضرت علی کیطرف اوس روز کوئی نہین مارا گیا سوا دو آدمیون کے حضرت علی نے لوگون سے کہا تلاش کرو ان لوگون مین
مخدج کو (یعنی اوس لنجے کو جسکے ہاتہہ چہوٹے چہوٹے تہے) اونہون نے تلاش کیا لیکن اوسکو نہ پایا پہر حضرت علی رض خود کہڑے
ہوئے اور ان لاشون پاس آئے جو تلے اوپر پڑی تہین اور کہا انکو الگ کرو دیکہا تو وہ زمین پر پڑا تہا سب کے نیچے
انہون نے اللہ اکبر کہا اور کہا سچ ہے اللہ اور پہونچا دیا اوسکے رسول ص نے (جو اللہ نے فرمایا تہا) پہر ایک شخص کہڑا ہوا
جسکا نام عبیدہ سلمانی تہا اور اوس نے کہا قسم ہے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی عبادت کے لائق نہین ہے کیا تم نے
سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت علی نے کہا ہان قسم ہے اوس اللہ کی جسکے سوا کوئی لائق نہین ہے عبادت کے
یہانتک کہ اوس نے تین بار حضرت علی کو قسم دی اور اونہون نے تین بار قسم کہائی دوسری روایت مین یون ہے قال علی
اطلبوا المخدج فذكر الحديث فاستخرجوه من تحت القتلى في طين قال ابو الوضيء فكاني انظر
اليه حبشي عليه قريطق له احدى يديه مثل ثدي المرأة عليها شعيرات مثل شعيرات التي تكون
على ذنب اليربوع **ترجمہ** حضرت علی نے کہا مخدج کو ڈہونڈہو پہر بیان کیا حدیث کو تو لوگون نے نکالا اوسکو مردون کے نیچے سے
مین سے ابو الوضئ نے کہا گویا مین اوس کی طرف دیکہہ رہا ہون وہ ایک حبشی تہا کرتہ پہنے ہوئے اوسکا ایک ہاتہہ عورت کے
پستان کی مانند تہا اوس پر ایسے بال تہے جیسے جنگلی چوہے کے دم پر ہوتے ہین **عن** نعيم بن حكيم عن ابي مريم
قال ان كان ذلك المخدج لمعنا يومئذ في المسجد نجالسه بالليل والنهار وكان فقيرا ورايته مع
المساكين يشهد طعام علي عليه السلام مع الناس وقد كسوته برنسا لي قال ابو مريم وكان المخدج يسمى نافعا
ذا الثدية وكان في يده مثل ثدي المرأة على راسه حلمة مثل حلمة الثدي عليه شعيرات مثل سبالة السنور
ترجمہ ابو مریم سے روایت ہے یہہ مخدج ہمارے ساتہہ تہا اوس دن مسجد مین رات دن مسجد ہی مین بیٹہا رہتا فقیر تہا اور مین
نے اوسکو دیکہا فقیرون کے ساتہہ آتا تہا جب حضرت علی لوگون کے ساتہہ کہانا کہاتے تہے مین نے اوسکو ایک کپڑا اوڑہنے پہننے
کو دیا اوسکو نافع ذو الثدیہ یعنی چہاتی والا کہتے تہے کیونکہ اوس کے ہاتہہ مین چہاتی تہی جیسے عورت کی چہاتی ہوتی ہے اور اوس
پر ٹونٹی بہی تہی جیسے چہاتی پر ہوتی ہے اوس ٹونٹی پر بال تہے بلے کی مونچہہ کیطرح **باب** في قتال اللصوص چورون سے
مقابلہ کرنے کا بیان **عن** عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اريد ماله بغير حق
فقاتل فقتل فهو شهيد **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص
کے مال لینے کا ارادہ کیا جاوے ناحق اور وہ لڑے (اپنا مال بچانے کے لیے) یہانتک کہ مارا جاوے تو وہ شہید ہے **عن**
سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون
اهله او دمه او دون دينه فهو شهيد **ترجمہ** سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص قتل کیا جاوے اپنا مال بچانے مین یا اپنے بال بچون کے بچانے مین یا اپنی جان بچانے مین یا اپنا دین بچانے مین تو وہ

شہید ہی اس لیے کہ وہ ظالم کے ظلم کو دفع کرتا ہے پس اگر مارا گیا تو مظلوم مارا گیا اور وہی شہید ہے مگر اس شہید کا درجہ
اُس اصلی شہید سے کم ہے جو جہاد مین خدا کے لیے مارا جاوے **عن** معاویۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اشفعوا توجروا فانی لاُرید الامر فاؤخرہ کیما تشفعوا فتوجروا فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال اشفعوا توجروا **ترجمہ** معاویہ نے کہا رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا تم سفارش کیا کرو تم کو ثواب ہوگا
اور مین حکم کرنے مین دیر کرتا ہون اس لیے کہ تم سفارش کرو اور تم کو ثواب ہو کیونکہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا
سفارش کرو تم کو ثواب ہوگا **ف** یہ حدیث اکثر نسخون مین اس مقام پر نہین ہے اور نسخہ مطبوعہ دہلی مین یہ حدیث اور حجاج
کی حدیث ان مثل عثمان عند اللہ جو اونتیسوین باب ہے خلافت کے بیان مین گزر چکی اس مقام پر مذکور ہے **کتاب**
الادب ادب کا بیان یعنی اوس تاؤ کا جو دنیا مین لوگون سے کرنا چاہیے **باب** فی الحلم والخلق
النبی صلی اللہ علیہ وسلم بردباری کا بیان اور رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے اخلاق کا ذکر **عن** انس کان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من احسن الناس خلقا فارسلنی یوما لحاجۃ فقلت واللہ لا اذھب وفی نفسی ان
اذھب لما امرنی بہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال فخرجت حتی مر علی صبیان وھم یلعبون فی السوق
فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قابض بقفائے من ورائے فنظرت الیہ وھو یضحک فقال
یا انیس اذھب حیث امرتک قلت نعم انا اذھب یارسول اللہ قال انس واللہ لقد خدمتہ سبع
سنین وتسع سنین ما علمت قال لشئ صنعت لم فعلت کذا وکذا او لا لشئ ترکت ھلا فعلت
کذا وکذا **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سب لوگون مین بہتر تھے خلق مین ایک روز آپ نے مجھے
کسی کام کے لیے بھیجا مین نے زبان سے کہا قسم خدا کی مین نہین جاؤنگا اور دل مین یہی تہا کہ جاؤنگا۔ اس لیے کہ رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم کا حکم ہے پھر مین نکلا تو لڑکون کو بازار مین کھیلتا ہوا پایا (مین بھی وہان کھڑا ہو رہا) رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے پیچھے سے آکر میری گردن پکڑی مین نے آپ کی طرف دیکھا تو آپ ہنس رہے تہے آپ نے فرمایا
اے انیس (یہ انس کی تصغیر ہے) جا جہان مین نے کہا ہے مین نے کہا ہان جاتا ہون یا رسول اسد
انس نے کہا قسم خدا کی مین نے آنحضرت صلی اسد علیہ وسلم کی خدمت کی سات برس یا نو برس تک لیکن مجھے معلوم نہین کہ
مین نے کوئی کام کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو کہ تو نے یہ کیون کیا یا مین نے کوئی کام نہ کیا ہو اور آپ نے فرمایا ہو تو نے یہ
کیون نہین کیا **عن** انس قال خدمت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشر سنین بالمدینۃ وانا غلام لیس کل
امری کما یشتہی صاحبی ان یکون علیہ ما قال لی فیہا اف قط وما قال لی لم فعلت ھذا والا فعلت ھذا
ترجمہ انس سے روایت ہے مین نے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کی خدمت کی دس برس تک اور مین لڑکا تہا اور ہر کام میرا آپ کی مرضی کے
موافق نہ تہا مگر آپ نے کبھی مجھ سے اف نہ کہا (اف ایک کلمہ ہے جھڑکی کا) اور نہ کبھی یہ کہا تو نے اس کام کو کیون کیا یا کیون نہ کیا **عن**

ابی هریرة کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجلس معنا فی المسجد یحدثنا فاذا قام قمنا قیاما حتی نراه قد دخل بعض بیوت
ازواجه فحدثنا یوما فقمنا حتی قام فنظرنا الی اعرابی قد ادرکه فجبذه بردائه فحمر رقبته قال ابو هریرة وکان ردا خشنا
فالتفت فقال له الاعرابی احمل لی علی بعیری هذین فانک لا تحمل لی من مالک ولا من مال ابیک فقال النبی صلی الله علیه وسلم
لا واستغفر الله لا واستغفر الله لا واستغفر الله لا احملک حتی تقیدنی من جبذتک التی جبذتنی فکل ذلک یقول له الاعرابی
والله لا اقیدکها فذکر الحدیث قال ثم دعا رجلا فقال له احمل له علی بعیریه هذین علی بعیر شعیرا وعلی الآخر تمرا ثم التفت
الینا فقال انصرفوا علی برکة الله ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ بیٹھتے تھے مسجد میں باتیں کرتے ہمسے پھر جب آپ کھڑے
ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہوتے یہاں تک کہ آپ کو دیکھتے اپنی کسی بی بی کے گھر جاتے ہوئے ایک روز آپ نے ہم سے باتیں کیں پھر جب آپ کھڑے ہوئے تو ہم بھی کھڑے
ہوئے ایک اعرابی کو دیکھا اوسنے آپکو پکڑ کر چادر ڈالکر کھینچا یہاں تک کہ آپ کی گردن لال ہوگئی ابوہریرہ نے کہا وہ چادر کھردری تھی آپ نے اوسکی طرف
دیکھا اوس اعرابی نے کہا میرے ان دونوں اونٹونکو لاد دیجیے غلہ سے کیونکہ آپ اپنا مال مجھے نہیں دیتے ہیں نہ اپنے باپ کا (یہ اوس اعرابی نے گستاخی کا کہا گنوار
میں تہذیب نہیں ہوتی) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں میں اپنا مال نہیں دیتا اور استغفار کرتا ہوں اللہ سے یہ آپ نے تین بار فرمایا بعد اسکے فرمایا میں
تیرے اونٹونکو لدوا دونگا جبتک تو مجھے بدلہ نہ دیگا اس کھینچنے کا جو تو نے کھینچا مجھکو اعرابی کہتا تھا ہر بار قسم خدا کی میں آپکو بدلہ نہ دونگا اسواسطے کہ وہ جانتا
تھا کہ رسول اللہ بدلہ نہ لینگے پھر آپ نے ایک شخص کو بلایا اور اوس سے کہا اسکے دونوں اونٹوں کو لاد دو ایک پر جو اور دوسرے پر کھجور پھر ہم لوگوں کی طرف دیکھا اور فرمایا
جاؤ اللہ کی برکت پر ہم سب گھر کو

باب فی الوقار اور تاسی روی کی فضیلت **عن** عبد الله بن عباس ان نبی الله صلی الله علیه وسلم قال ان
الهدی الصالح والسمت الصالح والاقتصاد جزء من خمسة وعشرین جزءا من النبوة ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
نیک چلنی اور خوش خصلتی اور میانہ روی نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے **ف** میانہ روی یہ ہے کہ ہر کام میں توسط کا طریقہ اختیار
کرے نہ اسراف اور فضول خرچی کرے نہ بخیلی و کنجوسی جلدی اور اضطراب کرے نہ سستی و کاہلی ہر کام میں اعتدال اختیار کرے یہی بڑی اچھی عادت

باب کا من کظم غیظا غصہ پی جانے کی فضیلت **عن** معاذ ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال من کظم غیظا وهو قادر علی ان ینفذه
دعاه الله تعالی یوم القیمة علی رؤس الخلائق حتی یخیره من ای الحور شاء ترجمہ معاذ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غصے کو روکے
حالانکہ وہ اسکو جاری کر سکتا ہو یعنی اپنا غصہ پورا کرسکتا ہو تو قیامت کے دن اللہ اوسکو بلاویگا سب لوگوں کے سامنے اور فرماویگا جس حور کو چاہے پسند کرلے دوسری روایت میں ہے کہ
اللہ تعالی اوسکو امن و ایمان سے بھر دیگا اور پھر اللہ تعالی اوسکو امن و ایمان سے بھر دیگا اور اسکا حال نہیں بیان کیا اتنا زیادہ ہے ومن ترک لبس ثوب جمال وهو یقدر علیه قال بشر
قال تواضعا کساه الله حلة الکرامة ومن زوج لله توجه الله تاج الملک ترجمہ اور جو شخص عمدہ کپڑا پہننا چھوڑ دیگا حالانکہ وہ طاقت رکھتا ہے
عاجزی کی راہ سے تو اللہ اسکو قیامت کے دن عزت کا جوڑا پہناویگا اور جو شخص نکاح کر دیگا کسی مفلس محتاج کا اللہ کے لیے تو قیامت کے روز اللہ اسکو تاج
کا پہنا دیگا **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما تعدون الصرعة فیکم قالوا الذی لا یصرعه الرجال قال لا ولکنه الذی
یملک نفسه عند الغضب ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پہلوان کشتی زن کسکو کہتے ہو لوگوں نے کہا وہ شخص جسکو لوگ پچھاڑ نہ سکیں
آپ نے فرمایا نہیں پہلوان وہ ہے جو اپنے نفس پر قابو رکھے غصے کے وقت **عن** معاذ بن جبل قال استب رجلان عند النبی صلی الله

احدہما غضبا اشد حتی خیل الیہ ان انفہ یتمزع من شدۃ غضبہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعلم کلمۃ لو قالہا لذہب عنہ ما یجد من الغضب فقال ما ہی یا رسول
قال یقول اللہم انی اعوذ بک من الشیطان الرجیم قال فجعل معاذ یامرہ فابی ومحک وجعل یزداد غضبا ترجمہ معاذ بن جبل سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے گالی گلوج کی رسول
صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ایک کو بہت سخت غصہ آیا یہاں تک کہ مین سمجھا اسکی ناک غصے کی بہت سے جاتی رہیگی رسول اللہ صلعم نے فرمایا مین ایک بات جانتا ہوں اگر یہ اسکو کہے
تو اسکا غصہ جاتا رہے وہ یہ ہے اللہم انی اعوذ بک من الشیطان الرجیم پھر معاذ اوس شخص کو حکم کرنے لگے کہ یہ کہہ اوس نے انکار کیا اور زیادہ غصہ کرنے لگا
... عن سلیمان بن صرد قال استب رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل احدہما تحمر عیناہ وتنتفخ اوداجہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی
لاعرف کلمۃ لو قالہا ہذا لذہب عنہ الذی یجد اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم فقال الرجل ہل تری بی من جنون ترجمہ سلیمان بن صرد سے روایت ہے دو شخصوں نے
گالی گلوچ کی رسول اللہ صلعم کے سامنے ایک شخص کی آنکھیں سرخ ہونے لگیں اور گلے کی رگیں پھول گئیں ... رسول اللہ صلعم نے فرمایا مین ایک بات جانتا ہوں اگر
اسکو یہ کہے تو اسکا غصہ جاتا رہے اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم یہ سنکر وہ شخص بولا کیا آپ مجھکو دیوانہ سمجھتے ہو عن ابی ذر قال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لنا
اذا غضب احدکم وہو قائم فلیجلس فان ذہب عنہ الغضب والا فلیضطجع ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا جب کوئی تم میں غصے کرے کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ جاتا
رہے خیر ورنہ لیٹ جائے عن ابی وائل القاص قال دخلنا علی عروۃ بن محمد السعدی فکلمہ رجل فاغضبہ فقام فتوضأ فقال حدثنی ابی عن جدی عطیۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الغضب من الشیطان وان الشیطان خلق من النار وانما تطفأ النار بالماء فاذا غضب احدکم فلیتوضأ ترجمہ ابو وائل قاص سے
روایت ہے ہم عروہ بن محمد سعدی کے پاس گئے اور ایک شخص نے انسے باتین کین اونکو غصہ دلایا وہ اوٹھے اور وضو کیا اور کہا مین نے اپنے باپ سے سنا اونہوں نے میرے دادا عطیہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہوتا ہے اور شیطان آگ سے بنا ہے اور آگ پانی سے بجھائی جاتی ہے تو جب تم مین سے کسی کو غصہ آوے تو وضو کرے باب فی العفو عفو کرنے کا بیان
عن عائشۃ انہا قالت ما خیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی امرین الا اختار ایسرہما ما لم یکن اثما فان کان اثما کان ابعد الناس منہ وما انتقم رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم لنفسہ الا ان تنتہک حرمۃ اللہ تعالی فینتقم للہ بہا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم کو جب دو کاموں مین اختیار دیا گیا تو آپنے اوس کو اختیار کیا
جو آسان ہو بشرطیکہ گناہ نہ ہو اور جو گناہ ہو تو سب سے زیادہ اوس سے دور رہتے اور کبھی آپ اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا مگر جب اللہ کی حرمت توڑی جاتی
تو آپ اللہ کیلئے بدلہ لیتے ... عن عائشۃ قالت ما ضرب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خادما ولا امراۃ
قط ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے کبھی کسی خادم کو یا عورت کو نہیں مارا عن عبد اللہ بن الزبیر فی قولہ خذ العفو قال امر نبی اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان یاخذ العفو من اخلاق الناس ترجمہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے اس آیت کی تفسیر میں خذ العفو وامر بالمعروف ... اللہ نے رسول اللہ صلعم کو حکم دیا عفو
درگذر کرنے کا لوگوں کے اخلاق میں سے باب فی حسن العشرۃ حسن معاشرت کا بیان عن عائشۃ قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا
بلغہ عن الرجل الشیء لم یقل ما بال فلان یقول ولکن یقول ما بال اقوام یقولون کذا وکذا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی شخص کی
بری بات کی خبر پہنچتی تو نہ فرماتے کہ فلانے کو کیا ہوا جو ایسا کہتا ہے بلکہ یوں فرماتے کیا حال ہے بعض لوگوں کا ایسا کہتے ہیں عن انس ان رجلا دخل علی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم وعلیہ اثر صفرۃ وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلما یواجہ رجلا فی وجہہ بشیء یکرہہ فلما خرج قال لو امرتم ہذا ان یغسل ذا عنہ ترجمہ
حضرت انس سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلعم کے پاس آیا اوسپر زردی کا نشان تھا اور آپ کی عادت تھی کسی کے منہ پر ایسی بات نہ کہتے جو اوسکو ناگوار ہو جب وہ چلا گیا تو آپنے لوگوں
سے فرمایا تم کہو اوس سے کہ وہ یہ نشان دہو ڈالے ... حضرت علی کی ...

سے دیکھا کرتا یعنی علم نجوم سیکھتا تھا کیا بارش ہوگی گواہی دی ابن طاہ پاس جاکر دیکھنے کی تو انہوں نے اوسکی گواہی قبول کی عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم

المؤمن غر کریم والفاجر خب لئیم ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مومن بھولا ہوتا ہے سخی یعنی اکثر فریب کھا جاتا ہے اپنی بھلمنسی سے نہ بسبب بے ایمانی کے نہیں ہوتے ہیں اور منافق

فریب دینے والا بخیل ہوتا ہے ف حافظ سراج الدین قزوینی نے اس حدیث کو موضوع کہا ہے لیکن ابن حجر نے اوسکو رد کیا ہے اور کہا ہے کہ حجاج بن فرافصہ اور بشر بن رافع اگرچہ ضعیف ہیں لیکن

حدیث موضوع نہیں ہو سکتی کیونکہ روایت کیا اوسکو حاکم نے بیہقی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح درجہ سے کم نہیں ہو سکتی کیونکہ حجاج کی توثیق کی ہے ابن حبان نے اور ابو حاتم نے اور ابن معین نے

اور بشر کی توثیق کی ہے کہا لا باس به ابن معین نے عن عائشة قالت استأذن رجل علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال بئس ابن العشیرة او بئس رجل العشیرة ثم قال ائذنوا له فلما دخل

الان له القول فقالت عائشة یا رسول الله النت له القول وقد قلت له ما قلت قال ان شر الناس عند الله منزلة یوم القیمة من ودعه او ترکه الناس لاتقاء

فحشه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلعم سے اندر آنے کی آپ نے فرمایا برا ہے کنبے کا پھر فرمایا اوسکو اندر آنے دو جب آیا تو آپ نے اوس سے نرمی سے

باتیں کیں حضرت عائشہ نے کہا یا رسول اللہ آپ نے اوس سے باتیں کیں نرمی سے اور پہلے آپ نے یہ کہا تھا اسکو آپ نے فرمایا بیشک وہ برا ہے تو بری کے ساتھ بری طرح پیش آتا تھا آپ نے

فرمایا سب میں برا شخص اللہ کے نزدیک قیامت میں ہوگا جسکو لوگ چھوڑ دیں اوسکی سخت بات کے ڈر سے۔ دوسری روایت میں ہے آپ نے فرمایا اے عائشہ ان من شر

الناس الذین یکرمون اتقاء السنتهم ترجمہ بیشک برے لوگ وہ ہیں جنکی زبان کے خوف سے تعظیم کیجاوے یعنی لوگ انکی تعظیم و تکریم کریں اس خیال سے کہ برا بھلا کہیں عن

انس قال ما رأیت رجلا التقم اذن النبی صلی الله علیه وسلم فینحی راسه حتی یکون الرجل هو الذی ینحی راسه وما رأیت رجلا اخذ بیده فترک

یده حتی یکون الرجل هو الذی یدع یده ترجمہ انس سے روایت ہے میں نے نہیں دیکھا کسی شخص نے رسول اللہ صلعم کے کان میں منہ رکھا ہو کوئی بات چپکے سے کہنے کو لیکے

پھر آپ نے سر ہٹا لیا ہو اوسکے ہٹانے سے پہلے اور میں نے کسی شخص کو نہیں دیکھا کہ اوس نے رسول اللہ صلعم کا ہاتھ پکڑا ہو پھر آپ نے اوس سے ہاتھ چھڑا لیا ہو اوسکے چھوڑنے سے

پہلے عن عائشة ان رجلا استأذن علی النبی صلی الله علیه وسلم فقال النبی صلی الله علیه وسلم بئس اخو العشیرة فلما دخل انبسط الیه رسول الله صلی الله علیه وسلم

وکلمه فلما خرج قلت یا رسول الله لما استأذن قلت بئس اخو العشیرة فلما دخل انبسطت الیه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم یا عائشة ان

الله لا یحب الفاحش المتفحش ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے ایک شخص نے اجازت مانگی رسول اللہ صلعم سے آنیکی آپ نے فرمایا برا ہے کنبے میں جب اندر آیا تو آپ کھلکر اوس سے

ملے اور باتیں کیں جب چلا گیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ جب اوس نے اجازت چاہی تھی تو آپ نے فرمایا تھا برا ہے کنبے کا پھر جب وہ اندر آیا تو آپ اوس سے کھلکر

ملے رسول اللہ صلعم نے فرمایا اے عائشہ اللہ نہیں چاہتا ہے سخت گو بکواد کو جو لوگوں کو برا بھلا کہے اور بیفائدہ بات بولے دانائی اور حکمت عملی یہی ہے کہ حسن خلق

سے دشمنوں کو بھی رام کر لے باب فی الحیاء شرم کا بیان عن ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم مر علی رجل من الانصار وهو یعظ اخاه فی الحیاء

فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعه فان الحیاء من الایمان ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلعم ایک شخص انصاری پر گزرے جو اپنے بھائی کو

نصیحت کرتا تھا شرم کرنے کی یعنی یہ سمجھاتا تھا کہ بہت شرم مت کر آپ نے فرمایا چھوڑ دے اوسکو شرم تو ایمان میں داخل ہے عن قتادة

قال کنا مع عمران بن حصین وثم بشیر بن کعب فحدث عمران بن حصین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحیاء خیر کله او قال الحیاء کله

فقال بشیر بن کعب انا نجد فی بعض الکتب ان منه سکینة ووقارا ومنه ضعفا فاعاد عمران الحدیث واعاد بشیر الکلام قال فغضب عمران حتی احمرتا عیناه

وقال الا ارانی احدثک عن رسول الله صلی الله علیه وسلم وتحدث عن کتبک قال قلنا یا ابا نجید انه لا باس به ترجمہ قتادہ سے روایت ہے ہم عمران بن حصین

کے ساتھ تھے اور بشیر بن کعب بھی وہیں تھے عمران نے حدیث بیان کی رسول اللہ نے فرمایا شرم سب بہتر ہے یا شرم سب کی سب بہتر ہے بشیر نے کہا ہم کتابوں میں پاتے ہیں کہ شرم میں اطمینان اور وقار ہے

ناتوانی ہوتی ہے (جیسے کوئی علم حاصل کرنے مین شرم کرے یا حلال کام مین شرماوے مگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مراد وہی شرم
ہے جو خلاف شرع کام کرنے مین ہو اور وہ سراسر بہتر ہے) عمران نے یہہ ہی حدیث بیان کی بشیر نے یہہ ہی کہا تب تو عمران غصے ہوے
یہانتک کہ اونکی آنکھین لال ہوگئین اور کہنے لگے مین تو تجھ سے رسول اللہ صلعم کی حدیث بیان کرتا ہون اور تو اوس کے
مقابلے مین اپنی کتابون سے بیان کرتا ہے ہم لوگون نے عمران سے کہا اے ابو نجید (کنیت ہے عمران کی) بس چپ ہو بس جید ہو
ف صحابہ کرام اور تمام سلف صالحین کا قاعدہ تہا کہ جب کوئی خدا اور رسول کے کلام کے مقابلے مین کسی اور کی کلام سے سند
لاتا تو غصہ ہوتے اور اوسکو سزا دیتے اگرچہ یہان بشیر کا کلام رسول خدا صلعم کے خلاف نہین ہے اسلیے کہ آپکی مراد شرم سے وہی
شرم ہے جو ناجائز کام سے روکے اور وہ سراسر بہتر ہے مگر چونکہ ظاہر مین ایک ذرا سے مخالفت معلوم ہوتی ہے کہ آنحضرت نے سراسر
شرم کو بہتر کہا اور بشیر نے بعض کو بہتر کہا اور بعض کو نہ کہا اسلیے عمران اون پر خفا ہوئے **عن** ابی مسعود قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان مما ادرك الناس من كلام النبوة الاولى اذا لم تستحي فافعل ما شئت **ترجمہ**
ابو مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اگلے پیغمبرونکا لوگون کو یاد رہ گیا ہے اوس مین یہہ بہی ہے
جب تجھکو شرم نہو تو جو چاہے کر **باب** فی حسن الخلق خوش خلقی کے بیان مین **عن** عائشة قالت سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان المؤمن لیدرك بحسن خلقه درجة الصائم القائم **ترجمہ** حضرت عائشہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مومن اپنی خوش خلقی سے درجہ حاصل کرلیتا ہے اوس شخص کا جو سارے دن روزہ رکہے اور رات
بہر عبادت کرے **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من شیء اثقل فی المیزان من حسن الخلق
ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ترازوے حشر کے روز کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ بہاری
نہوگی (یعنے سب نیکیون سے اسکا پلہ زیادہ ہوگا) **عن** ابی امامة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا زعیم
ببیت فی ربض الجنة لمن ترك المراء وان كان محقا وببيت فی وسط الجنة لمن ترك الكذب وان كان مازحا
وببيت فی اعلى الجنة لمن حسن خلقه **ترجمہ** ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلعم نے فرمایا مین ضامن ہون جنت کے
کنارے ایک گہر کا اوس شخص کے لیے جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ حق پر ہو اور ایک گہر کا بیچ جنت مین اوسکے لیے جو جھوٹ کو چھوڑ دے اگرچہ
ہنسی اور مذاق سے ہو اور ایک گہر کا بلندی مین جنت کے اوس شخص کے لیے جو خوش خلقی کرے **عن** حارثة بن وهب
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یدخل الجنة الجواظ ولا الجعظری **ترجمہ** حارثہ بن وہب سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین نہ جاویگا فریبی یا مال جوڑنے والا اور دوسری خرچ نہ کرنے والا یا موٹا غلیظ یا بیہودہ
چلانے والا یا بدخلق تند سرکش (یہہ سب جواظ کے معنی ہین) اور مغرور سخت گو یا موٹا بہدیلا یا بہت کہانیوالا (یہہ جب ہے کہ حرام کے
مال سے موٹا ہوا ہو) **باب** فی کراهیة الرفعة فی الامور دنیا کی برائی **عن** انس قال کانت العضباء
تسبق فجاء اعرابی علی قعود له فسابقها فسبقها الاعرابی فكان ذلك شق على اصحاب رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم فقال حق علی اللہ ان لا یرفع شئی الا وضعہ ترجمہ انس سے روایت ہی عضباء آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی اونٹنی کا نام تہا شرط مین کبہی پیچہے نہین ہٹتی تہے (یعنی کسی اونٹ سے دوڑنے مین ہارتی نہ تہی) ایکبار ایک اعرابی آیا
اپنے بچہیرے پر سوار ہوکر (یعنی کم سن اونٹ پر) اور اوس نے دوڑانے کی شرط کی عضباء سے پھر وہ آگے نکل گیا عضباء سے تو یہ امر
شاق گذرا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب پر آپ نے فرمایا اللہ کو ضرور ہی کہ جو چیز بڑہ جاوے اوسکو گہٹا دیوے دوسری
روایت مین ہی ان حقا علی اللہ تعالی ان لا یرفع شئی من الدنیا الا وضعہ یعنی اللہ پر حق ہی کہ جب کوئی چیز دنیا کی بہت
بڑہ جاوے تو اوسکو گہٹا دیوے (تاکہ اوسکی خدائی معلوم ہو)

باب فی کراھیۃ التمادح خوشامد کی برائی

عن ہمام قال جاء رجل فاثنی علی عثمان فی وجھہ فاخذ المقداد بن الاسود ترابا فحثا فی وجھہ وقال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا لقیتم المداحین فاحثوا فی وجوھھم التراب ترجمہ ہمام سے روایت ہی ایکشخص
حضرت عثمان پاس آیا اور اونکے منہ پر اونکی خوشامد کرنے لگا تو مقداد بن الاسود نے مٹی لیکر اوسکے منہ پر ڈالدی اور کہا کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم خوشامد کرنیوالوں سے ملو تو اون کی منہ پر مٹی ڈالو **ف** خطابی نے کہا مراد خوشامد سے وہ تعریف
ہے جو دنیا کمانے کے لیے ہو اور ممدوح کے خوش کرنے کے لیے لیکن جو تعریف نفس الامر مین سچ ہو اور نیک کام مین رغبت دلانے
کو لیے ہو وہ درست ہی عن ابی بکرۃ ان رجلا اثنی علی رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ قطعت عنق
صاحبک ثلث مرات ثم قال اذا مدح احدکم صاحبہ لا محالۃ فلیقل انی احسبہ کما یرید ان
یقول ولا ازکیہ علی اللہ تعالی ترجمہ ابوبکرہ سے روایت ہی ایکشخص نے تعریف کی ایکشخص کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے سامنے آپ نے فرمایا تو نے اوسکی گردن کاٹی تین بار فرمایا بعد اوس کے فرمایا جب کوئی تم مین سے اپنی یار کی تعریف
کرے ضرورت کیوقت تو یون کہے مین اوسکو ایسا سمجہتا ہون لیکن نہین پاک کہتا ہون مین اوسکو اللہ پر (یعنی مین یہ نہین
کہتا کہ وہ اللہ کے نزدیک بہی پاک اور اچہا ہے) عن مطرف قال قال ابی انطلقت فی وفد بنی عامر الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلنا انت سیدنا فقال السید اللہ قلنا وافضلنا فضلا واعظمنا طولا
فقال قولوا بقولکم او بعض قولکم ولا یستجرینکم الشیطان ترجمہ مطرف سے روایت ہی میری باپ
(عبد اللہ بن الشخیر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئی بنی عامر کے لوگون کے ساتہہ تو ہم نے کہا آپ ہماری سید مین آپ نے فرمایا
سید تو اللہ ہی **ف** خطابی نے کہا سید مشتق ہی سیادت سے جسکے معنی سرداری کے ہین حقیقۃ تو سردار سارے
جہان کا اللہ جل جلالہ ہی کیونکہ سب اوسکے بندے ہین اور مجازا اور کو بہی سید کہتے ہین اور آپ نے اونکو سید کہنے سے
اسلیے منع کیا کہ وہ لوگ نئے مسلمان ہوئے تہے ایسا نہ ہو حضرت کی سیادت کو مثل دنیا کی سرداری کے سمجہین جیسے اون کی قوم
مین ایکسا ایک سید (سردار) ہوا کرتا تہا اور سید بمعنی مجازی کا اطلاق سولی پر ہوتا ہی اور ہر ایک قوم کے رئیس پر اور رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس لقب کے مستحق ہین کیونکہ آپ سید ہین تمام اولاد آدم کے دوسری حدیث مین ہی انا سید ولد آدم ولا فخر

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین **ف** ہم نے کہا اچھا آپ ہم سب مین افضل ہین

اور درجے مین بڑی ہین آپنے فرمایا جو کہا کرتے تہے وہی کہو (یعنے اللہ کے نبی اور رسول) یا اوس مین سی کچھہ کہو یعنے

نبی اللہ یا رسول اللہ) نہ وکیل کرے تم کو شیطان (یعنے ایسا نہو کہ شیطان تمھاری ہان سے ایسی کلمی کہوا دیوے جو میرے

شان کے لائق نہون بلکہ اللہ کی شان کے لائق ہون) **باب** فی الرفق نرمی کا بیان **عن** عبد اللہ بن مغفل

ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ رفیق یحب الرفق ویعطی علیہ ما لا یعطی علی العنف **ترجمہ**

عبد اللہ بن مغفل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نرم ہے دوست رکھتا ہے نرمی اور ملائمت کو اور

جو ثواب نرمی پر دیتا ہے وہ سختی پر نہین دیتا **عن** شریح قال سألت عائشۃ عن البداوۃ فقالت کان رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم یبدو الی ھذہ التلاع وانہ اراد البداوۃ مرۃ فارسل الی ناقۃ محرمۃ من ابل الصدقۃ

فقال لی یا عائشۃ ارفقی فان الرفق لم یکن فی شیء قط الا زانہ ولا نزع من شیء قط الا شانہ **ترجمہ** شریح

سے روایت ہے مین نے حضرت عائشہ سے پوچھا جنگل مین جانا کیسا ہے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل کو جایا کرتے

تہے ان ٹالون کیطرف ایکبار آپ نے جنگل مین جانیکا قصد کیا تو میری پاس ایک اونٹنی بہیجی جسپر سواری نہین ہوئی تہی

زکوۃ کے اونٹون مین سے اور فرمایا اے عائشہ نرمی کیا کر اسواسطے کہ نرمی جس چیز مین ہوتی ہے اوسکو زینت دیدیتی ہے اور جس چیز

سے نکل جاتی ہے اوسکو عیب دار کردیتی ہے **عن** جریر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من یحرم الرفق

یحرم الخیر کلہ **ترجمہ** جریر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نرمی اور ملائمت سے محروم ہے وہ سب

بہلائیون سے محروم ہے **عن** سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التؤدۃ فی کل شیء الا فی عمل الآخرۃ

ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جلدی نکرنا بہتر ہے ہر کام مین مگر آخرت کے کامون مین (یعنی

جو کام نیک ہین جیسے نماز روزہ زکوۃ صدقہ وغیرہ ان مین فکر و تامل کیضرورت نہین ہے در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ

نیست + باقی اور دنیا کے کامون مین تامل اور فکر اور صلاح و مشورہ ضرور ہے) **باب** فی شکر المعروف احسان

کا شکر کرنا ضرور ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یشکر اللہ من لا یشکر الناس **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کا شکر نہین کرتا وہ جو آدمیون کا شکر نہین کرتا **ف** یعنی جو آدمیون کے

احسان کو نہین مانتا اور احسان فراموشی کرتا ہے اوس سے کچھہ عجب نہین کہ اللہ کی بہی ناشکری کرے یا مطلب حدیث کا یہ ہے

جو شخص بندون کا احسان نہ مانے اوسکا شکر اللہ تعالی قبول نہ کریگا لیکن اس صورت مین اللہ کے لفظ کو مرفوع پڑہنا چاہیے فاعلیت

پر اور صورت اول مین منصوب قاضی ابوبکر بن العربی نے کہا اس حدیث مین چار وجہین مروی ہین ایک برفع اللہ و ناس

دوسری بنصب اللہ و ناس اور یہ بہت مشہور ہے تیسری برفع اللہ اور نصب ناس چوتھی بنصب اللہ اور رفع ناس اللہ اعلم **عن**

انس ان المھاجرین قالوا یا رسول اللہ ذھبت الانصار بالاجر کلہ قال لا ما دعوتم اللہ لھم واثنیتم علیھم

ترجمہ انس سے روایت ہے کہ مہاجرین نے کہا یا رسول اللہ انصار سارا ثواب لوٹ لیگئے آپ نے فرمایا نہین جب تک تم اللہ
سے اون کے لیے دعا کرتے رہو گے اور اون کی تعریف کرتے رہو گے ف یعنی اگر اون کا شکریہ ادا کرتے رہو گے تو تم کو
بھی ثواب ہوگا اور اونکو بھی اور جو تم اونکی ناشکری کروگے اور اونکو برا کہو گے تو تم کو کچھ ثواب نہ ہوگا سب اونھی کو ہوگا

عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اعطى عطاء فوجد فليجز به فان
لم يجد فليثن به فمن اثنى به فقد شكره ومن كتمه فقد كفره ترجمہ جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز دیجاوے پھر اوسکو مقدرت ہو تو اوسکا بدلہ دیدے
اگر بدلہ نہ دے سکے تو تعریف کرے جس نے تعریف کی اوس نے شکر ادا کیا اور جس نے چھپایا (احسان کو) اوس نے
ناشکری کی عن جابر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من ابلى بلاء فذكره فقد شكره وان كتمه
فقد كفره ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کوئی چیز ملے وہ اوسکا ذکر کرے
تو اوس نے شکر ادا کیا اوسکا اور جو چھپایا اوسکو تو ناشکری کی

باب في الجلوس بالطرقات راہ مین بیٹھنے کا بیان

عن ابي سعيد الخدري ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اياكم والجلوس بالطرقات فقالوا يا رسول
الله ما بد لنا من مجالسنا نتحدث فيها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ابيتم فاعطوا الطريق
حقه قالوا وما حق الطريق يا رسول الله قال غض البصر وكف الاذى ورد السلام والامر بالمعروف والنهي
عن المنكر ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم راستون مین بیٹھنے سے
لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم کو ضروری ہے اپنی مقامون مین بیٹھنا باتین کرنے کو (یعنی راستے مین بیٹھنے کے
بغیر ہمارا کام چل نہین سکتا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضروری ہے تو جو حق ہے راستے کا اوسکو ادا کرو انہون
نے عرض کیا راستے کا حق کیا ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا نگاہ نیچے رکھنا (تاکہ غیر محرم پر نظر نہ پڑے) اور کسی کو ایذا
نہ دینا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا بری بات سے منع کرنا۔ دوسری روایت مین اتنا زیادہ ہے وارشاد
السبيل یعنی راہ بتانا (بھولے بھٹکے کو) حضرت عمر کے روایت مین اتنا زیادہ ہے وتغيثوا الملهوف وتهدوا الضال
یعنی مدد کرو آفت مین پڑے ہوئے کی اور راہ بتاؤ بھولے بھٹکے کو عن انس قال جاءت امرأة الى النبي صلى الله عليه
وسلم فقالت يا رسول الله ان لي اليك حاجة فقال لها يا ام فلان اجلسي في اي نواحي السكك
شئت حتى اجلس اليك قال فجلس النبي صلى الله عليه وسلم حتى قضت حاجتها ترجمہ انس سے روایت ہے
ایک عورت (راہ مین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے آپ سے کچھ کام ہے آپ نے فرمایا اچھا
چل کسی گلی کے کونے مین (یعنی راہ مین بیٹھنا اچھا نہین کسی کونے مین چلکر کہ جو راستے سے الگ ہو) جہان تو چاہے وہان مین
بیٹھ جاؤنگا تیرے پاس وہ عورت بیٹھ گئی (وہان جاکر) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی بیٹھ گئے۔ یہانتک کہ اوس عورت

نے اپنا کام پورا کیا (یعنے جو کچھہ کہنا تہا کہا) عن ابی سعید الخدری قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم
یقول خیر المجالس اوسعها ترجمه ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم سے مین نے سنا آپ فرماتی تہے
بہتر جگہہ بیٹہنی کی وہ ہی جو کشادہ ہو (جسمین لوگون کو تکلیف نہ ہونگی سے) باب فی الجلوس بین الشمس والظل
کچھہ دہوپ مین اور کچھہ سایہ مین بیٹہنا کیسا ہے عن ابی هریرة یقول قال ابو القاسم صلی الله علیه وسلم اذا کان احدکم
فی الشمس وقال مخلد فی الفئ فقلص عنه الظل فصار بعضه فی الشمس وبعضه فی الظل فلیقم ترجمه ابو ہریرہ سے
روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی دہوپ مین بیٹہا ہو پہر سایے مین آجاوی یا سایے مین
بیٹہا ہو اور دہوپ مین آجاوے اسطرح سے کہ کچھہ بدن پر دہوپ ہو اور کچھہ بدن پر سایہ تو وہان سے اوٹہہ کہڑا ہو کیونکہ اس
مین ضرر کا خوف ہی جیسے ایک وقت مین گرم وسرد کا استعمال مضر ہے اگرچہ شرعا جائز ہے چنانچہ بیہقی نے مجاہد سے انہون نے
ابو ہریرہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کے پاس آئی ہی دہوپ مین اور آدہی سایے مین بیٹہی تہے عن ابی
حازم انه جاء ورسول الله صلی الله علیه وسلم یخطب فقام فی الشمس فامر به فحول الی الظل ترجمه ابو حازم
روایت ہی وہ آئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم خطبہ پڑہ رہی تہے تو وہ دہوپ مین کہڑی ہوگئی بعد اوس کے حکم کیا تو وہ سایے
مین چلے آئے باب فی التحلق گردہ باندہ کر بیٹہنا کیسا ہے عن جابر بن سمرة قال دخل رسول الله صلی الله علیه
وسلم المسجد وهم حلق فقال مالی اراکم عزین ترجمه جابر بن سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم مسجد مین گئے
اور لوگ جدا جدا حلقی باندہی بیٹہی تہے آپ نے فرمایا کیا ہو انہکو مین تم کو جدا جدا دیکہتا ہون عن جابر بن سمرة قال
کنا اذا اتینا النبی صلی الله علیه وسلم جلس احدنا حیث ینتهی ترجمه جابر سے روایت ہی ہم جب رسول اللہ صلی اللہ علیه
وسلم پاس آتے تو جہان جگہہ ملتی وہین بیٹہہ جاتے (یہ نہ ہوتا کہ لوگون کو پہاندتے لانگتے اندر گہستی) عن حذیفة ان رسول الله
صلی الله علیه وسلم لعن من جلس وسط الحلقة ترجمه حذیفہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم نے لعنت کی
اوس شخص پر جو حلقے کے بیچ مین بیٹہی ف خطابی نے کہا مقصود اس سے یہہ ہے کہ کوئی شخص حلقی پر آوے اور لوگون کی گردنین
پہاند کر بیچ مین جا بیٹہے بعضون کیطرف منہہ کری بعضون کیطرف پیٹہ اور لوگون کو تکلیف دیوے باب فی الرجل یقوم
للرجل من مجلسه ایک شخص دوسری شخص کے لیے اپنی جگہہ سے اوٹہے تو یہ کیسا ہے عن سعید بن ابی الحسن قال جاءنا
ابو بکرة فی شهادة فقام له رجل من مجلسه فابی ان یجلس فیه وقال ان النبی صلی الله علیه وسلم نهی عن
ذا ونهی النبی صلی الله علیه وسلم ان یمسح الرجل یده بثوب من لم یکسه ترجمه سعید بن ابی الحسن سے روایت ہی ابو بکرہ
ایک گواہی مین ہماری پاس آئے تو ایک شخص اون کے لیے اپنی جگہہ سے اوٹہا ابو بکرہ نے وہان بیٹہنے سے انکار کیا اور کہا کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیه وسلم نے اس سے منع کیا ہے اور منع کیا ہی آپ نے اس سے کہ کوئی شخص اپنا ہاتھ پونچہے دوسرے کے کپڑے سے جو اسکو
نہین دیا گیا بغیر اوسکی اجازت کی تاکہ اوسکو ناگوار نہ ہو عن ابن عمر قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقام له

رجل عن مجلسه فذهب لیجلس فیه فنهاه النبی صلی الله علیه وسلم ترجمه عبد الله بن عمر سے روایت ہے ایک شخص
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا تو ایک شخص اپنی جگہ سے کہڑا ہو گیا اوسکے لیے وہ وہان بیٹھنے لگا آپنے اوسکو منع کیا وہان بیٹھنے
سے **باب** من یومر ان یجالس کی صحبت مین بیٹہنا چاہیے **عن** انس قال قال رسول الله صلی الله علیه [redacted]
مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن مثل الاترجة ریحها طیب وطعمها طیب ومثل المؤمن الذی لا یقرأ
القرآن مثل التمرة طعمها طیب ولا ریح لها ومثل الفاجر الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحها طیب
وطعمها مر ومثل الفاجر الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة طعمها مر ولا ریح لها ومثل الجلیس الصالح کمثل
صاحب المسک ان لم یصبک منه شیء اصابک من ریحه ومثل جلیس السوء کمثل صاحب الکیر ان لم
یصبک من سواده اصابک من دخانه ترجمه انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مثال اوس
مومن کی جو قرآن پڑہتا ہے ایسی ہے جیسے ترنج اوسکی بو بہی عمدہ ہے اور مزہ بہی اچہا ہے اور مثال اوس مومن کی جو قرآن نہین پڑہتا
کہجور کی سی ہے مزہ اوسکا اچہا ہے اور خوشبو نہین ہے اور مثال اوس فاسق کی جو قرآن پڑہتا ہے ریحان کی سی ہے جسکی بو اچہی اور مزہ
کڑوا ہے اور مثال اوس فاسق کی جو قرآن نہین پڑہتا ہے اندراین کہیل کی سی ہے اوسمین خوشبو بہی نہین ہے اور مزہ بہی کڑوا
ہے اور مثال اوس ساتہی کی جو نیک ہے مشک کی سی ہے اگر اوس مین سے کچہہ تجہے نہ ملے تو خوشبو ہی سہی اور مثال برے ساتہی کی ایسی ہے
جیسی بہٹی کی اگر اوسکی کالک سے تو بچ جاوے تو دہوان ہی لگ جاویگا **عن** ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا
تصاحب الا مومنا ولا یاکل طعامک الا تقی **ترجمه** ابو سعید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
مت ساتہہ کر کسیکا سوا مومن کے اور مت کہلا اپنا کہانا مگر پرہیزگار کو **ف** خطابی نے کہا مراد کہانا دعوت کا ہے نہ ضرورت کا
اور مقصود حدیث سے یہہ ہے کہ بدکارون کی صحبت مین نہ بیٹہے نہ اون کے ساتہہ خلط ملط کرے ورنہ اونکی عادتین اسمین بہی اثر کرینگے
عن ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال الرجل علی دین خلیله فلینظر احدکم من یخالل **ترجمه** ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوگا تو دیکہ لے کس سے دوستی کرتا ہے یعنی سمجہہ بوجہہ کر
دوستی کرے ایسا نہ ہو کہ مشرک یا بدعتی سے دوستی کرے پہر اوسکے ساتہہ آپ بہی جہنم مین جا پڑے حافظ سراج الدین قزوینی نے
اس حدیث کو موضوع کہا ہے اور ابن حجر نے اوسکا رد کیا ہے کہ حسن کہا اس حدیث کو ترمذی نے اور صحیح کہا اوسکو حاکم نے (مرقاة الصعود)
عن ابی هریرة یرفعه قال الارواح جنود مجندة فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف **ترجمه**
ابوہریرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحین جہنڈ کی جہنڈ ہین یعنی قبل پیدا ہونے بدن کے روحون کے جہنڈ
جہنڈ الگ الگ تہی پہر جنہین آپس مین جان پہچان تہی وہ دنیا مین بہی ایک دوسرے سے الفت کرتے ہین اور جن سے جدائی اور ناواقفی
تہی وہ دنیا مین بہی الگ الگ رہتی ہین **باب** فی کراهیة المراء جہگڑے اور فساد کی ممانعت **عن** ابی موسی قال کان
رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا بعث احدا من اصحابه فی بعض امره قال بشروا ولا تنفروا ویسروا ولا تعسروا

ترجمہ ابو موسی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے اصحاب میں سے کسی کو کسی کام پر بھیجتے تو فرما دیتے خوش کرتے رہنا
اور نفرت مت دلانا اور آسانی کرتے رہنا اور دشواری مت ڈالنا **ف** یعنی جہاں تک ہو سکے اللہ کے فضل و رحمت کو زیادہ بیان
کرنا اور دین کے احکام کو آسانی سے کرانا تاکہ لوگ مایوس نہ ہوں اور نفرت نہ کرنے لگیں **عن** السائب قال اتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فجعلوا یثنون علی ویذکرونی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا اعلمکم یعنی بہ قلت صدقت
بابی انت وامی کنت شریکی فنعم الشریک لا تداری ولا تماری **ترجمہ** سائب سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا
لوگ میرا ذکر کرتے تھے اور میری تعریف کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب جانتا ہوں اسکو میں نے کہا سچ ہے
میرے ماں باپ کی قسم آپ میرے شریک تھے پھر کیا اچھے شریک تھے نہ لڑتے تھے نہ جھگڑتے تھے **باب** الهدی فی الکلام
کس طرح بات کرنا چاہیے **عن** عبد اللہ بن سلام قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جلس یتحدث یکثر ان
یرفع طرفه الی السماء **ترجمہ** عبد اللہ بن سلام سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب باتیں کرنے بیٹھتے تو اکثر آسمان کی طرف
دیکھتے **ف** اس خیال سے کہ شاید حضرت جبرئیل علیہ السلام وحی لیکر آتے ہوں **عن** جابر بن عبد اللہ یقول کان فی کلام
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترتیل او ترسیل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر
صاف صاف باتیں کرتے تھے **عن** عائشة قالت کان کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلاما فصلا یفهمه
کل من سمعه **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اچھی طرح الگ الگ باتیں کرتے تھے کہ ہر شخص سمجھ لیتا
تھا **عن** ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل کلام لا یبدأ فیه بحمد اللہ فهو اجذم **ترجمہ** ابو ہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کلام اللہ کی تعریف سے شروع نہ کیا جاوے وہ لنڈورا ہے **ف** لنڈورا خطابی
نے کہا یعنی منقطع و پریشان اور بے انتظام **باب** فی الخطبة خطبے کا بیان **عن** ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال کل خطبة لیس فیها تشهد فهی کالید الجذماء **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جس خطبہ میں تشہد نہ ہو (یعنے اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ) وہ ایسا ہی ہے جیسے کٹا ہوا ہاتھ (یعنی ناتمام
اور ناقص) **باب** فی تنزیل الناس منازلهم ہر آدمی کو اسکے مرتبے پر رکھنا چاہیے **عن** میمون بن ابی شبیب ان عائشة مر
بها سائل فاعطته کسرة ومر بها رجل علیه ثیاب وهیئة فاقعدته فاکل فقیل لها فی ذلک فقالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم انزلوا الناس منازلهم **ترجمہ** میمون بن ابی شبیب سے روایت ہے حضرت عائشہ رض کے سامنے سے ایک بھیک منگا گزرا
انہوں نے اسکو ایک ٹکڑا روٹی کا دیدیا پھر ایک شخص کپڑے پہنے معقول صورت گزرا تو انہوں نے اسکو بٹھا کر کھلایا لوگوں نے اسکی وجہ پوچھی
انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک شخص کو اسکے مرتبے پر رکھو کیونکہ یہ ضروری ہے مرتبے کا لحاظ و پاس رکھنا
تہذیب میں داخل ہے **عن** ابی موسی الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اجلال اللہ اکرام ذی الشیبة
المسلم وحامل القرآن غیر الغالی فیه والجافی عنه واکرام ذی السلطان المقسط **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی تعظیم ہی تعظیم اوس شخص کی جو بوڑھا مسلمان ہو قرآن شریف کا حافظ ہو نہ اوس مین غلو کرتا ہو نہ نقصان
ف غلو یہہ ہے کہ قرآن مین حد شرعی سے تجاوز کرے مثلاً وسوسے یا شک کرے یا اعتراض کرے اوسکی مضامین مین
یا اوسکے الفاظ کی تلاوت مین حد سے زیادہ جلدی کرے یا محض رای سے خلاف سلف کے اوس کے معنے یا تاویل کرے
جیسے اہل بدعات کا دستور ہے اور نقصان یہہ ہے کہ اوس حد سے کمی کرے یعنے اوس کے احکام پر عمل نہ کرے اور اوسکے
ممنوعات سے پرہیز نہ کرے **ف** اور تعظیم اوس حاکم کی جو منصف ہو (عدل و انصاف کرے) **باب** فی الرجل
یجلس بین الرجلین بغیر اذنہما ایک شخص دو شخصون کے بیچ مین بغیر اون کے اجازت کے گہسکر نہ بیٹہے **عن**
عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یجلس بین رجلین الا
باذنہما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دو آدمیون
کے بیچ مین گہس پل کر نہ بیٹہے بغیر اون کی اجازت کے **عن** عبد اللہ بن عمرو عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم قال لا یحل لرجل ان یفرق بین اثنین الا باذنہما **ترجمہ** عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی شخص کو درست نہین ہی کہ دو آدمیون کو (جو بلکہ ایک جگہہ بیٹہے ہون)
جدا کردے مگر اون کی اجازت سے **باب** فی جلوس الرجل کسطرح بیٹہے **عن** ابی سعید الخدری
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا جلس احتبی بیدیہ **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتے تو دونون ہاتہون سے احتبا کہ لیتے **ف** احتبا یہہ ہے کہ سرین
زمین پر لگاوے اور دونون پانون کہڑے کرلے اور دونون ہاتہون کو پانون پر حلقہ کرلے **عن** قیلۃ
بنت مخرمۃ انہا رات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو قاعد القرفصاء فلما رایت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المتخشع وقال موسی المتخشع فی الجلسۃ ارعدت من الفرق **ترجمہ**
قیلہ بنت مخرمہ سے روایت ہی اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قرفصاء کے طور پر بیٹہا دیکہا (قرفصاء
احتبا کے طور پر بیٹہنا اور ہاتہون پر زور دینا یا گہٹنون کے بل بیٹہنا اور رانون کو پیٹ سے ملانا اور ہتہیلیون
کو بغلون کے نیچے کرلینا) جب مین نے آپ کو دیکہا جو بہت عاجزی کرنیوالے تہے (بیٹہنے مین) تو مین لرز گئی خوف سے
(یہہ جلال تہا نور الہی کا کہ باوصف عاجزی کے آپ کا رعب اس قدر سما گیا) **عن** الشرید بن سوید
قال مر بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا جالس ھکذا وقد وضعت یدی الیسری
خلف ظہری واتکات علی الیۃ یدی فقال اتقعد قعدۃ المغضوب علیہم **ترجمہ** شرید بن سوید سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری پاس آگئے اور مین بیٹہا تہا اسطرح کہ میرا بایان ہاتہ پیٹہ پر تہا اور ٹیکا
لگائے تہا ایک ہاتہ کی انگوٹہی پر آپ نے فرمایا کیا تو اون لوگون کیطرح بیٹہتا ہے جن پر غضب اللہ کا اترا **باب** فی السلام

فی السمر بعد العشاء عشا کی نماز کے بعد باتین کرنا کیسا ہے **عن** ابی برزة قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم ینهی عن النوم قبلها والحدیث بعدها **ترجمہ** ابو برزہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تھے عشا کی نماز سے پہلے سونے کو (تاکہ عشا کی نماز قضا نہ ہو جاوے)
اور بعد عشا کی نماز کے باتین کرنے کو (ایسا نہ ہو کہ فجر کی نماز قضا ہو جاوے) **باب** فی الرجل یجلس
متربعا چار زانو (یا لتھی مارکر) بیٹھنا درست ہے **عن** جابر بن سمرة قال کان النبی صلی الله علیه
وسلم اذا صلی الفجر تربع فی مجلسه حتی تطلع الشمس حسنا **ترجمہ** جابر بن سمرہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجر کی نماز پڑھ کر چار زانو بیٹھے رہتے جبتک خوب آفتاب نکل آتا **باب**
فی التناجی سرگوشی (کانا پھوسی) کرنا کیسا ہے **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه
وسلم لا یتناجی اثنان دون صاحبهما فان ذلک یحزنه **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو آدمی اپنے تیسرے ساتھی کو چھوڑ کر سرگوشے
نکرین کیونکہ اس سے اسکو رنج ہوگا (کہ مجھکو شریک نہ کیا قابل اعتماد کے نہ سمجھا یا وہم ہوگا کہ میرے
نقصان کے لیے مشورہ کرتے ہون گے یا میری برائی کرتے ہون گے خطابی نے ابو عبید سے نقل کیا
کہ یہ ممانعت سفر میں ہے نہ حضر میں اور آبادی مین) دوسری روایت عبد اللہ بن عمر سے بھی ایسی ہی ہے اتنا
زیادہ ہے کہ ابو صالح نے ابن عمر سے پوچھا اگر چار آدمی ہون انہون نے کہا کچھ مضایقہ نہین (
اس لیے کہ وہ اکیلا نہ رہے گا چوتھے آدمی سے اسکی وحشت رفع ہوگی) **باب** اذا قام من مجلسه
ثم رجع ایک آدمی اپنی جگہہ سے اٹھکر گیا پھر لوٹ کر آیا تو وہ اپنے جگہہ کا مستحق ہے **عن**
سهیل بن ابی صالح قال کنت عند ابی جالسا وعنده غلام فقام ثم رجع
فحدث ابی عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال اذا قام الرجل من مجلسه
ثم رجع الیه فهو احق به **ترجمہ** سہیل بن ابی صالح سے روایت ہے مین اپنے باپ پاس بیٹھا تھا
وہاں اک لڑکا بھی تھا وہ اٹھکر گیا پھر آیا تو میرے باپ نے حدیث بیان کی ابوہریرہ سے انہون
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب کوئی شخص کھڑا ہوا اپنی جگہہ سے پھر لوٹکر آوے وہ
اوسکا مستحق ہے **عن** ابی الدرداء قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جلس وجلسنا
حوله فقام فاراد الرجوع نزع نعلیه او بعض ما یکون علیه فیعرف ذلک
اصحابه فیثبتون **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے
اور ہم بھی آپ کے گرد بیٹھتے پھر آپ کھڑے ہوتے لیکن لوٹنے کا ارادہ ہوتا تو اپنی جوتیان اوتار کر رکھ جاتے

یا اور کوئی چیز رکھ جاتے آپ کے اصحاب سمجھ جاتے (کہ آپ پھر آدین گے) وہ پھر بیٹھتے **باب**

کراھیۃ یقوم الرجل من مجلس ولا یذکر اللہ تعالی کسی جگہ آدمی بیٹھیں اور وہان سے اوٹھنے

تک اللہ کو یاد نہ کرے تو مکروہ ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من

قوم یقومون من مجلس لا یذکرون اللہ فیہ الا قاموا عن مثل جیفۃ حمار وکان

علیھم حسرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لوگ کسی مجلس

مین (بیٹھے کر باتین کرتے) سے اوٹھ کھڑے ہوئے اور اللہ کو یاد نہ کرین (اگرچہ ایک ہی بار سہی) تو گویا اوٹھے

مردہ گدھے کیطرح اور اون کو حسرت ہوگی (قیامت کے روز) **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قعد مقعدا لم یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ

ترۃ ومن اضطجع مضجعا لا یذکر اللہ فیہ کانت علیہ من اللہ ترۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے

روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کہین بیٹھے اور اوس جلسے مین اللہ

کو یاد نہ کرے تو اللہ کی طرف سے اوسکو ندامت (نقصان) ہوگی اور جو کہین لیٹے اور اللہ کو وہان یاد نہ کرے

تو اللہ کیطرف سے اوسکو ندامت ہوگی **باب** فی کفارۃ المجلس مجلس کے کفارے کا

بیان **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص انہ قال کلمات لا یتکلم بھن احد فی مجلسہ عنہ ولا

یقولھن فی مجلس خیر ومجلس ذکر الا ختم لہ بھن علیہ کما یختم بالخاتم

علی الصحیفۃ ـ سبحانک اللھم وبحمدک لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک

ترجمہ عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے چند کلمے ہین جو کوئی اون کو مجلس سے اوٹھتے وقت

تین بار کہہ لے گا تو وہ کفارہ ہوجادین گے (اون گناہون کے جو اوس مجلس مین ہوئے) اور اگر نیکی کے یا

ذکر الہی کی مجلس مین اون کو کہے تو وہ مثل مہر کے خاتمہ ہوجادینگے جیسی کتاب پر آخر مین

مہر ہوتی ہے وہ کلمات یہ ہین سبحانک اللھم آخر تک **عن** ابی برزۃ الاسلمی

کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول باخرۃ اذا اراد ان یقوم

من المجلس سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک

واتوب الیک فقال رجل یا رسول اللہ انک لتقول قولا ما کنت

تقولہ فیما مضی قال کفارۃ لما یکون فی المجلس **ترجمہ** ابو برزہ اسلمی سے روایت

ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اخیر مین جب مجلس سے اوٹھنے لگتے تو فرماتے سبحانک

اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک واتوب الیک ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تو آپ یہہ کہتے تھے آپ نے فرمایا یہہ کفارہ ہے اون گناہوں کا جو مجلس مین ہوئے **باب** فی رفع الحدیث
بات لگانا کسی کی شکایت مین) منع ہے **عن** عبداللہ بن مسعودؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم لا یبلغنی احد من اصحابی عن احد شیئا فانی احب ان اخرج الیکم و انا سلیم الصدر
ترجمہ عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی صحابی کی طرف سے بات نہ لگا دے
(اوسکی شکایت مین) کیونکہ مین چاہتا ہون جب تمھارے پاس آؤن میرا سینہ صاف ہو (یعنی کسی کی طرف سے میرے دل
مین کدورت نہ ہو) شکر خدا کا تمام ہوا پارہ تیسوان سنن ابی داؤد کی تکمیل پارون سے اب شروع ہوتا ہی پارہ اکتیسوان انشاء اللہ تعالے

تم الجزء الثلثون ویتلوہ الجزء الحادی والثلثون انشاء اللہ

فہرست پارہ سی سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۱۹۸	قدریہ کا بیان	۱۲۲۳	تامل اور وقار سے رہنے	۱۲۲۳	گردہ باندہ کر بیٹھنا کیسا ہے
۱۲۰۶	مشرکون کی اولاد کا بیان	۱۲۲۳	کی فضیلت	۱۲۲۳	ایک شخص دوسرے شخص کے لیے اپنی جگہہ
۱۲۰۸	جھمیہ کا بیان	۱۲۲۳	غصہ روکنے کی فضیلت		سے اوٹھے تو کیسا ہے۔
۱۲۱۰	اللہ تعالی کے دیدار کا بیان	۱۲۲۷	درگذر اور عفو کرنے کا	۱۲۲۵	کس کی صحبت مین بیٹھنا چاہیے
۱۲۱۲	قرآن اللہ کا کلام ہے	۱۲۲۷	بیان۔	۱۲۲۵	جھگڑے اور فساد کی ممانعت
۱۲۱۳	شفاعت کا بیان	۱۲۲۷	حسن معاشرت کا بیان	۱۲۳۰	کسطرح بات کرنا چاہیے
۱۲۱۳	جنت اور جہنم دونون پیدا ہو چکے ہیں	۱۲۲۹	شرم کا بیان	۱۲۳۰	خطبہ کا بیان
۱۲۱۴	حوض کوثر کا بیان	۱۲۳۰	خوش خلقی کا بیان	۱۲۳۰	ہر آدمی کو اوسکی مرتبہ پر رکھنا چاہیے
۱۲۱۵	قبر کے سوال اور عذاب کا بیان	۱۲۳۰	دنیا کی برائی۔	۱۲۳۰	ایک شخص دو شخصوں کے بیچ مین بغیر اذن کے جا بیٹھے
۱۲۱۶	ترازو کا بیان	۱۲۳۱	خوشامد کی برائی	۱۲۳۰	کسطرح بیٹھے۔
۱۲۱۶	دجال کا بیان	۱۲۳۲	نرمی اور ملائمت کا بیان	۱۲۳۲	عشاء کی نماز کے بعد باتین کرنا کیسا ہے
۱۲۱۹	خوارج کے قتل کا بیان	۱۲۳۲	احسان کا شکر کرنا ضرور ہے	۱۲۳۲	چہار زانو بیٹھنا درست ہی۔ کانا پہوسی کا بیان۔
۱۲۲۲	چورون سے مقابلہ	۱۲۳۳	راہ مین بیٹھنے کا بیان	۱۲۳۲	ایک آدمی اپنی جگہہ سے اوٹھ گیا پھر لوٹ
	کرنے کا بیان	۱۲۳۳	کچھہ دہوپ مین اور کچھہ سایہ		کر آیا وہ اپنی جگہہ کا مستحق ہے)
۱۲۲۳	ادب کا بیان۔		مین بیٹھنا کیسا ہے۔	۱۲۳۴	کسی کی جگہہ آدمی بیٹھے اور وہان سے اوٹھ کر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب فی الحذر من الناس لوگون سے پرہیز کرنا (یعنی اون کے دغا اور فریب سے بچتے رہنا ہر شخص پر اطمینان اور اعتماد نکرلینا)

عن عمرو بن الفغواء الخزاعی قال دعانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اراد ان یبعثنی بمال
الی ابی سفیان یقسمه فی قریش بمکة بعد الفتح فقال التمس صاحبا قال فجاءنی عمرو بن امیة الضمری فقال
بلغنی انک ترید الخروج وتلتمس صاحبا قال قلت اجل قال فانا لک صاحب قال فجئت رسول اللہ صلی اللہ
علیه وسلم قلت قد وجدت صاحبا قال فقال من قلت عمرو بن امیة الضمری قال اذا هبطت بلاد قومه
فاحذره فانه قد قال القائل اخوک البکری فلا تامنه فخرجنا حتی اذا کنت بالابواء قال انی ارید
حاجة الی قومی بودان فتلبث لی قلت راشدا فلما ولی ذکرت قول النبی صلی اللہ علیه وسلم فشددت
علی بعیری حتی خرجت اوضعه حتی اذا کنت بالاصافر اذا هو یعارضنی فی رهط قال واوضعت فسبقته
فلما رآنی قد فته انصرفوا وجاءنی فقال کانت لی الی قومی حاجة قال قلت اجل ومضینا حتی
قدمنا مکة فدفعت المال الی ابی سفیان **ترجمہ** عمرو بن فغواء خزاعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھکو بلایا آپ میرے ساتھ کچھ روپیہ بھیجا چاہتے تھے ابوسفیان پاس تاکہ وہ تقسیم کرے اوسکو مکہ میں قریش کے لوگون کو
بعد فتح مکہ کے آپ نے فرمایا تو کوئی اور ساتھی اپنا ڈھونڈھ لے عمرو بن امیہ ضمری میرے پاس آیا اور کہنے لگا میں نے سنا
ہے تم جانا چاہتے ہو اور ساتھی ڈھونڈھتے ہو میں نے کہا ہاں عمرو نے کہا اچھا میں ساتھ چلونگا میں رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم پاس گیا اور عرض کیا کہ مجھکو ساتھی مل گیا ہے آپ نے فرمایا کون شخص میں نے کہا عمرو بن امیہ ضمری آپ نے فرمایا
جب تو اوسکی قوم کے ملک میں پہونچے تو بچ کے جانا (ایسا نہو کہ وہ اپنی قوم سے سازش کر کے تجھکو لٹوا دے) کیونکہ ایک شخص کا قول
ہے [illegible] بھائی سے بھی بے خوف نہونا چاہیے (یعنی سفر میں کسیکی اوپر بالکل اعتماد نکرنا چاہیے نیت کا اعتبار نہیں ہے
[illegible] جہانتک ہوسکے اپنا بچاؤ رکھے اور قابو نہ کہو دے) عمرو بن فغواء نے کہا پھر ہم نکلے جب ابوا (ایک مقام
ہے درمیان [illegible] مدینے کے) میں پہونچے تو عمرو بن امیہ ضمری نے کہا مجھے اپنے لوگون سے کچھ کام ہے ودان میں (ودان ایک
موضع ہے [illegible]) تو ٹھہرو تو میں ہو کر آتا ہون میں نے کہا اچھا جاؤ رستہ نہ بھولنا جب وہ چلا تو مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا کہنا یاد آیا میں اپنی اونٹ پر سوار ہوا اور دوڑاتے اوسکو بھگاتا ہوا نکلا جب میں اصافر (**ف** جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود
میں لکھا کہ اصافر کو میں نے تلاش کیا لغت اور غریب الحدیث کی کتابون میں مگر کہیں نہ ملا پھر میں نے کتاب الامکنہ شیخ ابوالفتح
کی دیکھی تو اوس میں صفر ملا وہ ایک پہاڑ ہے سرخ رنگ کا قریب بدر کے شاید اصافر اوسی کو کہتے ہون گے) **ت** میں پہونچا

تو دیکھا الدعمرو بن امیہ ضمری چند آدمی اپنی قوم کے لیے ہوے میری ہہ ولگی کو تر ہاہی مین سنے اور اونٹ کو ہنکایا یہانتک کہ بہت
آگے نکل گیا جب اوس نے دیکھا کہ وہ مجھے نہین پاسکتا تو وسکی ساتہی لوٹ گئی اور وہ میری پاس آگر کہنی لگا کہ مجھ اپنے لوگون سے
کچہہ کام تہا مین نے کہا ہان ہوگا پھر ہم مکے مین آئے اور مین نی جو مال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھکو دیا تہا ابو سفیان کے
حوالے کیا **ف** اس حدیث مین بہت بڑی تعلیم اُمت کو مقصود ہے کہ جب اون کے ساتہہ روپیہ وغیرہ کم ہو تو وہ ہر شخص کا اعتبار نہ
کرین ہر ایک کو رفیق نہ بنائین اگر بنائین بھی تو ہر وقت ہوشیار رہین ورنہ دغا دوشنا دین گے مال تو جاویگا اور شاید جان بھی
وسکی ساتہہ جاوے اگلی عاقلون کی نصیحت ہے کہ سفر مین جو شخص ساتہہ ہو جاوے اوسکا کچہہ بہروسا نہ کرین خصوصا اوس حال مین
کہ مفلس فقیر ہو کیونکہ دنیا کی طمع دل مین آہی جاتی ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ لا یلدغ المؤمن
من جحر واحد مرتین **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین ہوتا کہ کہا ہے یا نہ ڈسا جاوے
مومن ایک سوراخ سے دوبار **ف** اصل لفظی معنی یہہ ہین کہ ایک سوراخ سے دوبار ڈنگ نہین کہاتا اور مطلب یہہ ہے کہ جب ایکبار کسی
بات مین دہوکا اوٹہاتا ہے تو دوبارہ وہ کام نہین کرتا وہ ہوشیار رہتا ہے جیسے کوئی شخص ایک سوراخ مین اونگلی ڈالی اور سانپ
یا بچہو اوسکو ڈنگ ماری تو عقلمند دوبارہ اوس مین اونگلی نہین ڈالے گا **باب** فی ہدی الرجل چال کا بیان **عن**
انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا مشی کانہ یتوکأ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب چلتی تھی تو ایسا معلوم ہوتا گویا آگے کو جھکے جاتے ہین **عن** ابی الطفیل قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قلت کیف رأیتہ قال کان ابیض ملیحا اذا مشی کانما یہوی فی صبوب **ترجمہ** ابو الطفیل سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا سعید نے کہا کیونکر دیکھا ابو الطفیل نے کہا آپ سفید تہے نمکین جب چلتی تو گویا اوتار مین اوتر تے
ہیں یعنی آگے کو ذرہ جہکی ہوی اور طاقت ور لوگون کی ایسی ہی چال ہوتی ہی **باب** فی الرجل یضع احدی رجلیہ
علی الاخری لیٹے مین ایک پاؤن دوسری پاؤن پر رکھے **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ان یضع وقال قتیبۃ یرفع الرجل احدی رجلیہ علی الاخری زاد قتیبۃ وہو مستلق علی ظہرہ **ترجمہ** جابر
سے روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک پاؤن کو دوسرے پاؤن پر رکھنے سے چت لیٹ کر شاید اسوجہ
کہ ستر نہ کہلے یہہ جب ہے کہ تہبند باندہے ہو اور جو پائجامہ پہنی ہو اور ستر کہلنے کا خوف نہ ہو تو کچہہ مضائقہ نہین **عن** عباد
بن تمیم عن عمہ انہ رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستلقیا قال القعنبی فی المسجد واضعا احدی رجلیہ
علی الاخری **ترجمہ** عباد بن تمیم نے اپنے چچا سے روایت کیا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا چت لیٹے ہوئی ایک پاؤن
اپنا دوسرے پاؤن پر رکھے تہے **عن** سعید بن المسیب ان عمر بن الخطاب وعثمان بن عفان کانا یفعلان ذلک
ترجمہ سعید بن مسیب سے روایت ہے حضرت عمر اور عثمان ایسا کیا کرتی تہے یعنی ایک پاؤن دوسری پاؤن پر رکہتے تہے لیٹ کر **باب**
فی نقل الحدیث بات اوڑا دینا منع ہے یعنی جو بات راز کی ہو اور کوئی مسلمان دوسرے سے بیان کرے صلاح لینے کیلیے تو اوسکو

افشا نکرنا چاہیے عن جابر بن عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا حدث الرجل الحدیث
ثم التفت فهی امانة ترجمه جابر بن عبد الله سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص بات
کرے پھر غافل ہو جاوے تو وہ بات امانت ہی (اوسکو ضائع نہ کرنا چاہیے) افشا کرکے عن جابر بن عبد الله قال قال رسول
الله صلی الله علیه وسلم المجالس بالامانة الا ثلثة مجالس سفك دم حرام او فرج حرام او اقتطاع مال بغیر حق
ترجمه جابر بن عبد الله سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جو شخص صحبت مین بیٹھے وہ امانت دار ہو یعنی اس
صحبت کی باتین دوسری جگہہ بیان کرے مگر تین صحبتون مین ایک جہان ناحق خون کیا جاوے دوسرے جہان ناحق جماع ہو یا
جاوے تیسری جہان پر یا مال ناحق لوٹ لیا جاوے (ایسی صحبتونکا حال بیان کر دینا درست ہے تاکہ اور مسلمانون کو ضرر نہ ہو)
عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اعظم الامانة عند الله یوم القیامة
الرجل یفضی الی امراته وتفضی الیه ثم ینشر سرها ترجمه ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے
فرمایا بڑی خیانت امانت مین الله کے نزدیک قیامت کے دن یہ ہوگی کہ مرد اپنی بی بی پاس جاوے اور وہ مرد پاس آوے پھر مرد عورت
کا راز فاش کرے باب فی الاقتات یعنی چغل خوری کا بیان عن حذیفة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا یدخل الجنة قتات ترجمه حذیفه سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا چغل خور جنت مین نہین جاویگا باب
فی ذی الوجهین منافق کا بیان جو شخص کسی کے سامنے اوسکی سی بات کہے اور فریق مقابل کے عن ابی هریرة ان النبی
صلی الله علیه وسلم قال من شر الناس ذو الوجهین الذی یاتی هؤلاء بوجه وهؤلاء بوجه ترجمه ابو هریره سے
روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا سب لوگون مین برا وہ شخص ہے جو دو مونہہ رکھتا ہے ان لوگون پاس ایک
مونہہ لیکر آتا ہے اور اون لوگون پاس دوسرا مونہہ لیکر جاتا ہی (یعنے جس فریق مین جاتا ہے ویسی کی موافق کہتا ہے حق کا
کچھ خیال نہین کرتا) عن عمار قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من کان له وجهان فی الدنیا کان له یوم
القیامة لسانان من نار ترجمه عمار سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم نے فرمایا جس شخص کی دو مونہہ ہون تو قیامت کے دن
اوسکی دو زبانین ہونگی آگ کی باب فی الغیبة غیبت کا بیان عن ابی هریرة انه قیل یا رسول الله ما الغیبة
قال ذکرك اخاك بما یکره قیل افرأیت ان کان فی اخی ما اقول قال ان کان فیه ما تقول فقد اغتبته
وان لم یکن فیه ما تقول فقد بهته ترجمه ابو هریره سے روایت ہی رسول الله صلی الله علیه وسلم سے کسی نے پوچھا یا رسول الله
غیبت کیا ہے آپنے فرمایا اپنی بھائی کا ذکر کرنا اس طرح سے کہ (اگر وہ ہو) تو اوسکو ناگوار ہو کسی نے کہا یا رسول الله اگر
میرے بھائی مین وہ عیب موجود ہو جو مین ذکر کرون (تو اوسکو غیبت کہینگے یا نہ کہینگے) آپ نے فرمایا اگر اوس مین وہ عیب
ہے جب ہی تو غیبت ہے اور جو اوس مین وہ عیب نہو تو تو نے بہتان کیا اسپر جو غیبت سے بھی زیادہ سخت ہے عن عائشة
قالت قلت للنبی صلی الله علیه وسلم حسبك من صفیة کذا وکذا قال غیر مسدد تعنی قصیرة فقال لقد

قلت كلمة لو مزجت بماء البحر لمزجته قال وحكيت له انسانا فقال ما احب اني حكيت انسانا وان لي كذا وكذا

ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا کافی ہے آپکو صفیہ کا یہ عیب (مسند کی روایت مین تہا یعنی اونکا قد چہوٹا ہونا صفیہ بنت حیی آنحضرتؐ کی بی بی تہین حضرت عائشہ کی سوت اور سوت کی شان مین اکثر باتین شکایت کی نکل ہی جاتی ہین) آپ نے فرمایا ای عائشہ تو نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر وہ دریا مین گہولا جاوے تو دریا پر غالب ہووی (یعنی اوسکا رنگ بگاڑ دی یہ تمثیل ہو اس گناہ کی برائی کی) حضرت عائشہ نے کہا مین نے ایک شخص کے نقل کی آپنے فرمایا مین نہین چاہتا کہ کسی کے نقل کرون اگرچہ مجہکو اتنا اتنا روپیہ ملے **ف** کیونکہ نقل کرنا بہی غیبت مین داخل ہے جب کسی کے عیب کو اوسکی پیٹہ پیچہے بیان کرے زبان سے کہے یا ویسی صورت بناوے وہ غیبت مین داخل ہے **عن** سعيد بن زيد عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من اربى الربا الاستطالة في عرض المسلم بغير حق ترجمہ سعید بن زید سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب بیاجون سے زیادہ یہ ہے کہ کسی مسلمان کی عزت لیوے ناحق **ف** جیسے مسلمان سے مال مین زیادہ لینا حرام ہے یعنی سود ویسے ہی اوسکی عزت لینا حرام ہے اگر وہ کوئی کام ایسا کرے جو اسکی عزت مین خلل ڈالے تو یہہ بہی اوسے بقدر بدلا لیوی نہ یہ کہ زیادتی کرے جو سود کہانے سے بہی بدتر ہے **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لما عرج بي مررت بقوم لهم اظفار من نحاس يخمشون وجوههم وصدورهم فقلت من هؤلاء يا جبريل قال هؤلاء الذين ياكلون لحوم الناس ويقعون في اعراضهم ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس رات مین آسمان پر گیا تو مین نے ایسے لوگون کو دیکہا جنکے ناخون تانبے کے تہے وہ اپنے منہ اور سینے اس سے نوچ رہے تہے مینے پوچہا ای جبرئیل یہ کون لوگ ہین انہونے کہا یہ وہ لوگ ہین جو آدمیون کا گوشت کہاتے تہے اور اونکی عزت لیتے تہے (گوشت کہانے سے مراد غیبت کرنا ہے) **عن** ابي برزة الاسلمي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يا معشر من امن بلسانه ولم يدخل الايمان قلبه لا تغتابوا المسلمين ولا تتبعوا عوراتهم فانه من اتبع عوراتهم يتبع الله عورته ومن يتبع الله عورته يفضحه في بيته ترجمہ ابو برزہ اسلمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای وہ لوگو جو زبان سے ایمان لائے ہین اور دلون مین اون کے ایمان نہین گیا مت غیبت کرو مسلمانون کی مت پیچہے پڑو اون کی عزتون کے کیونکہ جو کوئی کسی کی عزت کے پیچہے پڑیگا اللہ اوس کی عزت کے پیچہے پڑیگا اور جسکی عزت کے پیچہے اللہ پڑ جاوے تو وہ رسوا کریگا اوسکو اوسی کے گہر مین (یعنی باہر جانا ضرور نہین اگر وہ چہپکر گہر مین بیٹہا رہے تب بہی رسوا ہو جاویگا) **عن** المستورد ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من اكل برجل مسلم اكلة فان الله يطعمه مثلها من جهنم ومن كسي ثوبا برجل مسلم فان الله يكسوه مثله من جهنم ومن قام برجل مقام سمعة ورياء فان الله يقوم به مقام سمعة ورياء يوم القيمة ترجمہ مستورد بن شداد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان کا عیب بیان کرکے ایک نوالہ کہاوے تو اللہ اسکو اتنا ہی نوالہ جہنم سے کہلاویگا اور جو کوئی کسی مسلمان

کا عیب بیان کرکے ایک کپڑا پہنی تو اللہ ایک ریا اور نفاق اور شہرت کی مقام پر پہونچا وے یا پہونچی تو اللہ اوسکو قیامت
کے دن ایسی مقام پر ٹہرا دیگا جہان خوب اوسکی شہرت ہو یعنی ایسی سزا اوسکو دیجاویگی اور ایسا برا عذاب ہوگا کہ سب لوگون
مین اوسکا چرچہ ہو جاویگا **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل المسلم علی المسلم حرام دمہ
وعرضہ ومالہ حسب امرئ من الشر ان یحقر اخاہ المسلم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا مسلمان کی سب چیزین دوسری مسلمان پر حرام ہین اوسکا مال اور اوسکی عزت اور اوسکا خون اور کافی ہے آدمی میں شر کی
برائی کہ اپنی مسلمان بھائی کو حقیر جانے **باب** الرجل یذب عن عرض اخیہ ایک شخص اپنی بھائی کیطرف سے بولے اوسکی
عزت بچانیکو **عن** معاذ بن انس الجہنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمی مومنا من منافق اراہ قال بعث
اللہ ملکا یحمی لحمہ یوم القیامۃ من نار جہنم ومن رمی مسلما بشیء یرید شینہ بہ حبسہ اللہ علی جسر
جہنم حتی یخرج مما قال **ترجمہ** معاذ بن انس جہنی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے بچایا مسلمان
کو کسی منافق سے یعنی منافق نے اوسکی غیبت کی اور اس نے اوسکی کلام کو رد کیا اور منافق کو سزا دی تو اللہ قیامت کے روز ایک
فرشتہ بھیجیگا جو اسکی گوشت کو جہنم سے بچاویگا اور جو شخص مسلمان پر تہمت کرے عیب لگانیکو تو اللہ اسکو روک رکھیگا جہنم کے پل پر
جبتک اوسکی سزا پوری نہ ہو **عن** جابر بن عبد اللہ وابی طلحۃ بن سہل الانصاری یقولان قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ما من امرئ یخذل امرأ مسلما فی موضع ینتہک فیہ حرمتہ وینتقص فیہ من عرضہ الا
خذلہ اللہ فی موطن یحب فیہ نصرتہ وما من امرئ ینصر مسلما فی موضع ینتقص فیہ من عرضہ وینتہک
فیہ من حرمتہ الا نصرہ اللہ فی موطن یحب نصرتہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ اور ابی طلحہ بن سہل سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی کسی مسلمان کو ذلیل کرے ایسے مقام پر کہ اوسکی عزت جاتی ہو یا اوسکی آبرو گھٹ جاوے تو
اللہ اوسکو ذلیل کریگا ایسے مقام مین جہان وہ اوسکی مدد چاہیگا اور جو کوئی شخص مدد کرے کسی مسلمان کی ایسے مقام مین جہان
اوسکی عزت گھٹتی ہو یا آبرو جاتی ہو تو اللہ اوسکی مدد کریگا ایسے مقام مین جہان وہ اوسکی مدد چاہیگا یعنی قیامت کے روز **عن**
جندب قال جاء اعرابی فاناخ راحلتہ ثم عقلہا ثم دخل المسجد فصلی خلف رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فلما سلم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتی راحلتہ فاطلقہا ثم رکب ثم نادی اللہم ارحمنی ومحمدا ولا
تشرک فی رحمتنا احدا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تقولون ھو اضل ام بعیرہ الم تسمعوا الی ما قال
قالوا بلی **ترجمہ** جندب سے روایت ہے کہ ایک اعرابی آیا اوس نے اپنا اونٹ بٹھایا اور اوسکا پانون باندھ دیا پھر مسجد مین گیا تو رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کے پیچھے نماز پڑھی جب آپ نے سلام پھیرا تو اپنی اونٹ پاس آیا اور اوسکو چھوڑ دیا پھر اوس پر سوار ہوا پھر آواز دی
یا اللہ رحم کر مجھپر اور محمد پر اور کسی پر رحم نہ کر رسول اللہ نے صحابہ کیطرف دیکھکر فرمایا کیا کہتے ہو یہ اعرابی زیادہ احمق ہے یا اوسکا اونٹ
کیا تم نے سنا نہین جو اس نے کہا صحابہ نے کہا کیون نہین سنا - (ایک نسخہ مین یہ باب زیادہ ہے) **باب** ما جاء فی الرجل

عن الرجل قد اغتابه الخ یعنی شخص دوسرے شخص کو اپنی غیبت معاف کر دے **عن** قتادة ایعجز احدکم ان یکون مثل ابی ضمضم او ضمضم شک ابن عبید کان اذا اصبح قال اللهم انی تصدقت بعرضی علی عبادک **ترجمہ** قتادہ سے کہا تم میں سے کوئی عاجز ہے اس بات سے کہ ہو جاوے مثل ابی ضمضم کے یا ضمضم کے شک ہے راوی کو وہ جب صبح ہوتی تو کہتا یا اللہ میں نے اپنی عزت کو تصدق کر دیا تیرے بندوں پر یعنے معاف کیا میں نے انکی غیبت کو **عن** عبد الرحمن بن عجلان قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایعجز احدکم ان یکون مثل ابی ضمضم قالوا ومن ابو ضمضم قال رجل فیمن کان قبلکم بمعناه قال عرضی لمن شتمنی **ترجمہ** عبد الرحمن بن عجلان سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا عاجز ہے تم میں سے کوئی اس بات سے کہ ہو جاوے مثل ابو ضمضم کے صحابہ نے پوچھا وہ کون تھا آپ نے فرمایا ایک شخص تھا اگلے لوگوں میں وہ کہا کرتا تھا عزت میری اوس کی ہے جو مجھے برا کہے یعنے مجھ کو کچھ دعوی نہیں اپنے برا کہنے والے اور غیبت کرنے والے سے

باب فی النهی عن التجسس

ٹوہ لگانے کی ممانعت **عن** معاویة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول انک ان اتبعت عورات الناس افسدتهم او کدت ان تفسدهم فقال ابو الدرداء کلمة سمعها معاوية من رسول الله صلی الله علیه وسلم نفعه الله بها **ترجمہ** معاویہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے اگر تو لوگوں کے پردوں کو دیکھیگا اور اون کے عیبوں کی ٹوہ لگاویگا تو اونکو بگاڑ دیگا یا بگاڑنے کے قریب ہوگا کیونکہ جب وہ گناہ میں فاش ہو جاویگا تو وہ کھلا کھلا گناہ کرینگے اب تو شرم سے چھپ کر کرتے تھے ابو الدرداء نے کہا یہ وہ کلمہ ہے جو معاویہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا اور اللہ نے اون کو اس سے فائدہ دیا **عن** جبیر بن نفیر وکثیر بن مرة وعمرو بن الاسود والمقدام بن معدیکرب وابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الامیر اذا ابتغی الریبة فی الناس افسدهم **ترجمہ** جبیر بن نفیر اور کثیر بن مرہ اور عمرو بن الاسود اور مقدام بن معدیکرب اور ابی امامہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاکم جب گمان پر عمل کریگا اور شرعی ثبوت کو چھوڑ دیگا تو لوگوں کو بگاڑ دیگا۔ **عن** زید قال اتی ابن مسعود فقیل هذا فلان تقطر لحیته خمرا فقال عبد الله انا قد نهینا عن التجسس ولکن ان یظهر لنا شیء ناخذ به **ترجمہ** زید سے روایت ہے عبد اللہ بن مسعود کے پاس ایک شخص لایا گیا لوگوں نے کہا یہ وہ شخص ہے جس کی ڈاڑھی سے شراب ٹپکتا تھا عبد اللہ نے کہا ہم منع کیے گیے ٹوہ لگانے سے لیکن اگر کوئی بات کھلا کھلا دے تو ہم مواخذہ کرینگے

باب فی الستر علی المسلم

مسلمان کے عیب کو چھپانا بہتر ہے **عن** عقبة بن عامر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من رای عورة فسترها کان کمن احیی موءودة **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی کسی عیب کو دیکھے پھر اوسکو چھپا دے تو گویا اوس نے جلا دیا اوس لڑکی کو جو زندہ قبر میں تو دی گئی ہے **عن** دخین کاتب عقبة بن عامر قال کان لنا جیران یشربون الخمر فنهیتهم فلم ینتهوا فقلت لعقبة بن عامر ان جیراننا هؤلاء یشربون الخمر وانی نهیتهم فلم ینتهوا وانا داع لهم الشرط فقال دعهم ثم رجعت الی عقبة مرة اخری فقلت ان جیراننا

قد ابوا ان ينتهوا عن شرب الخمر وانا داع لهم الشرط قال ويحك دعهم فاني سمعت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فذكر معنى حديث مسلم قال ابو داؤد قال هاشم بن القاسم عن ليث في هذا الحديث قال لا
تفعل ولكن عظهم وتهددهم ترجمہ دخین سے روایت ہے جو عقبہ بن عامر کے منشی تھے کہ ہمارے ہمسایوں میں کچھ لوگ تھے
جو شراب پیا کرتے تھے میں نے انکو منع کیا وہ باز نہ آئے میں نے عقبہ بن عامر سے کہا کہ ہمارے ہمسایے اس شراب پیتے ہیں اور میں
نے انکو منع کیا لیکن وہ باز نہ آئے اب میں انکے واسطے کوتوال کو بلاؤنگا عقبہ نے کہا نہیں جانے دو پھر میں نے دوبارہ عقبہ سے
کہا کہ ہمارے ہمسایوں نے شراب پینا نہ چھوڑی اور میں نے منع کیا وہ باز نہ آئے اب میں کوتوال سے اطلاع کرونگا عقبہ نے کہا کہ خرابی
ہو تیری چپ رہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے پھر بیان کیا اوسی حدیث کو جو اوپر گذری ایک روایت میں ہے
کہ عقبہ نے کہا کوتوال سے اطلاع مت کر لیکن انکو نصیحت کر اور ڈرا کہ اگر تم نہ مانو گے تو میں کوتوال کو خبر کر دونگا **باب**
المؤاخاة بھائی چارہ کا بیان **عن** عبد الله بن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم قال المسلم اخو المسلم لا یظلمه ولا یسلمه
من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم
القیمة ومن ستر مسلما ستره الله یوم القیمة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان
دوسرے مسلمان کا بھائی ہے نہ اوسپر ظلم کرے نہ اوسکو مصیبت میں چھوڑ دیوے جو شخص اپنے بھائی کے کام میں ہوگا تو اللہ اوس کے
کام میں ہوگا اور جو کسی مسلمان کی سختی دور کرے اللہ قیامت کے روز اوسکی ایک سختی دور کریگا اور جو مسلمان کے عیب چھپاوے
اللہ اوسکے عیب کو چھپاویگا **باب** المستبان گالی گلوج دینے والوں کا بیان **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال المستبان ما قالا فعلی البادی منهما ما لم یعتد المظلوم ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب دو آدمی گالی گلوج کریں تو دونوں کا گناہ اوسپر ہوتا ہے جس نے شروع کی جبتک زیادتی نہ کرے دوسرا اگر دوسرا
زیادتی کرے تو زیادتی کا گناہ اوسی پر ہوگا **عن** عیاض بن حمار انه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الله
اوحی الی ان تواضعوا حتی لا یبغی احد ولا یفخر احد علی احد ترجمہ عیاض بن حمار سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے مجھکو وحی بھیجی کہ عاجزی کرو یہانتک کہ کوئی دوسرے پر زیادتی نہ کرے نہ ایکدوسرے پر فخر کرے **باب**
الانتصار بدلہ لینے کا بیان **ف** جب ایکدوسرے پر ظلم کرے تو مظلوم کو صبر کرنا بہتر ہے اگر صبر نہ ہو سکے تو بدلہ لیوے برابر کے
ساتھ زیادتی نہ کرے اللہ تعالی فرماتا ہے ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما علیهم من سبیل یعنی جو بدلہ لیوے ظالم کے ظلم کرنے
کے بعد تو اوسپر کچھ مواخذہ نہیں ہے **عن** سعید بن المسیب انه قال بینما رسول الله صلی الله علیه وسلم جالس ومعه
اصحابه وقع رجل بابی بکر فآذاه فصمت عنه ابو بکر ثم آذاه الثانیة فصمت عنه ابو بکر ثم آذاه الثالثة
فانتصر منه ابو بکر فقام رسول الله صلی الله علیه وسلم حین انتصر ابو بکر فقال ابو بکر اوجدت علی یا رسول الله
فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم نزل ملك من السماء یکذبه بما قال لك فلما انتصرت وقع الشیطان

فلم اکن لاجلس اذ وقع الشیطان **ترجمہ** سعید بن المسیب سے روایت ہے رسول اللہ صلعم بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے پاس آپکے
صحابہ بھی بیٹھے تھے اتنے مین ایک شخص نے ابوبکر کو برا کہا اور اونکو ایذا دی ابوبکر چپ ہو رہے پھر اوسنے ایذا دی پھر ابوبکر چپ
ہو رہے پھر اوس نے چھیڑا تو ابوبکر نے جواب دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوٹھ کھڑے ہوئے ابوبکر کو جواب دیتے ہی ابوبکر
نے کہا یا رسول اللہ کیا آپ مجھپر غصے ہوئے آپ نے فرمایا آسمان سے ایک فرشتہ اوترا تہا وہ تیری برا کہنیوالے کو جھٹلا رہا تہا جب
تو نے جواب دیا تو شیطان آن پڑا پھر جب شیطان آن پڑا تو مین بیٹھنے والا نہین **عن** ابن عون قال کنت اسال عن الانتصار
ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما علیهم من سبیل فحدثنی علی بن زید بن جدعان عن ام محمد امراة ابیه
قال ابن عون وزعموا انها کانت تدخل علی ام المؤمنین قالت قالت ام المؤمنین دخل علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وعندنا
زینب بنت جحش فجعل یصنع شیئا بیده فقلت بیده حتی فطنته لها فامسك واقبلت زینب تقحم
لعائشة فنهاها فابت ان تنتهی فقال لعائشة سبیها فسبتها فغلبتها فانطلقت زینب الی علی فقالت ان
عائشة وقعت بکم وفعلت فجاءت فاطمة فقال لها انها حبة ابیك ورب الکعبة فانصرفت فقالت لهم
انی قلت له کذا وکذا فقال لی کذا وکذا قال وجاء علی الی النبی صلی الله علیه وسلم فکلمه فی ذلك **ترجمہ** ابن
عون سے روایت ہے مین انتصار کے معنی پوچھتا تہا اس آیت مین ولمن انتصر بعد ظلمه فاولئك ما علیهم من سبیل تو حدیث بیان کی
مجھسے علی بن زید بن جدعان نے اپنے باپ کے بی بی ام محمد سے لوگ کہتے تھے کہ وہ ام المؤمنین پاس جایا کرتی تھین ام المؤمنین
(عائشہ رض) ہماری پاس بیٹھی تہین آپ اپنے ہاتھ سے مجھے چھیڑنے لگے (جیسے خاوند جورو سے کیا کرتے ہین) مین نے آپکو
ہاتھ کے اشارے سے جتا دیا کہ زینب بنت جحش بیٹھی ہین تو آپ رک گئے اور زینب آن کر عائشہ کو برا کہنے لگین آنحضرت نے
اون کو منع کیا انہون نے نہ مانا تب تو آپ نے عائشہ سے کہا تم بھی انکو برا کہو حضرت عائشہ نے بھی برا کہنا شروع کیا اور لڑائی مین
اون پر غالب ہوئین تو زینب حضرت علی پاس گئین اور اون سے کہا عائشہ نے تم کو برا بھلا کہا اور ایسا کیا ایسا (زینب بنی ہاشم مین
سے تہین اور علی بھی بنی ہاشم تھے اسواسطے زینب نے اون سے شکایت کی) پھر فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا تشریف لائین آنحضرت
پاس (حضرت عائشہ کی شکایت کرنیکو کہ انہون نے بنی ہاشم کو برا کہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ تیرے باپ کے
چہیتی ہین قسم ہے کعبے کی رب کی (یعنی گو انہون نے قصور کیا ہو مگر تم درگزرو اس خیال سے کہ تمہارے باپ اون سے محبت رکھتے ہین)
یہ سنکر حضرت فاطمہ زہرا تشریف لے گئین اور بیان کیا بنی ہاشم سے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا آپ نے ایسا
فرمایا پھر حضرت علی تشریف لے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور گفتگو کی آپ سے اسبارے مین **باب** فی النهی عن
سب الموتی مردون کو برا کہنا منع ہے اگرچہ وہ برے ہون لیکن شرط یہ ہے کہ وہ مسلمان ہون تو اونکا ذکر برائی کے ساتھ نہ کرے
وسنا منہ کرے الا **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا مات صاحبکم فدعوه ولا تقعوا
فیه **ترجمہ** حضرت ام المؤمنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تمہارا رفیق مر جاوے پھر اوسکی برائی چھوڑ دو

اور اسکا عیب بیان نہ کرو عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذکروا محاسن موتاکم وکفوا عن
مساویهم ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے مردون کی خوبیان کو بیان کرو اور اون
کی برائیان مت بیان کرو **باب** فی النهی عن البغی شرارت اور تکبر کا بیان **عن** ابی هریرة سمعت رسول الله صلی الله
علیه وسلم یقول کان رجلان فی بنی اسرائیل متواخیین فکان احدهما یذنب والاخر مجتهد فی العبادة
فکان لایزال المجتهد یری الاخر علی الذنب فیقول اقصر فوجده یوما علی ذنب فقال له اقصر فقال خلنی
وربی ابعثت علی رقیبا فقال والله لایغفر الله لك او لا یدخلك الله الجنة فقبض روحهما فاجتمعا
عند رب العلمین فقال لهذا المجتهد اکنت بی عالما او کنت علی ما فی یدی قادرا وقال للمذنب اذهب فادخل
الجنة برحمتی وقال للاخر اذهبوا به الی النار قال ابو هریرة والذی نفسی بیده لتکلم بکلمة اوبقت دنیاه
واخرته ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بنی اسرائیل میں دو شخص تھے برابر کے ایک
تو دونون باہم ایک گناہ کیا کرتا تھا دوسرا عبادت کیا کرتا تھا ہمیشہ عبادت کرنیوالا دوسرے شخص کو گناہ کرتے دیکھتا اور کہتا باز رہ
ایک دن اوسکو ایک گناہ کرتے ہوئے پایا تو کہنے لگا باز رہ وہ بولا تو چھوڑ دے مجھکو میرے پروردگار کے ساتھ کیا تو میرا نگہبان ہو کر آیا ہے
وہ بولا قسم خدا کی اللہ تجھے نہ بخشیگا یا تجھے جنت میں نہ لیجاویگا پھر دونون مر گئے اور اون کی روحیں ایک تھے پروردگار کے پاس گئیں
پروردگار نے عبادت کرنیوالے سے کہا کیا تو میرا حال جانتا تھا یا میری اوپر اختیار رکھتا تھا (جو تو نے قسم کہائی کہ اللہ اوسکو نہ بخشیگا
یا جنت نہ دیگا کیا جنت دوزخ تیری اختیار میں ہے) پھر گناہ گار سے کہا جا تو جنت میں جا میری رحمت سے اور عبادت کرنیوالے کو
کہا اسکو جہنم میں لیجاؤ ابو ہریرہ نے کہا قسم اوسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے اوس نے ایسی بات کہی جس سے اوسکی دنیا اور آخرت
دونون بگڑ گئیں (دنیا تو اسوسطے کہ زندگی بھر تکلیف اوٹہائی عبادت کی نفس کی خواہشون سے محروم رہا اور آخرت کی تباہی
تو ظاہر ہے یہی حال ہوگا ہر متکبر خود پرست کا جو اپنی عبادت اور تقوی کے سامنے اور خدا کے بندون کو حقیر سمجھے اور اپنے تئین جنتی جانے
اور اون کو دوزخی اللہ تعالی کو عبادت کی حاجت نہیں وہ تو عاجزی اور بندگی اور مسکینی جہانتک ہو پسند کرتا ہے) **عن** ابی بکرة
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما من ذنب احدان یعجل الله تعالی لصاحبه العقوبة فی الدنیا مع
ما یدخر له فی الاخرة مثل البغی وقطیعة الرحم ترجمہ ابو بکرہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی
گناہ اس سزا کے لائق نہیں ہے کہ اللہ تعالی اوسکے کرنیوالے کو دنیا میں عذاب دیوے سوا اس عذاب کے جو آخرت میں اوسکے
لیے رکھ چھوڑا ہے شرارت اور تکبر اور ناتا توڑنے سے زیادہ (یعنی سب گناہوں میں زیادہ سے زیادہ سزا کے لائق یہی دو گناہ ہیں)
باب فی الحسد حسد کا بیان **عن** ابی هریرة ان النبی صلی الله علیه وسلم قال ایاکم والحسد فان الحسد
یاکل الحسنات کما تاکل النار الحطب او قال العشب ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا بچو تم حسد سے کیونکہ حسد کہا لیتا ہے نیکیوں کو جیسے آگ کہا لیتی ہے لکڑی کو یا گہانس کو **عن** انس بن مالك ان رسول الله

صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول لا تشددوا علی انفسکم فیشدد علیکم فان قوما شددوا علی انفسہم فشدد

اللہ علیہم فتلک بقایاہم فی الصوامع والدیار رہبانیۃ ابتدعوہا ما کتبناہا علیہم ثم غدا من الغد

فقال الا ترکب لتنظر ولتعتبر قال نعم فرکبوا جمیعا فاذا ہم بدیار باد اہلہا وانقضوا وفنوا خاویۃ علی

عروشہا فقال اتعرف ہذہ الدیار فقال ما اعرفنی بہا وباہلہا ہذہ دیار قوم اہلکہم البغی ان

الحسد یطفی نور الحسنات والبغی یصدق او یکذبہ والعین تزنی والکف والقدم والجسد واللسان

والفرج یصدق ذلک ویکذبہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مت سختی کرو اپنی

جانون پر نہیں تو تم پر بھی سختی ہوگی کیونکہ بعض لوگون نے سختی کی تھی اپنی جانون پر تو اللہ نے سختی کی اون پر یہی ون کی نشانیان

ہیں گرجاؤن اور گھرون میں وہ سختی کیا تھی درویشی (دنیا کی لذتون کو چھوڑ دینا) انہون نے اوسکو خود نکال لیا تھا اللہ نے

اون پر فرض نہیں کی تھی پھر انس نے کہا پھر صبح کو میں انس کے پاس گیا انہون نے کہا تم سوار نہیں ہوتے اللہ کی قدرت دیکھنے کو

اور عبرت لینے کو میں نے کہا ہان پھر سب سوار ہوئے تو ایسے گھرون پہ گذرے جنکے رہنے والے گئے اور گذر گئے تھے اور گھر کہنڈر کیطرح چھتون

پر گر پڑے تھے انس نے کہا تم جانتے ہو ان گھرون کو میں نے کہا میں جانتا ہون ان گھرون کو اور گھر والون کو یہ ان لوگون کے گھر ہیں جنکو ہلاک

کر دیا شرارت نے بیشک حسد بجھا دیتا ہے نیکیون کے نور کو اور شرارت اور خود پسندی اوسکو سچ کرتی ہے یا جھوٹھ یعنی اگر زیادتی اور شرارت

ہوئی تو حسد نیکی کی تصدیق ہوتی ہے ورنہ تکذیب ہوتی ہے اور آنکھ میں زنا کرتی ہیں اور ہتھیلیان اور پانون اور بدن اور زبان اور شرمگاہ

اوسکی تصدیق کرتی ہیں یا تکذیب **باب فی اللعن** لعنت کرنیکا بیان **عن** ابی الدرداء یقول قال رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم ان العبد اذا لعن شیئا صعدت اللعنۃ الی السماء فتغلق ابواب السماء دونہا ثم تہبط الی الارض

فتغلق ابوابہا دونہا ثم تاخذ یمینا وشمالا فاذا لم تجد مساغا رجعت الی الذی لعن فان کان لذلک

اہلا والا رجعت الی قائلہا ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کسیکو لعنت کرتا ہے

تو وہ لعنت آسمان کیطرف جاتی ہے اوسکے جاتے ہی آسمان کے دروازے بند ہوجاتے ہیں وہ زمین پر اوترتی ہے زمین کے دروازے بند ہوجاتے

ہیں پھر وہ داہنے بائین گھوما کرتی ہے جب کوئی رستہ نہیں پاتی تو اوس شخص پر جاتی ہے جس پر لعنت کی اگر وہ لعنت کے لائق ہے اور جو

وہ لعنت کے لائق نہیں ہوتا تو کہنے والے پر لوٹ آتی ہے **ف** وہ خود ملعون ہوجاتا ہے اسواسطے لعنت میں احتیاط کرنا چاہیے جن

لوگون پر اللہ نے لعنت کی جیسے ظالمین اور فاسقین اور کافرین اور مشرکین انہی پر لعنت کرے اور جن لوگون پر اللہ اور اوسکے رسول نے

لعنت نہیں کی اون پر لعنت نکرنا بہتر ہے اگرچہ وہ لعنت کے مستحق ہون **عن** سمرۃ بن جندب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم

قال لا تلاعنوا بلعنۃ اللہ ولا بغضب اللہ ولا بالنار ترجمہ سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت لعنت

کیا کرو اللہ کی لعنت سے اور اوسکے غضب سے اور جہنم سے یعنی کسی کو یون نہ کہو تجھ پر خدا کی لعنت (یا پھٹکار) یا اوسکا غضب ہو **عن** ابی الدرداء

قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یکون اللعانون شفعاء ولا شہداء ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے

مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے لعنت کرنیوالے سفارش کرینگے نہ گواہ ہونگے قیامت مین (مطلب یہ ہے
کہ یہ اس امت سے باہر ہین یعنی کہ آپ کی امت گواہ ہوگی اور امتون پر قیامت کے روز) **عن** ابن عباس ان رجلا لعن
الریح وقال مسلم ان رجلا نازعته الریح رداءه علی عهد النبی صلی الله علیه وسلم فلعنها فقال النبی صلی الله علیه
وسلم لا تلعنها فانها مأمورة وانه من لعن شیئا لیس له باهل رجعت اللعنة علیه ترجمہ ابن عباس سے روایت
ہے ایک شخص کی چادر ہوا نے اوڑا دی تو اوسنے لعنت کی ہوا پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین آپ نے فرمایا مت لعنت
کر ہوا پر کیونکہ وہ تابعدار ہے یعنی ہوا کا کیا قصور وہ تو اپنے مالک کے حکم کے موافق تیز اور دھیمی ہوتی ہے اور بیشک جو کوئی لعنت
کریگا کسی چیز پر جو لائق لعنت کے نہین ہے تو وہ لعنت اوسی پر لوٹ جاویگی **باب** فیمن دعا علی ظالمه ظالم کو بددعا کرنا
کیسا ہے **عن** عائشة قالت سرق لها شیء فجعلت تدعو علیه فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم
لا تسبخی عنه ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے اون کی کوئی چیز چوری گئی تو اونھون نے چور کو بددعا کرنی شروع کی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت کم کر عذاب چور پر سے **ف** یعنی دنیا مین تو جتنا اوسکو برا بھلا کہے اپنا غصہ نکالنے کے
واسطے اتنا آخرت مین اوسکا عذاب کم ہوگا بلکہ تیرا ثواب اور اجر جاتا رہے تو کچھ تعجب نہین ہے کیا فائدہ گالیان بکنی اور کوسنی
سے چپ رہنا اور صبر کرنا لاکھ درجے بہتر ہے آخر وہ چیز تو ملنی والی نہین کچھ ہی کوسو یا کاٹو **باب** فی ہجرة الرجل
اخاه یعنی بھائی کی ملاقات چھوڑ دینا (خفا ہوکر) کیسا ہے **عن** انس بن مالک ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال لا تباغضوا ولا تحاسدوا ولا تدابروا وکونوا عباد الله اخوانا ولا یحل لمسلم ان یهجر اخاه
فوق ثلث لیال ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بغض (دشمنی) رکھو ایک
دوسرے سے نہ حسد کرو ایک دوسرے سے نہ پیٹھ دکھاؤ ایک دوسرے کو (یعنی ملاقات چھوڑ دو) اور ہو جاؤ اللہ کے بندے آپس مین
بھائی بھائی اور نہین درست ہے کسی مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کا اپنے اوسکی ملاقات ترک کر دینا دنیا کی رنج کی وجہ سے تین
رات سے زیادہ **ف** مطلب ضرور ہے کہ تین رات کے اندر صفائی کرے یعنی خطابی نے کہا مراد حدیث سے یہ ہے کہ کوئی اپنے بھائی کو
چھوڑ دیوے غصہ اور ملال کی وجہ سے تو اجازت دی تین رات تک کیونکہ یہ مدت تھوڑی ہے لیکن باپ کو اپنی اولاد کا چھوڑ دینا یا خاوند
کا جورو کو اور جو ان کے مشابہ ہے اوسمین تین رات کی قید نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعضی بیبیون کو ایک مہینے سے
زیادہ تک چھوڑ دیا ہے سیوطی نے کہا جو ممانعت چھوڑ دینے کی اس حدیث مین ہے وہ اوس صورت مین ہے کہ ترک ملاقات دنیا
کی باعث سے ہو جیسے دوستی کے حقوق مین کمی کرے لیکن جو ترک ملاقات دین کے لیے ہو جیسے اہل بدعات کا چھوڑ دینا وہ اس سے
مستثنی ہے اونکا چھوڑنا درست ہے جبتک وہ توبہ کرین **عن** ابی ایوب الانصاری ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال
لا یحل للمسلم ان یهجر اخاه فوق ثلثة ایام یلتقیان فیعرض هذا ویعرض هذا وخیرهما الذی یبدأ بالسلام
ترجمہ ابو ایوب انصاری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین درست ہے مسلمان کو چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن

زیادہ سطور سے کہ جب سامنا ہو تو یہ اوس سے پھر جاوے وہ اس سے پھر جاوے بہتر اون دونون مین وہ ہے جو پہلے سلام کرے

عن ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لمؤمن ان یہجر مؤمنا فوق ثلث فان مرت بہ ثلث

فلیلقہ فلیسلم علیہ فان رد علیہ السلام فقد اشترکا فی الاجر وان لم یرد علیہ فقد باء بالاثم

زاد احمد وخرج المسلم من الہجرۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین ہے
کہ چھوڑ دے مسلمان کو تین دن سے زیادہ اگر تین دن گزر جاوین تو اوس سے ملاقات کرے اور اوسکو سلام کرے پھر اگر اوس نے
جواب دیا تو دونون شریک ہوگئے (ملجاینگے) ثواب مین اور جو جواب نہ دیا تو سارا گناہ اوسی پر پڑا احمد کی روایت مین اتنا
زیادہ ہے کہ سلام کرنیوالا چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یکون
لمسلم ان یہجر مسلما فوق ثلثۃ فاذا لقیہ سلم علیہ ثلث مرار کل ذلک لا یرد علیہ فقد باء باثمہ ترجمہ حضرت
عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو نہ چاہیے کہ چھوڑ دے دوسرے مسلمان کو تین دن سے زیادہ
جب اوس سے ملے تو اوسکو سلام کرے تین مرتبہ اگر وہ تینون بار مین جواب نہ دے تو سارا گناہ سمیٹ لیگا عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلث فمن ہجر فوق ثلث فمات دخل النار
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہین ہے چھوڑ دینا اپنے بھائی کا تین دن سے
زیادہ جو شخص چھوڑ دیگا تین دن سے زیادہ پھر مر جاویگا تو جہنم مین جاویگا عن ابی خراش السلمی انہ سمع رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ہجر اخاہ سنۃ فہو کسفک دمہ ترجمہ ابو خراش سلمی (اس روایت مین سلمی ہے
اور صحیح اسلمی ہے نام اوسکا حدرد بن ابی حدرد ہے) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو شخص اپنے بھائی
کو چھوڑ دے ایکسال تک تو گویا اوسکو قتل کیا (یعنی گناہ مین قریب قریب مین یہ دونون جرم شدید کے طور پر ہین) عن
ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تفتح ابواب الجنۃ کل یوم اثنین وخمیس فیغفر فی ذلک
الیومین لکل عبد لا یشرک باللہ شیئا الا من بینہ وبین اخیہ شحناء فیقال انظروا ہذین حتی یصطلحا قال
ابوداؤد اذا کانت الہجرۃ للہ فلیس من ہذا بشئ عمر بن عبد العزیز غطی وجہہ عن رجل ترجمہ ابوہریرہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھولے جاتے ہین دروازے جنت کے ہر پیر و جمعرات کو پھر بخشدیا جاتا ہے ان دونون دنون مین ہر
بندہ جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہین کرتا مگر وہ بندہ جو اپنے بھائی سے بغض رکھتا ہو (بخشا نہین جاتا) اور کہا جاتا ہے ان دونون
کو مہلت دو جب تک ملجاوین۔ ابوداؤد نے کہا ان حدیثون مین وہ چھوڑ دینا داخل نہین ہے جو اللہ کیلیے ہو عمر بن عبد العزیز نے اپنا
منہ ڈھانپ لیا تھا ایک شخص سے (جس سے ملنا منظور نہ تھا) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بعض بی بیون کو چھوڑ دیا تھا
اور عبد اللہ بن عمر نے اپنی ایک بیٹی کو چھوڑ دیا تھا اور میمون بن مہران نے کہا چھوڑ دے احمق کو اس سے بہتر کوئی علاج نہین باب
فی الظن یہ بدگمانی کرنا برا ہے عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایاکم والظن فان الظن اکذب

الحدیث ولا تجسسوا ولا تحسسوا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم بدگمانی
سے کیونکہ بدگمانی پلے سرے کا جھوٹ ہی اور نہ ٹوہ لگاؤ آپ نہ دوسری کو لگانے دو **باب** فی النصیحۃ خلوص
دل سے خیرخواہی) کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن مرآۃ المؤمن والمؤمن
اخو المؤمن یکف علیہ ضیعتہ ویحوطہ من ورائہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا مسلمان آئینہ ہی دوسری مسلمان کا (تو جسقدر صاف ہی اوسی قدر بہتر ہے اگر ذرا بھی میل آویگا آئینہ کام کا نہی گا مقصود
یہہ ہی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی اصلاح اسطرح کری کہ مانند آئینہ کے رہے جیسے آئینہ مین صورت کے عیب دکھلائی دیتے ہین اوسی
مین سیرت کے عیب معلوم ہون اور اونکی اصلاح کرے) اور مسلمان بھائی ہی دوسری مسلمان کا روکے نقصان اوسکا اور حفاظت کری اوسکی
اوسکی پیٹھ پیچھے (یعنی اوسکی غیبت مین جب کوئی اوسکا مال لیا چاہے یا اوسکی عزت مین خلل ڈالے اوسکو برا کہے تو حتی المقدور اپنے بھائی
کی مدد کرے اور اوسکو منع کرے **باب** فی اصلاح ذات البین میل جول کرا دینے کی فضیلت **عن** ابی الدرداء قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا اخبرکم بافضل من درجۃ الصیام والصلوۃ والصدقۃ قالوا بلی
قال اصلاح ذات البین وفساد ذات البین الحالقۃ **ترجمہ** ابی الدرداء سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کیا مین تم کو بتاؤن وہ بات جو بہتر ہے درجہ مین روزی اور نماز اور زکوۃ سے لوگون نے کہا کیون نہین یا رسول اللہ آپ
نے فرمایا میل جول کرا دینا آپس مین۔ آپس کی لڑائی اور بہت مونڈنیوالی ہے (یعنی دین کو جڑ سے میٹ دیتی ہی اس حدیث سے
معلوم ہوا کہ اتفاق اور اتحاد دین اسلام مین اصل اصول ہی اور پھوٹ اور نا اتفاقی سب خرابیون کی جڑ ہی جہانتک ہو سکے اسکو مٹانا
چاہیے) **عن** حمید بن عبد الرحمن عن امہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یکذب من نمی بین اثنین لیصلح
وقال احمد ومسدد لیس بالکاذب من اصلح بین الناس فقال خیرا ونمی خیرا **ترجمہ** حمید بن عبد الرحمن نے
اپنی ماں سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹ نہین بولا وہ شخص جسنے بات بنائی دو آدمیون مین
صلح کرا دینے کے لیے۔ احمد اور مسدد کی روایت مین ہی جھوٹا نہین ہی وہ جو صلح کرا دی لوگون مین پھر وہ نیک بات کہے یا بنا دے
ف بات بنانیکے یہ معنے دو آدمیون مین لڑائی ہی اب ایک شخص ان مین میل کرانیکے لیے دوسرے کیطرف سے یہ باتین کہی کہ وہ تمہاری تعریف
کرتا تھا یا تم سے بہت محبت رکھتا ہی تاکہ اون دونون مین ملاپ ہو جاوے تو درست ہی اگرچہ دوسرے نے یہ باتین نہ کی ہون اور جھوٹ کا
گناہ نہ ہوگا بقول شخصی دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز **عن** ام کلثوم بنت عقبۃ قالت ما سمعت رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرخص فی شیء من الکذب الا فی ثلث کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا اعدہ
کاذبا الرجل یصلح بین الناس یقول القول ولا یرید بہ الا الاصلاح والرجل یقول فی الحرب والرجل یحدث
امرأتہ والمرأۃ تحدث زوجھا **ترجمہ** ام کلثوم بنت عقبہ سے روایت ہی مین نے نہین سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اجازت
دیتے ہوئے جھوٹ بولنے کی مگر تین مقامون مین آپ فرماتے تھے مین جھوٹا نہین جانتا اوس شخص کو جو صلح کرا دی لوگون مین اور

کوئی بات بناکر کہدے جس سے ملاپ کر دینا منظور ہو یا لڑائی مین کوئی بات بناکر کہے جس سے دشمن گہبرا وے اور مسلمانون کی قوت ہو مثلاً
اپنی شوکت بیان کرے اور کافرون کی قلت اور بے سامانی یا نامردی یا خاوند اپنی جورو سے کہے یا جورو اپنے خاوند سے کہے (ایک دوسرے
کی محبت سے) **ف** خطابی نے کہا مراد وہ نہین ہے جو صریح جہوٹ ہو کیونکہ وہ کسی حال مین درست نہین بلکہ درست وہ جہوٹ
ہے جسکے ایک معنے مخفی ہون اور وہ سچ ہون لیکن مخاطب اسکے کہلے ہوئے معنے سمجہے مثال اسکی یہہ ہے کہ کافرون نے مدینے کے راہ مین
ابوبکر صدیق رضہ سے پوچھا تمہارے پیچھے اونٹ پر کون بیٹھا ہے انہون نے کہا جل یہدینی السبیل یعنی ایک شخص ہے جو مجہکو
راہ بتاتا ہے ابوبکر کی یہ غرض تہی کہ دین کی راہ بتاتے ہین اور ایمان کی ہدایت کرتے ہین اور کافر یہہ سمجہے کہ کوئی رستہ بتانیوالا
ہے یہ نہ سمجہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اگر ابوبکر صاف صاف کہدیتے کہ یہ محمد ہین تو وہ ایذا پہونچاتے پس درحقیقت جہوٹ نہین ہے
لیکن مخاطب کے فہم کے خلاف ہونے سے جہوٹ کہا جاتا ہے اور اسکو عربی مین توریہ کہتے ہین وہ درست ہے ایسے مقامون مین جہان ضرورت
پڑجاوے نہ صریح جہوٹ اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کا جہوٹ بھی توریہ تہا واللہ اعلم **باب فی النہی عن الغناء** گانے کا بیان **عن**
الربیع بنت معوذ بن عفراء قالت جاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل علی صبیحة بنی بی فجلس علی فراشی
کمجلسک منی فجعلت جویریات یضربن بدف لہن ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر الی ان قالت احداہن
وفینا نبی یعلم ما فی غد فقال دعی ہذا وقولی الذی کنت تقولین ترجمہ ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے اوس رات کی صبح کو جس رات مین اپنے خاوند پاس رہی (یعنی شادی کی
صبح کو) تو آپ بیٹھے میرے بچھونے پر جیسے تو بیٹھا ہے میرے پاس یہ خطاب ہے خالد بن ذکوان کیطرف جو روایت کرتا ہے اس
حدیث کو ربیع سے) پھر ہماری چہوکریون نے دف بجانا اور گانا شروع کیا وہ بیان کرتی تہین ہمارے باپ دادون کا جو
مارے گئے تہے جنگ بدر مین یہانتک کہ ان مین سے ایک بولی وفینا نبی یعلم ما فی غد یعنی ہم مین ایک نبی ہے جو کل ہونیوالی بات
جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ مت کہہ وہی کہہ جو کہتی تہی **ف** معلوم ہوا کہ شادی مین گانے اور دف بجانیکی اجازت ثابت
ہوئی **عن** انس قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینة لعبت الحبشة لقدومه فرحا بذلک
لعبوا بحرابہم ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مدینے مین تشریف لائے تو حبشی آپکے آنے کی خوشی مین
کہیلے (ناچے) اپنی برچہیون کے ساتھ **باب کراہیة الغناء والزمر** گانے اور بجانیکی ممانعت **عن** نافع قال سمع
ابن عمر مزمارا قال فوضع اصبعیہ علی اذنیہ ونأی عن الطریق وقال لی یا نافع ہل تسمع شیئا قال فقلت
لا قال فرفع اصبعیہ من اذنیہ وقال کنت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسمع مثل ہذا فصنع
مثل ہذا قال ابو داود ہذا حدیث منکر ترجمہ نافع سے روایت ہے ابن عمر رضہ نے ایک باجے کی آواز سنی تو انگلیان
اپنے کانون مین رکہین اور رستے سے دور ہوگئے تاکہ آواز کان مین نہ آوے اور مجہسے کہا اے نافع اب تم کچہ سنتے ہو مین نے کہا
نہین انہون نے انگلیان کانون سے نکالین اور کہا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا آپکو بھی ایسی آواز کی

تو آپ نے ایسا ہی کیا یعنی کان بند کر لیے) ابو داؤد نے کہا یہ حدیث منکر ہے **ف** سیوطی نے قرۃ العیون میں کہا ہے
شمس الدین ابن عبد الہادی نے اس حدیث کو ضعیف کہا محمد طاہر نے اور کہا کہ متفرد ہوا ساتھ اسکے سلیمان یعنی حافظ نے
ہے حالانکہ یہ صحیح نہیں سلیمان کی حدیث مشہور ہے اور توثیق کی اسکی کئی اماموں نے اور متابعت کی اسکی میمون بن مہران نے نافع
سے سند ابی یعلی میں اور مطعم بن مقدام کی طبرانی میں پس یہ دونوں متابع ہیں سلیمان کے پھر دفع کیا اعتراض کو ابن طاہر کے ساتھ تقریر طویل کے

باب في الحكم في المخنثين ہیجڑوں اور زنانوں کا بیان **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم اتي بمخنث قد
خضب يديه ورجليه بالحناء فقال النبي صلى الله عليه وسلم ما بال هذا فقيل يا رسول الله يتشبه
بالنساء فامر به فنفي الى النقيع قالوا يا رسول الله الا نقتله فقال اني نهيت عن قتل المصلين **ترجمہ** ابوہریرہ
سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس ایک زنانہ آیا جس نے اپنا ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگی تھی آپنے فرمایا اسکا کیا
حال ہے لوگوں نے کہا یا رسول اللہ وہ عورت بنتا ہے آپنے حکم کیا وہ نکالا گیا نقیع کیطرف (شہر مدینہ سے ابو اسامہ نے کہا
نقیع ایک جانب ہے مدینہ سے اور بقیع میں نہیں ہے) لوگوں نے کہا یا رسول اللہ کیا ہم اسکو مار ڈالیں آپنے فرمایا منع کیا گیا میں
نمازیوں کو مارنے سے **عن** ام سلمة ان النبي صلى الله عليه وسلم دخل عليها وعندها مخنث وهو يقول لعبد الله
اخيها ان يفتح الله الطائف غدا دللتك على امراة تقبل باربع وتدبر بثمان فقال النبي صلى الله عليه وسلم
اخرجوهم من بيوتكم **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکے پاس آئے اور وہاں ایک ہیجڑا بیٹھا تھا وہ عبد اللہ
انکے بھائی سے کہنے لگا اگر اللہ تعالیٰ کل طائف فتح کر دیگا تو میں تجھکو ایک عورت بتاؤنگا جب وہ سامنے آتی ہے تو چار شکنیں لیکر
آتی ہے اور جب پیٹھ پھیرتی ہے تو آٹھ شکنیں لیکر جاتی ہے (یعنی خوب موٹی اور تیار ہے اوسکے پیٹ پر چار شکنیں ہیں سامنے سے
اور پیچھے سے وہ آٹھ معلوم ہوتی ہیں چار اس طرف اور چار اوس طرف) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکال دو ان
زنانوں کو اپنے گھروں سے کیونکہ وہ عورتوں کی خوبی اور برائی سے واقف ہیں گو جماع پر قادر نہ ہوں **عن** ابن عباس
ان النبي صلى الله عليه وسلم لعن المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء قال واخرجوهم من بيوتكم
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی ہیجڑے اور زنانے مردوں پر اور ان عورتوں
پر جو مرد بنتیں اور فرمایا نکال دو زنانوں کو اپنے گھروں میں سے **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم لعن
المخنثين من الرجال والمترجلات من النساء قال واخرجوهم من بيوتكم واخرجوا فلانا وفلانا
يعني المخنثين **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی زنانے مردوں پر اور مردانی
عورتوں پر اور فرمایا نکال دو زنانوں کو اپنے گھر سے اور نکالو فلان فلان ہیجڑے کو **باب** اللعب بالبنات گڑیوں سے کھیلنا
عن عائشة قالت كنت العب بالبنات فربما دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وعندي الجواري فاذا
دخل خرجن واذا خرج دخلن **ترجمہ** عائشہ سے روایت ہے میں گڑیوں سے کھیلتی تھی تو کبھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے

ترجمہ عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے
تو وہ ہم میں سے نہیں ہے یعنی یہ امر مسلمانوں کے طریقے کے خلاف ہے کہ خوردوں پر شفقت نہ ہو اور بزرگوں کی تعظیم نہ کیجاوے

باب فی النصیحۃ نصیحت کا بیان **ف** نصیحت کے معنی لغت میں خلوص کے ہیں اور اور بھی معانی ہیں کہ ان سب
ایک لفظ کے ساتھ تعبیر نہیں ہوسکتی لیکن اللہ کے ساتھ نصیحت وہ یہ ہے کہ اوسکو وحدہ لاشریک جانے اور جو نیک کام کرے
اوسی کی رضامندی کے لیے کرے اور کتاب اللہ کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اوس پر ایمان لاوے اور عمل کرے اور رسول کے ساتھ نصیحت
یہ ہے کہ اوسکی نبوت کی تصدیق کرے اور جن باتون کا حکم کرے اوسکو مانے اور جن سے منع کرے اون سے باز رہے اور مسلمان حاکموں کے
ساتھ نصیحت یہ ہے کہ حق بات مین اونکی تابعداری کرے اور بغیر کسی وجہ شرعی کے اونکی اطاعت سے منہ نہ موڑے اور بغاوت نہ کرے
اور عوام مسلمانوں کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اون کو نیک باتون کی تعلیم کرے اور بری باتون سے منع کرے تمام ہوا کلام خطابی کا اور قاۃ
الصعود میں ہے علما کے ساتھ نصیحت یہ ہے کہ اون کے فتوی پر عمل کرے اور اون کی تعظیم اور اکرام کرے واللہ اعلم **عن** تمیم الداری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ ان الدین النصیحۃ
قالوا لمن یا رسول اللہ قال للہ ولکتابہ ولرسولہ ولائمۃ المؤمنین وعامتہم اولائمۃ المسلمین وعامتہم
ترجمہ تمیم داری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین کیا ہے نصیحت ہے دین کیا ہے نصیحت ہے دین کیا ہے نصیحت ہے
لوگون نے کہا کن کے ساتھ نصیحت ہے یا رسول اللہ آپ نے فرمایا اللہ کے ساتھ اور اوسکی کتاب کے ساتھ اور اوسکے رسول کے
ساتھ اور مسلمان حاکموں کے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ **عن** جریر قال بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
علی السمع والطاعۃ والنصح لکل مسلم قال الکاد اذا بایع النبی او اشتری قال اما ان الذی اخذنا منک
احب الینا مما اعطیناک فاختر **ترجمہ** جریر سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی سننے اور ان
لینے پر یعنی جو حکم آپ فرماوینگے اوسکو سنینگے اور قبول کرینگے اور نصیحت کرنے پر ہر مسلمان کے ساتھ یعنی اس قرار
پر کہ مین ہر مسلمان کا دل سے خیر خواہ رہونگا پھر جریر جب کوئی چیز بیچتے یا خریدتے تو کہدیتے بہائی جو چیز ہم تم سے لیتے ہین وہ
ہم کو زیادہ پسند ہے اوس چیز سے جو ہم تم کو دیتے ہین اب تمہین اختیار ہے (یا بیچو یا نہ بیچو خرید و یا نہ خریدو) **باب فی العونۃ**
للمسلم مسلمانکو مدد دینے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نفس عن مسلم کربۃ من کرب الدنیا
نفس اللہ عنہ کربۃ من کرب یوم القیمۃ ومن یسر علی معسر یسر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ ومن ستر علی مسلم
ستر اللہ علیہ فی الدنیا والآخرۃ واللہ فی عون العبد ما کان العبد فی عون اخیہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلعم نے فرمایا جو شخص کسی مسلمان پر سے دنیا کی کوئی سختی اوٹھا دیگا تو اللہ اوسکے اوپر سے قیامت کی سختی اوٹھا دیگا اور جو کوئی آسانی
کریگا تنگدست پر (اوسپر روپیہ وصول کرنے مین) تو اللہ اوسپر آسانی کریگا دنیا اور آخرت مین اور جو کوئی مسلمان کا عیب چھپا دیگا
تو اللہ اوسکا عیب چھپا دیگا دنیا اور آخرت مین اور اللہ جل جلالہ اپنے بندے کی مدد مین ہوگا جبتک وہ اپنے بہائی کی مدد مین ہوگا

عن حذیفة قال قال نبیکم صلی الله علیه وسلم کل معروف صدقة ترجمہ حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر ایک بھلی بات ایک صدقے کا ثواب رکھتی ہے باب فی الاسماء ناموں کا بیان عن ابی الدرداء
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انکم تدعون یوم القیمة باسمائکم واسماء آبائکم فاحسنوا
اسمائکم ترجمہ ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم قیامت میں بلائے جاؤ گے
اپنے ناموں اور اپنے باپ دادا کے ناموں سے تو اچھے نام رکھا کرو عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم
احب الاسماء الی الله عز وجل عبد الله وعبد الرحمن ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کو سب ناموں میں زیادہ پسند نام ہیں عبد اللہ عبد الرحمن عن ابی وهب الجشمی وکانت له
صحبة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم تسموا باسماء الانبیاء واحب الاسماء الی الله عبد الله وعبد الرحمن
واصدقها حارث وهمام واقبحها حرب ومرة ترجمہ ابو وہب جشمی سے روایت ہے وہ صحابی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا پیغمبروں کے نام رکھا کرو اور سب ناموں میں زیادہ پسند اللہ کو عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں اور سب ناموں میں
سچے یہ نام ہیں (جو اسم بامسمی ہیں) حارث (کھیتی کرنیوالا یا کمانے والا انسان کو بغیر اسکے مفر نہیں ہے) اور ہمام (رنج اندیشہ
والا کوئی آدمی فکر اور رنج سے خالی نہیں) اور سب ناموں میں بدتر یہ نام ہیں حرب (لڑائی کیونکہ لڑائی کا نام برا ہے) اور مرہ
(کڑوا اور تلخ) عن انس قال ذهبت بعبد الله بن ابی طلحة الی النبی صلی الله علیه وسلم حین ولد والنبی
صلی الله علیه وسلم فی عباءة یهنأ بعیرا له قال هل معک تمر قلت نعم قال فناولته تمرات فالقاهن فی فیه
فلاکهن ثم فغر فاه فاوجرهن ایاه فجعل الصبی یتلمظ فقال النبی صلی الله علیه وسلم حب الانصار التمر
وسماه عبد الله ترجمہ انس سے روایت ہے میں عبد اللہ بن ابی طلحہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لے گیا جب
وہ پیدا ہوا آپ اسوقت ایک عبا پہنے ہوئی اپنے اونٹ کو دوا لگا رہے تھے آپنے پوچھا تیرے پاس کھجور ہے میں نے کہا ہاں
پھر میں نے آپکو کئی کھجوریں دیں آپنے اونکو اپنے منہ میں ڈالا اور چبا کر بچے کا منہ کھولا اور اوسکے منہ میں ڈال دیا بچہ اپنی زبان
چلانے لگا (یعنی اوسکو کھانے لگا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انصار کی جان ہے کھجور پھر اوس کا نام عبد اللہ رکھا
باب فی تغییر الاسم القبیح برے نام کو بدل دینا چاہیے عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم غیر اسم
عاصیة وقال انت جمیلة ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عاصیہ کا نام بدل
دیا (عاصیہ حضرت عمر کی بیٹی تھی) اور کہا تو جمیلہ ہے ف عاصیہ کے معنے گناہ کرنیوالی اور نافرمان یہ نام برا تھا اسواسطے
آپ نے اوسکو بدل کر عمدہ نام رکھ دیا جو عورتوں کو زیب دیتا ہے یعنی جمیلہ عن محمد بن عمرو بن عطاء ان زینب بنت
ابی سلمة سالته ما سمیت ابنتک قال سمیتها برة فقالت ان رسول الله صلی الله علیه وسلم نهی عن هذا الاسم
سمیت برة فقال النبی صلی الله علیه وسلم لا تزکوا انفسکم الله اعلم باهل البر منکم فقال ما نسمیها قال

سموها زینب ترجمہ محمد بن عمرو بن عطا سے روایت ہی زینب بنت ابی سلمہ نے اون سے پوچھا تم نے اپنی بیٹی کا نام کیا
رکھا انہون نے کہا برہ (یعنی نیکبخت) زینب نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نام سے منع کیا ہے پہلے میرا نام برہ رکھا گیا تھا تو
آپ نے فرمایا مت تعریف کرو اپنی اللہ خوب جانتا ہے کون نیک بخت ہی تم مین سے لوگون نے پوچھا پھر کیا نام رکھین آپ نے فرمایا
زینب نام رکھو **عن** اسامة بن اخدری ان رجلا یقال له اصرم کان فی النفر الذین اتوا رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اسمك قال انا اصرم قال بل انت زرعة **ترجمہ** اسامہ
بن اخدری سے روایت ہی ایک شخص کا نام اون شخصون مین سے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اصرم تھا آپ نے پوچھا
تیرا نام کیا ہے اوس نے کہا اصرم (یعنی کاٹنے والا) آپ نے فرمایا نہین تو تو زرعہ ہی (یعنی کھیتی لگانے والا) **عن** هانئ
انه لما وفد الی رسول الله صلی الله علیه وسلم مع قومه سمعهم یکنونه بابی الحکم فدعاه رسول الله صلی
الله علیه وسلم فقال ان الله هو الحکم والیه الحکم فلم تکنی ابا الحکم فقال ان قومی اذا اختلفوا
فی شیء اتونی فحکمت بینهم فرضی کلا الفریقین فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما احسن هذا
فما لك من الولد قال لی شریح ومسلم و عبد الله قال فمن اکبرهم قال قلت شریح قال فانت ابو شریح
ترجمہ ہانی سے روایت ہی جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اپنی قوم کے ساتھ تو آپ نے دیکھا کہ اوس کی قوم کے لوگ اوسکو
ابو الحکم پکارتے ہین آپ نے اوسکو بلایا اور کہا کہ حکم تو اللہ ہی اور حکم اوسی کا ہے تیرا نام ابو الحکم کیون ہی وہ بولا کہ میری قوم کے
لوگ جب کسی بات مین تکرار کرتے ہین تو میرے پاس آتے ہین مین اونکا فیصلہ کر دیتا ہون سو دونون طرف کے
لوگ راضی ہو جاتے ہین آپ نے فرمایا یہ کیا اچھی بات ہے پھر پوچھا تیرے کتنے لڑکے ہین مین نے کہا شریح اور مسلم اور عبد اللہ آپ نے
فرمایا سب مین بڑا کون ہی مین نے کہا شریح آپ نے فرمایا پس تو ابو شریح ہی **عن** حزن ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال له ما اسمك قال حزن قال انت سهل قال السهل یوطأ ویمتهن قال سعید فظننت انه سیصیبنا
بعده حزونة **ترجمہ** حزن سے روایت ہی جو سعید بن مسیب کے دادا تھے کہ رسول اللہ صلعم نے پوچھا تیرا نام کیا ہی انہون
نے کہا حزن (حزن کہتے ہین سخت اور دشوار گذار زمین کو) آپ نے فرمایا تو سہل ہے (سہل کہتے ہین نرم اور عمدہ زمین کو ضد ہے
حزن کی) وہ بولا سہل کو تو لوگ روندتے ہین اور ذلیل کرتے ہین سعید نے کہا مین سمجھا کہ ہماری خاندان مین کچھ تکلیف ہونے والی ہی
اور سختی (اسوجہ سے کہ میرے دادا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام قبول اور پسند نہ کیا) ابو داود نے کہا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے عاص کا نام بدل دیا (جسکے معنی گنہگار اور نافرمان کے ہین) اور عزیز کا (کیونکہ وہ اللہ کا نام ہی) اور عتلہ کا کیونکہ
اوسکے معنی سختی کے ہین) اور شیطان کا اور حکم کا اور غراب کا (کیونکہ غراب کوے کو کہتے ہین یا اوسکے معنی دوری و غربت کے ہین)
اور حباب کا (کیونکہ وہ شیطان کا نام ہی) اور شہاب کا (کیونکہ وہ ایک شعلہ ہے شیطان کو بھگانے کے لیے) آپ نے شہاب کے بدلے
ہشام رکھ دیا اور حرب کے بدلے سلم (جسکے معنی صلح کے ہین) اور مضطجع (لیٹنے والا) کے بدلے منبعث (اٹھنے والا) اور جس زمین کا نام

عفرہ تہا (یعنے بنجر اور ناآباد) آپ نے بدل کر خضرہ کہدیا (یعنی تر و تازہ اور سبز) اور شعب الضلالہ کا نام شعب الہدی رکھا
اور بنو الزنیہ کا نام بنو الرشدہ اور بنی معاویہ کا بنی رشدہ ابو داؤد نے کہا میں نے ان ناموں کے بدلنے کی سندیں نہیں بیان
کین اختصار کے لیے **عن** مسروق قال لقیت عمر بن الخطاب فقال من انت قلت مسروق بن الاجدع فقال
عمر سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الاجدع شیطان **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے میں حضرت
عمرؓ سے ملا انہوں نے پوچھا تیرا نام کیا ہے میں نے کہا مسروق بن الاجدع انہوں نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے سنا آپ فرماتے تھے اجدع شیطان کا نام ہے **عن** سمرۃ بن جندب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تسمین غلامک رباحا ولا یسارا ولا نجیحا ولا افلح فانک تقول اثم ھو فیقول لا انما ھن
اربع فلا تزیدن علی **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت نام رکھ اپنے غلام کا رباح
(منفعت) اور نہ یسار (تونگری اور مالداری) اور نہ نجیح (مطلب برآری اور نجات) اور نہ افلح (مقصد پورا ہونا) کیونکہ
تو پوچھیگا کیا اسجگہ ہے وہ (افلح یا نجیح یا یسار یا رباح) پھر دوسرا کہیگا نہیں ہے (تو ایک فال بد ہوگی) سمرہ نے کہا بس
یہ چار نام ہیں اب زیادہ کی تہمت مجھپر نہ لگا کہ میں نے سب نام موقوف کر دیے) **عن** سمرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ان نسمی رقیقنا اربعۃ اسماء افلح ویسارا ونافعا ورباحا **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا ہم کو کہ ہم اپنے غلاموں کا نام ان چار ناموں میں سے رکھیں افلح اور یسار اور نافع اور رباح **عن** جابر قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان عشت ان شاء اللہ تعالی انھی امتی ان یسموا نافعا وافلح وبرکۃ قال الاعمش
ولا ادری اذکر نافعا ام لا فان الرجل یقول اذا جاء اثم برکۃ فیقولون لا **ترجمہ** جابر سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انشاء اللہ اگر میں جیونگا تو اپنی امت کو منع کرونگا نافع اور افلح اور برکت نام رکھنے سے اعمش
نے کہا مجھے یاد نہیں ہے کہ ابوسفیان نے نافع بھی کہا یا نہیں اس لیے کہ ایک آدمی پوچھتا ہے کیا اسجگہ برکت ہے وہ کہتے ہیں
نہیں ہے (پس ایک فال بد نکلتی ہے) **عن** ابی ھریرۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخنع اسم عند اللہ یوم
القیامۃ رجل یسمی بملک الاملاک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے برا نام اللہ
کے نزدیک قیامت کے روز وہ شخص ہوگا جسکو لوگ (دنیا میں) شہنشاہ کہتے ہوں گے (یعنی مہاراج سب بادشاہوں کا
بادشاہ اور سب راجوں کا راجہ پس تو اللہ جل جلالہ ہے اور کسی کا کیا رتبہ ہے جو یہ نام اختیار کرے) **باب** فی الالقاب برے
لقب (نام) کا بیان **عن** ابی جبیرۃ بن الضحاک قال فینا نزلت ھذہ الآیۃ فی بنی سلمۃ ولا تنابزوا بالالقاب
بئس الاسم الفسوق بعد الایمان قال قدم علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولیس منا رجل الا ولہ اسمان
او ثلثۃ فجعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا فلان فیقولون مہ یا رسول اللہ انہ یغضب من ھذا
الاسم فانزلت ھذہ الآیۃ ولا تنابزوا بالالقاب **ترجمہ** ابوجبیرہ بن الضحاک سے روایت ہے ہمارے یعنی بنی سلمہ کی شان

مین آیت اوتری ولا تنابزوا بالالقاب بئس الاسم الفسوق بعد الایمان مت پکارو ایک دوسری کو برے نامون سے اچھا نہین ہے برا نام ایمان
کے بعد ابو جبیرہ نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم مین سے کوئی شخص نہ تھا جسکو دو تین نام نہ ہون
لیکن بعضے نام سے وہ خوش ہوتا ہے اور بعضے نام سے ناراض ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پکارتے جاتے تھے ای فلانے اور لوگ
کہتے تھے چپ رہیے یا رسول اللہ وہ اس نام سے غصے ہوتا ہے تب یہ آیت اوتری ولا تنابزوا بالالقاب **باب** فیمن یتکنی
بابی عیسی جو کوئی اپنی کنیت ابو عیسی رکھے تو کیا ہے ف چونکہ حضرت عیسی علی نبینا وعلیہ السلام بغیر باپ کے پیدا ہوئے تھے
اسواسطے ابو عیسی کنیت رکھنا بعضون نے مکروہ جانا اس خیال سے کہ کہین یہ وہم نہ ہو کہ عیسی علیہ السلام کے باپ تھے **عن** اسلم ان
عمر بن الخطاب ضرب ابنا له تكنى بابي عيسى فقال له عمر اما يكفيك ان تكنى بابي عبد الله فقال ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم كناني فقال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قد غفر له ما تقدم من ذنبه
وما تأخر وانا في جلجلتنا فلم يزل يكنى بابي عبد الله حتى هلك **ترجمہ** اسلم سے روایت ہے حضرت عمر نے اپنے ایک
بیٹے کو مارا اسبات پر کہ اوس نے اپنی کنیت ابو عیسی رکھی تھی حضرت عمر نے کہا کیا تجھکو کافی نہین ہے کنیت رکھنا ابو عبد اللہ
اوس نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میری کنیت رکھی ہے حضرت عمر نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے اور پچھلے
سب گناہ بخشے گئے تھے اور ہم تو ایک جھنجھٹ مین ہین رجب ہے کہ نہین جانتا ہے اور اکثر نسخون مین فی جلجلتنا ہے یعنی
ہم اپنی مانند لوگون مین ہین پھر وہ لڑکا ہمیشہ پکارا جاتا تھا ابو عبد اللہ کی کنیت سے یہانتک کہ مر گیا **ف** حضرت عمر نے
یہ خیال کیا کہ اس نے ہمین مسلمانون کا فروغ نہ ہو ونصاری لوگ سے ایسا نہ ہو کہ جاہل لوگ سمجھے کفر کا عقیدہ مسلمین لیاوے
کہ عیسی علیہ السلام کے بھی باپ ہے **باب** فی الرجل یقول لابن غیره یا بنی ایک شخص دوسرے کے بیٹے کو کہے ای بیٹے میرے **عن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال له یا بنی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا انکو ای چھوٹے
بیٹے میرے کہ پیار اور محبت سے **باب** فی الرجل یتکنی بابی القاسم کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم رکھے تو کیا ہے **ف**
ابو القاسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت تھی علما نے اختلاف کیا ہے اس مسئلے مین بعضون نے کہا آپکا نام رکھنا درست ہے لیکن
کنیت رکھنا درست نہین ہے بعضون نے کہا محمد نام رکھنا اور ابو القاسم کنیت رکھنا درست نہین ہے اور جو صرف نام محمد ہووے
کنیت ابو القاسم ہو تو قباحت نہین ہے بعضون نے کہا یہ ممانعت بھی آپکی حیات مین تھی اب محمد نام رکھنا اور ابو القاسم کنیت رکھنا
دونون درست ہے بعضون نے کہا صرف ابو القاسم کی کنیت رکھنا ممنوع تھی اور وہ بھی زمانہ حیات نبوی مین اب کچھ حکم ممانعت
نہین ہے واللہ اعلم **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم تسموا باسمي ولا تكتنوا بكنيتي **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرا نام رکھو لیکن میری کنیت نہ رکھو **باب** فیمن رأی ان لا
یجمع بینهما جس شخص کے نزدیک محمد نام اور کنیت ابو القاسم دونون رکھنا درست نہین ہے اوس کی دلیل **عن** جابر ان
النبي صلى الله عليه وسلم قال من تسمى باسمي فلا يكتني بكنيتي ومن اكتنى بكنيتي فلا يتسمى باسمي **ترجمہ** جابر سے

روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا نام رکھے وہ میری کنیت نہ رکھے اور جو میری کنیت رکھے
وہ میرا نام نہ رکھے **باب فی الرخصة فی الجمع بینهما** کنیت اور نام دونوں رکھنے کی اجازت **عن**
محمد بن الحنفیة قال قال علی قلت یا رسول الله ان ولد لی من بعدك ولد اسمیه باسمك
واکنیه بکنیتك قال نعم **ترجمہ** محمد بن الحنفیہ سے روایت ہی حضرت علی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
سے عرض کیا یا رسول اللہ اگر بعد آپ کے میرا کوئی لڑکا پیدا ہو تو میں اوسکا نام آپ کے نام پر رکھوں اور اوس
کی کنیت بھی وہی رکھوں جو آپ کی کنیت ہے آپ نے فرمایا ہاں **عن** عائشة قالت جاءت امرأة الی
النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله انی قد ولدت غلاما فسمیته محمدا وکنیته
ابا القاسم فذکر لی انك تکره ذلك فقال ما الذی احل اسمی وحرم کنیتی او ما الذی حرم
کنیتی واحل اسمی **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی سے روایت ہی ایک عورت آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور
کہنے لگی یا رسول اللہ میرا ایک لڑکا پیدا ہوا میں نے اوسکا نام محمد رکھا اور کنیت اوسکی ابو القاسم رکھی پھر مجھسے
لوگوں نے کہا کہ آپ اسکو برا جانتے ہیں آپ نے فرمایا کیا سبب میرا نام رکھنا تو درست ہوا اور کنیت
رکھنا درست نہو **باب فی الرجل تکنی ولیس له ولد** کوئی شخص کنیت رکھے اور اوسکا لڑکا نہو
عن انس بن مالك قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یدخل علینا ولی اخ صغیر
یکنی ابا عمیر وکان له نغر یلعب به فمات فدخل علیه النبی صلی الله علیه وسلم ذات یوم
فراه حزینا فقال ما شانه فقالوا مات نغره فقال یا ابا عمیر ما فعل النغیر **ترجمہ**
انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس آیا کرتے میرا ایک چھوٹا بھائی تھا
جسکی کنیت ابو عمیر تھی اور اسکی پاس ایک چڑیا پلی تھی وہ اس سے کھیلا کرتا تھا اتفاق سے وہ چڑیا مرگئی
اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ایک روز دیکھا تو وہ غمگین ہے آپ نے وجہ پوچھی لوگوں نے کہا اوس
کی چڑیا مرگئی آپ نے فرمایا ای ابا عمیر کیا ہوا نغیر (نغیر ایک چڑیا کا نام ہے) **باب فی المرأة تکنی** عورت کی کنیت رکھنا کیسا ہے
عن عائشة انها قالت یا رسول الله کل صواحبی لهن کنی قال فاکتنی بابنك عبد الله **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے
انہوں نے کہا یا رسول اللہ میری جتنی عورتیں ساتھی ہیں سب کے کنیتیں ہیں آپ نے فرمایا تو بھی کنیت رکھ لے عبد اللہ کے ساتھ جو تیرا
بیٹا ہے (یعنی تیری بہن اسماء کا) **باب فی المعاریض** اشارہ کنایہ کی گفتگو کا بیان جسکو مخاطب ظاہر میں سچ جانے مگر درحقیقت جھوٹ
اور سنے سمجھا ہو وہ غلط اور جو متکلم مقصود رکھے وہ ہی ایسی گفتگو ضرورت کیوقت درست ہے بلا ضرورت مکروہ ہے **عن** سفیان بن اسید الحضرمی قال سمعت رسول
الله صلی الله علیه وسلم یقول کبرت خیانة ان تحدث اخاك حدیثا هو لك به مصدق وانت له به کاذب **ترجمہ** سفیان بن اسید سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بڑی خیانت کی بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کہے جسکو وہ سچ جانے اور تو اوسکو جھوٹ سمجھے **باب فی زعموا** زعموا کا بیان بعض لوگوں کا تکیہ کلام تھا

کہ جس بات کو یقینی نہ جانتے اوسکو لوگون سے بیان کرتے بہ لفظ زعموا یعنی لوگون نے ایسا زعم (گمان) کیا ہے لغت مین زعم کے
معنی کہنے کے مین لیکن قول اور زعم مین یہہ فرق ہی کہ قول عام ہی اور زعم اوسی مقام پر بولا جاتا ہے جہان صحت اور اعتماد نہ ہو بلکہ
غلطی کا احتمال یا ظن ہو آپ نے اس لفظ کو تکیہ کلام کرنے سے منع کیا اسوجہ سے کہ جو بات یقینی نہ ہو اوسکا کہنا ہی کیا ضرور ہی یا زعم
کی نسبت کسی اور کیطرف کرنے سے اوسکی تکذیب ہوتی ہی **عن** ابی مسعود قال لابی عبد اللہ او قال ابو عبد اللہ
لابی مسعود ما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی زعموا قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
بئس مطیۃ الرجل زعموا **ترجمہ** ابو مسعود نے ابو عبد اللہ سے کہا یا ابو عبد اللہ نے ابو مسعود سے کہا تم نے کیا سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے زعموا کے باب مین انہون نے کہا مین نے سنا ہے آپ فرماتے تھے برا ہی تکیہ کلام آدمی کا زعموا **باب** فی الرجل یقول فی
خطبتہ اما بعد خطبے مین اما بعد کا لفظ کہنا کیسا ہی **عن** زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہم فقال اما
بعد **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ سنایا لوگون کو تو کہا اما بعد یعنی بعد حمد و صلوۃ کے
یہ لفظ اوس مقام پر بولا جاتا ہے جب خدا کی ثنا اور رسول کی تعریف سے فراغت ہوتی ہی اور مقصود شروع ہوتا ہی **باب** فی
الکرم وحفظ المنطق انگور کو کرم نہ کہنا چاہیے اور زبان کو مشکوک الفاظ سے روکنا چاہیے **ف** عرب لوگ انگور کو کرم کہتے تھے
اسوجہ سے کہ اون کی نزدیک انگور کی شراب سے آدمی مین کرم (یعنی مروت اور شفقت اور سخاوت) پیدا ہوتی ہی جب شراب دین اسلام
مین حرام ہوا اور نجس ناپاک ٹھہرا تو آپ نے انگور کا نام کرم رکھنے سے بھی منع کیا تا کہ شراب کی بہتری خیال مین بھی نہ آوے -
اس باب کی حدیثون سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس لفظ سے شرک یا کفر کی بو یا حرام چیز کی تعریف نکلے اوسکی استعمال سے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اگرچہ بولنے والیکی یہہ غرض نہ ہو تب بھی ایسے لفظون کا بولنا جس مین بری بات کا وہم ہو بہتر نہین ہے **عن**
ابی ہریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم الکرم فان الکرم الرجل المسلم ولکن قولوا
حدائق الاعناب **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم مرد مسلمان ہے
یون کہو عنب کے باغ (عنب بھی انگور کو کہتے ہین) بعض نسخون مین یہان ایک باب اور قائم کیا ہے یعنی - باب لا یقول المملوک ربی
وربتی یعنی غلام لونڈی اپنے مالک سے یون نہ کہے رب میری کیونکہ رب اگرچہ پالنے والیکو کہتے ہین مگر اطلاق اوسکا مشہور ہو گیا
ہی پروردگار عالم پر **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یقولن احدکم عبدی وامتی ولا یقولن
المملوک ربی وربتی ولیقل المالک فتای وفتاتی ولیقل المملوک سیدی وسیدتی فانکم المملوکون والرب اللہ تعالی
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی یون نہ کہے (اپنے غلام لونڈی کو) عبد میرا اور امہ میری
کیونکہ عبد بندے کو کہتے ہین اور غلام کو بھی اسی طرح امہ بندی اور لونڈی دونون کو کہتے ہین) نہ غلام لونڈی یون کہین رب میرا اور ربہ میری
بلکہ مالک یون کہے اے جوان میرا (غلام کو) اور اے جوان میری (لونڈی کو) اور غلام لونڈی یون کہین اے میان میرے یا اے بی بی
میری اس لیے کہ تم سب مملوک ہو اور حقیقۃ مالک (رب) پالنے والا یعنی رب اللہ ہے - دوسری روایت مین یون ہے ولیقل

سیدی و مولائی یعنے غلام لونڈی یون کہین آ سید میری اور مولی میرا **عن** بریدة قال قال رسول الله صلی
الله علیه وسلم لا تقولوا للمنافق سیّد فانه ان یك سیّدا فقد اسخطتم ربکم عزوجل **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کو سردار مت کہو کیونکہ اگر اوس کو تم نے اپنا سردار کہا تو اپنے پروردگار کو ناخوش کیا

باب لا یقول خبثت نفسی یہ نہ کہے کہ میرا نفس خبیث ہو گیا (کیونکہ خبیث بمعنی کافر کے آیا ہے) **عن** سهل بن حنیف
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم خبثت نفسی ولیقل لقست نفسی **ترجمہ** سہل
بن حنیف سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی تم مین سے یون نہ کہے کہ میرا دل خبیث ہو گیا بلکہ اگر ضرورت ہو
یون کہے میرا دل پریشان ہو گیا **عن** عائشة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا یقولن احدکم جاشت نفسی ولکن
لیقل لقست نفسی **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم مین سے کوئی یون نہ کہے میرا دل جوش
مارتا ہے بلکہ یون کہے میرا جی پریشان ہے **عن** حذیفة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لا تقولوا ما شاء الله وشاء
فلان ولکن قولوا ما شاء الله ثم شاء فلان **ترجمہ** حذیفہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یون نہ کہو
جو اللہ چاہے اور فلانا چاہے (خواہ وہ فلانا فرشتہ ہو یا پیغمبر یا غوث یا قطب) بلکہ یون کہو جو اللہ چاہے پھر فلان شخص چاہے
ف اس لیے کہ صورت اول مین دوسرے شخص کو شریک کر دیا اللہ کے ساتھ چاہنے مین حالانکہ ہر کام مین اللہ کا چاہنا کافی ہے
خواہ کوئی چاہے یا نہ چاہے اور دوسری صورت مین اللہ کے چاہنے کے بعد اوسکا چاہنا کہا اس مین کچھ قباحت نہین کیونکہ جب اللہ
کسی کام کو چاہے گا تو اوس کے مقرب بندے بھی اوسکو چاہینگے پر وہ کام اللہ ہی کے چاہنے سے ہوگا۔ دوسری روایت مین ہے
کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کہا جو اللہ چاہے اور آپ چاہین آپ نے فرمایا تو نے مجھے اللہ کا برابر کر دیا
مسلمان کو لازم ہے کہ ایسے کلمات سے پرہیز کرے جس مین شرک یا کفر کی بو ہو **عن** عدی بن حاتم ان خطیبا خطب عند النبی صلی الله
علیه وسلم فقال من یطع الله ورسوله فقد رشد ومن یعصهما فقال قم او قال اذهب فبئس الخطیب انت **ترجمہ**
عدی بن حاتم سے روایت ہے ایک شخص نے خطبہ پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے تو کہنے لگا جس نے اطاعت کی اللہ اور
اوسکے رسول کی اوس نے راہ پائی اور جس نے نافرمانی کی دونون کی۔ آپ نے فرمایا چل کھڑا ہو یا چلا جا تو برا خطیب ہے
ف وجہ یہ ہے کہ اوس نے نافرمانی مین اللہ اور رسول کو برابر ذکر کیا ضمیر کے ساتھ چاہیے یون تھا کہ پہلے اللہ کو ذکر کرتا پھر اوس کے
رسول کو بعضون نے کہا وہ وقت کا موقع ہے تھا (آپ نے فرمایا ورنہ ایسے الفاظ حدیث مین وارد ہوئے ہین) **عن** ابی الملیح عن
رجل قال کنت ردیف النبی صلی الله علیه وسلم فعثرت دابته فقلت تعس الشیطان فقال لا تقل تعس الشیطان
فانك اذا قلت ذلك تعاظم حتی یکون مثل البیت ویقول بقوتی ولکن قل بسم الله فانك اذا قلت
ذلك تصاغر حتی یکون مثل الذباب **ترجمہ** ابو الملیح نے ایک شخص سے سنا وہ کہتا تھا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ سوار تھا ایک جانور پر اوس جانور نے شرارت کی تو مین نے کہا مرے شیطان آپ نے فرمایا یہ نہ کہہ مرے شیطان کیونکہ ایسا کہنے سے

شیطان پہول جاتا ہے یہانتک کہ ایک گہر کی برابر ہوجاتا ہے وہ کہتا ہے میرا زور مان گیا یعنی یہہ تو سمجہا کہ شیطان ضرر پہونچا
سکتا ہے لیکن یون کہے بسم اللہ تو گہتا ہے تو شیطان سکڑ سمٹ کر اتنا چہوٹا ہوجاتا ہے جیسی مکہی **عن** ابی ہریرۃ ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا سمعت وقال موسی اذا قال الرجل ہلک الناس فہو اہلکہم **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو کسی کو یہہ کہتے سنے کہ لوگ تباہ ہوگئی تو وہ سب سے
زیادہ تباہ ہے **ف** جب تو سب آدمیون کو تباہ کہتا ہے یا وہ سب سے زیادہ تباہ ہوگا کیونکہ اوسنے زبان سے برا کلمہ نکالا پس
اوسکا وبال اوسی پر زیادہ ہوگیا یا اوس نے خود تباہ کیا یہ کلمہ کہکر لوگون کو۔ ابو داود نے کہا مالک نی کہا جب کلمہ کوئی
رنج سے کہے لوگون کے دین کا حال دیکہکر تو کچہہ قباحت نہین ہے اور جب تکبر کی راہ سے اور انکو حقیر جانکر کہے تو مکروہ ہے
اور اسی کی ممانعت ہے **باب** فی صلوۃ العتمۃ عشا کی نماز کو عتمہ کی نماز کہنا اچہا نہین ہے **ف** عتمہ کے معنے تاریکی
اور اندہیری کے ہین اور یہ نماز اندہیرے مین پڑہی جاتی ہے اسلیے عرب کے دیہاتی لوگ اس نماز کو صلوۃ العتمہ کہتے تہے اور کلام اللہ
مین اس نماز کا نام صلوۃ العشا تصریح سے آیا ہے یہی نام رکہنا بہتر ہے جو اللہ نے کہا **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم لا تغلبنکم الاعراب علی اسم صلوتکم الا وانہا العشاء ولکنہم یعتمون بالابل **ترجمہ**
عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہین ایسا نہو عرب کے جنگلی لوگ تم پر غالب آوین اس
نماز کے نام مین (یعنی تم بہی اس نماز کو عتمہ کہنے لگو) آگاہ ہو اس نماز کا نام عشا ہے بلکہ وہ اندہیرا کیا کرتے ہین اونٹنیون کے
دودہ دوہنے مین (اور اوسی وقت اس نماز کو پڑہتے ہین اسلیے اوسکو عتمہ کہنے لگے تو تم انکی پیروی نکرو عشا کہا کرو جیسے اللہ نے
کہا ہے **عن** سالم بن ابی الجعد قال قال رجل (قال مسعر اراہ من خزاعۃ) لیتنی صلیت فاسترحت فکانہم
عابوا ذلک علیہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم الصلوۃ ارحنا بہا
ترجمہ سالم بن ابی الجعد سے روایت ہے ایک شخص نے کہا (مسعر نے کہا یہہ شخص بنی خزاعہ مین سے تہا) کاش مین نماز پڑہ لیتا تو مجکو
آرام ہوتا لوگون نے اس بات پر اوسکی عیب کیا (کہ نماز کو تکلیف سمجہتا ہے) اوسنے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
سنا آپ فرماتی تہے ای بلال تکبیر کہہ نماز کے لیے آرام دے ہمکو نماز سے **ف** یعنی نماز پڑہ لین تو دل کو بیفکری ہو تردد اور تشویش
رفع ہو اس سے یہ مطلب نہین کہ نماز تکلیف ہے بلکہ غرض یہہ ہے کہ جبتک نماز نہین پڑہ لیتی اوسکا خیال رہتا ہے دل پریشان رہتا ہے
پہر نماز پڑہ لینے سے بیفکری ہوجاتی ہے اور تردد جاتا رہیگی **عن** عبد اللہ بن محمد بن الحنفیۃ قال انطلقت انا وابی الی صہر لنا من الانصار نعودہ
فحضرت الصلوۃ فقال لبعض اہلہ یا جاریۃ ائتونی بوضوء لعلی اصلی فاستریح قال فانکرنا ذلک علیہ فقال سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یا بلال اقم فارحنا بالصلوۃ **ترجمہ** عبد اللہ بن محمد حنفیہ سے روایت ہے مین اور میرا باپ
سسرال مین ایک انصاری کے گہر گئے اوسکی بیمار پرسی کو تو نماز کا وقت آیا اوسنے اپنے گہر مین ایک لڑکی سے کہا وضو کا پانی لیکر آ کہ مین نماز پڑہون اور آرام
پاؤن ہمکو یہہ بات بری معلوم ہوئی اوسنے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے ای بلال اوٹہ اور آرام دے ہمکو نماز سے **عن**

عائشة قالت ما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم ينسب احدا الا الى الدين ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت
ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہین دیکھا کسیکو نسبت کرتے ہوئے مگر دین کیطرف (یعنی دنیا کی چیزون باپ
دادون کیطرف آپ نسبت نہ کرتے تھے بلکہ ہر کام مین دین ہی کا خیال رکھتے تھے تو نسبت بھی دین ہی کی کا مونسی دیتے جو شخص
دین مین زیادہ پکا ہوتا اوسکو مقدم رکھتے دوسرے پر اگرچہ نسب مین کم ہو **باب** فیما روی من الرخصة فی ذلك دنیا کی
چیزون سے نسبت دینے کی اجازت **عن** انس قال كان فزع بالمدينة فركب النبی صلی الله علیه وسلم فرسا
لابی طلحة فقال ما راينا شيئا وما راينا من فزع وان وجدناه لبحرا ترجمہ انس سے روایت ہے مدینے مین کچھ
خوف معلوم ہوا (یعنی کسی دشمن کا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر سوار ہوئے (اور باہر گئے جب لوٹ کر آئے)
تو فرمایا ہم نے کچھ نہین دیکھا یا کوئی خوف کی بات نہین دیکھی اور اس گھوڑے کو تو ہمنے دریا پایا (یعنی بڑی تیز اور جلد اور
بے تکان اسکی چال ہے جیسی دریا بہتا ہے یا کوئی دریا مین تیرے تو نسبت دی آپ نے گھوڑے کو ساتھ دریا کی) **باب** التشدید
فی الکذب جھوٹ بولنا کیسا ہے **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ایاکم والکذب فان الکذب
یهدی الی الفجور وان الفجور یهدی الی النار وان الرجل لیکذب ویتحری الکذب حتی یکتب عند الله کذابا
وعلیکم بالصدق فان الصدق یهدی الی البر وان البر یهدی الی الجنة وان الرجل لیصدق ویتحری الصدق
حتی یکتب عند الله صدیقا ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم
جھوٹ سے کیونکہ جھوٹ لیجاتا ہے فسق و فجور (گناہ) کیطرف اور فسق و فجور لیجاتا ہے جہنم کو اور آدمی جھوٹ بولتا ہے پھر بولتے بولتے
اللہ کے نزدیک جھوٹا لکھ لیا جاتا ہے اور لازم کرلو سچ بولنے کو اسلیے کہ سچ لیجاتا ہے نیکی کیطرف اور نیکی لیجاتی ہے جنت کو اور
آدمی سچ بولتا ہے پھر بولتے بولتے اللہ کے نزدیک سچا لکھ لیا جاتا ہے **عن** بهز بن حکیم حدثنی ابی عن ابیه قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول ویل للذی یحدث فیکذب لیضحك به القوم ویل له ویل له
ترجمہ بہز بن حکیم نے اپنے باپ سے سنا اونے اپنے باپ سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتے تھے خرابی
ہے اوس شخص کے لیے جو جھوٹ بولے لوگون کو ہنسانے کے لیے خرابی ہے اسکے لیے خرابی ہے اوسکے لیے (آخرت مین)
عن عبد الله بن عامر انه قال دعتنی امی یوما ورسول الله صلی الله علیه وسلم قاعد فی بیتنا فقالت ها تعال
اعطیك فقال لها رسول الله صلی الله علیه وسلم وما اردت ان تعطیه قالت اعطیه تمرا فقال لها رسول الله
صلی الله علیه وسلم اما انك لو لم تعطیه شیئا کتبت علیك كذبة ترجمہ عبد اللہ بن عامر سے روایت ہے میری ماں نے
مجھکو پکارا یا بلایا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر مین بیٹھے ہوئے تھے تو اوسنے کہا ادھر آ مین تجھے چیز دونگی رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے اوس سے فرمایا تو نے کیا دینے کی نیت کی اوسنے کہا کھجور دونگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تو اسکو کچھ نہ دیتی تو تیرے
اوپر ایک جھوٹ کا گناہ لکھا جاتا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ بچوں کو بہلانے مین کوئی چیز دینے کا وعدہ کرکے یا کسی چیز سے ڈرا کر ہنسی کی راہ سے بھی جھوٹ بولتے ہیں حرام ہے

اللہ اس سے بچاوے اکثر لوگ اس بلا مین گرفتار ہین اور اسکو جہوٹ نہین سمجہتے **عن** ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ
وسلم قال کفی بالمرء اثما ان یحدث بکل ما سمع **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی
ہے آدمی کو گناہ کے لیے جو سنے اوسکو کہہ دینا (بلا تحقیق یہہ بہی جہوٹ مین داخل ہے) **باب** فی حسن الظن ہر شخص کے
ساتہہ نیک گمان رکہنے کی فضیلت **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسن الظن من حسن العبادة
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نیک گمان رکہنا اچہی عبادت ہے (یعنے ہر مسلمان کے ساتہہ
جبتک اوسکا قصد ظاہر نہ ہو نیک گمان رکہنا چاہیے بدگمانی کرنا اسلام کی وضع کے خلاف ہے) **عن** صفیة قالت
کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم معتکفا فاتیتہ ازورہ لیلا فحدثتہ فقمت فانقلبت فقام معی
لیقلبنی وکان مسکنہا فی دار اسامة بن زید فمر رجلان من الانصار فلما رایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم اسرعا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی رسلکما انہا صفیة بنت حیی فقالا سبحان اللہ یا رسول اللہ
قال ان الشیطان یجری من الانسان مجری الدم فخشیت ان یقذف فی قلوبکما شیئا او قال شرا
ترجمہ ام المومنین صفیہ بنت حیی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مین تہے مین آپ پاس رات کو آئی آپکو دیکہنے کو لیے
مین نے باتین کین پہر مین کہڑی ہوئی جانیکے لیے آپ بہی میرے ساتہہ کہڑے ہوے مجہکو پہنچانیکو لیے (اور انکے رہنے کا مکان اسامہ بن زید کے گہر مین
تہے) راہ مین دو مرد ملے انصار مین سے اونہون نے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا تو جلدی جلدی چلنا شروع کیا (تاکہ
دیکہین اتنی رات کو آپ کہان تشریف لیے جاتے ہین) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو دیکہکر فرمایا اپنے چال سے چلو یہہ
عورت صفیہ بنت حیی ہے (یعنے یہہ غیر عورت نہین ہے میری بی بی ہے) انہون نے کہا سبحان اللہ رسول اللہ (یعنے کیا ہم آپ پر
معاذ اللہ بدگمانی کرتے ہین) آپنے فرمایا شیطان آدمی مین اسطرح پہرتا ہے جیسے خون پہرتا ہے تو مجہے ڈر ہوا کہین تمہارے
دل مین بری بات نہ ڈالے (تم یہہ گمان کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتنی رات کو غیر عورت کے ساتہہ جاتے ہین یہہ کیا بات ہے
باب فی العدة وعدے کا بیان **عن** زید بن ارقم عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا وعد الرجل اخاہ ومن
نیتہ ان یفی فلم یف ولم یجیء للمیعاد فلا اثم علیہ **ترجمہ** زید بن ارقم سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب کوئی شخص وعدہ کرے اپنے بہائی سے اور اوسکی نیت یہہ ہو کہ وعدے کو پورا کریگا پہر وہ پورا نہ کر سکے (کسی عذر کی وجہ سے) اور وعدے
پر نہ آوے تو اوسکو گناہ نہ ہوگا **عن** عبد اللہ بن ابی الحمساء قال بایعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببیع قبل ان یبعث
وبقیت لہ بقیة فوعدتہ ان اتیہ بہا فی مکانہ فنسیت فذکرت بعد ثلاث فجئت فاذا ہو فی مکانہ
فقال یا فتی لقد شققت علی انا ہہنا منذ ثلث انتظرک **ترجمہ** عبد اللہ بن ابی الحمساء سے روایت ہے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک چیز خریدی آپ کی نبوت سے پہلے کچہہ قیمت اوسکی میرے ذمہ رہ گئی تہی تو مین نے وعدہ کیا کہ مین یہین آن کر
لا دونگا پہر مین بہول گیا تین روز بعد مجہے یاد آیا مین گیا دیکہا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہین موجود ہین آپنے فرمایا اے

جوان تو نے تکلیف دی مجھکو مین اسی جگہہ ہون تین دن سے تیرا انتظار کر رہا ہون **ف** چند صفات انبیا مین فطری اور خلقی ہوتے
ہین جو نبوت سے پہلے موجود ہوتے ہین جیسے - سچ بولنا - وعدہ پورا کرنا - حلم - اور شجاعت - اور حسن خلق وغیرہ **باب**
فی من یتشبع بما لم یعط جو کوئی فخر کے راہ سے یا دوسری کو جلانے کو لیے اپنے پاس وہ چیزین بیان کرے جو اوس کے پاس نہ ہین **عن**
اسماء بنت ابی بکر ان امرأة قالت یا رسول الله ان لی جارة تعنی ضرة هل علی جناح ان تشبعت لها بما لم یعط
زوجی قال المتشبع بما لم یعط کلابس ثوبی زور **ترجمہ** اسماء بنت ابی بکر سے روایت ہے ایک عورت نے کہا یا رسول
اللہ میری ایک سوت (سوکن) ہے کیا مجھکو گناہ ہوگا اگر مین اوس سے بیان کرون کہ خاوند نے مجھے یہ چیزین دی ہین حالانکہ مجھکو نہین
دین (اوسکو جلانے کے لیے) آپ نے فرمایا جو کوئی اپنے پاس وہ چیزین بیان کرے جو اوسکو نہین ملین تو اوسکی مثال ایسی ہے
جیسے کسی نے دو کپڑے جہوٹ کے پہنے ہون **ف** یعنی لوگون کو دکھانے کے لیے چادر اور تہ بند اوڑھے کہ وہ اوس کو فقیر زاہد سمجھین اور دل
مین دنیا کی طمع بھری ہوئی ہے یا دو کپڑے مکر کے پہنے یعنی دو مکر کیے ایک تو یہ کہ اوس کے پاس وہ چیز نہ تھی اور کہا ہے
دوسرے یہ کہ جہوٹ باندھا دینے والے پر وہ اسد ہو یا کوئی آدمی ہو) **باب** ما جاء فی المزاح دل لگی اور خوش طبعی کا
بیان **عن** انس ان رجلا اتی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله احملنی فقال النبی صلی الله علیه
وسلم انا حاملوك علی ولد ناقة قال وما اصنع بولد الناقة فقال النبی صلی الله علیه وسلم
هل تلد الابل الا النوق **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک شخص آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ مجھے سواری
دیجیے آپ نے فرمایا اچھا ہم تمھیں سوار کردینگے اونٹنی کے بچے پر اوس نے کہا مین اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا آخر اونٹ کسکے بچے ہوتے ہین اونٹنیون کے تو ہوتے ہین (آپ اسی قسم کا مزاح کبھی کبھی کرتے جو سچ ہوتا) **عن** النعمان
بن بشیر قال استاذن ابو بکر علی النبی صلی الله علیه وسلم فسمع صوت عائشة عالیا فلما دخل تناولها
لیلطمها وقال الا اراك ترفعین صوتك علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فجعل النبی صلی الله علیه وسلم
یحجزه وخرج ابو بکر مغضبا فقال النبی صلی الله علیه وسلم حین خرج ابو بکر کیف رأیتنی انقذتك من
الرجل قال فمکث ابو بکر ایاما ثم استاذن علی رسول الله صلی الله علیه وسلم فوجدهما قد اصطلحا
فقال لهما ادخلانی فی سلمکما کما ادخلتمانی فی حربکما فقال النبی صلی الله علیه وسلم قد فعلنا قد فعلنا
ترجمہ نعمان بن بشیر سے روایت ہے ابو بکر نے اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انہون نے سنا ام المومنین
عائشہ کی آواز کو بلند ہو رہی ہے جب وہ اندر آئے تو اونہون نے حضرت عائشہ کو پکڑا طمانچہ مارنے کو لیا اور کہا مین دیکھ رہا ہون تو
اپنی آواز بلند کرتی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو روکنا شروع کیا (یعنی منع کیا ابو بکر کو عائشہ
کی مارنے سے) تو ابو بکر غصے ہوکر باہر نکلے جب باہر چلے گئے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے فرمایا دیکھا مین نے
تم کو کیسا بچایا ایک مرد سے (یعنی اون کے باپ سے آپ نے مزاحا فرمایا آخر باپ ہے تو ایک مرد ہی) پھر ابو بکر کئی روز تک ٹھہر گئے

بعد اسکو گئی اور اجازت چاہی اندر آنے کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دیکھا تو دونوں ہنسی ہو گئے ہیں یعنی رسول اللہ صلعم اور عائشہ
صدیقہ ابوبکر نے کہا شریک کرو تم مجھکو اپنی صلح میں جیسے شریک کیا تھا مجھکو لڑائی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا ہم نے شریک کیا ہم نے شریک کیا عن عوف بن مالک الاشجعی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی غزوۃ تبوک وہو فی قبۃ من ادم فسلمت فرد وقال ادخل فقلت اکلی یا رسول اللہ قال کلک فدخلت
ترجمہ عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا غزوہ تبوک میں آپ ایک چمڑے کے خیمے میں تھے میں نے
سلام کیا آپ نے جواب دیا اور فرمایا اندر آ میں نے کہا کیا بالکل اندر چلا آؤں آپنے فرمایا بالکل تو میں اندر گیا۔ عثمان بن
ابی العاتکہ نے کہا عوف نے یہ اسواسطے پوچھا کہ وہ خیمہ چھوٹا تھا عن انس قال قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یا ذا
الاذنین ترجمہ انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اونکو اے دو کان والے یہہ آپ نے مزاح کے طور پر فرمایا
ہر آدمی کے دو کان ہوتے ہیں باب من یاخذ الشیء من مزاح جو کوئی ہنسی سے کسیکی چیز لیوے تو کیسا ہے عن
عبد اللہ بن السائب بن یزید عن ابیہ عن جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یاخذن احدکم
متاع اخیہ لاعبا ولا جادا وقال سلیمان لعبا ولا جدا ومن اخذ عصا اخیہ فلیردہا ترجمہ عبد اللہ بن السائب
بن یزید سے روایت ہے اونسے سنا اپنے باپ سے اوس نے اوسکے دادا سے اونسے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کوئی شخص
تم میں سے اپنے بھائی کی چیز نہ لیوے نہ سچ سے نہ ہنسی سے اور جو کوئی اپنے بھائی کی لکڑی لے تو اوسکو پھیر دیوے (یعنی مانگ کر لیوے تو کچھ
نہ لی کام ہو گئے پھیر دیوے) عن عبد الرحمن بن ابی لیلی قال حدثنا اصحاب محمد صلی اللہ علیہ وسلم انہم کانوا
یسیرون مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فنام رجل منہم فانطلق بعضہم الی حبل معہ فاخذہ ففزع فقال
النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا یحل لمسلم ان یروع مسلما ترجمہ عبد الرحمن بن ابی لیلی سے بیان کیا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے صحابہ نے وہ ساتھ تھے سفر میں رسول اللہ صلعم کے تو ان میں سے ایک شخص سو گیا بعضے گئے اوسکے پاس ایک رسی تھی ڈالی
تو وہ ڈر گیا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کو درست نہیں ہے مسلمان کا ڈرانا باب فی التشدق فی الکلام
تر تر باتیں کرنیکا بیان عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی
یتخلل بلسانہ تخلل الباقرۃ بلسانہا ترجمہ عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ دشمنی رکھتا ہے بہت
تر تر باتیں کرنیوالے سے جو اپنی زبان کو اسطرح پھراتا ہے جیسے گائے چپڑ چپڑ کرتی ہے گھانس کھانے میں یعنی بے سوچے سمجھے جو جی میں آتا ہے
بکے جاتا ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من تعلم صرف الکلام لیسبی بہ قلوب الرجال او
الناس لم یقبل اللہ منہ یوم القیامۃ صرفا ولا عدلا ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
شخص عمدہ گفتگو سیکھے لوگوں کے دل پھیرنے کو لیے (حق بات سے) تو اللہ قیامت کے روز اوسکی نفل اور فرض کچھ قبول نہ کریگا
عن عبد اللہ بن عمر انہ قال قدم رجلان

من المشرق فخطبا فعجب الناس یعنی لبیانہما فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان لسحرا
او ان بعض البیان لسحر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے دو شخص پورب کیطرف سے آئی انہوں نے خطبہ پڑہا
لوگون کو تعجب ہوا انکی بیان سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض بیان سحر ہوتا ہے **ف** یعنی سحر کی تاثیر
کرتا ہے دلون مین اور سمجھا جاتا ہے امام سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکھا کہ کہا ابو عبید بکری اندلسی نے شرح امثال
ابو عبید قاسم بن سلام مین کہ لوگ اس حدیث کو زبان کی تعریف مین لاتے ہین حالانکہ علما اسکی برخلاف ہین امام
مالک نے موطا مین اسکو ذکر کیا ہے باب مایکرہ من الکلام مین اور محمول کیا ہے اس حدیث کو اس کلام کی برائی پر نہ خوبی
پر جو سحر کے مثل ہو اور یہی صحیح ہے اس حدیث کی دلیل مین انتہی **عن** ابی ظبیۃ ان عمرو بن العاص قال یوما وقام
رجل فاکثر القول فقال عمرو لو قصد فی قولہ لکان خیرا لہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لقد
رایت او امرت ان اتجوز فی القول فان الجواز ھو خیر **ترجمہ** ابو ظبیہ سے روایت ہے عمرو بن العاص نے ایک شخص کو
کہا جس نے بہت بیان کیا تہا اگر متوسط بیان کرتا نہ بہت کم نہ بہت زیادہ تو بہتر ہوتا اسکی لیے مین نے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتی تھی مجھے حکم ہوا یا مجھو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیچ کا طریقہ اختیار کرون بات
کرنے مین یعنی نہ برابر بات کیے جاؤن نہ بالکل خاموش رہون بلکہ ضرورت کیوقت باتین کرون اور بے ضرورت خاموش رہون
کیونکہ بیچ کی چال بہتر ہے سب کامون مین **باب ما جاء فی الشعر** شعر کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لان یمتلی جوف احدکم قیحا خیر لہ من ان یمتلی شعرا **ترجمہ** ابو ہریرۃ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم مین سے کسی کا پیٹ پیپ سے بہر جاوے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اوسکا پیٹ شعرون سے بہر جاوے
ف ابو علی نے کہا مجھے ابو عبید سے پہونچا انہون نے کہا مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ اوسکا پیٹ شعرون سے ایسا بہر جاوے کہ
وہ قرآن اور ذکر الہی سے محروم رہے جب قرآن یا علم دین زیادہ ہو اور شعر بہی ہون تو شعرون سے پیٹ بہرا نہ کہینگے اور
ان من البیان لسحرا کا یہ مطلب ہے کہ جس شخص کا بیان اس حد کو پہونچے کہ جب وہ کسی کی تعریف کرے تو ایسی مبالغ
اور خوش بیانی سے کرے کہ لوگون کے دل اوسطرف مائل ہوجاوین پھر جب اوسی کی برائی کرے تو اسطرح سے بیان کرے کہ
لوگون کے دل برائی کیطرف آجاوین تو گویا اوس نے سحر کیا سننے والون پر ایسا بیان کرکے **عن** ابی بن کعب
ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من الشعر حکمۃ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعضے شعر حکمت ہوتی ہے یعنی اوس سے فائدہ ہوتا ہے سننے والی کو مراد وہ شعر ہین جنکا مضمون
عمدہ ہو اور اون مین نصیحت ہو لوگون کی لیے پس ایسے شعرون پڑہنا یا کہنا برا نہین ہے **عن** ابن عباس قال جاء اعرابی
الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فجعل یتکلم بکلام فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من البیان سحرا وان من الشعر حکما **ترجمہ**
ابن عباس سے روایت ہے ایک اعرابی دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور باتین کرنے لگا نہایت بلاغت اور فصاحت سے تو رسول صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا بعضا بیان سحر ہوتا ہے اور بعضے شعر حکمت ہوتی ہے **عن** بریدۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول
ان من البیان سحرا وان من العلم جہلا وان من الشعر حکما وان من القول عیالا **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے میں نے سنا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے بعض بیان سحر ہے اور بعض علم جہل ہوتا ہے اور بعض شعر حکمت ہوتی ہے اور بعض بات بوجھ ہوتی ہے صعصعہ بن صوحان
کہا سچ کہا رسول اللہ صلعم نے جو کہا بعض بیان سحر ہوتا ہے اوسکی مثال یہ ہے ایک شخص پر کسی کا حق ہوتا ہے وہ زبان میں تیز ہو بہ نسبت
قرضخواہ کے اور ایسی باتیں بنا دے لوگون کے سامنے کہ دوسری کا روپیہ دبا دے اور یہ جو کہا کہ بعض علم جہل ہے وہ
یہ ہے کہ عالم ایسی باتون مین اپنے علم کو لیجا دے جنکو وہ نہیں جانتا تو جاہل ہو جاویگا جیسے آیات صفات یا متشابہات
کی حقیقت مین غور کرے اور اونکو حاصل کرنا چاہے اور یہ جو کہا بعض شعر حکمت ہے تو وہ یہی نصیحتون کی اور مثلون کی شعر ہین
جن سے لوگون کو نفع ہوتی ہے اور یہ جو کہا بعضی بات بوجھ ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ تو اپنا کلام اوس شخص پر پیش کرے جو اوسکا خواہان نہو یا وہ
لائق نہو اوسکے اور یہ بوجھ ہوگی جیسے کہ جاہل سے علم کی دقیق باتین بیان کرو **عن** سعید قال مر عمر بحسان وھو ینشد
فی المسجد فلحظ الیہ فقال کنت انشد وفیہ من ھو خیر منک **ترجمہ** سعید سے روایت ہے حضرت عمر حسان بن ثابت
پر گزرے اور وہ مسجد مین شعر پڑہ رہے تہے تو حضرت عمر نے دیکھا اون کیطرف حسان نے کہا مین تو مسجد مین اوسوقت شعر پڑہتا
تہا جسمین اوس شخص تم سے بہتر شخص موجود تہے یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) **عن** ابی ھریرۃ بمعناہ زاد فخشی ان یرمیہ
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاجازہ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے ایسا ہی مروی ہے اتنا زیادہ ہے کہ حضرت عمر ڈرے کہ اگر مین حسان کو
منع کرون تو وہ حیلہ لاوینگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اجازت کی اسواسطے اجازت دی اونکو **عن** عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضع لحسان منبرا فی المسجد فیقوم علیہ یھجو من قال فی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان روح القدس مع حسان ما نافح عن رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم **ترجمہ** ام المومنین عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حسان کیلئے مسجد مین ایک منبر بچہاتے وہ اسپر
کہڑے ہوکے ہجو اور برائی کرتے اون لوگون کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے ادبی کرتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا روح القدس یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام حسان کے ساتھ ہین جبتک لڑتے رہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یعنی جواب
کرین کفار و مشرکین کی **عن** ابن عباس والشعراء یتبعھم الغاوون فنسخ من ذلک واستثنی وقال الا
الذین امنوا وعملوا الصالحات وذکروا اللہ کثیرا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے یہہ جو اللہ نے فرمایا والشعراء یتبعھم الغاوون
یعنی شاعرون کی پیروی کرتے ہین جو گمراہ ہین اس سے کچہ ناسخ ہو گئے وہ لوگ جنکو اللہ نے بیان کیا الا الذین امنوا وعملوا
الصالحات وذکروا اللہ کثیرا مگر وہ لوگ جو ایمان لائے اور نیک کام کیے اور اللہ کو بہت یاد کیا **باب** ما جاء فی الرؤیا
خواب کے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا انصرف من صلوۃ الغداۃ یقول ھل رای
احد منکم اللیلۃ رؤیا ویقول انہ لیس یبقی بعدی من النبوۃ الا الرؤیا الصالحۃ **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ چکتے تو فرماتے کیا تم مین سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے اس رات کو اور فرماتے تھے
میرے بعد نبوت کا کوئی حصہ باقی نہ رہیگا سوا نیک خواب کے **ف** یعنی نبوت ختم ہوگئی میرے اوپر اب میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا
نہ نبوت کے حصے پائے جاوینگے صرف ایک حصہ رہ جاویگا یعنی بہتر اور عمدہ خواب جسکو مسلمان نیک بخت حالت صحت اور اعتدال مین
دیکھے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سچا خواب بھی نبوت کے لوازم مین سے ہے انبیا کی خواب صحیح اور سچی ہوتے ہین دوسری حدیث
مین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حال نبوت کے قریب یہہ تہا کہ جو کچھ خواب آپ دیکھتے وہ سچا اور صحیح نکلتا اور اوسکی تعبیر صبح
کی روشنی کیطرح ظاہر ہوجاتی کلام اللہ مین حضرت یوسفؑ کا خواب مذکور ہے انہون نے دیکھا کہ چاند اور سورج اور گیارہ تارے انکو
سجدہ کرتے ہین پھر یہہ خواب اپنے باپ حضرت یعقوبؑ سے بیان کیا اور اوسکی تعبیر ظاہر ہوئی کہ اونکو ماں باپ اور بہائیون نے
اونکو سجدہ کیا یہہ بہی کلام اللہ مین ہے کہ حضرت یوسفؑ نے قیدخانے مین دو قیدیونکے خواب کی تعبیر بیان کی اور عزیز مصر کی
خواب کی تعبیر کہی اور سب سچ نکلین حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب مین دیکہا اللہ کے حکم سے وہ اپنے بیٹے کو ذبح کرتے مین پہر
جاگ کر اس حکم کو پورا کیا بہر حال قرآن کی بہت آیتون سے اور صحیح صحیح حدیثون روایات سے معلوم ہوتی ہے کہ خواب بہی صحیح بہی
ہوتے ہین پس بالکل خواب کی اصلیت کا انکار کرنا اور اوسکو وہم وخیال سمجھنا کفر اور الحاد ہے ہان اس مین بہی شک نہیں کہ بعضے
خواب حالت مرض مین یا بدہضمی مین عوارض سے ہوتے ہین جو قابل اعتبار کے نہین ہین **عن** عبادة بن الصامت عن النبي
صلی اللہ علیہ وسلم قال رؤیا المؤمن جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان کا خواب ایک ٹکڑا ہے نبوت کے چھیالیس ٹکڑون مین سے **ف** یعنی نبوت کے
چھیالیس باتون سے اون مین سے ایک بات یہہ بہی ہے خواب کا صحیح اور سچ ہونا بعضون نے اس حدیث کے یہ معنی کہے ہین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر چھہ مہینے تک خواب مین وحی آتی رہی پہر جاگتے مین تئیس برس تک آئی تو خواب کی نبوت
چھیالیس حصون مین سے ایک حصہ ہوئی واللہ اعلم **عن** ابی هريرة عن النبي صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اقترب
الزمان لم تكد رؤيا المسلم تكذب واصدقكم رؤيا اصدقكم حديثا والرؤيا ثلث فالرؤيا الصالحة
بشرى من الله والرؤيا تحزين من الشيطان ورؤيا مما يحدث به المرء نفسه فاذا رأى احدكم ما يكره
فليقم فليصل ولا يحدث بها الناس قال واحب القيد واكره الغل والقيد ثبات في الدين **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب زمانہ نزدیک ہوجاویگا **ف** یعنی قیامت کے قریب ابوداؤد نے کہا
مراد یہ ہے جب دن رات برابر ہون یعنی فصل بہار جو اعتدال کا زمانہ ہوتا ہے **ت** تو مسلمان کا خواب جہوٹ نہ ہوگا اور
سب سے زیادہ اوسی کا خواب سچا ہوگا جسکی بات سب سے زیادہ سچی ہوگی خواب تین طرح کی ہین ایک تو عمدہ اور بہتر خواب وہ
تو خوشخبری ہے اللہ کیطرف سے دوسری تکلیف اور رنج شیطان کیطرف سے تیسری اپنے دل کے خیالات پہر جو کوئی تم مین سے خواب
مین بری بات دیکھے تو کہڑا ہو کر نماز پڑھے اور وہ خواب کسی سے بیان نہ کرے آپنے فرمایا مین خواب مین گلے مین طوق دیکہنا برا جانتا ہون

اور پاؤن مین بیڑی دیکھنا اچھا جانتا ہون کیونکہ بیڑی پڑی ہوئی دیکھنے کی تعبیر یہہ ہے کہ وہ آدمی اپنے دین مین مضبوط رہیگا

عن ابی رزین قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الرؤیا علی رجل طائر ما لم تعبر فاذا عبرت وقعت قال واحسبه قال ولا تقصها الا علی واد او ذی رای ترجمہ ابو رزین سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خواب پرندے کے پاؤن پر ہے (یعنی ابھی جما نہین نہ اوسکی تعبیر قرار پائی) جبتک اوسکی تعبیر نہ دی جاوے جب تعبیر دی گئی تو وہی ہوگا راوی نے کہا مجھے خیال ہے کہ آپنے فرمایا مت بیان کرو خواب کو مگر دوست یا عقلمند سے ف جو تعبیر کے علم کو خوب جانتا ہے وہ اگر نیک تعبیر ہوگی تو بیان کردیگا بری ہوگی تو چپ رہیگا اور دوست سے بیان کرنے مین قباحت نہین کیونکہ وہ بری بات اپنے دوست کے حق مین نہ کہیگا اور دشمن یا اجنبی شخص کو بری تعبیر کہنے مین تامل نہ ہوگا پھر احتمال ہے کہ وہی تعبیر ہو جاوے تو نقصان ہو

عن ابی قتادة یقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول الرؤیا من الله والحلم من الشیطان فاذا رای احدکم شیئا یکرهه فلینفث عن یساره ثلث مرات ثم لیتعوذ [illegible] شرها فانها لا تضره ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے نیک خواب اللہ کیطرف سے ہے اور برے خیالات شیطان کی طرف سے ہین جب کوئی تم مین سے خواب مین بری بات دیکھے تو اپنے بائین طرف تین بار تھوکے پھر اللہ کی پناہ مانگے اوسکی برائی سے تو وہ خواب اوسکو ضرر نہ پہنچا دیگا

عن جابر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه قال اذا رای احدکم الرؤیا یکرهها فلیبصق عن یساره ولیتعوذ بالله من الشیطان ثلثا ولیتحول عن جنبه الذی کان علیه ترجمہ جابر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم مین سے کوئی برا خواب دیکھے تو اپنے بائین طرف تھوکے اور اللہ کی پناہ مانگے شیطان سے تین بار اور جس کروٹ پر تھا اوس سے پھر کر دوسری کروٹ لیوے

عن ابی هریرة قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظة او لکانما رانی فی الیقظة ولا یتمثل الشیطان بی ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص مجھکو خواب مین دیکھے وہ قریب ہے کہ مجھکو جاگتے مین دیکھیگا یا یون کہا راوی کو شک ہے گویا اوس نے مجھے جاگتے مین دیکھا اس لیے کہ شیطان میری صورت نہین بن سکتا ہے ف تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس نے خواب مین دیکھا اوس نے بیشک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا علما نے کہا کہ یہ خاصہ ہے آپکا کہ شیطان آپ کی صورت نہین بن سکتا اور بعضون نے کہا یہی حکم ہے اللہ جل جلالہ اور تمام انبیا علیہم السلام اور ملائکہ کرام کے دیکھنے کا شیطان ان کی شکل نہین بن سکتا اور یہی حکم ہے چاند اور سورج اور تارون اور ابر کا اور محققین علما کا یہ قول ہے کہ یہ خاصہ ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیونکہ اللہ نے آپ کو ہادی یعنی راہ دکھلانے والا بنایا اور شیطان گمراہ کرنیوالا ہے دونون مین ضد ہے پھر ایک ضد دوسری ضد کے شکل پر نہین ہو سکتی اور یہ جو کہا کہ قریب ہے وہ مجھکو جاگتے مین دیکھیگا یعنی قیامت مین دیکھیگا اگر اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ قیامت مین سب مومنین آپکو دیکھینگے پھر تخصیص کی وجہ کیا ہے اور جواب دیا ہے کہ شاید دنیا مین دیکھنے والے کو فضیلت و خصوصیت ہو ساتھ قرب وغیرہ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد وہ لوگ ہین جنہون نے آپ کے زمانے مین آپ کو خواب

[illegible]

مین دیکہا تو بشارت ہی اون کے لیے کہ وہ زندگی مین بہی دیکہینگی بعضون نے کہا نہین یہ حدیث اپنی معنی ظاہر پر محمول ہی اور جو آپ کو سوتے مین دیکہیگا وہ جاگتے مین بہی دیکہیگا ظاہر آنکہہ سے یا دل کی آنکہہ سے ابن ابی جمرہ نے ابن عباس سے نقل کیا اُنہون نے خواب مین آپ کو دیکہا پہر جاگ کر سوچ مین رہے کہ آیا جاگتے مین کسطرح دیکہونگا تو کہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی بی بی پاس اُنہون نے وہ آئینہ نکالکر دیا جسمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیکہا کرتے تہے ابن عباس نے جو اوس مین دیکہا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مبارک دکہلائی دی اور اپنی صورت نہ دکہلائی دی اور ایک جماعت صالحین سے منقول ہی کہ اونہون نے آپکو خواب مین دیکہا پہر عالم بیداری مین دیکہا اور آپ سے مسائل دریافت کیے یہ خلاصہ ہی اوس تقریر کا جسکو شیخ جلال الدین سیوطی نے مرقاۃ الصعود مین لکہا اسحدیث پر واللہ اعلم

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صور صورۃ عذبہ اللہ بہا یوم القیامۃ حتی ینفخ فیہا ولیس بنافخ ومن تحلم کلف ان یعقد شعیرۃ ومن استمع الی حدیث قوم یفرون منہ صب فی اذنہ الآنک یوم القیامۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مورت بناوے اوسپر عذاب کیا جائیگا قیامت کے روز جبتک وہ اوسمین جان نہ ڈالی اور وہ جان نہ ڈال سکیگا اور جو شخص جہوٹ خواب بیان کرے اوسکو قیامت مین حکم ہوگا کہ بال کے دونو کنارون مین گرہ دیکر یا دو جو مین گرہ دیدے اور وہ گرہ نہ دیسکیگا مطلب یہ ہے کہ بہت مدت تک عذاب ہوگا اور جو شخص اور لوگون کی باتین سنے جو اوسکو سنانا نہین چاہتے تو اوسکے کان مین قیامت کے روز سیسہ گلاکر ڈالا جاویگا اللہ کی پناہ اس عذاب سے

عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رأیت اللیلۃ کانا فی دار عقبۃ بن رافع واتینا برطب من رطب ابن طاب فاولت ان الرفعۃ لنا فی الدنیا والعاقبۃ فی الآخرۃ وان دیننا قد طاب **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا مین نے رات کو دیکہا جیسے ہم عقبہ بن رافع کے گہر مین ہین اور ہمارے پاس تر کہجورین لائی گئین ابن طاب کی (ایک قسم ہی کہجور کی اوسکا نام ابن طاب ہے) تو مین نے یہ تعبیر دی کہ بلندی ہمارے واسطے ہے دنیا مین (یہ آپ نے رافع کی لفظ سے نکالا) اور عاقبت بہی ہمارے لیے ہے آخرت مین (یہ عقبہ کی لفظ سے نکالا) اور دین ہمارا عمدہ اور اچہا ہو گیا (یہ ابن طاب سے نکالا کیونکہ طاب کے معنے پاک اور صاف اور عمدہ ہوا)

باب فی التثاؤب جماہی کا بیان **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا تثاءب احدکم فلیمسک علی فیہ فان الشیطان یدخل **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص تم مین سے جماہی لیوے تو اپنا منہ بند کرے اس لیے کہ شیطان گہس جاتا ہے دوسری روایت مین ہے فی الصلوۃ فلیکظم ما استطاع جب نماز مین جماہی آوے تو جہانتک ہوسکے منہ بند کرے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یحب العطاس ویکرہ التثاؤب فاذا تثاءب احدکم فلیرد ما استطاع ولا یقل ہاہ ہاہ فانما ذلکم من الشیطان یضحک منہ

ابوہریرہؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ دوست رکہتا ہی چہینک کو (کیونکہ چہینک جب آتی ہی کہ بدن ہلکا ہو مسامات کہلی ہون اور پیٹ خالی ہو اور وہ علامت ہی صحت کی) اور برا جانتا ہی جمائی کو (کیونکہ وہ جب آتی ہے کہ پیٹ بہرا ہو سستی چہا رہی ہو اور علامت ہی مرض کی) پہر جب کوئی شخص تم مین سے جمائی لیوے تو جہانتک ہو سکو اوسکو روکے پہ نہین کہ ہاہ ہاہ کرنے لگے (آواز سے جیسے بعض لوگون کی عادت ہوتی ہی) اسلیے یہ شیطان کیطرف سے ہی وہ خوش ہوتا ہی یا ہنستا ہے (آدمی کی یہ حالت دیکہکر کہ اوسکی صورت بہی بگڑ گئی اور دل بہی سست ہو گیا اب عبادت مین کوتاہی کرے گا **ف** چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر شیطان کو تسلط نہ تہا اس لیے آپ کو جمائی نہین آتی تہی ابن ابی شیبہ نے مصنف مین اور بخاری نے تاریخ مین مرسلا یزید بن الاصم سے روایت کیا ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبہی جمائی نہین لی اور خطابی نے اخراج کیا مسلمہ بن عبد الملک بن مروان کی طرف سے کہ کسی نبی کو جمائی نہین آئی اور مسلمہ نے بعض صحابہ کو دیکہا ہے تو یہ حدیث موقوف ہی (مرقاۃ الصعود)

باب فی العطاس چہینک کا بیان

عن ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا عطس وضع یدہ او ثوبہ علی فیہ وخفض او غض بہا صوتہ شک یحیی **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چہینکتے تو اپنا ہاتہ یا کپڑا منہ پر رکہتے (تاکہ کوئی چیز منہ یا ناک سے اوڑکر دوسرے پر نہ پڑے اور گردن پہر نہین جاتی گردن سیدہی رہیگی) اور آہستہ آواز سے چہینکتے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خمس تجب للمسلم علی اخیہ رد السلام وتشمیت العاطس واجابۃ الدعوۃ وعیادۃ المریض واتباع الجنازۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ چیزین واجب ہین ہر مسلمان پر دوسرے مسلمان کے لیے ایک تو سلام کا جواب دینا دوسری چہینک کا جواب دینا تیسری دعوت قبول کرنا چوتہی بیمار کو جاکر دیکہنا پانچوین اوسکی جنازے مین شریک ہونا

باب کیف تشمیت العاطس چہینکنے والی کا جواب کیونکر دوے

عن ہلال بن یساف قال کنا مع سالم بن عبید فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال سالم وعلیک وعلی امک ثم قال بعد لعلک وجدت مما قلت لک قال لوددت انک لم تذکر امی بخیر ولا بشر قال انما قلت لک کما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا بینا نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ عطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک وعلی امک ثم قال اذا عطس احدکم فلیحمد اللہ قال فذکر بعض المحامد ولیقل لہ من عندہ یرحمک اللہ ولیرد یعنی علیہم یغفر اللہ لنا ولکم **ترجمہ** ہلال بن یساف سے روایت ہے ہم سالم بن عبید کے ساتہ تہے تو ایک شخص نے چہینکا اور کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیک وعلی امک یعنی سلام ہو تجہپر اور تیری ماں پر پہر تہوڑی دیر کے بعد کہا شاید تجہکو ناگوار ہوا ہو میرا کہنا وہ بولا مین تو یہ چاہتا تہا کہ تم میری ماں کا ذکر نہ کرتے نہ بہلائی کے ساتہ نہ برائی کے ساتہ سالم نے کہا مین نے تجہسے وہی کہا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تہا ایک بار ہم آپ کے پاس بیٹہے تہے اتنے مین لوگون مین سے

ایک شخص نے چھینکا اور کہا السلام علیکم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وعلیک وعلیٰ امک پھر فرمایا جب کوئی تم میں سے
چھینکے تو اللہ کی تعریف کرے یعنی الحمد للہ علیٰ کل حال یا الحمد للہ رب العالمین یا صرف الحمد للہ کہے اس نعمت کے شکریہ میں
کہ اوسکا دماغ صاف ہوا اور حواس سست ہوگئے پھر بیان کیا بعض تعریفوں کو اور جو شخص اوسکے پاس بیٹھا ہو وہ یرحمک اللہ کہے
پھر چھینکنے والا اوسکو جواب دے کہ یغفر اللہ لنا ولکم یا یہ کہے یہدیکم اللہ ویصلح بالکم کہے۔ **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال ولیقل اخوہ او صاحبہ یرحمک
اللہ ویقول ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جب کوئی شخص چھینکے تم میں سے تو الحمد للہ علی کل حال کہے اور اوسکا بھائی یا ساتھی یرحمک اللہ کہے اور پھر وہ کہے
یہدیکم اللہ ویصلح بالکم **باب** کم یشمت العاطس چھینک کا جواب کے بار دینا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ قال شمت اخاک
ثلثا فما زاد فھو زکام **ترجمہ** ابوہریرہؓ نے کہا اپنے بھائی کو تین بار تک چھینک کا جواب دے پھر اس سے زیادہ چھینکے تو وہ
زکام ہے اب جواب دینا ضرور نہیں ہے **عن** عبید بن رفاعۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال تشمت العاطس
ثلثا فان شئت ان تشمتہ فشمتہ وان شئت فکف **ترجمہ** عبید بن رفاعہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا چھینکنے والے کو جواب دے تین بار تک پھر اگر تیرا جی چاہے تو جواب دے یا نہ دے **عن** سلمۃ بن الاکوع ان رجلا
عطس عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال لہ یرحمک اللہ ثم عطس فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
الرجل مزکوم **ترجمہ** سلمہ بن الاکوع سے روایت ہے ایک شخص نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آپنے یرحمک اللہ
کہا پھر وہ چھینکا تو آپنے فرمایا اسے زکام ہوگیا ہے **ف** اختلاف کیا ہے علمانے کہ کتنی بار چھینکنے کے بعد یہ کہنا چاہیے
تجھکو زکام ہوگیا ہے دوسری بار یا تیسری بار یا چوتھی بار لیکن صحیح تیسری بار ہے مرقاۃ الصعود **باب** کیف تشمیت الذمی
کافر ذمی کو چھینک کا جواب کیونکر دیوے **عن** ابی بردۃ عن ابیہ قال کانت الیھود تعاطس عند النبی صلی اللہ
علیہ وسلم رجاء ان یقول لھا یرحمکم اللہ فکان یقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** ابوبردہ نے اپنے باپ سے
سنا کہ یہود چھینکا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اس امید سے کہ آپ یرحمکم اللہ کہیں لیکن آپ کہتے تھے یہدیکم اللہ ویصلح
بالکم یعنی ہدایت کرے تم کو اللہ اور درست کرے دل تمہارا **باب** فیمن یعطس ولا یحمد اللہ جو شخص چھینکے اور اللہ کی تعریف
نہ کرے **عن** انس قال عطس رجلان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما وترک الآخر قال فقیل
یا رسول اللہ رجلان عطسا فشمت احدھما قال احمد او فشمت احدھما وترکت الآخر فقال ان ھذا
حمد اللہ وان ھذا لم یحمد اللہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے دو شخصوں نے چھینکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے
آپنے ایک کو جواب دیا یرحمک اللہ کہا اور دوسرے کو جواب نہ دیا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایک کو جواب دیا
اور دوسرے کو نہیں دیا آپنے فرمایا اوس نے تو الحمد للہ کہا تھا (یعنی چھینک کر) اوسکو جواب دیا اور اوس نے نہیں کہا (یعنی الحمد للہ) اسکو

جواب بھی دینا ضرور نہین **باب** فی الرجل ینبطح علی بطنہ اوندھا اپنے پیٹ پر لیٹنا کیسا ہے **عن** یعیش بن
طخفۃ بن قیس الغفاری قال کان ابی من اصحاب الصفۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انطلقوا
بنا الی بیت عائشۃ فانطلقنا فقال یا عائشۃ اطعمینا فجاءت بجشیشۃ فاکلنا ثم قال یا عائشۃ اطعمینا
فجاءت بحیسۃ مثل القطاۃ فاکلنا ثم قال یا عائشۃ اسقینا فجاءت بعس من اللبن فشربنا ثم قال
یا عائشۃ اسقینا فجاءت بقدح صغیر فشربنا ثم قال ان شئتم نمتم وان شئتم انطلقتم الی المسجد
قال فبینما انا مضطجع فی المسجد من السحر علی بطنی اذا رجل یحرکنی برجلہ فقال ان ھذہ ضجعۃ
یبغضہا اللہ تعالی قال فنظرت فاذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** یعیش بن طخفہ سے روایت
ہے میرا باپ اصحاب صفہ مین سے تہا (یعنی اون لوگون مین سے جو مسجد نبوی کے سائبان مین رہا کرتے تہے کوئی اونکا گہر
نہ تہا رات دن مسجد مین پڑے رہتے اگر کوئی کہلا دیتا تو کہا لیتے نہین تو اسکی یاد مین پڑے رہتے) ایکبار رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے ساتھ چلو عائشہ کے گہر مین تو ہم گئے آپنے فرمایا اے عائشہ ہم کو کہانا کہلا وہ تہوڑی لیکر آئین
ہم نے کہائی پہر آپنے فرمایا اے عائشہ ہم کو کہانا کہلا وہ حیس (ایک کہانا ہے عرب کا جس مین کہجور اور ستو اور گہی ہوتا ہے)
لیکر آئین چڑیا برابر (یعنی تہوڑا سا) ہم نے اوسکو کہایا پہر آپنے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلا وہ ایک بڑا پیالہ دودہ کا لیکر آئین
ہم نے پیا پہر آپنے فرمایا اے عائشہ ہم کو پلا وہ ایک چہوٹا پیالہ لائین ہم نے پیا پہر آپنے ہم لوگون سے کہا تمہارا جی چاہے تو سو رہو
نہین تو مسجد مین چلو میرے باپ نے کہا مین صبح کے قریب مسجد مین لیٹا ہوا تہا اپنے پیٹ پر (یعنی پشت اوپر تہی اور پیٹ نیچے زمین
پر) اوندہا لیٹا تہا اتنے مین ایک شخص اپنے پاؤن سے مجہے ہلانے لگا اور کہنے لگا اسطرح لیٹنا اللہ کو ناپسند ہے مین نے دیکہا تو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین **باب** فی النوم علی السطح لیس علیہ حجار یا حجاب یا حجی جو شخص ایسے چہت پر سووے
جسپر کٹہرہ نہ ہو (یعنی نہ دیوار ہو نہ لکڑی لگی ہو کہ اگر سوتے مین گرے تو اوسے رکتا ہو) **عن** علی بن شیبان قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بات علی ظہر بیت لیس علیہ حجار فقد برئت منہ الذمۃ **ترجمہ** علی بن شیبان سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سووے ایسی چہت پر جسپر روک نہ ہو تو اوس سے ذمہ دہل گیا (یعنی
اللہ کی حفاظت کا ذمہ نہین رہا تو اپنے گرنے کا سامان کرتا ہے جیسے کوئی کنوئے کے کنارے سووے) **باب** فی النوم علی طہارۃ
طہارت کے ساتھ سونیکا بیان **عن** معاذ بن جبل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ما من مسلم یبیت علی ذکر طاہرا فیتعار من اللیل
فیسال اللہ خیرا من الدنیا والاخرۃ الا اعطاہ ایاہ **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی
مسلمان اسکی یاد کرکے باوضو سووے پہر رات کو چونک کر اللہ سے مانگے خوبی دنیا کی یا آخرت کی تو اللہ اوسکو عنایت کریگا **عن**
ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قام من اللیل فقضی حاجتہ فغسل وجہہ ویدیہ ثم نام یعنی بالکل **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم رات کو اوٹہے اور حاجت اوسکی (یعنی پیشاب کیا) پہر منہ ہاتہہ دہوئے سو رہے رات کا وضو یہی ہے **باب** کیف یتوجہ وقت کہ نیند کرے **عن**

النبي صلى الله عليه وسلم نحوا مما يوضع الانسان في قبره وكان المسجد عند راسه ترجمه ام سلمه رضی کے
کسو عزیز سے روایت ہی کہ رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کا بچھونا ویسا ہی تھا جیسے کہ آدمی قبر مین لٹایا جاتا ہی اور مسجد آپ
کے سرہانے ہوتی **باب** ما يقول عند النوم سوتی وقت کیا دعا پڑھے **عن** حفصة زوج النبي صلى الله
عليه وسلم ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا اراد ان يرقد وضع يده اليمنى تحت خده
ثم يقول **اللهم** قني عذابك يوم تبعث عبادك ثلث مرات ترجمه ام المؤمنین حفصہ رض سے روایت ہی کہ رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ کرتے تو اپنا داہنا ہاتھ اپنی گال کے تلے رکھ لیتے اور فرماتے - اللهم قني عذابك يوم
تبعث عبادك تین بار (یعنی یا اسد بچا تو مجھے اپنے عذاب سے جس دن اوٹھاویگا تو اپنے بندون کو) **عن** البراء بن
عازب قال قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اتيت مضجعك فتوضأ وضوءك للصلوة ثم
اضطجع على شقك الايمن ثم قل **اللهم** اسلمت وجهي اليك وفوضت امري اليك والجأت ظهري اليك
رهبة ورغبة اليك لا ملجأ ولا منجا منك الا اليك امنت بكتابك الذي انزلت وبنبيك الذي
ارسلت قال فان مت مت على الفطرة واجعلهن اخر ما تقول قال البراء فقلت استذكرهن فقلت و
برسولك الذي ارسلت قال لا وبنبيك الذي ارسلت ترجمه براء بن عازب سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم
نے مجھے فرمایا جب تو سونے لگے تو وضو کر جیسے نماز کو کیا کرتا ہے پھر داہنی کروٹ پر لیٹ اور کہہ اللهم اسلمت یعنی یا اسد
مین نے اپنے تئین تیرا تابعدار کر دیا اور سب کام اپنے تجھے سونپ دیے اور مین نے بھروسا کیا تیری ذات پر تیری عذاب سے ڈر کر
اور تیری ثواب کی خواہش کر کے تجھ سے بھاگ کر جانے کی کہین جگہ نہین مگر تیری ہی پاس مین ایمان لایا تیری کتاب پر جو تو نے
اوتاری اور تیری نبی پر جسکو تو نے بھیجا آپ نے فرمایا پھر اگر تو مر جاویگا تو مریگا دین اسلام پر اور سب سے اخیر مین یہ دعا پڑھ براء نے
کہا مین اسکو یاد کیے لیتا ہون تو میری زبان سے نکلا وبرسولك الذي ارسلت آپ نے فرمایا نہین وبنبيك الذي ارسلت
(اس سے معلوم ہوا کہ ادعیۂ ماثورہ مین الفاظ کا بدلنا بہتر نہین جو لفظ آپ نے ارشاد فرمایا اوسی کو پڑھنا چاہیے) دوسری
روایت مین ہی اذا اويت الى فراشك طاهرا فتوسد يمينك یعنی جب تو جاوے اپنے بچھونے پر باوضو تکیہ کر لے اپنی
ہاتھ کا **عن** حذيفة قال كان النبي صلى الله عليه وسلم اذا نام قال **اللهم** باسمك احيى واموت واذا استيقظ
قال الحمد لله الذي احيانا بعد ما اماتنا واليه النشور ترجمه حذیفہ سے روایت ہی رسول
اسد صلی اسد علیہ وسلم جب سوتے تو فرماتے یا اسد مین تیرے ہی نام پر جیتا ہون اور مرتا ہون (یعنی جاگتا ہون اور سوتا ہون)
اور جب جاگتے تو فرماتے شکر ہے اوس اسد کا جس نے ہم کو جلایا مار کر اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے **عن** ابي هريرة
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اوى احدكم الى فراشه فلينفض فراشه بداخلة ازاره فانه
لا يدري ما خلفه عليه ثم ليضطجع على شقه الايمن ثم ليقل باسمك ربي وضعت جنبي وبك ارفعه

ن امسکت نفسی فارحمها وان ارسلتها فاحفظها بما تحفظ به الصالحین **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو اوسکو جھاڑ لیوے اپنے تہبند کے کونے سے (شاید کوئی کیڑا وغیرہ) کیونکہ وہ نہیں جانتا اوسکے جگہ پر کون آگیا ہے پھر داہنی کروٹ پر لیٹے اور کہے۔ باسمک ربی + اخیر تک یعنی تیرے نام پر اے پروردگار میں اپنی کروٹ رکھتا ہوں (زمین پر) اور تیرے نام پر اوٹھاوں گا اگر تو میری جان کو روک رکھے تو اوس پر رحم کر اور جو چھوڑ دے تو اوسکی حفاظت کر جس سے تو اپنے نیک بندوں کی حفاظت کرتا ہے **عن** ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه کان یقول اذا اوی الی فراشه اللهم رب السموت ورب الارض ورب کل شیء فالق الحب والنوی منزل التوراة والانجیل والقرآن اعوذ بک من شر کل ذی شر انت اخذ بناصیته انت الاول فلیس قبلک شیء وانت الاخر فلیس بعدک شیء وانت الظاهر فلیس فوقک شیء وانت الباطن فلیس دونک شیء + زاد وهب فی حدیثه + اقض عنی الدین واغننی عن الفقر **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے (سونیکو) تو فرماتے + اللهم رب السموت اخیر تک یعنی یا اللہ مالک آسمانوں اور زمین کے اور پالنے والے ہر چیز کے چیرنیوالے دانے اور گٹھلی کے اوتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں میں فساد سے ہر فسادی کی جو تیرے قبضہ میں ہے تو سب سے پہلے ہے تیرے پہلے کچھ نہ تھا اور تو سب کے بعد رہیگا تیرے بعد کچھ نہیں تو کھلا ہے تجھسے زیادہ کھلا کوئی نہیں تو چھپا ہے تجھسے زیادہ چھپا کوئی نہیں ادا کردے تو قرض میرا اور مالدار کردے مجھے محتاجی سے **عن** علی عن رسول الله صلی الله علیه وسلم انه کان یقول عند مضجعه + اللهم انی اعوذ بوجهک الکریم وکلماتک التامة من شر ما انت اخذ بناصیته اللهم انت تکشف المغرم والماثم اللهم لا یهزم جندک ولا یخلف وعدک ولا ینفع ذا الجد منک الجد سبحانک وبحمدک **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سوتے وقت یہ دعا پڑھتے تھے۔ اللهم انی اعوذ بک اخیر تک یعنی اے اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تیرے منہ کی جو بزرگی والا ہے اور تیری پوری کلموں کی اوس چیز کی برائی سے جو تیرے قبضہ میں ہے اے اللہ تو ہی ادا کرتا ہے قرض کو اور معاف کرتا ہے گناہ کو اے پروردگار تیرے لشکر کو شکست نہ ہوگی اور تیرا وعدہ خلاف نہ ہوگا اور کسی تونگر کی تونگری تیرے سامنے کام نہ آوے گی پاک ہے تو اور تیری تعریف کرتا ہوں **عن** انس ان النبی صلی الله علیه وسلم کان اذا اوی الی فراشه قال الحمد لله الذی اطعمنا وسقانا وکفانا واوانا فکم ممن لا کافی له ولا موی **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر جاتے تو فرماتے شکر ہے اوس اللہ کا جسنے ہمکو کھلایا اور پلایا اور بچایا ہر آفت سے اور ٹھکانے لگایا کتنے بندے ایسے ہیں جنکا کوئی بچانیوالا نہیں ہے نہ جگہ دینے والا **ف** یعنی اللہ جل جلالہ نے اونکو چھوڑ دیا ہے اونکے اوپر جیسے فرمایا ان الکافرین لا مولی لهم یعنے کافرونکا کوئی

مولی نہین حالانکہ اسد سب کا مولے ہی گروہ بہول گئی اوسکو **عن** ابی الازہر الانماری ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم کان اذا اخذ مضجعہ من اللیل قال بسم اللہ وضعت جنبی اللھم اغفر لی ذنبی واخسأ
شیطانی وفک رھانی واجعلنی فی الندی الاعلی ترجمہ ابو الازہر انماری سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم جب سونیکے جگہہ پر جاتے رات کو تو فرماتے بسم اسد وضعت اخیر تک یعنی اسد کے نام پر مین نے اپنی کروٹ
رکھی یا اسد بخشدے میرا گناہ اور دور کر دے میرے شیطان کو (مجہسے) اور چہوڑا دے میری گردن کو (یعنے جو اعضا میرے
گرو مین اسباب پر کہ اگر نیک عمل کرینگے تو رہائی ہوگی نہین تو جہنم مین قید کیے جاوینگے) اور کر دے مجہکو اوپر کی مجلس مین
(یعنی فرشتون اور پیغمبرون کے ساتھہ جو آسمانون کے اوپر رہتے ہین) **عن** نوفل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لہ
اقرأ قل یا ایھا الکافرون ثم نم علی خاتمتھا فانھا براءۃ من الشرک ترجمہ نوفل سے روایت ہی رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے اون سے فرمایا پڑہ تو قل یا ایہا الکافرون پہر سو جا اوسکو ختم کر کے کیونکہ وہ پاک کرتی ہی شرک سے
ف اسوجہ سے کہ اوسمین انکار ہی مشرکون کے معبودون کی عبادت کا اور اپنے دین پر قائم رہنے کا **عن** عائشۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اوی الی فراشہ کل لیلۃ جمع کفیہ ثم نفث فیھما فقرأ فیھما قل ھو اللہ
احد وقل اعوذ برب الفلق وقل اعوذ برب الناس ثم یمسح بھما ما استطاع من جسدہ یبدأ
بھما علی راسہ ووجھہ وما اقبل من جسدہ یفعل ذلک ثلث مرات ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب اپنے بچہونے پر آتے تو ہر رات کو اپنی دونو ہتہیلیون کو ملاتے پہر اون مین پہونکتی اور قل ہو اسد
احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑہتے پہر اون دونو ہتہیلیون کو جہانتک ہوسکتا اپنے ساری بدن پر پہیرتے
شروع کرتے تہے اپنے سر اور مونہہ سے اور سامنے کے بدن سے یہہ تین بار کرتے **عن** عرباض بن ساریۃ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کان یقرأ المسبحات قبل ان یرقد وقال ان فیھن آیۃ افضل من الف آیۃ ترجمہ عرباض بن ساریہ سے
روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم سونے سے پہلے مسبحات کو پڑہتے (یعنی اون سورتون کو جنکے شروع مین سبح یا یسبح ہے) اور
فرماتے کہ ان مین ایک آیت ہی جو ہزار آیتون سے بہتر ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان
یقول اذا اخذ مضجعہ الحمد للہ الذی کفانی وآوانی واطعمنی وسقانی والذی من علی فافضل و
الذی اعطانی فاجزل الحمد للہ علی کل حال اللھم رب کل شیء وملیکہ والہ کل شیء اعوذ بک من النار
ترجمہ عبد اسد بن عمر سے روایت ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم جب سونیکی جگہہ مین جاتے تو فرماتے الحمد للہ الذی اخیر تک
یعنی شکر ہے واسطے اسد کے جسنے مجہے بچایا ہر آفت سے اور ٹہکانے لگایا اور کہلایا اور پلایا اور جسنے مجہپر احسان کیا تو بڑا
احسان کیا اور مجہے دیا تو بہت دیا سب تعریف ہی اسد کو ہر حال مین یا اسد پالنے والے ہر چیز کے اور مالک ہر چیز کے اور معبود
ہر چیز کے پناہ مانگتا ہون مین تیری جہنم سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اضطجع

مضجعا لم یذکر الله فیه الا کان علیه ترة یوم القیامة ومن قعد مقعدا لم یذکر الله عز وجل فیه الا کان علیه ترة یوم القیامة **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایسی کروٹ لیٹے جس میں اللہ کو یاد نہ کرے تو قیامت کے روز اوسکو افسوس ہوگا اور جو ایسی جگہ بیٹھے جہاں اللہ کو یاد نہ کرے تو قیامت کے دن اوسکو ندامت اور حسرت ہوگی۔ یا اللہ بچا ہم کو حسرت اور ندامت سے اور حضرت کے ہم کو زندگی بھر اپنی یاد میں اور مار ہم کو اپنی یاد پر اور اوٹھا ہمکو اپنی یاد پر

تمام ہوا پارہ اکتیسواں سنن ابی داود علیہ الرحمۃ کا اب اسکے بعد پارہ بتیسواں ہے اور وہی یہ کتاب ختم ہے **ولله الحمد**

تم الجزء الحادی والثلثون ویتلوه الجزء الثانی والثلثون انشاء الله تعالی

فہرست پارہ یک و سیم از ابی داود علیہ الرحمۃ

صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۲۴	لوگوں سے پرہیز رکھنا یعنی ہر ایک کی	۲	حسد کا بیان	//	مسلمانوں کو مدد دینے کا بیان		[illegible] کہنا چاہیے
۱۲۴	چال کا بیان	۱۲۴	لعنت کرنے کا بیان	۱۲	ناموں کا بیان	۱۲	یہ نہ کہے میرا نفس خبیث ہو گیا
//	لیٹنے میں ایک پانو دوسرے پر رکھنا	۱۲۴	ظالم کو بد دعا کرنا کیسا ہے	//	بری نام کو بدل دینا چاہیے	۱۲۶	عشا کی نماز کو عتمہ کی نماز کہنا
//	بات اوٹھا دینا منع ہے	//	اپنے بہائی کی ملاقات چہوڑ دینا	۱۲	برے لقب کا بیان	۱۲۶۲	[illegible]
۱۲	چغل خور کا بیان		[illegible] کیسا ہے	۱۲	جو کوئی اپنی کنیت ابو عیسی رکہے	//	[illegible]
//	منافق کا بیان جو ہر شخص سے [illegible]	۱۲۵	بد گمانی کرنا برا ہے	//	ایک شخص دوسرے کے بیٹے کو بیٹا	۱۲۶	[illegible]
	اوسکی بات کہدے	۱۲	دل سے خیر خواہی کا بیان		کہکر پکارے	//	وسوسے کا بیان
//	غیبت کا بیان	//	میل ملاپ کرا دینے کی فضیلت	//	کوئی شخص اپنی کنیت ابو القاسم رکہے تو		[illegible]
۱۲	ایک شخص اپنے بہائی کی غیبت [illegible]	۱۲۰	گانے کا بیان	//	[illegible]		[illegible]
۱۲۴	ایک شخص دوسرے شخص کی غیبت [illegible]	//	گانے اور بجانے کی ممانعت	//	[illegible]	//	دل لگی اور خوش طبعی کا بیان
//	ٹوہ کرنے کی ممانعت	۱۲	ہیجڑوں اور زنانوں کا بیان	۱۲	کنیت اور نام رکہنے کی اجازت	۱۲۷	جو کوئی ہنسی میں کسی کی چیز لے لے
//	مسلمان کے عیب چھپانا بہتر ہے	//	گڑیوں سے کہیلنا	//	کوئی شخص کنیت رکہے اور اوسکا لڑکا نہ ہو	//	[illegible] کا بیان
۱۲۵	بہائی چارے کا بیان	۱۲۵	جہولے کا بیان	//	عورت کی کنیت رکہنا کیسا ہے		شعر کا بیان
//	گالی گلوچ [illegible] کا بیان	//	چوسر کہیلنے کی ممانعت	//	[illegible] کی گفتگو کا بیان	۱۲۰	خواب کا بیان
//	ملنساری کا بیان	۱۲۵	کبوتر بازی کا بیان	//	زعموا کا بیان	۱۲	جمائی کا بیان
۱۲۴	مردوں کو برا کہنا منع ہے	//	شفقت اور مہربانی کا بیان	۱۲	خطبہ میں اما بعد کہنا کیسا ہے	۱۲۷	چہینک کا بیان
۱۲۴	شرارت اور تکبر کا بیان	۱۲۵۶	نصیحت کا بیان	//	انگور کو کرم نہ کہنا چاہیے اور [illegible]	//	چہینکنے والے کا جواب کیونکر دے

(۱۲۸) سوتے وقت کیا دعا پڑہے

الجزؤ الثاني والثلثون

پارہ بتیسواں

بسم الله الرحمن الرحيم

باب ما يقول الرجل اذا تعار من الليل جب آدمی کی آنکھ رات کو کھل جاوے تو کیا کہے **عن** عبادة بن الصامت قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من تعار من الليل فقال حين يستيقظ لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير سبحان الله والحمد لله والله اكبر ولا حول ولا قوة الا بالله ثم دعا رب اغفر لي قال الوليد او قال دعا استجيب له فان قام فتوضأ ثم صلى قبلت صلوته **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رات کو ہوشیار ہو اور جاگتے وقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شیء قدیر سبحان اللہ والحمد للہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ پھر کہے رب اغفر لی تو اوسکی دعا قبول ہوگی اگر کھڑا ہو اور وضو کرے پھر نماز پڑھے تو اوسکی نماز قبول ہوگی **عن** عائشة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان اذا استيقظ من الليل قال لا اله الا انت سبحانك اللهم استغفرك لذنبي واسألك رحمتك اللهم زدني علما ولا تزغ قلبي بعد اذ هديتني وهب لي من لدنك رحمة انك انت الوهاب **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو بیدار ہوتے تو فرماتے لا الہ الا انت اخیر تک یعنی کوئی سچا معبود نہیں ہے سوا تیرے اے پروردگار میں اپنے گناہ کی معافی تجھ سے چاہتا ہوں اور تیری رحمت کا خواستگار ہوں یا اللہ زیادہ کر علم میرا اور مت گمراہ کر میرے دل کو بعد ہدایت کے اور اپنی طرف سے رحمت مجھکو عنایت فرما بیشک تو ہی ہے عنایت کرنیوالا

باب في التسبيح سبحان اللہ کی فضیلت **عن** علي قال شكت فاطمة الى النبي صلى الله عليه وسلم ما تلقى في يديها من الرحى فاتى النبي بسبي فاتته تسأله فلم تره فاخبرت بذلك عائشة فلما جاء النبي صلى الله عليه وسلم اخبرته فاتانا وقد اخذنا مضاجعنا فذهبنا لنقوم فقال على مكانكما فجاء فقعد بيننا حتى وجدت برد قدميه على صدري فقال الا ادلكما على خير مما سألتماه اذا اخذتما مضاجعكما فسبحا ثلاثا وثلاثين واحمدا ثلاثا وثلاثين وكبرا اربعا وثلاثين فهو خير لكما من خادم **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے فاطمہ زہرا نے شکایت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اوس تکلیف کی جو ہاتھوں کو پہنچتی تھی اونکو چکی پیسنے سے ایکبار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے (کافروں کے) تو فاطمہ رسول اللہ صلعم پاس آئیں ایک خادم مانگنے کو لیکن آپ نہ ملے وہ حضرت عائشہ سے کہکر چلی گئیں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے بیان کیا کہ فاطمہ آئی تھیں اور ایک خادم مانگتی تھیں یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم سونے کو اپنی اپنی جگہ لیٹ رہے تھے ہم نے اوٹھنا چاہا آپ نے فرمایا نہیں کچھ ضرور نہیں جہاں ہو وہیں رہو پھر

آپ آئے میری اور فاطمہ کے درمیان بیٹھے یہانتک کہ آپ کے قدمون کی ٹھنڈک میرے سینے کو معلوم ہوئی آپ نے فرمایا کیا
مین تمکو اوس سے بہتر چیز نہ بتا دون جسکی تم درخواست کرتے ہو جب تم سونے لگو تو تینتیس بار سبحان اللہ کہو اور تینتیس بار
الحمد للہ کہو اور چونتیس بار اللہ اکبر کہو یہ بہتر ہے تمہارے لیے ایک خادم سے **عن ابي الورد بن ثمامة قال قال**
علي لابن اعبد الا احدثك عني وعن فاطمة بنت رسول الله صلى الله عليه وسلم وكانت احب اهله
اليه وكانت عندي فجرت بالرحاء حتى اثرت بيدها واستقت بالقربة حتى اثرت في نحرها وقمت
البيت حتى اغبرت ثيابها واوقدت القدر حتى دكنت ثيابها فاصابها من ذلك ضر فسمعنا
ان رقيقا اتي بهم النبي صلى الله عليه وسلم فقلت لو اتيت اباك فسألتيه خادما يكفيك فاتته
فوجدت عنده حداثا فاستحيت فرجعت فغدا علينا ونحن في لفاعنا فجلس عند راسها فادخلت
راسها في اللفاع حياء من ابيها فقال ما كان حاجتك امس الى آل محمد فسكتت مرتين فقلت
انا والله احدثك يا رسول الله ان هذه جرت عندي بالرحا حتى اثرت في يدها واستقت
بالقربة حتى اثرت في نحرها وكسحت البيت حتى اغبرت ثيابها واوقدت القدر حتى دكنت ثيابها
وبلغنا انه قد اتاك رقيق او خدم فقلت لها سليه خادما فذكر معنى حديث الحكم واتم

ترجمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابن اعبد سے کہا کیا مین تجھسے نہ بیان کرون فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کا حال
بیان کرون فاطمہ آپ کو سب گھر والون سے زیادہ محبوب تھین وہ میری خدمت مین تھین انہون نے چکی پیسی یہانتک
کہ اون کے ہاتھون مین نشان پڑ گئے اور مشک سے پانی بھرا یہانتک کہ اون کے سینے مین درد ہونے لگا اور گھر مین جھاڑو دی
یہانتک کہ کپڑے اون کے سب گرد مین بھر گئے اور ہانڈی پکائی یہانتک کہ کالے ہو گئے کپڑے اون کے اور اونکو نقصان
پہنچا پھر ہم نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس غلام لونڈی آئے ہین تو مین نے فاطمہ سے کہا کاش تم اپنے باپ پاس
جاتین اور اون سے ایک خادم مانگتین جو کافی ہوتا تمہاری خدمت کے لیے یہ سنکر فاطمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آئین اور لوگون کو دیکھا آپ پاس بیٹھے ہوئے باتین کر رہے ہین انہون نے شرم سے کچھ بات نہ کی اور لوٹ آئین دوسرے دن صبح کو
آپ ہمارے پاس تشریف لائے ہم لحاف اوڑھے ہوئے تھے آپ فاطمہ کے سرہانے بیٹھ گئے انہون نے اپنا سر لحاف کے اندر کر لیا
باپ کے لحاظ سے آپ نے پوچھا کیا کام تھا تم کو آل محمد سے کل آئین تھین فاطمہ دو بار یہ سنکر چپ ہو رہین مین نے کہا قسم خدا
کی یا رسول اللہ مین آپ سے کہتا ہون انہون نے چکی پیسی اس درجہ کہ ان کے ہاتھون مین نشان پڑ گئے اور پانی بھر مشکین
بھر بھر کے یہانتک کہ سینے مین اوسکا اثر معلوم ہوا اور جھاڑو دی گھر مین یہانتک کہ کپڑے اون کے گرد آلودہ ہو گئے اور کھانا پکایا
یہانتک کہ کپڑے کالے ہو گئے اور ہم کو خبر پہنچی ہے کہ آپ پاس غلام آئے ہین یا خادم اسلیے مین نے ان سے کہا تھا کہ تم آپ سے ایک خادم
مانگو پھر بیان کیا حدیث کو اوسی طرح اخیر تک جیسے اوپر گذری بلکہ اوس سے بھی تفصیل سے **عن علي عن النبي صلى الله عليه**

وسلم بهذا الخبر قال فيه قال علي فما تركتهن منذ سمعتهن من رسول الله صلى الله عليه وسلم الا
ليلة صفين فاني ذكرتها من اخر الليل فقلتها ترجمہ حضرت علی نے ایسا ہی روایت کیا جیسے اوپر گذرا اس
روایت مین اتنا زیادہ ہے کہ علی رض نے کہا پھر مین نے اس تسبیح کو کبھی ناغہ نہین کیا مگر صفین کی رات مین اخیر رات کو مجھے یاد
آئی مین نے اوسی وقت پڑھ لی ف صفین وہ مقام ہے جہان پر امیر المومنین علی بن ابی طالب اور معاویہ مین سخت
جنگ واقع ہوئی عن عبد الله بن عمرو عن النبي صلى الله عليه وسلم قال خصلتان او خلتان لا يحافظ
عليهما عبد مسلم الا دخل الجنة هما يسير ومن يعمل بهما قليل يسبح في دبر كل صلوة عشرا ويحمد
عشرا ويكبر عشرا فذلك خمسون ومائة باللسان والف وخمسماية في الميزان ويكبر اربعا وثلثين
اذا اخذ مضجعه ويحمد ثلثا وثلثين ويسبح ثلثا وثلثين فذلك مائة باللسان والف في الميزان
فلقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم يعقدها بيده قالوا يا رسول الله كيف هما يسير ومن
يعمل بهما قليل قال ياتي احدكم في منامه يعني الشيطان فينومه قبل ان يقوله ويأتيه في صلوته
فيذكره حاجته قبل ان يقولها ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
دو خصلتین ہین جو کوئی مسلمان انکو ہمیشہ کیا کرے وہ جنت مین جاویگا اور وہ آسان ہین مگر اون پر عمل کرنیوالے تہوڑے
ہین ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ اور دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ اکبر کہنا دن رات مین ایکسو پچاس ہوے
زبان سے اور قیامت مین میزان مین ایک ہزار پانسو بار ہونگے (کیونکہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے) اور سوتے وقت
چونتیس بار اللہ اکبر اور تینتیس بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ کہنا یہ سو بار ہوے زبان سے اور میزان مین ایک ہزار بار ہونگے
عبد اللہ بن عمرو نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ شمار کرتے تھے تسبیح کا اونگلیون سے صحابہ نے عرض
کیا یا رسول اللہ یہ دونون امر آسان ہین پھر ان پر عمل کرنیوالے کیونکر تہوڑے ہونگے آپ نے فرمایا تم مین سے جب کوئی سونے لگتا ہے
تو شیطان اوسکو سلا دیتا ہے ان کلمات کے کہنے سے پہلے اسی طرح نماز کے اندر کوئی کام یاد دلا دیتا ہے پھر وہ چلا جاتا ہے
ان تسبیحون کے پڑھنے سے پہلے عن ام الحكم او ضباعة ابنتي الزبير انها قالت اصاب رسول الله صلى الله
عليه وسلم سبيا فذهبت انا واختي فاطمة بنت النبي صلى الله عليه وسلم الى النبي صلى الله عليه وسلم
فشكونا اليه ما نحن فيه وسالناه ان يامر لنا بشيء من السبي فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبقكن
يتامى بدر ثم ذكر قصة التسبيح قال على اثر كل صلوة لم يذكر النوم ترجمہ ام حکم یا ضباعہ بنت زبیر سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس قیدی آئے تو مین اپنی بہن فاطمہ رض ہمراہ کے ساتھ رسول اللہ صلعم پاس گئی اور
بیان کیا حال اپنی محنت اور مشقت کا اور ہم نے قیدیون مین سے ایک ایک بردہ مانگا آپ نے فرمایا تم سے آگے آ گئے بدر کے یتیم لڑکیان
اور بردہ اونکو تقسیم ہو گئے) بعد اوسکے تسبیح کا قصہ بیان کیا مگر نماز کے بعد ذکر کیا سونے کے وقت نہین بیان کیا **باب**

ما يقول اذا اصبح صبح كيوقت كيا دعا پڑھے عن ابي هريرة ان ابا بكر الصديق قال يا رسول الله
مرني بكلمات اقولهن اذا اصبحت واذا امسيت قال قل اللهم فاطر السموت والارض
عالم الغيب والشهادة رب كل شيء ومليكه اشهد ان لا اله الا انت اعوذ بك من شر نفسي
وشر الشيطان وشركه قال قلها اذا اصبحت واذا امسيت واذا اخذت مضجعك ترجمه
ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ابوبکر صدیق نے کہا یا رسول اللہ حکم کیجیے مجھکو چند کلمات کا جنکو صبح اور شام پڑھا کرون
آپ نے فرمایا کہ تو اللهم فاطر السموت والارض اخیر تک یعنے یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانون و زمین کے جاننے والے
غایب اور حاضر کے مالک اور وارث ہر چیز کے مین گواہی دیتا ہون اس بات کی کہ نہین ہے کوئی معبود برحق سوا
تیری پناہ مانگتا ہون مین تیری اپنی نفس کے شر سے اور شیطان کے شرک سے یا کرتے - کہا کر ان کلمات کو صبح اور
شام اور سوتے وقت عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم انه كان يقول اذا اصبح اللهم
بك اصبحنا وبك نحيى وبك نموت واليك النشور واذا امسى قال اللهم بك امسينا وبك نحيى
وبك نموت واليك النشور ترجمه ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو یہ فرماتے یا اللہ یعنے
صبح کی تیرے نام پر اور جیتے ہین تیرے نام پر اور مرتے ہین تیری نام پر اور تیری ہی طرف جاوین گے مرنے کے بعد اور شام
کو فرماتے یا اللہ تیرے ہی نام پر ہم نے شام کی اور تیری ہی نام پر جیتے ہین اور تیرے نام پر مرتے ہین اور تجھ کیطرف جاوینگے
مرنیکے بعد عن انس بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح او يمسي اللهم
اني اصبحت اشهدك واشهد حملة عرشك وملئكتك وجميع خلقك بانك انت الله لا اله الا انت
وان محمدا عبدك ورسولك اعتق الله ربعه من النار فمن قالها مرتين اعتق الله نصفه ومن
قال ثلثا اعتق ثلثة ارباعه فان قالها اربعا اعتقه الله من النار ترجمه انس بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شخص صبح اور شام یہ دعا پڑھے اللهم اني اصبحت اخیر تک (صبح کیوقت
اور شام کیوقت امسیت کہے) یا اللہ مین نے صبح کی مین گواہ کرتا ہون تجھکو اور تیرے عرش کے اٹھانیوالے فرشتونکو اس بات
کا کہ تو اللہ ہے سوا تیرے کوئی معبود برحق نہین ہے اور بیشک محمد تیرے بندے اور رسول ہین تو اللہ اسکا چوتھائی حصہ
جہنم سے آزاد کردیگا پھر اگر دو بار کہے تو نصف آزاد کردیگا اگر تین بار کہے تو تین ربع آزاد کردیگا اگر چار بار کہے تو پوری کو آزاد
کردیگا جہنم سے عن بريدة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح او حين يمسي اللهم
انت ربي لا اله الا انت خلقتني وانا عبدك وانا على عهدك ووعدك ما استطعت اعوذ بك من
شر ما صنعت ابوء بنعمتك وابوء بذنبي فاغفر لي انه لا يغفر الذنوب الا انت فمات من يومه
او من ليلته دخل الجنة ترجمه بریدہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح یا شام کو یہ دعا

اللهم انت ربی آخر تک یعنی اے اللہ تو میرا رب ہے سوا تیرے کوئی معبود نہیں ہے تو نے مجھے پیدا کیا میں تیرا
بندہ ہوں اور تیرے ساتھ جو اقرار کیا ہے اسپر قائم ہوں اور تیری وعدہ پر مضبوط ہوں جہاں تک مجھ کو قدرت
ہے پناہ مانگتا ہوں میں تیری اپنی کیتی کی برائی سے اقرار کرتا ہوں تیرے احسان کا جو مجھ پر ہے اور اقرار کرتا ہوں اپنے
گناہ کا بخش دے میرے گناہ کوئی نہیں بخشتا الا تو ہی جو کوئی اسکو صدق دل سے پڑھ کر مر جاوے اوس دن یا اوس رات تو جنت میں جاویگا

عن عبد الله ان النبی صلی الله علیه وسلم کان یقول اذا امسی امسینا وامسی الملک لله و
الحمد لله لا اله الا الله وحده لا شریک له له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر زاد فی حدیث
جریر له الملک وله الحمد وهو علی کل شیء قدیر رب اسالک خیر ما فی هذه اللیلة وخیر
ما بعدها واعوذ بک من شر ما فی هذه اللیلة وشر ما بعدها رب اعوذ بک من الکسل
ومن سوء الکبر رب اعوذ بک من عذاب فی النار وعذاب فی القبر واذا اصبح قال ذلک ایضا اصبحنا الکفر
واصبح الملک لله ترجمہ عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شام کو یہ دعا پڑھتے تھے امسینا
وامسی الملک آخر تک یعنی شام کی ہم نے اور اللہ کی سلطنت شام کو بھی ہے شکر ہے خدا کا کوئی سچا معبود نہیں
سوا اللہ کے وہ اکیلا ہے اوسکا کوئی شریک نہیں اوسی کی سلطنت ہے اور اوسی کو تعریف سجتی ہے اور وہ ہر چیز
پر قادر ہے اے پروردگار میں چاہتا ہوں تجھ سے اس رات کی بھلائی اور اوسکے بعد جو رات ہوگی اوسکی بھلائی اور
پناہ مانگتا ہوں میں تیری اس رات کی برائی سے اور اسکے بعد جو رات ہوگی اوسکی برائی سے اے پروردگار میں پناہ
مانگتا ہوں تیری سستی سے اور بڑہاپے سے یا بری کفر سے یا بری غرور سے اے پروردگار میں پناہ مانگتا ہوں تیری جہنم
کے عذاب سے اور قبر کے عذاب سے۔ اور صبح کو بھی یہی دعا پڑھتے مگر امسینا وامسی الملک لله کے بدلے اصبحنا واصبح الملک لله
کہتے عن ابی سلام انه کان فی مسجد حمص فمر به رجل فقالوا هذا خدم النبی صلی الله علیه
وسلم فقام الیه فقال حدثنی بحدیث سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم لم یتداوله
بینک وبینه الرجال قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من قال اذا اصبح واذا
امسی رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا الا کان حقا علی الله ان یرضیه ترجمہ
ابی سلام سے روایت ہے وہ حمص کی مسجد میں تھے ایک شخص اونکو ملا لوگوں نے کہا یہ خادم ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کا ابو سلام اوسکے پاس گئے اور کہا مجھسے کوئی ایسی حدیث بیان کرو جو خاص تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی
ہو بیچ میں کسیکا واسطہ نہ ہو اوس نے کہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتے تھے جو شخص صبح اور شام
کو رضینا بالله ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا یعنی راضی ہوئے ہم اللہ کے رب ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر
اور محمد کی رسالت پر تو اللہ ضرور اوسکو جنت میں داخل کریگا عن عبد الله بن غنام البیاضی ان رسول الله صلی

الله علیه وسلم قال من قال حین یصبح اللهم ما اصبح بی من نعمة فمنك وحدك لا شریك لك
فلك الحمد ولك الشكر فقد ادى شكر يومه ومن قال مثل ذلك حين يمسي فقد ادى شكر ليلته
ترجمہ عبد اللہ بن غنام بیاضی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کو یہ کہے اللهم ما اصبح سے
خیر تک (یعنی یا اللہ صبح کو جو نعمتیں میرے پاس ہیں وہ تیری ہی دی ہوئی ہیں تو اکیلا ہے تیرا کوئی شریک نہیں تجھ
کو تعریف سجتی ہے اور تیرا ہی شکر کرتا ہوں) تو اوس نے دن کا شکر ادا کر دیا پھر جو کوئی شام کو یہ کہے اوس نے رات
کا شکر ادا کر دیا **عن** ابن عمر یقول لم یکن رسول الله صلی الله علیه وسلم یدع هؤلاء الدعوات حین
یمسی وحین یصبح اللهم انی اسالك العافية في الدنيا والاخرة اللهم اني اسالك العفو والعافية
في ديني ودنياي واهلي ومالي اللهم استر عورتي وقال عثمان عوراتي وامن روعاتي اللهم احفظني
من بين يدي ومن خلفي وعن يميني وعن شمالي ومن فوقي واعوذ بعظمتك ان اغتال من تحتي
ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح او شام کو یہ دعائیں کرتے اللهم انی خیر تک
یعنی یا اللہ میں تجھ سے تندرستی چاہتا ہوں دنیا و آخرت میں یا اللہ میں تجھ سے بخشش اور تندرستی چاہتا ہوں دین
اور دنیا او گھر اور مال میں یا اللہ چھپا میری شرم کی باتیں اور امن دے ہمارے ڈر کو یا اللہ حفاظت کر میرے سامنے اور پیچھے اور
داہنے اور بائیں اور اوپر سے اور پناہ مانگتا ہوں میں تیری بڑائی کے سبب سے کہ ہلاک ہوں نیچے کی طرف سے (وکیع نے کہا یعنے
دھنس جاؤں زمین میں) **عن** عبد الحمید مولی بنی هاشم ان امه حدثته وكانت تخدم
بعض بنات النبي صلى الله عليه وسلم ان ابنة النبي صلى الله عليه وسلم حدثتها ان النبي صلى الله
عليه وسلم كان يعلمها فيقول قولي حين تصبحين سبحان الله وبحمده لا قوة الا بالله ما شاء الله
كان وما لم يشأ لم يكن اعلم ان الله على كل شيء قدير وان الله قد احاط بكل شيء علما فانه
من قالهن حين يصبح حفظ حتى يمسي ومن قالهن حين يمسي حفظ حتى يصبح **ترجمہ** عبد الحمید سے
جو ولی ہیں بنی ہاشم کے روایت ہے اون کی ماں (جنکا نام معلوم نہیں ہوا) نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی صاحبزادی
سے روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکو سکھایا صبح کے وقت یہ کہنا کہ سبحان اللہ وبحمدہ اخیر تک یعنی پاکی
بیان کرتا ہوں اللہ کی اور تعریف کرتا ہوں اوسکی کسی میں زور نہیں ہے سوا خدا کے جو چاہے وہ ہوگا اور جو نہ چاہے وہ
نہ ہوگا میں جانتا ہوں کہ اللہ جل جلالہ ہر چیز پر قادر ہے اور سب چیزوں کو جانتا ہے) جو شخص ان کلمات کو صبح کہیگا
وہ شام تک محفوظ رہیگا اور جو شام کو کہیگا وہ صبح تک محفوظ رہیگا (ہر آفت اور بلا سے) **عن** ابن عباس عن رسول
الله صلی الله علیه وسلم انه قال من قال حین یصبح فسبحان الله حین تمسون وحین تصبحون و
له الحمد في السموات والارض وعشيا وحين تظهرون يخرج الحي من الميت ويحيي الارض بعد موتها

وکذلک تخرجون ادرک ما فاته فی یومه ذلک ومن قالھن حین یمسی ادرک ما فاته فی لیلته

ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص یہ کہیگا فسبحان اللہ اخیر تک صبح کیوقت یعنی پاکی بیان کرو اللہ کی شام اور صبح کے وقت اور تعریف بیان کرتے ہین اوسکی جتنے لوگ ہین آسمانون مین اور زمین مین اور سہ پہر کو اور دوپہر کے بعد نکالتا ہے زندہ کو مردے سے اور جلاتا ہے زمین کو مرجانے کے بعد اسی طرح تم بھی پیدا کیے جاؤ گے یعنے دوبارہ حشر ہوگا تو جسقدر ثواب اوسکے ہاتھ سے جاتا رہا وہ اوسکو حاصل کرلیگا اور جو شخص ان کلمات کو شام کو کہے وہ رات کا ثواب جو اوسکے ہاتھ سے جاتا رہا حاصل کرلیگا عن ابی عیاش ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال اذا اصبح لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له له الملک وله الحمد وھو علی کل شیء قدیر کان له عدل رقبة من ولد اسمعیل وکتب له عشر حسنات وحط عنه عشر سیئات ورفع له عشر درجات وکان فی حرز من الشیطان حتی یمسی وان قالھا اذا امسی کان له مثل ذلک حتی یصبح قال فی حدیث حماد فرای رجل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیما یری النائم فقال یا رسول اللہ ان ابا عیاش یحدث عنک بکذا وکذا قال صدق ابو عیاش

ترجمہ ابو عیاش (زید بن عیاش) سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص صبح کیوقت یہ کہے لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له اخیر تک تو اوسکو ایک بردہ آزاد کرنے کا جو اسمعیل کی اولاد سے ہو ثواب ہوگا اور دس نیکیان اوسکے لیے لکھی جاوینگی اور دس برائیان اوس کی معاف ہونگی اور دس درجے اوسکے بلند ہونگے اور شیطان کے شر سے محفوظ رہیگا شام تک اور اگر شام کو یہ کہے تو صبح تک یہی حال ہوگا حماد کی روایت مین ہے کہ ایک شخص نے خواب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور عرض کیا یا رسول اللہ ابو عیاش آپ سے یہ حدیث نقل کرتا ہے آپنے فرمایا ابو عیاش سچا ہے عن مسلم بن الحارث التمیمی عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم انه اسر الیه فقال اذا انصرفت من صلوة المغرب فقل اللھم اجرنی من النار سبع مرات فانک اذا قلت ذلک ثم مت فی لیلتک کتب لک جوار منھا واذا صلیت الصبح فقل کذلک فانک ان مت فی یومک کتب لک جوار منھا اخبرنی ابو سعید عن الحارث انه قال اسرھا الینا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فنحن نخص بھا اخواننا

ترجمہ مسلم بن حارث تمیمی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے سرگوشی کی یعنے کان مین چپکے سے کہا جب تو مغرب کی نماز سے فارغ ہو تو سات بار کہہ اللھم اجرنی من النار یا اللہ بچا دے مجھکو جہنم سے پناہ لکھی جاوے گی اور جب فجر کی نماز پڑھ کر یہی کہے پھر اگر مر جاوے تو جہنم سے پناہ لکھی جاوے گی محمد بن شعیب نے کہا مجھسے ابو سعید نے بیان کیا کہ حارث بن مسلم کہتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چپکے سے یہ امر بیان کیا ہم سے اسلیے ہم اپنے بھائیون خالص سے اسکو بیان کرتے ہین (ہر شخص سے

نہین کہتے یا ہم خاص سمجہتے ہین اس دعا کو اپنے خاندان کے لیے) **عن** حارث بن مسلم التمیمی ان النبی صلی
الله علیه وسلم قال نحوه الی قوله جوار منها الا انه قال ثم اقبل ان تکلم احدا قال علی بن
سهل فیه ان اباه حدثه وقال علی وابن المصفی قال بعثنا رسول الله صلی الله علیه وسلم
فی سریة فلما بلغنا المغار استحثثت فرسی فسبقت اصحابی وتلقانی الحی بالرنین فقلت لهم
قولوا لا اله الا الله تحرزوا فقالوها فلامنی اصحابی فقالوا حرمتنا الغنیمة فلما قدموا علی
رسول الله صلی الله علیه وسلم اخبروه بالذی صنعت فدعانی فحسن لی ما صنعت وقال
اما ان الله قد کتب لک من کل انسان منهم کذا وکذا قال عبد الرحمن فانا نسیت الثواب
ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما انی ساکتب لک بالوصاة بعدی قال ففعل وختم علیه
ورفعه الی وقال لی ثم ذکر معناه **ترجمہ** حارث بن مسلم تیمی سے ایسی ہی روایت ہے جیسی اوپر گزری مگر
اتنا زیادہ ہے اس روایت مین کہ نماز مغرب اور صبح کے بعد یہ دعا پڑہے کسی سے بات کرنے سے پہلے اور اسی روایت مین
ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک لشکر کے ٹکڑے مین روانہ کیا جب ہم اوس موضع پر پہونچے جسکی لوٹنے
کے لیے گئے تھے تو مین نے اپنے گہوڑے کو تیز کیا اور سب ساتہیون سے آگے ہوگیا موضع والون نے چلانا شروع کیا مین نے
اون سے کہا تم لا الہ الا اللہ کہو تو بچ جاوگے اونہون نے لا الہ الا اللہ کہا میرے ساتہی مجہپر خفا ہوئے اور کہنے لگے تم نے ہم کو
غنیمت سے محروم کیا (یعنے اگر تم اون لوگون کو لا الہ الا اللہ نہ سکہلاتے اور وہ کلمہ نہ پڑہتے تو ہم اونکا مال لوٹتے)
جب وہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تو اونہون نے آپ سے بیان کیا جو کام مین نے کیا تھا آپ نے مجہے بلا بہیجا اور
میری تعریف کی اور فرمایا اللہ تعالی نے تجہکو ہر آدمی کے بدلے مین جو اوس موضع مین تہا اتنا اتنا ثواب دیا ہے عبد الرحمن
نے کہا مین بہول گیا اوس ثواب کو جو آپ نے فرمایا تہا پہر فرمایا آپ نے مین تیری لیے ایک وصیت نامہ لکہے دیتا ہون آپ نے
اوسکو لکہا اور اوس پر مہر کی اور مجہکو دیدیا **عن** عبد الله بن خبیب انه قال خرجنا فی لیلة مطر وظلمة شدیدة
نطلب رسول الله صلی الله علیه وسلم لیصلی لنا فادرکناه فقال قل فلم اقل شیئا ثم قال قل فلم اقل شیئا
ثم قال قل فقلت ما اقول یا رسول الله قال قل هو الله احد والمعوذتین حین تمسی وحین
تصبح ثلث مرات تکفیک من کل شیء **ترجمہ** عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے ہم نکلی بارش اور اندہیری
رات مین ڈہونڈہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے کہ آپ نماز پڑہا دین پہر پایا ہم نے آپ کو آپ نے مجہسے فرمایا
کہہ مین نے کچہہ نہین کہا پہر آپ نے فرمایا کہہ مین نے کچہہ نہین کہا پہر آپ نے فرمایا کہہ مین نے کہا کیا کہون یا رسول اللہ
آپ نے کہا قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس شام اور صبح یہ کفایت کرینگی تجہکو ہر بلا کے دفع
کرنے کے لیے **عن** ابی مالک قالوا یا رسول الله حدثنا بکلمة نقولها اذا اصبحنا وامسینا

وانسطیعنا فامرهم ان یقولوا اللهم فاطر السموات والارض عالم الغیب والشهادة انت رب کل شئ والملئکة یشهدون انک لا اله الا انت فانا نعوذبک من شر انفسنا ومن شر الشیطان الرجیم وشرکه وان نقترف سوء علی انفسنا او نجره الی مسلم قال ابوداود وبهذا الاسناد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا اصبح احدکم فلیقل اصبحنا واصبح الملک لله رب العالمین اللهم انی اسالک خیر هذا الیوم فتحه ونصره ونوره وبرکته وهداه واعوذبک من شر ما فیه وشر ما بعده ثم اذا امسی فلیقل ذلک **ترجمہ** ابومالک سے روایت ہی صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ ہم کو ایسی دعا بتلائی جسکو ہم صبح اور شام اور لیٹنے وقت کہا کرین آپ نے حکم کیا اس دعا پڑھنے کا اللهم فاطر السموات والارض اخیر تک یعنی ای اللہ پیدا کرنے والی آسمانون اور زمین کے جاننے والے غائب اور حاضر کے تو رب ہی ہر چیز کا اور فرشتے گواہی دیتے ہین اس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود سوا تیری ہم پناہ مانگتے ہین اپنے نفسون کی برائیون سے اور شیطان مردود کی شر سے اور مکر سے یا اوس کے شرک سے اور گناہ کی بات آپ کرنیسے یا کسی مسلمان سے گناہ کی بات کرانیسے۔ ابوداؤد نے کہا اسی اسناد سے مروی ہی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب صبح ہو تو یہہ کہے اصبحنا واصبح الملک لله اخیر تک یعنی صبح کی ہم نی اور اللہ کی سلطنت اور ملک نے جو پالنے والا ہے ساری جہان کا یا اللہ مین تجہسی بہتری چاہتا ہون اس دن کی اور اوس کے فتح اور مدد اور نور اور برکت اور ہدایت اور پناہ مانگتا ہون مین اوسکی برائی سے اور اوسکی بعد کی برائی سے پہر جب شام ہو تو بھی کہے **عن** شریق الهوزنی قال دخلت علی عائشة فسالتها بم کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یفتتح اذا هب من اللیل فقالت لقد سالتنی عن شئ ما سالنی عنه احد قبلک کان اذا هب من اللیل کبر عشرا وحمد عشرا وقال سبحان الله وبحمده عشرا وقال سبحان الملک القدوس عشرا واستغفر عشرا وهلل عشرا ثم قال اللهم انی اعوذبک من ضیق الدنیا وضیق یوم القیامة عشرا ثم یفتتح الصلوة **ترجمہ** شریق ہوزنی سی روایت ہی مین حضرت عائشہؓ پاس گیا اور اون سے پوچہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سے دعا پڑہنا شروع کرتی جب رات کو جاگتے انہون نی کہا تم نے مجہسی ایسی بات پوچھی جو تم سے کسی نے پہلے نہین پوچھی آپ جب رات کو بیدار ہوتی تو دس بار اللہ اکبر کہتے اور دس بار الحمد للہ کہتے اور سبحان اللہ وبحمدہ دس بار کہتے اور سبحان الملک القدوس دس بار کہتے اور دس بار استغفار کرتے اور دس بار لا اله الا الله کہتے پہر فرماتے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون دنیا کی تنگی اور قیامت کی تنگی سے پہر شروع کرنے تہے نماز کو **عن** ابی هریرة قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا کان فی سفر فاسحر یقول سمع سامع بحمد الله ونعمته وحسن بلائه علینا اللهم صاحبنا فافضل علینا عائذا بالله من النار **ترجمہ** ابوہریرةؓ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب سفر مین صبح ہوتی تو فرماتے سنتا ہی سننے والا اللہ کی حمد اور نعمت اور حسن امتحان کو یا اللہ فاقت کر

ہماری اور احسان کر پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی جہنم سے عن عثمان بن عفان یقول سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء
وهو السمیع العلیم ثلث مرات لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یصبح ومن قالها حین یصبح ثلث
مرات لم تصبہ فجاءۃ بلاء حتی یمسی قال فاصاب ابان بن عثمان الفالج فجعل الرجل الذی سمع
منه الحدیث ینظر الیه فقال له مالك تنظر الی فوالله ما كذبت علی عثمان ولا كذب عثمان
علی النبی صلی الله علیه وسلم ولكن الیوم الذی اصابنی فیه ما اصابنی غضبت فنسیت
ان اقولها ترجمہ عثمان بن عفان سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے
جو شخص کہے بسم اللہ الذی لا یضر مع اسمہ شیء فی الارض ولا فی السماء وھو السمیع العلیم تین بار
تو اوسکو کوئی ناگہانی بلا نہ پہونچیگی صبح تک اور جو کوئی صبح کو اوسی تین بار کہے تو شام تک اوسکو کوئی ناگہانی بلا نہ پہونچے
گی پہر ابان بن عثمان کو جو اس حدیث کے راوی ہین فالج کا عارضہ ہوا تو جس شخص نے اون سے یہ حدیث سنی تھی وہ اون
کی طرف دیکھنے لگا (تعجب سے کہ تم تو یہ حدیث روایت کرتے تھے جو کوئی اسکو پڑھے اوسکو کوئی آفت ناگہانی نہ ہوگی پھر فالج
کا عارضہ کہان سے ہوگیا) ابان نے کہا تو کیا دیکھتا ہے میری طرف قسم خدا کی مین نے جھوٹ نہین باندھا عثمان پر اور
نہ عثمان نے جھوٹ باندھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر لیکن جس دن یہ عارضہ مجھکو ہوا اوس دن مین غصے مین تھا مین
دعا کا پڑھنا بھول گیا عن عبد الرحمن بن ابی بکرۃ انه قال لابیه یا ابت انی اسمعك تدعو كل غداۃ
اللهم عافنی فی بدنی اللهم عافنی فی سمعی اللهم عافنی فی بصری لا اله الا انت تعیدها ثلثا
حین تصبح وثلثا حین تمسی فقال انی سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یدعو بهن فانا احب
ان استن بسنته قال عباس فیه وتقول اللهم انی اعوذ بك من الكفر والفقر اللهم انی اعوذ
بك من عذاب القبر لا اله الا انت تعیدها ثلثا حین تصبح وثلثا حین تمسی فتدعو بهن
فاحب ان استن بسنته قال وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم دعوات المكروب اللهم رحمتك
ارجوا فلا تكلنی الی نفسی طرفة عین واصلح لی شانی كله لا اله الا انت وبعضهم یزید علی
صاحبه ترجمہ عبد الرحمن بن ابی بکرہ نے اپنے باپ سے کہا اے باپ میرے مین سنتا ہون تم ہر صبح کو یہ دعا پڑھتے
ہو اللہم عافنی فی بدنی اللہم عافنی فی سمعی اللہم عافنی فی بصری لا الہ الا انت تین بار صبح کو اور تین بار شام کو انہون
نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دعا پڑھتے دیکھا تو مجھے پسند ہے آپ کی سنت پر چلنا ایک روایت مین
اتنا زیادہ ہے اللہم انی اعوذ بک من الکفر والفقر اللہم انی اعوذ بک من عذاب القبر لا الہ الا انت تین بار صبح اور
تین بار شام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسپر سختی ہو یا آفت مین مبتلا ہو اوسکی دعا یہ ہے اللہم رحمتک

ارجوا فلا تکلنی الی نفسی طرفۃ عین واصلح لی شانی کلہ لا الہ الا انت ۔ بعضی راویون نے کمی بیشی کی ہے الفاظ مین

باب مایقول الرجل اذا رای الھلال چاند دیکھکر آدمی کیا کہے **عن** قتادۃ ان نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال قال ھلال خیر ورشد ھلال خیر ورشد ھلال خیر ورشد امنت بالذی خلقک ثلث مرات ثم یقول الحمد للہ الذی ذھب بشھر کذا وجاء بشھر کذا

ترجمہ قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو فرماتے یہ چاند ہی بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہے بہتری اور ہدایت کا یہ چاند ہی بہتری اور ہدایت کا ایمان لایا مین اوس شخص پر جسنے تجھکو پیدا کیا تین بار پھر فرماتے شکر ہی اوس خدا کا جو فلان مہینہ لیگیا اور فلان مہینہ لایا یعنی گزشتہ گزار لے گیا اور نیا لایا **عن** قتادۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای الھلال صرف وجھہ عنہ **ترجمہ** قتادہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند کو دیکھتے تو اوس طرف سے مونہہ پھیر لیتے اور کبھی فرماتے پناہ مانگتا ہون مین شر سے اس غاسق کے یعنے چھپ جانے والے اور تاریک ہو جانے والے سے

باب ماجاء فیمن دخل بیتہ مایقول جو شخص اپنے گھر مین جاوے تو کیا کہے **عن** ام سلمۃ قالت ماخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بیتی قط الا رفع طرفہ الی السماء فقال اللھم انی اعوذبک ان اضل او اضل او ازل او ازل او اظلم او اظلم او اجھل او یجھل علی **ترجمہ** ام سلمہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر سے جب نکلے تو اپنی آنکھ کو آسمان کیطرف اوٹھایا اور فرمایا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تیرے گمراہ ہونے سے یا گمراہ کیے جانے سے اور پھسل جانے سے یا پھسلائے جانے سے اور ظلم سے اور ظلم کیے جانے سے اور جہل سے اور جہل کیے جانے سے مجھپر **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا خرج الرجل من بیتہ فقال بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ قال یقال حینئذ ھدیت وکفیت ووقیت فیتنحی لہ الشیطان فیقول شیطان اخر کیف لک برجل قد ھدی وکفی ووقی **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی مرد اپنے گھر سے نکلتا ہے اور کہتا ہے بسم اللہ توکلت علی اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ اوس وقت فرشتے اوس سے کہتے ہین تو نے راہ پائی اور بچایا گیا تو ہر بلا سے اور کافی ہی تجھکو یہہ دعا پھر شیطان اوس سے جدا ہو جاتا ہے اور دوسرا شیطان اوس سے کہتا ہے اب تو کیا کر سکتا ہے اوس شخص سے جسکو راہ مل گئی اور کافی ہو گئی وہ دعا اوسکے لیے اور بچایا گیا ہر بلا سے **عن** ابی مالک الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ولج الرجل بیتہ فلیقل اللھم انی اسالک خیر المولج وخیر المخرج بسم اللہ ولجنا وبسم اللہ خرجنا وعلی اللہ ربنا توکلنا ثم لیسلم علی اھلہ **ترجمہ** ابو مالک اشعری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی آدمی اپنے گھر مین جانے لگے

تو یہ کہے اللھم انی اسالک خیرک یعنی یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اندر جانیکی بہتری اور باہر نکلنے کی بہتری اللہ کے نام
پر ہم اندر جاتے ہین اور اللہ کے نام پر ہم باہر نکلتے ہین اور بھروسا کرتے ہین ہم اللہ پر جو ہمارا پروردگار ہے پھر اندر
جا کر گھر کے لوگون سے سلام علیک کرے **باب** مایقول اذا ھاجت الریح جب آندہی آوے تو کیا کہے

عن ابی ھریرۃ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الریح من روح اللہ تاتی بالرحمۃ
وتاتی بالعذاب فاذا رایتموھا فلا تسبوھا وسلوا اللہ خیرھا واستعیذوا باللہ من شرھا
ترجمہ ابوہریرہ رضہ سے روایت ہی مین نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ فرماتی تھے ہوا اللہ کا ایک
حکم ہے کبھی رحمت لیکر آتی ہے کبھی عذاب لاتی ہے جب تم ہوا کو دیکھو تو اوسکو برا مت کہو لیکن اللہ سے اوسکی
بھلائی مانگو اور اوسکی برائی سے پناہ مانگو **عن** عائشۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رایت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قط مستجمعا ضاحکا حتی اری منہ لھواتہ انما کان یتبسم
وکان اذا رای غیما او ریحا عرف ذلک فی وجھہ فقلت یا رسول اللہ الناس اذا راوا الغیم فرحوا
رجاء ان یکون فیہ المطر واراک اذا رایتہ عرفت فی وجھک الکراھیۃ فقال یا عائشۃ ما
یومننی ان یکون فیہ عذاب قد عذب قوم بالریح وقد رای قوم العذاب فقالوا ھذا عارض
ممطرنا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضہ سے روایت ہی انہون نے کہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی اتنا
زور سے ہنستی نہین دیکھا کہ آپکا کوا دیکھون بلکہ آپ ہمیشہ تبسم کیا کرتے تھے (تبسم وہ خفیف ہنسی ہے جسمین آواز نہ ہو صرف
سامنے کے دانت کھلجاوین یا لبون کو جنبش ہو) اور آپ جب ابر یا ہوا کو دیکھتے تو اوسکا اثر آپ کے چہرے مین معلوم
ہوتا (یعنے آپ کے چہری پر اثر تردد اور تشویش کا معلوم ہوتا) مین نے عرض کیا یا رسول اللہ لوگ جب ابر کو دیکھتے
ہین تو آپکے چہرے مین ناراضی معلوم ہوتی ہے اسکا کیا باعث ہے آپ نے فرمایا ای عائشہ مجھے اس بات سے امن نہین
ہے کہ اوسمین اللہ کا عذاب ہو ایک قوم کو عذاب ہو چکا ہے ہوا سے (عاد کی قوم کو) اور ایک قوم ابر مین اپنا عذاب
دیکھ چکی ہی جب وہ کہتی ہین یہ ابر تو برسنے والا ہی پھر ابر اون پر پتھر برسے اور وہ سب ہلاک ہو گئے یعنے ثمود
حضرت صالح علیہ السلام کی امت **عن** عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رای ناشئا فی
افق السماء ترک العمل وان کان فی صلوۃ ثم یقول اللھم انی اعوذ بک من شرھا فان مطر قال
اللھم صیبا ھنیئا **ترجمہ** حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب آسمان کے کنارے سے ابر اوٹھتا
ہوا دیکھتے تو جس کام مین ہوتے اوسکو چھوڑ دیتے اگرچہ نماز مین ہوتے اور فرماتے یا اللہ پناہ مانگتا ہون مین اوسکی شر سے
پھر اگر وہ برسنے لگتا تو فرماتے یا اللہ خوب برسا برکت والا **باب** فی المطر مینہ کا بیان (یعنی بارش کا) **عن**
انس قال اصابنا ونحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مطر فحسر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یعنی پھر سے اس امید کی یانی برسیگا اور جب ابر کو دیکھتے ہیں ۱۲

فحسر ثوبه عنه حتی اصابه فقلنا یا رسول الله لم صنعت هذا قال لانه حدیث عهد بربه

ترجمہ حضرت انس سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اتفاق سے پانی برسنے لگا آپ باہر نکلے

اور اپنا بدن کھول دیا یہانتک کہ مینہ آپ کے جسم مبارک پر گرا ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے ایسا کیوں کیا

فرمایا اسلیے کہ وہ ابھی تازہ دم اپنے رب کے پاس سے آیا ہے (تو بدن پر اوسکا گرنا برکت کا باعث ہے یہ حدیث دلیل

ہے اللہ جل جلالہ کے علو اور فوقیت پر) **باب** في الديك والبهائم مرغ اور اور چارپایوں کا بیان

عن زيد بن خالد قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تسبوا الديك فانه يوقظ للصلوٰة

ترجمہ زید بن خالد سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو مرغ کو کیونکہ وہ جگاتا ہے

صبح کی نماز کے لیے **ف** یعنی صبح صادق ہوتی ہی یا اوس سے آگے پیچھے اذان کہنا شروع کر دیتا ہے۔ مرغ میں

بعض صفات ایسی ہیں جنکو دیکھکر آدمی کو سبق لینا چاہیے حیا اور شجاعت اور سویرے جاگنا اور لوگوں کو

جگانا بانگ دیکر نماز کے واسطے **عن** ابی هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا سمعتم صياح

الديكة فسلوا الله من فضله فانها رأت ملكا واذا سمعتم نهيق الحمار فتعوذوا بالله

من الشيطان فانها رأت شيطانا **ترجمہ** ابو ہریرہ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا جب تم مرغ کی بانگ سنو تو اللہ کا فضل مانگو کیونکہ وہ فرشتے کو دیکھتا ہے اور جب تم گدہے کی آواز سنو

تو شیطان سے پناہ مانگو اللہ کی اس لیے کہ وہ شیطان کو دیکھکر بولتا ہے **عن** جابر بن عبد الله قال

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سمعتم نباح الكلاب ونهيق الحمير بالليل فتعوذوا بالله

فانهن يرين ما لا ترون **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب

تم کتوں کا چلانا اور گدہوں کا پکارنا رات کو سنو تو پناہ مانگو اللہ کی اسلیے کہ وہ دیکھتے ہیں اون چیزوں کو جنکو تم

نہیں دیکھتے **عن** جابر بن عبد الله وعلي بن عمر بن حسين بن علي قالا قال رسول الله صلى الله

عليه وسلم اقلوا الخروج بعد هداة الرجل فان لله تعالى دواب يبثهن في الارض في تلك

الساعة وقال فان لله خلقا ثم ذكر نباح الكلاب والحمير نحوه **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ اور علی بن عمر بن

حسین بن علی رض سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کم نکلا کرو رات کو بعد راستہ بند

ہو جانیکے کیونکہ اللہ جل جلالہ کے کچھ جانور ہیں جنکو وہ چھوڑ دیتا ہے اوسوقت (یعنے جب رات گئی راستہ چلنا موقوف

ہو جاتا ہے) پھر بیان کیا کتوں اور گدہوں کے چلانے کو جیسے اوپر گزرا **باب** في المولود يوذن في اذنه

بچے کے کان میں اذان کہنا جب پیدا ہو **عن** ابی رافع قال رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذن في

اذن الحسين بن علي حين ولدته فاطمة بالصلوٰة **ترجمہ** ابو رافع سے روایت ہے کہا میں نے رسول اللہ صلی

اللہ علیہ وسلم کو دیکھا آپ نے اذان دی حسن بن علی رضہ کے کان مین جب حضرت فاطمہ زہرا نے انکو جنا جیسی نماز
کے لیے اذان دیتے ہین عن عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتی بالصبیان فیدعو
لھم بالبرکۃ زاد یوسف ویحنکھم ولم یذکر بالبرکۃ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس بچے لائے جاتے آپ اون کے لیے برکت کی دعا فرماتے اور کھجور چبا کر اون کے منہ مین دیتے عن
عائشۃ قالت قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھل رای او کلمۃ غیرھا فیکم المغربون قلت
وما المغربون قال الذین یشترک فیھم الجن ترجمہ حضرت عائشہ سی روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مجھے فرمایا کیا تم مین مغربین کسی نے دیکھے ہین مین نے کہا مغربین کیا آپ نے فرمایا وہ لوگ جن مین
جنون کی شرکت ہوئی یعنی شیطان سے اونکو علاقہ ہو اور اللہ کی یاد سے غافل ہون بعضون نے کہا زنا کی اولاد
مراد ہے جسمین شیطان کی شرکت ضرور ہوتی ہی بعضون نے کہا کاہن اور نجومی مراد ہین بعضون نے کہا مراد وہ
لڑکے ہین جو عورتون سے پیدا ہوتے ہین جنون کے نطفے سے یا جنون کے جماع کرنے سے مگر یہ خلاف عادت ہے

باب فی الرجل یستعیذ من الرجل کوئی آدمی کسی آدمی سے پناہ مانگے تو کیسا **عن** ابن عباس ان رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من استعاذ باللہ فاعیذوہ ومن سالکم بوجہ اللہ فاعطوہ قال عبید اللہ
من سالکم باللہ ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پناہ مانگے اللہ
کی اوسکو پناہ دو اور جو سوال کرے اللہ کے نام پر اوسکو دو عن ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
من استعاذ کم باللہ فاعیذوہ ومن سالکم باللہ فاعطوہ وقال سھل وعثمان ومن دعاکم
فاجیبوہ ثم اتفقوا ومن اتی الیکم معروفا فکافئوہ قال مسدد وعثمان فان لم تجدوا فادعوا
لہ حتی تعلموا ان قد کافئتموہ ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جو شخص تم سے پناہ مانگے اللہ کی تو پناہ دو اوسکو اور جو شخص تمسے سوال کرے اللہ کے نام پر دو اوسکو سہل اور عثمان
نے کہا جو شخص دعوت کرے تمہاری تو قبول کرو اوسکو اور جو شخص تمسے احسان کرے تو بدلہ کرو اوسکا مسدد اور عثمان نے
کہا اگر تم بدلہ نہ کر سکو تو اوس کے لیے دعا کرو یہانتک کہ تم سمجھو کہ اوس کے احسان کا بدلہ تم نے کر دیا **باب** فی رد
الوسوسۃ وسوسہ کے دور کرنیکا طریقہ **عن** ابی زمیل قال سالت ابن عباس فقلت ما شیء اجدہ فی صدری
قال ما ھو قلت واللہ ما اتکلم بہ قال فقال لی اشیء من شک قال وضحک قال ما نجا من ذلک احد
حتی انزل اللہ تعالی فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرؤن الکتاب الایۃ قال
فقال لی اذا وجدت فی نفسک شیئا فقل ھو الاول والاخر والظاہر والباطن وھو بکل شیء علیم
ترجمہ ابو زمیل سے روایت ہی مین نے ابن عباس سے پوچھا کیا ہو ایسے میری دل کو انہون نے کہا کیا ہو مین نے کہا قسم خدا

کی مین اون باتون کو نہ کہونگا (یعنی جو میری دل مین وسوسے گذر رہے ہین شیطان کے اغوا سے) اُنہون نی کہا کیا
شک ہے اور ہنسنے لگے پہر کہا اس سے کوئی نہین بچا یہانتک کہ اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اوتاری اگر تجہکو شک ہے اوس کلام مین
جو ہمنے اوتارا تجہپر تو پوچہہ لے اون لوگون سے جو پڑہتے ہین کتاب (توراة یا انجیل) کو تجہسے پہلے (ہر چند اس آیت
مین خطاب شک کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ہی لیکن مراد اور لوگ ہین اسواسطی کہ آپ کو ابہی سچے ہونے مین
کچہہ شک نہ تہا) پہر ابن عباس نے کہا جب تیری دل مین اس قسم کے خیال پیدا ہون تو یہ آیت پڑہ ہو الاول والآخر
والظاہر والباطن وہو بکل شئ علیم عن ابی ہریرة قال جاء ناس من اصحابه فقالوا یا رسول الله نجد
فی انفسنا الشئ نعظم ان نتکلم به او الکلام به ما نحب ان لنا وانا تکلمنا به قال او قد وجدتموه
قالوا نعم قال ذاك صریح الایمان ترجمہ ابو ہریرہ رضی سے روایت ہی چند لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب
مین سے آپ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہ ہم اپنے دلون مین ایسی وسوسے دیکہتے ہین جنکو بیان کرنا ہمپر بہت گران
ہے اور ہم نہین چاہتے کہ اون کو بیان کرین آپنے فرمایا کیا تم کو یہ وسوسے ہوتے ہین اونہون نے کہا ہان آپ نے فرمایا
یہ تو عین ایمان کی نشانی ہے (جسقدر ایمان کامل ہوتا جاتا ہے اوسی قدر شیطان اسکا زیادہ دشمن ہوتا جاتا ہے اور
کوشش کرتا ہے اوسکی بہکانے اور وسوسے ڈالنے مین پہر جب تم نے اون وسوسونکو نہ مانا اور اونکا بیان کرنا برا جانا
بس یہی ایمان کی نشانی ہے ابن عباس قال جاء رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول
الله ان احدنا یجد فی نفسه یعرض بالشئ لان یکون حممة احب الیه من ان یتکلم به فقال
الله اکبر الله اکبر الحمد لله الذی رد کیده الی الوسوسة قال ابن قدامة رد امره مکان
رد کیده ترجمہ عبد اللہ بن عباس سے روایت ہی ایک شخص آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اور عرض کیا
یا رسول اللہ ہم مین سے کسی شخص کے دل مین ایسا وسوسہ پیدا ہوتا ہے کہ اوسکو بیان کرنیسے راکہہ ہو جانا یا جلکر کوئلہ
ہو جانا بہتر معلوم ہوتا ہے آپ نے فرمایا اللہ اکبر اللہ اکبر شکر ہے اوس خدا کا جسنے شیطان کے مکر کو وسوسہ کر دیا
یعنی اور اوسکو کچہ قابو نہ رہی اب اسی کام کا رہ گیا کہ کبہی کبہی دلمین وسوسہ ڈالتا ہے لیکن یہہ بہی مومن کو ضرر
نہین کر سکتا جب وہ خدا کی یاد کیا کرتا ہے اور اوسکی پناہ مانگا کرتا ہے)

باب فی الرجل ینتمی الی غیر

موالیه جو غلام اپنے مولے (معتق) کو چہوڑ کر دوسرے کو مولی بتادے یعنی جہوٹ کہے کہ مین فلان کا آزاد کیا ہوا
ہون یا لڑکا اپنا باپ چہوڑ کر کسی اور کو باپ بنادے تو کتنا بڑا گناہ کرتا ہے سعید بن مالك قال سمعته
اذنای ووعاه قلبی من محمد صلی الله علیه وسلم انه قال من ادعی الی غیر ابیه وهو یعلم
انه غیر ابیه فالجنة علیه حرام قال ابو عثمان فلقیت ابا بکرة فذکرت ذلك له فقال سمعته
اذنای ووعاه قلبی من محمد صلی الله علیه وسلم قال عاصم فقلت یا ابا عثمان لقد شهد عندك

رجلان ايما رجلين فقال اما احدهما فاول من رمى بسهم في سبيل الله في الاسلام يعني
سعد بن مالك والاخر قدم من الطائف في بضعة وعشرين رجلا على اقدامهم فذكر فضلا
ترجمہ سعد بن مالک سے روایت ہے میرے کانون نے سنا اور میرے دل نے یاد رکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کا بیٹا اپنے تئین کہیگا جان بوجھکر تو اوسپر جنت حرام ہے ابو عثمان نے کہا
مین یہ حدیث سعد سے سنکر پہر مین ملا ابو بکرہ سے انہون نے کہا میرے کانون نے سنا اور میرے دل نے یاد رکہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی فرمایا عاصم نے کہا مینے ابو عثمان سے کہا تم سے دو مردون نے گواہیان دین اور کیسے دو مردون
نے انہون نے کہا ایک تو ایسے ہین جنہون نے سب سے پہلے اللہ کی راہ مین تیر مارے (یعنی سعد بن مالک) دوسرے ایسے ہین جو طائف سے کئی
آدمیون کے ساتھ آئے پہر اون کی فضیلت بیان کی عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من تولى
قوما بغير اذن مواليه فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل منه يوم القيمة
صرف ولا عدل ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص بغیر اپنے مولی کے
اجازت کے اور لوگون سے ولا کرے تو اوس پر لعنت ہے اللہ کی اور فرشتون کی اور سب لوگون کی قیامت کے دن اسکی
فرض قبول ہوگی نہ نفل عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من ادعى
الى غير ابيه او انتمى الى غير مواليه فعليه لعنة الله المتتابعة الى يوم القيامة ترجمہ انس بن
مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تھے جو شخص اپنے باپ کے سوا اور کسی کو
باپ بناوے یا اپنے مولی کے سوا اور کسیکو مولی بناوے تو اوسپر لعنت ہے اللہ کی لگی رہیگی قیامت تک باب
في التفاخر بالاحساب حسب نسب پر فخر کرنا منع ہے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله
عليه وسلم ان الله قد اذهب عنكم عبية الجاهلية وفخرها بالاباء مؤمن تقي وفاجر شقي
انتم بنو ادم وادم من تراب ليدعن رجال فخرهم باقوام انما هم فحم من فحم جهنم او ليكونن
اهون على الله من الجعلان التي تدفع بانفها النتن ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ نے دور کیا تم سے جاہلیت کی نخوت اور غرور کو اور اپنے باپ دادا پر فخر کرنے کو اب
آدمی دو قسم کے ہین یا مومن ہین پرہیزگار یا فاجر ہین بدکار (یعنی مومنون مین اور کوئی تفریق نہین ہے کہ یہ
شریف ہے یہ رذیل سب مسلمان ہین برابر اور اپنے بہائی ہین تفریق باعتبار اعمال کے ہو سکتی ہے) تم سب آدم
کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے (تو سب کی اصل یکسان ہے پہر فخر کرنا کیسا) لوگون کو چاہیے کہ اپنی اپنی قوم پر
فخر کرنا چہوڑ دین وہ تو ایک کوئلہ ہین جہنم کے کوئلون مین سے (یعنی جن باپ دادا پر یہ لوگ فخر کرتے ہین وہ
تو کافر تہے مرتے ہی جہنمی ہوگئے پہر اون پر فخر کرنا کیا) یا لوگون کو درجہ اللہ ... ہے کہ ہمارے باپ دادا جہنمی ہین

اگر وہ چہوڑ دین گے تو اسد اونکو برے کیڑے سے ذلیل سمجہیگا جو اپنے ناک سے گوہ غلیظ ڈہکیل کر لیجاتا ہے ف
یعنے اونکی بہی توقیر اونکی اسد جل جلالہ کے سامنے نہ ہوگی **باب فی العصبیة** تعصب کرنا (یعنی اپنی قوم
اور عزیزون کی ناحق خلاف شرع مدد کرنا) منع ہے **عن** عبد الله بن مسعود قال من نصر قومه
علی غیر الحق فهو کالبعیر الذی ردی فهو ینزع بذنبه **ترجمہ** عبد اسد بن مسعود نے کہا جس شخص
نے اپنے قوم کی مدد کی ناحق پر تو اوسکی مثال ایسی ہے جیسے اونٹ کوئین مین گر پڑا اب لوگ اوسکی دم پکڑ کے کہینیتے ہین
(تو وہ کسیطرح نکل نہ سکیگا اسی طرح یہ آدمی جہنم مین گرا اب نکلنا اوسکا مشکل ہوگا) **عن** عبد الله بن مسعود
قال انتهیت الی النبی صلی الله علیه وسلم وهو فی قبة من ادم فذکر نحوه **ترجمہ** عبد اسد بن مسعود نے
کہا مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس گیا آپ ایک قبے کے اندر تہے جو چمڑے کا بنا تہا پہر آپ نے یہی فرمایا جو
اوپر گزرا **عن** واثلة بن الاسقع یقول قلت یا رسول الله ما العصبیة قال ان تعین قومک علی
الظلم **ترجمہ** واثلہ بن الاسقع سے روایت ہے مین نے عرض کیا یا رسول اسد تعصب کیا چیز ہے آپ نے فرمایا تعصب
یہ ہے کہ مدد کرے تو اپنی قوم کی ظلم پر **عن** سراقة بن مالک بن جعشم المدلجی قال خطبنا رسول الله صلی الله
علیه وسلم فقال خیرکم المدافع عن عشیرته ما لم یأثم **ترجمہ** سراقہ بن مالک سے روایت ہے رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا تو فرمایا بہتر تم مین سے وہ شخص ہے جو اپنی قوم پر ظلم نہ ہونے دے (یعنی اگر کوئی اون پر ظلم
کرے تو اوسکو دفع کرے) مگر گناہ مین اونکا شریک نہ ہو **عن** جبیر بن مطعم ان رسول الله صلی الله علیه
وسلم قال لیس منا من دعا الی عصبیة ولیس منا من قاتل علی عصبیة ولیس منا من مات علی عصبیة
ترجمہ جبیر بن مطعم سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا ہم مین سے نہین ہے جو شخص بلاوے لوگونکو
تعصب کیطرف (یعنی خلاف شرع کام کے لیے) اور جو شخص لڑے تعصب سے اور جو شخص مرے تعصب پر **عن** ابی موسی
قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ابن اخت القوم منهم **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے رسول اسد
صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا بہانجا کسی قوم کا اوسی قوم مین سے ہے (جب اوسکی باپ کیطرف کی وارث
نہون) **عن** ابی عقبة وکان مولی من اهل فارس قال شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم
احدا فضربت رجلا من المشرکین فقلت خذها منی وانا الغلام الفارسی فالتفت الی رسول
الله صلی الله علیه وسلم فقال فهلا قلت خذها منی وانا الغلام الانصاری **ترجمہ** ابو عقبہ سے
روایت ہے وہ ملک فارس کا رہنے والا تہا اور عرب کا مولی تہا کہ مین رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے ساتہ تہا
جنگ احد مین مین نے ایک شخص کو مارا مشرکون مین سے اور بولا اوسکا لی یہ وار میرا اور مین فارسی غلام ہون تب
رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے میری طرف دیکہا اور فرمایا تو نے یہ کیون نہین کہا یہ لی وار میرا اور مین انصاری غلام ہون

ہون **ف** یہ لڑنیوالون کی عادت ہی کہ جب ایک دوسری پر وار کرتے ہین تو کہتے ہین لو یہ وار۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فارسی ہونے پر فخر کرنا برا جانا اسلیے کہ فارس اوس زمانے مین مجوسی آتش پرست تہی یہ بہی احتمال ہے کہ ابو عقبہ نے اپنے تئین حقیر جانکر یہ کہا ہو کہ میرا وار دیکہہ حالانکہ مین فارسی غلام ہون انصاری یا قریشی نہین ہون جنکی شجاعت مشہور ہے آپ نے فرمایا نہین تو انصاری ہے کیونکہ مولی ہے انصار کا اور ہر قوم کا مولی اوسی قوم مین سے شمار کیا جاتا ہے

باب الرجل یحب علی خیر یعنی جس شخص سے محبت رکہے تو اوس سے کہدے کہ مین تجہسے محبت رکہتا ہون

عن المقدام بن معدیکرب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا احب الرجل اخاہ فلیخبرہ انہ یحبہ **ترجمہ** مقدام بن معدیکرب سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے مسلمان بہائی سے محبت رکہے تو اوس سے بیان کر دے کہ مین تجہسے محبت رکہتا ہون **ف** غرض اس بیان سے یہ ہی کہ اوسکا بہی دل اسکی طرف مائل ہو اور محبت زیادہ بڑہے کیونکہ یہ محبت دنیا کی غرض سے نہین ہے بلکہ خالص خدا کیواسطے ہے

عن انس بن مالک ان رجلا کان عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فمر بہ رجل فقال یا رسول اللہ انی لاحب ہذا فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعلمتہ قال لا قال اعلمہ قال فلحقہ فقال انی احبک فی اللہ فقال احبک الذی احببتنی لہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹہا تہا اتنے مین ایک اور شخص سامنے سے گزرا وہ شخص بولا یا رسول اللہ مین اسکو چاہتا ہون آپ نے فرمایا تو نے اوسکو خبر کر دی ہی وہ بولا نہین آپ نے فرمایا اوسکو خبر کر دے یہ سنکر وہ شخص اوٹہا اور اوس سے جا کر ملا اور بولا مین تجہسے محبت رکہتا ہون خدا کیواسطے وہ شخص بولا تجہسے بہی محبت کرے وہ شخص جسکے واسطے تو نے مجہسے محبت کی یعنی اللہ جل جلالہ

عن ابی ذر انہ قال یا رسول اللہ الرجل یحب القوم ولا یستطیع ان یعمل کعملہم قال انت یا ابا ذر مع من احببت قال فانی احب اللہ ورسولہ قال فانک مع من احببت قال فاعادہا ابو ذر فاعادہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو ذر رض سے روایت ہی انہون نے کہا یا رسول اللہ ایک شخص محبت کرتا ہی کسی قوم سے لیکن اونکے برابر عمل نہین کر سکتا آپ نے فرمایا تو اے ابو ذر اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے محبت رکہتا ہی ابو ذر نے کہا مین تو اللہ اور اوسکے رسول سے محبت رکہتا ہون آپ نے فرمایا تو اوسی کے ساتہہ ہوگا جس سے محبت رکہتا ہے ابو ذر نے پہر یہی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر وہی فرمایا **ف** یعنی علماے صالحین کی محبت رکہنا اگرچہ اونکا سا عمل نہ ہو سکے بہت غنیمت ہی کیونکہ قیامت مین اونہی لوگون کا ساتہہ ہوگا جن سے دنیا مین الفت اور محبت رکہتا تہا **شعر** احب الصالحین ولست منہم + لعل اللہ یرزقنی صلاحا

عن انس بن مالک قال ما رایت اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرحوا بشیء اشد منہ قال رجل یا رسول اللہ الرجل یحب الرجل علی العمل من الخیر یعمل بہ ولا یعمل بمثلہ فقال رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم المرء مع من احب ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو کبھی
اتنا خوش ہوتے نہین دیکھا جتنا اس بات پر خوش ہوئے ایک شخص بولا یا رسول اللہ ایک آدمی دوسرے آدمی کو چاہتا ہے
اور اوس سے محبت کرتا ہے نیک عملون پر لیکن وہ خود ویسے عمل نہین کر سکتا آپ نے فرمایا آدمی اوسی کے ساتھ ہوگا جس سے
دوستی رکھے اور محبت کرے ف کوئی چیز اس سے زیادہ ہماری حق مین مفید نہین ہو سکتی کہ ہم اپنے مالک اور مربی
خدای عزوجل سے محبت رکھین کیونکہ غایت محبت کی یہ ہے کہ محبوب سے جو منفعت ہماری خیال مین جم گئی ہے وہ اوٹھا دین
خواہ اوس کے دیدار سے لذت حاصل کرین یا اوسکی اقتدارات سے متمتع ہون پھر جتنے محبوب سوا خدا کے ہین اون مین سے
کوئی صاحب اقتدار نہین ہے نہ کسی کا جمال ازلی اور ابدی ہے یہ قدرت اور یہ جمال خاصہ ہماری مالک اور مربی کا ہے
پس خداوند کریم ہی سے ہم کو محبت رکھنا چاہیے اس محبت مین کسی کو اوسکی ساتھ شریک نکرنا چاہیے اگر کوئی اعتراض کرے کہ
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا اور اولیا اور صلحا سے بھی محبت رکھنا ضرور ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ یہ محبت بھی خدا کی محبت
ہے اوسی کے ضمن مین اوسکے رسول کی محبت اوسکی اچھی اور پاک بندون کی محبت ہے نہ یہ کہ ہم کو بالذات سوا خدا کے اور کسی
سے محبت رکھنا چاہیے ۔ مثلاً جب ہم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت رکھی تو یہ محبت اس وجہ سے ہے کہ وہ ہمارے
مالک اور مربی کے بھیجے ہوئے ہین اور اوسکی بندون مین سے ایک اعلی درجے کے برگزیدہ اور پسندیدہ بندے ہین پس
یہ درحقیقت خدا کی محبت ہوئی اسیطرح صحابہ سے محبت کیون ہے اس لیے کہ وے ہماری مالک اور مربی کے برگزیدہ بندے کے
دوست ہین اسیطرح اہل بیت سے محبت کیون ہے کہ وہ ہمارے مالک اور مربی کے رسول کے عزیز و اقارب ہین حاصل یہ
کہ اور سب کی محبت خداوند کریم کی محبت کے ضمن مین ہو اور محبوب بالذات سوا خداوند کریم کے اور کوئی نہ ہو اوس وقت ایمان
کی حلاوت عمدہ طور سے حاصل ہوتی ہے یہی طریقہ عداوت مین بھی برتنا چاہیے کہ خدا کا دشمن ہمارا عدو بالذات ہے اور
باقی کی عداوت اوسکی ضمن مین ہے یہ خلاصہ ہے اون تقریرات کا جو ہماری مشائخ سے ماثور ہین واللہ اعلم باب
فی المشورۃ مشورے کا بیان عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المستشار مؤتمن
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس سے مشورہ لیا جاوے وہ امانتدار ہے ف
یعنی نیک صلاح اوسکی امانت ہے اوسمین خیانت نہ کرے یا جس امر مین صلاح لی ہے وہ اوسکی پاس امانت ہے کہ اوسکا راز فاش نہ
کرے بہت آیات اور احادیث سے مشورہ لینے کی فضیلت اور تاکید ثابت ہے یہانتک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بہت سے
امور مین اپنے صحابہ سے مشورہ لیتے ہر چند آپ کو مشورے کی حاجت نہ تھی مگر اسمین تعلیم تھی امت کو کہ وہ کوئی کام ملکی یا قومی بدون
اہل الرای کے صلاح اور مشورے کی نہ کرین ایک حکیم نے کہا ہے کہ جس حکومت یا سلطنت کا مدار مشورے پر ہوگا اور اوسکی مشیر خیر خواہ
اور مخلص ہین بلکہ اوس قوم کی دوست ہونگے وہ سلطنت کبھی تباہ نہ ہوگی بلکہ روز بروز ترقی کرے گی باب فی الدال
علی الخیر جو شخص بھلائی کی ہدایت کرے وہ بھلائی کرنیوالیکی برابر ہے عن ابی مسعود الانصاری قال جاء

رجل الی النبی صلی الله علیه وسلم فقال یا رسول الله انی ابدع بی فاحملنی قال لا اجد ما احملک علیه ولکن ایت فلانا فلعله ان یحملک فاتاه فحمله فاتی رسول الله صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم من دل علی خیر فله مثل اجر فاعله **ترجمہ** ابو مسعود انصاری سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے پاس سواری نہیں ہے مجھے سواری دیجیے آپ نے فرمایا میرے پاس سواری نہیں ہے لیکن تو فلان شخص کے پاس جا شاید وہ تجھے سواری دیدے وہ شخص اوسکے پاس گیا اوس نے سواری دی پھر وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس لوٹ کر آیا اور بیان کیا آپ نے فرمایا جو شخص نیک بات کو بتلاوے اوسکو اوتنا ہی ثواب ہے جتنا اوس بات کرنیوالیکو ہے

باب فی الهوی نفس کی خواہش کا بیان **عن** ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم قال حبک الشیء یعمی ویصم **ترجمہ** ابو الدرداء سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسی چیز کی محبت تجھکو اندھا اور بہرا کر دیتی ہے **ف** یعنی تو اوسکی محبت میں ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اوسکی عیب اور برائی کو آنکھ سے دیکھتا نہیں کان سے سنتا نہیں جب تیری آنکھ کان کا یہ حال ہوا تو اور کسی کی نصیحت تجھ پر نہیں چلتی یہ حدیث ضعیف ہے بلکہ بعضوں نے موضوع کہدیا ہے حالانکہ وہ سب الفت ہے

باب فی الشفاعة سفارش کا بیان **عن** ابی موسی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اشفعوا الی لتوجروا ولیقض الله علی لسان نبیه ما شاء **ترجمہ** ابو موسے سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سفارش کرو مجھ سے تاکہ تم کو ثواب ہو پھر فیصلہ تو نبی کی زبان سے وہی ہوگا جو خدا کو منظور ہوگا

باب فی الرجل یبدأ بنفسه فی الکتاب جب خط لکھنے لگے تو پہلے اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا **عن** بعض ولد العلاء ان العلاء الحضرمی کان عامل النبی صلی الله علیه وسلم علی البحرین فکان اذا کتب الیه بدأ بنفسه **ترجمہ** علاء کے بعض لڑکوں سے روایت ہے کہ علاء حضرمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عامل تھے بحرین پر وہ جب آپ کو کوئی تحریر بھیجتے تو اوس میں پہلے اپنا نام لکھتے **ف** اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون پر اعتراض نہیں کیا طریقہ مسنون یہی ہے کہ کاتب خطوں میں لکھے از طرف فلان (نام کاتب) بخدمت فلان (نام مکتوب الیہ) **عن** العلاء بن الحضرمی انه کتب الی النبی صلی الله علیه وسلم فبدأ باسمه **ترجمہ** علاء حضرمی سے روایت ہے انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خط لکھا تو پہلے اپنا نام لکھا

باب کیف یکتب الی الذمی کافر کو کیونکر خط لکھا جاوے **عن** ابن عباس ان النبی صلی الله علیه وسلم کتب الی هرقل من محمد رسول الله الی هرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الهدی وقال ابن یحیی عن ابن عباس ان ابا سفیان اخبره قال فدخلنا علی هرقل فاجلسنا بین یدیه ثم دعا بکتاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فاذا فیه بسم الله الرحمن الرحیم من محمد رسول الله الی هرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الهدی اما بعد **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہرقل کو

روم کو اسطرح سے لکھا۔ محمد کیطرف سے جو اللہ کے رسول ہین ہرقل کو جو روم کا بڑا ہے معلوم ہو سلام ہے اوس
شخص پر جو ہدایت کی راستی پر چلے ایک روایت مین ابن عباس سے یہ ہے کہ ابوسفیان نے اون سے بیان کیا
ہم ہرقل پاس گئے اوس نے ہم کو اپنے سامنے بٹھلایا پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خط منگوایا اوس مین یہ
لکھا تھا۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ من محمد رسول اللہ الی ہرقل عظیم الروم سلام علی من اتبع الھدی اما بعد

باب فی بر الوالدین ماں باپ سے نیکی کرنا **عن ابی ہریرۃ** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا یجزی ولد والدہ الا ان یجدہ مملوکا فیشتریہ فیعتقہ ترجمہ ابوہریرہؓ سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے باپ کے احسان کا بدلہ نہین کر سکتا مگر جب اپنے باپ کو کسی کا غلام
دیکھے اور خرید کر اوسکو آزاد کر دیوے **عن عبد اللہ بن عمر** قال کانت تحتی امراۃ وکنت احبہا وکان
عمر یکرہھا فقال لی طلقہا فابیت فاتی عمر النبی صلی اللہ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فقال النبی
صلی اللہ علیہ وسلم طلقہا ترجمہ عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے میری نکاح مین ایک عورت تھی مین اوسکو چاہتا
تھا لیکن عمر رضی اوسکو برا جانتے تھے انہون نے مجھ سے کہا تو طلاق دیدے اوس عورت کو مین نے انکار کیا وہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور آپ سے بیان کیا آپ نے فرمایا طلاق دیدے اوسکو (یعنی باپ کا حکم مان) **عن بھز بن حکیم**
عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا رسول اللہ من ابر قال امک ثم امک ثم امک ثم اباک ثم الاقرب
فالاقرب وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یسال رجل مولاہ من فضل ھو عندہ فیمنعہ ایاہ
الا دعی لہ یوم القیمۃ فضلہ الذی منعہ شجاعا اقرع ترجمہ بھز بن حکیم سے روایت ہے انہون نے اپنے
باپ سے سنا انہون نے اپنے دادا سے مین نے عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکو ساتھ احسان کرون آپ نے فرمایا اپنی
ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنی ماں کے ساتھ پھر اپنے باپ کے ساتھ پھر جو سب سے پہلے قریب رشتہ دار ہو پھر
جو اوسکے بعد ہو اسیطرح اور آپ نے فرمایا جو شخص اپنے آزاد کیے ہوئے غلام سے وہ مال مانگے جو اوسکی حاجت سے زیادہ
ہو پھر وہ اوسکو نہ دے تو قیامت کی روز وہ مال بشکل ایک گنجے سانپ کے بنکر اوسکے سامنے آویگا **عن کلیب**
بن منفعۃ عن جدہ انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ من ابر قال امک واباک واختک
واخاک ومولاک الذی یلی ذلک حقا واجبا ورحما موصولۃ ترجمہ کلیب بن منفعہ نے اپنے دادا بکر بن
الحارث سے سنا وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس گئے اور عرض کیا یا رسول اللہ مین کسکے ساتھ سلوک کرون آپ نے
فرمایا اپنی ماں اور باپ اور بہن اور بھائی کے ساتھ اور اپنے آزاد کرنیوالے کے ساتھ ان لوگون کا حق واجب ہے اور ناتا
ہے جسکا ملانا چاہیئے **عن عبد اللہ بن عمرو** قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان من اکبر الکبائر ان
یلعن الرجل والدیہ قیل یا رسول اللہ وکیف یلعن الرجل والدیہ قال یلعن ابا الرجل فیلعن اباہ ویلعن

امه فيلعن امه ترجمہ عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب گناہوں میں بڑا گناہ یہ ہے کہ آدمی اپنی ماں باپ پر لعنت کرے لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اپنی ماں باپ پر آدمی کیسی لعنت کریگا آپ نے فرمایا اسطرح کہ لعنت کرے ایک شخص کے باپ پر وہ اوسکی باپ پر لعنت کرے یا لعنت کرے اوسکی ماں پر وہ اوسکی ماں پر لعنت کرے تو یہی ذریعہ اپنی ماں باپ پر لعنت کرانے کا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو برے کام کا ذریعہ اور باعث ہو وہ بھی برا ہے جیسے اللہ نے فرمایا تم اون لوگوں کو برا نہ کہو جنکو مشرکین پکارتے ہیں اللہ کے سوا تا کہ وہ لوگ برا کہیں اللہ جل جلالہ کو اپنی نادانی سے

عن مالك بن ربيعة الساعدی قال بينا نحن عند رسول الله صلی الله عليه وسلم اذ جاءه رجل من بنی سلمة فقال يا رسول الله هل بقی من بر ابوی شئی ابرهما به بعد موتهما قال نعم الصلوة عليهما والاستغفار لهما وانفاذ عهدهما من بعدهما وصلة الرحم التی لا توصل الا بهما واكرام صديقهما ترجمہ مالک بن ربیعہ ساعدی سے روایت ہے ہم بیٹھے ہوئے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس اتنا ایک شخص آیا بنی سلمہ میں سے اور عرض کیا یا رسول اللہ میری ماں باپ مر گئے ہیں اب بھی کوئی صورت اون کے ساتھ احسان کرنی کی باقی ہے آپ نے فرمایا ہاں کیوں نہیں اون کے واسطے دعا اور استغفار کرنا اور اونکی وصیت یا اقرار کو پورا کرنا اور اوس ناتے کو جوڑنا جو اونہی سے جڑتا تھا اور اون کے دوست کی خاطر کرنا

عن ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله عليه وسلم ان ابر البر صلة المرء اهل ود ابيه بعد ان يولی ترجمہ ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی خاطر کرے اپنے باپ کے دوستوں کی جب باپ کا انتقال ہو جاوے

عن ابی الطفيل قال رأيت النبی صلی الله عليه وسلم يقسم لحما بالجعرانة قال ابو الطفيل وانا يومئذ غلام احمل عظم الجزور اذا قبلت امرأة حتی دنت الی النبی صلی الله عليه وسلم فبسط لها رداءه فجلست عليه فقلت من هی فقالوا هذه امه التی ارضعته ترجمہ ابو الطفیل سے روایت ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا جعرانہ ایک مقام ہے مکے سے اگلی منزل پر طائف کی راہ میں جسکو بڑا عمرہ کہتے ہیں اس میں آپ گوشت تقسیم کر رہے تھے میں اون دنوں ایک لڑکا تھا جو اونٹ کی ہڈی اوٹھایا کرتا تھا اتنے میں ایک عورت آئی جب قریب پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تو آپ نے اپنی چادر اوسکے لیے بچھا دی وہ اوس پر بیٹھی میں نے پوچھا یہ عورت کون ہے لوگوں نے کہا یہ وہ عورت ہے جس نے آپکو دودھ پلایا تھا یعنی حلیمہ یا ثویبہ

عن عمر بن السائب انه بلغه ان رسول الله صلی الله عليه وسلم كان جالسا يوما فاقبل ابوه من الرضاعة فوضع له بعض ثوبه فقعد عليه ثم اقبلت امه فوضع لها شق ثوبه من جانبه الاخر فجلست عليه ثم اقبل اخوه من الرضاعة فقام رسول الله صلی الله عليه وسلم فاجلسه بين يديه ترجمہ عمر بن سائب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک روز

بیٹھے ہوئے تھے اتنے مین آپ کے رضاعی باپ (دودہ باپ) آئے آپ نی اون کے لیے اپنے کپڑے کا ایک کونہ بچھا دیا وہ اوس
پر بیٹھ گئے پھر آپکے رضاعی مان آئین آپنے اون کے لیے دوسرا کونا اپنے کپڑے کا بچھا دیا وہ اوس پر بیٹھ گئین پھر آپکے
رضاعی بھائی آئے آپ کھڑے ہو گئے اور اون کو اپنے سامنے بٹھایا **باب** فی فضل من عال یتامی جو شخص یتیمون
کی پرورش کرے تو اوسکو کتنا ثواب ہے عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کانت
لہ انثی فلم یئدھا ولم یھنھا ولم یوثر ولدہ علیھا قال یعنی الذکور ادخلہ اللہ الجنۃ ترجمہ ابن
عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسکے پاس لڑکی (دختر) ہو پھر اوسکو جیتا نہ گاڑے (جیسے
کافر کیا کرتے تھے) نہ اوسکو ذلیل وخوار سمجھے نہ لڑکے کو اوسپر فضیلت دے (یعنے لڑکے کی زیادہ خاطر اوس لڑکی سے نہ کرے
تو اللہ اوسکو جنت مین لیجاویگا عن ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من عال ثلث
بنات فادبھن وزوجھن واحسن الیھن فلہ الجنۃ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے فرمایا جو شخص تین بیٹیون کو پرورش کرے پھر انکو تعلیم دے (یعنے ادب اور طریقہ خانہ داری اور حسن معاشرت
اور کفایت شعاری اسکو سکھاوے) اور انکا نکاح کر دے اور اون کے ساتھ اچھا سلوک کرے تو اوسکے لیے جنت ہے دوسری روایت
مین ہے ثلث اخوات او ثلث بنات او ابنتان او اختان یعنی تین بہنین ہون یا تین بیٹیان ہون یا دو بہنین
ہون یا دو بیٹیان ہون عن عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا وامرأۃ
سفعاء الخدین کھاتین یوم القیمۃ واومی یزید بالوسطی والسبابۃ امرأۃ آمت من زوجھا
ذات منصب وجمال حبست نفسھا علی یتامٰھا حتی بانوا او ماتوا ترجمہ عوف بن مالک سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا قیامت مین مین اور جو عورت کالی رخسارون کی ہو (یعنے خاوند کے جانے
سے زیب اور زینت چھوڑ دی ہو اور یتیم بچون کی پرورش مین کالی پیلی ہو جاوے) اسطرح ہون گے اشارہ کیا کلمہ کی انگلی
اور بیچ کی انگلی سے (جن مین کچھ فاصلہ نہین ہے) وہ عورت مراد ہے جو اپنی خاوند کے مر جانے کے بعد ہر چند عزت اور
خوبروئی رکھتی ہو پر دوسرا نکاح نہ کری یتیمون کی پرورش کے لیے یہانتک کہ وہ بڑی ہو جاوین یا مر جاوین (جب
ہی کہ سوا اوس عورت کے اور کوئی بچون کا سنبھالنی والا نہ ہو اور اوس عورت کو دل سے خاوند کی خواہش نہ ہو ورنہ نکاح کر
لینا بہتر ہے) **باب** جو شخص یتیم کی پرورش اپنے ذمے لیوے عن سھل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال
انا وکافل الیتیم کھاتین فی الجنۃ وقرن بین اصبعیہ الوسطی والتی تلی الابھام ترجمہ سہل سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین اور یتیم کا پالنے والا قیامت مین ایسے قریب ہون گے اور اشارہ کیا کلمہ کی اور
بیچ کی انگلی سے **باب** فی حق الجوار ہمسائے کے حق کا بیان عن عائشۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم قال ما زال جبرئیل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمیشہ جبریل مجھکو ہمسایے کے ساتھہ سلوک کرنیکا حکم دیتے یہانتک کہ مین سمجھا وہ اوسکو ترکہ بھی دلا دیگا

عن عبد اللّٰہ بن عمرو انہ ذبح شاۃ فقال اھدیتم لجاری الیہودی فانی سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول مازال جبریل یوصینی بالجار حتی ظننت انہ سیورثہ ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے انہون نی ایک بکری ذبح کی اور کہا تم نے میرے ہمسایے پاس جو یہودی ہے حصہ بھیجا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ فرماتی تھے ہمیشہ جبریل مجھکو ہمسایے کے ساتھہ سلوک کرنیکا حکم دیتے یہانتک کہ مین سمجھا وہ اوسکو وارث بنا دینگے

عن ابی ھریرۃ قال جاء رجل الی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم یشکو جارہ قال اذھب فاصبر فاتاہ مرتین او ثلاثا فقال اذھب فاطرح متاعک فی الطریق فطرح متاعہ فی الطریق فجعل الناس یسألونہ فیخبرھم خبرہ فجعل الناس یلعنونہ فعل اللّٰہ بہ وفعل فجاء الیہ جارہ فقال لہ ارجع لا تری منی شیئا تکرھہ ترجمہ ابو ہریرہ رض سے روایت ہے ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور اپنے ہمسائی کی شکایت کرنی لگا آپ نے فرمایا جا اور صبر کر دو تین دفعہ پھر آیا آپ نے فرمایا اپنا اسباب مکان سے نکالکر رستے مین ڈالدے اوس نے اپنا اسباب رستے مین ڈالدیا لوگون نی وجہہ پوچھنا شروع کی اوس نے اپنے ہمسائی کی ایذا دہی کا حال بیان کیا تو لوگون نے اوسکے ہمسایے پر لعنت کرنا اور بد دعا کرنا شروع کیا کہ اللہ اوسکو ایسا کرے ویسا کرے پھر اوسکا ہمسایہ آیا اور کہا چلو اپنے گھر مین چلو اب مین کوئی ایسی بات نہ کرونگا جو تجھکو ناگوار ہو

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من کان یؤمن باللّٰہ والیوم الاخر فلیکرم ضیفہ ومن کان یؤمن باللّٰہ والیوم الاخر فلا یؤذ جارہ ومن کان یؤمن باللّٰہ والیوم الاخر فلیقل خیرا او لیصمت ترجمہ ابو ہریرۃ رض سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ خاطر کرے اپنے مہمان کی اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو ایذا نہ دے اپنے ہمسائی کو اور جو شخص ایمان لایا ہے اللہ اور پچھلے دن پر تو چاہیے کہ زبان سے بہتر بات کہے نہین تو چپ رہے فضول اور لغو باتین نہ کرے

عن عائشۃ قالت قلت یا رسول اللّٰہ ان لی جارین فالی ایھما اھدی قال الی اقربھما منک بابا ترجمہ حضرت عائشہ سے روایت ہے مین نی عرض کیا یا رسول اللہ میرے دو ہمسائے ہین مین کسکے ساتھہ پہلے احسان کرون آپ نے فرمایا جسکا دروازہ قریب ہو اگرچہ دیوار دور ہو

باب فی حق المملوک

غلام لونڈی کے حقوق کا بیان

عن علی قال کان اخر کلام رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الصلوۃ الصلوۃ اتقوا اللّٰہ فیما ملکت ایمانکم ترجمہ حضرت علی رض سے روایت ہے اخیر کلام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ تھا نماز کا خیال رکھو نماز کا خیال رکھو ڈرو اللہ سے غلام لونڈی کے باب مین یعنی اون پر ظلم نہ کرو طاقت سے زیادہ اون سے محنت نہ لو قصور سے زیادہ سزا نہ دو کھانے کپڑے کی تکلیف نہ دو بعضون نی کہا ما ملکت ایمانکم سے اموال زکوۃ ہین یعنی زکوۃ دیا کرو

عن

المعرور بن سوید قال رایت ابا ذر بالربذة وعلیه برد غلیظ وعلی غلامه مثله قال فقال
القوم یا ابا ذر لو کنت اخذت الذی علی غلامك فجعلته مع هذا فکانت حلة وکسوت
غلامك ثوبا غیره قال فقال ابو ذر انی کنت ساببت رجلا وکانت امه اعجمیة فعیرته
بامه فشکانی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال یا ابا ذر انك امرؤ فیك جاهلیة قال
انهم اخوانکم فضلکم الله علیهم فمن لم یلائمکم فبیعوه ولا تعذبوا خلق الله ترجمہ معرور بن
سوید سے روایت ہی مین نی ابو ذر کو دیکھا ربذہ (ایک موضع ہی قریب مدینہ کی) مین وہ ایک موٹی چادر پہنی ہوئی تھے
اور اونکا غلام بھی ویسی ہی چادر پہنی ہوئے تہا لوگون نی کہا ای ابو ذر تم غلام پر کی چادر لے کیون نہین لیتی تاکہ جوڑا پورا
ہو جاوے اوسکو ایک اور کپڑا لے دینا ابو ذر نے کہا مین نی ایک شخص سے گالی گلوج کی اوسکی ماں عربی نہ تھی تو مین نے
ماں کی گالی اوسکو دی اوس نے میری شکایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کی آپ نے فرمایا ای ابو ذر تو ایسا
آدمی ہے جسمین جاہلیت کی بو باقی ہے (جیسی جاہلیت کا قاعدہ تہا کہ فخر کرتے تھے نسب اور حسب پر اور حقیر جانتے
تھے اور ملک کے لوگون کو) آپ نے فرمایا غلام لونڈی تمہاری بھائی بہن ہین (کیونکہ سب آدم کی اولاد ہین)
مگر اللہ نے تم کو اون پر تفضیلت دی (یعنی تم کو اونکا حاکم بنایا اور اونکو محکوم کر دیا) تو جس سی تم کو موافقت نہو
اوسکو بیچ ڈالو یہ نہین کہ خواہ نخواہ ظلم کر کے اوسکو رکہو) اور مت تکلیف دو اللہ کی مخلوق کو عن المعرور قال
دخلنا علی ابی ذر بالربذة فاذا علیه برد وعلی غلامه مثله فقلنا یا ابا ذر لو اخذت برد غلامك
فکانت حلة وکسوته ثوبا غیره قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول اخوانکم جعلهم الله
تحت ایدیکم فمن کان اخوه تحت یده فلیطعمه مما یاکل ولیکسه مما یلبس ولا یکلفه ما یغلبه
فان کلفه ما یغلبه فلیعنه ترجمہ معرور سے روایت ہی ہم ابو ذر پاس ربذہ مین گئی وہ ایک چادر اوڑہی
تھی اور اونکا غلام بھی ویسی ہی چادر اوڑہی تہا ہم نے کہا تم اپنے غلام کی چادر لے کیون نہین لیتی ایک جوڑا ہو جاویگا
اور اوسکو دوسرا کپڑا اپنا دینا انہون نے کہا مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتی تھی یہ تمہاری
بہائی ہین جنکو اللہ نے تمہاری ہاتھ تلی کر دیا ہے پہر جسکا بہائی اوس کے ہاتھ تلے ہو تو جو آپ کہاوے وہی اوسکو کہلاوے
اور جو آپ پہنے وہی اوسکو پہناوے اور ایسی کام کو اوس سے نہ کہے جس سی وہ عاجز ہو جاوے اگر کہے تو آپ بہی اوس کی
مدد کرے عن ابی مسعود الانصاری قال کنت اضرب غلاما لی فسمعت من خلفی صوتا اعلم ابا
مسعود قال ابن المثنی مرتین لله اقدر علیك منك علیه فالتفت فاذا هو رسول الله صلی الله علیه
وسلم فقلت یا رسول الله هو حر لوجه الله قال اما انك لو لم تفعل للفعتك النار او لمستك
النار ترجمہ ابو مسعود انصاری سی روایت ہی مین اپنی ایک غلام کو مار رہا تہا استنے مین ایک آواز پیچھے سی آئی ای

ابا مسعود جان رکہہ اسد تجہپر اس سے زیادہ اختیار رکہتا ہے جتنا تو اسپر رکہتا ہے مین نی ادہر دیکہا تو رسول اسد صلے
اسد علیہ وسلم ہین مین نے عرض کیا یا رسول اسد وہ آزاد ہے اسد کیواسطے آپنے فرمایا اگر تو ایسا نہ کرتا تو تجہے جہنم کی آگ
لپٹ لیتی یا لپٹ جاتی عن ابی ذر قال قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم من لایمکم من مملوکیکم
فاطعموہ مما تاکلون واکسوہ مما تکسون ومن لم یلایمکم منہم فبیعوہ ولا تعذبوا خلق الله
ترجمہ ابو ذر سے روایت ہے رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص موافق ہو تمہارے مزاج کی غلام لونڈی مین سے
تو اوسکو کہلاؤ جو تم کہاتے ہو پہناؤ جو تم پہنتے ہو اور جو نا موافق ہو اوسکو بیچ ڈالو اور مت عذاب کرو الله کی مخلوق کو
عن رافع بن مکیث وکان ممن شہد الحدیبیۃ مع النبی صلی الله علیہ وسلم ان النبی صلی الله علیہ وسلم
قال حسن الملکۃ یمن وسوء الخلق شوم ترجمہ رافع بن مکیث سے روایت ہے وہ صلح حدیبیہ مین رسول اسد صلی اسد
علیہ وسلم کے ساتہہ تہے آپنے فرمایا غلام لونڈی کے ساتہہ اچہا برتاو کرنا برکت ہے اور برا برتاو کرنا نحوست ہے عن عبد الله
بن عمر یقول جاء رجل الی النبی صلی الله علیہ وسلم فقال یا رسول الله کم نعفو عن الخادم فصمت ثم
اعاد الیہ الکلام فصمت فلما کان فی الثالثۃ قال اعفوا عنہ فی کل یوم سبعین مرۃ ترجمہ عبد اسد
بن عمر سے روایت ہے ایک شخص رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اسد کتنی بار ہم معاف کرین
خدمتگار کے قصور کو آپ چپ ہو رہے پہر اوس نے پوچہا آپ چپ ہو رہے پہر اوس نے پوچہا آپ نے فرمایا ہر روز ستر بار معاف
کیا کرو عن ابی ہریرۃ حدثنی ابو القاسم نبی التوبۃ صلی الله علیہ وسلم قال من قذف مملوکہ وہو بری
مما قال جلد لہ یوم القیمۃ حدا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے مجہسے ابو القاسم نبی التوبہ (یعنی بہت استغفار کرنیوالے
پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم) نے فرمایا جو شخص زنا کی تہمت اپنی غلام یا لونڈی کو لگا دے حالانکہ وہ غلام یا لونڈی اس فعل سے
پاک ہون تو اگرچہ دنیا مین مولی پر حد قذف نہ پڑیگی) قیامت کے روز کوڑے مارا جاویگا حد قذف مین عن ہلال بن
یساف قال کنا نزولا فی دار سوید بن مقرن وفینا شیخ فیہ حدۃ ومعہ جاریۃ فلطم وجہہا فما
رایت سویدا اشد غضبا منہ ذاک الیوم قال عجز علیک الا حر وجہہا لقد رایتنا سابع سبعۃ من
ولد مقرن ومالنا الا خادم فلطم اصغرنا وجہہا فامرنا النبی صلی الله علیہ وسلم بعتقہا ترجمہ ہلال بن
یساف سے روایت ہے ہم سوید بن مقرن کے گہر مین اترے تہے اور ہمارے ساتہہ ایک بوڑہا تیز مزاج والا تہا اوسکی ایک لونڈی تہی
بوڑہے نے اوسکو طمانچہ مارا تو سوید کو مین نے کبہی نہین دیکہا کہ اتنے غصہ ہوے ہون جیسے اوس روز غصہ ہوئے اور کہا اب تو
عاجز ہے اسکے تدارک سے سوا اسکے کہ اوسکو آزاد کرے اور تو نے ہم کو دیکہا ہم ساتوین اولاد تہے مقرن کی اور ہماری پاس
ایک خادم تہا ہم مین سے جو سب سے چہوٹا تہا اوس نے اوس خادم کے منہ مین طمانچہ مارا تو رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے
حکم آزاد کرنیکا حکم دیا عن معاویۃ بن سوید بن مقرن قال لطمت مولی لنا فدعاہ ابی ودعانی فقال

اقتص منہ فانا معشر بنی مقرن کنا سبعة علی عھد النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیس لنا الا خادم
فلطمھا رجل منا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعتقوھا قالوا انہ لیس لنا خادم غیرھا
قال فلتخدمھم حتی یستغنوا فاذا استغنوا فلیعتقوھا ترجمہ معاویہ بن سوید بن مقرن سے روایت
ہے میں نے ایک آزاد کیے ہوئے غلام کو طمانچہ لگایا تو میرے باپ نے مجھکو اور اوسکو بلا بھیجا پھر اوس سے کہا تو بدلے کے (یعنے
تو بھی ایک طمانچہ مار لے حالانکہ وہ غلام تھا ان کے گھر کا) کیونکہ ہم مقرن کے بیٹے میں ہم سات نفر تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے وقت میں اور سوا ایک خادم کے اور کوئی خادم نہ تھا ہم میں سے کسی نے اوسکو ایک طمانچہ مارا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا اوسکو آزاد کر دو ہم لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکے کوئی خادم ہمارے پاس نہیں ہے آپ نے فرمایا
اچھا جبتک یہ لوگ غنی نہ ہوں تب تک یہی خادم خدمت کرے جب غنی ہو جاویں تو اوسکو آزاد کر دیں عن زاذان
قال اتیت ابن عمر وقد اعتق مملوکا لہ فاخذ من الارض عودا او شیئا فقال ما فیہ من الاجر ما
یسوی ھذا سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول [redacted] مملوکہ او ضربہ فکفارتہ ان یعتقہ
ترجمہ زاذان سے روایت ہے میں عبد اللہ بن عمر کے پاس آیا انہوں نے اپنا ایک غلام آزاد کیا تھا تو زمین سے ایک تنکا اٹھایا
اور کچھ پھر کہا اسکے آزاد کرنے میں مجھکو اتنا بھی ثواب نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے
تھے جو شخص اپنے غلام کو طمانچہ لگاوے یا مارے تو اوسکا کفارہ یہ ہے کہ اوسکو آزاد کر دے باب فی المملوک اذا
نصح غلام لونڈی جب اپنے مالک کی خیر خواہی کریں تو اون کو کتنا ثواب ہے عن عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال ان العبد اذا نصح لسیدہ واحسن عبادة اللہ فلہ اجرہ مرتین ترجمہ عبد اللہ
بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب غلام خیر خواہی کرے اپنے مالک کی اور اچھی طور سے عبادت
کرے اللہ کی تو اوسکو دوہرا ثواب ہے باب فیمن خبب مملوکا علی مولاہ جو شخص کسی کے غلام کو بہکاوے تو
کتنا بڑا گناہ ہے عن ابی ھریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من خبب زوجة امرأ او
مملوکہ فلیس منا ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کی جورو یا غلام
لونڈی کو بہکا وے (اور اوسکو خاوند یا مالک سے ناخوش کر دے) تو وہ ہم میں سے نہیں ہے (یعنے مسلمانوں کے فرقے میں سے
نہیں ہے اسلیے کہ یہ فعل شیوہ اسلام کے خلاف ہے) باب فی الاستیذان اذن مانگ کر اور اجازت لیکر
کسی کے مکان میں جانا چاہیے عن انس بن مالک ان رجلا اطلع من بعض حجر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
فقام الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بمشقص او مشاقص فقال کانی انظر الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یختلہ لیطعنہ ترجمہ انس بن مالک سے روایت ہے ایک شخص نے جھانکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی
حجرے میں آپ ایک تیر لیکر اوٹھے گویا میں آپکو دیکھ رہا ہوں تاکہ ماریں اوسکو غفلت میں (جو شخص کسی کے گھر میں بغیر اجازت

نے جہانکے اوسکی بھی سزا ہے عن ابی ہریرة انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من اطلع فی دار
قوم بغیر اذنہم ففقئوا عینہ فقد ہدرت عینہ ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص کسی کے گہر مین جہانکے بغیر اوسکی اجازت کے پہر وہ اوسکی آنکھ پہوڑ دے تو اوسکا بدلہ نہ لیا جاویگا
عن ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دخل البصر فلا اذن ترجمہ ابوہریرہ رض سے روایت
ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اندر نگاہ پڑ گئی تو پہر اذن کی کیا حاجت ہی یعنی اذن لینا اندر جانے
سے پہلے چاہیے جب اندر چلا گیا یا دیکھنے لگا تو پہر اذن لینا بے فائدہ ہے عن کلدة بن حنبل ان صفوان بن
امیة بعثہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلبن وجداية وضغابيس والنبی صلی اللہ علیہ وسلم
باعلی مکة فدخلت ولم اسلم فقال ارجع فقل السلام علیکم وذلک بعد ما اسلم صفوان بن
امیة ترجمہ کلدہ بن حنبل سے روایت ہی کہ صفوان بن امیہ نے اوسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بہیجا
دودہ اور ہرن اور ککڑیان دیکر اور آپ مکے کے بلندی مین تہے وہ گیا اور سلام نہین کیا آپ نے فرمایا لوٹ جا اور کہہ
السلام علیکم اور یہ نقل بعد اسلام لانے صفوان کے تہے عن رجل من بنی عامر انہ استاذن علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم وہو فی بیت فقال الج فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لخادمہ اخرج الی ہذا فعلمہ الاستیذان
فقل لہ قل السلام علیکم ادخل فسمعہ الرجل فقال السلام علیکم ادخل فاذن لہ النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فدخل ترجمہ ایک شخص بنی عامر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر پر آیا اور اوس نے اذن مانگی
اندر آنے کا تو کہنے لگا کیا مین گہسون آپ نے اپنے خادم سے فرمایا جا اور اوسکو اذن لینا سکہاوے کہ یون کہے السلام علیکم
کیا مین اندر آؤن پہر اوس شخص نے سن لیا اوس نے کہا السلام علیکم کیا مین اندر آؤن آپ نے اجازت دی اوسکو اندر
آنے کی عن ہزیل قال جاء رجل قال عثمان سعد فوقف علی باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستاذن
فقام علی الباب قال عثمان مستقبل الباب فقال لہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہکذا عنک او
ہکذا فانما الاستیذان من النظر ترجمہ ہزیل سے روایت ہی ایک شخص آئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس (عثمان کی روایت مین ہی کہ وہ سعد بن ابی وقاص تہے) تو آپ کے دروازے پر کہڑے ہوئے
اجازت مانگنے کو لیکن منہ دروازے کیطرف تہا (یعنی اندر سارا گہر دکہلائی دیتا تہا) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اون سے فرمایا اسطرح کہڑا ہو کیونکہ اجازت لینا اسی واسطے لازم ہے کہ کسی ایک گہر کے لوگون پر نظر نہ پڑے (شاید وہ
بے ستر ہون) اور جب ایسی جا کر کہڑے ہوئے کہ گہر کے اندر سب کہلائی دینے لگا تو پہر اجازت لینے سے کیا فائدہ باب
کم مرة یسلم الرجل فی الاستیذان آدمی کتنی بار سلام کرے اجازت لینے مین عن ابی سعید الخدری قال کنت
جالسا فی مجلس من مجالس الانصار فجاء ابوموسی فزعا فقلنا لہ ما افزعک قال امرنی عمر ان آتیہ

فاتیته فاستاذنت ثلثا فلم یوذن لی فرجعت فقال ما منعك ان تاتینی فقلت قد جئت

فاستاذنت ثلثا فلم یوذن لی وقد قال النبی صلی الله علیه وسلم اذا استاذن احدکم ثلثا فلم یوذن

له فلیرجع قال لتاتینی علی هذا بالبینة قال فقال ابو سعید لا یقوم معك الا اصغر القوم

قال فقام ابو سعید معه فشهد له **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے مین انصار کے ساتھ ایک مجلس

مین بیٹھا تھا اتنے مین ابو موسی گھبراتے ہوئے آئے ہم نے کہا کیون کیون کیا ہوا انہون نے کہا مجھے عمر رض نے بلا

بھیجا مین گیا تین بار ان سے اذن مانگا اندر آنیکا لیکن کچھ جواب نہ ملا تو مین لوٹ گیا انہون نے پھر کہا تم کیون

اندر نہ آئے مین نے کہا مین آیا اور تین بار اذن مانگا لیکن جواب نہ ملا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

جب تم مین سے کوئی تین بار اذن مانگے پھر اسکو اذن نہ ملے تو وہ لوٹ جاوے عمر نے کہا تم اس بات پر کوئی گواہ لاؤ

(یعنی کسی صحابی کو پیدا کرو جس نے یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہو) ابو سعید نے کہا تمہارے ساتھ

وہ شخص جاویگا جو سب مجلس کے لوگون مین چھوٹا ہے پھر ابو سعید ابو موسی کے ساتھ گئے اور گواہی دی **ف** کہ مین

نے بھی یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے - یہہ فعل حضرت عمر کا محمول ہے احتیاط اور تاکید اور تنبیہ پر

تاکہ لوگ حدیث کی روایت مین احتیاط کرین اور جو جھوٹے ہون وہ عمدًا غلط روایت کرنا چھوڑ دین اس خیال سے

کہ دوسرا گواہ نہ ملیگا تو سزا ہوگی اس سے یہہ غرض نہین ہے کہ ایک شخص عادل کی روایت حدیث مین معتبر نہین ہے

کیونکہ خود حضرت عمر نے کئی مقامون مین ایک شخص کی روایت قبول کی ہے جیسے حمل بن مالک کی جنین کی

دیت مین اور عبدالرحمن بن عوف کی جزیہ مین - ابن دقیق العید نے کہا اس حدیث سے رد ہوتا ہے ان متعصب مقلدین

پر جنکے سامنے حدیث بیان کیجاتی ہے وہ کہتے ہین کہ اگر یہ حدیث صحیح ہوتی تو فلان مجتہد کو معلوم نہ ہوتی کیونکہ حضرت عمر

ایسے شخص پر بہت سی حدیثین پوشیدہ تہین اور انکو معلوم نہ تہین پھر اور مجتہد یا عالم کا کیا ذکر ہے **عن ابی موسی**

انه اتی عمر فاستاذن ثلثا فقال یستاذن ابو موسی یستاذن الاشعری یستاذن عبد الله بن قیس فلم

یاذن له فرجع فبعث الیه عمر ما ردك قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یستاذن احدکم

ثلثا فان اذن له والا فلیرجع قال ائتنی ببینة علی هذا فذهب ثم رجع فقال هذا ابی فقال ابی

یا عمر لا تکن عذابا علی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال عمر لا اکون عذابا علی اصحاب رسول

الله صلی الله علیه وسلم **ترجمہ** ابو موسی اشعری سے روایت ہے وہ حضرت عمر رض پاس آئے اور تین بار اجازت مانگی اندر

آنے کی اس طرح سے کہ ایکبار کہا اذن چاہتا ہے ابو موسی پھر کہا اذن چاہتا ہے اشعری پھر کہا اذن چاہتا ہے عبداللہ

بن قیس (پہلے ابو موسی نے اپنی کنیت جو مشہور تھی بیان کی پھر نسبت بیان کی پھر نام بیان کیا تاکہ حضرت عمر نے

ایک آدمی ان کے پیچھے روانہ کیا (جب وہ آئے) تو کہا تم کیون لوٹ گئے تھے انہون نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

نے فرمایا اذن مانگنا ہر کوئی تم مین سے تین مرتبہ پھر اگر اذن دیا جاوے تو بہتر (اندر جاوے) ورنہ لوٹ جاوے حضرت عمر نے کہا
اسبات پر گواہ لاؤ وہ لوٹ گئے اور ابی بن کعب کو لیکر آئے ابوموسی نے کہا یہ ابی گواہ ہین رشاید یا ابوسعید کی گواہی کے بعد یہ گواہی ہوگی
ابی نے کہا اے عمر مت تکلیف دو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو حضرت عمر نے کہا مین ہرگز نہین تکلیف دونگا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کو **عن** عبید بن عمیر ان ابا موسی استاذن علی عمر بهذه القصة
قال فيه فانطلق بابي سعيد فشهد له فقال اخفي على هذا من امر رسول الله صلى الله عليه وسلم
الهاني الصفق بالاسواق ولكن تسلم ما شئت ولا تستاذن **ترجمہ** عبید بن عمیر سے روایت ہے ابوموسی
نے اذن مانگا حضرت عمر سے پھر یہی قصہ بیان کیا یہانتک کہ ابوموسی ابوسعید کو لیکر آئے انہون نے گواہی دی تب حضرت عمر
نے کہا کیا یہ حدیث مجھسے پوشیدہ رہ گئی غافل کر دیا مجھکو بازارون کی خرید و فروخت نے اب تم سلام کیا کرو جتنی مرتبہ
چاہو اور اذن لینے کی ضرورت نہین (یہ حضرت عمر نے ابوموسی کی خوشی کے لیے کہا کہ آیندہ سے تم بلا تکلف سلام کر کے
چلے آیا کرو تمہارے واسطے اجازت لینے کی ضرورت نہین ہے) **عن** ابی بردة عن ابيه بهذه القصة قال فقال عمر
لابي موسى اني لم اتهمك ولكن الحديث عن رسول الله صلى الله عليه وسلم شديد **ترجمہ** ابوبردہ نے
ابوموسی سے ایسا ہی روایت کیا اس مین یہہ ہے کہ حضرت عمر نے ابوموسی سے کہا مین نے تم کو جھوٹا نہین سمجھا مگر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے حدیث روایت کرنا ایک سخت امر ہے (یعنے بڑی احتیاط اور ہوشیاری حدیث کی روایت مین لازم ہے ایسا نہو
کہ بھول چوک ہو جاوے یا ناسمجھی سے الفاظ بدلنے مین مطلب کچھ کا کچھ ہو جاوے) دوسری روایت مین ہے فقال عمر
لابي موسى اما اني لم اتهمك ولكن خشيت ان يتقول الناس على رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ**
عمر نے ابوموسی سے کہا مین نے تم کو جھوٹا نہین سمجھا لیکن مین ڈر گیا ایسا نہو کہ لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر باتین
گڑھنے لگین (یعنی حدیث کی روایت مین احتیاط چھوڑ دین) **عن** قيس بن سعد قال زارنا رسول الله صلى الله
عليه وسلم في منزلنا فقال السلام عليكم ورحمة الله قال فرد سعد ردا خفيا قال قيس فقلت
الا تاذن لرسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ذره يكثر علينا من السلام فقال رسول الله صلى
الله عليه وسلم السلام عليكم ورحمة الله ثم رجع رسول الله صلى الله عليه وسلم واتبعه سعد فقال
يا رسول الله اني كنت اسمع تسليمك وارد عليك ردا خفيا لتكثر علينا من السلام قال فانصرف
معه رسول الله صلى الله عليه وسلم وامر له سعد بغسل فاغتسل ثم ناوله ملحفة مصبوغة بزعفران
او ورس فاشتمل بها ثم رفع رسول الله صلى الله عليه وسلم يديه وهو يقول اللهم اجعل صلواتك
ورحمتك على آل سعد بن عبادة قال ثم اصاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من الطعام فلما اراد
الانصراف قرب له سعد حمارا قد وطا عليه بقطيفة فركب رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال سعد

ثم رد سعد ردا خفيا ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم السلام عليكم ورحمة الله

یا قیس اصحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قیس فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ارکب فابیت ثم قال اما ان ترکب واما ان تنصرف قال فانصرفت **ترجمہ** قیس بن سعد بن عبادہ سے روایت ہے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ملاقات کو ہماری گھر مین تو آپنے ارباہر ٹہر کر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ

وبرکاتہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا قیس نے کہا کیون تم اجازت نہین دیتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اندر آنی

کی سعد نے کہا ذرا صبر کر آپ زیادہ تر سلام کرین گے ہم لوگون پر یعنی اگر پہلی ہی مرتبہ مین اگو جواب ہوگا تو دوبارہ

اور سہ بارہ سلام کی نوبت نہ آویگی حالانکہ آپ کے ہر ایک سلام مین امید ہے بہتی بڑی برکت اور رحمت اور صحت اور سلامتی

کی ا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر فرمایا السلام علیکم ورحمۃ اللہ سعد نے آہستہ سے جواب دیا پہر آپ نے فرمایا السلام

علیکم ورحمۃ اللہ بعد اسکے آپ لوٹ چلے اور سعد آپکے پیچھے نکلے سعد نے کہا یا رسول اللہ مین آپ کے سلام کو سنتا تہا

لیکن آہستہ سے جواب دیتا تہا اس آرزو سے کہ آپ زیادہ سلام کرین ہم لوگون پر پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد کے

ساتھ لوٹ آئے سعد نے ایک چادر آپکو دی جو زعفران یا ورس مین رنگی ہوئی تہی آپ نے اوسکو لپیٹ لیا بعد اوسکے

دونوں ہاتھ اوٹہا کر فرمایا یا اللہ اپنی برکت اور رحمت نازل کر سعد بن عبادہ کی اولاد پر پھر آپ نے کہانا کہایا جب لوٹنے

کا قصد کیا تو سعد سواری کے لیے ایک گدہا لائے جسپر چادر پڑی ہوئی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسپر سوار ہوے

سعد نے کہا ای قیس ساتھ جا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قیس کہتے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے

فرمایا سوار ہو جا مین نے انکار کیا آپ نے فرمایا تو سوار ہو نہین جا مین لوٹ آیا **عن** عبد اللہ بن بسر قال کان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اتی باب قوم لم یستقبل الباب من تلقاء وجہہ ولکن من رکنہ

الایمن او الایسر ویقول السلام علیکم السلام علیکم وذلک ان الدور لم تکن علیہا یومئذ

ستور **ترجمہ** عبد اللہ بن بسر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی قوم کے دروازے پر آتے تو دروازہ

کیطرف منہ کر کے کھڑے ہوتے بلکہ داہنی یا بائین چوکھٹ کیطرف کھڑے ہوتے اور فرماتے السلام علیکم السلام علیکم کیونکہ

اون دنون دروازون پر پردے نہ تہے **عن** جابر انہ ذہب الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی دین ابیہ فدققت

الباب فقال من ہذا فقلت انا قال انا انا کانہ کرہہ **ترجمہ** جابر سے روایت ہے مین رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم پاس گیا اپنے باپ کے قرضے کی گفتگو کرنے کو تو مین نے دروازہ ٹہونکا آپنے پوچھا کون ہے مین نے کہا مین ہون

آپ نے فرمایا مین تو مین بھی ہون اور آپنے اسکو برا جانا اسلیے کہ مین کہنا لا فائدہ ہے جیسے ہندوستان کا قاعدہ ہے

وہ تو پوچھتا ہے کہ تو کون ہے اسکے جواب مین اپنا نام ونشان بیان کرنا چاہیے تاکہ اشتباہ رفع ہو اور مین ہون سے تو دیسا ہی

ابہام رہتا ہے **عن** نافع بن عبد الحارث قال خرجت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی

دخلت حائطا فقال لی امسک الباب فضرب الباب فقلت من ہذا وساق الحدیث **ترجمہ** نافع بن عبد الحارث

سے روایت ہی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلا ایک باغ مین گیا آپ نے فرمایا اسکا دروازہ بند کیے رہنا
ایک شخص نے دروازہ باہر سے ٹہونکا مین نے پوچھا کون ہی پھر بیان کیا حدیث کو اخیر تک **باب** فی الرجل یدعی
ایکون ذلک اذنہ جب کوئی شخص بلایا ہوا جاوے تو اوسکو اذن لینے کی حاجت ہی یا نہین **عن** ابی ھریرۃ ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول الرجل الی الرجل اذنہ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ایک آدمی کو کسی کے بلانے کے لیے بہیجے تو وہی اوسکا اذن ہی پہر جب اوسکے ساتھ جاتا
ہو تو دوبارہ اذن لینے کی ضرورت نہین مگر یہ جب ہے کہ مکان قریب ہو اور وہ مکان مردانہ ہو ورنہ پہر اذن لینا
اعلام کے واسطے بہتر ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا دعی احدکم
فجاء مع رسول فان ذلک لہ اذن **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین سے کوئی بلایا جاوے آدمی بہیجکر اور وہ اوسکے ساتھ آوے تو اذن لینے کی حاجت نہین بیہقی نے
کہا یہ جب ہی کہ اوسکے گھر مین اوسکی عورت نہ ہو ورنہ اذن لینا چاہیے **باب** فی الاستیذان فی العورات
الثلث کلام اللہ مین تین وقت جو اذن لینے کا حکم آیا ہے اوسکے موافق اب عمل کرنا ضرور ہی یا نہین **عن** ابن
عباس یقول لم یؤمن بہا اکثر الناس آیۃ الاذن وانی لامر جاریتی ھذہ تستاذن علی
ترجمہ ابن عباس سے روایت ہی آیت استیذان پر اکثر لوگون نے عمل نہین کیا مگر مین نے تو اپنے اس لونڈی کو بہی
حکم دیدیا ہے کہ میرے پاس اذن لیکر آوے **عن** عکرمۃ ان نفرا من اھل العراق قالوا یا ابن عباس
کیف تری ھذہ الآیۃ التی امرنا فیھا بما امرنا ولم یعمل بہا احد قول اللہ تعالی یا ایھا
الذین آمنوا لیستاذنکم الذین ملکت ایمانکم والذین لم یبلغوا الحلم منکم ثلث مرات
من قبل صلوۃ الفجر وحین تضعون ثیابکم من الظھیرۃ ومن بعد صلوۃ العشاء ثلث
عورات لکم لیس علیکم ولا علیہم جناح بعدھن طوافون علیکم بعضکم علی بعض واللہ
علیم حکیم قال ابن عباس ان اللہ حلیم رحیم بالمؤمنین یحب الستر وکان الناس لیس
لبیوتہم ستور ولا حجال فربما دخل الخادم او الولد او یتیمۃ الرجل والرجل علی اھلہ
فامرھم اللہ بالاستیذان فی تلک العورات فجاءھم اللہ بالستور والخیر فلم ار احدا یعمل بذلک
بعد **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہی چند لوگون نے جو عراق کے رہنے والے تھے ابن عباس سے کہا تم کیا کہتے ہو اس آیت
کے باب مین جسمین ہم کو حکم ہوا جو حکم ہوا لیکن اوسپر کسی نے عمل نہین کیا یعنے یہ آیت یا ایھا الذین آمنوا لیستاذنکم الذین
اخیر تک یعنی ایمان والو چاہیے کہ اذن لیکر آوین تمہارے پاس تمہارے غلام لونڈیان اور جو لڑکے ابہی جوان نہین ہوئے تین بار فجر کی نماز سے پہلے اور جب دوپہر کو تم کپڑے اوتارتے ہو اور عشا کی نماز کے بعد یہ تین وقت ہین

جن مین ستر کہلنی کا خیال ہوتا ہے اوران کے سوا اور وقتون مین کچہہ گناہ نہین ہی تم پر نہ ان پر کہ ایک دوسرے پاس چلی
اور اسد خوب جانتا ہے حکمتوالا ابن عباس نے کہا اسد جل جلالہ رحیم اور حلیم ہے مومنین کے ساتہہ اور دوست رکہتا ہے
پردہ پوشی کو جب یہ آیت اوتری اوس وقت مین لوگون کے گہرون مین نہ پردے تہے نہ مسہریان تہین تو اکثر خدمتگار
یا لڑکا یا یتیم ایسے وقت مین چلا آتا کہ آدمی اپنی بی بی سے صحبت کرتا ہوتا اسلیے اسد نے حکم دیا اونکو اذن لینے کا ان وقتون
مین پہر بعد اسکے اسد نے اپنے فضل سے پردے دیے اور سبہی کچہہ عنایت فرمایا اوس وقت سے مین نے کسیکو اس آیت پر عمل کرتے
نہین دیکہا **باب** افشاء السلام آپسمین ایک دوسرے کو ملاقات کیوقت سلام کرنا **عن** ابی ہریرة قال
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والذي نفسي بيده لا تدخلوا الجنة حتى تؤمنوا ولا تؤمنوا
حتى تحابوا الا ادلكم على امر اذا فعلتموه تحاببتم افشوا السلام بينكم **ترجمہ** ابو ہریرة رضی سے روایت
ہی رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہی اوس شخص کی جسکے قبضے مین میری جان ہے تم جنت مین نہ جاوگے جبتک
ایمان نہ لاؤ اور ایمان تمہارا پورا نہ ہوگا جبتک آپس مین ایکدوسری سے محبت نہ رکہو کیا مین تمکو ایسا امر بتادون جب
تم اوسکو کرو تو آپسمین محبت ہو جاوے السلام علیکم ایکدوسری کو دل کہولکر کیا کرو (یعنے پکار پکار کر مسلمانون کا یہی طریقہ
ہی کہ جب ایکدوسری سے ملین سلام علیکم کرین چاہے چہوٹا ہو یا بڑا پہر بڑا ہی کتنا ہی درجہ کا ہو یہ نہین کہ اس زمانے کیطرح
بڑے بڑے دنیا دارون کو جہک کر زمین دوز آداب یا بندگی بجالاوین یہ کفار کا طریقہ ہی اسلام کے شیوے کے خلاف ہی)
عن عبد الله بن عمرو ان رجلا سال رسول الله صلى الله عليه وسلم اي الاسلام خير قال تطعم الطعام
وتقرء السلام على من عرفت ومن لم تعرف **ترجمہ** عبد اسد بن عمرو سے روایت ہی ایک شخص نے رسول اسد صلی
اسد علیہ وسلم سے پوچہا اسلام کا کونسا طریقہ بہتر ہے آپ نے فرمایا کہانا کہلانا اور سلام کرنا ہر شخص کو اوس سے جان پہچان
ہو یا نہ ہو **باب** کیف السلام سلام کیونکر کرنا چاہیے **عن** عمران بن حصين قال جاء رجل الى النبي صلى الله
عليه وسلم فقال السلام عليكم فرد عليه ثم جلس فقال النبي صلى الله عليه وسلم عشر ثم جاء آخر
فقال السلام عليكم ورحمة الله فرد عليه فجلس فقال عشرون ثم جاء آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله
وبركاته فرد عليه فجلس فقال ثلاثون **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہی ایک شخص رسول اسد صلی اسد علیہ وسلم کے
پاس آیا اور عرض کیا السلام علیکم آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اوسکو دس نیکیان ملین پہر ایک اور شخص آیا
اوس نے کہا السلام علیکم ورحمة اسد آپ نے اوسکو جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اسکو بیس نیکیان ملین پہر ایک اور
شخص آیا اوس نے کہا السلام علیکم ورحمة اسد وبرکاتہ آپ نے جواب دیا وہ بیٹہہ گیا آپ نے فرمایا اسکو تیس نیکیان ملین **عن**
معاذ بن انس عن النبي صلى الله عليه وسلم بمعناه زاد ثم اتى آخر فقال السلام عليكم ورحمة الله و
بركاته ومغفرته فقال اربعون قال هكذا تكون الفضائل **ترجمہ** اس روایت مین اتنا زیادہ ہی کہ پہر اور

ایک شخص آیا اور اوس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ آپ نے فرمایا اسکو چالیس نیکیاں ملیں اور اسی طرح نیکیاں
بڑھتی جاوینگی **باب** فی فضل بکہ بالسلام جو شخص پہلے سلام کرے اوسکو کتنا ثواب ہے **عن** ابی امامۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اولی الناس باللہ تعالی من بدأھم بالسلام **ترجمہ** ابو امامہ سے
روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی رحمت سے وہ بہت زیادہ نزدیک ہے جو پہلے سلام کرے **باب**
من اولی بالسلام پہلے کسکو سلام کرنا چاہیے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسلم
الصغیر علی الکبیر والمار علی القاعد والقلیل علی الکثیر **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے پر اور تھوڑا جتھا بڑے جتھے پر دوسری روایت میں اتنا
زیادہ ہے یسلم الراکب علی الماشی سلام کرے سوار پیدل کو **باب** فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاہ یسلم
علیہ ایک شخص جب دوسرے شخص سے جدا ہو کر پھر ملے تو سلام کرے اگرچہ ایک لحظہ جدائی ہو **عن** ابی ھریرۃ قال
اذا لقی احدکم اخاہ فلیسلم علیہ فان حالت بینھما شجرۃ او جدار او حجر ثم لقیہ فلیسلم علیہ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے دوسری روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں اپنے بھائی سے
ملے تو اوس پر سلام کرے اگر دونوں کے بیچ میں ایک درخت یا دیوار یا پتھر کی آڑ ہو جاوے [illegible] پھر سلام کرے **عن**
عمر انہ اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو فی مشربۃ لہ فقال السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیکم
ایدخل عمر **ترجمہ** حضرت عمر سے روایت ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ ایک بالاخانہ میں تھے انہوں نے کہا
السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیکم کیا عمر اندر آوے **باب** فی السلام علی الصبیان لڑکوں کو سلام کرنیکا
بیان **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی غلمان یلعبون فسلم علیھم **ترجمہ** انس سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لڑکوں پر سے گزرے جو کھیل رہے تھے آپ نے اون پر سلام کیا **عن** انس قال انتہی
الینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا غلام فی الغلمان فسلم علینا ثم اخذ بیدی فارسلنی برسالۃ
وقعد فی ظل جدار او قال الی جدار حتی رجعت الیہ **ترجمہ** انس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم میرے پاس آئے اور میں ایک لڑکا تھا لڑکوں میں آپ نے ہم پر سلام کیا پھر میرا ہاتھ پکڑا اور کسی کام پر مجھکو بھیجا آپ دیوار
کے سایہ میں بیٹھ رہے میرے آنے تک **باب** فی السلام علی النساء عورتوں پر سلام کرنیکا بیان **عن** اسماء
بنت یزید مر علینا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فسلم علینا **ترجمہ** اسماء بنت یزید سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہم عورتوں پاس سے گزرے تو ہم پر سلام کیا **باب** فی السلام علی اھل الذمۃ کافروں کو کیونکر سلام کرے
عن سہیل بن ابی صالح قال خرجت مع ابی الی الشام فجعلوا یمرون بصوامع فیھا نصاری فیسلمون
علیھم فقال ابی لا تبدءوھم بالسلام فان ابا ھریرۃ حدثنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قال لا تبدأوهم بالسلام وإذا لقيتموهم في الطريق فاضطروهم إلى أضيق الطريق ترجمہ سہیل بن
ابی صالح سے روایت ہے میں اپنے باپ کے ساتھ شام کو گیا لوگ گزرنے لگے نصاری کے گرجوں پر اور ان پر سلام کرنے
لگے تو میرے باپ نے کہا مت سلام کرو پہلے ان پر کیونکہ ابوہریرہ نے حدیث بیان کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپ نے فرمایا مت کرو سلام پہلے یہود اور نصاری کو اور جب ملو تم ان سے راستوں میں تو لاچار کردو انکو تنگ رستے
کی طرف (یعنی بیچ راستے میں سے ہٹا کو ایک کونے میں کردو اسمیں اشارہ ہے کہ وہ بیچ راہ سے ہٹائیں) **عن** عبد اللہ
بن عمر انہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الیہود اذا سلم علیکم احدہم فانما یقول السام
علیکم فقولوا وعلیکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہود جب تم
میں سے کسیکو سلام کرتے ہیں تو السلام علیکم کے بدلے السام علیکم کہتے ہیں یعنے موت پڑے تم پر تو تم اوسکے جواب میں وعلیکم
کہا کرو (یعنی تمہارے ہی اوپر موت پڑے) **عن** انس ان اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالوا للنبی صلی اللہ علیہ
وسلم ان اہل الکتاب یسلمون علینا فکیف نرد علیہم قال قولوا وعلیکم **ترجمہ** انس سے روایت
ہے صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اہل کتاب (یہود اور نصاری) ہم کو سلام کرتے ہیں ہم کیونکر
جواب دیں آپ نے فرمایا وعلیکم کہو **باب** فی السلام اذا قام من المجلس جب رخصت ہونے لگے تو سلام علیکم کرے
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا انتہی احدکم الی المجلس فلیسلم فاذا
اراد ان یقوم فلیسلم فلیست الاولی باحق من الآخرۃ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں سے کوئی کسی مجلس میں جاوے تو سلام علیکم کہے پھر جب اوٹھنے لگے تو سلام کرے کیونکہ
پہلا سلام کچھ اخیر کے سلام سے زیادہ ضروری نہیں ہے (یعنی جیسے آتے وقت سلام کرنا ضروری ہے ویسے ہی جاتے وقت
بھی سلام کرنا ضرور ہے) **باب** کراہیۃ ان یقول علیک السلام علیک السلام کہنا مکروہ ہے (یعنی شروع میں
یوں کہے السلام علیک یا سلام علیک بتقدیم سلام نہ علیک السلام البتہ جواب میں علیک السلام کہہ سکتا ہے) **عن** ابی جری
الہجیمی قال اتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت علیک السلام یا رسول اللہ قال لا تقل
علیک السلام فان علیک السلام تحیۃ الموتی **ترجمہ** ابو جری ہجیمی سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس
آیا تو میں نے کہا علیک السلام یا رسول اللہ آپ نے فرمایا علیک السلام مت کہہ کیونکہ یہ مردوں کا سلام ہے (اپنے مردوں سے
جب خطاب کرتے ہیں تو یوں کہتے ہیں یا مردے کی روح دوسرے مردے کی روح سے جب ملتی ہے تو یوں کہتی ہے علیک السلام
واللہ اعلم) **باب** ما جاء فی رد واحد عن الجماعۃ ایک آدمی جماعت میں سے سلام کا جواب دے تو کافی ہے **عن**
علی بن ابی طالب قال ابو داؤد رفعہ الحسن بن علی قال یجزی عن الجماعۃ اذا مروا ان یسلم
احدہم ویجزی عن الجلوس ان یرد احدہم **ترجمہ** حضرت علی نے ربایہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گزریں

بن علی کی روایت مین ہی فرمایا جب جماعت کسی مقام پر گزرے اور اوس مین سے ایک شخص سلام کرے تو سب کیطرف
سے کافی ہوگا اور جب ایک جماعت بیٹھی ہو اور اوس مین سے ایک شخص سلام کا جواب دیوے تو سب کیطرف سے کافی ہوگا

باب فی المصافحۃ مصافحہ کا بیان **عن** البراء بن عازب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اذا التقی المسلمان فتصافحا وحمدا اللہ واستغفراہ غفر لہما **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ملین اور مصافحہ کرین اور اللہ کی تعریف کرین اور اس سے مغفرت چاہین تو
اونکی مغفرت ہوگی **ف** مصافحہ مسنون ہی ملاقات کیوقت سلام کے بعد اور نماز کے بعد مصافحہ کرنے کی کوئی اصل
شریعت مین نہین ہی بلکہ بعضون نے اوسکو بدعت مذمومہ لکھا ہے **عن** البراء قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم ما من مسلمین یلتقیان فیتصافحان الا غفر لہما قبل ان یفترقا **ترجمہ** براء ہی سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمان ایکدوسری سے ملین اور مصافحہ کرین تو اون کی گناہ بخشدیے جاوینگے
جدا ہونے سے پہلے **عن** انس بن مالک قال لما جاء اہل الیمن قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد
جاءکم اہل الیمن وہم اول من جاء بالمصافحۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی جب یمن کے لوگ آئے
تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہارے پاس یمن کے لوگ آئے یہہ وہ لوگ ہین جنھون نے سب سے پہلے مصافحہ
شروع کیا **عن** رجل من عنزة انہ قال لابی ذر حیث سیر من الشام انی ارید ان اسالک عن حدیث
من حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخبرک بہ الا ان یکون سرا قلت انہ لیس بسر
ہل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصافحکم اذا لقیتموہ قال ما لقیتہ قط الا صافحنی
وبعث الی ذات یوم ولم اکن فی اہلی فلما جئت اخبرت انہ ارسل الی فاتیتہ وہو علی سریرہ
فالتزمنی فکانت تلک اجود واجود **ترجمہ** ایک شخص نے ابو ذر سے پوچھا جب شام سے چلے گئے کہ مین تم سے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث پوچھتا ہون ابو ذر نے کہا مین بتادونگا مگر جب کوئی راز ہو تو نہ بتاؤنگا
اوس شخص نے کہا نہین راز نہین ہے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملاقات کیوقت تم سے مصافحہ کرتے تھے ابو ذر نے
کہا مین نے جب کبھی آپ سے ملاقات کی تو آپنے مجھ سے مصافحہ کیا ایک روز آپ نے مجھے بلا بھیجا مین گھر مین نہ تھا جب
آیا تو مجھے خبر ہوئی مین آپ پاس گیا آپ تخت پر بیٹھے تھے آپنے مجھے چمٹا لیا یہہ بہت عمدہ نہایت عمدہ **ف** معانقہ بھی سنت
ہے مگر اوس شخص کے ساتھ جو سفر سے آوے اور عیدین مین معانقہ کرنے کی شرع شریف سے کوئی اصل نہین ہے **باب**
فی القیام تعظیم کیواسطے کھڑے ہو جانا کیسا ہے **عن** ابی سعید الخدری ان اہل قریظۃ لما نزلوا علی حکم
سعد ارسل الیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاء علی حمار اقمر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قوموا
الی سیدکم او الی خیرکم فجاء حتی قعد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** ابو سعید خدری سے روایت ہے

قریظہ کے لوگ جب سعد بن معاذ کی فیصلی پر اپنے قلعی سی اوترائی تو رسول اللہ صلعم نی اونکو بلا بہیجا وہ ایک نقرہ گدہے پر سوار ہو کر آئی رسول اللہ صلعم نی صحابہ سے
فرمایا کہڑے ہو جاؤ اپنے سردار کے لیے یا اوس شخص کے لیے جو بہتر ہی تم مین پہر سعد آئے اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس بیٹھے **ف** اس حدیث سی بعضون نے کہڑے ہو جانا عالم یا رئیس کی تعظیم کے لیے جائز کیا ہی اور بعضون نے
اوسکو مکروہ کہا ہے بدلیل اور احادیث کے اور جواب دیا ہی اس حدیث سی کہ یہان امر بالقیام تعظیم کے لیے نہ تہا بلکہ
اسوجہ سے تہا کہ سعد بیمار تہے اون کے اوتارنے کے لیے لوگون کو جانے کا حکم فرمایا واللہ اعلم دوسری روایت مین مین
ہی فلما کان قریبا من المسجد قال للانصار قوموا الی سیدکم یعنی جب سعد قریب مسجد کے پہونچے تو آپ
نی انصار سے فرمایا کہڑے ہو اپنے سردار کے لیے **عن** ام المؤمنین عائشۃ انہا قالت ما رایت احدا کان
اشبہ سمتا ودلا وقال الحسن ہدیا وحدیثا وکلاما ولم یذکر الحسن السمت والہدی والدل
برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فاطمۃ رض کانت اذا دخلت علیہ قام الیہا فاخذ بیدہا فقبلہا
واجلسہا فی مجلسہ وکان اذا دخل علیہا قامت الیہ فاخذت بیدہ فقبلتہ واجلستہ
فی مجلسہا **ترجمہ** ام المؤمنین عائشہ رض سی روایت ہی مین نے کسیکو چال چلن اور بات چیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم سی مشابہ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالی عنہا سے زیادہ نہین دیکہا جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آتین
تو آپ کہڑے ہو جاتے اور اونکا ہاتہ پکڑ کے شفقت سے اون کو پیار کرتے اور اپنی جگہہ بٹہلاتے اسی طرح جب رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فاطمہ رض کے پاس جاتے تو وہ کہڑی ہو جاتین اور محبت سی آپ کو پیار کرتین اور اپنی جگہہ بٹہلاتین **باب**
فی قبلۃ الرجل ولدہ آدمی اپنے بچے کو پیار کرے **عن** ابی ہریرۃ ان الاقرع بن حابس ابصر رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم وہو یقبل حسینا فقال ان لی عشرۃ من الولد ما فعلت ہذا بواحد منہم فقال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من لا یرحم لا یرحم **ترجمہ** ابوہریرہ رض سی روایت ہی اقرع بن حابس نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکہا آپ جو پیار کر رہی تہی امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ کو تو کہا میرے دس بچے ہین مین نے
اون مین سی کسیکو پیار نہین کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رحم نکرے اوس پر رحم نہ ہوگا **عن**
عروۃ ان عائشۃ قالت ثم قال تعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابشری یا عائشۃ فان اللہ
قد انزل عذرک وقرا علیہا القران فقال ابوای قومی فقبلی راس رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فقلت احمد اللہ عز وجل لا ایاکما **ترجمہ** عروہ سی روایت ہی حضرت عائشہ نے کہا بیان کیا قصہ افک کا
جیسا دوسری کتابون مین تفصیل مذکور ہی پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوش ہو جا اے عائشہ اللہ جل جلالہ نے تیرا حال
کلام اللہ مین بیان فرمایا اور آپ نے وہ آیتین پڑہ کر سنائین اوسوقت میری مان باپ نے کہا اوٹہ اور رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کا سر چوم مین نے کہا مین تو خدا کا شکر کرتی ہون نہ تمہارا کیونکہ تم کو بہی شبہہ ہو گیا تہا اور تم نی میری طرفداری کچہ نکی یہانتک کہ اللہ جل جلالہ

نی میری عصمت اور پاکدامنی بیان فرمائی بس اسکا شکر مین کرون گی) **باب** فی قبلة ما بين العينين
دونو آنکھون کے بیچ مین بوسہ دینا **عن** الشعبی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم تلقی جعفر بن ابی طالب فالتزمه
وقبل ما بين عينيه **ترجمه** شعبی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے معانقہ کیا جعفر بن ابی طالب سے جب
وہ ملک حبشہ سے آئے (اور بوسہ دیا اون کی دونو آنکھون کے بیچ مین) **باب** فی قبلة الخد گال پر بوسہ دینا
عن اياس بن دغفل قال رايت ابا نضرة قبل خد الحسن رضی اللہ عنه **ترجمه** ایاس بن دغفل سے
روایت ہے مین نے ابو نضرہ کو دیکھا انہون نے امام حسن رض کے گال پر بوسہ دیا **عن** البراء قال دخلت مع ابی بکر
اول ما قدم المدينة فاذا عائشة ابنته مضطجعة قد اصابتها حمى فاتاها ابو بكر فقال لها
كيف انت يا بنية وقبل خدها **ترجمه** براء سے روایت ہے مین ابو بکر صدیق کے ساتھ گیا جب وہ پہلے پہل مدینے
مین آئے دیکھا تو اون کی صاحبزادی عائشہ رضی اللہ عنہا لیٹی ہوئی ہین اور اون کو بخار چڑھ آیا ہے تو ابو بکر اون کے پاس گئے
اور پوچھا کیسی ہو بیٹیا اور بوسہ دیا اون کی گال پر **باب** فی قبلة اليد ہاتھ پر بوسہ دینا **عن** عبد اللہ بن
عمر وذكر قصة قال فدنونا يعنى من النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقبلنا يده **ترجمه** عبد اللہ بن عمر سے روایت
ہے ایک قصہ بیان کیا اور یہ کہا کہ ہم نزدیک گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور بوسہ دیا آپ کے ہاتھ پر **ف**
اس حدیث سے معلوم ہوا کہ عالم متقی اور پیر کا [illegible] وارث رسول ہے اوسکے ہاتھ کا بوسہ [illegible] درست ہے
باب فی قبلة الجسد اور کسی مقام جسم مین بوسہ دینا **عن** اسيد بن حضير رجل من الانصار قال بينما
هو يحدث القوم وكان فيه مزاح بينا يضحكهم فطعنه النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی خاصرته بعود
فقال اصبرني قال اصطبر قال ان عليك قميصا وليس علي قميص فرفع النبی صلی اللہ علیہ
وسلم عن قميصه فاحتضنه وجعل يقبل كشحه قال انما اردت هذا يا رسول اللہ **ترجمه**
اسید بن حضیر سے روایت ہے جو ایک شخص تھے انصار مین سے وہ لوگون سے باتین کر رہے تھے اور دل لگی کر کے لوگون کو ہنساتے
تھے اتنے مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کوچہ دیا لکڑی سے اون کی کوکھ مین اسید نے کہا یا رسول اللہ مجھے اسکا
بدلہ دیجیے آپ نے فرمایا اچھا بدلہ لے لے اسید نے کہا آپ قمیص پہنے ہین مین ننگا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا
قمیص اٹھایا تو اسید چمٹ گیا آپ سے اور بوسہ دینے لگا آپ کے پہلو پر اور عرض کیا میرا مقصد یہی تھا یا رسول اللہ
عن زارع وكان فى وفد عبد القيس قال لما قدمنا المدينة فجعلنا نتبادر من رواحلنا فنقبل
يد رسول الله صلى الله عليه وسلم ورجله وانتظر المنذر الاشج حتى اتى عيبته فلبس ثوبيه ثم اتى
النبى صلى الله عليه وسلم فقال له ان فيك خلتين يحبهما الله الحلم والاناة قال يا رسول الله
انا اتخلق بهما ام الله جبلنى عليهما قال بل الله جبلك عليهما قال الحمد لله الذى جبلنى على خلتين

یحبهما الله ورسوله ترجمہ زارع سے روایت ہے وہ عبد القیس کے ایلچیوں میں تھا کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو اپنی اونٹوں
سے جلدی جلدی اوترکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ چومنے لگے اور پاؤن اور منذر اشج نے انتظار کیا یہانتک کہ اپنی گٹھری
سے دو کپڑے نکالکر پہنے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے تب آپ نے فرمایا اے منذر تجھ میں دو خصلتیں ہیں جنکو
اللہ تعالی پسند کرتا ہے ایک تو حلم دوسری انارہ یعنی مسکینی اور تشفی اور متانت سمجھ بوجھ کر دیر میں کام کرنا جلدی
اور گھبراہٹ کسی کام میں نہ کرنا) منذر نے کہا یا رسول اللہ یہ دو خصلتیں جو مجھ میں ہیں ان کو میں نے اختیار کیا ہے
یا اللہ نے مجھ میں پیدائش سے یہ خصلتیں رکھی ہیں آپ نے منذر نے کہا شکر ہے خدا کا کہ اوس نے مجھ میں دو خصلتیں ایسی
پیدا کیں جنکو اللہ اور اوسکا رسول پسند کرتا ہے **باب** فی الرجل یقول جعلنی الله فداک کوئی شخص دوسرے
سے کہے اللہ مجھ کو تجھ پر فدا کرے تو کیسا ہے **عن** ابی ذر قال قال النبی صلی الله علیه وسلم یا اباذر فقلت
لبیک وسعدیک یا رسول الله وانا فداک ترجمہ ابوذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے مجھکو پکارا اے اباذر میں نے کہا حاضر اور مستعد ہوں آپکی خدمت میں یا رسول اللہ اور فدا ہوں آپ پر **باب**
فی الرجل یقول انعم الله بك عینا ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ جل جلالہ تمہاری آنکھ ٹھنڈی کرے **عن**
عمران بن حصین قال کنا نقول فی الجاهلیة انعم الله بك عینا وانعم صباحا فلما کان الاسلام
نهینا عن ذلك قال عبد الرزاق قال معمر یکره ان یقول الرجل انعم الله بك عینا ولا بأس
ان یقول انعم الله عینك ترجمہ عمران بن حصین سے روایت ہے ہم جاہلیت کے زمانہ میں یوں کہا کرتے تھے
انعم الله بك عینا وانعم صباحا یعنی اللہ تمہاری آنکھ ٹھنڈی رکھے یا خوش رہو صبح کو جب دین اسلام آیا تو اس سے ممانعت
ہوئی عبد الرزاق نے کہا معمر نے کہا یہ کہنا مکروہ ہے انعم الله بك عینا کیونکہ اسمیں یہ وہم ہوتا ہے کہ اللہ جل جلالہ
کی آنکھ ٹھنڈی ہے تیری وجہ سے اگرچہ اصل مطلب یہی ہے کہ تیری آنکھ ٹھنڈی رہے یا یہ طریقہ جاہلیت کا ہے اور یوں
کہنے میں کچھ قباحت نہیں ہے انعم الله عینك یعنی ٹھنڈی رکھے اللہ تعالی تیری دونوں آنکھیں **باب** الرجل یقول
للرجل حفظك الله ایک شخص دوسرے سے یوں کہے اللہ جل جلالہ تجھکو محفوظ رکھے **عن** ابی قتادة ان النبی صلی الله علیه
وسلم کان فی سفر له فعطشوا فانطلق سرعان الناس فلزمت رسول الله صلی الله علیه وسلم تلك اللیلة
فقال حفظك الله بما حفظت به نبیه ترجمہ ابو قتادہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں تھے
لوگوں کو پیاس لگی وہ جلدی جلدی چل گئے اور میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت کی اوس رات کو تو آپ نے فرمایا اللہ
جل جلالہ تیری حفاظت کرے جیسے تو نے اوسکی نبی کی حفاظت کی ہے **باب** الرجل یقوم للرجل یعظمه
ایک شخص دوسرے شخص کے تعظیم کے لیے کھڑا ہو جاوے تو کیسا ہے **عن** ابی مجلز قال خرج معاویة علی ابن الزبیر
وابن عامر فقام ابن عامر وجلس ابن الزبیر فقال معاویة لابن عامر اجلس فانی سمعت رسول الله

اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلکہ اللہ نے پیدائش سے تجھ میں یہ دو خصلتیں رکھی ہیں

صلی الله علیه وسلم یقول من احبّ ان یمثل له الرجال قیاماً فلیتبوأ مقعده من النار ترجمہ
ابو مجلز سے روایت ہے معاویہ بن ابی سفیان نکلے عبد اللہ بن الزبیر اور ابن عامر پر تو ابن عامر کھڑے ہو گئے اور عبد اللہ
بن الزبیر بیٹھے رہے معاویہ نے ابن عامر سے کہا بیٹھ جا کیونکہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے آپ
فرماتے تھے جو شخص پسند کرے اس بات کو کہ لوگ اوسکے لیے کھڑے رہین تو وہ بنا لیوے اپنا ٹھکانا جہنم مین **ف**
اس حدیث سے قیام تعظیمی کے علما اور فضلا کی لیے ممانعت نہین نکلتی بلکہ اس حدیث کا مقصود یہہ ہے کہ جس شخص کی من ہی
مین غرور اور نخوت ہوا اور وہ یہہ چاہے کہ لوگ میری تعظیم کو کھڑے ہوا کرین اور اگر کھڑے نہ ہون تو وہ برا مانے اوسکے واسطے
جہنم ہے **عن** ابی امامة قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه وسلم متوکئاً علی عصا فقمنا
الیه فقال لا تقوموا کما تقوم الاعاجم یعظم بعضها بعضاً ترجمہ ابو امامہ سے روایت ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم برآمد ہوئے ایک لکڑی پر ٹیکہ لگائے ہوئے تو ہم سب کھڑے ہو گئے آپنے فرمایا مت کھڑے ہوا کرو
جیسے کھڑے ہوا کرتے ہین عجم کے لوگ ایک دوسرے کی تعظیم کو **ف** یہہ حدیث نص ہے ممانعت قیام مین مگر محمول
کیا ہے اسکو عادت کرلینے پر ہر ادنے اور اعلے کے لیے جیسا دکن ہندوستان مین دستور ہے کہ ہر ایک کی تعظیم کے لیے
قیام کرتے ہین یہہ امر ممنوع ہے اور گاہ گاہ قیام عالم دیندار کے واسطے جو درحقیقت خدا کی تعظیم ہے اسقدر ممنوع نہین
ہے سیوطی نے کہا کہ طبرانی نے اس حدیث کو ضعیف اور مضطرب الاسناد کہا ہے اور ابو العدبس اسکے اسناد مین مجہول ہے

باب فی الرجل یقول فلان یقرئک السلام جو شخص دوسرے کی طرف سے سلام پہونچا دے تو جواب مین کیا کہے

عن غالب قال انا لجلوس بباب الحسن اذ جاء رجل فقال حدثنی ابی عن جدی قال بعثنی
ابی الی رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ائته فاقرئه السلام قال فاتیته فقلت ان ابی
یقرئک السلام فقال علیک وعلی ابیک السلام ترجمہ غالب سے روایت ہے ہم حسن کے دروازے پر بیٹھے
تھے اتنے مین ایک شخص آیا اور کہنے لگا مجھ سے میرے باپ نے بیان کیا اوس نے میرے دادا سے سنا کہ میرے باپ نے مجھکو رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس بھیجا اور کہا جب جا تو میری طرف سے سلام کہنا مین گیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میرے
باپ نے آپ کو سلام کہا ہے آپنے فرمایا تم پر اور تمہارے باپ پر سلام ہے **عن** عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم
قال لها ان جبرئیل یقرأ علیک السلام فقالت وعلیه السلام ورحمة الله ترجمہ ام المؤمنین حضرت عائشہ سے روایت ہے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اون سے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام تم کو سلام کہتے ہین تو اونہون نے کہا علیہ السلام ورحمة اللہ

باب فی الرجل ینادی الرجل فیقول لبیک ایک شخص دوسرے کو پکارے وہ اوسکے جواب مین لبیک کہے

عن ابی عبد الرحمن الفهری قال شهدت مع رسول الله صلی الله علیه وسلم حنیناً فسرنا فی یوم قائظ شدید الحر فنزلنا تحت ظل الشجرة فلما
زالت الشمس لبست لامتی ورکبت فرسی فاتیت رسول الله صلی الله علیه وسلم وهو فی فسطاط فقلت السلام علیک یا رسول الله ورحمة الله وبرکاته

قد حان الرواح فقال الرجل ثم قال قم یا بلال فقم فثار من تحت سمرة كان ظله ظل طائر فقال لبيك
وسعديك وانا فداءك فقال اسرج لی الفرس فاخرج سرجا دفتاه من ليف ليس فيهما اشر ولا بطر
فركب وركبنا وساق الحديث ترجمہ ابو عبد الرحمن فہری سے روایت ہے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ
تھا جنگ حنین میں تو چلے ہم ایسے دن میں جو سخت گرمی کا دن تھا پھر اترے ایک درخت کے سائے میں جب آفتاب ڈھل
گیا تو میں زرہ پہنکر گھوڑے پر سوار ہوکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آیا اور آپ اپنے ڈیرے میں تھے میں نے کہا السلام
علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ چلنے کا وقت آگیا آپ نے فرمایا ہاں ای بلال اوٹھہ وہ اوٹھہ وہ ایک درخت کے تلے سے
کود کر نکلے اونکا سایہ اتنا پڑتا تھا جیسے ایک چڑیا کا سایہ ہوتا ہے (یہ مبالغہ ہے اون کی ضعف اور لاغری میں) انہوں
نے کہا لبیک وسعدیک میں آپ پر فدا ہوں آپ نے فرمایا زین کسو میرے گھوڑے پر انہوں نے ایک زین نکالا جسکے دونوں
کنارے خرما کی پوست کے تھے نہ ان میں تکبر تھا نہ غرور (جیسے دنیا داروں کی زین میں ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ وہ زین سادہ اور بے
تکلف تھا) پھر آپ سوار ہوئے اور ہم بھی سوار ہوئے **باب** فی الرجل یقول للرجل اضحك الله سنك ایک شخص دوسرے
شخص سے کہے اللہ تعالی تمہاری منہ کو ہنستا رکھے **عن** مرداس قال ضحك رسول الله صلی الله علیه وسلم فقال ابو بکر
او عمر اضحك الله سنك ترجمہ مرداس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہنسے تو ابو بکر یا عمر نے کہا اللہ آپ کو
ہمیشہ ہنستا رکھے **باب** فی البناء مکان بنانے کا بیان **عن** عبد الله بن عمرو قال مر بی رسول الله صلی الله علیه و
سلم وانا اطین حائطا لی انا وامی فقال ما هذا یا عبد الله فقلت یا رسول الله شیء اصلحه فقال
الامر اسرع من ذلك ترجمہ عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر گزرے اور میں اور میری ماں ایک
دیوار پر گلاوہ کر رہے تھے آپ نے پوچھا کیا ہے ای عبد اللہ میں نے کہا دیوار کو درست کر رہا ہوں آپ نے فرمایا موت اس سے بھی
جلد آنیوالی ہے (یعنی اپنی ذات کیواسطے ضرورت سے زیادہ مکان بنانا اور آراستہ کرنا بیفائدہ ہے مگر جو تعمیر خدا کے واسطے یا بندگان خدا کے
واسطے کیجاوے وہ البتہ مفید ہے) دوسری روایت میں ہے مر علی رسول الله صلی الله علیه وسلم ونحن نعالج خصا لنا وهی فقال ما هذا
فقلنا خص لنا وهی فنحن نصلحه فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما اری الامر الا اعجل من ذلك ترجمہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھ پر گزرے اور ہم اپنی کوٹھری کو درست کر رہے تھے آپ نے فرمایا کیا ہے میں نے کہا ہمارا حجرہ ہے جو بوسیدہ ہو گیا
تھا اوسکو درست کر رہے ہیں آپ نے فرمایا میں تو جانتا ہوں موت اس سے جلد آنے والی ہے **عن** انس بن مالك
ان رسول الله صلی الله علیه وسلم خرج فرای قبة مشرفة فقال ما هذه قال له اصحابه هذه
لفلان رجل من الانصار قال فسكت وحملها فی نفسه حتی
اذا جاء صاحبها رسول الله صلی الله علیه وسلم یسلم علیه
فی الناس اعرض عنه صنع ذلك مرارا حتی عرف الرجل الغضب فیه والاعراض عنه فشكی

ذلك الى صاحبه فقال والله اني لاري رسول الله صلى الله عليه وسلم قالوا خرج فراى قبتك
فرجع الرجل الى قبته فهدمها حتى سواها بالارض فخرج رسول الله صلى الله عليه وسلم ذات يوم
فلم يرها فقال ما فعلت القبة قالوا شكا الينا صاحبها اعراضك عنه فاخبرناه فهدمها
فقال اما ان كل بناء وبال على صاحبه الا ما لا بد منه ٢ الا ما لا يعني ما **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے راہ میں ایک بلند مکان دیکھا پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے عرض کیا یہ فلان انصاری
کا مکان ہے آپ سنکر چپ ہو رہے اور دل میں اس بات کو رکھا جب وہ شخص آپ پاس آیا سب لوگوں میں اور آپکو سلام کیا آپ
نے اوسکی طرف التفات نہ کیا اور چند بار ایسا ہی کیا یہاں تک کہ اوسکو معلوم ہو گیا غصہ آپکا اوس نے اپنے دوستوں سے
شکایت کی اور کہا قسم خدا کی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ ویسا نہیں پاتا جیسے پہلے آپ میرے ساتھ
محبت کرتے تھے لوگوں نے کہا آپ ایک روز باہر نکلے تھے تو تیرا مکان دیکھا تھا شاید اوسی مکان کو دیکھکر آپ ناراض
ہوئے ہوں) یہ سنکر وہ شخص اپنے مکان میں آیا اور اوسکو گرا دیا زمین کے برابر کر دیا پھر ایک روز رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نکلے اور اوس مکان کو نہ دیکھا آپ نے فرمایا وہ مکان کیا ہوا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ اوسکے مالک نے ہم سے شکایت
کی آپ کی بے التفاتی کی تو ہم نے اوسکو بتا دیا اوس نے گرا دیا اوس مکان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو آگاہ رہو ہر عمارت
وبال ہے اوسکے بنانے والے پر مگر جو ضروری ہے **باب** في اتخاذ الغرف بالاخانے بنانیکا بیان **عن** دکین بن سعد
المزني قال اتينا النبي صلى الله عليه وسلم فسألناه الطعام فقال يا عمر اذهب فاعطهم فارتقى بنا الى علية
فاخذ المفتاح من حجرته ففتح **ترجمہ** دکین بن سعد سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے
غلہ مانگنے کو آپ نے فرمایا اے عمر جا اور دے اونکو عمر ہم کو ایک بالاخانہ پر لیکر چڑھے پھر کنجی لی اور اوسکو کھولا **باب** في
قطع السدر بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے **عن** عبد الله بن حبشي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم
من قطع سدرة صوب الله راسه في النار **ترجمہ** عبد اللہ بن حبشی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو شخص بیری کا درخت کاٹے اللہ نے اپنا سر اوندھا کر دیا جہنم میں **ف** مراد حرم کی بیری ہے یا وہ بیری جسکے سایہ میں
اور پھلوں سے لوگوں کو فائدہ ہو اور بے ضرورت کاٹے اور یہی حکم ہے ہر درخت سایہ دار اور میوہ دار کا **عن** حسان
بن ابراهيم قال سألت هشام بن عروة عن قطع السدر وهو مستند الى قصر عروة فقال اترى هذه
الابواب والمصاريع انما هي من سدر عروة كان عروة يقطعه من ارضه وقال لا باس به زاد حميد
فقال هي يا عراقي جئتني ببدعة قال قلت انما البدعة من قبلكم سمعت من يقول بمكة لعن
رسول الله صلى الله عليه وسلم من قطع السدر **ترجمہ** حسان بن ابراہیم سے روایت ہے میں نے ہشام بن عروہ سے پوچھا
بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے اور وہ ٹیکہ لگائے ہوئے تھے عروہ کے مکان پر تو ہشام نے کہا تم کیا سمجھتے ہو ان دروازوں اور

پتون کو یہ سب بیری کی تہین اور بیری بھی عروہ کی وہ ان کو کاٹتے تہے اپنی زمین مین سے پہر ہشام نے کہا ای عراقی یہہ کیا
بدعت تم لیکر آئے حسان نے کہا یہ بدعت تو تمہاری ہی طرف سے نکلی ہے مین نے مکے مین سنا کوئی کہتا تہا لعنت کے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس شخص پر جو بیری کا درخت کاٹے **باب** فی اماطة الاذی راستے مین سے
موذی چیز کو ہٹا دینا بڑا ثواب ہے **عن** بریدة یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی الانسان
ثلث مائة وستون مفصلا فعلیه ان یتصدق عن کل مفصل منه بصدقة قالوا ومن یطیق ذلک
یا نبی اللہ قال النخاعة فی المسجد تدفنها والشیء تنحیه عن الطریق فان لم تجد فرکعتا الضحی تجزئک
ترجمہ بریدہ سے روایت ہے کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپ فرماتے تہے انسان کی جسم مین تین سو ساٹھ جوڑ
ہین اوسکو چاہیے کہ ہر جوڑ کی طرف سے صدقہ دیوے لوگون نے عرض کیا یا رسول اللہ اتنی طاقت کسکو ہے آپ نے فرمایا مسجد مین تہوک
یا رینٹ کو دفن کر دینا اور موذی چیز کو راہ سے ہٹا دینا ان مین ہر ایک صدقے کا ثواب ہے اگر یہ نہو سکے تو دو رکعتین چاشت یا اشراق
کی کافی ہین **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یصبح علی کل سلامی من ابن ادم صدقة
تسلیمه علی من لقی صدقة وامره بالمعروف صدقة ونهیه عن المنکر صدقة واماطته
الاذی عن الطریق صدقة وبضعته اهله صدقة قالوا یا رسول اللہ یاتی شهوته وتکون له
صدقة قال ارایت لو وضعها فی غیر حقها اکان یاثم قال ویجزئ من ذلک کله رکعتان
من الضحی **ترجمہ** ابو ذر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صبح کو آدمی کے ہر جوڑ پر ایک صدقہ ہوتا ہے
اپنے ملاقاتی کو سلام کرنا صدقہ ہے اور اچھی بات کا حکم کرنا صدقہ ہے اور بری بات سے منع کرنا صدقہ ہے اور راستے سے موذی
شیء کو جیسے کانٹا سانپ بچہو پتھر نجاست وغیرہ ہٹانا صدقہ ہے اور اپنی بی بی سے صحبت کرنا صدقہ ہے لوگون نے عرض کیا
یا رسول اللہ وہ تو اپنی خواہش کو پورا کرتا ہے اوسکو ثواب کیونکر ہوگا آپ نے فرمایا اگر وہ اوس خواہش کو بیجا پورا کرتا تو گنہگار ہوتا
نہین (یعنی حرام کاری کرتا تو گنہگار ہوتا) اسی طرح حلال مصرف مین خرچ کرنے مین ثواب بھی ہوگا بعد اوسکے آپ نے فرمایا ان سب کے طرف سے دو رکعتین
چاشت کی کافی ہین **عن** ابی هریرة عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انه قال نزع رجل لم یعمل خیرا
قط غصن شوک عن الطریق اما کان فی شجرة فقطعه فالقاه اما کان موضوعا فاماطه
فشکر اللہ له بها فادخله الجنة **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص
نے کوئی نیکی نہین کی تہی سوا اسکے کہ ایک کانٹے کی شاخ راستے مین تہی اوسکو دور کر دیا تہا تو درخت مین سے کاٹ ڈالے
تہی یا راستے مین پڑی ہوئی تہی اوسکو ہٹا دیا تہا اللہ جل جلالہ نے اوسکی یہی نیکی تسلیم کی اور جنت عنایت فرمائی **باب**
فی اطفاء النار باللیل رات کے وقت چراغ یا آگ بجہا دینا چاہیے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تترکوا النار فی بیوتکم حین تنامون **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا مت چھوڑ دو آگ کو اپنے گھرون مین سوتے وقت **عن** ابن عباس قال جاءت فارۃ فاخذت تجر
الفتیلۃ فجاءت بہا فالقتہا بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الخمرۃ التی کان قاعدا علیہا
فاحرقت منہا مثل موضع درھم فقال اذا نمتم فاطفئوا سرجکم فان الشیطان یدل مثل ہذہ
علی ہذہ فتحرقکم **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس سے روایت ہے کہ ایک چوہیا بتی کو کھینچ لائی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کے سامنے ڈال دی جس بوریے پر آپ بیٹھے تھے وہ جل گیا ایک درم کے برابر آپ نے فرمایا جب تم سونے لگو تو چراغ بجھا دیا
کرو اسلیے کہ شیطان ایسی چیزون کو یہ باتین سکھا دیتا ہے پھر وہ تم کو جلا دیتی ہین **باب** فی قتل الحیات سانپون
کے مارنے کا بیان **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما سالمناہن منذ حاربنا
ہن ومن ترک شیئا منہن خیفۃ فلیس منا **ترجمہ** ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہم نے سانپون سے صلح نہین کی جب سے اون سے لڑائی شروع کی جو شخص ڈر کر کسی سانپ کو چھوڑ دے وہ ہم مین سے نہین
ہے **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اقتلوا الحیات کلہن فمن خاف ثارھن
فلیس منی **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سب سانپون کو اور جو کوئی
ڈرے اون کے انتقام سے وہ مجھ سے نہین ہے (یعنے میرے طریقے پر نہین ہے) جاہلیت کے لوگ سانپ مارنے مین خوف کرتے تھے
کہ اوسکا جوڑا بدلہ لیوے) **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ترک الحیات
مخافۃ طلبہن فلیس منا ما سالمناہن منذ حاربناہن **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے سانپون کو ڈر کر اون کے انتقام سے وہ ہم مین سے نہین ہے ہم نے اون سے صلح
نہین کی جب سے لڑائی شروع کی ہے **عن** العباس بن عبد المطلب انہ قال لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا
نرید ان نکنس زمزم وان فیہا من ہذہ الجنان یعنی الحیات الصغار فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم
بقتلہن **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا ہم چاہتے ہین زمزم
کو صاف کرین لیکن اوس مین سانپ ہین چھوٹے قسم کے آپ نے حکم کیا اون کے مار ڈالنے کا **عن** ابن عمر ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتلوا الحیات وذا الطفیتین والابتر فانہما یلتمسان البصر ویسقطان
الحبل قال وکان عبد اللہ یقتل کل حیۃ وجدھا فابصرہ ابو لبابۃ او زید بن الخطاب وھو یطارد
حیۃ فقال انہ قد نہی عن ذوات البیوت **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا مار ڈالو سانپون کو اور اوس سانپ کو جسکی پیٹھ پر دو سفید لکیرین ہوون اور جس کی دم نہ ہو کیونکہ وہ زائل
کر دیتے ہین بینائی کو اور گرا دیتے ہین حمل کو (زہر کی شدت سے) راوی نے کہا عبد اللہ جب سانپ
ہوتے مار ڈالتے ایک بار ابو لبابہ یا زید بن الخطاب نے اون کو ایک سانپ پر حملہ کرتے دیکھا

گہرون کے سانپ یا ہیکل مانعت ہونی ہی عن ابی لبابة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن قتل الجنان
التی تکون فی البیوت الا ان یکون ذا الطفیتین والابتر فانھما یخطفان البصر ویطرحان ما فی
بطون النساء ترجمہ ابو لبابہ سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا اون سانپون کے مارنے سے جو
گہرون مین ہوتی ہین مگر جسکی پیٹہ پر دو دہاریون ہون یا دم کٹا ہو کیونکہ وہ بگاڑ دیتی ہین بینائی کو اور گرا دیتے ہین عورتون کے
حمل کو عن نافع ان ابن عمر وجد بعد ذلك یعنی ما حدثه ابو لبابة حیة فی داره فامر بها فاخرجت
یعنی الی البقیع ترجمہ نافع سے روایت ہی کہ ابن عمر نے بعد اوسکی یعنی بعد سننے حدیث ابو لبابہ کے ایک سانپ اپنے گہر مین
پایا تو اوسکو بقیع مین ڈلوا دیا دوسری روایت مین ہی قال نافع ثم رایتها بعد فی بیته نافع نے کہا پھر مین نے اسکو
سانپ کو اون کے گہر مین دیکہا عن ابی سعید الخدری یقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لهوام
من الجن فمن رای فی بیته شیئا فلیحرج علیه ثلاث مرات فان عاد فلیقتله فانه شیطان ترجمہ
ابو سعید خدری سے روایت ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بعض سانپ جن ہوتی ہین جب کوئی اپنے گہر مین سانپ
دیکہے تو تین بار اوسکو تنگ کرے کہ پھر نہ نکلنا ورنہ تجہکو تکلیف ہوگی پھر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان
ہی یعنی جیسے شیطان شرارت سے باز نہین آتا اسی طرح وہ بھی نصیحت نہین سنتا پس اوسکو مار ڈالنے مین کچہہ ضرر نہین ہی عن
ابی السائب قال اتیت ابا سعید الخدری فبینما انا جالس عنده سمعت تحت سریره تحریك شیء
فنظرت فاذا حیة فقمت فقال ابو سعید ما لك فقلت حیة ههنا قال فترید
ماذا قلت اقتلها فاشار الی بیت فی داره تلقاء بیته فقال ان ابن عم لی کان فی هذا
البیت فلما کان یوم الاحزاب استاذن الی اهله وکان حدیث عهد بعرس فاذن له
رسول الله صلى الله عليه وسلم وامره ان یذهب بسلاحه فاتى داره فوجد امراته قائمة
علی باب البیت فاشار الیها بالرمح ثم خرج بها فی الرمح ترتکض قال فلا ادری ایهما
کان اسرع موتا الرجل او الحیة فاتی قومه رسول الله صلى الله عليه وسلم فقالوا ادع الله
ان یرد صاحبنا فقال استغفروا لصاحبکم ثم قال ان نفرا من الجن اسلموا بالمدینة فاذا
رایتم احدا منهم فحذروه ثلاث مرات ثم ان بدا لکم بعد ان تقتلوه فاقتلوه بعد الثلث
ترجمہ ابو السائب سے روایت ہی مین ابو سعید خدری پاس آیا اون کے پاس بیٹہا تہا یکایک اون کے تخت کے تلے
سے سرسراہٹ معلوم ہوئی دیکہا تو سانپ ہی مین کہڑا ہوا ابو سعید نے کہا کیا ہے مین نے کہا ایک سانپ ہی انہون
نے کہا تمہارا ارادہ کیا ہے مین نے کہا مار ڈالتا ہون وہ گیا انہون اپنے گہر مین ایک کوٹہری بتلائی اور کہا میرے
چچا کا بیٹا اس کوٹہری مین رہتا تہا جب غزوہ احزاب ہوا تو اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت چاہی

قالت لا یطیق الحجر علی البیت اذا حبست بعض الارقم

چاہیے اپنی گہر جائیگی کیونکہ اوس نے نئی شادی کی تھی آپ نے اوسکو اجازت دی لیکن حکم کیا کہ ہتہیار لیکر جا جب وہ اپنی
گہر پہونچا تو جورو کو دیکہا دروازے پر کہڑی ہی اوس نے غیرت سے برچہا مارنی کو اوٹہایا عورت نے کہا جلدی نہ کر اندر جاکر
دیکہہ کہ مین کس وجہ سے باہر نکلی ہون وہ اندر گیا تو ایک سانپ بڑی شکل کا دیکہا اوس نے برچھی سے اوس سانپ کو کونچا
اور باہر لیکر نکلا سانپ برچھی مین اینٹہہ رہا تہا پہر نہین معلوم کہ پہلے وہ جوان مرا یا پہلے سانپ مرا اوسکی قوم کے
لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پاس آئے اور عرض کیا آپ دعا کیجیے تاکہ اللہ جل جلالہ اس جوان کو پہر زندہ
کردے آپ نے فرمایا اسکے لیے مغفرت کی دعا کرو پہر فرمایا کہ مدینے مین کتنے جن مسلمان ہو گئے ہین جب تم اون مین سے
کسی کو دیکہو تو تین مرتبہ ڈرا دو (کہ اب نہ نکلنا ورنہ ماری جاؤ گے) پہر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالو دوسری روایت
مین یون ہے فليؤذنه ثلثا فان بدا له بعد فليقتله فانه شيطان یعنی تین بار اوسکو آگاہ کردے
پہر اگر وہ نکلے تو اوسکو مار ڈالے کیونکہ وہ شیطان ہے تیسری روایت مین یون ہے فاذنوه ثلثة ايام فان
بدا لكم بعد ذلك فاقتلوه فانما هو شيطان یعنی تین دن تک اوسکو آگاہ کرو اگر بعد اوسکے بھی وہ
نکلے تو اوسکو مار ڈالو کیونکہ وہ شیطان ہے **عن** ابی ليلى ان رسول الله صلى الله عليه وسلم سئل عن
حيات البيوت فقال اذا رايتم منهن شيئا فی مساكنكم فقولوا انشدكن العهد الذي
اخذ عليكن نوح عليه السلام انشدكن العهد الذي اخذ عليكن سليمان ان تؤذونا
فان عدن فاقتلوهن **ترجمہ** ابو لیلی سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال ہوا گہر کے
سانپون کا آپ نے فرمایا جب تم اون مین سے کسیکو دیکہو اپنے گہرون مین تو یون کہو ہم تم کو قسم دیتے ہین اوس عہد
کی جو حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے تم سے لیا تہا اور قسم دیتے ہین تم کو اوس عہد کی جو حضرت سلیمان علی نبینا
وعلیہ السلام نے تم سے لیا تہا کہ ہمکو ایذا نہ دو پہر اگر وہ نکلین تو اونکو مار ڈالو **عن** ابن مسعود انه قال اقتلوا
الحيات كلها الا الجان الابيض الذي كانه قضيب فضة **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت
ہے انہون نے کہا سانپون کو مار ڈالو مگر جو بالکل سفید ہو جیسے چاندی کی چھڑی **باب** فی قتل الاوزاغ گرگٹ مارنے
کا بیان **عن** سعد قال امر رسول الله صلى الله عليه وسلم بقتل الوزغ وسماه فويسقا
ترجمہ سعد سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گرگٹ (یا چھپکلی) مارنے کا اور اوسکو فویسق کہا
یعنی چہوٹا فاسق **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من قتل وزغة فی
اول ضربة فله كذا وكذا حسنة ومن قتلها فی الضربة الثانية فله كذا وكذا حسنة
ادنى من الاولى ومن قتلها فی الضربة الثالثة فله كذا وكذا حسنة ادنى من الثانية
ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص گرگٹ کو پہلی مار مین مار ڈالے اوسکو اتنی

نیکیاں ہیں اور جو دوسری وار مین مارے اوسکو اتنی نیکیاں پہلے سے کچھ کم اور جو تیسری وار مین مارے اوسکو اتنی نیکیاں
دوسری سے کچھ کم عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی اول ضربۃ سبعین
حسنۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھپکلی کو پہلے وار مین مارنے سے
ستر نیکیاں لکھی جاتی ہین **باب فی قتل الذر** چیونٹی کے مارنیکا بیان عن ابی ھریرۃ ان النبی صلی
اللہ علیہ وسلم قال نزل نبی من الانبیاء تحت شجرۃ فلدغتہ نملۃ فامر بجہازہ فاخرج
من تحتہا ثم امر بہا فاحرقت فاوحی اللہ الیہ فہلا نملۃ واحدۃ ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پیغمبر ایک درخت کے تلے اوترے اون کو چیونٹی نے کاٹا اونہون نے حکم کیا اسباب
اوٹھانے کا اوس درخت کے تلے سے بعد اوس کے آگ لگادی اوسمین تو سب چیونٹیاں جل گئین تب اللہ تعالی نے وحی
بھیجی اون پر تو نے ایک چیونٹی کو سزا کیون نہ دی جس نے کاٹا تھا اور چیونٹیون کا کیا قصور تھا عن ابی ھریرۃ
عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نملۃ قرصت نبیا من الانبیاء فامر بقریۃ النمل فاحرقت فاوحی
اللہ الیہ ان قرصتک نملۃ اھلکت امۃ من الامم تسبح ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا ایک چیونٹی نے کسی پیغمبر کو کاٹا انہون نے سارا چھتہ چیونٹیونکا جلادیا تب اللہ نے اون کو وحی بھیجی کہ
ایک چیونٹی کے قصور سے تو نے ایک امت کو ہلاک کردیا جو اللہ کی تسبیح کہتی تھی عن ابن عباس قال ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن قتل اربع من الدواب النملۃ والنحلۃ والھدھد والصرد ترجمہ
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا چار جانورون کے قتل سے ایک چیونٹی دوسری
شہد کی مکھی تیسری ہدہد چوتھی چڑیمار کیونکہ یہ ایذا نہین دیتے (اگر ایذا ہو تو ان کا بھگا دینا درست ہے) عن
عبد اللہ قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فانطلق
لحاجتہ فراینا حمرۃ معہا فرخان فاخذنا فرخیہا فجاءت الحمرۃ
فجعلت تعرش فجاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من فجع ھذہ بولدھا
ردوا ولدھا الیہا ورای قریۃ نمل قد حرقناھا فقال من حرق
ھذہ قلنا نحن قال انہ لا ینبغی ان یعذب بالنار الا رب النار ترجمہ عبداللہ
سے روایت ہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے سفر مین آپ حاجت کو گئے ہم نے ایک چڑیا
دیکھی اوس کے دو بچے تھے بچے ہم نے اوٹھا لیے اوس کی مان تڑپنے اور گرنے لگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم آئے آپ نے فرمایا کس نے مصیبت مین ڈالا ہے اوسکا بچہ لیکر دیدو بچہ اوس کا اور آپ نے
چیونٹیون کا ایک سوراخ دیکھا جو جلا ہوا تھا آپ نے فرمایا کس نے اسکو جلایا ہم نے کہا ہم

لوگون نے آپ نے فرمایا انگار کسی کو عذاب کرنا لائق نہین سوای انگار کے خالق کے (یعنی سوا خدا کے اور کو عذاب
دینا آگ سے درست نہین **باب** فی قتل الضفدع مینڈک کو مارنا کیسا ہے **عن** عبد الرحمن
بن عثمان ان طبیبا سال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن ضفدع یجعلها فی دواء فنهاه النبی
صلی اللہ علیہ وسلم عن قتلها **ترجمہ** عبد الرحمن بن عثمان سے روایت ہے ایک حکیم نے پوچھا رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ مینڈک کو دوا مین ڈالون آپ نے منع کیا اوسکے مارنے سے **باب** فی الخذف کنکریان
مارنیکی ممانعت **عن** عبد اللہ بن مغفل قال نهی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الخذف قال
انه لا یصید صیدا ولا ینکأ عدوا وانما یفقأ العین ویکسر السن **ترجمہ** عبد اللہ بن مغفل سے
روایت ہے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوٹی چھوٹی کنکریان یا پتھر (بطور کھیل کے بلا ضرورت) مارنے
سے آپ نے فرمایا نہ اس سے شکار ہوتا ہے نہ دشمن مرتا ہے بلکہ آنکھ پھوٹ جاتی ہے یا دانت ٹوٹ جاتا ہے **باب**
فی الختان ختنہ کرنے کا بیان **عن** ام عطیۃ الانصاریۃ ان امرأۃ کانت تختن بالمدینۃ فقال
لها النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تنهکی فان ذلک احظی للمرأۃ واحب الی البعل **ترجمہ** ام عطیہ
انصاریہ سے روایت ہے ایک عورت مدینے مین ختنہ کیا کرتی تھی عورتون کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اوس سے فرمایا بہت جڑ سے نہ کاٹ ختنہ مت کیا کر کیونکہ اوس مین حظ ہوتا ہے عورت کو اور پسند ہوتا ہے خاوند کو
ابو داود نے کہا یہ حدیث قوی نہین ہے **باب** فی مشی النساء فی الطریق راستے مین عورتین کیونکر
چلین **عن** ابی اسید الانصاری انه سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول وهو خارج
من المسجد فاختلط الرجال مع النساء فی الطریق فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للنساء
استأخرن فانه لیس لکن ان تحققن الطریق علیکن بحافات الطریق فکانت
المرأۃ تلصق بالجدار حتی ان ثوبها لیتعلق بالجدار من لصوقها به **ترجمہ** ابو اسید انصاری
سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسجد سے نکلتے ہوئے جب لوگ مل گئے تھے عورتون کے ساتھ راہ مین
آپ نے عورتون سے فرمایا پیچھے ہٹ جاؤ تم کو بیچا بیچ راہ مین نہ چلنا چاہیے بلکہ ایک کنارے چلنا چاہیے پھر
عورت جب چلتی تو ایک طرف دیوار سے لگ کر چلتی یہانتک کہ اوس کا کپڑا دیوار پر اٹک جاتا **عن** ابن
عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یمشی یعنی الرجل بین المرأتین **ترجمہ** عبد اللہ بن
عمر سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا مرد کو دو عورتون کے بیچ مین چلنے سے **باب**
فی الرجل یسب الدهر زمانے کو برا کہنا درست نہین ہے **عن** ابی هریرۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم یؤذینی ابن آدم یسب الدهر وانا الدهر بیدی الامر اقلب اللیل والنهار

ترجمہ ابوہریرہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے تکلیف دیتا ہے مجھکو آدم کا بیٹا کہ برا کہتا ہے دہر کو حالانکہ دہر مین خود ہون (یعنے دہر مین جو کام بھلے یا برے ہوتی ہین اوسکا پیدا کرنے والا دہر نہین ہے بلکہ مین ہون تو جو لوگ دہر کو برا کہتے ہین وہ گویا مجھکو برا کہتے ہین اسلیے کہ دہر کو کچھہ اختیار نہین ہے) میرے اختیار مین سب حکم احکام ہین مین رات کو تمام کرتا ہون پھر دن لاتا ہون پھر رات لاتا ہون اسی طرح اولٹ پلٹ کرتا ہون فقط شکر خدا کا تمام ہوا بارہ سون

سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ کا اور اس پارہ کے تمام ہونے سے تمام ہوئی ساری

کتاب سنن ابی داؤد شریف تاریخ ۲۴ ربیع آخر

۱۲۹۶ ہجری روز دوشنبہ کو اللہ تعالی اسکو اپنی

فضل سے قبول فرماوے اور ہماری

سعی کو دنیا اور آخرت مین مشکور

کرے آمین فقط

تمت

فہرست پارہ سی و دوم سنن ابی داؤد علیہ الرحمۃ والغفران

صفحہ	باب	صفحہ	باب
۱۲۸۳	جب آدمی کے آنکھہ کو رات کو کھلجاوے تو کیا کہے	۱۲۹۱	مینہ کا بیان
		۱۲۹۰	مرغ اور اور چارپایون کا بیان
″	سبحان اللہ کی فضیلت	″	بچہ کے کان مین اذان کہنا جب وہ پیدا ہو
۱۲۸۰	صبح کے وقت کیا دعا پڑھے		
۱۲۹۴	چاند دیکھکر آدمی کیا کہے	۱۲۹	کوئی آدمی کسی آدمی سے پناہ مانگے تو کیا ہے
″	جو شخص اپنے گھر مین جاوے تو کیا کہے	″	وسوسے کے دور کرنے کا طریقہ
۱۲۵۴	جب آندہی آوے تو کیا کہے	۱۲۹۷	جو غلام اپنے مولے کو چھوڑ کر دوسرے

صفحہ	باب
۱۲۹۷	کو مولی بناوے
۱۲۹۸	حسب نسب پر فخر کرنا منع ہے۔
۱۲۹۹	تعصب کرنا منع ہے
۱۳۰۰	جس شخص سے محبت رکھے تو اوس سے کہہ دیوے۔ کہ مین تجہہ سے محبت رکہتا ہون۔
۱۳۰۱	مشورے کا بیان
〃	جو شخص بھلی بات بتلاوے اوسکو کرنیوالے کے برابر ثواب ہے
۱۳۰۲	نفس کی خواہش کا بیان
〃	سفارش کا بیان
〃	جب خط لکہنے لگے تو پہلے اپنا نام لکھے پھر مکتوب الیہ کا۔
〃	کافر کو کیونکر خط لکہا جاوے
۱۳۰۴	ماں باپ سے نیکی کرنا۔
۱۳۰۵	جو شخص یتیموں کی پرورش کرے تو اوسکو کتنا ثواب ہے۔
〃	جو شخص یتیم کی پرورش اپنے ذمہ لیوے۔
〃	ہمسایہ کے حق کا بیان
۱۳۰۶	غلام لونڈی کے حقوق کا بیان
۱۳۰۹	غلام لونڈی اپنے مالک کے خیرخواہی کرین تو کتنا ثواب ہے۔
۱۳۰۹	جو شخص کسیکے غلام کو بھڑکاوے۔
〃	اذن مانگ کر اندر جانا چاہیے۔
۱۳۱۰	کتنی بار سلام کرے اجازت لینے مین
۱۳۱۴	جب کوئی شخص بلانے سے جاوے تو اوس کو اذن لینے کی حاجت نہین ہے۔
〃	کلام اللہ مین تین وقت اذن لینا جو آیا ہے اوسپر عمل کرنا ضرور ہے۔ یا نہین۔
۱۳۱۵	آپس مین ایک دوسرے کو ملاقات کے وقت سلام کرنا۔
〃	سلام کیونکر کرنا چاہیے
۱۳۱۶	جو شخص پہلے سلام کرے اوسکو کتنا ثواب ہے
〃	پہلے کسکو سلام کرنا چاہیے
〃	ایک شخص جب دوسرے شخص سے جدا ہوکر پہر ملے تو سلام کرے
〃	لڑکون کو سلام کرنے کا بیان۔
〃	عورتون پر سلام کرنے کا بیان
〃	کافرون کو کیونکر سلام کرے
۱۳۱۷	جب رخصت ہونے لگے تو سلام علیک کرے
〃	علیک السلام ابتدا مین کہنا مکروہ ہے
〃	ایک آدمی جماعت مین سے سلام کا جواب دیدے تو کافی ہے
۱۳۱۸	مصافحہ کا بیان
〃	تعظیم کے واسطے کہڑے ہوجانا کیسا ہے

صفحہ	باب
۱۳۱۹	آدمی اپنے بچے کو پیار کرے
۱۳۲۰	دو لوگون آنکھون کے بیچ مین بوسہ دینا
〃	گال پر بوسہ دینا۔
〃	ہاتھ پر بوسہ دینا۔
〃	اور کسی مقام پر جسم مین بوسہ دینا
۱۳۲۱	کوئی شخص دوسرے سے کہے اللہ مجھکو تجھپر فدا کرے تو کیسا ہے
〃	ایک شخص دوسرے سے کہے اللہ جل جلالہ تمہاری آنکھ ٹھنڈی رکھے۔
〃	ایک شخص دوسرے سے یون کہے اللہ جل جلالہ تجھکو محفوظ رکھے۔
〃	ایک شخص دوسرے شخص کی تعظیم کے لیے کھڑا ہو جاوے تو کیسا ہے۔
۱۳۲۲	جو شخص دوسرے کیطرف سے سلام پہونچاوے تو جواب مین کیا کہے۔
〃	ایک شخص دوسرے کو پکارے وہ اوسکے جواب مین لبیک کہے۔
۱۳۲۳	ایک شخص دوسرے شخص کو کہے اللہ تمہارا منہ ہنستا رکھے۔
〃	مکان بنانے کا بیان
۱۳۲۴	بالا خانے بنانے کا بیان
〃	بیری کا درخت کاٹنا کیسا ہے
۱۳۲۵	راستے مین سے موذی شئے کو ہٹانا

صفحہ	باب
〃	دینا بڑا ثواب ہے
۱۳۲۵	رات کیوقت چراغ یا آگ بجھا دینا چاہیے۔
۱۳۲۷	سانپون کے مارنے کا بیان
۱۳۲۸	گرگٹ مارنے کا بیان
۱۳۲۹	چیونٹی مارنے کا بیان
۱۳۳۰	مینڈک کو مارنا کیسا ہے
〃	کنکریان مارنے کی ممانعت
〃	ختنہ کرنے کا بیان
〃	راستے مین عورتین کیونکر چلین۔
〃	زمانے کو برا کہنا درست نہین ہے

تمت تمام شد

فہرست پارہ سی و دو ابوداود علیہ الرحمۃ

۹	پارہ اول	۴۱۳	پارہ یازدہم	۸۳۱	پارہ بست و یکم
۵۳	پارہ دوم	۴۵۱	پارہ دوازدہم	۸۷۵	پارہ بست و دوم
۱۰۳	پارہ سوم	۴۸۹	پارہ سیزدہم	۹۱۹	پارہ بست و سوم
۱۴۷	پارہ چہارم	۵۲۵	پارہ چہاردہم	۹۵۹	پارہ بست و چہارم
۱۸۳	پارہ پنجم	۵۵۹	پارہ پانزدہم	۹۹۹	پارہ بست و پنجم
۲۲۶	پارہ ششم	۵۹۵	پارہ شانزدہم	۱۰۳۷	پارہ بست و ششم
۲۶۵	پارہ ہفتم	۶۳۹	پارہ ہفدہم	۱۰۸۷	پارہ بست و ہفتم
۳۰۹	پارہ ہشتم	۶۸۷	پارہ ہژدہم	۱۱۱۵	پارہ بست و ہشتم
۳۴۱	پارہ نہم	۷۳۵	پارہ نوزدہم	۱۱۵۱	پارہ بست و نہم
۳۸۱	پارہ دہم	۷۸۳	پارہ بستم	۱۱۹۹	پارہ سی ام

۱۲۴۲	پارہ سی و یکم	۱۲۹۳	پارہ سی و دوم

اشتہار

یہ سولہ پارے یعنی ربع ثالث و ربع رابع سنن ابی داؤد مترجم اردو داخل ہی رجسٹری گورنمنٹ ہو چکی ہین بدون اجازت راقم کوئی شخص اس کے طبع کا قصد نہ فرماوے بامید نفع نقصان نہ اوٹھاوے اور نیز شائقین اخبار احمدی و

طالبان طریق محمدی کو مژدہ ہو کہ حضرت جناب والا جاہ امیر الملک سید

محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر سلمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پاس سے زر کثیر خرچ

کر کر کتاب سنن نسائی کا ترجمہ اردو مولوی

وحید الزمان صاحب حیدرآبادی سے کہ جنکا

ترجمہ کیا ہوا مطبوعہ امام مالک اور

ابوداؤد بھی ہے بہت

سلیس اور

بہت عمدہ بامحاورہ کروایا اور اس حقیر کو چھاپنے کو اسکے عطا فرمایا ہے وہ درمطبع صدیقی لاہور مین چھپ رہا ہے انشاء اللہ جلد بہت خوبی

کے ساتھ چھپ کر شائع ہوگا ۔ الراقم محی الدین کتب فروش ساکن لاہور بازار کشمیری

صحت نامہ کتاب ترجمہ سنن ابو داؤد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۲	۵	فراعت	فراغت	۲۹	۷	دبوے	ڈبوے	۶۱	۱۸	کے بہی	کرلئے بہی	۹۰	۱۰	اسی	اوسی
۴	۱۹	بہناد	ہنّاد	〃	۹	دُوئے	دہوئے	〃	۲۱	جنابت لی	جنابت کی	〃	۱۱	بانتے	جانتے
۵	۱۸	یعنی لوگون کے	یعنی ثقہ لوگونکے	۳۰	۳	تابر	بار	۶۲	۲۵	دہوتے	دہوئے	〃	۱۴	ہوسکتی	ہوسکتین
۷	۱	کرنا	کرتا	〃	〃	بایان	بائین	〃	〃	تنکہ ہوتے	بلکہ ہوتے	۹۴	۱۴	بیبے	بیتے
۸	۱۳	لولوتی	لولوئی	〃	۲۰	ایکبار پہر کہا	ایکبار پہر دہویا دونون پانون کو پہر کہا	۶۶	۳	کہا صحابی بہتر	کیا صحابی بہتر	۹۵	۱۰	پر رحم	پر اللہ رحم
۱۰	۲	اعوذ	اعوذ					۶۷	۶	امن کے ہاتہ	باہن نتہہ	〃	۱۹	جابم	جابر
〃	۱۸	آرہینے	آرہینے	۳۲	۱	مین	نمین	〃	۱۵	رفع کی	مرفع کی	〃	۲۵	کانی تہا	کافی تہا
۱۱	۶	بہنایا	بٹہایا	〃	۲۳	سوکا	سوکہا	۶۸	۴	دہوتے	دہوئے	۹۶	۸	پہٹر	بہر
۱۳	۱۶	لوگون	لوگون	۳۳	۲۰	پانی یا	پانی آیا	〃	۱۴	کسی	کسے	۹۷	۴	وسلم	وسلم نے
〃	۲۵	پہرگیا ہو	بہرگیا ہو	۳۴	۲۵	لوسارکر	نوسارے	۷۳	۱۸	نمازمین	نماز	۱۰۰	۱	معیسر ہو لگا یا کرے	جو میسر ہو لگایا کرو
۱۶	۱۴	تیہرون	پتہرون	۳۷	۱۵	مس	مین	۷۶	۲۰	روایت مین	روایت مین سے	۱۰۳	۲۴	پہنا تہا	پہنا تہا
۱۸	۵	مس	مین	۳۸	۲۲	ون	بدون	۷۷	۱۷	بن ننی	بن مثنی	۱۰۵	۴	حتیة	حتیہ
〃	۱۳	مین	مین	〃	۲۵	یارسول	یارسول اللہ	۷۹	۶	عادات	عادت	۱۰۶	۷	اوڑکر	اوڑہ کر
۱۹	۱	دسویں	دسوین	۴۱	۱۵	بائین	باہنین	〃	۱۴	غسل کری	غسل کرے	۱۰۸	۲۰	سوک	سوکہہ
〃	۲	دسوین حدیث	دسوین حدیث کے	۴۲	۱۵	خاص	خاص ہے	۸۰	۱۲	وسلم	وسلم نے	۱۰۹	۶	جگہہ کے	جگہہ کے لیے
〃	۶	[illegible]	[illegible]	۴۴	۸	کہوودے	کہودے	۸۲	۱۵	دشوا ۱۰	دشوار ہوا	〃	۱۷	پہرجاوے	بہرجاوے
۲۰	۷	بچہونا	بچہونے	۴۸	۱۳	ہسنے	ہنسنے	۸۳	۲۰	ٹہہرتک	ٹہرتک	۱۱۰	۵	اوڑکر	اوڑہ کر
۲۱	۱	سنے	لئے	۴۹	۵	جاتا	جانا	۸۴	۶	تنا	اتنا	۱۰۹	۱۰	صدقہ	صدقہ فطر
۲۳	۸	سوکی	سوکہی	۵۳	۱۲	چہٹری	چہری	〃	۲۵	گردی	کردیا	〃	۱۸	کہاتے	کہائی
۲۸	۶	گہنگارنا	گنہگارنا	۵۵	۲۰	لوٹے	اُڈٹنے	۸۸	۱۲	شایدیہ	شاید یہ واقعہ	۱۱۰	۹	ڈاتا	دوگن
〃	〃	بعد پیشاب	بعد پیشاب کے	۵۶	۲	علیہ وسلم	علیہ وسلم کے	〃	۲۵	کلی کی لالاہ طفاعتیق	[illegible] عقیق طفا	۱۱۱	۳	نی کہا	نی کہا ہے
〃	۱۹	کہڑے	گہڑے	۵۷	۱۹	پہٹ	پہٹ	〃	۰	گرپڑی	گرپڑا	〃	۱۸	دقتونکا	دقتونکو

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۱۱	۲۴	گیاجب	گئی جب	۱۲۶	۲۵	کنگریوت	کنگریون	۱۴۸	۷	کہڑی زبان	کہڑی ہوان	۱۷۴	۵	دوسری صف	اخیر کی صف
۱۱۲	۱	اندواو	اندو نون	۱۲۸	۲۴	سے یہہ	کے لئے	〃	۹	اارم	لازم	۱۷۵	۱۲	وسلم نے بیچ	وسلم نے فرمایا بیچ
۱۱۳	۱	علمائی	علما	۱۳۱	۳	اللہ قبلہ کا	اللہ کا قبلہ	۱۴۹	۱۱	بکریکر	بکریکو	〃	۱۵	مین ہوکم تو	مین جھکے ہوتے
〃	۲	نودری	نووی	۱۳۳	۲۴	جیب	خبیب	۱۵۰	۷	مسجد مین	مسجد	〃	۱۹	بیچہی ہرسجدہ	بیچہی سجدے رکوع
〃	۱۹	آنا	آتا	۱۳۴	۱۳	جہنڈا	جہنڈے	۱۵۲	۱	سے نہین	شی نہین ہے	۱۷۶	۱۲	گیاخوب	کیا خوب
〃	۲۵	ٹہیلون کا	ٹیلونکا	۱۳۹	۳	بیوجہہ	بوجہہ	〃	۱۰	بیٹھے	بیٹھے	۱۷۷	۱۶	یہی علاج	یہی علاج
۱۱۴	۵	کہٹ	گہس	۱۴۰	۸	پہرتوبہر	پہرتوبہیر	۱۵۳	۶	مین نے تم	مین تم	۱۷۸	۳	لیکن بعد نماز کے اندر	لیکن بعد نماز کے نماز کے اندر
〃	۱۸	دوری	دوسرے	〃	۱۵	کرتے	کرے	〃	۲۲	ضرورت تہا	ضروری تہا	〃	۱۲	یاکتا	یاکتا یاکتا
۱۱۵	۱۶	نابت	ثابت	۱۴۱	۱۱	توتکبیر	تم تکبیر	۱۵۸	۳	فرص	فرض	〃	۱۸	نماز پڑہی	نماز پڑھتے
〃	۲۲	دو نمازین	دونون نمازین	۱۴۱	۲۱	انتہی	اتنی	〃	۱۴	جبن ہی دن	جن ہی دن	۱۷۹	۲	دورتا	دوڑتا
۱۱۶	۱۶	نمازعصر	عصر	〃	〃	سماویت	سماوین	۱۵۹	۱۰	اکثر لوگ اکثر	اکثر لوگ	〃	۴	لیجا	لئی
۱۱۷	۱	ٹہیک	جہمک	۱۴۲	۲	پہٹرین	پڑہین	۱۶۰	۱۸	خیادکم	خیارکم	۱۸۴	۱۴	گہٹنو	گہٹنون
۱۲۰	۱	نگی	گی	〃	۵	یہہ	یعنی	۱۶۲	۲	پرہے	پڑہے	〃	۱۴	سرکو	ہیرکو
〃	۲	بعد	بعد	〃	۱۱	بنی بجار	بنی نجار	〃	۱۰	اوایل	اوایل کی	۱۸۵	۲۱	ٹہکالز	ٹہکانے
〃	۳	اونہین	ادہنین	〃	۱۲	کود	گرد	〃	۱۸	غیادت	عیادت	۱۸۷	۱۵	کانوکے	کانون کے
۱۲۱	۱۷	آنیر	انیر	〃	۱۳	صاوق	صادق	〃	۱۲	بین بنیر	بن حضیر	۱۸۹	۲۰	توثیق کے	توثیق کی او سکی
۱۲۲	۹	وضو	قصور	〃	۱۵	اہی	یعنی	۱۶۵	۲	پڑہتے	پڑہنے	〃	〃	توندی	ترمذی
۱۲۳	۱	چہوترا	چہوڑا	۱۴۳	۵	اذان کر	اذان کو	۱۶۷	۱۹	حبت اہو	حبت اہو	۱۹۰	۹	سفیان ثوری	سفیان بن عیینہ
〃	۱۲	بہڑین	بڑہین	〃	۶	مودن	مؤذن	۱۶۸	۱۹	ہاتہہ سے نیچے	ہاتہہ کر نیچے	۱۹۲	۶	بیٹھ اجہی	پہر اچہی
۱۲۴	۲	جبکا	جگا	〃	۱۲	زحمت	رحمت	۱۶۹	۱۰	وسلم سی	وسلم کا	〃	۷	ریاذہ	زیادہ
〃	۶	مین عباس	ابن عباس	〃	۲۰	سبےتن	سنے تب	۱۷۰	۱۶	بات سی	بابت سی	〃	۸	رکرنیوالا	کرنے والا
۱۲۵	۱۷	رسول	رسول اللہ	〃	۲۲	ہونیسی	ہونیسی	۱۷۲	۳	آپ کے سوا	آپکو سوا	〃	۲۴	بھول	پہول
۱۲۶	۱۴	حذب	جذب	۱۴۵	۲	خاہر	ظاہر	۱۷۴	۴	پورا کروپہر اگر	پورا کرو پہر اسکے بعد والی کو پہر	〃	۲۵	نناز	نماز

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۹۵	۱۱	حافظ اسناکبر	حافظ اسناکیر	۲۱۶	۱۱	سوسطیکہ خدا	سوسطی کو خدا	۲۶۱	۱۳	دہلی پر پہنچی	ڈہلی پر پڑتی	۳۰۲	۲۰	حدیث سے	حدیث کا
۱۹۶	۱۵	لفتی	نَقِتّی	۲۱۷	۴	ادرکہری	اور نیونون آنکی کہڑی	=	۱۴	ظہسر	ظہرکہ	=	۲۱	سنتوان کا	سنتون کا
=	۱۸	نہ پڑہنا	نہ پڑہنے کا	=	۱۴	اونکا بلانا	اونکا نام بلانا	۲۶۲	۲	زدار	زوردار	۳۰۳	۱۶	ان دنو	ان دو
=	۱۹	روارت	روایات	۲۱۹	۷	صلعم نے	صلعم نے حکم	۲۶۶	۲	بیٹھے ہوئے	بیٹھے ہوئے پایا	۳۰۶	۱۶	بہین	پہین
۱۹۸	۵	سات منبی	سات لبنی	=	۹	مستحق	متحقق	=	۱۴	بہاندی	بہاندسے	۳۰۷	۱۳	رسول اسدن	رسول اللہ
=	۱۲	اسے قبر	اس سے خبر	۲۲۲	۱۳	ادہرادہر	اودہر	=	۲۰	پڑہ رہا تہا	پڑہ رہا ہو	=	۱۹	بعضو نے	بعضون نے
۱۹۸	۱۶	نخل	نقل	۲۲۳	۱۴	لوٹتے	ٹوٹتے	۲۷۷	۲۰	نسنح	نسخہ	۳۰۹	۶	ماہر	باہر
=	۲۱	ڈبہی	ڈبے	=	۱۹	ٹوٹتے	توڑتے	=	۲	گی ہوئی	گئی ہوئے	=	۱۲	کہا جائیگر	کہا جاہی
۲۰۰	۱	ہم سبہی ہی	ہم بہی اوسی	=	=	انبر	اِن	=	۲۳	ہاتہہ دہماتے	ہاتہہ اوٹہاتے	۳۱۴	۱۲	منقول ہین	منقول ہی
۲۰۱	۴	بن خطاب	بن خطاب نے	۲۳۲	۱	انگلیون	انگلیون کو	=	=	کرتی تہی قت	کرتی وقت	=	۱۵	خوف	خوب
=	۶	بھی	بھی)	=	۲۴	تو دو	تو وہ	۲۷۸	۱۶	کھنی کا	رکھنے کا	۳۱۸	۱۵	تورنا	توڑتا
=	۲۲	روایت سے	روایت ہے مین	۲۳۵	۱۰	بیٹہتی	بیٹہنے	۲۷۹	۱۶	بیچ مین	بیچمین	۳۲۲	۲۳	آدان	اذان
=	۲۴	کیا	گیا	۲۳۹	۲۱	ذریانیہ	ذریتہ	۲۸۰	۲۳	دتنی ہے	اوتنی ہی	۳۲۷	۱۰	تیسوین	تیئیسوین
=	۲۵	یہ نو جیلی	یہ تو ہیلی	۲۴۲	۱۱	بیٹہے	بیٹہتے	۲۸۳	۱	پہل	پہلی	۳۲۸	۱۶	پہر فرمایا	پہر فرمایا یا
۲۰۳	۶	فجر کی ناز	فجر کی نماز تو	۲۴۳	۱۷	ہوتا ہے	ہوتا تہا	=	۲	سواد	سورہ	۳۳۱	۲۲	ہوتی	ہوئے
=	۲۵	امام کو پیچہے	امام کے پیچہے	۲۴۴	۲۰	انہونے کہا	انہون نے کہا ایک	۲۹۰	۱	لی کیا	لئی کہا	۳۳۲	۴	خراب	اخراب
۲۰۴	۱	فرماتی ہے	فرماتا ہے	۲۴۵	۷	آگے دا	آگے دا	=	۱	وتری	بہاؤ ترسے	۳۳۳	۱۳	سسونوین	سوتین
=	۲۲	نافع محمد	نافع بن محمود	۲۴۸	۱۳	ین چار	تین چار	۲۹۱	۳	دو کعتین	دو رکعتون	۳۳۴	۲۰	ریتی ہٹی یا ہٹی	ریتی یا کنکریان مٹی
۲۰۷	۳	بھو	بھی	=	۲۱	نماز کا نماز	نماز کی نماز	۲۹۴	۶	امام بدیس	امام کے پاس	۳۳۵	۷	عجب سی کی آن پہنچے	+
۲۱۰	۲۱	نماز نہین	نماز ہین	۲۵۰	۲۴	کھڑی	کہڑی ہوئے	۲۹۵	۱۱	امام	امام کے				
=	۲۴	صحابہ	صحابہ کو رسول	۲۵۱	۵	پہرے	پڑہے	۲۹۸	۱۵	جوکسی	جوکسی کو	=	۱۲	سال آپکے	سال
۲۱۱	۲۳	قسم اول	قسم اوس	۲۵۶	۱۵	اذان	اذان دی	=	۴	اسطرح پہ	کسطرح پڑہے	۳۳۷	۵	لازم	لازم ہے
۲۱۳	۲۴	وسلم نی	وسلم کی	۲۶۰	۲۱	تری	بڑہی	۲۹۹	۱	عرب کے	عرب کا	۳۳۸	۱۰	ثابت نہو	ثابت نہین

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۳۳۹	۱	عمرلو	عمرکو	۳۷۷	۲۰	اب شروع	اب شروع	۴۰۹	۱۰	عباس	عباس سے	۴۳۵	۳	عکرمر	عکرمہ
۳۴۲	۱۱	ہوڑی	تہوڑی	۳۷۸	۹	بکر بطرف	بکری کی طرف	〃	۲۵	روایت	روایت ہے	۴۳۶	۷	کدی مین	کدی مین سے
۳۴۴	۷	ڈانپ	ڈہانپ	۳۸۵	۹	ہین	مین	۴۱۱	۲۰	رنگ کہ	رنگ کر	۴۳۷	۲۱	اونٹ اوپر	اونٹ پر
〃	۸	منقرین	[illegible]	۳۹۰	۲	آتے	آگئے	۴۱۱	۲۵	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۸	زیل	[illegible]
۳۴۵	۹	سورتیت	[illegible]	〃	۸	اوس کے	اوس نے	۴۲۰	۲۴	[illegible]	[illegible]	〃	۲۲	عبان	عباس سے
۳۴۶	۱۷	آمین	[illegible]	〃	۱۲	ابوحنیفہ	ابوحنیفہ کی	[illegible]	۵	قرآن	قرآن	۴۴۰	۴	[illegible]	[illegible]
۳۴۸	۱۴	سواوس	سوا اوس	۳۹۱	[illegible]	کرتے	کر	〃	۱۱	[illegible]	[illegible]	〃	[illegible]	دل	[illegible]
〃	۱۷	سولاوسطرکی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	زین	[illegible]	〃	[illegible]	آملے لے	[illegible]
۳۴۹	۷	[illegible]	[illegible]	۳۹۳	۱۵	[illegible]	[illegible]	۴۲۲	۱	[illegible]	[illegible]	۴۴۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۵۰	۱۴	من الامو	فی الامو	۳۹۵	۸	میرا حب	میرا حب	۴۲۶	۱۹	[illegible]	[illegible]	〃	[illegible]	وری	[illegible]
〃	۲۰	صبر	جبر	〃	۱۷	بووتر	[illegible]				[illegible]	۴۴۵	۱۱	لوگ بہی	[illegible]
۳۵۴	۴	ناحلق فی الارض	[illegible]	۳۹۶	۹	صدقے	صدقہ	۴۲۷	۲۳	بہرنا	بہرنا	۴۴۶	۱۲	[illegible]	[illegible]
۳۵۸	۵	اونکو دازمیں	[illegible]	〃	۱۷	متعار	مستعار	〃	۲۴	[illegible]	[illegible]	〃	[illegible]	[illegible]	[illegible]
〃	۱۳	قائی	[illegible]	۴۰۱	۴	[illegible]	[illegible]	〃	〃	[illegible]	[illegible]	۴۴۷	۱	[illegible]	[illegible]
۳۶۱	۱۱	بہیجو	بہیجے	۴۰۲	۲۴	تاجر ہونے	[illegible]	۴۲۹	۲۲	[illegible]	[illegible]	۴۴۸	۴	پوچہو	پوچہے
۳۶۴	۵	اتنی کے کمی	اتنی کمی	[illegible]	۲۳	مین نی	مین سے	[illegible]	[illegible]	مجرم کو	[illegible]	[illegible]	۲۵	ہنماز	ہر نماز
〃	۱۴	چہپے	چہپی	۴۰۴	۲۴	انہون فسق	انہون نے فسق	۴۳۲	۴	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۳۶۵	[illegible]	عورت	عورت پر	۴۰۷	۱	گوڈالا	گوڈالا	〃	۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۱	[illegible]	[illegible]
۳۶۶	۶	تمہاری غم	تمہارا غم	〃	۲۴	لاتے	لائے	۴۳۳	۱	[illegible]	[illegible]	〃	۶	استقد	[illegible]
۳۶۸	۷	تجارتی مین	[illegible]	〃	[illegible]	پیس	پاس	〃	۹	سوا ایک	سوا ایک	۴۵۶	۱۹	کہڑی	[illegible]
۳۶۹	۴	شہے	تہے	۴۰۸	۱۱	[illegible]	[illegible]	۴۳۴	۱۰	[illegible]	[illegible]	۴۵۸	۸	[illegible]	[illegible]
۳۷۲	۶	بکریون	بکریان	〃	۱۸	[illegible]	چاہئے	۴۳۴	۱۵	اجازت	اجازت دی	۴۶۰	۲	[illegible]	[illegible]
۳۷۵	۹	ایکسودرم	ایک درم	۴۰۹	۹	حنین	[illegible]	۴۳۵	۲	آشنا زیادہ	آشنا زیادہ	〃	۴	عثما	عثمان
												〃	۱۵	[illegible]	[illegible]

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۴۶۱	۱۰	سار	مال	۴۹۲	۳	بپکے نہ	آپکے تہہ نکی	۵۱۹	۲۳	قصد	وقصد	۵۵۵	۱	شوال	رمضان
=	۲۲	ہرجیرہ	ہرجیرہ	۴۹۳	۷	پانہ نہا	پانہ نہا	۵۲۰	۲۴	ابن عمر سری	ابن عمر رضی	۵۵۷	۱۲	بن عمر کو	بن عمر رضی اللہ عنہ کو
۴۶۲	۳	اسلیٰ	اسلمیٰ کی	=	۱۰	کیطرف	کیطرف سے	۵۲۱	۲۲	ہی	تھے	۵۶۱	۲۴	لک صحت	لک صحت
۴۶۷	۲۵	حفا	خفا	۴۹۵	۳	صرف	حرف	=	۲۴	برائی	بری	۵۶۲	۱۵	اسیری	او تیری
۴۶۸	۲۴	انیگی	اونتیں گی	۴۹۶	۲۰	الحمد	الحمد للہ	۵۲۲	۱	سی محرم	کسی محرم	۵۶۳	۱۶	پانی کے	پانی کو
۴۷۰	۱۷	والا ہوا	والا ہو	=	۲۵	مرثو	مرو	=	۱۸	پاس رو	پاس رہ	=	=	اندرسے	اندر
۴۷۲	۱۴	پانسوی	پانسو تک	۴۹۷	۶	کوعق	کو بیہوقت	۵۲۹	۲۰	مرد بولا کر	مرد بولا اگر	۵۶۷	۱	مقرب ہیں	مقرب ہیں تھے
۴۷۳	۴	آپ کیے	آپ نے	=	۱۰	چوتھے	چھوٹے	۵۳۰	۱	موانع	موافق	۵۶۹	۲۱	بہی	بہی
۴۷۷	۷	[illegible]	ہوتا	۵۰۲	۱۳	وسلم	وسلم نے فرمایا	۵۳۳	۲۵	ہوجاو	ہوجا	۵۷۴	۶	نقر کا عید کا	بقر عید کا
=	۲۰	استادکو	استادہ	۵۰۴	۳	[illegible]	[illegible] سکو	۵۳۴	۳	چھوٹہا	جھوٹا	۵۷۶	۱۸	بہی	یہی
۴۷۹	۲	پیاسے	پیاسے	=	-	پر	پر	۵۳۵	۹	نہیں میں	نہیں ہے	۵۸۲	۲۴	ہنیدہ	ہنیدہ
=	۱۳	تجہے	تجہے	=	[illegible]	آدیں	آوے	۵۳۷	۶	اوس سے	ادسے	۵۸۶	۲۱	لگا یا گیا آنیہیں	لگایا گیا
۴۸۱	۵	بہتیں	بہتیں ہوتا	۵۰۵	۴	[illegible] ہوا	[illegible] ہوا	۵۳۸	۴	پہر ننہ	پہر بہینہ				اور دوسری بی بیون نے
=	=	بہاجیوت	بہائیوں	۵۰۹	۷	[illegible]	[illegible] کی	۵۴۰	۱	سی ملکر	لاکر				بہی حکم کیا حضور
=	۱۶	پچوڑتا	پنچوڑتا	۵۱۰	۱	[illegible]	[illegible]	۵۴۱	۴	فاطمہ کو	فاطمہ نے				لگانیکا اونہ
=	۱۸	کم ہیت	کم ہیں	۵۱۱	۱۳	شیطانی	شیطانی نے	۵۴۲	۸	قلاح	قلاّج				بہی لگایا گیا
=	۲۳	گرنجگی	گرنجگی	۵۱۲	۱۰	عورتانیں	عورتیں	=	۱۳	تشک	رشک				آپنے -
۴۸۳	۱۸	چاہئے	چاہیے	۵۱۳	۲۲	اوسکا طلاق	اوسکی طلاق	=	۲۰	صحابی	صحابہ	=	۲۲	کہا اونہوں نے	کیا انہوں نے
۴۸۴	۱۹	وہ سیچ ہی	وہ سیچ ہی	=	=	اولا	اول کی	۵۴۳	۴	کرتے	کرلے	۵۹۰	۸	حکم	حکم ہو
۴۸۶	۷	لعنت	لعنت کی	=	۲۳	بھی	ابھی	۵۴۵	۱۹	تم بہی	تم ہیہ	۵۹۳	۱۶	پہرحال	بہرحال
=	۱۰	حکم کریغیر	حکم کے بغیر	۵۱۸	۵	بیہ ملاکے	بملاک	۵۴۸	۲	خاوندلے	خاوندنے	۵۹۵	۱۶	مدنظر	بہ نظر
=	۱۷	خو تلفی	حق تلفی ہوگی	۵۱۷	۲۲	عمرخطاب	عمر بن خطاب	۵۵۰	۲۳	توجہ	بوجہ	=	۲۵	اوسکا فرونکا	اور کافرونکا
۴۸۷	۱۲	ہوجاتی	ہوجاتا	۵۱۸	۱۲	کہ حدیث	کہ حدیث	۵۵۱	۲۳	خرچی نہا	خرچی کرنا	۵۹۶	۴	اونہ ذکر	اور ذکر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۵۹۷	۲۵	کرکیا	کرلیا	۶۲۵	۴	بہیجے	بہیجتے	۶۴۸	۱۳	عورتون	عورتین	۶۹۴	۲۱	ہیران کرینگے	نہی عن صحبۃ
۶۰۱	۱۴	ابویوب	ابوایوب	۶۲۶	۱۳	وغیرہ	وغیر	۶۵۱	۹	قتل کرہوگی یعنے	قتل کرینگے تو قتل کروگی خون دائے کر لیتے				المشرکین
۶۰۴	۶	بسیرلو	بسیرا اور	۶۲۷	۴	ندی بہیر انکو	ندی بہا ان کو اسلام کی طرف اگروہ مان لین تو قبول کرلو ورنہ تکلیف سے اون کو دو اور اونکو					۶۹۸	۲	وسلم نے	وسلم نے فرمایا
۶۰۵	۹	وسلم	وسلم نے									۶۹۹	۸	دو قسمین	سب قسمین
۶۱۱	۱۴	جسی	جس نے					۶۵۲	۳	ججری کے	ججری	۷۰۱	۳	تحریمی	تحریمی
〃	۲۰	پہنچانا	پہچانا					۶۵۴	۱۶	داخل ہوئے	داخل ہوتے	〃	۵	مین اسواسطے	مین نے اسواسطے
〃	۴	جواسی	جواس نے					۶۵۵	۷	لڑکون کا	لڑکون کے	۷۰۵	۱	توکہا ہم	توکیا ہم
۶۱۲	۱۳	کی لئی	کی یہہ					۶۵۶	۵	مطعم بن عدی	مطعم بن عدی	〃	۳	ہوگئے	ہونگے
〃	۲۵	گہوڑوی	گہوڑے	۶۲۷	۴	آدینگے	آئینگے	۶۶۰	۸	پسند آئی	پسندائی	〃	۲۱	عتیبہ کہا	عتیبہ کیا
۶۱۴	۸	پسندمین	پسند ہو	〃	۵	کی	کی طرف	۶۶۶	۱۴	گرپڑا	گرپڑے	〃	۲۵	توجہ لادینگے	توجہ لادینگے
〃	۱۰	اکسجادون	اکسجاؤن	〃	۲۰	کےنام	کے نام کے	〃	۲۴	ساان	سامان	۷۰۶	۱۰	کیوسطی ہے	کیوسطی
۶۱۵	۱۱	وسلم	وسلم نے	〃	۲۱	ٹوڑیو	توڑیو	〃	〃	دیکہی ان سے	دلادیئے ان سے	۷۲۷	۷	خداسے	خزاعہ سے
〃	۱۴	سوار	مین سوار	۶۲۸	۶	اسی	اس سے	۶۷۳	۱۷	ان احوال	ان اموال	〃	۲۵	لی گئی	لی گی
۶۱۶	۴	روایت	ابن عباس سے روایت	۶۲۹	۸	باغ کا	باغ کے	۶۷۵	۱۲	مجاہدینوت	مجاہدین	۷۲۹	۹	خرید کرلی	خرید کرلی
				〃	۲۱	کہتے کے	کہتے	۶۸۰	۱	دیکہتین	دیکہین	۷۳۲	۵	ہم قسم ہوتا	ہم قسم ہوتی
〃	۵	ہنڈے	ہنید سے	〃	۲۲	کہانی	کہنے	〃	۱۶	ظاکرے	ظاہر کرے	〃	〃	دوسری کا	دوسری کی
〃	۷	وسلم	وسلم پاس	۶۳۲	۱	ٹہرنے	بہڑنے	۶۸۱	۸	بڑاہ	بڑا	〃	〃	کیاکرتا	کیا کرتے
〃	۸	چپاکر	چباکر	〃	۲۱	مسجد مین	مسجد	۶۸۳	۱۷	کوکعب	کوجوکعبہ	۷۳۵	۲۵	جوٹا	چوٹا
۶۱۷	۱۶	لے گہر ہیں	گوگہرمین نے	۶۳۹	۱۶	مدبوی	مجبوی کی	۶۸۵	۸	ٹہرکا	بہڑکا	۷۳۹	۳	وہی	وہ یہہ
〃	۱۹	یمنہ	منہ	۶۴۰	۲۳	مین	مین نے	۶۸۹	۹	سجہتی	سمجہتی	۷۴۰	۲۱	زکوۃ لینیوالے کے	زکوۃ لینیوالے
۶۲۰	۴	ڈانسا	ڈانٹتا	〃	〃	ہونے کے	ہونیکی وجہ سے	۶۹۰	۲۴	جایگا	جاویگا	۷۴۴	۲۱	قریش نے	قریش
۶۲۳	۱۹	تیہوبکر	شب خون کے	۶۴۲	۱۶	مین نے	مین	۶۹۱	۳	ابی کعب	ابی کعب	۷۴۸	۹	ہوتے	ہوئے
۶۲۴	۱	ٹہرنے	بہرنے	۶۴۵	۱۹	صفتہ بندہا	صف باندہی	۶۹۴	۱	اصحابی	صحابی	۷۵۰	۲۴	کچہ دیا	کچہہ نہ دیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۷۵۱	۱۳	یین تصرف	مین اور تصرف	۸۱۰	۱۴	نہ کو نہ یکاین	کونہ یکاین	۸۶۰	۵	ہوتے تہے	ہوئی تہے	۹۰۰	۱۷	وسلم نے	وسلم نے فرمایا
۷۵۲	۸	معاف ور	عماف	۸۱۱	۱۲	قلت ہی	قلت تہے	۸۶۲	۲	گیہون کے	گیہون	〃	۱۸	بچھر	بچھر
۷۵۸	۳	درست تہا	درست ہی	۸۱۳	۲۰	کسی مرد	کسی مرد دے	〃	۱۱	ہانہہ سر	ہانہہ سے	۹۰۲	۲۵	عمیر سے	عمیر نے
〃	۲۵	بحرہ	حجرہ	۸۱۵	۱۵	دیئے	دیتے	۸۶۲	۱۳	کوٹہی	کوہی	۹۰۵	۲۰	نعمان نے	نعمان نے کہا
۷۶۰	۲۴	پڑہ	پڑ	〃	۲۱	گوگویا	گویا	۸۶۳	۱	خریدا دیں	خریدا انہیں	〃	۲۵	نہیں کرنا	نہیں کرتا
〃	۲۵	لونڈیون آئی	لونڈیان آئین	۸۱۹	۶	ابو حنفیہ	ابو حنیفہ	۸۶۵	۶	تخمین	مسکین	۹۰۸	۲۲	عضب	غضب
۷۶۱	۱۹	ہم کرتی	ہم کہا کرتی	۸۲۴	۱	ہین نے	مین	〃	۹	بھلا	پھلا	〃	۲۳	جیسی	جیسے تو
〃	۲۳	بدلہ مجہہ	بدلہ تجہے	۸۲۵	۴	عورت جنازہ	عورت کے جنازہ	۸۶۹	۲	اوایذا	او ایذا	۹۰۹	۲۵	اوسکا	اوسکو
۷۶۴	۳	بکہٹرے	بکھرے	۸۳۴	۱۳	آپ جیسی آپ	آپ	۸۷۵	۱۷	سوئے	سونے	۹۱۱	۷	جانورون	جانور والون
۷۶۵	۲۴	ہونکے	ہوگی	۸۳۵	۸	عبداللہ سے	عبداللہ نے	۸۷۶	۲	جوئے	جوتے	۹۱۵	۸	ابی بکر	ابی بکرہ
۷۷۹	۱۰	ذاحی	نواحی	۸۳۷	۴	ہوتے تہے	ہوئے تہے	〃	۱۴	لیکن اطاعت اللہ کی اور اطاعت اوسکے رسول کی	لیکن اطاعت رسول اللہ کی	۹۲۱	۹	فصو	قصد
۷۸۱	۲۴	جیب	[illegible]	۸۳۹	۱۰	رہنیوالا	رہنیوالا تہا					۹۲۵	۱	اوزاعی کے	اوزاعی کی نزدیک
۷۸۹	۱۲	کی گئی	کی کہی	۸۴۰	۲۱	مدار	مدار ایمان کا								
۷۹۰	۱۸	نہ ٹوٹے	نہ توڑے	۸۴۱	۶	چاہیئے	چاہیے	۸۸۳	۱۷	ہی ذریعہ	ذریعہ سے	۹۲۸	۷	روایت کی ہے	روایت ہے
۷۹۴	۱۳	جسکی زمین تہے	جسکے درخت تہے	〃	۱۰	عمر نے	کہا عمر نے	۸۸۵	۲	یہاں وس سے	یہاں اوس سے کہے	〃	۲۱	تمہارالئی	تمہارے لئے
۷۹۶	۱۰	اوڑ	توڑ	۸۴۳	۱۹	چاہیئے	چاہیے	۸۸۰	۱۲	مگر یہہ بیع	مگر یہ کہ بیع	۹۳۱	۱۱	پہر جاوے	بہر جاوی
۷۹۷	۱۲	ہوتے تہے	ہوئے تہے	۸۴۷	۱۴	کی پہر	کی ہے پہر	〃	۲۵	پہر آتی ہی	پہر آئے	۹۳۷	۱۸	کرنیکا ہوا	کرنیکا حکم ہوا
۸۰۲	۳	اونکو	اون کے	۸۵۰	۵	ایک	ایک شخص	۸۹۳	۱۰	آگئے	اُگے	۹۳۸	۱۳	نے پہر	منے
۸۰۴	۱۰	کے سوا	کے لئے	۸۵۲	۳	چھوڑا	چہوڑ	۸۹۶	۱	اگر ہو	اگر ہو تو ہو	۹۳۹	۱۹	قل لایہ	قل یا ایہا
۸۰۶	۱۲	روایت	روایت ہے	۸۵۴	۳	وہ ثلث	وہ دو ثلث	۸۹۷	۱	مین لوٹ	مینے لوٹ	۹۴۵	۱۴	تک نبید کا	تک کا نبیذ
۸۰۷	۲۱	مگر ابوداود	مگر ابوداود نے	۸۵۵	۱۸	ہیج تہے	ہے	〃	۱۲	شخص نے	شخص	۹۴۶	۱۵	چیزین	چیزون
۸۰۹	۳	خدری ہی	خدری سے	۸۵۶	۱۷	وفعت	وقعت	۹۰۰	۲	تجویز د	تجویز کر	۹۴۹	۱	مین ی	مین سے
			روایت ہے	۸۵۸	۲	حقیقت	حقیقت مین	〃	۸	الفاظ کے	الفاظ کی	۹۵۰	۱۵	مداین مین	مداین مین نہی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۱	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۹۵۰	۲۰	درست ہے	درست نہیں ہے	۱۰۲۱	۱۸	بڑھے	بڑھے	۱۰۶۶	۴	مردون	مردُون	۱۱۰۰	۷	شعالونکے	شخصون کے
۹۶۳	۲۲	جو سب	سب	۱۰۲۳	۳	چوڑائے	چوڑا	۱۰۶۷	۱۰	میری	آپکے	=	۱۷	ہم سکنیں گر	ہم کیونکر بسر کرین
۹۶۵	۵	ہیوڈیو	ہیوڈیون	۱۰۲۴	۸	وہ فتنے	جو فتنے	۱۰۶۸	۱	ہوتی	ہوتا	۱۱۰۲	۱۱	تقدان	تعدون
۹۷۲	۱۰	اوسکا اوٹہا	اوسکو اوٹہا	۱۰۲۷	۲۳	فرد نویز	فرد نوٹے	=	۲	نیمون	دو خیمون	۱۱۰۴	۱	غافل	عامل
۹۷۶	۱۴	ہوتی	ہوئے	۱۰۳۳	۱	آپنے	آپنے فرمایا	=	۲۰	جتی	جیتی	۱۱۰۵	۱۹	مین سنا	مین نے سنا
۹۷۸	۲۵	اونکلیبان	انکلیون	۱۰۳۵	۱۷	سبال اوراق	اسبال آ	۱۰۷۰	۳	زنون	دلوان مین	۱۱۰۸	۱۰	کیہہ	کی
۹۸۲	۸	ہمکو داغ	ہمکو داغ دیا	۱۰۳۷	۲۲	کہہ دو	کہہ دو [illegible]	۱۰۷۱	۱۹	[illegible]	[illegible]	۱۱۰۹	۱۲	چوڑ آوے	چھڑاوے
۹۸۵	۱۸	جب ادیتے	جب اودیتے			ایمان		۱۰۷۲	۸	تو گنتی	گنتی	۱۱۱۴	۵	سیوتہ	سیوتکا
۹۸۸	۲۱	فاتحہ [illegible]	فاتحہ [illegible]	=	۲۵	سیچے	عجب	۱۰۷۶	۱۹	برحق	برحق	۱۱۱۸	۱۳	کہاںہ روایت	کہا روایت
۹۹۱	۲۵	برسا چکا	برسر چکا	۱۰۴۱	۹	دوسر صورت	دوسری صورت	=	۲۵	لیسے	ایسے	۱۱۲۰	۱	آنتی	آتیہے
۹۹۲	۱۶	خطا ساتہہ	خط کے ساتہ	-	-		آسمان	۱۰۷۷	۲۴	مردون	مردونکے	۱۱۲۲	۲۲	اسکو جیساکہ	اوسکو
۱۰۰۱	۲۲	کے تہے	کے	۱۰۴۱	۱۱	بالشت کی	بالشت کی	۱۰۷۸	۲	دیکہا	دیکہے	۱۱۲۳	۸	پہر لوگ	پہر گروہ
۰۰۲	۸	بہی شرط	بہی شرط	۱۰۴۲	۱۸	پاک ہوتی ہے	پاک ہوتا ہے	۱۰۷۹	۱۴	اوشین	اونہین	۱۱۲۶	۲۵	ہے	تہے
۱۰۰۴	۲۱	اوسکا بال	اوسکا بال	۱۰۴۴	۱۷	اونکی وہ	اونکے	۱۰۸۰	۸	مسلمان	مسلمانکے	۱۱۲۹	۱۵	ہر نہر	ہے
=	۲۴	اور آزاد	اور جو آزاد	=	۲۰	نہتہا	منتبہ تہا	۱۰۸۸	۶	ہوگی	ہوگی	۱۱۳۶	۱۸	اور ہر فجر	اور دہر فجر
۱۰۰۸	۱۷	ساتہہ ہی	ساتہہ مین ہی	۱۰۴۸	۲۱	وسلم	وسلم نے	=	۱۴	[illegible]	[illegible]	=	۴	اور نہر ظہر	اور ہر ظہر
۱۰۰۹	۱۶	الفتیہ	الفتیہ غلام	۱۰۵۱	۵	مہندی	مین مہندی	۱۰۵۲	[illegible]	[illegible]	[illegible]	=	=	وقت کی نماز	نماز کو وقت
			ہر کے غلام	=	۲۲	عمارتہا	علیہا تمہارے	۱۰۵۳	۲۵	ٹیکتا	ٹپکتا	۱۱۳۸	۱۰	[illegible]	پہر لوگون نے
۱۰۱۰	۱۹	مدین نکلو	مین اوسکو	۱۰۵۲	۱۵	رتوا کرنا	تو اکرنا	۱۰۵۶	۱۳	[illegible]	[illegible]	۱۱۴۰	۱۷	علی نے	علی کو
۱۰۱۴	۲۲	یہی قرأت	بہی قرات	۱۰۵۵	۲۱	کرتہی	کہتی	۱۰۹۷	۱	نبی متعال	نبی متعالی	=	۲۲	سہہں	سُبل
۱۰۱۹	۱۴	چہوٹی	چوٹی	۱۰۵۷	۹	تہوڑی سی	تہورے سے	۱۰۵۸	۱۹	اسیر	تمیز	۱۱۴۱	۲۲	وسلم اللہ	وسلم سے
۱۰۲۰	۲۵	دیتی ہین	دے مین	۱۰۶۵	۱۰	عائشہ کے	عائشہ کے پاس	۱۰۵۹	۱۳	یمن	مین	۱۱۴۲	۱۹	کجاوہ	کجاوہ
۱۰۲۱	۱۲	بتہر میثو	پہیر دیتے	=	۱۵	تحفہ دیا تہا	تحف	=	۲	ٹرسے	برسے	=	۲۵	شرابے	شراب کی

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۱۴۴	۱۴	مرجاکو قریب	مرنیکی قریب	۱۱۸۰	۳	ہین	امن	۱۲۲۲	۱۶	کمان	شکار	۱۲۵۴	۷	یہ مجھی	یہہ نہ مجھے
۱۱۴۹	۶	مین اپنی	مین نے اپنی	۱۱۸۱	۱۱	توضعا	تواضعا	۱۲۲۴	۱۲	کمان	شکار	〃	۱۵	چھوکویون	چھوکریون
〃	۱۹	اوسکو ہی	اوسکو	۱۱۸۶	۱۶	تم ہوئین	تمام ہوئین	۱۲۲۶	۱۹	بیارسی	بیاری سی	〃	۱۶	ناگئے	مارے گئے
۱۱۵۳	۱۹	دی	دئے	۱۱۸۶	۲۲	مجھوسی	مجھہ سے	〃	۲۴	اپنی	آپکی	۱۲۵۵	۹	مدرہو	مددہوا
۱۱۵۵	۱۸	ام المومنین	امیر المومنین	۱۱۸۹	۲۳	کوہی	کو بھی	۱۲۲۳	۲۰	ہونے	ہوئے	〃	۱۷	زمانون	زنانون
۱۱۵۶	۱۸	ساتھہ سی	ہاتھہ سے	۱۱۹۰	۷	وہ بولا	وہ بولا ان	〃	۲۳	ماہ مین	راہ مین	۱۲۵۶	۱۱	ڈلومین	ڈاڑھ مین
۱۱۵۹	۴	برس	برس	۱۱۹۱	۲	پہاپربرابر	پہا برابر	۱۲۳۴	۱	کہتا	کہنا	〃	۲۵	فایدہ	فایدہ ہو
۱۱۶۲	۵	لایق ہوکر	لایق ہوا	۱۱۹۳	۴	بگڑ	بگڑ	〃	۴	آور	اور	۱۲۶۲	۳	ہونا ہی	ہوتا
〃	۷	کالے	نکالے	۱۱۹۶	۱	علماے	علما	۱۲۳۷	۲۴	غبیٹ	بیٹھہ	۱۲۶۳	۲۳	جپوٹھہ	جوٹھہ ہو
〃	۲۴	ہرایک فننہ	ہرایک ذات نت	۱۲۰۱	۱۶	کنیت	یہہ کنیت	۱۲۴۲	۴	جوکم	جو کہم	۱۲۶۵	۴	تعبیت	ثبت
۱۱۶۴	۵	پیٹ	پیٹھہ	۱۲۰۲	۱	خودہی	خود ہے	〃	۹	بومن	مومن	۱۲۶۷	۹	توتیری	تیرے
۱۱۶۶	۸	مام	امام	۱۲۰۷	۵	یہہ بڑے	یہہ بڑا	〃	۱۳	جلتی	چلتی	۱۲۶۹	۱۵	مذاح	مزاح
〃	۱۷	دگی	اوگ	۱۲۰۷	۹	اونکار ھال	اونکا یہہ خیال	۱۲۴۳	۱۳	فرنقین	فریقین سے	۱۲۷۰	۵	روایت سے	روایت ہی مین
〃	۲۰	نہ چلایا	چلایا نہ تھا	۱۲۱۰	۳	گہر	گھر	۱۲۴۴	۲	کا تیہ	کا یہہ	〃	۱۷	وتے لی لی	وہ لی لی
		ادس نے	اوس نے	۱۲۱۱	۲	کرینوالا	کرنیوالیکا	۱۲۴۵	۲۳	سوار ہویا	سوار ہوا	۱۲۷۱	۱۸	مبالغ	مبالغہ
〃	۲۲	اداکر بیجہ	اور اگر بیجہ	〃	۱۱	جلالکو	جلالکا	۱۲۴۶	۱۲	نوہ	ٹوہ	۱۲۷۵	۱۶	وسلم	وسلم نے
۱۱۹۹	۹	افضیلتین	تفضیلتین	۱۲۱۴	۵	یہی اونکی	یہہ اونکی	۱۲۴۷	۹	جارکا	جاریکا	۱۲۹۱	۷	لیتی	لیتے
۱۱۷	۲۰	کنوان	کنوان کی	۱۲۱۸	۱۶	کہہ نہ چکے	کہو نہ چکے	۱۲۴۹	۲	خوبیان	خوبیون	۱۲۹۴	۱۹	کہتی مین	کہتی تھے
〃	۲۱	اورکاز	اوررکانہ	۱۲۱۹	۲	آنی نکلتی	آنے لگتی	۱۲۵۰	۱۰	مہرت	عبرت	۱۲۹۶	۲۵	ہوہے	ہوا ہے
〃	۲۲	گراہوا	گڑاہوا	〃	۱۹	پرہو	پڑہو	〃	۱۴	ہین	ہے	۱۳۰۲	۱۳	ہم کو	تم کو
۱۱۷۵	۱	عام	عالم	۱۲۲۲	۱۱	ہی نہ	نہ ہی	۱۲۵۱	۲۲	سفارش	نہ سفارش	۱۳۰۳	۲۴	جسکا	جسکو
۱۱۷۷	۱۹	شایدہی	شاید یہ ہی	〃	۱۷	تیرکمان	تیرشکار	۱۲۵۲	۲۲	اجا	اپنا	۱۳۰۴	۴	وزلیعہ	ذریعہ ہوا
۱۱۷۸	۹	دلرن مین	دلون مین	〃	۲۵	کمان	شکار	۱۲۵۳	۱۳	دیتی تھی	دیتی ہے	۱۳۰۹	۴	لے کے	لے لے

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶
۱۳۱۵	۲۰	وسلم سے	وسلم کو	۱۳۱۹	۱۱	جیت	جیت مین	۱۳۲۵	۲۳	تہا یا اللہ	تہا اللہ	۱۳۲۴	۲۴	انہون	انہون نے
۱۳۱۷	۵	کوفی	کوفے	۴	۱۸	آپ جو	آپ	۱۳۲۷	۱	تو گہہ دن	تو گیا گہر دن	۱۳۲۹	۳	چہیکلی کر	چہیکلی کو
۱۳۱۸	۶	جواب دیکر	جواب دیجئے	۱۳۲۵	۷	سزا	سنا	"	۳۴	مگر یہ	مگر یہ کہ				

تمت

الحمد للہ تمام ہوا صحت نامہ کتاب مستطاب ترجمہ سنن ابو داود کا رجب کی بارہوین سنہ ۱۳۰۱ھ تاریخ روز پنجشنبہ کو بمقام کنور کوٹ سیالگری مین ناظرین کو لازم ہے کہ اول موجب اس صحت نامے کے اغلاط درست کر لین پہر کتاب کا مطالعہ کرین ایسا نہو کہ حدیث کے مطلب مین غلطی واقع ہو اور گنہگار ہون۔

العبد
وحید الزمان عفی عنہ المنان